صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

15 نومبر 1975ء

(10 ذیقعد 1395ھ)

جلد 16 - شمارہ 1

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی

پنجاب

مندرجات

(ہفتہ - 15 نومبر 1975ء)

	صفحہ
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اُردو ترجمہ	1
ارکان اسمبلی کا حلف وفاداری	2
صدر نشینوں کی جماعت	3
اراکین اسمبلی کی رخصت	11
مسئلہ استحقاق— چودھری محمد اکرم چیمہ - ایم-پی-اے کی گرفتاری سے متعلق پولیس کی صوبائی اسمبلی کو اطلاع دینے میں ناکامی	14

قیمت 1 روپیہ

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا سولہواں اجلاس

ہفتہ ۔ 15 نومبر 1975ء

(شنبہ 10 ذیقعد 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا ۔

مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

پ ۲۴ ۔ س ۳۹ ۔ رکوع ۵ ۔ ایات ۷۳ تا ۷۵

اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں ۔ ان کو گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے ۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کا داروغہ ان سے کہے گا کہ تم پر سلام "تم لوگ بہت اچھے رہے اب اس میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ" ۔

وہ لوگ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دکھایا ۔ اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا ہم بہشت کے اندر جس مکان میں چاہیں رہیں تو (دیکھا) اچھے کام کرنے والوں کا بدلا بھی کتنا خوب ہے ۔

اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے اردگرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں اور اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہانوں کا مالک ہے ۔

وما علینا الا البلاغ

ارکان اسمبلی کا حلف وفاداری

مسٹر سپیکر ۔ میاں محمد ریاض ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ اس معزز ایوان کے دو ممبران چوہدری محمد ارشاد اور میاں افتخار احمد تاری کو گرفتار کیا گیا ہے

Mr. Speaker : It is before the court and I can't entertain it as point of order.

مسٹر رؤف طاہر ۔ آپ میری بات سنیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ کی بات ضرور سنوں گا ۔

I can't entertain it. Mr. Rauf Tahir, I would like to draw your attention to the fact that an Hon'ble Member has been called to take his Oath. No objection or point of order can be raised unless that is completed.

مسٹر رؤف طاہر ۔ اسمبلی کے قواعد کی رو سے جب کوئی معزز ممبر اسمبلی گرفتار کیا جاتا ہے تو اس کی اطلاع اسمبلی کو دی جاتی ہے ۔

Mr. Speaker : We will to see it.

وزیر قانون مسٹر ایس ایم مسعود ۔ جناب سپیکر ۔ اس پر التوا کی تحریک بھی ہے اور وہ اپنے وقت پر آ جائے گی ۔

Mr. Speaker : Let the Hon'ble Member take his Oath. The House will proceed according to the rules.

(میاں محمد ریاض نے بطور ممبر اسمبلی حلف وفاداری اٹھایا)

(مسٹر شیر محمد بھٹی حلف وفاداری کے لیے ڈائس پر تشریف لائے ۔)

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

Mr. Speaker : I have already informed the Hon'ble Member that two Members have to take the oath. Unless that is completed no point of order can be raised.

میاں منظور احمد موہل ۔ ہم شیر محمد بھٹی کو لاہور کے حلقہ نمبر 6 سے منتخب ممبر قرار نہیں دے سکتے اور ہم یہ ماننے کے لیے تیار نہیں کیونکہ

اس انتخاب میں دھاندلی اور اساتذہ کے ساتھ بد سلوکی کی گئی جو شرمناک فعل ہے - اس لیے ہم اس ایوان میں ان کے حلف کو ماننے کے لیے تیار نہیں -

(قطع کلامیاں)

(مسٹر شیر محمد بھٹی نے حلف وفاداری اٹھانا شروع کیا اور اس سٹیج پر حزب اختلاف واک آؤٹ کر گئی)

(قطع کلامیاں)

راجہ محمد افضل خان - ہم اس انتخاب پر انگوٹھا نہیں لگا سکتے -

(مسٹر شیر محمد بھٹی نے حلف وفاداری مکمل کیا)

صدر نشینوں کی جماعت

سیکرٹری اسمبلی - ایک اعلان ہے - قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی 1973ء کے قاعدہ 14 کے تحت .....

میاں منظور احمد موہل - جناب والا - ایوان میں کورم نہیں -

Mr. Speaker : Let there be a count. The count was taken. There is no quorum let the bells be rung... .. (Bells were rung) The House is no quorum.

سیکرٹری اسمبلی - قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قاعدہ نمبر 14 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اجلاس ہذا کے لیے مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل بحسب تقدیم ذیل صدر نشینوں کی جماعت (Panel of chairman) تشکیل فرمائی ہے :

1- جناب محمد حنیف نارو
2- میاں خورشید انور
3- ڈاکٹر حلیم رضا
4- راجہ جمیل اللہ خان

مسٹر سپیکر - اب میں تحریک ہائے استحقاق پر آتا ہوں -

مسٹر رؤف طاہر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - اس معزز ایوان کے

دو اراکین چوہدری محمد ارشاد اور میاں افتخار احمد تاری کو 7 اکتوبر کو گرفتار کیا گیا تھا۔

مسٹر سپیکر۔ آپ حقائق بیان کرنے کے بجائے مجھے یہ بتائیں ...

مسٹر رؤف طاہر۔ میں اسی پر آ رہا ہوں۔ آپ مجھے بات تو کرنے دیں۔ اسمبلی کے سیکرٹریٹ کا فرض تھا کہ وہ اس کے بارے میں تمام ممبران کو مطلع کرتا۔

Mr. Speaker : That will come when the privilege motions are taken up and if there is a privilege motion on the subject.

مسٹر رؤف طاہر۔ میں صرف یہی عرض کر رہا ہوں کہ ان کی اطلاع دینے کے لیے پرولج کی ضرورت نہیں ہوتی ---

Mr. Speaker : What has happened ? Has a privilege been violated ? What is the point of order ?

مسٹر رؤف طاہر۔ آپ کے سیکرٹریٹ نے اطلاع کیوں نہ دی ؟

Mr. Speaker : There should be a motion before the House. It cannot be discussed on a point of order because no matter has come up before the House in which interpretation of the Constitution or the law or the rule is required. A point of order is raised only when a question arises about interpretation of the Constitution or the law or the rules farmed thereunder and no other point of order can be raised. There is no matter under discussion to which this point of order relates.

مسٹر رؤف طاہر۔ لیکن جب سپیکر۔ یہ ایک روایت رہی ہے کہ ہمیشہ اسمبلی کا سیکرٹریٹ اسمبلی کے اجلاس سے پہلے ان گرفتاریوں کے بارے میں اطلاع دیتا ہے۔

Mr. Speaker : What is your grievance ?

وزیر قانون۔ اس سلسلے میں ایک تحریک استحقاق اسمبلی کے سامنے آئی ہے۔

Mr. Speaker : We shall come to that when the privilege motion are taken up.

وزیر قانون ۔ ایک تحریک التوا بھی ہے۔ اس کے علاوہ یہ مسئلہ عدالت عالیہ کے سامنے بھی ہے ۔ ان ساری باتوں کے باوجود جب کہ معاملہ زیر بحث ہی نہیں آیا تو پوائنٹ آف آرڈر کیسے متعلقہ ہو سکتا ہے ۔ خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : There cannot be a point of order unless there is a matter before the House and out of that matter a point raises regarding the interpretation of the Constitution or the interpretation of a rule or the interpretation of a law. No such point has arisen so far.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کی اجازت سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ ہم ایوان کی کارروائی کا آغاز کریں ، ایک عظیم صحافی اور جنگ آزادی کے مجاہد جناب شورش کاشمیری کی وفات پر ہمیں فاتحہ خوانی کرنی چاہیے ۔ اس کے ساتھ ہی ان شہدا کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہیے اور ان کے لیے بھی ہمیں فاتحہ خوانی کرنی چاہیے جو سانحہ تاج پورہ میں بے گناہ شہید کیے گئے ۔

Mr: Speaker : There is an old convention or a tradition of this House that a resolution, if it is not on the agenda, can only be moved when it is of national importance. A formal resolution can only be moved the Leader of the House and the Leader of the Opposition agree ; not if only about the resolution to be moved but even about the contents of that resolution. Therefore, I would request the Member to followthat old practice and tradition. I can only waive the rules if the Leader of the Honse and the Leader of the Opposition agree that the rules be waived and a matter which is not on the agenda be considered by this House. Hence, I would advise the Member to follow that old practice, tradition and convention.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب سپیکر ۔ اس سے قبل اس قسم کی جب بھی کوئی تحریک پیش کی گئی ، چاہے وہ ایجنڈے میں شامل نہ تھی ، آپ خود ہی قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف سے اس ایوان میں ہی دریافت کرتے رہے ہیں

کہ آیا انہیں اس تحریک پر کوئی اعتراض تو نہیں ۔ میرا خیال ہے کہ مناسب یہ ہوگا کہ آپ قائد ایوان سے یہ دریافت فرما لیں کہ کیا انہیں اس تحریک پر کوئی اعتراض ہے ؟ اگر انہیں اعتراض نہیں تو پھر اسے ایوان میں پیش کیا جاسکتا ہے ۔

Mr. Speaker : My friend is mistaken. Paobably, he does not know but soon he would be knowing it that lot of things take place in the chamber of the Speaker. Nothing has taken place in the chamber of the Speaker about this matter. A matter intended to be discussed in the House has to be brought to the notice of the Leader of the House and the Leader of the Opposition. The matters are discussed and after they have been discussed there, consequnent formalities are adopted in this House and then certain things do take place. Therefore, I would advise my friend, now in the Opposition, to follow these practices. He should not feel shy in coming to the Speaker, discussing the matter with him and taking him into confidence so that the procedure of this House is worked out smoothly.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ روایات اور طریق کار کے بارے میں جناب نے جو فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے ۔۔۔

Mr. Speaker : Things can't take place haphazardly in this House. They have a method, a procedure and long standing conventions behind it and I cannot take a decision haphazardly. I have to give due consideration to these things and, therefore, the chamber of the Speaker is availed of and he is taken into confidence so that he may speak to the Leader of the House and the Leader of the Opposition and the Members who may be interested in the matter. Therefore, I would advise my friend, now in the Oppositton, if by this time he does not know, to sit some old Member of the Opposition and acquire certain knowledge

وہ جو مینے کا علم ہوتا ہے ۔

so that we can run this House more smoothly and more effectively.

چوھدری طالب حسین ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے خاص طور پر اس بات پر زور دیا ہے کہ مجھے ان باتوں کا علم نہیں ۔

Mr. Speaker : I have to presume it because nothing has come to my notice in the chamber.

چوھدری طالب حسین ۔ اگر آپ مجھے بات ختم کرنے اجازت دیں تو بڑی نوازش ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ جی فرمائیے ۔

چوھدری طالب حسین ۔ اور میرا خیال ہے کہ آپ کو یہ باتیں تحمل سے سننی چاہیں اور سننی ہوں گی ۔

Mr. Speaker : I can't allow interpretation in this manner.

Chaudhri Talib Hussain. You shall have to allow a member to explain.

Mr. Speaker. I can't allow such interpeetation.

Chaudhri Talib Hussain : You have passed aspersions for which I have to explain.

Mr Speaker : I don't mind your explaining it. This thing should have been discussed in my chambe and if there was no time to discuss it, then at least let some of the formal items be discussed. Still there is an item which is known as "grant of leave". It still remains undisposed of and it has never been opposed.

Alright, inspite of that, I will listen to you.

چوھدری طالب حسین ۔ جناب سپیکر ۔ اگر آپ نے میری بات توجہ سے سن لی ہوتی تو میرا خیال ہے کہ آپ کو یہ کہنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی کہ مجھے اس بات کا علم نہیں یا یہ میرے علم میں نہیں کہ رولز کیا ہیں اور پروسیجر کیا ہے ۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ اس سے پہلے آپ کا رویہ یہ رہا ہے کہ ہمیشہ جب بھی اس قسم کی تحریک باقاعدہ طور پر پیش نہ ہوئی ہو اس پر اپوزیشن کی طرف سے کوئی ایسی تحریک پیش کی گئی ہو تو آپ اس پر ایوان میں قائد حزب اختلاف سے یہ دریافت کرتے رہے ہیں کہ اگر ان کو کوئی اعتراض نہ ہو تو یہ تحریک پیش کر دی جائے اور اگر ان کو کوئی اعتراض ہو تو تب اس کو چیمبر میں ڈسکس کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی رہی ہے ۔ میں ، میرے

سائنی یا قائد حزب اختلاف آپ کے چیمبر میں آنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے آپ اس ایوان کے سپیکر ہیں اور آپ غیر جانب دارانہ طور پر فرائض ادا کر رہے ہیں جو آپ کے ذمے اس ایوان نے سپرد کئے ہیں ۔ اس لیے آج تک ہم آپ کو پارٹی نہیں سمجھتے رہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ آپ غیر جانب دارانہ طور پر یہ فرائض ادا کر رہے ۔ ہمارا فرض ہے کہ اگر کوئی ایسا نزاعی معاملہ ہو تو آپ کے چیمبر میں جانے میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔ لیکن جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے جو میرے دوست تابش الوری صاحب نے پیش کی ہے اس پر اس سے قبل آپ کا رویہ ہمیشہ یہ رہا ہے اور میں صرف یہی نشان دہی کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے آج اس رویے میں تبدیلی کی کوئی خاص وجہ نظر نہیں آتی ۔ آپ کو اپنے پہلے رویے کے مطابق یہ قائد ایوان سے دریافت کر لینا چاہیے تھا کہ آیا انہیں اس پر کوئی اعتراض ہے یا وہ یہ چاہتے ہیں کہ اس وقت تحریک پیش کرنے کے بجائے پہلے آپ کے چیمبر میں ڈسکس کر لی جائے اور اس کے بعد پیش کی جائے ۔ یہ بہتر ہوتا تاکہ ہمیں پتا چل جاتا کہ آیا یہ تحریک اس وقت پیش ہو سکتی یا نہیں یا اس میں حکومت کی طرف سے کوئی اعتراض ہے ۔ اس لیے میں نے یہ عرض کیا تھا ۔

Mr. Speaker : The hon'ble Memebr has said that I have cast some aspersions but I say that I have not made any aspersion, that is. No. 1. No, 2. is that even if on occasions such motions such may have been moved without previous consultaions in my chamber then normally what is done is that a member takes the trouble of coming over here, pouring it in my car and has little discussion with me while the proceedings are going on.

My friend, ex-Law Minister, would recall that he tried to move a resolution over here about the death of a local labour leader and I did not permit that. Therefore, things have their own nature. Matters have their own values. If I start permitting such things, probably each one of the members would be interested in the death of a friend or a relative and would probably to move a resolution that this has happened, that this thing has taken place, that some sad incident took place. But I cannot permit that all the 185 members rise in their seats and just draw my attention and say

that some person has died by accident or natural death or otherwise and this House may pass a resolution unanimously or otherwise convey its condolences. Therefore, things do not take place like that. I have a very vivid recollection that one occasion I did not allow such a motion to be moved and the House would actually verify it and stands a testimony to this. Therefore, it is not all like this as my friends like me to do. I am still open to conviction and can canvass their case provided they convince me that the matter is of that importance and I can convince the Chief Minister and the Government to move a resolution which is of national importance or about the death of a person who enjoys public reputation.

I now, go on to the Privilege Motions.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں بھی پیش ہو چکا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری اس سے متعلق تحریک موجود ہے۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ یہ لاہور سے تعلق رکھتی ہے اور یہ نہایت ہی اہم مسئلہ ہے ۔

Mr. Speaker : Now, I close this matter and require the Secretary to place the applications of the Members before the House for the grant of leave.

Syed Tabish Alwari : Poinf of order Sir.

Mr. Speaker. There cannot be a point of order.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ہے ۔ اور اسی مسئلہ سے متعلق ہے آپ مجھے اجازت دیں تو میں عرض کر دیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : You can raise that after leave applications.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ اسی مسئلہ سے متعلق ہے اور میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ مجھے اس پر بولنے کی اجازت دی جائے ۔ میری تحریک پر آپ نے ایک طویل تقریر فرمائی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I have not actually allowed this point to be raised, therefore, no point of personal explanation arises.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اس کے بعد یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا ۔

Mr. Speaker : I have only answered Mr. Talib Hussain's point and actually there is no reference to you. Therefore, no point of personal explanation is called for. I have to decide whether an occasion has arisen for a personal explanation or not.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میری تحریک کو سمجھا ہی نہیں گیا میں نے قرارداد کے سلسلہ میں صرف اتنا کہا ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن سے مشورہ کیا جانا ضروری ہے ۔

Mr. Speaker : I have requested the honourable member to come to my chamber.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ ہم نے تو فقط فاتحہ خوانی کی درخواست کی ہے ۔

Mr. Speaker : I cannot allow this.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ مجھے معلوم تھا کہ حکمران پارٹی یہی طرز عمل اختیار کرے گی ۔ اس لیے ہم نے فاتحہ خوانی کی درخواست کی تھی ۔

Mr. Speaker : Of how many persons ? All those who have died during the last three months in Punjab !

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ ہمیں حکمران پارٹی سے یہی توقع تھی۔ جناب سپیکر ۔ یہ سب کچھ دن دھاڑے ہوا اور جنازے بھی وہ لوگ نہ اٹھا سکے ۔ ہمیں معلوم ہے یہ کس لیے کیا جارہا ہے ؟ ورنہ فاتحہ خوانی میں کیا بات تھی ہمیں معلوم تھا کہ فاتحہ خوانی بھی نہیں ہوسکے گی ۔

Mr. Speaker : Let us be a little more reasonable. Will the Secretary, place the applications before the House ?

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے ارکان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

اراکین اسمبلی کی رخصت

رئیس شبیر احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رئیس احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

> I wish to inform you that I am proceeding for Umra in this week. I therefore shall be highly obliged if you will grant me three months leave.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

صادق حسین قریشی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر صادق حسین قریشی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> I could not attend sittings of the Assembly on 16th, 17th, 19th, 20th, 24th and 28th June, 1975, due to pre-occupation with work relating to the floods. I would feel obliged if I am granted leave for these days.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

الحاج شیخ اسلام الدین

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست الحاج شیخ اسلام الدین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

Respectfully I beg to state that I have a piece of work at Islamabad. Please grant me leave for one day on 15-11-1975.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

خان محمد شفیق خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست خان محمد شفیق خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

گزارش ہے کہ میں اپنی محترمہ والدہ صاحبہ کو لے کر حج بیت اللہ شریف کے لئے جا رہا ہوں ۔ لہذا برائے کرم مورخہ 17-11-75 تا واپسی حج بیت اللہ شریف کی رخصت مرحمت فرمائی جائے ۔ نوازش ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ تحریک استحقاق نمبر 2 ۔ مسٹر منظور احمد موہل ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ تحریک استحقاق نمبر 1 جو ہے ۔ وہ پہلے لی جائے ۔

Mr. Speaker : I would request the Hon'ble Member to read Privilege Motion No. 2. I hope that he has got my letter on Privilege Motion No. 1.

مسٹر سپیکر ۔ میاں منظور احمد موہل تحریک استحقاق نمبر 2 ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ اس سے پہلے کہ میں تحریک استحقاق نمبر 2

پڑھوں میں جناب سپیکر صاحب کی خدمت میں یہ مودبانہ گزارش کروں گا کہ یہ جو طریقہ کار آپ نے اختیار کر رکھا ہے ٹھیک نہیں۔ اس وقت جب کہ تحریک استحقاق دی جاتی ہے اس وقت آپ کا لیٹر ہمارے سامنے رکھ دیا جاتا ہے کہ یہ admissible نہیں ہے۔

Mr. Speaker - I have never said that it is not admissible.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا۔ آپ prima facie لیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اس ہاؤس میں بات کا پتہ چلنا چاہیے کہ کیا ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں۔

راجہ محمد افضل خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ ہو سکتا ہے کہ پرسوں یہ اجلاس ہی غیر معینہ مدت کے لئے ختم ہو جائے۔

Mr. Speaker - What can I do and can you do?

Give ten thousand privilege motions and read them here and when the Members are not here. You can just satisfy yourself read all these privilege motions. I will open the doors and permit you to enter. After all things have to be done according to the rules. These can't be done in accordance with the wishes of the Members in violation of the rules.

I can assure the Hon'ble Member about two things. Firstly, I will not be partial. Secondly, the House is not meant for papers. Hon'ble Members are not excepted to hear what a Member has necessarily written. They are entitled to and they have an obligation to hear what is relevant and in accordance with law. Therefore, before something is read in this House, a paper, a document that a Member wants to read I have to decide whether it is in accordance with law and according to the rules or whether it is admissible or not. I have to take a decision. Will the Hon'ble Member now read his Privilege Motion No. 2.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ یہ رولز بھی تو اس ہاؤس نے نہیں بنائے ہیں ۔

Mr. Speaker - I can assure him that I have done nothing. you can frame them now.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ ہم نے تو کبھی کی یہ ترمیم دی ہوئی ہے کہ ایک اس ہاؤس کی کمیٹی رولز فریم کرے ۔ لیکن آپ کو اس سلسلہ میں اتنا وقت ہی نہیں نصیب ہو رہا ہے کہ یہ کام آپ کسی کمیٹی کے سپرد کریں ۔ ہم نے تو یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے کے لئے دیا ہوا ہے ۔ اور ہمیشہ اس سلسلہ میں حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی تحریک آتی ہے ۔

Mr. Speaker - Who stops you to do that. It will be on the Private Members' day if it is there on the agenda.

میاں منظور احمد موہل ۔ چار سال سے وعدہ کیا گیا ہے ۔ لیکن یہاں پر قدغن لگائی گئی ہے ۔

Mr. Speaker - I am not required to do it. I have to work according to the law and I can't violate law while sitting here. Let us be relevant. If the Hon'ble Member proposes to place his privilege motion No. II before the House, he is permitted to proceed.

میاں منظور احمد موہل ۔ وہ تو آپ نے دیکھ لیا ہے کہ آئین میں کیسے ترامیم ہو رہی ہیں ۔ وہ سب کچھ آپ کے سامنے ہے ۔

Mr. Speaker - If the Hon'ble Member proposes to place his Privilege Motion No. II, before the House, he is permitted to proceed.

مسئلہ استحقاق

محمد اکرم چیمہ ۔ ایم ۔ پی اے کی گرفتاری سے متعلق پولیس کی صوبائی اسمبلی کو اطلاع دینے میں ناکامی ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے فوری اہمیت کے حامل مسئلہ کے بارے میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ واقعہ یہ ہے کہ مورخہ 15 اکتوبر 1975ء کی رات کو محمد اکرم

چیمہ ایم ۔ پی ۔ اے کو پولیس نے حراست میں لیا ۔ اور 19 اکتوبر 1975ء کو حلقہ نمبر 6 لاہور میں انتخاب ہو جانے کے بعد رہا کیا گیا ۔ ان کو چنیوٹ کے نزدیک ریسٹ ہاؤس میں نظر بند رکھا گیا ۔ ان کی گرفتاری اور پھر ان کی رہائی کی اطلاع جناب سپیکر صاحب صوبائی اسمبلی پنجاب کو نہیں دی گئی ہے جو کہ قانون کے مطابق دینا ضروری تھی ۔ اس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کے جملہ ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ اس پر بحث کی جائے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اس سلسلہ میں میری بھی ایک تحریک استحقاق ہے ۔

Mr. Speaker : I propose to proceed in accordance with the rules. The Hon'ble Members of the Opposition have not worried themselves to speak to the speaker to discuss with him what is to be done during the Session. Therefore, I have to go strictly in accordance with rules. If I have to waive the rules, I have to discuss the matters with the Government as well as with Opposition. I don't waive rules otherwise. That has been an understanding so far. Can you start it with. Malik Miraj Khalid and Allama Rehmatullah Arshad Leader of the House and Leader of the Opposition respectively.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں صرف یہ گزارش کر رہا ہوں کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے لیڈروں میں کسی قسم کے مشورہ ۔ معاہدہ یا اتفاق کی ضرورت نہیں ہے آپ خود یہی فرماتے چلے آئے ہیں کہ جب ایک مرحلہ پر ایک تحریک پیش کی جائے ۔ اور اس کے متعلق دوسری تحریک بھی ہو تو وہ بھی ساتھ ہی پیش ہو سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس طرح سے نہیں ۔

This was because of the understanding between the Leader of the House and Leader of the Opposition.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ اس لیے ضروری ہے ۔ کہ اس ایوان کا وقت ضائع نہ ہو ۔ اور وقت بچانے کے لیے میں کہتا ہوں کہ ان کو اکٹھے لے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ایک معاملہ ہاؤس میں پیش ہو جائے

Then the House takes decision All other motions on the same point will fail unless the first is accepted or the first is rejected. Therefore, there will be no wastage of time.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ رولز کے مطابق اگر ہاؤس فیصلہ دے دے تو اس وقت یہ پیش نہیں ہو سکتا ہے ۔ لیکن ابھی تو یہ ابتدائی سٹیج پر ہے ۔ اور ہم اس وقت پیش کر سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Even if the rules have to be waived or amended , there has to be understanning between the Leader of the House and the Leader of the Opposition. Mr. Law Minister, what have you to say please ?

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ حکومت پنجاب نے واضح سٹینڈ لیا ہے ۔ کہ یہ دونوں اراکین اسمبلی ہمارے پاس نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ممبران اسمبلی کی تو بات ہی نہیں ہے ۔ یہ چیمہ صاحب کی بات ہے کہ انہیں نظر بند رکھا گیا ہے ۔ 15 اکتوبر سے 19 اکتوبر تک ۔

وزیر قانون ۔ اس بارے میں بھی حکومت پنجاب کو کوئی اعتراض نہیں ہے اگر یہ معاملہ privilege committee کے سپرد کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گویا آپ تحریک پیش کرتے ہیں کہ یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔ اور سوال یہ ہے :

کہ یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker : It is referred to the Privileges Committee, the report to come within a fortnight.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ تحریک استحقاق نمبر 8 ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ سر

Mr. Speaker : I hope the Hon'ble Member has received my letter.

چوھدری امان اللہ لک ۔ میں نے لیٹر وصول کر لیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ وہاں تشریف لے آئیں ۔ ممکن ہے آپ مجھے مطمئن کر لیں ۔ یا میں آپ کو مطمئن کر لوں ۔ The matter would be over اگر آپ مجھ سے اتفاق نہ کر سکے یا میں آپ سے اتفاق نہ کر سکا ۔ تو دیکھیں گے ۔

What happens to it ?

I have called upon No. 8. Haji Muhammad Saifullah Khan is already on his legs.

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ مسٹر امان اللہ صاحب نے ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے ابھی کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھایا ۔

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے یہ نہیں پتہ کہ وہ کس پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے تھے ۔

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا میری گذارش تو سن لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ سینے کا علم جانتے ہیں ۔ تو پھر آپ کی مرضی ۔

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ آپ سینے کا عالم جانتے ہیں ۔ اور آپ نے اس طرح فیصلہ دیا ہے جیسے آپ کو پتہ ہے کہ وہ کیا کہنے والے ہیں جناب والا ۔ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنی زبان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا کہ آپ نے فوراً ہی کہہ دیا کہ انہیں آپ کا لیٹر مل گیا ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آخر مجھے اس کرسی پر بیٹھے ہوئے چار سال ہو گئے ہیں اس لیے مجھے سینے کا علم ہوتا ہے ۔

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ آپ سینے کا علم سمجھتے ہیں لیکن ہمیں خدشہ ہے کہ کہیں آپ ولی اللہ ہونے کا دعویٰ نہ کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ انہیں کہنے دیں کیونکہ انہیں پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے کا حق ہے اور آپ پوائنٹ آف آرڈر سننے کے بعد یہ فیصلہ دے سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے پوائنٹ آف آرڈر کے ایک آدھ فقرے سے اور ان کے چہرے سے اندازہ ہو جاتا ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ انہوں نے تو کہا ہی کچھ نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے انہیں پوچھا تھا

Has he received my letter and he has replied to that.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ انہیں مل گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ اس کے بعد ہی انہوں نے کچھ اور کہا ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر سننے کے بعد ہی کہہ سکتے تھے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا کہ جیسا کہ آپنے ابھی فرمایا تھا اور ہمیں یقین ہے کہ آپ قانون کا احترام کرتے ہیں اور اس معزز ایوان کی کارروائی قانون کے مطابق چلاتے ہیں ۔ جناب نے اسی نوعیت کی ایک تحریک استحقاق جناب جیمہ صاحب کی استحقاق کمیٹی کے سپرد کی ہے اور اس پر حکومت نے کوئی اعتراض نہیں کیا ۔ لہذا میری تحریک استحقاق بھی اسی طرح کی ہے جو کہ دو معزز ممبران چوہدری محمد ارشاد اور میاں افتخار احمد تاری کے متعلق ہے اس کو بھی ابھی لے لیا جائے ۔

Mr. Speaker. He has started discussing the privilege motion and I can't permit that.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری بات تو سنیں ۔

Mr. Speaker. I can't permit arguments like that.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا جب میں بات کروں تو کیا آپ کو درد سر ہوتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ مجھے کوئی درد سر نہیں ہوتا ۔ میں اس کا تو اور بھی جواب دے سکتا ہوں but I would like to avoid that. چیزوں کے وزن پر جواب دیا جاسکتا ہے۔ but then the Member would say کہ دیکھیے جی یہ اس chair کی undue advantage لے رہے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وہ تو قانون کی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ درد سر کی بات کرتے ہیں لیکن میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ آپ سارے ایوان کے لیے درد سر بنے ہوئے ہیں ۔

صوبائی اسمبلی کے لئے علیحدہ سیکرٹریٹ کا قائم نہ کرنے سے متعلق

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں حال میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ آئین کی آرٹیکل 87 (جسے آرٹیکل 127 کے ساتھ پڑھا جائے) کے تحت صوبائی اسمبلی کے لئے علیحدہ سیکرٹریٹ قائم کیا جانا لازمی قرار دیا گیا ہے اور اسی طرح آرٹیکل 87 مذکور کے تحت جملہ ملازمان اسمبلی کے لئے شرائط ملازمت کے تعین کا اختیار بھی اسمبلی کو دیا گیا ہے مگر صوبائی حکومت پنجاب نے آئین کی اس واضح پروویژن کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دی پنجاب گورنمنٹ رولز آف بزنس 1974ء میں صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کو محکمہ قانون کا ذیلی ادارہ قرار دیا ہے ۔ جس سے اس ایوان کی صریحاً توہین کی گئی ہے اور اس ایوان کے آئینی حقوق کو پامال کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ شارٹ سٹیٹمنٹ دینگے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ شارٹ سٹیٹمنٹ سے پہلے گورنمنٹ کی پوزیشن سننا چاہیں گے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ میری شارٹ سٹیٹمنٹ کے بعد وہ شائد میری بات مان لیں

جناب والا ۔ اس امر سے کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ آئین ہم سب کے لئے واجب الاحترام ہے ۔ کوئی قوم اس وقت تک مہذب قوم نہیں کہلائی جا سکتی جب تک وہ اپنے نافذ کردہ آئین کا صحیح معنوں میں احترام نہ کرے ۔ پہلی بار اس موجودہ آئین میں اسمبلیوں کو اور پارلیمنٹ کو sovereignty عطا کی گئی ہے اور حتی المقدور یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ اسمبلیاں حکومت کی زد سے باہر رہیں۔ اس کے لئے بہت سے اہتمام کئے گئے ہیں ۔ میں اس چیز میں دخل نہیں دیتا کہ ان پر کتنا عمل کیا گیا ہے یا ان کو اس طرح عملی جامہ پہنایا گیا ہے۔ البتہ ایک واضح آئین کی پروویژن آرٹیکل 87 میں ہے جس میں یہ قرار داد دیا گیا ہے کہ صوبائی اسمبلیاں جو پہلے محکمہ قانون کے ماتحت ہوا کرتی تھیں جسکا سیکرٹریٹ قانون کے سیکرٹریٹ کے ماتحت ہوا کرتا تھا اس کے متعلق آئین میں واضح طور پر علیحدہ اور "separate" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے کہ اس کا سیکرٹریٹ separate ہوگا۔ اب اس پر بھی غلط فہمی ہوسکتی تھی کہ separate سیکرٹریٹ سے مراد کیا ہے ۔ کیا صرف واحد سیکرٹریٹ علیحدہ قائم کر دینے سے وہ سیکرٹریٹ بن جاتا ہے یا اس کے کچھ لوازمات ہیں ؟ بلکہ اس کی خود مختاری کو اس طرح واضح کیا گیا اور اس ادارے کی علیحدگی اس طرح واضح کی گئی ہے کہ جتنے اس اسمبلی کے ملازم ہیں ان پر حکومت کا عمل دخل ختم کر دیا گیا ہے اور حکومت کے وزراء کو اس سے بھی باہر رکھا گیا ہے اور اس پر واضح کر دیا گیا ہے کہ اس اسمبلی کے سیکرٹریٹ کی جتنی بھی سروسز ہونگی اور جتنے بھی ملازمین ہونگے ان کی terms and conditions کا تعین ۔ ان کی علیحدگی برخواستگی اور ہر چیز پر اسمبلی کو بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ملازمین کی شرائط ملازمت کے لئے قوانین واضح کرسکتی ہے اور رولز فریم کر سکتی ہے ۔ اس سلسلے میں اس میں یہ جامع پروویژن رکھ دی گئی ہے اور شائد ایسی جامع پروویژن کوئی اور نہ ہو کہ جب تک رولز نہ بنیں اور جب تک ان رولز کو اسمبلی فریم نہ کرے اس وقت تک حکومت کو بھی اختیار نہیں دیا گیا کہ حکومت کے وضع کردہ قوانین ان پر لاگو رہیں گے بلکہ یہ لکھ دیا گیا ہے کہ گورنر کی consent کے ساتھ لئے terms and conditions نافذ کر دیں یعنی حکومت کا اس سیکرٹریٹ سے اور اس سیکرٹریٹ کے ملازمین سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہوگا جس طرح ان کا سول سیکرٹریٹ سے ہے ۔ مگر جناب والا ۔ آئین کو نافذ ہوئے اتنا عرصہ ہو چکا ہے یعنی 1973ء سے آج 1975ء آچکا ہے

لیکن اس آئین کی واضح پروویژن پر عمل نہیں کیا گیا ۔ نہ صرف یہ عمل کیا گیا بلکہ اس واضح پروویژن کا صریحاً مذاق اڑایا گیا ہے اور حال ہی میں 1974ء میں گورنمنٹ آف پنجاب کے رولز آف بزنس وضع کیئے گئے ہیں ۔ اس میں مجھے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی ہے کہ صفحہ 29 پر پنجاب اسمبلی کو محکمہ قانون کا ذیلی ادارہ اس طرح قرار دیا گیا ہے جس طرح اس لسٹ میں سولیسٹرز آفس ہے اور ایڈووکیٹ جنرل کا آفس ہے۔ جناب والا ۔ پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ کی علیحدگی اور اس کے آئینی تقاضوں کا عمل بلکہ ہر چیز کو نظر انداز کر دیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر آئین سے اور کوئی مذاق نہیں ہوسکتا اور میں اس سلسلے میں وضاحت کے ساتھ استدعا کرونگا کہ چونکہ یہ اسمبلی کی sovereignty اور آئین کے احترام کا سوال ہے اس میں مزید پس و پیش کی ضرورت نہیں ہے بلکہ میں جناب قائد ایوان سے توقع کرونگا کہ وہ اس بارے میں واضح یقین دہانی کرائیں کہ آئینی تقاضوں کے مطابق اس اسمبلی کے سیکرٹریٹ کو علیحدہ کر دیا جائے گا ۔ اس کے ملازمین کی شرائط ملازمت کا اس طریقے سے تعین کیا جائے گا جس طرح آئین اس کی اجازت دیتا ہے اور تقاضا کرتا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ (مسٹر ایس ۔ ایم ۔ مسعود) جناب سپیکر ۔ معزز رکن حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے جو تحریک استحقاق آپ کے سامنے رکھی ہے اور جس طرح سے انہوں نے اس کی interpretation کی ہے میں اس سے اتفاق نہیں کرتا کیونکہ جو الفاظ آرٹیکل 87 میں آئے ہیں وہ اس طرح ہیں

Each House shall have a separate Secretariat :

Provided that nothing in this clause shall be construed as preventing the creation of posts common to both Houses.

یہ نیشنل اسمبلی اور سینیٹ کے متعلق ہے ۔ وہاں پر دونوں ایوانوں کا separate سیکرٹریٹ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کونسا آرٹیکل ہے جس کو اس طرح سے پڑھا جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ یہ آرٹیکل 87 ہے ۔ اگر آپ اس کو پڑھیں تو اس کی پہلی کلاز کی interpretation اس طرح نہیں نکلتی ۔

Mr. Speaker : Then would you like the House to discuss it ?

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں اس کی وضاحت کرنی چاہتا ہوں ۔ انہوں نے جو interpretation پیش کی ہے اور جس کے لیے separate سیکرٹریٹ ہے ۔

Mr. Speaker : Has this been intereprted by other Assemblies ?

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ مجھے تھوڑی سی وضاحت کر لینے دیں کہ اس کے باوجود حکومت کیا کرنا چاہتی ہے ۔ ان کی یہ interpretation اس ہاؤس پر لاگو نہیں ہوتی یہاں پر ایک ہی ہاؤس ہے اور وہاں پر نیشنل اسمبلی اور سینیٹ دو ایوان ہیں اور ان کے علیحدہ سیکرٹریٹ ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ سر ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ interpretation of law کر رہے تھے ۔ آپ سن لیتے تو بہتر تھا ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ وہاں پر چونکہ نیشنل اسمبلی اور سینیٹ دونوں کے علیحدہ ایوان ہیں اور یہ لکھا گیا ہے ۔

"Each House shall have a separate Secretariat :"

تو اس میں نیچے proviso دیکھیں اس میں صاف وضاحت ہو جاتی ہے

> Provided that nothing in this clause shall be construed as preventing the creation of posts common to both House."

یعنی اس کے باوجود proviso یہ دیا گیا ہے کہ دونوں سیکرٹریٹ میں common posts ہو سکتی ہیں ۔ یہ اس کی interpretation ہے ۔ لیکن اس کے باوجود جب یہ مسئلہ ہمارے سامنے لایا گیا تو میں نے محکمہ قانون کو کہہ دیا ہے کہ ملازمین اسمبلی کے لیے علیحدہ قانون بنانے کا ایک بل تیار کیا جائے میں حکومت کی طرف سے ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان کی conditions of services کو indipendent کرنے کے لیے ان سے زیادہ خواہش مند ہیں اور

مناسب وقت پر یعنی جس وقت بھی قانون تیار ہو جاتا ہے وہ اسمبلی سے منظور کرا لیا جائے گا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا ۔ جناب ۔ اس میں رولز بڑے واضح ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ نے اس میں دوسری اسمبلیوں کے رولز study کیے ہیں

If so then what is happenning in the other three provincial assemblies.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ این۔ڈبلیو۔ایف۔پی (N.W.F.P.) نے اس پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے ۔ انہوں نے علیحدہ سیکرٹریٹ بنا دیا ہے

وزیر قانون ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ سیکرٹریٹ کو الڈیپنڈنٹ کرنے میں بالکل متفق ہیں اور آپ کے ساتھ ہیں ۔ اور اگر قوانین میں موجود نہ ہوتا تب بھی ہم آپ کے ساتھ ہیں ۔ ہم آپ سے زیادہ اس ضمن میں خواہشمند ہیں اور ہم قوانین میں مناسب ترمیم بھی کرنے کے لیے تیار ہیں اور ترمیم کر بھی دی جائے گی ۔ لیکن اس کے لیے کچھ terms and conditions بنانی ہیں ۔ اس لیے ہم کہہ رہے ہیں ۔ اگر آپ کی اصلی صرف رولز آف بزنس تبدیل کرنے سے ہو جائے گی کہ اس کو attached department نہیں ہونا چاہیے بلکہ سیکرٹریٹ کی حیثیت دینی چاہیے تو بھی ہم اس کے لیے تیار ہیں ایسی کوئی بات نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ انہوں نے میرے استدلال کو سمجھا ہی نہیں ہے ۔ میری گزارش یہ تھی کہ آرٹیکل 87 کو 127 کے ساتھ پڑھیں ۔ اور میں نے اپنی موشن میں بھی لکھا ہے ۔ انہوں نے از راہ احسان فرمایا ہے کہ وہ کرنے کے لیے تیار ہیں اگر آئین میں بھی نہ ہو ۔ حالانکہ 127 کو دیکھ لیں جہاں 127 میں لکھا ہے

Article 127 of the Constitution is :–

> Subject to the Constitution, the provision of clauses (2) to (8) of Article 53 clauses (2) and (3) of Article 54, Article 55, Articles 63 to 67, Article 69, Article

77, Article 87 and Article 88 shall apply to, and in relation to a Provincial Assembly or a committee or members there of or the Provincial Government, but so that -

(a) any reference in those provisions to Parliament, a House or the National Assembly shall be read as a reference to the Provincial Assembly ;

اس کے لیے میں گزارش کروں گا یہاں پر جو لفظ ہیں وہ نیشنل اسمبلی اور سینٹ اور دوسری اسمبلیوں کو relate کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : What has been proposed is that it may be kept pending.

وزیر قانون ۔ میں اس میں عرض کروں گا کہ اس کو کچھ دن کے لیے pending کر دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس کو کل take up کر لیں میرا مطلب یہ ہے کہ next working day تک پنڈنگ کر دیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ عنقریب اس کو take up کر لیں اس میں آپ کی رائے ضرور لیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ دن کا تعین فرما دیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ کر لیں ۔ آپ یقین رکھیں اس میں آپ کو شامل کر لیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ آپ کی 24 نمبر ہے ۔

سید تابش الوری ۔ میرے پاس نمبر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ رپورٹ کے متعلق ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ میری بھی نمبر 18 ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک دن میں ایک پڑھی جا سکتی ہے میرا خیال ہے آپ نے رول نہیں پڑھا ہے ۔ ایک مرتبہ میں نے میاں خورشید انور کی دو لے لیں تو سیکرٹری صاحب نے فرمایا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے چونکہ یہ سالانہ رپورٹ کے متعلق ہے ۔

حکومت پنجاب کی نظریاتی اسلامی کونسل کی سالانہ عبوری رپورٹ ایوان میں بروقت پیش کرنے میں ناکامی ۔

سید تابش الوری ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک خاص معاملے پر بحث کرنے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ نظریاتی اسلامی کونسل نے آئین کے آرٹیکل (4) 230 کے بموجب اپنی عبوری سالانہ رپورٹ فروری 1975ء میں مرتب کرکے ملک بھر کے قانون ساز اداروں جن میں صوبائی اسمبلی پنجاب بھی شامل ہے کو ارسال کر دی تھی ۔ جسے دستور کے مطابق چھ ماہ کے اندر اندر لازماً ایوان میں یہ پیش کیا جانا چاہیے تھا ۔ لیکن چھ ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود متذکرہ اہم رپورٹ اس ایوان میں پیش نہیں کی گئی ہے ۔ جس کے باعث ارکان اسمبلی اسلامی نظریات سے متعلق کونسل کی اس تحقیقی رپورٹ پر غور کرنے کے لیے اس حق سے محروم رہے ہیں ۔ اس طرح سے نہ صرف ارکان اسمبلی کا انفرادی بلکہ پورے ایوان کا اجتماعی دستوری استحقاق مجروح ہوا ہے جس پر بلا تاخیر بحث ضروری ہے ۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے آئین میں یہ عہد کیا گیا ہے اور یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ ہمارے ملک کے قوانین کو اسلامی ڈھانچہ میں ڈھالا جائے گا اور قرآن و سنت کے مطابق ایسے قوانین اور ایسا معاشرہ اور سماجی اقدار نافذ کی جائے گی جو ہمارے ملک کو مثالی مملکت کا درجہ دے سکیں ۔ جناب والا ۔ اس آئین ہی نے ایک اعلیٰ سطح کی اسلامی آئیڈیولوجیکل کونسل قائم کی ہے جس کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ وہ تمام موجودہ قوانین پر نظر ثانی کرکے ایک رپورٹ پیش کرے کہ وہ کس حد تک اسلام کے بنیادی اصولوں یا بنیادی مقاصد سے متضاد ہیں یا متصادم ہیں اور انہیں کس طرح اسلامی سانچہ میں ڈھالا جا سکتا ہے اسی طرح ان کے سپرد یہ بھی کام کیا گیا

کہ وہ یہ دیکھیں کہ جوا ۔ قمار بازی اور عصمت فروشی اور اس طرح کی دوسری بدعتیں قوانین کے ذریعے کس طرح ختم کی جا سکتی ہیں اور اس کے لیے کس طرح موثر قانون سازی کی جاسکتی ہے ۔ اس سلسلے میں اسلامی آئیڈیالوجیکل کونسل نے اپنے آئینی تقاضے کے مطابق فروری 1975ء تک رپورٹ مرتب کرکے تمام قانون ساز اداروں کو بھیج دی ۔ اس پر بعض اداروں نے اسے اپنے ایوانوں میں پیش بھی کیا لیکن پنجاب اسمبلی واحد ادارہ ہے جس نے چھ ماہ گزر جانے کے باوجود اس اہم ترین رپورٹ کو اس ایوان میں پیش نہیں کیا گیا ۔ جس سے اس ایوان کے استحقاق کی زبردست پامالی ہوئی ہے اور اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کو زیر بحث لایا جائے ۔ تا کہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ حکمران جماعت نے اس اہم ترین رپورٹ کو پیش کرنے میں کیوں غیر معمولی تاخیر سے کام لیا ہے وہ کیا محرکات ہیں جن کی وجہ سے اس رپورٹ کو ہمارے سامنے پیش کرکے ہمارے خیالات اور افکار سے کونسل کو مطلع نہیں کیا جا رہا ۔ جناب والا ۔ اس صوبے کو ایک بڑا صوبہ کہہ کر اس کے لیے ایک سوال استفہامیہ کا باعث ہے کہ ملک کا سب سے بڑا صوبہ آئین کی ایک اہم ترین رپورٹ پر غور نہ کر سکا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو شارٹ سٹیٹمنٹ کی بجائے لونگ سٹیٹمنٹ ہو گئی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ اس لیے میں درخواست کرتا ہوں کہ اس اہم ترین تحریک پر فوری غور کیا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس رپورٹ کے سلسلے میں عرض ہے کہ یہ ابھی تک ملک کی کسی بھی صوبائی اسمبلی میں پیش نہیں ہوئی کیونکہ اس میں وفاقی حکومت کے متعلقہ محکمے نے ابھی تک اس پر اپنی رائے نہیں بھیجی اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ چھ مہینے کے اندر اندر یہ رپورٹ صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کرنی چاہیے تھی ۔ لیکن اس کے باوجود اگر یہ پیش نہیں کی جاسکی تو آئین کے آرٹیکل 254 کی خلاف ورزی نہیں ہوتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو validity کی بات ہے ۔

وزیر قانون ۔ لیکن یہ پروویژن ڈائرکٹری ہے mandatory نہیں ۔ اگر

یہ پیش نہیں بھی کی گئی تو اس سے آئین کی خلاف ورزی نہیں ہوئی ۔

Mr. Speaker : If it comes late, the House will have the authority to discuss.

وزیر قانون ۔ جس وقت ہمیں وفاقی حکومت کے متعلقہ محکمے کی طرف سے رائے مل جائے گی ہم اس رپورٹ کو ایوان میں پیش کر دیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس آرٹیکل میں لفظ "shall" لکھا ہے، اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری ہوجاتا ہے کہ یہ رپورٹ ایوان کے سامنے پیش کی جائے ۔

"Within six months of the receipt of report"

جناب والا ۔ اب چھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے ، اس لیے میری رائے یہ ہے کہ اس رپورٹ کو ایوان میں پیش ہونا چاہیے ۔ جناب وزیر قانون نے بھی تردید نہیں کی بلکہ اقرار کیا ہے کہ واقعی چھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے ۔ اس لیے جناب والا ۔ میری تحریک درست ہے اور ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ جتنی جلدی متعلقہ محکمے کی رائے ہمیں موصول ہوگی ہم یہ رپورٹ ایوان میں پیش کردیں گے۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ آئین کی یہ پروویژن پوری خود پڑھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ اپنی تحریک واپس لے لیں تو یہ پروویژن پوری ہو جائے گی ۔

But this appears to be a suggestion.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں ممبرز ممبر کی خدمت میں نہایت ادب سے گزارش کروں گا کہ آئین کی بہت سی provisions ایسی ہیں جن میں لفظ "shall" لکھا گیا ہے لیکن اگر اس کے consequences نہ ہوں تو وہ mandatory نہیں رہتی ، بلکہ ڈائرکٹری ہو جاتی ہے ۔ میں یہ وجوہات اس لیے بتا رہا ہوں کیونکہ ہمیں ابھی وفاقی حکومت کے متعلقہ محکمے کی رائے

موصول نہیں ہوئی ، اس لیے ہم اس رپورٹ کو ایوان میں پیش نہیں کر سکے ۔ اور جونہی ہمیں وہ رائے موصول ہوئی یہ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی جائے گی ۔ جناب والا ۔ اندریں حالات استحقاق مجروح نہیں ہوا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر قانون نے "shall" کے لفظ کی جو توضیح کی ہے اگر یہ درست تسلیم کر لی جائے تو پورا آئین کی اس پروویژن کا کوئی فائدہ نہیں رہتا ۔ آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ کسی بھی قانون میں لفظ "shall" کی توضیح کیا کی جاتی ہے ۔ وزیر موصوف کی توضیح ہمارے لیے ایک نئی چیز ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب ، چوبیس ستائیس سال وکالت کرنے کے باوجود ہم اس توضیح کے مسئلے کو نہیں سمجھ سکے ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ جناب سپیکر ۔ کی اجازت سے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وزیر موصوف کی یہ توضیح غلط ہے .....

(حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

یہ ایک قانونی نکتہ ہے اس میں کوئی خاص بات نہیں ۔ میں پارٹی کا آدمی ہوں اور پارٹی کا وفادار ہوں لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ اگر ہم "shall" کے لفظ کو directory قرار دے دیں تو اس سے آئین کی تمام غرض و غایت ہی ختم ہو جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ آئین میں یہ درج ہے کہ اگر کسی کام کے لیے وقت مقرر کیا گیا ہو اور وہ کام وقت پر نہ ہو سکے تو اسے بعد میں بھی کیا جا سکتا ہے اور اس طرح آرٹیکل 254 غیر موثر نہیں ہوتا ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ جناب والا ۔ میں یہ کہوں گا کہ لفظ "shall" کی یہ توضیح نہیں ہونی چاہیے ۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب ، اس میں بات یہ ہے کہ یہ استحقاق بنتا ہے یا نہیں بنتا ، اس کا فیصلہ تو بعد میں ہوگا ۔ کیونکہ primafacie میں

یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ یہ استحقاق بنتا ہے یا نہیں ۔ میرا تو کام اتنا ہے کہ اسے ایوان کے سامنے پیش کر دوں اس کے بعد ایوان نے فیصلہ کرنا ہے یا متعلقہ ممبر اسے وزیر موصوف کی وضاحت کے بعد واپس لے لیتا ہے ۔ اگر متعلقہ ممبر اسے واپس نہیں لیتا تو

There can only be two proposals before the House. First proposal is that let the House discuss this matter now or on a particular day. The second proposal is this that let this matter be referred to a Privilege Committee.

تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ کوئی استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں ، کہ استحقاق بنتا بھی ہے یا نہیں ۔ اور اگر بنتا ہے تو پامال ہوا ہے یا نہیں ۔

The Committee, may send a report to the House. These are the only two decisions that can be taken. No other decision can be taken.

انھوں نے تو کہا ہے کہ چونکہ انھیں وفاقی حکومت کے متعلقہ محکمے سے رائے موصول نہیں ہوئی ۔ اس لیے یہ چند دن بعد میں ہو جائے یا چند دن پہلے ہو جائے تو اس سے ایوان کی competency میں کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

Even if the matter comes before the House a little late, let the House be competent to discuss it and to take decisions accordingly. This is actually what he has said.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے تو ایسے نہیں فرمایا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ ان کی درخواست نہیں مانتے تو

There are two alternatives left.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ سید تابش الوری کی یہ تحریک استحقاق مجلس قائمہ برائے استحقاقات کے سپرد کردی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ سید تابش الوری کی یہ تحریک استحقاق مجلس قائمہ برائے استحقاقات کے سپرد کردی جائے ۔

اگر یہ تحریک منظور نہ کی گئی تو پھر یہ ایوان میں بحث کے لیے پیش کر دی جائے گی ۔

Let the members know this because I have admitted this. I have given my consent. Either it goes to the Committee or it comes up before the House for discussion.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ تحریک استحقاق مجلس قائمہ برائے استحقاقات کے پاس بھیج دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ سید تابش الوری کی یہ تحریک استحقاق مجلس قائمہ برائے استحقاقات کے سپرد کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ پوچھوں گا کہ کیا وزیر قانون کو بھی آپ کو پڑھانے کی ضرورت ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ، یہ بات نہیں ۔ آپ نے وکالت نہیں کی ۔ ہم نے وکالت کی ہے ۔ ہم نے کئی توضیحات عدالتوں میں پیش کیں ۔ کبھی ہمارا خیال یہ تھا کہ ہماری توضیح عدالت قبول نہیں کرے گی لیکن جج صاحبان نے اسے قبول کر لیا ۔ اور ہم حیران ہو گئے ۔ اور کبھی ہم نے دو دو دن اپنی توضیحات پر بحث کی لیکن جج صاحبان نے انہیں قبول نہ کیا ۔

It relates to a very important matter of interpretation of the constitution. The report of the Committee to come within two months.

راجہ جمیل اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ ابھی یہ بات زیر بحث آئی ہے کہ "shall" کے لفظ کی توضیح صحیح طور پر کیا ہوگی ۔ اور آپ اپنے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے یہ فیصلہ دیں گے ۔ ہمیں یہ سمجھ نہیں

آئی کہ "shall" کے لفظ کی یہ توضیح کیوں کی گئی ہے کہ یہ directory ہے mandatory نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب ، میں اس بحث میں نہیں الجھنا چاہتا ۔ میں آپ کو ایک بات سناتا ہوں ۔ ہمارے قانون کے ایک پروفیسر صاحب تھے جن کا نام مسٹر ماتھر تھا اور ہم انہیں لارڈ ماتھر کہتے تھے ۔ جب ہم ان سے کوئی قانونی نکتہ پوچھتے تھے تو وہ کہتے تھے کہ

Partly you are right and partly the book is right.

تو بات دونوں کی ٹھیک ہے ۔ بعض اوقات "shall" کا لفظ "may" کے طور پر آجاتا ہے اور بعض اوقات "may" کی توضیح "shall" کے طور پر بھی کر دی جاتی ہے ۔ تو دونوں صاحبان نے اپنے اپنے نقطہ نظر کے مطابق درست بات کی ہے ۔

اب یہ پرولیجز کمیٹی کرے گی ۔ آپ مجھے اس میں کیوں الجھانا چاہتے ہیں ؟

سید تابش الوزی ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا اس سلسلے میں اپنا کوئی نقطہ نظر ہی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایسا نہیں ہے ۔ This is no occasion for that.

چوہدری طالب حسین ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ آپ نے اس ایوان میں نہایت فراخ دلی سے فرمایا ہے کہ آپ غیر جانب دارانہ رویہ رکھتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے یہی کہتا تب بھی I have to be

چوہدری طالب حسین ۔ اور ہمیں نہایت خوشی ہوئی ہے اور ہمیں اعتماد بھی ہے کہ آپ یہی رویہ اپنائے رکھیں گے ۔ لیکن میں اس چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج تک جو تحریک ہائے استحقاق آ چکی ہیں ، رولز کے مطابق یہ درست ہے کہ ایک ممبر کی ایک ہی پرولیج موشن ایک روز میں ایلمٹ ہو گی اس میں کچھ تحریک ہائے استحقاق ایسی ہیں جو پولٹیکلی نہایت اہم ہیں ۔ اور جس میں یقیناً ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ مثال کے طور پر ایک ریزولیوشن میاں افتخار احمد تاری اور ارشاد احمد صاحب کے متعلق تھا جو کہ

چوھدری امان اللہ لک نے دیا تھا اورایک اس پر حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے دیا ہوا تھا ۔ لیکن ابھی تک جو تحریکیں آپ نے ٹیک اپ کی ہیں ، ہمیں اس بات کی حیرانی ہے کہ آپ نے ابھی تک ان کو ٹیک اپ نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسی میں میں نے ان کو شاید کچھ advice کیا ہوا ہے ۔ وہ میرے پاس آئیں I would like to advise the honourable Member

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ یہ معمولی نہیں ، بہت اہم معاملہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس لیے تو میں نے اس کو ڈسپوز آف نہیں کیا ۔

چوھدری طالب حسین ۔ اور آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ انھوں نے اس میں یہ کہا ہے کہ مجھے ٹیلی فون پر دھمکیاں دی جارہی ہیں کہ آپ نے گورنمنٹ کی مخالفت بند نہ کی تو آپ کا حشر بھی یہی ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ ایک منٹ کے لیے تشریف رکھیں تو مجھے امید ہے کہ آپ میرے ساتھ اتفاق فرمائیں گے ۔ میں نے ان کو جو چٹھاں لکھی ہیں اس میں میں نے ان کو جہاں یہ لکھا ہے کہ آپ آکر مجھ سے ڈسکس کریں ۔ غالباً میں انھیں کچھ مشورہ بھی دوں گا ۔

I could have dismissed those privilege motions outright but I have not done so with a purpose.

آپ مجھ سے ایسا کیوں کہلوانا چاہتے ہیں

As given, they do not constitute any privilege.

یہ کسی ممبر کا پرولج نہیں ۔ اگر میں باہر جاتا ہوں اور کوئی سپاہی مجھ سے لڑ پڑتا ہے ۔ باوجود سپیکر یا ممبر اسمبلی ہونے کے ، اور پھر ایوان میں آکر میں تحریک استحقاق پیش کردوں کہ سپاہی مجھ سے لڑا ہے تو میرا استحقاق نہیں بنتا ۔

Privileges are given in the Constitution, in the laws that we have enacted and in the rules that we have framed. There is no privilege beyond that. In the Interim Constitution, a

member had all the privileges which a Member of the British Parliament enjoys. They were unwritten privileges. Now, under the permanent Constitution, Members enjoy only those privileges which are contained in the Constitution, in the laws that we have enacted and in the rules that we have framed. There are no other privileges.

کسی ممبر کا یہ پرولیج نہیں ہے کہ اس کو گرفتار نہ کیا جائے۔ پرولیج ممبر کا یہ ہے کہ اگر اس کو گورنمنٹ گرفتار کرتی ہے The report has to be sent to the Speaker. رپورٹ بھیجنے کی پرولیج ہے، گرفتار نہ ہونے detain نہ ہونے کی کوئی پرولیج نہیں کہ کوئی سپاہی ان سے لڑتا ہے یا یہ سپاہی سے لڑتے ہیں یا ان کے خلاف کوئی illegal کام نہ کیا جائے، یا یہ کوئی لیگل کام نہ کریں۔ یہ کوئی پرولیج نہیں ہے۔ یہ ساری باتیں میں ایوان میں نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن آپ نے مجھے prompt کیا ہے۔

Let us be very sure about what are our privileges. We are legislators and we make laws here. We should at least, if not certain, be reasonably certain that a matter relates to a privilege.

سید تابش الوری۔ جناب میری ایک تو تحریک تھی ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر۔ آپ کی ایک تحریک تو ہو گئی۔ آپ کی دوسری تحریک استحقاق میں نے پڑھی نہیں۔ جس نمبر پر بھی وہ تحریک ہے، پہلے نمبر پر ہے یا دوسرے نمبر پر۔

When I will give my consent, it will come up before the House.

آپ کی اگلی تحریک میں نے نہیں پڑھی اور نہ حاجی سیف اللہ صاحب کی۔

Therefore, I don't feel competent or, at least, inclined to venture into a matter which I have not read.

چوہدری طالب حسین۔ جناب والا۔ ہم آپ سے یہ توقع قطعاً نہیں رکھتے کہ ممبر کو جو پرولیجز آئین اور قانون کے تحت نہیں دئے گئے ان کا آپ تحفظ کریں۔ لیکن ہم یہ توقع یقیناً رکھتے ہیں کہ جو پرولیجز ممبر کو آئین یا قانون کے تحت دئے گئے ہیں ان کا تحفظ یہاں لازمی طور پر کیا جائے۔ کیا آپ یہ نہیں سمجھتے کہ ہر ممبر کو آزادی ہونی چاہیے کہ وہ اس ایوان میں آزادی کے ساتھ بلا خوف و ہراس اپنا مافی الضمیر آپ سے بیان کرے۔

Mr. Speaker : This is what is given in the Constitution. This is protected in the Constitution.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میں یہی عرض کر رہا تھا ۔ ایک ممبر نے آپ کے سامنے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے کہ مجھے ٹیلی فون پر گورنمنٹ کی طرف سے دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ اگر آپ نے گورنمنٹ کی مخالفت بند نہ کی تو آپ کا حشر بھی وہی ہوگا ۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ وہ ممبر بلا خوف و ہراس اس ایوان میں اپنے فرائض منصبی ادا کر سکتا ہے ؟ کیا اس کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا اور کیا اس ایوان کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ مجھ سے clear فیصلہ لینے کی بجائے اس پر اکتفا کریں کہ جتنا میں نے vague چھوڑ دیا تھا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ اس وقت ممبران کی حالت یہ ہے کہ ان کے استحقاق مجروح کیے جا رہے ہیں انہیں ایوان میں اپنے فرائض ادا کرنے سے روکا جا رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب ، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہو گیا ۔ میں ان کو تھوڑی سی advice دینا چاہتا ہوں ۔ اس لیے انہیں چٹھیاں لکھی تھیں کہ وہ میرے چیمبر میں آ کر مجھ سے ڈسکس کر لیں ۔ فرض کریں میں سڑک پر جا رہا ہوں اور چار سپاہی مجھے پیٹ دیتے ہیں ۔

This may be a matter for adjournment by requesting the House to discuss some-thing done illegally by an officer of the government or by an agency of the government. Still it may not be a privilege that has been violated. Let us be very sure. That is why the provision of adjournment motions is there.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے تحریک استحقاق میں جو مواد دیا ہے وہ اس ایوان کی کارکردگی کے عین مطابق دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آپ سے درخواست کی ہوئی ہے کہ آپ وہاں تشریف لائیں ۔ مجھے تھوڑا سا ، پانچ یا دس فیصد ، ہی قائل کر لیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ اور پھر جناب والا ۔ دوسری تحریک استحقاق

بھی ہے جس میں یہ ہے کہ پیپلز ہاؤس کو مذاق بنا دیا گیا ہے ۔ ہم نہ وہاں ٹھہر سکتے ہیں ، نہ رہ سکتے ہیں ۔ ہم نے تو آپ کے زیر سایہ اور آئین کے تحت رہنے کی کوشش کی ہے اس کو بھی آپ نے ملتوی کر دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس لیے کہا ہے ۔ آپ تشریف تو لائیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ وہ پرولج بھی ہمیں حاصل نہیں کہ ہم پیپلز ہاؤس میں رہ سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ آئیں تو سہی ۔ آپ آتے ہی نہیں ۔ میں نے آپ کو بلایا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ دوسری موشن کے کسٹوڈین آپ تھے ۔ ہم آپ کے تحفظ میں آتے ہیں پیپلز ہاؤس میں ۔ اس میں کون سی ambiguity تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ آئیں تو سہی ۔ آپ مجھے قائل کر لیں کہ کوئی ambiguity نہیں ہے ۔ تو پھر next working day پر آپ کی تحریک آ جائے گی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں سب کچھ توقع کرتا تھا لیکن کم از کم یہ توقع نہ کرتا تھا کہ پیپلز ہاؤس میں ہمارے ساتھ زیادتیاں ہوں اور آپ خاموش رہیں اور آپ کہیں کہ اس میں ambiguity ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خان محمد کھوکھر ، علامہ رحمت اللہ ارشد اور رائے فتح محمد صاحبان کی تین پرولج موشنز ہیں ۔

I will take them up on the next working day

کیونکہ مجھے ان کو پڑھنے کا موقع نہیں ملا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی رولنگ یا وضاحت سے اختلاف رکھنے کا تو حق نہیں رکھتا لیکن جو پرولیجز قانون ، آئین ، رولز اور قواعد و ضوابط میں ہمیں دی گئی ہیں اس سے ہٹ کر کچھ پرولج ممبر کی بطور روایت کے بنتی ہے کہ وہ اپنے حلقے کی نمائندگی کرے ۔ اگر حکومت پر یہ الزام ہو کہ کسی ممبر کو اغوا کر لیا گیا ہے اور اس کو اپنے حلقے کی نمائندگی سے محروم کر دیا گیا ہے تو میرا خیال ہے کہ اس ایوان میں ایسی مثالیں موجود ہیں اور روایت یہی رہی ہے کہ اس کو پرولج سمجھا جاتا ہے ۔

تحاریک التوائے کار

لاہور کی چند بستیوں میں ٹیوب ویل خراب ہونے کے باعث پینے کے پانی کی نایابی

مسٹر سپیکر ۔ جناب نذر حسین منصور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 23 اکتوبر 1975ء میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق باغبان پورہ ، شالیمار کالونی اور ثریا پارک لاہور کے مکین پینے کے پانی سے کئی دنوں سے محروم ہیں ۔ علاقہ کے ٹیوب ویل گزشتہ کئی دنوں سے خراب ہیں اور علاقے میں گندہ پانی جگہ جگہ کھڑا ہے اور صفائی کا کوئی انتظام نہیں ہے ۔ علاقہ کے مکینوں نے اس سلسلے میں متعلقہ حکام سے بارہا رابطہ قائم کیا تو انہیں یہ جواب دیا گیا کہ متعلقہ عملہ حلقہ نمبر 6 کے ضمنی انتخاب میں مصروف ہے ۔ حکومت پنجاب کی اس غفلت ، لاپرواہی اور عدم توجہی کی بنا پر ان علاقوں کے عوام میں سخت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔ اس مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر ایوان کی کارروائی ملتوی کی جائے تاکہ مسئلہ مذکورہ کو زیر بحث لایا جائے ۔

وزیر قانون و پارلمانی امور ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

جناب والا ۔ اس تحریک التواء میں بے شمار چیزوں کو گڈ مڈ کر دیا گیا ہے لیکن جناب والا ۔ جس چیز کی طرف میں آپکی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ علاقہ کے مکینوں نے جب متعلقہ حکام سے رابطہ قائم کیا تو جواب دیا گیا کہ عملہ حلقہ نمبر 6 کے ضمنی انتخاب میں مصروف ہے ۔ جناب والا ۔ اگر یہ درست تسلیم کر لیا جائے تو یہ الیکشن کے disputes کے سلسلہ میں corrupt practices کی categories میں آتی ہے ۔ اب اگر یہ مسئلہ corrupt practices میں آتا ہو کیا یہ وقاق مسئلہ نہیں ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ مسئلہ یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ علاقہ کے لوگوں کو پانی فراہم نہیں کیا گیا اور جب ان سے معلوم کیا گیا تو انہوں نے کہا عملہ الیکشن میں مصروف ہے

Civic amenities are not being provided there.
This is their complaint.

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ وہ الیکشن میں مصروف تھے ۔

میسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ

we are very busy in election.

Minister for Law : Very busy in election ?

Mr. Speaker : Wherever busy they may be, it does not matter. Election has nothing to do with them. The matter relates to the non-availability of civic amenities. Therefore, the matter is quite specific.

اگر تحریک میں ایک آدمی کی شکایت ہوتی پھر تو

It would not have been a matter of adjournment motion. This relates to public. Therefore, it becomes a matter of adjournment motion.

یہ چونکہ پبلک سے متعلق ہے اس میں سارا علاقہ باغبانپورہ ۔ شالیمار کالونی اور ثریا جبیں پارک آتا ہے اور وہاں کے مکینوں کا ذکر ہے یہ سارا علاقہ پانی سے محروم رہا ہے ۔ البتہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ غلط ہے یا یہ مشکلات در پیش ہیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب سپیکر ۔ میری حکومت کی جانب سے جو وضاحتی پوزیشن ہے وہ یہ ہے کہ ان علاقوں کو پانی کی فراہمی ٹیوب ویل کی خرابی کی وجہ سے بند نہیں ہوئی اور نہ ہی الیکشن میں عملہ کی مصروفیت کی وجہ سے ہوئی ہے ۔ البتہ وولٹیج کی کمی بیشی یا بجلی کے بند ہونے کی وجہ سے عارضی رکاوٹ پیدا ہوئی تھی جو جلد ہی دور کر دی گئی ۔ اس کے علاوہ نکاسی آب میں جو خرابی پیدا ہوئی تھی وہ بھی فوراً دور کر دی گئی ۔ یہ درست نہیں ہے کہ خرابی اس وجہ سے ہوئی کہ لاہور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کا عملہ حلقہ نمبر 6 کے الیکشن میں مصروف تھا ۔ اول تو لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا عملہ حلقہ نمبر 6 کے الیکشن میں تعین ہی نہیں کیا گیا تھا ۔ اگر حکومت کے کام کی بجا آوری کے سلسلہ میں ایسا ہوا بھی ہے تو وہ مصری شاہ سب ڈویژن کے عملہ نے کام کیا ہے ۔ باغبانپورہ سب ڈویژن کا عملہ اپنے ہی علاقہ میں موجود

رہا ہے ۔ اس لیے یہ کہنا غلط ہے کہ حلقہ نمبر 6 میں سرکاری عملہ کی مصروفیت کی وجہ سے علاقہ کے مکینوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ۔ اس کے علاوہ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ لاہور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی متذکرہ علاقوں میں پانی کی سپلائی بہتر بنانے کے لیے موجودہ مالی سال کے دوران ناصر آباد ۔ جی ۔ ٹی روڈ پر ٹیوب ویل نصب کر رہی ہے جو موسم گرما کے آغاز تک کام شروع کر دے گا ۔

Mr. Speaker : The hon'able Minister has not accepted the allegations made in this and he has actually informed the House that better provisions for public are being made. Therefore it is ruled out.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ میری تحریک نمبر (1) پڑھی نہیں گئی وہ بڑی اہم تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میری چٹھی آپ کو ملی نہیں ؟

مسٹر نذر حسین منصور ۔ نہیں جناب مجھے تو نہیں ملی ۔

Mr. Speaker : I can read it. I have my own copy. It says :—

> The subject matter of the adjornment motion is not the primary responsibility of the Provincial Government.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ نہیں جناب مجھے تو نہیں ملی ۔

Mr. Speaker : When the member agrees, then there is no question of any argument.

لاہور کے حلقہ نمبر 6 کے محلہ تاج پورہ میں سامعین جلسہ پر پولیس کا لاٹھی چارج و آنسو گیس کا استعمال

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ

مورخہ 15 اکتوبر 1975ء کو 4 بجے شام لاہور کے حلقہ نمبر 6 کے محلہ تاج پورہ میں ملک غلام مصطفیٰ کھر سابق وزیر اعلیٰ پنجاب و گورنر پنجاب نے اپنے انتخابی جلسہ کو خطاب کرنا تھا اس جلسہ میں میں بھی موجود تھا۔ جب ملک غلام مصطفیٰ کھر تقریر کر رہے تھے تو اس وقت جلسہ گاہ میں سامعین انتہائی پر سکون اور پر امن حالت میں تقریر سن رہے تھے کہ اچانک جلسہ گاہ میں متعین پولیس کی بھاری اکثریت نے عوام پر یکدم لاٹھی چارج شروع کر دیا اور فوراً آنسو گیس کے شیل بھی بھاری مقدار میں استعمال کئے گئے۔ گولی چلنے کی بھی آوازیں سنائی دی گئی۔ جلسہ گاہ کے بالمقابل ایک دو منزلہ مکان کی عمارت سے میں یہ تمام کارروائی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا اس تمام محلہ میں دھواں ہی دھواں ہو گیا اور کچھ لوگ جن کی تعداد پندرہ بیس ہوگی میں نے خود جلسہ گاہ کے اندر مختلف جگہوں پر گرے ہوئے دیکھے۔ صوبائی حکومت نے پر امن شہریوں پر جو کہ جلسہ گاہ میں بیٹھے تھے ان پر اس قسم کا متشددانہ سلوک کیا ہے جس سے درجنوں اشخاص موت کے گھاٹ اتر گئے ہیں کسی طرح سے بھی لائق ستائش نہیں ہے۔ بلکہ گذشتہ صدی میں ہونے والے واقعہ جلیانوالہ کی یاد تازہ کر دی ہے۔ اس طرح حکومت پنجاب نے پنجاب بھر کے عوام کو بالعموم اور لاہور شہر کے عوام کو بالخصوص رنجیدہ خاطر کیا ہے۔ جس سے غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس پر بحث کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب سپیکر۔ اس سلسلہ میں تین مقدمات درج کئے جاچکے ہیں اور باقاعدہ تحقیقات ہو رہی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ وہ کون سے مقدمات ہیں۔ کیا آپ ان کے contents بتا سکتے ہیں؟ یہ کیا کسی افسر کے خلاف ہیں جس نے ٹیر گیس پھینکنے کا حکم دیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا۔ precise allegations میں اس وقت نہیں بتا سکتا۔

Mr. Speaker. Let us come to the next point.

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ دوسرا جناب سپیکر۔ میں نے یہ determine

کرتا ہے کہ آیا ایک موشن سے زیادہ بھی take up ہو سکتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہو سکتی ہیں ۔ اگر ایک موشن ایڈمٹ ہو جائے تو پھر سب پر بحث ہو سکتی ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس سلسلہ میں agree نہیں کرتا ۔ یہ درست ہوگا اگر اس کی interpretation کر دی جائے ۔

Mr. Speaker : We have been here for the last four years. I have seen the rules. Probably, I am among the persons who have framed them.

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ اگر اسے درست بھی تسلیم کر لیا جائے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker. I don't propose to do it. It is not a court of law. Alright. I admit this. Those in favour of the leave being granted to please rise in the irseats .....The count was taken.....It falls as it does not get the required number of votes. The leave is refused by the House.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ پیشتر اس کے کہ کسی اور تحریک التوائے کار پر غور کرنا شروع کریں ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ کل قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے ارکان کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے ۔ میں اس ہاؤس کی اپوزیشن کی طرف سے اس کی پر زور مذمت کرتا ہوں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب مجھے آپ کا بڑا احترام ہے کہ آپ لیڈر آف اپوزیشن ہیں ۔ لیکن ۔

I can assure you that what happens in the National Assembly can never be discussed in this House, and so long as I am the Speaker I will never permit this. They are the elected representatives of the country. What they do and what happens in the National Assembly we can't take notice of that here as Members of this House while we are sitting here. I am very positive about that.

Let us not discuss it ۔ پ کوئی اور بات کریں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں یہی بات کرنا چاہتا تھا ۔ میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں ۔ اگر آپ نہیں کرنے دیتے تو ہم علامتی واک آؤٹ کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو آپ کا حق ہے ۔ میں آپ کو اس حق سے کیسے محروم کر سکتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ قانون ساز اداروں میں اگر پولیس اور ایف ۔ ایس ۔ ایف کو استعمال کیا جانے لگا ۔ تو ملک میں جمہوریت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو کر رہ جائے گی ۔

Mr. Speaker. What happens in the National Assembly we cannot discuss that.

(اس مرحلہ پر جملہ ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوائے کار کا تحرک کرنے والے ممبران نہیں ہیں ۔ اب آپ کیا چاہتے ہیں ۔ میں انہیں پڑھ دوں یا

They don't want to proceed further. Now we go on to the next item.

(حزب اختلاف کے اراکین ایوان میں واپس آنا شروع ہوئے)

Don't worry about them these will be taken on the next occasion

میں انہیں خارج نہیں کر رہا ہوں ۔

I don't propose to dismiss them.

اتنا پریشان ہونے کی بات نہیں ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ تحریک ہائے التوائے کار کے لیے کوئی وقت مقرر ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں جی ۔ آدھا گھنٹہ ہوتا ہے ۔ لیکن میں نے ان کو خارج نہیں کیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ نے کسی کو بلایا ہی نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے نیتاً نہیں بلایا ہے ۔ اس لیے کہ ممبرز ایوان میں موجود نہ تھے ۔

I have kept them pending for some other occasion. Then I went to the next item.

ویسے میری نیت نیک تھی ۔

چوہدری طالب حسین ۔ ہمارے لیے نیک تھی یا ان کے لیے نیک تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے لیے نیک تھی ۔ ورنہ خارج کر دیتا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ یہ بات تو آپ کی ان کے حق میں نظر آتی ہے ۔ ویسے آپ کے موڈ کی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں موڈ کی بات نہیں ہے ۔ وہ آپ نے مثل نہیں سنی کہ equity چانسلر کے پاؤں کے نیچے ہوتی ہے اگر پھیلے تو تمام دنیا میں پھیل جاتی ہے اور اگر سکڑے تو اس کے پاؤں کے نیچے ہوتی ہے اور equity کا سایہ نہیں ہوتا ۔

Now let us proceed further.

مجالس برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں مرزا فضل حق ممبر صوبائی اسمبلی کی تحریک زیر دفعہ 156 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں سرکاری مواعید بابت "اعزازی مجسٹریٹ کی آسامیاں ختم کر دی جائیں" پیش کردہ چوہدری امان اللہ لک ایم ۔ پی ۔ اے کے بارے میں مجلس مواعید کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں سید تابش الوری ممبر صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک زیر قاعدہ 156 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں سرکاری مواعید بابت " مزار حضرت بابا تاج الدین سرور چشتیاں ضلع بہاول نگر میں زائرین کے لیے چار بڑے کمروں کی تعمیر " پیش کردہ چوہدری امان اللہ لک کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش جانا

چوہدری محمد اکرم چیمہ ۔ جناب والا ۔ میں دی ویسٹ پاکستان پنجاب لینڈ ریونیو (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 35 آف 1975ء) پیش کردہ سید فدا حسین ممبر صوبائی اسمبلی کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

مسٹر منور خان ۔ جناب والا ۔ میں دی پنجاب احترام رمضان المبارک بل 1974ء (بل نمبر 46 بابت 1974ء) پیش کردہ چوہدری علی بہادر ممبر صوبائی اسمبلی کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں دی پنجاب چلڈرن ایکٹ (ترمیم) بل 1974ء (بل نمبر 57 بابت 1974ء) پیش کردہ مسٹر محمد حنیف ناڑو ممبر صوبائی اسمبلی کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ میں دی ویسٹ پاکستان موٹر وھیکلز ایکٹ (ترمیم پنجاب) بل 1974ء (مسودہ قانون 53 بابت 1974ء) پیش کردہ مرزا فضل حق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ میں دی ویسٹ پاکستان موٹر وھیکلز ایکٹ (ترمیم پنجاب) بل 1974ء (بل نمبر 52 بابت 1974ء) پیش کردہ مسٹر محمد حنیف ناڑو ممبر صوبائی اسمبلی کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

ہنگامی قوانین جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں دی پنجاب وھیٹس اینڈ میٹرز انٹرنیشنل سسٹم انفورسمنٹ آرڈیننس 1975ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

Mr. Speaker. The Punjab Weights and Measures International System Enforcement Ordinance 1975 is placed on the table of the House. According to Rules it will take the shape of a Bill. It is referred to the concerned Standing Committee for report within 4 days.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں دی ملتان یونیورسٹی (سیکنڈ امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

Mr. Speaker. The University of the Multan (2nd Amendment) Ordinance 1975, is placed before the House. It assumes the form of a Bill according to the Rules. It is referred to the concerned Standing Committee for report within four days.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں دی پنجاب لینڈ ریوینیو (امنڈ منٹ) آرڈیننس 1975ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance 1975, is being placed before the House. According to Rules it assumes the shape of a Bill. Accordingly it is sent to the concerned Standing Committee for report within a week.

مسودات قانون

(جو ایوان میں پیش کیے گئے)

وزیر قانون و پارلمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (حصول قبضہ) اراضیات و عمارات جامعات و بورڈ ہائے انٹرمیڈیٹ و سیکنڈری ایجوکیشن مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (حصول قبضہ) اراضیات و عمارات جامعات و بورڈ ہائے انٹرمیڈیٹ و سیکنڈری ایجوکیشن مصدرہ 1975ء پیش کر دیا گیا ہے۔

It is referred to the concerned Standing Committee. Report to come within a week.

وزیر قانون و پارلمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم سوم) جامعہ پنجاب مصدرہ 1975ء ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم سوم) جامعہ پنجاب مصدرہ 1975ء میں ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. Report to come within two weeks.

وزیر قانون و پارلمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم چہارم) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور مصدرہ 1975ء ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم چہارم) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور مصدرہ 1975ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. Report to come within two weeks.

وزیر قانون و پارلمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم چہارم) زرعی یونیورسٹی لائلپور مصدرہ 1975ء ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم چہارم) زرعی یونیورسٹی لائل پور

مصدرہ 1975ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. Report to come within two weeks.

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم ثانی) جامعہ اسلامیہ بہاولپور مصدرہ 1975ء ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم ثانی) جامعہ اسلامیہ بہاولپور مصدرہ 1975ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. Report to come within two weeks.

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم سوم) جامعہ ملتان مصدرہ 1975ء ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم سوم) جامعہ ملتان مصدرہ 1975ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. Report to come within a fortnight.

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پنجاب مصدرہ 1975ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے :-

کہ مسودہ قانون بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پنجاب مصدرہ 1975ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

Opposed.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔
چوہدری طالب حسین ۔
سید تابش الوری ۔
مسٹر نذر حسین منصور ۔
میاں منظور احمد موہل ۔
مسٹر محمد اشرف ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ پہلی ترمیم پیش کر رہے ہیں؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ پہلی بھی اور چوتھی بھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوتھی آپ کس طرح پیش کر سکتے ہیں ۔ آپ دونوں میں سے ایک کر سکتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ دونوں پیش ہو سکتی ہیں اور precedent بھی یہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے بارے میں ہم نے discuss کیا تھا ۔

Only one of the two could be moved by a member.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ویسے تو دونوں پیش ہوتی رہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پرانے زمانے میں ہوتی رہی ہوں گی ۔ مطلب یہ ہے کہ پچھلے دو سال میں ہوتی رہی ہیں اور پچھلے ڈیڑھ دو سال سے نہیں ہو رہی ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ البتہ ساڑھے 9 مہینے کہہ دیں تو میں مان لوں گا ۔ اس سے پہلے ہوتی رہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اچھا میں دیکھتا ہوں ۔ اس کی کوئی بات نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پنجاب مصدرہ 1975ء کو 15 جنوری 1976ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرایا جائے ۔

Mr. Speaker : The motion is :

> That the Punjab Boards of Intermediate and Secondary Education Bill, 1975, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th January, 1975.

Minister for Law : Opposed.

مسٹر سپیکر ۔ میاں منظور احمد موہل ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

> کہ مسودہ قانون بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پنجاب مصدرہ 1975ء کو 20 دسمبر 1975 تک رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرایا جائے ۔

Mr. Speaker : The motion is :

> That the Punjab Boards of Intermediate and Secondary Education Bill, 1975, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 20th December, 1975.

Minister for Law : Opposed.

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پنجاب مصدرہ 1975ء کو 10 جنوری 1976ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرایا جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب اگلی تینوں تراجم بھی انہیں فاضل ممبران کے نام سے ہیں ۔ ان کے متعلق

I would like to be assisted by Haji Muhammad Saifullah Khan

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں زیادہ precedent پر آیا کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک سال پہلے سے دیں گے تو ٹھیک ہے مگر پچھلے ایک سال سے ہم یہی پریکٹس اختیار کر رہے ہیں کہ

only one of the two motions can be moved.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایک سال یا دس ماہ تو ہم اس

ایوان میں رہے ہی نہیں -

مسٹر سپیکر - کیوں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - فروری کے بعد آج نومبر میں آئے ہیں -

مسٹر سپیکر - ایک سال سے بہر حال زیادہ تھا -

سید قابض الوری - جناب والا - یہ تو وقت کے متعلق ہے -

مسٹر سپیکر - یہ وقت کے متعلق نہیں ہے -

The matter relates to a clause. Time is not involved but the clause is involved or the motion is involved as to what kind of amendment and in what form it can be moved.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - ویسے یہ رول اس قسم کا ہے جو واضح نہیں ہے اس میں صاف درج ہے کہ جو رول واضح نہ ہو اس میں the decision of Speaker will be final.

مسٹر سپیکر - میں اس پر رولنگ نہیں دیتا ہوں - اس لیے آج یہ چھوٹ کریں کہ اسے آج پیش نہ کریں تاکہ یہ precedent نہ ہو جائے - میں اس کو reconsider کر لوں گا -

I hope that all the three members agree with it.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جی ٹھیک ہے -

مسٹر سپیکر - آپ کا right to oppose اس میں آ جائے گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - دونوں آ جائیں گے - جناب والا - اگر وہ مان لیں تو میں گزارش کروں گا کہ آج پہلا دن ہے لہذا اس کی discussion سوموار تک ملتوی کر دی جائے - فاضل وزیر قانون اس پر اعتراض نہ کریں تو ٹھیک ہے -

Mr. Speaker : This is between you and the Government. I hope that the request has reached to the Minister for Law.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جی ہاں -

وزیر قانون و پارلیمانی امور - جی ٹھیک ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - بڑی مہربانی - جناب والا - اب ہاؤس ملتوی کر دیں -

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ ہاؤس کو پیر چار بجے تک adjourn کر دیا جائے ہم بھی اس میں ترمیم چاہتے ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اس ایوان میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو موقع ملے گا ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ اسی کے متعلق ہے کہ ایک کالج منظور ہوا ہے اور روپیہ بھی منظور ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ وزیر تعلیم کے پاس جائیں اور ان سے بات کریں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ وہاں ہیڈ ماسٹر نے 60 کنال زمین دے دی ہے ۔ لیکن وہاں کام نہیں ہو سکا ہے ۔

Mr. Speaker: The House is adjourned. It shall re-assemble on Monday at 4.00 p.m. In the agenda that has been issued for Monday the 17th November, 1975, the time 9.00 a.m. should be substituted as 4.00 p.m.

(اسمبلی کا اجلاس 17 نومبر 1975ء بروز سوموار شام 4 بجے تک کے لیے ملتوی ہو گیا ۔)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا سولھواں اجلاس

سوموار ۔ 17 نومبر 1975ء

(دو شنبہ 12 ذیقعد 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں چار بجے سہ پہر منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝
وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۗ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا
تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۗ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ
مِنْ طِيْنٍ ۝ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ
مِنَ الصّٰغِرِيْنَ

پ ۸ ۔ س ۷ ۔ رکوع ۸ و ۹ ۔ ایات ۱۰ تا ۱۳

اور ہم نے ہی زمین پر تمہارے رہنے کے لیے ٹھکانے بنائے اور اس زمین پر تمہارے لیے سامان معیشت پیدا کر دیئے مگر تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔

اور ہم ہی نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تمہاری شکل و صورت بنائی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو (سب نے) سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنے میں شامل نہ ہوا۔

فرمایا کہ جب میں نے تجھ کو حکم دیا تو کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے باز رکھا اس نے کہا کہ میں اس سے افضل ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔

فرمایا دور ہو جا یہاں سے تجھے یہاں غرور کرنا زیب نہیں دیتا پس نکل بے شک تو ذلیل ہے ۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور آن کے جوابات

تحصیلوں کے سب خزانہ جات میں ہمہ وقتی مہتمم خزانہ کا تقرر

*5533 ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے بروئے نوٹیفیکیشن 59/1 SO-XIX مورخہ 7 مئی 1962 یہ احکامات جاری کئے تھے کہ آئندہ ہر تحصیل میں سب خزانہ کا انچارج بجائے تحصیلدار کے ہمہ وقتی علیحدہ افسران محکمہ خزانہ کے عملہ سے منتخب کر کے تعینات کیا جائیگا اور اس طرح ضلع کے صدر مقام پر بھی ہمہ وقتی مہتمم خزانہ مقرر کئے جائینگے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا احکامات کے مطابق صدر مقامات پر ہمہ وقتی مہتمم خزانہ جات 1968 سے مقرر کئے جا چکے ہیں لیکن جہاں تک تحصیلوں کے سب خزانہ جات کا تعلق ہے اس کے انچارج ابھی تک ہمہ وقتی مقرر نہیں کئے گئے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) : حکومت نے بروئے نوٹیفیکیشن No. O.S.XIX-1-2/59 مورخہ 7-5-1962 سبارڈی نیٹ ٹریژری اینڈ اکاؤنٹس سروس رولز مرتب کئے ہیں ۔ حکومت نے ایسے کوئی احکامات جاری نہیں کئے جس کی رو سے ہر تحصیل میں سب خزانہ کا اندراج تحصیلدار کی جگہ ہمہ وقتی افسر محکمہ خزانہ کے عملہ سے منتخب کر کے تعینات کیا جائے ۔ رولز میں صرف اکاؤنٹنٹ سب کو ٹریژری افسر ہونے کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ ہر ضلع میں ہمہ وقتی مہتمم خزانہ مقرر کئے جا چکے ہیں ۔

(ب) جی ہاں ۔ یہ درست ہے کہ ضلع کے صدر مقام پر ہمہ وقتی مہتمم خزانہ 1968ء سے مقرر کئے جا چکے ہیں ۔ جیسا کہ جزو (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے ۔ حکومت نے ابھی تک تحصیلوں

کے سب خزانہ جات میں ہمہ وقتی علیحدہ افسر خزانہ تعینات کرنے کے احکامات جاری نہیں کئے۔ کیونکہ سب خزانہ جات میں کام کا کافی ہونے کی بنا پر ہمہ وقتی سب افسر خزانہ کی تعیناتی کا کوئی جواز موجود نہیں۔ تاہم حکومت اس سوال پر مزید غور کر رہی ہے اور مقابلتاً بڑے سب خزانہ جات میں کام کی مقدار زیادہ ہونے کی صورت میں ہمہ وقتی سب افسر خزانہ مقرر کئے جا سکیں گے۔

(اس مرحلہ پر شمیم احمد خان ڈپٹی سپیکر کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

کورٹ فیس اور اسٹامپ ڈیوٹی سے آمدن

*5587۔ چوہدری علی بہادر خان۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم میرے نشان زدہ سوال نمبر (523) ہے کے جواب کے حوالہ سے جو کہ مورخہ 2 اپریل 1974 کو ایوان میں دیا گیا تھا بیان فرمائینگے کہ۔

(الف) ماہ دسمبر 1973 میں اور یکم جنوری 1974 سے 31 مارچ 1974 تک صوبہ میں کورٹ فیس اور اسٹامپ ڈیوٹی کی مد سے کل کتنی آمدن ہوئی۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ میں کورٹ فیس اور اسٹامپ کی شرح بڑھ جانے کے باوجود آمدن میں کمی ہوئی ہے اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) (1) ماہ دسمبر 1973 میں کورٹ فیس اور اسٹامپ ڈیوٹی کی مد سے صوبہ کی کل آمدن مبلغ 70,39,852 (ستر لاکھ انتالیس ہزار آٹھ سو باون) روپے ہوئی۔

(ب) (2) یکم جنوری 1974 تا 31 مارچ 1974 کورٹ فیس اور اسٹامپ ڈیوٹی کی مد سے کل آمدن مبلغ 2,74,52,993 (دو کروڑ چوہتر لاکھ باون ہزار نو سو ترانوے) روپے ہوئی۔

(ج) جی نہیں۔

سرکاری ملازمین کے لیے کرایہ مکان الاؤنس کی عطائیگی

*6357 حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ امر حکومت کے علم میں ہے کہ مرکزی حکومت یکم فروری 1974 سے اپنے جریدی و غیر جریدی ملازمین کو جو لاہور ۔ راولپنڈی ۔ لائلپور اور ملتان کے شہروں میں متعین ہیں اور جن کی تنخواہ 650 روپے ماہوار تک ہے اور جن کے اپنے مکانات بھی ہیں مکان کا کرایہ دے رہی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا صوبائی حکومت بھی اپنے ایسے ہی ملازمین کو یہی سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر خزانہ ۔ ڈاکٹر (عبدالخالق) (الف) جی ہاں ۔ البتہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کرایہ مکان کے سلسلہ میں تنخواہ کی کوئی حد مقرر نہیں ۔

(ب) صوبائی حکومت یکم نومبر 1974 سے اپنے تمام ملازمین کو بلا تمیز حد تنخواہ یہ سہولت دے چکی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ یہ کرایہ مکان الاؤنس جو صرف چار شہروں میں ملازمین کو مل رہا ہے اس کا معیار اور بنیاد کیا ہے اور کیا حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ دوسرے شہروں میں بھی اپنے ملازمین کو یہ سہولتیں دے کیونکہ کرایہ کے سلسلے میں ان کو بڑی دقتیں پیش آ رہی ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ فی الحال نہیں ۔ ابھی ان شہروں کا جواز نہیں ہے یہ صرف ان شہروں میں دیا جاتا ہے جہاں محسوس ہوتا ہے کہ وہاں کے ملازمین کو زیادہ کرائے کا بوجھ برداشت کرنا ہے یہ اس کے لئے share کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے صرف چار شہروں کے علاوہ باقی دوسرے شہروں میں نہیں ملتا ۔

سید تابش الوری ۔ ان کی بنیادی وجہ بتائی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان شہروں کے علاوہ اور کہیں نہیں ملتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ بہاولپور ۔ سرگودھا وغیرہ بھی بڑے بڑے شہروں میں شمار ہوتے ہیں ۔ میں نے یہی سوال کیا ہے کہ کرایہ مکان دینے کا کیا معیار ہے کیونکہ ان اضلاع میں بھی کرائے پر مکان بڑی مشکل سے ملتے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ اسکا اظہار کر چکے ہیں اگر وہ مزید وضاحت کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ آپ نے تشریح فرما دی ہے ۔

پنشن خواران کی گریجویٹی سے رقم کی کٹوتی

*6529 ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنشن خواران کو بوقت ریٹائرمنٹ بطور گریجویٹی 1/4 حصہ پنشن سے وضع کرکے دس سال کی رقم یک مشت ادا کر دی جاتی ہے اور باقی 3/4 حصہ بطور پنشن ماہ بماہ ادا کیا جاتا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1/4 حصہ کٹوتی پنشن دس سال کے بعد وضع شدہ رقم کو پورا کر دیتی ہے یعنی پنشن خوار گریجویٹی کی وصول کردہ پوری رقم ادا کر دیتا ہے مگر دس سال کے بعد بھی 1/4 کٹوتی جاری رہتی ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ ڈاکٹر (عبدالخالق) (الف) قاعدہ کے مطابق پنشن خوار اپنی ماہانہ پنشن کے ¼ حصہ سے ازخود دستبردار ہو جاتا ہے اور اس کے عوض گریجویٹی یکمشت وصول کر لیتا ہے ۔ گریجویٹی

کی رقم کا تعین کرنے کے لیے ملازم کی سروس کی میعاد کے مطابق فی روپیہ ریٹ مقرر ہیں ۔ اس ادائیگی کے لئے دس سال کی کوئی قید نہیں ہے ۔ ریٹ مندرجہ ذیل ہیں ۔

1 ۔ اگر قابل پنشن ملازمت کی مدت دس سال یا اس سے زیادہ اور 15 سال سے کم ہو تو ۔ -/187 روپے ۔

2 ۔ اگر قابل پنشن ملازمت کی مدت 15 سال یا اس سے زیادہ اور 20 سال سے کم ہو تو -/173 روپے ۔

3 ۔ اگر قابل پنشن ملازمت کی مدت 20 سال یا اس سے زیادہ ہو تو -/160 روپے ۔

(ب) یہ درست ہے کہ ایک بار ½ حصہ سے دستبردار ہونے کے بعد پنشنر کو اس حصہ پر تا مدت حیات کوئی حق نہیں رہتا ۔ لیکن اس کو کٹوتی کہنا صحیح نہیں ۔ چونکہ یہ ایک قسم کا بیمہ ہے جس سے پنشنر کو کافی فوائد بھی ہوتے ہیں ۔

گریجویٹی کی شرح میں اضافہ کرنا

*6819 ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) پنشن پر جانے والے صوبائی سرکاری ملازمین کے لئے گریجویٹی کی موجودہ شرح جو ان کو پنشن کے ½ حصہ پر دی جاتی ہے کیا ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ شرح یکم جنوری 1970 سے مقرر ہے ۔

(ج) کیا حکومت موجودہ مہنگائی کے پیش نظر موجودہ شرح میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) صوبائی حکومت کے پنشن قواعد

کے مطابق سرکاری ملازمین پنشن کے چوتھے حصہ سے دستبردار ہو جاتے ہیں اور اس کے عوض حصہ مذکور کے ہر روپے کے عوض گریجویٹی وصول کرتے ہیں ۔ جس کی شرح حسب ذیل ہے ۔

اگر قابل پنشن ملازمت کی مدت دس سال سے پندرہ سال تک ہو ۔ -/187 روپے

اگر قابل پنشن ملازمت کی مدت پندرہ سال سے 20 سال تک ہو ۔ -/173 روپے

اگر قابل پنشن ملازمت کی مدت 20 سال یا زائد ہو ۔ -/160 روپے

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی نہیں ۔ مہنگائی کے پیش نظر پنشنروں کو مندرجہ ذیل مہنگائی الاؤنس دیئے گئے ہیں ۔

(1) یکم اگست 1973 سے کل پنشن کا 15 فیصد یا زیادہ سے زیادہ -/35 روپے ماہوار ۔

(2) 8 جون 1974 سے کل پنشن کا 15 فیصد یا زیادہ سے زیادہ -/100 روپے ماہوار ۔

3 ۔ 7 اپریل 1975 سے کل پنشن کا 10 فیصد یا زیادہ سے زیادہ -/26 روپے ماہوار ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا یہ درست ہے کہ موجودہ گرانی کے پیش نظر اب حکومت اسکو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جو سوال آپ نے کیا ہے وہ جنرل نوعیت کا نہیں تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں نے شرح پوچھی تھی ۔ اب میں ضمنی سوال پوچھ رہا ہوں کہ موجودہ معیار جسقدر ہے اسکے پیش نظر پنشن کے مطابق اضافہ ہوا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ کو معلوم ہے کہ 7 اپریل 1975 کو آخری اضافہ

ہوا ہے جس کو ابھی صرف چھ سات ماہ ہی گزرے ہیں ۔ ملک کی معیشت اس قابل نہیں ہے کہ اتنی جلدی یہ شرح تبدیل کی جاسکتی اور مجھے یہ کہتے ہوئے کوئی عار نہیں ہے کہ یہ پہلی حکومت ہے جس نے موجودہ گرانی کے مطابق اضافہ کیا ہے ۔

Makhdmzada Syed Hasan Mahmud : Will the Hon'ble Minister be pleased to state that this price hike has taken place during the time of this Government ?

Mr. Deputy Speaker . It is not that much relevant.

Makhdumzada Syed Hasan Mahmud . Sir, the Hon'ble Minister has said that it is the first Government that has given rise to the salaries and pensions. Is it not the first Government during which time the present price hike has taken place?

Mr. Deputy Speaker : It is not relevant.

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ اگر کوئی پنشنر ایک یا دو سال کے بعد مر جاتا ہے تو کیا اس کے بچوں اور بیوہ کو پنشن کا کوئی حصہ ان کی نسبت سے ملتا ہے ۔ اگر ملتا ہے تو اس کا تناسب کیا ہے اور اگر نہیں ملتا تو اس معاملہ میں کیا سوچ بچار کریں گے ؟

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ویسے تو یہ ایک الگ سوال ہے اور اس کے لئے باقاعدہ رولز ہیں ۔ گریجویٹی کا حصہ مل جاتا ہے اور باقی پنشن کا حصہ رولز کے مطابق ملتا ہے ۔ میں اسکی کاپی آپ کو دے سکتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں وزیر خزانہ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ملازمت میں موجود ہوتے ہیں اور ان کی ملازمت کے 25 سال بھی گزر گئے ہوتے ہیں اور وہ کسی حادثے کا شکار ہو جاتے ہیں کیا اس کے بچوں اور بیوہ کو اس کی پنشن کا کوئی حصہ ملتا ہے ؟ میں یہ اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ بہاولپور میں اسی قسم کا ایک کیس ہوا ہے اور ان کو ابھی تک کوئی پنشن وغیرہ نہیں ملی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ دس سال کی مدت گزر جانے کے بعد اس کا ہر ملازم اس کا مستحق ہو جاتا ہے اور قواعد کے مطابق ملتا ہے ۔

سرکاری ملازمین کو کرایہ مکان کی عطائیگی

*7068 ۔ چوھدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر خزانہ میرے نشان زدہ سوال نمبر 4183 کے جواب کے حوالہ سے جو ایوان میں 16 جنوری 1974 کو دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام سرکاری ملازمین کو ان کی موجودہ بنیادی تنخواہ بشمول سالانہ ترقی وغیرہ پر 15 فیصد کرایہ مکان ابھی تک نہیں دیا جا رہا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک سرکاری ملازمین کا یہ دیرینہ مطالبہ پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) صوبائی حکومت ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ۔ کیونکہ کرایہ مکان تنخواہ کے سکیل کے آغاز کی 15 فیصد شرح پر ادا کیا جاتا ہے اور یہ اصول مرکزی حکومت کا وضع کردہ ہے ۔

سرکاری ملازمین کو سواری الاؤنس کی عطائیگی

*7607 ۔ چوھدری محمد اشرف ۔ کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائینگے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں جو سرکاری ملازمین تین اور سات میل فاصلہ سے اپنے اپنے دفاتر آتے ہیں ان کو بالترتیب دس اور پندرہ روپے ماہوار کے حساب سے سواری الاؤنس ادا کیا جاتا ہے اور سواری الاؤنس کی یہ شرح تقریباً عرصہ دو سال سے رائج ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں ٹیکسی اور رکشا کے کرایوں میں سو فیصد اضافہ ہوا ہے اور ساتھ ہی ساتھ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ اور اومنی بسوں کے کرایوں میں بھی

اضافہ ہوا ہے جب کہ سرکاری ملازمین کے سواری الاؤنس کی شرح بدستور جوں کی توں ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حالیہ مہنگائی کے پیش نظر سرکاری ملازمین کے سواری الاؤنس کی شرح میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔ لیکن یہ سہولت زیادہ سے زیادہ 649 روپے بنیادی تنخواہ پانے والے ملازمین تک محدود ہے ۔ علاوہ ازیں یہ شرح یکم مارچ 1972 سے نافذ ہے ۔

(ب) ٹیکسی اور رکشا کے کرایوں میں پہلے چند ماہ کے دوران کوئی اضافہ نہیں ہوا ۔ البتہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ اور اومنی بسوں کے کرایہ میں یکم ستمبر 1974 سے اضافہ ہوا ہے ۔ فی الحال سواری الاؤنس کی شرح میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔

(ج) وفاقی وزیر خزانہ کے اعلان کے پیش نظر بجٹ تقریر میں حکومت اپنے اس ارادے کا اظہار کرچکی ہے ۔ لیکن آخری فیصلہ صوبائی رابطہ کمیٹی کے اجلاس میں کیا جائے گا ۔

میاں خان محمد ۔ کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ ایسی کونسی سواری ہے جو 15,10 روپے میں ایک ملازم کو 10,9 میل کے فاصلے سے روزانہ اس کے دفتر پہنچا سکے ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ اومنی بس ایک ایسی سواری ہے جو یہ کام کرسکتی ہے اور یہ کوئی ضروری نہیں کہ یہ الاؤنس ملازمین کو رکشا اور ٹیکسی کے حساب سے دیا جائے ۔ ویسے مجھے اس بات سے پورا اتفاق ہے ۔ اسی لیے میں نے یہ عرض کی ہے کہ ہم ملازمین کے اس الاؤنس پر نظر ثانی کر رہے ہیں ۔ غالباً فاضل رکن یہی پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ الاؤنس ناکافی ہے ۔ تو میں نے عرض کر دی ہے کہ ہم اس پر نظر ثانی کر رہے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ سوال

کرنے والے معزز ممبر نے جز (ب) کے متعلق یہ سوال کیا تھا کہ گذشتہ چند ماہ میں رکشا اور ٹیکسی کے کرایوں میں جو سو فیصد اضافہ ہوا ہے ؛ اس کے باعث انہوں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ آپ ملازمین کے الاؤنس میں بھی اضافہ کریں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے کہ یہ الاؤنس رکشا اور ٹیکسی کے کرایوں کے حساب سے نہیں دیا جاتا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ ان کا سوال یہ تھا کہ چند ماہ پہلے رکشا اور ٹیکسی کے کرایوں میں جو اضافہ ہوا تھا تو اس کے ساتھ ہی اس الاؤنس میں بھی اضافہ ہونا چاہیے تھا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ چونکہ یہ ایک پرانا سوال ہے ۔ اس لئے یہ الجھن پیدا ہوئی ہے ۔ بہر حال اب کچھ عرصہ بعد حکومت یہ اعلان کرنے والی ہے کہ کرایہ کیا ہوگا ۔ اس کے بعد ہم اس پر بھی غور کریں گے کہ سرکاری ملازمین کے الاؤنس میں بھی اضافہ کیا جائے ۔ تو فاضل رکن نے جو اشارہ کیا ہے یہ اس لیے ہے کیونکہ یہ سوال پچھلے سال کیا گیا تھا ۔

میاں منظوراحمد موہل۔ جناب والا۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ شرح یکم مارچ 1972ء سے نافذ ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا 1972ء کے بعد کوئی ایسی بات ہوئی ہے ؟ کیا 1972ء کے بعد بھی رکشا اور ٹیکسی کے کرایوں میں اضافہ ہوا ہے اور اب آپ مزید اضافہ کر رہے ہیں ۔ مجوزہ اضافہ سے پہلے بھی آپ 1972ء میں اضافہ کر چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب ! یہ آپ کا سوال کیا بنا ؟

میاں منظور احمد موہل۔ جناب ۔ سوال یہ بنتا ہے کہ انہوں نے یہ پوچھا تھا کہ جب رکشا اور ٹیکسی کے کرایوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے تو اس کے تناسب سے ملازمین کے سفر الاؤنس میں بھی اضافہ ہونا چاہیے تھا ۔ وزیر موصوف نے یہ کہا ہے کہ وہ سوچ رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ causes اور effects کی بات کر رہے ہیں اور وہ آپ کو واقعات بتا رہے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ میں اس سوال کے جز (ب) سے یہ سوال اخذ کر رہا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ چند ماہ میں رکشا اور ٹیکسی کے کرایوں میں سو فیصد اضافہ ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی یہ اضافہ ہوا تھا ؟ اگر ہوا تھا تو اس کے مطابق ملازمین کا الاؤنس کیوں نہیں بڑھایا گیا ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے غالباً پورا جواب نہیں سنا ۔ انہوں نے وضاحت کر دی تھی کہ اس الاؤنس کا رکشا اور ٹیکسی کے کرایوں سے کوئی تعلق نہیں ۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ اومنی بس کے ذریعے یہ کرایہ پورا ہو سکتا ہے اور اس طرح انہوں نے سوال کے اس حصے سے اتفاق نہیں کیا تھا ۔

چوہدری محمد اشرف ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائینگے کہ کیا چھوٹے ملازمین کو بھی یہ سہولت دی جا سکتی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے اس کی زیادہ سے زیادہ حد 649 روپے بتائی تھی ۔

وزیر خزانہ ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چھوٹے ملازمین اس حد کے اندر خود بخود آ جاتے ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ 650 روپے سے زیادہ تنخواہ پانے والے ملازمین کو رعایت دی گئی ہے کیا یہ چھوٹے ملازمین کو نہیں دی جائے گی اور کیا چھوٹے ملازمین بدستور اسی طرح سے استحصال جاری رہے گا ؟

وزیر خزانہ ۔ اصل میں کہنا یہ چاہیے کہ یہ الاؤنس ایک روپے سے لے کر 649 روپے تنخواہ پانے والے ملازمین کو تو ملتا ہے اور 649 روپے سے زیادہ تنخواہ پانے والوں کو نہیں ملتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ 650 روپے سے زیادہ تنخواہ پانے والوں کو یہ الاؤنس نہیں ملتا ۔

سرکاری مکانوں میں رہائش پذیر سرکاری ملازمین کو بہتر کرایہ مکان کی عطائیگی

*7640۔ محترمہ سیدہ عابدہ حسین ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت اپنے جملہ ملازمین کو مقررہ شرح پر بھتہ کرایہ مکان ادا کرتی ہے خواہ ملازم اپنے ذاتی مکان میں رہ رہا ہو یا کرائے کے مکان میں رہائش پذیر ہو۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو ملازمین سرکاری مکانوں میں بطور کرایہ دار رہائش پذیر ہیں ان کو مذکورہ بھتہ کرایہ مکان نہیں دیا جاتا بلکہ ان سے مذکورہ مکانوں کا کرایہ وصول کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ ایک طرف تو بھتہ کرایہ مکان سے محروم ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف انہیں سرکاری کرایہ ادا کرنے کا بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سرکاری مکانوں میں رہائش پذیر سرکاری ملازمین کو بھتہ کرایہ مکان نہ دینے کی وجوہ کیا ہیں اور کیا حکومت انہیں مذکورہ بھتہ دینے یا بصورت دیگر سرکاری مکانوں کے کرایہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ کرنے کو تیار ہے؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔ راولپنڈی ۔ ملتان ۔ لائل پور اور لاہور میں بشرطیکہ انکو سرکاری مکان مہیا نہ کیا گیا ہو۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) (1) سرکاری مکانوں میں رہائش پذیر سرکاری ملازمین کو بھتہ کرایہ مکان نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ حکومت زر کثیر خرچ کر کے اپنے ملازمین کو مکان مہیا کرتی ہے اور ان سے ان کی تنخواہ کا صرف ساڑھے سات فیصد بطور کرایہ وصول کیا جاتا ہے جو کہ مکانات کے کرایہ کی مروجہ شرح سے بہت کم ہے۔ اگر ان سرکاری ملازمین کو ایسا مکان کرایہ پر لینا پڑے تو ان کو اس سے 5/4 گنا زیادہ کرایہ ادا کرنا پڑے۔ اس طرح سے گورنمنٹ ان کو بالواسطہ امداد دیتی ہے۔

(2) ۔ جو سرکاری ملازمین اپنے ذاتی مکان میں رہائش رکھتے ہیں گورنمنٹ ان کو ان کی تنخواہ کےسکیل کے آغاز کی حد کا 15 فیصد بھتہ کرایہ مکان دیتی ہے ۔ تاکہ ملازمین جو ذاتی مکان تعمیر کرنا چاہیں ان کی حوصلہ افزائی ہو سکے ۔ اور سرکاری مکانوں کی الاٹمنٹ کے خواہشمند ملازمین کی تعداد میں کمی واقع ہو ۔

اندریں حالات سرکاری مکانوں میں رہنے والوں سے کرایہ وصول نہ کرنے کا کوئی جواز نہیں ۔ اور اس سلسلہ میں کوئی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں دو یا تین باتیں عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ اس کے بعد آپ تحاریک التواء کارلے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے درخواست ہائے رخصت لی جائیں گی ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the Assembly Session on 15th November, due to illness. Leave may kindly be granted.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد رضی شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید محمد رضی شاہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ بندہ بوجہ بیماری 15-11-75 کو
حاضر اجلاس نہ ہو سکا۔ رخصت عطا فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری فرزند علی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب چوہدری فرزند علی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گزارش ہے کہ بندہ بوجہ بخار 15-11-75 کو
حاضر اجلاس نہیں ہو سکا۔ رخصت عطا فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ محمد اقبال

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب شیخ محمد اقبال صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گزارش ہے کہ میں بوجہ طبیعت کی ناسازی مورخہ
16 جون تا 18 جون 1975ء کو اسمبلی کے اجلاس
میں شرکت نہ کر سکا۔ براہ مہربانی ان ایام کی
رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد خالد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب ملک محمد خالد صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گزارش ہے کہ میں بوجہ طبیعت کی ناسازی مورخہ 10-6-75 , 17-6-75 اور 23-6-75 کو اجلاس میں شمولیت نہ کر سکا اور میں ان ایام میں لاہور میں ہی مقیم رہا ہوں ان ایام کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ تھوڑے تصرف کے ساتھ :

عمر گزری ہے اسی دشت کی سیاحی میں
بیسواں سال ہے شبیر کی مداحی میں

جناب صدر ، سب سے پہلے میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے اس ایوان کو متوازن رکھنے اور حزب اختلاف کے حقوق کا تحفظ کرنے کے لیے کما حقہ پوری کوشش فرمائی ۔ اس پر آپ خراج تحسین کے مستحق ہیں اور میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اس کے بعد میں اپنے ان محترم رفقائے کار کا شکریہ ادا کرتا ہوں ، میں ان کا سپاس گزار ہوں ، صمیم قلب سے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے نہایت ہی نامساعد حالات میں رفاقت کا حق ادا کیا ، میرا ساتھ دیا اور شائستگی کے ساتھ نہایت ہی تستعلیق انداز میں حزب اختلاف کی اقدار کو نمایاں طور پر اس ایوان میں پیش کیا ۔ اس کے بعد میں لئے ساتھیوں کا جو حزب اختلاف میں تشریف لائے ہیں ، دلی طور پر خیر مقدم کرتا ہوں اور انھیں یقین دلاتا ہوں کہ اس

منصب ، اس عہدے اور ان فرائض سے سبکدوش ہونے کے باوجود اپنی صلاحیت اور استعداد کار کے مطابق میرا بھرپور تعاون ان کو حاصل رہے گا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایوان کا مستقبل روشن کرنے کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔ جناب والا۔ اس وقت سیاسی افق پر سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں ، بجلیاں کوند رہی ہیں۔ اس طرف بیٹھنے والے حضرات ہوں یا اس طرف بیٹھنے والے اراکین اسمبلی ، میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں کا یہ فرض ہے کہ جمہوری اداروں کے تحفظ کے لیے بھرپور کوشش کریں اگر یہ جمہوری ادارے ناکام ہو گئے تو کوئی نہ کوئی بجلی اس ملک پر ایسی گرے گی۔ جس سے یہ ایوان بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ میں آخر میں جناب وزیر اعلیٰ اور ان کے ساتھیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب تک میں حزب اختلاف کا خادم رہا انھوں نے احترام باہمی کی بنیاد پر میرے ساتھ وہ سلوک کیا جو معزز اراکین اسمبلی کے ساتھ ہونا چاہیے۔

جناب والا۔ جیسے آپ جانتے ہیں ، میں برسوں سے اس ایوان کے اندر موجود ہوں۔ لیکن میں نے ہمیشہ انہی بنچوں پر بیٹھنا پسند کیا۔ یہ بات نہیں کہ اقتدار یا وزارت میرے دروازے پر نہیں آئی۔ جناب ممتاز احمد کاھلوں بھی جانتے ہیں کہ اس دور میں بھی اور اس دور سے پہلے بھی مجھے پیش کش ہوئی لیکن میں نے سیر چشمی کے ساتھ اس کو ٹھکرا دیا اور اپنی استعداد کے مطابق حزب اختلاف کی خدمت کرتا رہا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حزب اختلاف کے دوست ان خدمات کو قبول فرمائیں گے۔

حاصل عمر نثار رہ یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

اب میں نئے قائد حزب اختلاف سے استدعا کروں گا کہ وہ اپنی نشست آ کر سنبھالیں۔

(اس مرحلہ پر چوہدری طالب حسین قائد حزب اختلاف کی نشست پر متمکن ہوئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ علامہ صاحب نے ایک طویل مدت تک آمریت کے خلاف اور جمہوریت کی بقا کے لیے جدوجہد کی ہے اور اس جدوجہد میں انہوں نے بارہا قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں ، مگر قید و بند کی یہ صعوبتیں اور مشکلات انہیں متزلزل نہ کر سکیں اور انہوں نے آج تک جمہوریت کی اس شمع کو روشن کیے رکھا ۔ اور اس ظلم و استبداد اور آمریت کا مقابلہ کرتے رہے ۔ جناب والا ۔ علامہ صاحب نے جس خوش اسلوبی اور جس شائستگی کے ساتھ اس ایوان میں حزب اختلاف کی رہنمائی کی ہے اور جس جد و جہد سے جمہوریت کی خدمت کی ہے ، یہ قوم اسے ہمیشہ یاد رکھے گی اور ان کی خدمات کبھی نہیں بھولے گی ۔

جناب والا ۔ مجھے یہ احساس ہے کہ آج ان مشکل حالات میں جو ذمہ داری مجھے سونپی گئی ہے اور ان حالات میں اس ذمہ داری کو شائستگی کے ساتھ پورا کرنا میرا فرض ہے ۔ میری یہ کوشش ہو گی کہ میں آمریت کے خاتمے اور جمہوریت کی بقا کے لیے پوری جدوجہد کروں اور اپنی استعداد کے مطابق حزب اختلاف کی رہنمائی کروں ۔ لیکن جناب والا ۔ محض میری کوششوں اور شائستگی کے ساتھ اس حزب اختلاف کی رہنمائی یک طرفہ طور پر ممکن نہ ہو گی خصوصاً ایسے حالات میں جب کہ سارا ملک جہنم بنا ہوا ہو ، ممبران اسمبلی کو اغوا کیا جا رہا ہو اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جا رہی ہوں اور انہیں تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہو ، اس صورت میں یہ کہنا کہ اس ایوان سے باہر کے حالات اس ایوان کے اندر اپنا اثر نہیں چھوڑیں گے ، ممکن نہیں ہے ۔ اس لیے لازمی طور پر جب تک ممبران اسمبلی اور سیاسی کارکنوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا رہے گا اور انہیں طرح طرح کے ظلم ، تشدد اور دھمکیوں سے اپنے فرائض ادا کرنے سے روکا جاتا رہے گا ، اس وقت تک اس ایوان کی تمام کارروائی کو اس سے علیحدہ کرنا کسی طرح بھی ممکن نہیں ۔ اس لیے میں حزب اقتدار سے یہ مطالبہ کروں گا کہ وہ اس بات کو کبھی فراموش نہ کریں کہ یہ ملک جمہوریت کے نام پر قائم ہوا تھا اور جمہوریت ہی اس کی بقا کی ضامن ہو سکتی ہے اگر اس ملک میں جمہوریت قائم نہ رہی تو خدانخواستہ اس ملک کی بقا خطرے میں پڑ جائے گی ۔ آج اس ملک کو طرح طرح کے خطرات ہیں اور ملک نہایت نازک دور سے گزر رہا ہے ، میں حزب اقتدار سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں

کہ وہ اس بات کو تہ دل سے اور پورے شعور و خوض کے بعد ختم کریں ۔ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جو حالات آج پیدا کیے جا رہے ہیں ، جس طرح اس ایوان سے باہر سیاسی سرگرمیوں کو روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے ، اسمبلیوں کے اندر ممبران سے جس طرح کا سلوک کیا جا رہا ہے جس طرح ایف ۔ ایس ۔ ایف اور پولیس کے ذریعے ممبران کو پارلیمنٹ سے باہر پھینکا جا رہا ہے ، اور جس طرح ایوان کے ان ممبران ، جنھوں نے تحریری طور پر حزب اقتدار سے علیحدگی کا اظہار کیا تھا ، آج پھر انہی بنچوں پر بیٹھے ہوئے نظر آ رہے ہیں ، وہ کیا وجوہ ہیں جن کی بنا پر انہیں ظلم و تشدد کے سامنے جھکنا پڑ گیا اور اپنے بچاؤ جان اور روزگار کی خاطر ٹریژری بنچوں کی طرف جانا پڑا ۔ جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : I would not like to interrupt but still I would not like that any aspersion is made on any member sitting in this House.

Chaudhri Talib Hussain : It is not an aspersion on any member sitting in this House. This is a fact that some of the members, belonging to the ruling party, resigned from the party but due to cooercive tactics of the Government and due to various cases registered against them, they had no alternative but to sit on the government benches. Their hearts are beating with ours and they are with us. Nobody can ignore it because it is a fact. So, Sir, nobody is casting aspersions on any member of this House.

جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ ان نازک حالات کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ آج بھی لابی میں سفید کپڑوں میں ملبوس فیڈرل سیکورٹی فورس کے آدمی بیٹھے ہوئے ہیں ۔ یہ فقط ممبران اسمبلی کو ہراساں کرنے کے لیے ہے تاکہ وہ اپنی من مانی کر سکیں ۔

آوازیں ۔ (شرم ۔ شرم)

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ یہ فقط اس لیے کیا جا رہا ہے کہ ممبران اپنے فرائض منصبی ادا نہ کر سکیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔ جناب سپیکر ۔ آج کا دن نہایت متبرک تھا کہ قائد حزب اختلاف کا چناؤ ہوا ۔ اس متبرک موقع پر

ان کو جمہوری قدروں کا خیال کرتے ہوئے۔ صرف وہی بات کرنی چاہیے تھی جو ان کے فرائض میں شامل ہے۔ جو ان کو ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ آج کا دن کوئی جنرل ڈسکشن کا دن نہیں تھا۔

General discussion on the political situtation is not permitted.

اور اس کی کوئی گنجائش بھی نہیں ہونی چاہیے۔ جو ذمہ داری ان کو سونپی گئی ہے صرف وہی انہیں ادا کرنی چاہیے۔ جناب سپیکر۔ میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ جمہوری اقدار کی بقا کے لیے اپوزیشن کی ذمہ داری ہم سے زیادہ ہے۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب سپیکر۔ جب لیڈر آف اپوزیشن تقریر کر رہے ہوں تو ان کی بات کو پہلے سننا چاہیے۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا۔ وزیر قانون صاحب نے اپنی وفا داریوں کا تو یقین دلا دیا۔

Mr. Speaker : From the Leader of Opposition I expect more sophisticated language because there could be. ..

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا۔ فاضل وزیر قانون صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر میں یہ کہا ہے کہ اس مبارک موقع پر انہیں صرف اپنی ذمہ داریوں کی بات کرنی چاہیے۔ جناب والا۔ میں اپنی ذمہ داری ہی پوری کر رہا تھا۔ جب ہاؤس کے باہر اس قسم کے واقعات رونما ہوں گے تو ہمارے لیے شائستگی کے ساتھ جمہوری اقدار کی خاطر جد و جہد کرنے کے لیے بڑی دقت پیش آئے گی تاہم ہم پوری کوشش کریں گے کہ ہاؤس کی کارروائی احسن طریق پر ہوتی رہے جناب والا۔ اگر ہاؤس کے باہر کے حالات ایسے ہوں گے تو لازمی طور پر یہاں بھی اس کے اثرات پہنچیں گے اور یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے کہ ہم ان کے لیے یہاں پر آواز اٹھائیں۔

جناب والا۔ میں حزب اقتدار سے بھی یہ توقع کروں گا کہ ان کے رویہ میں تبدیلی ہونی چاہیے۔ کیا ہم یہ توقع کر سکتے ہیں کہ جب ہاؤس کے ممبران اور سابق وزراً تک کو اغوا کیا جا رہا ہو۔ عدالتوں میں ضمانتوں کے باوجود معزز ممبران کو پولیس اغوا کر رہی ہو تو جناب والا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں احتجاج بھی نہ کریں۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ چوہدری طالب حسین صاحب نے اپنی تقریر میں پیپلز پارٹی کے قائدین کا ذکر کیا ہے کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کے یہ درویش جو ہم پر اشارہ کر رہے ہیں اور جو آج ان بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ انہیں شرم آنی چاہیے ۔ میں حاجی صاحب ۔ مخدوم صاحب اور تابش صاحب کی تو قدر کرتا ہوں لیکن یہ لوگ جو ادھر سے سیٹیں چھوڑ کر ادھر آ کر بیٹھ گئے ہیں ۔ انہیں شرم آنی چاہیے ۔ انہیں کسی طرح سے بھی زیب نہیں دیتا جب کہ یہ تلوار کے نام پر ووٹ حاصل کر کے منتخب ہو کر آئے ہیں ۔ ابھی تک ان پر پیپلز پارٹی کا ہی لیبل لگا ہوا ہے اور باتیں بنا رہے ہیں ۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ جناب والا ۔ انہیں شرم آنی چاہیے جو ابھی تک چمٹے ہوئے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker. The House is called to order.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ روایت رہی ہے ۔ جب قائد ایوان یا قائد حزب اختلاف تقریر کر رہے ہوں تو اس وقت سپیکر کے سوا کوئی دوسرا ممبر بول نہیں سکتا ۔ جناب سپیکر ۔ اگر یہ غلط روایت چل پڑی تو ہاؤس کی کارروائی خوش گوار نہیں رہے گی ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اراکین اسمبلی اس روایت کو قائم رکھیں اور آپ کو اس پر عمل درآمد کروانا چاہیے ۔ جب قائد ایوان یا قائد حزب اختلاف تقریر کر رہے ہوں تو ان کی تقریر کے دوران کوئی interruption نہیں ہونی چاہیے ۔ میں آپ سے بھی یہی امید کروں گا کہ آپ اس روایت کو زندہ رکھیں گے ۔ ہم بھی جناب کو یقین دلاتے ہیں کہ جب قائد حزب اقتدار تقریر کر رہے ہوں گے تو ہم بھی ان کی تقریر کے دوران نہیں بولیں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں حاجی صاحب کی بڑی عزت کرتا ہوں وہ اس ایوان کے معزز رکن ہیں ۔ جو روایت انہوں نے بیان کی ہے وہ قائد حزب اختلاف کو بھی انہیں بتا دینی چاہیے تھی اور انہیں کہہ دینی کہ وہ یہاں متنازعہ بات کرنے سے احتراز کریں ۔ میں حاجی صاحب اور دوسرے لوگوں کی عزت

کرتا ہوں اور رہوں گا ۔ لیکن جو لوگ ادھر سے اٹھ کر ادھر چلے گئے ہیں ان کی ڈھٹائی کا یہ عالم ہے کہ پیپلز پارٹی کی مہریں ابھی تک ان پر لگی ہوئی ہیں اور پھر یہ انہی کے خلاف بات کر رہے ہیں ۔ پہلے یہ استعفے دیں اور پھر اپنے اپنے علاقوں سے منتخب ہو کر آئیں تب انہیں بات کرنی چاہیے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker. The House is called to order.

متنازعہ مسائل کا یہاں ذکر نہیں ہونا چاہیے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو ہاؤس نارمل نہیں رہے گا اور اس طرح ایوان کی روایات کو کھلم کھلا مجروح کیا جا رہا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ یہی آپ نے اپنے نئے ساتھیوں کو بھی کہہ دیا ہوتا ۔

Mr. Speaker : The Leader of Opposition may resume his seat please.

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر ۔ یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب یہ کوئی ایسی بات نہیں کہیں گے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے پہلے بھی تو منتخب اور نوجوان قائد حزب اختلاف سے یہ گزارش کی تھی لیکن میں روکنا نہیں چاہتا تھا اور اگر فاضل اراکین نے انہیں یہ بتا دیا ہوتا کہ موقع کی مناسبت سے بات کرتے تو زیادہ اچھا تھا ۔ آج ممبران نے اسے عام بحث کا دن بنا لیا ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں توقع کرتا ہوں کہ میرے نوجوان قائد حزب اختلاف اپنی جوانی کے باوجود جو بوجھ ان کے کندھوں پر ہے ۔ اس کا احساس کریں گے اور اس کے ساتھ اپنے فرائض منصبی ادا کریں گے ۔ شکریہ ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میں اس ہاؤس کے وقار کے پیش نظر جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اس اہم فریضہ کے پیش نظر جو کہ حزب اختلاف نے مجھے سونپا ہے ۔ میں حزب اقتدار سے یہ استدعا کر رہا تھا کہ ان حالات میں جب کہ اس ہاؤس میں اور اس کے باہر اس قسم کے حالات پیدا

ہوں ۔ میرے لیے یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اپنا فرض کا حقہ ادا کر سکوں۔ جناب والا ۔ یہ جمہوری طریقہ نہیں ہے ۔ میں صرف ان جمہوری اقدار کی خاطر ان سے اپیل کر رہا ہوں جس کو کہ mis-interpret کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ آپ درست فرماتے ہیں کہ یہ موقعہ نہیں ہے ۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ موقعہ کی نزاکت نہیں ہے کہ ہمارے دل رو رہے ہوں ۔ ہمارے وہ ساتھی جن کا دو ماہ سے پتہ نہیں کہ وہ کس حال میں ہیں ۔ ہم ان کی بات ہی نہ کریں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ کا جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں ۔

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ یہ لوگ جو مدافعت کر رہے ہیں یہ تو قاتل ہیں ۔ قاتل ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

نواب زادہ محمد خان خاکوانی ۔ چور کی داڑھی میں تنکا ۔

وزیر تعلیم ۔ خاموش ۔

Mr. Speaker. The House is called to order please.

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کو ان خدمات کے لیے جو انہوں نے جمہوریت کی بقا کے لیے سرانجام دی ہیں ۔ خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ آخر میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقعہ دیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں یہ کوشش کروں گا کہ صحیح طور پر ان فرائض کی بجا آوری کی کوشش کروں ۔ لیکن دوبارہ کہوں گا کہ اس کا انحصار بیرونی واقعات پر ہے ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ راجہ جمیل اللہ ۔

کرنل راجہ جمیل اللہ خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں آج ایوان میں سے سب سے پہلے اس ایوان میں ساڑھے تین بجے کے قریب حاضر ہوا تھا ۔ آپ باہر گیلری

میں دیکھیں تمام سیٹیں بھری پڑی ہیں ۔ حالانکہ مجھے سیکرٹری صاحب کا ایک خط موصول ہوا تھا کہ ملاقاتیوں کے متعلق کچھ شرائط ہیں ۔ جن کے متعلق اشارہ کیا گیا تھا ۔ جناب والا ۔ کیا گیلری میں تمام ملاقاتی ہی بیٹھے ہوئے تھے ۔ یہ کس کے ملاقاتی تھے جو کہ ساڑھے تین بجے ہی آ کر بیٹھ گئے تھے ۔ انہوں نے مجھے اندر آنے سے روکا ۔ جناب والا ۔ ایک ممبر صوبائی اسمبلی کو اندر آنے سے روکا گیا ہے ۔

آوازیں ۔ شرم ۔ شرم ۔

کرنل راجہ جمیل اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جب اس اسمبلی کا اجلاس چار بجے شروع ہونا تھا ۔ تو یہ ملاقاتی ساڑھے تین بجے کیسے بیٹھے ہوئے تھے ۔ یہ کس کے ملاقاتی تھے اور کس کی اجازت سے بیٹھے ہوئے تھے ۔ یہ تمام کرسیاں بھری پڑی تھیں ۔ یہ کس کی اجازت سے بھری پڑی تھیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ راجہ صاحب یہ ایسے نہیں ۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ میرے نوٹس میں یہ بات یا یہ واقعہ لاتے ۔ میں اس کو check کرتا ۔ آج سیشن چار بجے شروع ہونا تھا ۔ میں نے دیکھا کہ وزرا صاحبان بھی اجلاس کی وجہ سے اسمبلی میں شفٹ کر گئے ہیں ۔ جیسا کہ آج صبح سیشن نہ تھا ۔ ان کے دفاتر معمول کے مطابق کام کرتے رہے ۔ میں خود بھی سارا دن دفتر میں موجود رہا ہوں ۔ میاں منظور احمد موہل صاحب ۔ سید تابش الوری صاحب اور چوہدری امان اللہ لک صاحب بھی میرے پاس آئے ۔ یہ سب حضرات اور دیگر اصحاب بھی میرے پاس تشریف لائے ۔ مجھے افسوس ہے کہ اگر کسی فاضل رکن کو کوئی شکایت تھی ۔ تو وہ میرے نوٹس میں لاتے ۔ کیونکہ اس اسمبلی میں امن قائم رکھنا ۔ اس ایوان کی عزت کو برقرار رکھنا ۔ بلکہ اس میں اضافہ کرنا میرے فرائض میں شامل ہے اگر کسی بھی فاضل رکن کو اس بات کا اندیشہ تھا ۔ وہ یہ بات میرے علم میں لا سکتے تھے ۔ لیکن افسوس ہے کہ میرے علم میں اس قسم کی کوئی بات نہیں لائی گئی ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ ہم حلفاً کہتے ہیں کہ ایف ۔ ایس ۔ ایف کے لوگ باہر بیٹھے ہیں ۔ انہیں یہاں سے ہٹایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس کو چیک کرتا ہوں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب عالی ۔ ۔ ۔ ۔

آوازیں ۔ انہیں بٹایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں یہ expect کرتا ہوں کہ وہی بات جس کی توقع آپ نے بڑے زور سے لیڈر آف اپوزیشن کی تقریر کے دوران اس ایوان سے کی تھی ۔ اسی قسم کا انداز لیڈر آف دی ہاؤس کی تقریر کے دوران آپ اختیار کریں گے ۔ آپ کی اقدار لیڈر آف اپوزیشن اور لیڈر آف ہاؤس کے سلسلہ میں قطعاً مختلف نہ ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

The member is expected to resume his seat when the Speaker is making a statement. Will the hon'ble ..

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ابھی انہوں نے تقریر شروع نہیں کی ہے ہمارا مطالبہ ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker. Will the hon'ble member have this basi principle of parliamentary system in his mind ?

May I expect that the members resume their seats when the Leader of the House is on his legs.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا تھا ۔ انہوں نے ابھی تقریر شروع نہیں کی تھی ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker. He has been on his legs thrice but the hon'ble members have not let him make speech, have not let him deliver his speech.

میاں منظور احمد موہل ۔ انہوں نے میرا نام لیا تھا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker. This could have been done after the speech of the Leader of the House. Why this was not done when the Leader of Opposition was making his speech.

(Interruption)

Will the hon'ble member resume his seat ? He may do it after the Leader of the House has spoken. Let there be a minimum of decorum and I expect from the Leader of Opposition that he would take care of this.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ I am on a point of order

جناب والا ۔ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ میں اپنے فاضل دوستوں سے استدعا کروں کہ وہ لیڈر آف دی ہاؤس کی تقریر کے دوران interrupt نہ کریں ۔ گو میری تقریر کے دوران حزب اقتدار کی طرف سے اس روایت کو اور ان اقدار کو برقرار نہیں رکھا گیا ہے ۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری طرف سے کوئی interruption نہ ہوگی ۔ لیکن جناب والا ۔ قبل اس کے کہ آپ لیڈر آف دی ہاؤس کو تقریر کے لیے بلائے ۔ ہم ایک نہایت ہی سنگین مسئلہ آپ کے علم میں لائے ہیں اور ہم نے یہ استدعا کی ہے کہ اس سلسلہ میں آپ مناسب حکم فرمائیں ۔ ان کو remove فرمائیں ۔ بجائے اس کے کہ آپ کوئی حکم فرمانے یا ان کی حاضری کا نوٹس لیتے یا ان کو ہٹانے کا کوئی انتظام فرماتے ۔ آپ نے فوری طور پر لیڈر آف دی ہاؤس کو تقریر کے لیے بلایا ۔

Mr. Speaker. He was on his legs but was only interrupted by three hon'ble members. He was on his legs before I requested him. I did not ask him to give a reply to your speech. He himself stood up probably to participate in the felicitations. I never asked him. He himself stood up, probably to offer you his felicitations.

وزیر خزانہ ۔ (لیڈر آف ہاؤس)

جناب والا ۔ آج جب کہ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب قائد حزب اختلاف کی جگہ چوہدری طالب حسین نومنتخب قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے آئے ہیں ۔ میں جناب علامہ صاحب کے متعلق پہلے عرض کروں گا ۔ ان کے ساتھ ہم نے اس ہاؤس میں ساڑھے تین سال کا عرصہ گزارا ہے ۔ وہ ہم میں سے اکثر کے مقابلہ میں زیادہ عرصہ تک اس ایوان میں بیٹھے ہیں ۔ وہ زیادہ کہنہ مشق رکن ہیں ۔ وہ پارلیمانی آداب و روایات پارلیمنٹ اور ایوان کے وقار اور جمہوریت میں افہام و تفہیم کے انداز سے واقف ہیں ۔ انہوں نے بہت سی باتیں اس ایوان کو یاد دلائیں ۔ بہت سی روایات کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اچھی روایات قائم کیں ۔ میں مختصراً یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے ساتھ اس ایوان نے جو وقت گزارا ۔ ایوان کے در و دیوار اور فاضل اراکین اس کے گواہ ہیں کہ انہوں نے جمہوری انداز میں ہمیشہ ایک دوسرے کے ادب اور احترام کے انداز سے

قائد حزب اختلاف کے فرائض سر انجام دئے۔ مجھ سے پہلے جو قائد حزب اقتدار گزرے ہیں اور ہم نے ہمیشہ علامہ رحمت اللہ ارشد کی عزت کی اور ان کا احترام کیا اور ان کے پارلیمانی تجربہ ۔ وقار اور روایات کا تحفظ کرنے کے جذبے کی قدر کی ۔ ان دونوں کے ملنے سے تعاون بڑھا ۔ کیونکہ تعاون باہمی چیز تھی یک طرفہ چیز نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم اس ہاؤس میں بہت اچھی روایات قائم کر چکے ہیں اور یہ ہاؤس اچھی طرح سے چلتا رہا ہے اور ہم تمام باتیں جمہوری انداز سے کرتے رہے ہیں ۔ تو میں ان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ وہ اپنا عرصہ جو انہوں نے ہمارے ہوتے ہوئے گزارا وہ بہترین طریقے سے گزارا اور اپنے فرائض کو نہایت احسن طریقے اور خوش اسلوبی سے سر انجام دیا ۔ اگرچہ میں انہیں خیرباد نہیں کہہ سکتا کیونکہ وہ ابھی یہاں ہیں ۔ بہر حال میں ان کے متعلق یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے پورے کیے اور جس طرح سے وہ تستعلیق طریقے سے پورے کئے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب عالی نو منتخب قائد حزب اختلاف جناب چوہدری طالب حسین صاحب کو میں مبارک پیش کرتا ہوں اکثر الوگ مبارک باد پیش کرتے ہیں جو میں سمجھتا ہوں غلط ہے لہذا میں مبارک پیش کرتا ہوں اور میں ان سے امید کرتا ہوں کہ جو باتیں میں نے جناب علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کے متعلق عرض کی ہیں کہ پھر جب کبھی ہم اس ہاؤس کا اکاؤنٹ کر رہے ہوں گے تو یہ باتیں میں یا میرے ساتھی ان کے متعلق بھی دہرا سکیں میں یہ کہتے ہوئے ان سے امید کرتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے وقار کو اور پارلیمانی روایات کو اور پارلیمانی انداز کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا ۔ جمہوریت میں جہاں ہم کو بہت سے حقوق ملتے ہیں ۔ وہاں ہم پر بہت سے فرائض واجب ہوتے ہیں اور خاص طور پر جب ہم اس ہاؤس میں جمہوریت کا نام لیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم آئین اور آئین کے تحت بنائے ہوئے قوانین اور قوانین کے تحت بنائے ہوئے قواعد وضوابط کے مطابق اس ہاؤس میں بات کریں ۔ اگر ہم کسی چیز پر احتجاج بھی کرنا چاہتے ہیں تو جناب والا ۔ اس ہاؤس میں رولز موجود ہیں اس کے لیے وقت موجود ہے ۔ اس کے لیے طریقہ کار موجود ہے اور یہاں تک بھی لکھا گیا ہے کہ کون پہلے کھڑا ہو کر سٹیٹمنٹ دے گا ۔ اس چیز کا نام تحریک

استحقاق ہوگا اور اس چیز کا نام تحریک التوا ہوگا ۔ تو جمہوریت نے جہاں ہمیں حقوق دئے ہیں ۔ وہاں ہمارے لئے بہت سے قواعد بھی رکھ دئے ہیں ۔ میں امید کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ جس طرح جناب علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب نے جو کہ بہت کہنہ مشق پارلیمنٹیرین ہیں ۔ انہوں نے قواعد و ضوابط کی پابندی کی روایات کو بحال رکھا ۔ اسی طرح نو منتخب قائد حزب اختلاف بھی اس چیز کا خیال رکھیں گے ۔ میں ان کو اپنی طرف سے قائد حزب اقتدار جو آج موجود نہیں ہیں ان کی طرف سے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے تعاون کا یقین دلاتا ہوں لیکن لفظ تعاون اور co-operation دوطرفہ چیز ہے اور یہ یک طرفہ نہیں ہے ۔ جیسے عربی کی ایک مثال ہے " من بکر منی اکرمہ " یعنی " من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو ۔ " تو اگر اس قسم کا ماحول رہے اور اس طرف سے بھی معاونت ہو تو یہاں سے بھی معاونت ہوگی اور یہ دونوں مل کر تعاون کریں گے ۔ یک طرفہ معاونت سے کبھی کام نہیں چلتا ۔ میں اپنی طرف سے یہ کہہ سکتا ہوں ۔

جناب علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب سابق قائد حزب اختلاف نے اپنی پہلی تقریر میں بار بار دہرایا تھا کہ اس معزز ایوان میں پاکستان پیپلز پارٹی کے لوگ اکثریت میں ہیں اور ساتھ جناب علامہ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ہم آپ کو حکومت کا حق دیتے ہیں ۔ اگرچہ ہم سے ان کو ہمیشہ فکری اختلاف رہا لیکن انہوں نے ہمیشہ حکومت کا حق اکثریت کو دیا ۔ یہ جمہوریت میں ہوتا ہے اور اس میں میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جب ہم جمہوریت کہتے ہیں ۔ اکثریت کہتے ہیں ۔ اقلیت کہتے ہیں تو اس میں یہ نہیں ہو سکتا ۔ اس میں یہ تو ہو سکتا ہے کہ اقلیت اپنا نقطہ نظر واضح کرے ۔ ہم اس ایوان میں صبر و تحمل و فراخدلی سے سنیں گے ۔ افہام و تفہیم کے ماحول میں سنیں گے ۔ ایوان کے باہر لابی اور جناب سپیکر ۔ کے کمرے میں سنیں گے ۔ کبھی آپ یہ محسوس نہیں کریں گے کہ ہم اس کے خلاف ہیں ۔ میں نو منتخب قائد حزب اختلاف کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ وہ کبھی ہمیں ایسا نہیں پائیں گے کہ ہم ان کا نقطہ نظر نہ سنیں اور نہ سمجھیں یا اس پر غور نہ کریں اور اس پر تحمل و بردباری سے کوئی عمل نہ کریں ۔ لیکن جب کوئی شخص اپنا نقطہ نظر پیش کرتا ہے تو وہ حکم کا درجہ نہیں رکھتا ۔ جمہوریت میں بہرحال

حکومت اکثریت کی ہوتی ہے اور دوسروں کو جو اقلیت میں ہوں وہ اگرچہ اپنا نقطہ نظر تمام طریقوں سے یعنی جو قاعدے اس ایوان میں موجود ہیں جیسے تحریک التوا ۔ تحریک استحقاق ہے ۔ assurance کا قاعدہ ہے اور بہت سے قاعدے ہیں ۔ ان کے مطابق ہر قسم کی رائے کا اظہار کیا جاسکتا ہے لیکن اگر کسی قسم کا کوئی ہتھکنڈہ اختیار کیا گیا جس میں جو اکثریتی پارٹی ہے وہ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے قانون سازی نہ کر سکے یا کوئی عوام کی فلاح و بہبود کا کام نہ کرسکے تو ہمیں قانون کی پاس داری کرنی ہوگی ۔ ہمیں قانون کا نفاذ کرنا ہوگا ۔ ہمیں قانون کا تحفظ کرنا ہوگا ۔ مجھے یقین ہے کہ اس حد تک میرے جو ساتھی حزب اختلاف میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اس کی حمایت کریں گے ۔ میں یہ ان کو کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم تعاون کریں جو کہ باہمی اور دوطرفہ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ملک کے سیاسی حالات ملک کی جمہوریت ۔ ملک کا وفاق اور اسلامی آئین پکا نہ ہو مضبوط نہ ہو اور بہت دیر نہ چلے اور پھلے پھولے نہ ۔ انشاء اللہ یہ تعاون اور باہمی افہام و تفہیم ہی سے ہوگا ۔ جس کے ذریعے ہم سمجھ سکیں گے کہ نہ صرف اس ہاؤس کو اس صوبے کو بلکہ اس ملک کو پہلے سے بہت بہتر چلائیں گے ۔ میں ان سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ یہی تعاون ہوتا ہے ۔ جس سے قوموں میں اتحاد بڑھتا ہے ۔ اتحاد ہوتا ہے تو طاقت بڑھتی ہے ۔ طاقت ہوتی ہے تو وہ قومیں دنیا میں سرفراز ہوتی ہیں ۔ پھلتی پھولتی ہیں ۔ اب میں انہیں حضرت علامہ اقبال علیہ رحمت کا شعر یاد دلا کر بیٹھ جاؤں گا ۔

برگ گل شد چوں زآئین بستہ شد
گل زآئین بستہ شد گلدستہ شد

السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہ ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ کیا ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اس بات کی یقین دہانی فرمائیں گے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی بات ٹھیک ہوگی ۔

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ میری بات تو سنیں ۔ کیا وہ ان باتوں پر عمل کر سکیں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ شاہ صاحب ۔ میری بات سنیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ۔ پتہ ادھر سے کوئی کہہ بیٹھے گا کہ ہم اگر عرض

کریں گے تو شکایت ہوگی ۔ تو بہرحال مجھے توقع نہیں تھی کہ سپیکر کی گفتگو ختم ہونے سے پہلے اس موضوع پر جو اس وقت ایوان کے سامنے ہے ۔ دوسرے فاضل اراکین بھی کوئی اور مسئلہ چھیڑ دیں گے ۔

میں آج حزب اختلاف کے نئے اور نوجوان لیڈر کو اپنی طرف سے مبارک پیش کرتا ہوں ۔ ان کے پیش رو علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب تین سال سے زیادہ عرصہ حزب اختلاف کے قائد رہے اور جس ہمت اور استعداد سے انہوں نے اپنے فرائض کو سرانجام دیا ۔ اس کے لیے ایوان کے ہر کونے سے تحسین کے الفاظ نکل رہے ہیں یعنی حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں جانب سے ۔ میں اس موقع پر کوئی sermon نہیں دینا چاہتا ہوں لیکن اتنی توقع حزب اقتدار کی طرف سے بھی کرتا ہوں کہ اس ایوان میں صوبے کے منتخب نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں ۔ وہ جمہوری انتخابات کے ذریعے اس معزز ایوان میں آئے ہیں ۔ پارلیمانی جمہوریت کی کچھ اقدار ہوتی ہیں اور میں توقع کرتا ہوں کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں ان جمہوری اقدار کا نہ صرف تحفظ کریں گی بلکہ ان کو فروغ دینے میں بھی مدد گار ثابت ہوں گی ۔

(قطع کلامیاں)

اب میں اس فقرہ بازی پر کچھ کہہ نہیں سکتا بہرحال میں توقع نہیں کرتا تھا کہ سپیکر کی گفتگو میں فقرہ بازی ہوگی ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada. Sir, we request the adjournment of the House for fifteen minutes for Maghrib Prayer. It is more important than anything else.

مسٹر سپیکر ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ ایک مرتبہ پھر قائد حزب اختلاف کو خوش آمدید کہتا ہوں اور حزب اقتدار اور حزب اختلاف سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ پارلیمانی و جمہوری اقدار کو اس ایوان میں ملحوظ رکھیں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

Mr. Speaker. The House is adjourned for thirty minutes for Maghreb Prayer.

(The House then adjourned for Maghrib Prayer.)

(وقفہ کے بعد اسمبلی کی کارروائی زیرصدارت مسٹر سپیکر شروع ہوئی)

مسئلہ استحقاق

حکومت کی طرف سے زرعی یونیورسٹی لائل پور میں سینیٹ اور سنڈیکیٹ میں ارکان پنجاب اسمبلی کے لئے مختص کردہ نشستوں کا انتخاب نہ کرانا

مسٹر سپیکر ۔ تحریک استحقاق حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں حال ہی وقوع پذیر ہونے والے ایک خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ زرعی یونیورسٹی لائل پور میں سینیٹ اور سنڈیکیٹ میں ارکان صوبائی اسمبلی پنجاب کے لئے مختص کردہ نشستوں کے انتخاب کے لئے تا حال حکومت کی جانب سے کوئی تحریک یا کارروائی نہیں کی گئی ۔ جس سے اس ایوان کو اس اہم ادارہ میں نمائندگی نہیں مل سکی ۔ اس صورت حال سے اس ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔

جناب والا ۔ زرعی یونیورسٹی اس ملک کی بلکہ اس صوبہ کی واحد عظیم قومی یونیورسٹی ہے اور زراعت کی اہمیت کے پیش نظر صوبہ پنجاب کی اس عظیم اسمبلی نے یہ ضرورت محسوس کی کہ وہ اس یونیورسٹی کے لیے ایک جامع قانون وضع کرے ۔ زرعی یونیورسٹی لائل پور کا قانون اس ایوان کی جانب سے منظور کیا گیا تھا ۔ جس میں یہ ضرورت محسوس کی گئی تھی کہ یونیورسٹی کا نظم و نسق چلانے کے لیے اس ادارے کی نمائندگی از حد ضروری ہے اور اس ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے اس میں خاص طور پر ایک پروویژن رکھی گئی تھی کہ یونیورسٹی کے سینیٹ اور سنڈیکیٹ میں اس ایوان کو مناسب نمائندگی دی جائے گی ۔ جس کے لئے نشستوں کی تخصیص بھی کر دی گئی تھی ۔ جناب والا ۔ اس ایکٹ کو پاس ہوئے کافی عرصہ ہو چلا ہے ۔ اس ایکٹ کے تحت یونیورسٹی کافی عرصہ سے اپنا کاروبار چلا رہی ہے مگر اس اسمبلی کو تا حال کوئی نمائندگی نہیں مل سکی اور وہ مقصد فوت ہوکر رہ گیا ہے جس کے تحت خاص طور پر اس کو نمائندگی دی جانی ضرور قرار دی گئی تھی ۔ میں نے بارہا اس طرف زبانی طور پر توجہ مبذول کرائی مگر اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہ

کی گئی بالآخر ہمیں تحریک استحقاق کے ذریعے اس ایوان کا حق مانگنا پڑا ۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ حزب اقتدار اس اہم ترین ضرورت بالخصوص قانون کی ضرورت اور اس قانون کی ضرورت جو قانون ہم نے پاس کیا ہے ۔ اس ایوان نے پاس کیا ہے ۔ اس کا احترام کرتے ہوئے یقین دلائینگے کہ وہ فوری طور پر اسی اجلاس میں یونیورسٹی لائل پور میں سینیٹ اور سنڈیکیٹ میں اس ایوان کو نمائندگی دلائینگے اور اس کو باضابطہ قوانین کے مطابق انتخاب کرا کر اس ایوان کے ممبران کو شامل ہونے کا موقع بخشیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسی مضمون کی دو ، اور تحریک ہائے استحقاقات ہیں ۔ ایک ہے میاں منظور احمد سوہل صاحب کی نمبر 20 اور دوسری سید تابش الوری صاحب کی 35 ہے ۔ میں ان کو اس لئے اس کے ساتھ نہیں پڑھ رہا ہوں یا پیش کر رہا ہوں کہ شائد اس طرح ان فاضل اراکین کی جو آج تحاریک استحقاق پیش ہو سکتی ہوں (اگر وہ چاہتے ہیں تو میں ان کے ساتھ بریکٹ کرسکتا ہوں) لیکن اس کا اندیشہ یہ ہو سکتا ہے کہ جو چانس ایک تحریک استحقاق پیش کرنے کا ہے ۔

They will be deprived of that.

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر ۔ میں معزز رکن کی یقین دہانی کراتا ہوں کہ ہماری پارٹی نے یہ فیصلہ کرلیا ہے اورہم اسی سیشن میں آپکی تمام یونیورسٹیوں کے سینٹ اور سنڈیکیٹ کے ممبران کا چناؤ کر رہے ہیں ۔ صرف انتظار اس بات کا تھا کہ آپ اپنا فیصلہ کرلیں کہ آپ قائد حزب اختلاف کس کو منتخب کرتے ہیں ۔ قائد حزب اختلاف کے انتخاب کے بعد ہی یہ ہو سکتا تھا کیونکہ اس ایوان کی روایت یہ رہی ہے کہ ہمیشہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار نے مل کر یہ فیصلے کیے ہیں ۔ ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم آپ کو اس میں حصہ دیں تاکہ آپ بھی وہاں پر قیادت اور راہنمائی کرسکیں ۔ لہذا اب قائد حزب اختلاف تشریف لے آئے ہیں ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ وہ مجھے ملیں اور جس وقت جو بھی تجویز وہ اس ایوان میں لائیں گے ۔ اس کے مطابق فیصلہ کر لیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں وزیر تعلیم کی اس واضح یقین دہانی کے بعد اپنی تحریک استحقاق press نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 18 میاں منظور احمد موہل صاحب کی ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ ایک بڑا اہم مسئلہ آپ کے سامنے اٹھایا گیا تھا اور آپ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ صادر نہیں فرمایا ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ یہ جو ایوان کی حدود میں ایف ایس ایف کے لوگ ہیں یہ کس کی اجازت اور کس کے حکم سے آئے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور وہ جو دہشت اور خوف کی فضا اس ایوان کے باہر ملک میں پھیلائی جارہی ہے یہ ایوان اس سے بھی محفوظ نہیں رہا ۔ آپ چونکہ سپیکر ہیں اور اس ایوان کی عزت اور اس کے وقار کے علمبردار ہیں اس لیے آپ کو چاہیے کہ اس مسئلے کی وضاحت کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب یہ چیز میرے نوٹس میں لائی گئی کہ کوئی ایسے اشخاص ایوان کی حدود میں موجود ہیں جن کے متعلق اس شبہ کا اندیشہ ظاہر کیا گیا تو میں نے جناب ڈپٹی سپیکر صاحب کو یہ تکلیف دی تھی کہ وہ جائیں اور دیکھیں کہ کوئی ایسے لوگ موجود ہیں جو ایف ۔ ایس ۔ ایف سے تعلق رکھتے ہوں اور اس ایوان کے اندر موجود ہوں تو انہوں نے میری اس بات کی تسلی کرائی ہے کہ ایف ۔ ایس ۔ ایف کا کوئی آدمی اس ایوان کے اندر موجود نہیں ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کی محترم شخصیت کے سامنے میں بصد احترام سر تسلیم خم کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہوں کہ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ میری بات تو سن لیں ۔ لیکن اس کے بعد چونکہ یہ بتایا گیا کہ باہر سیٹوں پر کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ جب ڈپٹی سپیکر صاحب یہیں پھر میرے پاس تشریف لائے تو میں نے ان سے کہا کہ جو بھی ان سیٹوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان تمام لوگوں کو اٹھا دیا جائے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس ایوان کے ایک رکن ہونے کی حیثیت سے اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے قسم اٹھاتا ہوں کہ ایف ایس ایف گورنمنٹ کے ایماء پر یہاں پر آئی تھی اور جس شخص نے یہ ایف

ایس ایف بلائی اس نے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے لہذا اس بارے میں ایم پی اے صاحبان کی ایک کمیٹی بنائی جائے کیونکہ یہ معمولی واقعہ نہیں ہے ۔ جناب والا اگر ہم نے اس ملک میں جمہوریت کا تحفظ کرنا ہے تو اس واقعہ کو معمولی نہ سمجھا جائے اگر ڈپٹی سپیکر جناب شمیم احمد صاحب یہاں قرآن اٹھا دیں تو میں اس مسئلہ پر ان سے معافی مانگنے کےلئے تیار ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک استحقاق نمبر 18 میاں منظور احمد موہل ۔

حکومت کی طرف سے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں سینیٹ اور سنڈیکیٹ میں ارکان پنجاب اسمبلی کے لئے مختص کردہ نشستوں کا انتخاب نہ کرانا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں سینیٹ اور سنڈیکیٹ میں ارکان صوبائی اسمبلی پنجاب کے لئے مختص کردہ نشستوں کے انتخاب کے لئے تا حال حکومت کی جانب سے کوئی تحریک یا کارروائی نہیں کی گئی ۔ حالانکہ حکومت کو اس قانون کے تابع ایسا کرنا چاہیے تھا ۔ جس سے اس معزز ایوان کو اس اہم ادارہ میں نمائندگی بطور استحقاق نہیں مل سکی ۔ اس صورت حال سے اس ایوان کے حقوق بری طرح پامال ہوئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے متعلق آپ کی بھی یہی پوزیشن ہے؟

وزیر تعلیم ۔ جی ہاں ۔ وہی پوزیشن ہے جو میں نے حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کو بتائی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب ۔ آپ یہ جواب سن رہے ہیں ؟ اس کےمتعلق بھی وہی یقین دہانی ہے جو حاجی محمد سیف اللہ خان کی تحریک استحقاق نمبر 9 کے سلسلے میں دی ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں یہی عرض کرونگا کہ قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ہمارا تجربہ ہے کہ جو کچھ کہا جاتا ہے اس پر عمل نہیں کیا جاتا ۔ اگر اسی کے مطابق عمل ہو تو میں پریس

نہیں کرتا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر ۔ وہ جو کہا کرتے تھے ۔ وہ چلے گئے ہیں ۔ اب نئے آئے ہیں وہ جو کہینگے ۔ اس پر عمل کریں گے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ وہ آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

راجہ جمیل اللہ خان ۔ جناب والا ۔ وہ استحقاق جس میں ایف ۔ ایس ۔ ایف کے متعلق کہا گیا ہے اس سلسلے میں حقیقت میں میرا استحقاق بھی مجروح ہوا تھا ۔ اس کے متعلق میں نے زبانی عرض کیا ہے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ میں نے ایک دو وزراء کے دروازوں پر دستک بھی دی لیکن وہ موجود نہیں تھے ۔ آپ کے ہاں دستک دی اور آپ بھی نہیں تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کس وقت کی بات ہے جب آپ تشریف لائے اور میں نہیں تھا ۔

راجہ جمیل اللہ خان ۔ جناب والا یہ تین ساڑھے تین بجے سے پہلے کی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو سارا دن ہی یہاں تھا ۔ میں تو صبح دس بجے کا آیا ہوا ہوں ۔ میں نے اس لئے آپ کو بتایا تھا کہ کون کون سے فاضل ارکان میرے ساتھ مل کر گئے ہیں ۔

راجہ جمیل اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں باہر لوگ بیٹھے ہوئے تھے ۔ اب جب ہم باہر گئے ہیں اور شمیم صاحب کا کہنا ٹھیک ہے کہ اب وہ وہاں سے دکان بڑھا گئے ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ وہاں ایوان کے باہر موجود تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مگر یہ تسلی کرلی گئی ہے کہ کوئی ایف ایس ایف کا آدمی ایوان کے اندر نہ اب موجود ہے اور نہ اس وقت موجود تھا ۔

راجہ جمیل اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس میں میرے کچھ احباب ہیں جو یقین سے کہہ سکتے ہیں اور وہ ان کو پہچانتے بھی تھے ۔ میں تو انہیں پہچانتا بھی نہیں تھا ۔ تو میں عرض کرتا ہوں کہ اس معاملہ کو کمیٹی کے سپرد کیا

جائے تاکہ اس میں یہ ثابت ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں میری تسلی ہو گئی ہے ۔ کوئی ایف ایس ایف کا آدمی نہ اس وقت موجود تھا نہ اب موجود ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر یہ مسئلہ انتہائی سنگین ہے اس کو حل کرنا نہایت ضروری ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس بات کی تسلی کرلی ہے کہ اس وقت ایف ایس ایف کا کوئی آدمی موجود نہیں ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر آپ اس کو اس ہلکے انداز میں ٹالنے کی کوشش نہ کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنی پوری ذمہ داری کے ساتھ کہا ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ یہاں کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو خدا سے پٹہ لکھوا کر لایا ہو کہ ہمیشہ اقتدار میں رہیگا یہ شعلے ارباب اقتدار کے دامن تک بھی جا سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker. Let the hon'ble member be not so emphatic and be equaly emphatic as he was two years ago.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا یہ مسئلہ انتہائی سنگین ہے ایف ایس ایف آئی ہے اور آپ ایف ایس ایف کے ذریعے قانون سازی کرانا چاہتے ہیں ۔ یہاں دباؤ سے قانون سازی کرائی جا رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں معزز ممبر کی خدمت میں یہ استدعا کرونگا کہ میں ماضی کا ذکر نہیں کرنا چاہتا ہوں جو اسی ایوان میں اس طرف کی نشست پر بیٹھ کر پارلیمانی جمہوریت کا مذاق اڑایا کرتے تھے اور آج وہ مشورہ دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ کونسی پارلیمانی جمہوریت ہے ۔ وہ اس ایوان میں سوشلزم کا بڑے زور سے ذکر کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ پارلیمانی جمہوریت کیا ہوتی ہے اور جو بھی فاضل رکن نے کہا ہے وہ اس ایوان کے ریکارڈ میں موجود ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ آپ نے یہ بات براہ راست میرا نام لے کر کہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جی ہاں میں نے کہی ہے اور علامہ رحمت اللہ ارشد اس بات کے شاہد ہیں ۔ وہ ارشاد فرمائینگے کہ کیا آپ نے یہ نہیں کہا تھا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میں اس controversy میں نہیں جانا چاہتا ہوں کیونکہ میرے تمام فاضل اراکین قابل تعظیم ہیں لیکن اگر معزز رکن اس غرض سے یہ بات کر رہے ہیں اور اس سے کوئی نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں تو وہ نتیجہ نکل سکے گا جو نکالنا چاہتے ہیں۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada. Point of order Sir. I must respectfully appeal to this House that the members should not indulge in personal attack. Having been a member of this House for not less than 20 years, I have never found such a scene of this nature. And I would like to make a request to the hon'ble Speaker that he should not get into argument with any hon'ble member. He should just pass orders and see that his orders are obeyed.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی اجازت سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں ۔ چونکہ آپ نے خود کہا ہے اور میرا نام لیکر کہا ہے اس لئے میں اپنی پوزیشن واضح کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker. I cannot permit this discussion in this House.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ پارلیمانی آداب کے خلاف ہے۔

(مداخلت)

Mr. Speaker. I cannot permit this discussion in this House.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ یہ ایف ایس ایف کہاں سے آئی ہے اس کو یہاں لانے کا کون ذمہ دار ہے ۔ کیا ہم یہاں پر محفوظ رہ سکیں گے ؟ کیا ہمیں یہاں تحفظ مل سکے گا ؟ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے ہمارے دو ممبر صاحبان جو اس ایوان کی اہم شخصیتیں تھیں ان کو اغوا کر لیا گیا ہے ۔

Mr.Speaker. I will have to name the member.

میں نہیں چاہتا کہ یہاں پر کوئی بد مزگی پیدا ہو ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر۔ ہمارے دو ممبر صاحبان اغوا کر لئے گئے ہیں ۔

Mr. Speaker : I may have to name the hon'ble member.

میرا فرض ہے کہ میں بطور سپیکر اپنی ذمہ داری کو پورا کروں لیکن اگر کچھ اراکین اسمبلی یہ ارادہ کر کے آئے ہیں کہ انہوں نے یہاں پارلیمانی روایات کو پامال کرنا ہے اور اس انداز سے کرنا ہے جو اس ہاؤس کے وقار کے منافی ہو ۔ وہ اس کے وقار کو ملحوظ نہیں رکھیں گے اور اس کی بالکل پرواہ نہیں کرینگے ۔ اس سے پیشتر حزب اختلاف کے قائد نے جو کچھ اس ایوان میں کہا ہے اس کے مطابق ہی ہونا چاہیے ۔ لیکن ایسا نہیں ہے اور اس پر وہ عمل نہیں کرنا چاہتے تو ایسا نہیں ہونا چاہیے ۔

راجہ جمیل اللہ خان ۔ جناب سپیکر ۔ میری یہ مودبانہ التماس ہے کہ باہر پندرہ بیس آدمی بیٹھے ہوئے تھے آپکا کہنا بجا ہے کہ وہ چلے گئے ہیں یہاں وہ لوگ ساڑھے تین بجے کے قریب بیٹھے ہوئے تھے لیکن اب وہ چلے گئے ہیں تو وہ لوگ کون تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آپ کی خدمت میں استدعا کی تھی کہ آج صبح دس بجے سے میں دفتر میں موجود ہوں چونکہ آج صبح کا سیشن نہیں تھا اس لئے میں میں اور اکثر وزرا صاحبان اسمبلی کے چیمبر میں بیٹھے ہوئے تھے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ کم وبیش ایک سو سے زائد ملاقاتی میرے پاس آئے ہیں اور چار بجے کے بعد کوئی یہاں نہیں آیا ۔ یہ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں

(Syed Tabish Alwari stood up to speak).

Syed Tabish Alwari, I cannot permit that. This chapter is closed now.

مسٹر رؤف طاہر ۔ ہمیں آپ کی بات پر یقین ہے کہ وہ چار بجے کے بعد نہیں تھے ۔ لیکن ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ہم ان لوگوں کو پہچانتے ہیں جو اس ایوان سے باہر بیٹھے ہوئے تھے اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سیشن ختم ہونے کے بعد ہمیں کسی نا معلوم جگہ پر اغوا کر لیا جائے ۔

Mr. Speaker : I cannot permit that.

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ ہماری بات تو سنیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ اسمبلی کا طریقہ کار نہیں ہے اور اس طرح بات نہیں سنی جا سکتی مجھ پر بھی اپنے فرائض ادا کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ مجھے بات کرنے کی اجازت دیجئے ۔

May be it is irrelevant.

Mr. Speaker : May be it is irre levant, and only relevant things can be said here.

اس طرح آپ کی بات نہیں سنی جائے گی ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ ہم عوام کے منتخب نمائندے ہیں اور ہم عوام کی ترجمانی کرتے ہیں ۔ جب ہم باہر جاتے ہیں تو عوام ہم سے پوچھتی ہے کہ آپ کے دوسرے ممبر صاحبان کہاں ہیں ۔ کیا اسی قسم کا واقعہ ہمارے ساتھ پیش نہیں آ سکتا ۔ تو ہم ان عوام کو کیا جواب دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس بارے میں کیا کر سکتا ہوں ۔ آپ کی تقدیر الٹی ہوئی ہے میں اس میں کیا کر سکتا ہوں ۔ آپ آپس میں فیصلہ کر لیں کہ کون بولے گا کیونکہ اس وقت چار ممبر صاحبان کھڑے ہیں ۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ جناب وہ لوگ کون تھے جو باہر بیٹھے ہوئے تھے اور اب چلے گئے ہیں ۔

Mr. Speaker : I have directed them to leave those chairs.

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ اس کی انکوائری کرائی جائے کہ وہ کیوں یہاں آئے تھے ۔

Mr. Speaker : No enquiry is called for. Not a single person belonging to the F.S.F. was found in the premises.

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ جناب نیشنل اسمبلی میں یہ ہو چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نیشنل اسمبلی والے اپنے قصے کو خود نپٹائیں گے ۔

I don't think if the hon'ble members here hold brief to the National Assembly. They have been elected to the Provincial Assembly and not to the National Assembly.

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ جناب یہ ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ نیشنل اسمبلی میں ایسا ہو چکا ہے آخر وہ کیوں آئے تھے اور کیوں چلے گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ میرے حکم سے چلے گئے ہیں ۔

Mian Manzoor Ahmad Mohal : Point of order.

Mr. Speaker : Will the hon'ble member please listen ?

Mian Manzoor Ahmad Mohal : I am on a point of order.

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ تابش الوری کی تحریک پر پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ ایف ایس ایف کے آدمی تھے اور ان میں سے دو آدمی میرے ضلع سے تعلق رکھتے تھے میں آپ کو ان کے نام تک بتا سکتا ہوں ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ معزز رکن قسم کھا کر کہہ رہے ہیں کہ میں ان کے نام بتا سکتا ہوں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب میں ان آدمیوں کو پہچان سکتا ہوں اور ان کے نام بتا سکتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Don't take this joke to an absurdity and don't carry the joke that far.

چوہدری محمد اکرم چیمہ ۔ ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : I have satisfied myself that not a single member belonging to the F.S.F. has been in the premises of this House since morning

مسٹر نذر حسین منصور ۔ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ میرے ضلع کے دو آدمی جو ایف ۔ ایس ۔ ایف ۔ میں ہیں ، یہاں موجود تھے اگر میری یہ بات غلط ثابت ہو جائے تو میں یہ سیٹ چھوڑنے کے لیے تیار ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری !

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر .....

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ...

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ نے سید تابش الوری کی اس تحریک کے متعلق کچھ کہنا ہے تب بات کریں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب ۔ اتنی بڑی بات ہوئی ہے کہ انہوں نے خدا کی قسم اٹھائی ہے اور انہوں نے پوری ذمہ داری لی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ ذمہ داری بڑی ہے یا قسم بڑی ہے ۔ میرے خیال میں قسم بڑی ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ یہ جو مسئلہ پیدا ہو گیا ہے اس کے متعلق چند ممبران نے نہایت ذمہ داری سے بات کی ہے کہ اس اسمبلی کی عمارت کے اندر ایف ۔ ایس ۔ ایف ۔ کے چند آدمی موجود تھے ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے تسلی کر لی ہے اور یہ کہ کوئی ایسی بات نہیں ہوئی ۔ میری گزارش یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ پارٹی بنیں اور کوئی فیصلہ صادر فرمائیں ۔ کیا یہ بہتر نہیں تھا کہ آپ اس سنگین معاملے کی تحقیقات کا حکم فرما دیتے اور اگر یہ بات ثابت ہو جاتی کہ ایف ۔ ایس ۔ ایف ۔ کے آدمی واقعی موجود تھے تو پھر یہ پتہ چل جاتا کہ وہ کس کی اجازت سے آئے تھے ۔ آپ اس ایوان کے کسٹوڈین ہیں ۔ آپ کو بھی پتہ چل جاتا کہ وہ کونسے لوگ تھے جو بلا اجازت یا پھر کسی کی اجازت سے اندر آئے تھے اگر انکوائری کے بعد یہ پایا جاتا کہ وہ لوگ سیکیورٹی فورس کے نہیں تھے تو پھر یہ صورت حال پیدا نہ ہوتی اب صورت حال یہ ہے کہ ایک طرف فاضل ممبر پوری ذمہ داری سے قرآن کی قسم اٹھا کر یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اُن میں سے چند ایک کو جانتے ہیں اور دوسری طرف آپ فرما رہے ہیں کہ آپ نے تسلی کر لی ہے ۔ تو میں کہتا ہوں کہ اس طرح آپ پارٹی بن رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is my responsibility to maintain order and to see that the dignity of the House is maintained and I have satisfied myself that it has been maintained

Chaudhri Talib Hussain : Sir, you are becoming a party in this matter.

مسٹر سپیکر ۔ اس میں پارٹی بننے کی کیا بات ہے ۔ میری ذمہ داری ہے اور میں اس ذمہ داری کا احساس کرتا ہوں ۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے اپنی تسلی کر لی ہے ۔

How is the enquiry called for ?

چوہدری طالب حسین ۔ میں اسی ذمہ داری کی بات کر رہا ہوں

Would it not be better that you should pass order and satisfy yourself after an enquiry was held ?

Mr. Speaker : I am grateful of the advice given. But I have already taken steps.

(اس سٹیج پر مسٹر طاہر احمد شاہ کھڑے ہو گئے)

Mr. Speaker : Syed Sahib, I may have to name you. I may have to order that you be removed from this House.

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ مجھے بات تو کرنے دیجئے ...

مسٹر سپیکر ۔ ایسے نہیں کہ بات کرنے دیجئے ۔

If 185 members stand up and start speaking like that, then the House can't proceed.

یہ کوئی سڑک پر ہنگامہ ہو رہا ہے ؟

(At this stage Mr. Tahir Ahmad Shah again interrupted) Please resume your seat. I can't permit like that.

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ ہم بات کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے ۔

I may be irrelevant.

Mr. Speaker : I can't permit like that. This Assembly is the highest legislative body in this Province. I can't permit like that.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ ہم اس ایوان کے وقار کو قائم رکھنا چاہتے ہیں لیکن ہماری بات تو سنی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ممبر صاحبان یہ فیصلہ کر کے آئے ہیں اور اس نیت سے آئے ہیں کہ اس ایوان کے وقار کو ملحوظ نہیں رکھا جائے گا تو ۔۔۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ اس بات کا فیصلہ ہونا چاہیے ۔

Mr. Speaker : There is a method of doing it.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ ہم نے قسم کھائی ہے ۔ کیا اس طرح یہ قسم غلط ہو سکتی ہے ۔

Mr. Speaker : I have already given my decision and announced it in this House.

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ سید طاہر احمد شاہ صاحب ! اس طرح بات نہیں ہو گی ۔

I don't want to comment. Let there be no comment on my part.

(حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ جناب مجھے بات کرنے دیں اور میری بات سنیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس طرح بات نہیں کرنے دوں گا

I will have to name you. Now, I am going to ask you will you please leave the permises of this House for an hour.

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ ہم یقین دہانی چاہتے ہیں کہ یہاں اس کے بعد اس قسم کا واقعہ نہیں ہوگا اور ایف ۔ ایس ۔ ایف ۔ اور صوبائی پولیس کا کوئی رکن یہاں اس طرح نہیں آئے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے ذمہ داری سے کہا ہے ۔ اس کے بعد الکوالری کرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ ہمیں بات کرنے کا موقع ملنا چاہیے ۔ ہم قانون سازی کے لیے تیاری کر کے آئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ کس بات کی تیاری کر کے آئے ہیں ۔

You don't want the House to proceed. You must have taken a lot of time over that what you are saying.

(قطع کلامیاں)

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایوان کی کارروائی سکون اور آرام سے چلے .....

Mr. Speaker : I seek the indulgence of the Leader of the Opposition. If he is not in a position to help then . ...

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے نئے منتخب شدہ قائد حزب اختلاف کو یہ گزارش کرنی چاہتا تھا کہ آج ہی انہوں نے پارلیمانی روایات اور جمہوریت کو برقرار رکھنے کا ذمہ اٹھایا ہے تو انہیں چاہیے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بتائیں کہ یہاں احتجاج کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے ۔ اگر انہیں یہ معلوم نہیں کہ اگر مسٹر سپیکر رولنگ دے دیں اور واضح فیصلہ کر دیں تو اسے کیسے چیلنج کرنا چاہیے تو انہیں چاہیے کہ پہلے جا کر رولز اور ضوابط کا مطالعہ کریں اور اس کے بعد ایوان میں آ کر بات کریں ۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ جناب والا ۔ رولنگ تو تب بنتی ہے کہ جب آپ یہ فیصلہ دیں کہ یہ بات غیر متعلقہ ہے ۔

Mr. Speaker : The Hon'ble member himself is saying that he knows tha the "may be irrelevant." But he still wants to speak.

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ میرے ضلع کے دو آدمی ایف ۔ ایس ۔ ایف سے تعلق رکھتے ہیں اور میں قسم اٹھاتا ہوں اس کے بعد بھی آپ تحقیقات کا حکم نہیں دیتے ۔

Mr. Speaker : I have satisfied myself that not a single individual belonging to the F.S.F. has been on the premises of this House. I never knew that he was an officer in the F.S.F.

(قطع کلامیاں)

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ آپ نے اور جناب ڈاکٹر عبدالخالق نے بھی مجھے یہ کہا ہے کہ میں اس سلسلے میں مداخلت کروں اور یہ کہ میں نے جمہوریت اور پارلیمانی روایات کی بات کی تھی ۔ جناب والا ۔ ہم پارلیمانی روایات چاہتے ہیں اور ہم جمہوریت چاہتے ہیں ۔ اسی لیے ہم یہ جدوجہد کر رہے ہیں ۔ تو سوال پھر وہی پیدا ہوتا ہے کہ کیا حزب اقتدار بھی یہی چاہتی ہے ۔ جناب والا ۔ ابھی میں نے اپنی تقریر میں یہ نکتہ اٹھایا تھا کہ مہمانوں کی گیلری میں ایف ۔ ایس ۔ ایف ۔ کے آدمی موجود ہیں تو حزب اقتدار کی طرف سے ڈاکٹر عبدالخالق اس کی تردید نہ کر سکے اور نہ ہی انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ اگر کوئی ایسا شخص پایا گیا تو جو اشخاص بھی اس کے ذمہ دار ہوں گے ۔ انہیں قرار واقعی سزا دی جائے گی ۔ اس کے بعد آپ کی توجہ بھی بار بار اس طرف دلائی گئی اگر آپ اس طرف توجہ فرماتے تو بھی یہ مسئلہ نہایت خوش اسلوبی سے نپٹایا جا سکتا تھا ۔ جب ایک طرف سے ممبران قرآن کی قسم اٹھا کر یہ کہیں تو اس میں آپ کو کیا مشکل در پیش ہے کہ آپ اس کی انکوائری کا حکم نہیں دیتے ۔ میں اب بھی استدعا کرتا ہوں کہ اس واقعہ کی انکوائری نہایت ضروری ہے تاکہ ایوان کو یہ یقین دہانی ہو سکے کہ آپ کی موجودگی میں آپ کی اجازت کے بغیر کوئی ایسا واقعہ نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی شخص اس کا ذمہ دار قرار پائے تو اسے سزا دی جائے ۔ یہ روایت آپ کی ذمہ داری سے متعلق ہے اور یہ ایک اچھی روایت ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اس قسم کے واقعات کے متعلق آپ نہایت سنجیدگی سے ایکشن لیتے رہے ہیں کیونکہ اس سے ایوان کا وقار ہی مجروح نہیں ہوتا بلکہ آپ کا وقار بھی مجروح ہوتا ہے ۔ آپ اس ایوان کے کسٹوڈین ہیں اس لیے آپ کی اجازت کے بغیر کوئی بھی غیر ذمہ دار شخص اس اسمبلی کی عمارت میں داخل نہ ہو سکتا ۔ اس الزام کے بعد میں پھر آپ سے استدعا کروں گا کہ اس میں کوئی مشکل نہیں ۔ آپ اس مسئلہ کو پرولیج کمیٹی کے سپرد کر دیں یا کسی نئی کمیٹی کے سپرد کر دیں جو اس کو thoroughly investigate کر لے کہ ایف ۔ ایس ۔ ایف کا آدمی موجود تھا

یا نہیں تھا تو یہ معاملہ ختم ہو سکتا ہے ۔ الکوائری کے بغیر فائنل رزلٹ نہیں نکل سکتا اور نہ ہی آپ کو ایسی judgement پاس کرنی چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس بات کا چانس لینا چاہتے ہیں ۔ کمیٹی میں دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں ۔ اس کے بارے میں ایک کمیٹی دو باتوں کا فیصلہ کر سکتی ہے یا زیادہ تین کا ۔ ایک تو یہ فیصلہ کر سکتی ہے اور اس نتیجے پر پہنچ سکتی ہے کہ فاضل ممبر نے قسم اٹھا کر جو کہا وہ ٹھیک ہے ۔ دوسرے یہ کہ فاضل ممبر نے قسم اٹھا کر جو کہا وہ ٹھیک نہیں ۔

I have given him the benefit of doubt. I did not want to say that what he said was wrong. Therefore, he should have been a little happy over this.

میں نے ان کو یہ benefit دیا ہے کہ ان کے سٹیٹمنٹ کو اس طرح refute نہ کیا جائے۔ کیا اس بات کے لیے آپ تیار ہیں کہ چار آدمی یہ کہہ دیں کہ یہ الزام جو قسم کھا کر لگایا گیا ، غلط تھا ؟

Why should I put the member to that embarrassment ? I think, the controversy is already over. I have stated that I am satisfied that there was no member of the FSF present on the premises of this House.

(قطع کلامیاں)

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ آپ ایک فیصلہ صادر فرما چکے ہیں اور اب آپ یہ چاہتے ہیں کہ وہ فیصلہ اسی طرح رہے ۔ میں آپ کی توجہ صرف اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آپ اس موقع پر موجود نہ تھے اور نہ ہی آپ نے کوئی الکوائری کروائی ہے ۔ اس کے باوجود فاضل ممبران کے emphatic الزام کو اس طرح رد نہیں کیا جا سکتا اور جناب والا ۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے ایسے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں کہ I don't want this discussion

مسٹر سپیکر ۔ ایک ممبر جس کو میں کہتا ہوں کہ تشریف رکھیں ورنہ you will be named وہ ممبر خود مانتا ہے کہ میں irrelevant گفتگو کر رہا ہوں ۔ یہ ریکارڈ پر ہے ۔ اس نے کہا کہ ہاں بات تو irrelevant ہے لیکن مجھے بات کرنے دیجیے ۔ پھر اس کے بعد میں کیا کہوں کہ انہوں نے کوئی بہت اچھا sermon دیا ہے ۔

What can I tell him ?

چوہدری طالب حسین ۔ آپ کو بہت سے اختیارات ہیں ، لیکن آپ کے منہ سے غیر پارلیمانی الفاظ جچتے نہیں ۔ آپ نے کہا ہے ۔

Absurdity and all sorts of things. These, I think, are unparliamentary words.

Mr. Speaker. I can even name the man. I can ask him to leave the House and if he does not accept my directions I can use force even.

چوہدری طالب حسین ۔ بہر حال ان تمام چیزوں کے باوجود میں آپ سے استدعا کرتا ہوں نہ ہی یہ آپ کی شان میں کوئی گستاخی ہے اور نہ ہی اس طرح آپ کے حقوق کو کم کیا جا رہا ہے بلکہ یہ ایک genuine demand ہے اور میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ اس کو پرولیج کمیٹی کے سپرد کر دیں جو اس امر کی چھان بین کر لے کہ ایسی کوئی فورس وہاں موجود نہ تھی ۔ اس طرح آپ پر کوئی الزام نہیں آتا ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ میں نے انکوائری کی ہے ۔ میں نے ڈپٹی سپیکر صاحب کو بھیجا ۔ جو لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے وہ اسمبلی کے ممبر نہ تھے لیکن انہوں نے تسلی کر لی تھی کہ وہ ایف ۔ ایس ۔ ایف کے آدمی نہ تھے ۔

I am speaking with some authority and my satisfaction is based on certain action. While this discussion was going on, had there been a FSF man present on the premises of this House, probably I would have requested the Deputy Speaker to Chair the House and gone out myself.

(interruptions)

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینشن ۔ میں نے یہ قطعاً نہیں کہا کہ وہ irrelevant ہے ...

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں ۔ آپ نے یہی کہا تھا ۔

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ میں نے یہ بات کہی ہے کہ

May be irrelevant.

مسٹر سپیکر ۔ may be والی بات تو آپ کے ریکارڈ میں نہیں ہوگی ۔

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ میں اس کو relevant سمجھتا ہوں ۔ اگر irrelevant ہوتی تو میں اس پر اصرار کیوں کرتا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ پارلیمانی آداب کے محافظ ہیں ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ نہ صرف آپ ہماری بلکہ اس ایوان ...

Mr. Speaker. I don't want this sermon. I am very well aware of my obligations and duties. It will become difficult for me if 185 members stand up and start delivering sermons. I can well understand that the Leader of the Opposition rises and brings certain facts to my notice either on a qnestion of fact or on a point of law. Similarly, the Leader of House stands up and tries to help me in that

اگر اس طرح جو بات ایجنڈے پر نہیں ، اس کے متعلق ہر فاضل ممبر کھڑا ہونا شروع ہو جائے جس طرح آج ہوا ہے تو مجھے اس پر کوئی خوشی نہیں ہوئی ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اب چونکہ یہ فضا نسبتاً خوش گوار ہے ، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ راجہ جمیل اللہ صاحب نے ایک specific allegation لگایا تھا کہ انہیں داخلے سے روکا گیا ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے پتہ ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے ۔ ۔ ۔

سید تابش الوری ۔ یہ کھلم کھلا استحقاق کی پامالی ہے ۔ اس لیے میں چاہ رہا تھا کہ اس پر آپ سنجیدگی سے نوٹس لیں کہ کوئی بھی شخص چاہے وہ ایف ۔ ایس ۔ ایف کا ہو یا کسی اور کا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے ڈپٹی سپیکر صاحب کو بلایا اور انہیں تکلیف دی کہ وہ جائیں اور دیکھیں کہ وہاں کون لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جو بھی بیٹھے ہوئے تھے اگر وہ ایف ۔ ایس ۔ ایف کے نہ تھے تب بھی کسی آدمی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی معزز رکن کو دروازے پر روک سکے ۔ یہ specific allegation ہے جس کا جناب کو

نہایت سنجیدگی کے ساتھ نوٹس لینا چاہیے اور اس پر ضروری احکامات صادر فرمانے چاہیں ۔

دوسرے میں آپ کی توجہ پرولیجز ایکٹ کے تحت اس پر بھی مبذول کراؤں گا کہ اس عمارت کی جو تعریف کی گئی ہے اس میں صرف یہ عمارت ہی نہیں بلکہ اس کا باہر کا حصہ اور اس کے لانز بھی شامل ہیں اور وہاں آج ایف ۔ ایس ۔ ایف کے ٹرک باقاعدہ طور پر موجود ہیں اور آپ کی اجازت کے بغیر وہ وہاں نہیں ہونے چاہئیں تھے ۔ یہ دونوں چیزیں بڑی serious ہیں ۔ اس سے پہلے کہ اس سلسلے میں کوئی ایسی صورت حال پیش آئے ۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ جناب والا ۔ اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے آئندہ اس قسم کی مداخلت کو ممنوع قرار دیں گے اور ان کے خلاف ایکشن لیں گے ۔ جنہوں نے آپ کی مرضی کے خلاف Precincts of the House میں ایف ۔ ایس ۔ ایف کے ٹرک اور ان کی بڑی تعداد کو جمع کیا ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada. Irrespective of the fact whether the FSF was there or not, we are custodians of the fact that the dignity, intergity and honour of each member of this House shall be maintained whether he belongs to the Opposition or the Treasury Benches. I think, there is no difference of opinion about that. Now, Sir, an honourable member has stated on oath that he recognised two of them. The Deputy Speaker went out and he says that there was none.

Mr. Speaker. Belonging to the FSF.

Mr. Taj Muhammad Khanzada. Please, let me speak. I am not getting into any argument, I am just making an explanation. Irrespective of the fact whether the two people recognised as belonging to the FSF came here for oficial purpose, whatever the motive might have been, we cannot condemn the member who has made a statement on oath. This is a democratic House and all of us came here by democratic process and we are here on oath to uphold democracy and to see that this country is run democratically. We have also to see that decisions of this House will be taken by

democratic means. I do not see any reason why few individuals should insist on your taking a decision or decisions. Your decisions are quite right when they pertain to some legal point but when it is a matter of forming a Committee it should be put to the vote of the House. It is a simple process that it should be put to the House for vote and if the House does not want it, then the matter finishes.

نواب زادہ محمد خان خاکوانی ۔ جناب والا ۔ اس ساری بحث میں حکومت کی طرف سے کوئی یقین دہانی نہیں آئی کہ آئندہ کوئی ایف ۔ ایس ۔ ایف کی گاڑیاں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان حدود میں میری اجازت کے بغیر کوئی داخل نہیں ہو سکتا ۔

نواب زادہ محمد خان خاکوانی ۔ یہ ممبران میں گھبراہٹ پیدا کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے ۔ ابھی تک حکومت کی طرف سے کوئی یقین دہانی نہیں کرائی گئی ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ میں آپ کی وساطت سے اس کا قانونی پہلو پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ کون سا قانون یا رول ہے جس کے مطابق یہ allegation لگایا جا رہا ہے کہ گورنمنٹ کی انٹیلیجنس فورسز یا دوسری فورسز may be for the safety of this House itself.

وہ کسی طرح متعین نہیں کی جا سکتیں یا کون سا رول ہے جس کے تحت یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے ۔ اس کے بعد جو بھی ایوان فیصلہ کرے مبارک ہے ۔ لیکن پہلے اس کا قانونی پہلو واضح ہونا چاہیے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب سپیکر ۔ قائد حزب اختلاف نے بھی یہ نکتہ اٹھایا تھا کہ میں نے جواب کیوں نہیں دیا جناب والا ۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنی تقریر میں جناب کو مخاطب کیا تھا ۔ مجھے نہیں کیا تھا ۔ اب جب کہ آپ نے اس مسئلہ کو نپٹانے کے لئے اس ہاؤس کے معزز رکن اور جناب

ڈپٹی سپیکر صاحب کو بھیجا ہے اور یہ مسئلہ طے ہو بھی چکا ہے اور آپ اس ہاؤس کے محافظ ہیں ۔ آپ سے زیادہ مقدس اور افضل کون ہو سکتا ہے اور یہ ہاؤس براہ راست آپ کے کنٹرول میں ہے۔ اب یہ مسئلہ ختم ہو چکا ہے مزید بحث کی ضرورت باقی نہیں رہی ۔ انہیں اب اپنے باقی ساتھیوں کو بھی اس بارے میں بتا دینا چاہیے ۔ سپیکر صاحب کے واضح اعلان کے بعد یہ مسئلہ ختم ہو گیا ہے۔ کئی اور طریقہ کار ہیں جن پر وہ بات کرسکتے ہیں لیکن یہ مسئلہ اب ختم ہو چکا ہے ۔

Mr. Speaker : I am grateful to Khanzada Taj Muhammad Khan. Despite the confusion that prevailed over the point that was raised, certain members tried to extend the point that was made by Col. Raja Jamillah, and despite repeated requests they did not resume their seats but they wadted to speak. However, I am grateful to Mr. Taj Muhammad Khanxada that he should have come to point ultimately which is relevant that there is an allegation of a member that somebody tried to stop him. I will hold an enquiry into that and set up a committee. But so far as the allegation of FSF is concerned, I have made certain that there was no man of FSF that visited the premises (applause).

گورنر کی طرف سے صوبہ پنجاب کے متعلق 1974 کے بارے میں حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور ان پر عمل درآمد کے متعلق ایوان میں رپورٹ پیش نہ کرنا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب تحریک استحقاق نمبر 25 لی جاتی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک خاص معاملے پر بحث کرنے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ آئین کے آرٹیکل (3) 29 کے تحت یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ گورنر اپنے صوبے سے متعلق ہر سال کے بارہ میں حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور عملدرآمد سے متعلق رپورٹ ایوان میں پیش کرے گا ۔ لیکن صوبہ پنجاب سے متعلق سال 1974ء کے بارے میں متعلقہ رپورٹ ابھی تک ایوان میں پیش نہیں کی گئی ۔ جس کے نتیجہ میں ارکان اسمبلی دستوری تقاضوں کی روشنی میں حکمت عملی کے اصولوں سے

متعلق صوبائی حکومت کی سال 1975ء کی کار کردگی پر بحث کرنے کے حق سے محروم ہیں۔ لہذا اراکین اور ایوان کے اس آئینی استحقاق کی پامالی کے سنگین معاملے پر فوری طور پر غور کیا جائے۔

جناب سپیکر۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہمارے آئین میں پہلی مرتبہ ملک اور صوبوں کے لیے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ حکمت عملی کے اصول جو آئین میں وضع کئے گئے ہیں ان پر عمل درآمد ہونا چاہیے۔ ان پر پابندی کے ساتھ ہاؤس میں تفصیلاً سالانہ رپورٹ پیش کی جانی چاہیے۔ اسی سلسلہ میں جناب والا میں آپ کی توجہ آئین کی آرٹیکل (3) 29 کی طرف مبذول کرواتا ہوں۔ جس میں کہا گیا ہے کہ رپورٹ لازمی طور پر ہاؤس میں پیش کی جائے گی۔ جناب والا یہ رپورٹ وہ دستاویز ہے جس کی روشنی میں حکومت کی کار کردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق اسی کی صلاحیت، اہلیت استعداد اور قابلیت کا اندازہ کیا جاتا ہے اور ان ہی سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت آئین کی ہدایات کے مطابق ان ہی اصولوں پر عمل پیرا ہو رہی ہے یا نہیں۔ جناب والا 1974ء کا سال بھی ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Please excuse my interruption.

ابھی تو سال 1975 چل رہا ہے۔

سید تابش الوری۔ جناب والا 1974ء تو گزر چکا ہے اور سال 1975ء کا بھی خاتمہ ہونے والا ہے۔ یہ دسمبر ختم ہونے تک پیش ہو جانی چاہیے تھی۔ ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور نہ ہی کوئی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

جناب والا۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ 1974ء کا سال بڑی اہمیت کا سال ہے۔ اس سال صوبہ پنجاب میں مختلف محکموں میں مختلف پہلوؤں سے اقدامات کیے گئے ہیں۔ جس سے پورے صوبہ اور عوامی حلقوں میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ جناب والا۔ ایوان کو حکومت کی ان ناپسندیدہ حرکتوں پر تفصیل سے بحث کرنی چاہیے۔ جناب والا ہم دیکھ رہے ہیں کہ حکومت دیدہ دانستہ اپنے اہم دستوری فرائض سے کوتاہی اور انحراف کر رہی ہے۔ اس سے ایوان کا اجتماعی وقار پامال ہوا ہے۔ جناب والا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس

نہایت ہی اہم دستوری استحقاق پر غور کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں حکومت کی طرف سے اس سلسلہ میں تھوڑی سی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے 1973ء کی رپورٹ ایوان کے سامنے رکھی گئی تھی ۔ مگر بد قسمتی سے اس پر بحث نہیں ہو سکی ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ 1974ء کی رپورٹ بھی ایوان میں جلد پیش کر دی جائے گی اور اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے پورا پورا موقع دیا جائے گا کہ آپ اس پر بحث کرسکیں ۔ اور اپنے لئے آنے والے ساتھیوں کی کارکردگی کے بارے میں بھی اندازہ کر سکیں اور ان کے قول و فعل کا بھی جائزہ لے سکیں ۔ ہمیں اس میں کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کو معلوم ہے کہ 1973ء کی رپورٹ بھی ہماری تین تحریکوں کے بعد ایوان میں پیش کی گئی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے جناب ملک غلام نبی صاحب نے بھی کہا ہے کہ ہم یہاں جو بھی سٹیٹمنٹ دیں گے ۔ اس کو پوری ذمہ داری سے قبول بھی کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بحث تو ممبران کا فرض ہے ۔ کریں نہ کریں ۔

سید تابش الوری۔ جناب سپیکر۔ اس سلسلہ میں تحریک پیش کی جا چکی ہے۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس پر بحث ہو جائے اور جو رفقا اب ان کے ساتھ آ ملے ہیں۔ ان کے کردار کا بھی وہ جائزہ لے سکیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر۔ میں ان کی یقین دہانی پر ایک مرتبہ پھر اعتبار کرنے کو تیار ہوں اور جناب وزیر موصوف کی خدمت میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ اب خالی مسعود نہیں ہیں بلکہ وہ ایک وزیر ہیں اور کیبنٹ میں ہونے کی وجہ سے وہ مکمل طور پر جواب دہ ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں ۔ وہ گورنمنٹ کی نمائندگی کرتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ وہ اس ذمہ داری سے بچ نہیں سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیبنٹ ایک ادارہ ہے اور وہ بھی برابر کے ذمہ دار ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ اس لئے انہیں 74-1973ء کی حکمت عملی کے اصولوں کی رپورٹ کا جواب دینا ہوگا ۔ جناب سپیکر۔ میں گزارش کررہا تھا کہ اس سلسلہ میں ہمیں تاریخ بتا دیں ۔ ورنہ میری تحریک کو پینڈنگ کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر موصوف تو کہہ رہے ہیں کہ اسی سیشن میں ہی رپورٹ پیش کر دی جائے گی ۔

وزیر قانون ۔ جناب اس سیشن میں پیش کردی جائے گی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سیشن تو بڑی vague term ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سیشن زیادہ سے زیادہ 6 مہینے کا ہو جائے گا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اس یقین دہانی کے بعد میں اپنی یہ تحریک واپس لیتا ہوں ۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ اب تحریک التوائے کار پر غور شروع ہوتا ہے ۔

We strt at exact 7.00 P.M. Caudhri Aman Ullah Lak. No: 7 please

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ نمبر 7 نہیں نمبر 4 کی باری ہے ۔ ہفتہ کے روز آپ نمبر 3 پڑھ رہے تھے کہ واک آؤٹ ہو گیا تھا ۔ آج نمبر 4 کی باری ہے ۔ ان کو آپ نے over look کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نمبر 4 سے تو آگے چلے گئے تھے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ نمبر 4 کی باری تھی کہ واک آؤٹ ہوگیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس طرح سے کیسے ہو سکتا ہے ۔ 4 کے بعد تو شاید 5 اور 6 بھی پڑھی گئی تھیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ نمبر 4 پڑھنی تھی ۔ آپ اس سے پہلے نمبر 3 پڑھ رہے تھے ۔ آپ اس ایوان سے پوچھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہرحال 3 کے بعد 7 کی باری آتی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ 3 کے بعد 7 کی باری کیسے آتی ہے ۔ نمبر 4 بڑی اہم ہے ۔ ملک غلام نبی صاحب کے متعلق ہے ۔ طالبات کا معاملہ ہے ۔ الیکشن کے دنوں ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ۔ یہ بڑی اہم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اچھا تو آپ الیکشن کی باتیں کرتے ہیں ۔

Let us start No. 7

یہ نمبر 7 بھی کم important نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ نمبر 4 بھی بڑی اہم ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ نمبر 4 کے متعلق آپ کے پاس میری کوئی چٹھی نہیں پہنچی

I hope you have received my letter.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ کیا چٹھی کسی خوشخبری کی تھی؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو آپ دیکھیں گے کہ خوشخبری کی ہے یا کسی اور طرح کی ہے ۔ ویسے میری ہر چٹھی خوشخبری کی حامل ہوتی ہے ۔ اس طرح سے آپ نے تین چار منٹ ضائع کر دیئے ہیں ۔ ۔ ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ ویسے جناب نمبر 4 میں بڑا اہم معاملہ ہے ۔ میں عرض کروں گا اس پر غور کیا جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ یونہی وقت ضائع کر رہے ہیں ۔ اس طرح سے 5 منٹ ضائع ہو گئے ہیں ۔ Let us avail the 30 minutes.

چوہدری امان اللہ لک ۔ پھر جناب مجبوری ہے ۔ کیا کروں ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیڈر آف اپوزیشن ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میں نے آپ سے استدعا کی تھی ۔ لیکن آپ سیاسی نوعیت کی اہم تحاریک التوائے کار کو ابھی تک take over نہیں کر رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے پاس 7 نمبر کی موشن نہیں ہو گی ۔ اس لئے آپ بات

کر رہے ہیں اگر ہوتی تو آپ اس طرح سے بات نہ کرتے۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میرے پاس نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں یہ بات ہے ۔ نمبر 7 کی موشن ہو تو آپ کبھی اکھڑے نہ ہوں ۔ آپ میرے ساتھ کچھ تھوڑی بہت چھوٹ کر دیا کریں ۔ اگر نتیجہ آپ کی توقع کے مطابق نہ ہو ۔ تب جو آپ کی مرضی ہو وہ کریں ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ نمبر 7 ۔

ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب جناب محمد ارشاد ۔ میاں افتخار احمد تاری اور دیگر کارکنوں کا اغوا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی کو ملتوی کیا جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ چھ سات اکتوبر 1975ء کو اس معزز ایوان کے دو ارکان جناب محمد ارشاد ایم پی اے اور افتخار احمد تاری ایم پی اے ۔ میاں محمد اسلم کے علاوہ بعض دیگر کارکنوں کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ اور اب تک ان تمام ممبران اسمبلی اور کارکنان کا کوئی پتہ نہ چل سکا ہے ۔ ان ممبران کی گمشدگی سے پورے پنجاب کے عوام میں شدید اضطراب اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے اور حکومت پنجاب ان کو برآمد کرنے میں ناکام ہو چکی ہے ۔ عوام میں سراسیمگی اور ہراس پیدا ہو چکا ہے کہ اب صوبہ پنجاب میں کسی کی جان و مال محفوظ نہیں ہے اور دو اہم ترین شخصیات کی گمشدگی پر حکومت پنجاب نے کوئی تحریک نہیں کی ہے۔ واقعہ کی سنگینی کے پیش نظر اسمبلی کی کارروائی ملتوی کردی جائے۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ عدالت میں زیر سماعت ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کو آپ دیکھیں ۔ اس میں انہوں نے allegation نہیں لگایا ہے کہ آپ نے ان کو abduct کیا ہوا ہے یا کہ وہ آپ کے پاس ہیں۔ یعنی آج تو میں چوہدری صاحب کا قائل ہو گیا ہوں ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ آپ آئندہ اور زیادہ قائل ہوں گے .....

مسٹر سپیکر ۔ ان کا کیس یہ ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ دو ممبران اسمبلی غائب ہوگئے ہیں ۔ کس نے کئے ہیں ۔ کیسے ہوئے ہیں ۔ یہ کوئی allegation نہیں ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر آدمی غائب ہو جائے یا کوئی پارٹی اس کو اغوا کر لے ۔ تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کو تلاش کرے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ حکومت ان کو برآمد کرنے میں ناکام ہوئی ہے ۔ اس سلسلہ میں عدالت عالیہ میں رٹ دائر کی گئی ہے ۔ اس کے جواب میں حکومت نے واضح طور پر کہا ہے کہ وہ ہمارے پاس نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ نہیں کہتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

میں آپ کی مدد کرتا ہوں ۔ کبھی ان کی کر دوں گا ۔ تو کیا فرق ہوگا ۔
But interruption is not fair.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ حکومت پنجاب کی طرف سے اس بات کا affidavit دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں investigation ہو رہی ہے ۔ وہاں پر بھی یہی allegations ہیں کہ حکومت پنجاب کے چند پولیس افسران نے ان کو اغوا کیا ہے اور میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ یہ مسئلہ ہائی کورٹ میں investigate ہو رہا ہے ۔ اس لئے یہ معاملہ sub-judice ہے ۔ وہاں بھی precisely یہی issue ہے ۔ حکومت پنجاب نے affidavit دیا ہے کہ یہ ہماری custody میں نہیں ہیں ۔ اس investigation میں عدالت عالیہ evidence لے رہی ہے ۔ ان کی بھی allegation یہی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ کس نے abduct کیا ہے ۔ ہوئے بھی ہیں یا کہ نہیں ۔ آپ اسے تھوڑا سا distinguish کریں ۔ کس نے writ petition کی ہے کہ ان کو "اے" ایجنسی نے یا "بی" ایجنسی نے یا گورنمنٹ نے یا کسی paivate individual نے اغوا کیا ہے ۔ یہ بات اس adjournment motion میں نہیں ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ آدمی غائب ہیں ۔ یہ لوگ گم ہو گئے ہیں ۔ اور اب یہ حکومت کی responsibility ہے کہ وہ غائب نہ ہوں ۔ ان کو abduct

کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ نے کیا ہے یا از خود ہوئے ہیں یا کیا ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ

The Government has failed to recover them wherever they may be.

وزیر قانون ۔ مسٹر سپیکر ۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں ۔ آپ بھی بہت سی سیاسی جماعتوں کے ساتھ وابستہ رہے ہیں ۔ لوگ خود بخود غائب ہو جاتے ہیں اور خود بخود حاضر ہو جاتے ہیں ۔ تو پھر حکومت پر کیسے یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خود غائب ہوں اور پھر حکومت ان کو تلاش کرتی رہے ۔ یہاں پر سیاسی کارروائیاں ہوتی رہی ہیں ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ اپنے حق میں جھوٹا پراپیگنڈہ حاصل کرنے کے لئے عوام کو بتاتے ہیں ۔ یہ سیاسی کارروائیاں ہیں اور بہت سے لوگ ایسا کرتے ہیں ۔

آوازیں ۔ شیم شیم ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اب حکومت یہ undertake کرنے کے لئے تیار ہے کہ وہ جہاں کہیں ہوں ۔ ان کی recovery کی کوشش کرے گی ؟

وزیر قانون ۔ اگر یہ point out کریں ۔ تو ہم ضرور امداد کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی چوہدری امان اللہ لک کے رشتہ دار تو نہیں ہیں ۔

He has brought this thing to the notice of this House.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ حکومت یہ allegations ماننے کے لئے تیار ہی نہیں ہے کہ وہ abduct ہو گئے ہیں ۔ یہ تو خود ان لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ غائب ہیں ۔ تو پھر یہ حکومت کی کیسے ذمہ داری ہوسکتی ہے ۔

آوازیں ۔ شیم شیم ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کس کس کی adjournment motion ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ یہ نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کن کی تحریک التوا ہے ۔ میں نے اس پر debate کی اجازت نہیں دی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جناب وزیر قانون

صاحب سے یہ وضاحت مانگ لیں کہ انہوں نے گورنمنٹ کے دستوری فرائض اور ڈیوٹی سے انحراف کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ حکومت کی ڈیوٹی نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اغوا ہو جائے یا اس کو غائب کر لیا جائے.....

مسٹر سپیکر۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ سیاسی طور پر لوگ غائب ہو جاتے ہیں۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ ہر شہری کی جان و مال کا تحفظ کرنا گورنمنٹ کی دستوری ذمہ داری ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا۔ سید تابش الوری صاحب وہ بات میرے منہ میں ڈال رہے ہیں جو میں نے نہیں کی۔

مسٹر سپیکر۔ میں نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ اس صوبے میں جس کے متعلق ابھی آپ نے فرمایا ہے کہ یہ ایوان سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس کے دو ارکان غائب ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں پورے صوبے میں نہیں بلکہ پورے ملک میں ہنگامہ ہو رہا ہے اور حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ تقریر نہ کریں۔ آپ تو ان سے ایک پوائنٹ پوچھنا چاہتے تھے۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ میں یہی پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کیا وہ اس سے انکار کرتے ہیں کہ ایک شہری کی حیثیت سے۔ ایک رکن اسمبلی کی حیثیت سے یہ حکومت کا فرض نہیں ہے کہ اتنے سنگین المناک واقعہ کا نوٹس لیں۔ اس سلسلے عملی اقدامات کریں۔ وہ بتائیں کہ انہوں نے اب تک اس سلسلے میں کیا کیا ہے۔ کوئی سپیشل سیل مقرر کیا ہے؟ کیا انہوں نے اس سلسلے میں کوئی کمیٹی مقرر کی ہے؟ کیا انہوں نے اس سلسلے میں کوئی دستہ تعینات کیا ہے جو ان کو تلاش کر سکے؟ اگر حکومت ان کو تلاش کرنے میں ناکام رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنا سنگین واقعہ ہے کہ اسے تحریک التوا

کے طور پر زیر بحث آنا چاہیے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ یہ allegation تو ہم تسلیم کرنے کے لیے تیار ہی نہیں ہیں کہ ان کو حکومت کی کسی ایجنسی نے اغوا کیا ہے یا حکومت کی ایجنسی کے پاس ہیں ۔ وہ یہ allegation لگاتے ہیں کہ اغوا کیا گیا جہاں پر اصل میں انہوں نے دو تین باتوں کو intermingle کیا ہے اگر تو وہ کہتے ہیں کہ از خود غائب ہوئے ہیں تو اس کے لیے حکومت پر کیسے ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ اغوا کیے گئے ہیں تو وہ under investigation ہے اور عدالت عالیہ میں evidence دے رہے ہیں ۔ وہاں پر پولیس کے لوگوں کو پیش کیا جا رہا ہے ۔ وہاں پر یہ اپنی طرف سے شہادت دے رہے ہیں ۔ اگر یہ تمام باتیں عدالت عالیہ کے سامنے under investigation ہیں تو یہ آپ کے رولز میں موجود ہے کہ یہ معاملہ sub-judice ہے ۔ وہاں پر عدالت عالیہ میں اس معاملے کا فیصلہ ہو جائے گا کہ حکومت کی طرف سے ۔ حکومت کی کسی ایجنسی کی طرف سے ان کو اغوا کیا گیا تھا یا کہ نہیں لیکن اگر کوئی شخص از خود غائب ہو جائے اور پھر کہے کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے اور وہ تلاش کرتی پھرے ۔ میں نے یہی بات سید تابش الوری صاحب سے کہی ہے کہ سیاسی کارکن سیاسی جماعتوں میں اکثر غائب ہو جاتے ہیں اور under ground movements ہے شمار ہوتی ہیں ۔

Mr. Speaker : I will keep it pending. I will see the High Court material and seek assistance from that before disposing it of.

سید تابش الوری ۔ اگر انہوں نے اس کا نوٹس نہ لیا تو ان کو اس وقت سے ڈرنا چاہیے کہ اگر سابق وزراء غائب ہو سکتے ہیں تو موجودہ وزراء بھی غائب ہو سکتے ہیں ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : I am very sorry to point out.....—

Mr. Speaker : I have suggested that I will look in to this as to how far.....

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : You were very clear and were kind to remark that the adjournment motion was quite elaborately and wisely worded by not putting in any

allegation on the Government or its machinery. What we have pointed out is that they are lost and the government has failed in its duty to recover them. This matter is neither sub-judice in the High Court nor the Law Minister should confuse the issue. The Speaker was very kind in assisting the Law Minister.

مسٹر سپیکر ۔ آج تو میں کچھ نہیں کر سکا ہوں ۔ انہوں نے مجھے پہلے ڈرا دیا ہے اور ضرورت بھی نہیں تھی کیونکہ وہ capable minister ہیں ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : When you say that you would examine the High Court papers.....

مسٹر سپیکر ۔ اس سٹیج پر میرے پاس وقت نہیں ہے ۔ یہ جو تیس منٹ میرے پاس ہیں اگر میں آپ کو اسی طرح بٹھا دوں کہ آپ میرا انتظار کرتے رہیں اور ان کو میں کہوں کہ جو رٹ داخل ہوئی ہے اور اس کا جو جواب داخل ہوا ہے یہ اس وقت مجھے دے دیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ اسے کل پر رکھ لیں ۔

Mr. Speaker : I will keep it pending and look into it...

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کی وساطت سے میں تمام معزز ارکان اسمبلی سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ پاک پورہ گراؤنڈ اور باٹا پور میں جو مزدور شہید ہوئے ہیں ان کے لیے کھڑے ہو کر فاتحہ خوانی کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس طرح کریں کہ ایک لسٹ بنا لائیں ۔ چوہدری امان اللہ لک تحریک التوا نمبر 8 ۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے ارکان نے فاتحہ خوانی کی)

مسٹر سپیکر ۔ نمبر 8 ، نمبر 11 (قطع کلامیاں)

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں پڑھ رہا ہوں ۔ جناب سپیکر ۔ آپ زیادتی کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : I can't permit this drama to be held in the premises of this House.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں پڑھ رہا ہوں ۔ میں اپنی سیٹ پر کھڑا ہوا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر کچھ فاضل اراکین یہاں کسی situation کا ڈرامہ سٹیج کرنا چاہتے ہیں یا کوئی ڈرامے کی ریہرسل کرنا چاہتے ہیں تو

I am helpless and if there is anybody who share, with them, then what can I do.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے میرا نام پکارا اور میں کھڑا ہو گیا ہوں ۔ میں پڑھ رہا ہوں ۔ فائل میں نے کھولی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تو ان کے ساتھ ہاتھ کھول کر کھڑے ہوئے تھے ۔ اچھا آپ تحریک نمبر 8 پڑھیئے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ چوہدری امان اللہ لک صاحب کی تحریکوں کی بھی فاتحہ خوانی ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے ان کو اجازت دے دی ہے ۔

ڈسٹرکٹ جیل کوٹ لکھپت میں دو سو نظر بند بیماریوں کو رہا نہ کرنا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ وفاق لاہور کی اشاعت مورخہ 6-11-1975 کی ایک خبر کے مطابق ڈسٹرکٹ جیل کوٹ لکھپت میں نظر بند دو سو بیماریوں کو تا حال رہا نہیں کیا گیا ۔ ان لوگوں میں خواتین ۔ بچے اور ضعیف العمر آدمی بھی شامل ہیں ۔ ان نظر بند لوگوں کے جسموں پر کپڑا تک نہیں ہے ۔ ان بیماریوں کو بلا پاسپورٹ پاکستان میں داخلہ کے جرم میں 15 یوم کے لیے نظر بند کیا گیا تھا ۔ ان دو سو بیماریوں کو تقریباً اسی حالت میں دو سال ہو چلے ہیں اور ان بیماریوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے ۔ اس خبر سے پورے پنجاب کے عوام میں شدید غم و غصہ پیدا ہو چکا ہے اور سراسیمگی پھیل چکی ہے ۔ لہذا اس اہم مسئلے پر بحث کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج کے دن ساری ذمہ داری آپ پر ہی ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ کوئی حرج نہیں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ میں مؤدبانہ درخواست کروں گا کہ اس فاتحہ خوانی کے متعلق جو آپ نے ڈرامہ کا لفظ استعمال کیا ہے ۔ اسے حذف

کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس کو حذف کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں اس تحریک التوا کے سلسلے میں حکومت کی طرف سے وضاحتی جواب پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ یہ غلط ہے کہ کوٹ لکھپت جیل میں دو سو بھاری نظر بند ہیں ۔ صحیح تعداد 53 ہے جن کی تفصیل اس طرح ہے ۔ مرد 33 ۔ عورتیں 7 ۔ بچے 13 ۔ یہ غلط ہے کہ ان کے پاس پہننے کے لیے کپڑے نہیں ہیں ۔

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آواز کچھ اچھی طرح سنائی نہیں دے رہی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں فاضل اراکین کے نوٹس میں لا چکا ہوں کہ اس سلسلے میں تیس منٹ مخصوص ہوتے ہیں ۔ لہذا ان تیس منٹوں کو ذرا منصفانہ طور پر استعمال کیجئے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ یہ غلط ہے کہ ان کے پاس پہننے کے لیے کپڑے نہیں ہیں ۔ جن کے پاس کپڑے نہیں ہوتے ان کو جیل سے کپڑے دیے جاتے ہیں ۔ غیر حضرات نے بھی ان کو اس سلسلے میں سوتی اور اونی پارچہ جات دیے ہیں ۔ ان کی گرفتاری کی وجہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صحیح ہے کہ ابتدا میں ان کو پاکستان میں داخل ہونے کی وجہ سے مختلف میعاد کی سزائیں ہوئی تھیں اور اس کے بعد کوٹ لکھپت جیل کے کیمپ میں بحکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور رکھا گیا تھا تا وقتیکہ ان کو اپنے ملک میں واپس نہ بھیج دیا جائے ۔ یہ درست نہیں ہے کہ بھاری بنگلہ دیش اس جیل میں دو سال سے مقید ہیں بلکہ وہ کیمپ میں رکھے گئے ہیں اور ان میں سے بنگلہ دیشی افراد کو واپس بھیجنے یا پاکستان کی شہریت دلانے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے ۔ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ یہ فیڈرل مسئلہ ہے کہ ان کو شہریت دلائی جائے ۔ ویسے بغیر پاسپورٹ کے ہر وہ شخص جو پاکستان کے اندر داخل ہو ۔ حکومت اس کے خلاف قانونی کارروائی کر سکتی ہے ۔ اس کے باوجود یہ مسئلہ فیڈرل گورنمنٹ کے سامنے ہے کہ ان کو شہریت

دلائی جائے یا ان کو واپس ان کے ملک میں بھیجا جائے۔ یہ صوبائی حکومت کا مسئلہ نہیں ہے۔ ان کے رکھ رکھاؤ جیسے انسانی مسئلہ کے لیے حکومت ان کی پوری طرح نگہداشت کر رہی ہے۔ ان کو کپڑے اور خوراک بھی مہیا کر رہی ہے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ یہ تو contradictory مسئلہ ہو گیا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ جی ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ ادھر سے خود کہتے ہیں کہ ان کی تعداد دو سو کی بجائے 53 ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ اس سلسلے میں وہ یہ کہتے ہیں کہ اس کے دو حصے ہیں ۔ آپ ذرا تشریف رکھیں ۔ ایک مسئلہ تو ہے ان کی دیکھ بھال ۔ کھانے پینے اور کپڑے پہننے کا ان کی یہ خدمت ہم انجام دے رہے ہیں ۔ دوسرے جہاں تک ان کی پاکستان کی شہریت اختیار کرنے کا تعلق ہے وہ پنجاب گورنمنٹ کے بس کی بات نہیں ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud. Is it a federal matter or a provincial matter ?

وزیر قانون ۔ پاسپورٹ ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے پر ان کو سزا دی جا سکتی ہے۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud. Sir, I have asked whether it is a federal matter or a provincial matter. If it is a federal matter, then how can you operate ?

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہی کہہ رہے ہیں ۔

That we cannot do any thing but on humanitarian basis we are spending money.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, the simple answer to my question was that this is a federal matter.

مسٹر سپیکر ۔ اس طرح نہیں ہے یہ ایک ٹیکنیکل معاملہ ہے اور وہ اس

تکنیک کو جانتے ہیں کہ انہوں نے جرم کیا ہے۔ لیکن کیونکہ یہ ایک humanitarian problem ہے۔ اس لیے ہم ہر طرح سے اسے نبھا رہے ہیں۔

The Punjab Government is trying to solve their problem.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب نے کیا کیا ہے ۔ وہ دو سال سے جیل میں سڑ رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے تو دو سال مانے ہی نہیں ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ انہوں نے صرف پندرہ یوم کی سزا کی بات کی ہے ۔ خیر انہوں نے اعتراف تو کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے ان کی بات تو سنی نہیں ہے وہ کہتے کہ دو صورتیں ہو سکتی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ یا تو ان کو واپس بھیج دیا جائے یا بارڈر کے پار کر دیا جائے یہ وہ آسانی سے کر سکتے ہیں ۔ صرف یہی دو راستے ہیں جو وہ اختیار کر سکتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ یہ بھاری وہ ہیں جنہیں خود آپ دیکھ رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے تمام اراکین جانتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ یہ وہ بھاری ہیں جنہوں نے صرف اور صرف پاکستان کا نام لیا اور ان کا صرف اتنا ہی قصور ہے کہ انہوں نے پاکستان کا نام لیا ہے ۔

Mr. Speaker, Let us not be sentimental.

وہ کہہ رہے ہیں کہ پنجاب گورنمنٹ کا جہاں تک تعلق ہے ہم ان لوگوں کے کھانے پینے کے اخراجات برداشت کر رہے ہیں ۔ باقی ان کو شہریت دلانے کا مسئلہ ہے جو فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے ۔ یہ بات کسی نے وہاں ان کے نوٹس میں لائی ہو ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آخر وہ لوگ کہاں جائیں ۔ کیا ان کو زمین نگل جائے کیونکہ ہندوستان ان کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہے ۔

بنگلہ دیش ان کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہے .....

مسٹر سپیکر ۔ یہ پنجاب گورنمنٹ کے اختیار میں نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اگر انہوں نے مرکزی حکومت سے رابطہ قائم کیا ہے تو یہ اس افسر کا نام بتائیں کہ اس نے کیا جواب دیا ہے یا ان کو رہا کر دیا جائے ۔ جناب یہ بہت بڑا انسانی مسئلہ ہے یہ 51 افراد کا مسئلہ ہے وہ بیچارے خواہ مخواہ جیل میں سڑ رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : I consider that the reply given by the Minister is satisfactory and this motion is accordingly disposed of.

سید تابش الوری ۔ جناب اگر حکومت پنجاب نے بھاریوں کو قبول نہ کیا تو پھر وہ کیا کریں گے ۔

Mr. Speaker : I accept his explanation He says that Government is doing its utmost.

اب تحریک التوائے کار نمبر 11 ہے ۔

انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ لاہور میں فیل شدہ طلبا کو جعلی اسناد کے اجرا سے متعلق نئے سکینڈل کا انکشاف

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز لاہور کی اشاعت مورخہ 6 نومبر 1975ء کی ایک خبر کے مطابق انٹرمیڈیٹ اینڈ سکنڈری ایجوکیشن بورڈ لاہور میں جعلسازی کے ایک نئے سکینڈل کی انکشاف ہوا ہے جس کے مطابق جعلسازوں کا ایک گروہ بھاری معاوضہ لے کر فیل شدہ طلبا کو جعلی اسناد جاری کرتا ہے اور یہ کاروبار لاہور بورڈ میں وسیع پیمانے پر جاری ہے ۔ اس خبر سے عوام میں بے چینی پیدا ہو چکی ہے اور یہ خوف پیدا ہو چکا ہے کہ حکومت پنجاب کا تعلیمی نظام فیل ہو چکا ہے واقعہ انتہائی سنگین ہے اس پر بحث کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اخبار والوں کا بے حد ممنون ہوں کہ وہ وہ وقتاً فوقتاً ایسی خبریں دے دیتے ہیں جو معاشرہ کے لیے سوہان روح بنا رہتا ہے ۔ وہ کاہے کاہے ایسی خبریں دے دیتے ہیں میں ان کا بے حد مشکور ہوں ۔ ہم نے اس سلسلے میں کیا کچھ کیا ہے ۔ اس سے میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں ۔ یہاں چوہدری امان اللہ لک صاحب نے گروہ کا ذکر کیا مگر ایسا کوئی گروہ نہیں ہے ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ چند ایک ایسے بد دیانت قسم کے افراد ہماری قوم میں موجود ہیں جو لڑکوں کو پاس کرا دیتے ہیں ۔ مگر وہ پکڑے جاتے ہیں ۔ ہمیں جب اس کیس کا علم ہوا تو اس کو فوراً پولیس کے حوالے کر دیا گیا ۔ آئندہ ہم سرٹیفکیٹوں کو water-mark کر رہے ہیں ۔ اس سے اس کی کاپی نہیں ہوگی اور آئندہ کوئی طالب علم جعلی سند حاصل نہیں کر سکے گا ۔ ہم سب کو اس پر شرمندہ ہونا چاہیے کہ ہمارے طلبا اور ہماری نئی پود کن باتوں میں الجھی ہوئی ہے ۔ مگر جب کوئی پکڑا جاتا ہے تو ہم ہی اس کے مدد اور معاون بن کر چلے جاتے ہیں کہ اس کو دو سال یا تین سال کے لیے نہ نکالیں ۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا ہوں لیکن آئندہ سرٹیفکیٹ water-marked ہوں گے ۔ ہم اس سال اس کو شروع کرنے لگے ہیں ۔ پھر کبھی ایسا نہیں ہوگا ۔

Mr. Speaker : He is very much alive to the problem.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں ان کا مشکور ہوں کہ آج انہوں نے بڑے سکون کے ساتھ جواب دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انشا اللہ ایسا ہی جواب آیا کرے گا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ہم انہیں چار برس سے سن رہے ہیں ہمارا بھی صبر ملاحظہ فرمائیں ۔ ہمیں تو یہ آج سننے لگے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آج آپ کو بہت کریڈٹ مل گیا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ آپ اگر قائد حزب اختلاف رہتے تو آج جو ایوان میں ہنگامہ ہوا ہے اس طرح نہ ہوتا ۔ کیونکہ ہمیں آپ کے وجود میں ایک سیاسی شخصیت نظر آتی تھی اور ہم اس کا احترام کرتے تھے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ میں عرض کروں گا کہ اگر وزیر تعلیم صاحب کو باہر بھجوا دیتے تو شاید یہ ہنگامہ نہ ہوتا ۔ لیکن آپ نے امن میں کون سی تحقیقات فرمائی ہیں ۔ آپ نے تحقیقات کرنے کے متعلق یقین دہانی نہیں فرمائی ۔ انہوں نے کون سا طریقہ کار اختیار کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ ایسے کاغذات استعمال کریں گے جس کی نقل نہیں ہو سکے گی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب میں نے بھی یہ الفاظ سنے ہیں لیکن انہوں نے تحقیقات کرانے کا کوئی لفظ استعمال نہیں کیا ہے ۔ جناب والا ۔ ہماری سب سے بڑی بد قسمتی ہے کہ ملک غلام نبی جیسے ہمیں وزیر تعلیم ملے ہیں جو اس قسم کے نازک مسئلوں کو حل کرنے میں ممد نہیں ۔ ویسے میں ان کا بے حد احترام کرتا ہوں اور میرے متعلق جو بھی تاثرات ہیں ۔ میں ان کو قبول کرتا ہوں ۔ میں ان سے استدعا کروں گا کہ وہ اس مسئلے پر تحقیقات کرائیں اور تحقیقات کرانے کے لیے یقین دہانی کرائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایسے کاغذات استعمال کریں گے ۔ ۔ ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب میں ان کا شکر گزار ہوں کہ ایک سیاسی ان پڑھ ایک سیاسی پڑھے لکھے کے متعلق ایسے خیالات کا اظہار کریں ۔ میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جب تک آپ ہیں یہ جعلی کاروبار چلتا رہے گا ۔

وزیر تعلیم ۔ جب تک آپ ہیں یہ موجود رہے گا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ ہم علامہ صاحب کی عزت کرتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا ایک وسیع تجربہ تھا ۔ لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ وہ تنقید کر گئے ہیں ۔ میرے خیال میں بہتر ہوگا اگر آپ وزیر تعلیم کو ہدائت فرما دیں کہ وہ جب اسمبلی میں تشریف رکھتے ہوں تو ذرا محتاط رہا کریں ۔ ٹھیک ہے دفتر میں وہ بیٹھ کر گالیاں نکال سکتے ہیں ۔ ہے

عزتی کر سکتے ہیں یا کسی کالج میں جا کر ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب چوہدری صاحب نے میرے متعلق جو بیان دیا ہے کیا کوئی بے غیرت انسان ہو سکتا ہے جو مجھ سے گالیاں سن کر چلا جائے۔ میرے پاس ایم ۔ بی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے حضرات آتے ہیں ۔ میں ان کی عزت کرتا ہوں ۔ اگر ان کے خیال میں یہ گالی سن کر چلے جاتے ہیں تو پھر ان کا یہ اپنا کردار ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ میں آپ کے پاس آنا اپنی توہین سمجھتا ہوں ۔

وزیر تعلیم ۔ نہیں ۔ آپ تو قائد اعظم کے ساتھی ہیں ۔ میرے خیال میں آپ نے تو بڑے تیر مارے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ میں آپ سے پیچھے ہوں ۔ benches پر خدا کا شکر اور احسان ہے کہ آپ یہاں سے تشریف لے گئے ہیں اور یہ ناسور ہم سے کٹ چکا ہے ۔ یہ جو نا سور رس رہا تھا ۔ خدا نے ہمیں اس سے نجات دی ہے ۔ اب انشاء اللہ یہ پارٹی پھلے پھولے گی اور بڑھے گی تم ماضی کی جو وراثت لے کر گئے ہو وہ انسانیت کے لیے باعث شرم ہے ۔ جس پر تم ناز کر رہے ہو ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ لاہور کالج فار وومن میں انہیں جو گالیاں اور جوتیاں پڑی تھیں کیا وہ بھول گئے ہیں اور وہ غصہ اب ہم پر نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر ۔ وہ میری بیٹیاں تھیں ، وہ میری بہنیں تھیں وہ مجھے گالیاں دیں یا جو کچھ بھی کہیں میرے لیے قابل قبول ہیں ۔ وہ آج بھی میری بیٹیاں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے یہ سارا دیکھنا پڑے گا کہ اس ساری گفتگو میں کتنا حصہ متعلقہ ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے بڑے light mood میں اس میں بات کو ٹالنے کی کوشش کی ہے ۔ جو کچھ وزیر تعلیم میری اس گفتگو کے بعد کہہ چکے ہیں ۔ میں آسانی سے برداشت نہیں کر سکتا تو میں اس کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہوں ۔ انہوں نے ایک سیاسی لوعیت

کی بات کی ہے کہ ہم شکر گزار ہیں کہ ایک ناسور ہم سے کٹ گیا ہے اور وہ جا چکا ہے ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ وہ کون سی سیاسی پارٹی ہے ۔ جو وہ تسلیم کرتے ہیں اور جو محض سکیورٹی فورس کے بل بوتے پر لوگوں کو اپنے ساتھ لیے چل رہی ہے اگر آج بھی ان کے ساتھ یہ فورس موجود نہ ہو اور اگر آج بھی وہ یہ فورس ممبران کے خلاف استعمال نہ کریں تو میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ وہ حکومت کے ساتھ نہیں رہ سکتے اور ایک بھی با غیرت ممبر ان کے ساتھ نہیں رہ سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب ۔ اب کیا پوزیشن ہے ۔ کیا آپ ان کے جواب سے مطمئن نہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے آپ سے اور وزیر متعلقہ سے بھی یہ عرض کروں کہ ذاتی تحقیقات کی روشنی میں وہ یہ فرما دیں اور جلد فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ان کی مرضی ہے کہ وہ ایسا کرتے ہیں یا نہیں کرتے یا جو کچھ وہ کر چکے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ وہی کافی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ آپ حکم دے سکتے ہیں اور میں آپ سے التجا کروں گا کہ آپ اس میں ذاتی دل چسپی لیں ۔

وزیر تعلیم ۔ آپ جو بھی تجاویز دیں گے میں آپ کے ساتھ چلوں گا تا کہ ہم اس کا تدارک کر سکیں اور ہماری نئی پود پھلے پھولے اور تعلیم حاصل کرے جیسے آپ کہیں گے ۔ میں کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب ۔ اب کیا پوزیشن ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ ٹھیک ہے جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس پر زور نہیں دیتے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں اس پر زور نہیں دیتا ۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پنجاب مصدرہ 1975ء

(بحث جاری)

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم قانون سازی شروع کرتے ہیں ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس معزز ایوان کو ایک بار پھر یہ شرف حاصل ہو رہا ہے کہ وہ اس صوبے کے نظام تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کا انتظام و انصرام از سر نو کرے ۔ جناب والا ۔ مجھے اس بارے میں انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ اس صوبے کی اس اہم ترین ضرورت کو محسوس کیا گیا ہے اور اس امر کا بھی اعتراف کیا گیا ہے کہ ہمارے موجودہ قوانین اور موجودہ بورڈ جو پہلے سے قائم شدہ ہیں وہ کسی بھی صورت میں اس صوبے کی تعلیمی تقاضے پورے کرنے کے قابل نہیں رہے ۔ یہ ایک خوش آئند بات ہے مگر اس حد تک کہ اس ضرورت کو محسوس کیا گیا ہے ۔ جہاں تک اس ضرورت کو پورا کرنے کا تعلق ہے ، جہاں تک اس کے صحیح انصرام و انتظام کرنے کا تعلق ہے ، جہاں تک اس صوبے کے تعلیمی تقاضوں کو نظریہ پاکستان کے مطابق ڈھالنے کا تعلق ہے ، جہاں تک اس تعلیمی نظام کو موجودہ دور ، موجودہ قوم اور موجودہ ملک کے تقاضوں کے عین مطابق رکھنے کا تعلق ہے ۔ مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ قانون وہ تقاضے پورے نہیں کرتا ۔ وہ تقاضے کیوں پورے نہیں کرتا ؟ یہ قانون جو یہاں لایا گیا ہے ۔ اس میں نقالی تو ضرور کی گئی ہے ماسوائے ایک فرق کے مجھے اور خاص فرق دکھائی نہیں دیتا ۔ جس سے میں سمجھ سکوں کہ اس صوبے کے تعلیمی تقاضے پورے ہو جائیں گے ۔ اس میں جو فرق مجھے دکھائی دیا ہے ۔ میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں اور اسے بہتر تصور کرتا ہوں ۔ میں بار ہا یہ تقاضا کرتا رہا ہوں جب اس ایوان میں ہر یونیورسٹی کے لیے ایک الگ بل پیش ہو رہا تھا ۔ اگر آپ اپنے ذہن کو تازہ کریں اور میرے خیال میں سابق وزیر تعلیم ضرور اس بات کو یاد رکھتے ہوں گے کہ میں نے یہ اعتراض کیا تھا ، مطالبہ کیا تھا ، درخواست کی تھی کہ ہر یونیورسٹی کے لیے

علیحدہ قانون بننا چاہیے ۔ میں نے کہا تھا کہ بہتر یہی ہے کہ آپ تمام یونیورسٹیوں کے لیے ایک جامع قانون بنا دیں ۔ جس کا اطلاق تمام یونیورسٹیوں پر ہو اور آپ روز روز کے اس جھنجھٹ سے نجات حاصل کریں کہ نئی ترامیم ہوں اور ہر یونیورسٹی کے لیے ایک نیا بل اور ایک نیا آرڈیننس پیش کریں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ بل کے پیش کرنے میں میرے اس دیرینہ مطالبے کو تو ضرور پورا کر دیا گیا ہے ، بجائے ہر بورڈ کے لیے ایک نیا قانون بنانے کے اس قانون میں اس امر کا اہتمام کر دیا گیا ہے کہ موجودہ قانون کا اطلاق اس صوبے میں قائم شدہ اور نئے قائم ہونے والے بورڈوں پر ہوگا ۔ اس کے لیے میں مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ اس میں جو بہترین بات مجھے دکھائی دی ہے وہ یہ ہے کہ پہلے قانون میں بورڈ تو ضرور قائم کئے گئے تھے ۔ لیکن ان کی شکل یہ تھی کہ ان میں پس ماندہ علاقوں کو کوئی حصہ نہیں دیا گیا تھا ۔ مثال کے طور پر 1961ء میں جو سیکنڈری ایجوکیشن کا بورڈ بنایا گیا تھا ۔ اس کا اطلاق تمام صوبہ پنجاب پر تھا لیکن وہ تمام صوبے کے تقاضے اور ضروریات پوری کرنے میں ناکام رہا ۔ اس کے بعد جب یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ ایک بورڈ تمام صوبے کے لیے غیر مقتضی ہے تو مزید بورڈ قائم کئے گئے ۔ ان میں ایک ملتان کا اور دوسرا سرگودھا کا بورڈ تھا ۔ ملتان کے بورڈ کا دائرہ کار بہاول پور تک وسیع کر دیا گیا اور سرگودھا کے بورڈ کا دائرہ اختیار راولپنڈی ڈویژن تک رکھ دیا گیا ۔ اس میں بارہا یہ ضرورت محسوس کی گئی اور بارہا یہ مطالبہ کیا گیا کہ خدا کے لیے ان پس ماندہ علاقوں کے عوام کو آپ ملتان سرگودھا کے چکر لگانے سے بچائیں اور ان کے دائرہ ہائے اختیار کو ان کی وسعت کو محدود کریں ۔ یہ ایک دیرینہ مطالبہ تھا کہ ہر ڈویژن میں کم از کم ایک بورڈ قائم ہونا چاہیے ۔ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ موجودہ قانون میں اس امر کا بھی اہتمام کر دیا گیا ہے اور ہر ڈویژن میں ایک بورڈ قائم کرنے کی اس میں پرووژن رکھ دی گئی ہے ۔ میں اسے ایک مستحسن اقدام تصور کرتا ہوں مگر جس بات کی طرف اصل توجہ دینی مقصود تھی ، جس بات کا خاص طور پر اہتمام کرنا ضروری تھا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی ۔ ۔ ۔ ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ایوان میں کورم نہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ کورم نہیں ہے گھنٹیاں بجائی جائیں ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی گئیں ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس قانون کو بناتے وقت اصولاً اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیے تھا ۔ کہ جو بورڈ پہلے سے قائم شدہ تھے وہ کیوں ناکام رہے ؟ ان بورڈوں کی موجودگی میں اس امر کی ضرورت دوبارہ کیوں لاحق ہوئی کہ ہم قانون کو از سر نو بنائیں اور ایک اور قانون منظور کریں ۔ اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی اور نہ ہی ماضی کے تجربات سے کوئی فائدہ حاصل کیا گیا ۔ میں اس ضمن میں آپ کو ماضی کی طرف لے جانا چاہتا ہوں ۔ بالخصوص ارباب اقتدار کو ، اور سب سے زیادہ میں اپنے فاضل وزیر تعلیم سے گزارش کروں گا کہ وہ ان پر غور سے توجہ فرمائیں اور پھر اس کی روشنی میں دیکھیں کہ ان کا قانون کس حد تک جامع اور موثر ہے اور کس حد تک اس صوبے کی ضروریات کو پورا کرسکتا ہے اور کس حد تک ان کا قانون صوبے کی ضروریات کے مطابق کہلایا جاسکتا ہے ۔

جناب والا ۔ سب سے پہلا یونیورسٹی ایکٹ جو اس خطے میں منظور کیا گیا وہ 1888 میں پاس ہوا ۔ اس ایکٹ کے تحت تمام نظام تعلیم پہلی جماعت سے لے کر آخری حد تک یونیورسٹی کے دائرہ اختیار میں دیا گیا ۔ اس وقت ادارے اتنے زیادہ نہ تھے ، عوام میں اتنا زیادہ شوق نہ تھا ، عوام میں اتنا زیادہ شعور نہ تھا اور پھر بدیشی حکومت نہ چاہتی تھی کہ یہ قوم تعلیم یافتہ بن سکے ۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا ، جوں جوں وقت تقاضے کرتا گیا ، جوں جوں حالات بدلتے گئے ، حکومت وقت نے ان قوانین میں ترامیم کرنی شروع کردیں اور اس کے بعد 1904ء میں انڈین یونیورسٹیز ایکٹ پاس کیا گیا ۔ جس کے مطابق تمام یونیورسٹیوں ، کلکتہ ، بمبئی ، مدراس اور لاہور وغیرہ کے لیے ایک قانون بنایا گیا ۔ اس قانون کے بن جانے کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ یہ قانون تعلیمی تقاضے پورے نہیں کرسکتا ۔ گو ان کے تقاضے مختلف تھے ، اس وقت کے حالات مختلف تھے ، اس وقت کی حکومتیں پاری نہ تھیں ، اس وقت نظام اس قوم کے

ہاتھ میں نہ تھا بلکہ بدیشی حکومت ہمارے لیے بنایا کرتی تھی اور اس کے نظریات کے مطابق بنایا جاتا تھا ۔ وہ ضروریات کو پورا نہ کر سکا ۔ بالخصوص مسلمان قوم کی طرف سے لیجسلیٹو اسمبلی میں آواز اٹھائی جاتی رہی کہ آپ کا نظام تعلیم مسلمانوں کے لیے گورا نہیں ، مسلمانوں کے تقاضے پورے نہیں کرتا ، اس میں ترامیم کی جائیں ، مناسب طریقے پر اس کو وضع کیا جائے ۔ سب سے پہلے 1933ء میں ایک مسلمان ممبر سرفیروز خان نون کی جانب سے ایک ریزولیوشن لیجسلیٹو کونسل میں پیش کیا گیا جس میں انہوں نے مطالبہ کیا کہ نظام تعلیم کا از سر نو جائزہ لیا جائے جو قوم ، ملک اور ملت کے تقاضے پورے کر سکے ۔ ان کا یہ ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوا اور ایک کمیٹی اینڈرسن کمیٹی کے نام سے قائم کی گئی ۔ جس کے ذمے یہ کام لگایا گیا کہ وہ اس قوم اور ملک کے تقاضوں کے مطابق جامع قانون کی سفارشات پیش کرے تاکہ اس کی روشنی میں قانون کو بنایا جائے ۔ لیجسلیٹو کونسل کے ریزولیوشن کے تحت 1933ء میں قائم کی جانے والی اس اینڈرسن کمیٹی نے تعلیم کے تمام تر پہلوؤں کو دیکھا ، نظام تعلیم کے تمام تر گوشوں کی طرف اپنی نظر دوڑائی اور ایک مکمل رپورٹ سفارش کی صورت میں کونسل کو پیش کی ۔ اس سفارش میں جہاں دیگر بہت سی چیزیں لکھی گئی تھیں ۔ وہاں سب سے زیادہ ضروری اور اہم اس امر کو قرار دیا گیا کہ سیکنڈری ایجوکیشن کو یونیورسٹیوں سے الگ کر دیا جائے کیونکہ یونیورسٹیاں پورے نظام کو سنبھالنے کے قابل نہیں رہیں ۔ ان پر دن بدن بوجھ بڑھتا جا رہا ہے ۔ جس سے نظام تعلیم میں زیادہ خرابی پیدا ہوتی جا رہی ہے ۔ جناب والا ۔ اس سفارش کے آنے کے بعد اس کمیٹی کی سفارشات کو معرض التوا میں ڈال دیا گیا کیونکہ وہ کمیٹی زیادہ تر مسلمانوں کے مطالبے پر قائم کی گئی تھی اور اس کی سفارشات میں زیادہ تر مسلمانوں کی ضروریات پورا کرنے کی کوشش کی گئی تھی جو بدیشی حکومت کو کسی بھی صورت میں پسند نہ تھی اور اس کو کسی نہ کسی بہانے اور طریقے سے معرض التوا میں ڈال دیا گیا اور قوم کی ضروریات پوری نہ ہو سکیں

جناب والا ۔ پاکستان بن جانے کے بعد جب گورنر راج صوبہ پنجاب میں قائم ہوا تو اس وقت کے گورنر سردار عبدالرب نشتر نے ایک بار پھر کوشش کی کہ اب ملک اور قوم ہماری ہے ، ہمیں اس ملک کو چلانا ہے ، ہم نے اس

ملک اور قوم کو اکٹھے رکھنا ہے ۔ اس ملک کی بقا کسی قیمت پر برقرار نہیں رہ سکتی جب تک ہم اپنے نظام تعلیم کو بہتر نہ بنالیں اور وہ نظام تعلیم اس ملک و قوم کی ضروریات پر پورا نہ اترے ۔ انھوں نے گورنر بنتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ایک کمشن مقرر کیا ۔ جس کے ذمے یہ کام لگایا کہ وہ ایک جامع رپورٹ پیش کرے کہ کس طرح نظام تعلیم کو بہتر بنایا جاسکتا ہے اور ہماری قومی امنگوں کے مطابق ڈھالا جاسکتا ہے ۔ جس حد تک اس کمیٹی کے ذمے کام لگایا گیا تھا ، یا جس حد تک وہ سمجھ سکتی تھی، ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اس نے غور و خوض کے بعد متفقہ طور پر یہ سفارش کی کہ یونیورسٹی کے پاس سیکنڈری ایجوکیشن نہیں رہنی چاہیے اور اس کے لیے الگ بورڈ قائم کیا جائے ۔ وہ رپورٹ فروری 1952ء میں پیش ہوئی اور رپورٹ پیش ہونے کے بعد اسے یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ اور سینیٹ کے سپرد کر دیا گیا کہ وہ اس کی دوبارہ چھان بین کرے اور اس کے بعد اپنی رائے سے حکومت وقت کو مطلع کرے ۔ 14 جولائی 1953ء کو یونیورسٹی بھی اس امر پر آمادہ ہوگئی کہ یہ سفارش نہایت قابل قبول ہے اور اس صوبے کے لیے نہایت اہمیت رکھتی ہے ۔ اس کے لیے الگ بورڈ بنائے جائیں ۔ 18 جولائی 1953ء کو انھوں نے جن الفاظ میں اس کی منظوری دی ، سینیٹ کے وہ الفاظ میں ایوان کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں :

> In order that the University should have full opportunity to devote itself to its proper sphere of education, a Board of Secondary Education should be established to take charge of the pre-University education. The Board should be an autonomous body with adequate representation from the University and the Education Department.

جناب والا ۔ انھوں نے یہ تجاویز کی روشنی میں اس خطے میں سب سے پہلے پنجاب کو یہ شرف حاصل ہوا کہ 1954ء میں صوبہ پنجاب میں ملک کے اندر سب سے پہلا بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن قائم کیا گیا جو یونیورسٹی سے الگ کیا گیا اور جسے پنجاب بورڈ آف ایجوکیشن ایکٹ 1954ء کے نام سے اس ایوان میں منظور کرایا گیا ۔ ایکٹ منظور ہوگیا ۔ قانون بن گئے مگر قانون

بناتے وقت یہ نہیں سوچا گیا کہ اس کے بنیادی تقاضے کس طرح پورے ہوسکتے ہیں ۔ نتیجہ کیا ہوا ؟ نتیجہ یہ ہوا کہ 1962ء میں ایک بار پھر یہ ضروری محسوس کیا گیا کہ اس قانون کو نئے سرے سے بنایا جائے اور پھر ویسٹ پاکستان اسمبلی میں بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے نام سے ایک نیا قانون پھر بنایا گیا ۔ اس کے بعد بورڈ آف ایجوکیشن آرڈی نینس 1968ء کے تحت دوسرا بورڈ بنایا گیا ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ 1968ء میں تو کوئی قانون نہیں بنا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کوئی نہیں بنا ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جب وزیر قانون صاحب ارشاد فرمائیں تو میں یہی سمجھتا ہوں کہ ان کی بات ٹھیک ہوگی ۔ (قہقہہ) بہر حال جناب والا ۔ میں ان کی یاد داشت کے لیے عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ 1968ء میں دی بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان سرگودھا اور اس ہاؤس میں پیش کئے گئے ۔ اس ہاؤس میں منظور ہوئے اور پھر یہ چلتے بھی رہے ۔ ان کا حشر پھر کیا ہوا ؟ کس طرح یہ موثر رہے اس کا تو خیر آج آپ جواب دے ہی چکے ہیں ۔ ان بورڈوں کی اولین کار گزاری یہ ہے کہ وہاں جعلی اسناد جاری ہو رہی ہیں ۔ جعلی اسناد کے سکینڈل پکڑے جارہے ہیں ۔ کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے ۔ اس اہمیت کا اعتراف کرتے ہوئے آج پھر آپ کو قانون بنانے کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے تاکہ صوبے کا تعلیمی نظام موثر ہو سکے ۔ جناب والا میں عرض کردوں اب بھی سوائے لفظوں کے ہیر پھیر کے اس میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ سوائے اس کے کہ آپ نے اس میں وزیر تعلیم کو لائلپور کا گھنٹہ گھر بنا کر رکھ دیا ہے ۔ اس کے علاوہ بورڈ کو بے معنی چیز بنا کر رکھ دیا ہے اور کوئی اس میں خاص فرق نہیں ہے ۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ اس کی تمام خرابیاں دور کی جائیں اس کے لئے عوام سے رائے لی جاتی ۔ قومی تقاضے پورے کئے جاتے ۔ قوم کی امنگوں پر آپ پورے اترتے ۔ آپ اس کے بنیادی پہلوؤں پر توجہ دیتے لیکن یہ تو آپ سے ہو ہی نہیں سکتا ۔ آپ کی حکومت اور سابقہ تمام حکومتیں یہی کرتی چلی آئی ہیں ۔

یہی طرز عمل اختیار کیا جو آج آپ نے اختیار کیا ہے ۔

جناب والا ۔ تعلیم ایک ایسی چیز ہے جس کی ایک عام آدمی سے لے کر بڑے سے بڑے آدمی کو ضرورت محسوس ہوتی ہے ۔ ایک غریب آدمی سے لے کر صدر مملکت تک کو ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ تمام خبریں اخبارات میں آ بھی رہی ہیں ۔ ہر فرد اس سے متاثر ہوتا ہے ۔ جناب والا جس حکومت کو تعلیم سے دلچسپی نہ ہو ۔ اس کی قوم کی کیا حالت ہوگی ۔ آپ سوچئے ہونگے ہم بہت دانا بینا ہیں ۔ میں مانتا ہوں ۔ قوم نے قانون پاس کرنے کا اختیار تو آپ کو دیا ہے لیکن جناب والا ۔ مشوروں کا اختیار جناب کو نہیں دیا ۔ جناب والا ۔ یہی وجہ ہے کہ قانون ناکام ہو رہے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ 28 سال گزر جانے کے باوجود آج تک نظریہ پاکستان کو تعلیمی اداروں میں نافذ نہیں کر سکے ۔ جناب والا ۔ آپ نے ان قوانین کو قوم سے الگ رکھا ۔ عوام کو لا تعلق رکھا اپنی اجارہ داری کو قائم رکھا ۔ آپ ہی نے نہیں بلکہ پچھلی تمام حکومتوں نے بھی یہی کیا اور اپنی اکثریت کے بل بوتے پر یہی کہتے رہے کہ ہم جو قانون بنا رہے ہیں وہ درست ہے ۔

جناب والا ۔ تعلیم کے سلسلہ میں ملک کے عوام دانشور ۔ اور دوسرے جو اچھے لوگ ہیں ۔ ان سے مشورہ کریں ۔ ہر شخص کو اس میں دلچسپی ہے ۔ آپ کو روز مرہ کا تجربہ تو ہوتا نہیں ہے ۔ آپ کے کام تو ٹیلیفون پر ہو جاتے ہیں ۔ آپ کے بچے تو فیل بھی ہو جائیں تو کسی کی جرأت نہیں کہ ان کو فرسٹ ڈویژن میں پاس نہ کریں ۔ یہی وجہ ہے کہ آج آپ کو بار بار قانون سازی کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے ۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ یہ قوم کی آواز ہے ۔ آپ نے سب سے پہلے اس صوبہ میں دیکھا ہوگا کہ بورڈ آف ایجوکیشن بل جب 1954ء میں پیش ہوا تو اس وقت بھی مسٹر افضل چیمہ جو یہیں میری سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے ۔ انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ تعلیم ہر شخص سے تعلق رکھتی ہے ۔ اس مشتہر کیا جائے ۔ جناب والا ۔ آپ کو قوم سے استفادہ کرنا چاہیے مگر اسے وقت کی حکومت نے بھی اس اہم ترین ترمیم کو محض زعم میں ٹھکرا دیا تھا کہ ہم اکثریت میں ہیں۔ جس زعم میں آج آپ مبتلا ہیں۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ 1962ء میں پھر 1968 میں اور اب چوتھی بار پھر یہ قانون لایا جا رہا ہے۔ پھر پچھلی حکومتوں کی طرح یہ اعادہ کیا جا رہا ہے۔ جناب والا۔ میں یہ

نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ کہہ رہا ہوں ۔ جناب والا ۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی تو ہر قانون میں ترمیم آتی ہے ۔ میں مانتا ہوں یہ درست ہے ۔ مگر یہ ترمیم پبلک ۔ ملک اور عوام کے مفاد کے لئے ہے۔ تعلیم سے ہر کسی کا تعلق ہے ۔ چھوٹے بڑے سے لے کر بڑے سے بڑے آدمی کے لیے برابر اہمیت رکھتی ہے ۔ تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ عوام کو امر میں برابر کا شریک کیا جائے ۔ تاکہ اس پر زیادہ سے زیادہ عمل ہو اور معقول تجاویز مل سکیں اور بار بار قانون سازی نہ کرنی پڑے ۔ جناب والا یہ عوام کے مفاد کے لیے قانون بنایا جا رہا ہے ۔ ہمیں عوام کو ساتھ لے کر چلنا چاہیے ۔ ان کی بھی رائے لینی چاہیے۔ میں حیران ہوں کہ ہماری عوامی حکومت اس سے ڈرتی کیوں ہے ۔ عوام سے ووٹ لینے ہوں تو گلی گلی جاتے ہیں ۔ ووٹ کے لیے گلی گلی جاتے رہے ہیں ۔ اور اب ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب ہم اب بھی گلی گلی جاتے ہیں اور اب بھی گھیراؤ کرواتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اب تو آپ حملہ کرنے کے لیے جاتے ہیں ووٹ لینے نہیں جاتے ۔

جناب والا ۔ حکومت جب حکومت کہلاتی ہے تو اسے چاہیے کہ عوام کو اعتماد میں لے۔ اگر جناب یہ ضروری چیز نہ ہوتی اور غیر ضروری چیز ہوتی تو ممبران جب ایک دفعہ منتخب ہو کر آ جاتے ۔ ان کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ۔ عوام سے کوئی سروکار نہ رہتا ۔ مگر ایسا نہیں ہے ۔ آپ تو یہ سمجھتے ہیں کہ ایک دفعہ حکومت میں آ جانے کے بعد ہم دانا و بینا ہیں ۔ ہمارا عوام سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اگر جناب یہ بات ہوتی تو پھر یہ پروویژن رکھی ہی نہ جاتی ۔

جناب والا ۔ تمام جمہوری ممالک میں ۔ تمام مہذب ملکوں اور تمام پرخلوص حکومتوں میں یہ روایت رہی ہے کہ عوام کو برابر کا شریک سمجھا جائے اور ایسا کیا جاتا رہا ہے ۔ معلوم نہیں ہمارے صوبے کی حکومت عوام سے کیوں گھبراتی ہے ۔ جناب والا ۔ میں بھی یہ ترمیم 4 سال سے پیش کرتا چلا آ رہا ہوں اور اب بھی آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ یہ بل عوام کے مفاد میں ہے ۔ اس لئے اس پر غور کرنے سے پہلے اسے پاس کرنے سے پہلے عوام کے پاس

بھیج دیا جائے تاکہ اس پر مناسب رائے لی جاسکے ۔ آپ عوام کے پاس تو اس وقت بھیجتے ہیں ۔ جب اس کے ساتھ قانون کا ڈنڈا لگا ہوا ہوتا ہے ۔ معلوم نہیں ۔ خوشدلی کے ساتھ یہ کام کیوں نہیں کرتے ۔ عوام کی دلی تجاویز تو اس کے ساتھ ہوتی نہیں ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آپ بار بار قانون سازی کرتے رہتے ہیں ۔ اس ایوان کا قیمتی وقت اور سرمایہ بھی ضائع کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قانون غیر موثر ہو کر رہ جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں آپ کو کیا اعتراض ہے ۔ اگر آپ اس صوبہ پنجاب کے لیے یہ قانون بنا رہے ہیں ۔ تو یہ کیسے قانون آپ بنا رہے ہیں ۔ اگر آپ کی نیت پر خلوص ہے کہ ہم اس صوبے کا نظام تعلیم بہتر بنائیں۔ جیسا کہ آپ نے پری ایمبل میں لکھ دیا ہے۔ تو اسے عوام کے پاس بھیج دیں ۔ دو ماہ کے بعد تجاویز آ جائیں گی لیکن آپ ایسا نہیں کریں گے ۔ آپ کہیں گے کہ نہیں صاحب آپ رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ آپ تاخیر پیدا کر رہے ہیں۔ ہم تو صاحب اس کو بہت جلدی نافذ کرنا چاہتے ہیں ۔ تو آپ کے بہت جلدی نفاذ کی کارگزاری بھی میرے پاس موجود ہے ۔ جس میں آپ کی دلچسپی ہے ۔ آپ کے اس قانون کے جلد نفاذ کے سلسلہ میں اس کا کھلا اور بین ثبوت یہ آرڈیننس پڑا ہوا ہے۔ یہ وہ آرڈیننس ہے جو کہ 22-5-1975 کو آئین کے آرٹیکل 128 کا صریحاً غلط استعمال کرتے ہوئے نافذ کیا گیا اور اس میں یہ خیال تک نہیں رکھا گیا جناب والا۔ یہ اسی بل کی مطابقت میں ہے ۔ کہیں آپ خیال کریں کہ اس کا دوسرے بل سے تعلق ہے ۔ میں دوسرے بل کی بات نہیں کر رہا ہوں ۔ اس بل کے متعلق بات کر رہا ہوں معلوم نہیں کہ یہ آرڈیننس کی بیماری آپ کو کیوں لاحق ہوئی ہے ۔ بار بار کہنے کے باوجود کہ یہ ہماری حکومت ان آرڈیننسوں سے نہیں چلے گی ۔ یہ زیادہ سے زیادہ بل لائیں اور اس ایوان سے پاس کرائیں اور پھر جناب والا لطیفہ یہ ہوا کہ آرٹیکل 128 جو کہ صرف ہنگامی حالات میں گورنر کو یہ اختیار دیتا ہے ۔ جو سخت ضرورت میں اور جب بہت زیادہ ضرورت پڑے تو وہ قانون نافذ کرے اور تین ماہ تک یہ قانون موثر ہوگا ۔ ایمرجنسی کی صورت میں یہ قانون آرڈیننس کی شکل میں گورنر سے منظور کرایا گیا تھا اور فوراً نافذ کرنا تھا ۔ اس کی شق میں ہے کہ ۔

It shall come into force on such date as may be notified by Government in Official Gazette.

حالانکہ آرٹیکل 128 کی پروویژن اس وقت استعمال کرتے ہیں جبکہ اس کے نفاذ کی فوری ضرورت محسوس ہو اور اس آرڈیننس کا نفاذ فوری مطلوب ہو۔ مگر آپ کے تو آرڈیننس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ اس وقت نافذ ہوگا جب حکومت مناسب سمجھے گی ۔ تو پھر جناب والا ۔ آرڈیننس کی ضرورت کیسی تھی ۔ اور اگر آرڈیننس کرایا گیا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر آپ صرف اس ایک دلیل اور ایک جواز کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اس لیے اس کا نفاذ نہیں کیا تھا کہ عوام کی رائے لینا چاہتے تھے ۔ ہم پبلک کو اعتماد میں لینا چاہتے تھے ۔ اس کے لئے طریق کار یہ ہے کہ اسمبلی میں یہ پیش ہو اور اسمبلی میں یہ تحریک آئے کہ اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کرائیں ۔ اس لیے ہم نے اس آرڈیننس کو lapse قرار دیا ہے یعنی آرڈیننس کی جو تین ماہ کی مدت ہوتی ہے وہ آرڈیننس تین ماہ کے بعد lapse ہو گیا اور جس کے لیے emergensy powers استعمال کی گئی تھیں ۔ آپ نے آئین کے ساتھ کیا کیا مذاق نہیں کیا ہے ۔ .....

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ ہاؤس کورم میں نہیں ہے —

Mr. Deputy Speaker. Let there be a counting.

Count was laker

(At this stage Mr. Speaker took the Chair)

Mr. Speaker. The House lacks quorum.

حاجی صاحب ابھی آپ کو بولنا ہے

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں جناب ۔

Mr. Speaker. The House is adjourned till 9.00 to-morrow

(ایوان کی کارروائی 18 نومبر 1975ء بروز منگل نو بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گئی)

صوبائی اسمبلی پنجاب

چھٹی صوبائی اسمبلی پنجاب کا سولھواں اجلاس

منگل ۔ 18 نومبر 1975ء

(سہ شنبہ 13 ذیقعد 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے نو بجے صبح منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

پارہ ۲۵ ۔ سورہ ۴۵ ۔ رکوع ۱۸ ۔ آیات ۱۸ تا ۲۱

پھر ہم نے تم کو دین کے کھلے رستے پر قائم کر دیا تو اسی راستے پر چلے چلو اور نادانوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلنا ۔ یہ لوگ اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے اور ظالم تو ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور اللہ برائیوں سے پرہیز کرنے والوں کا دوست ہے ۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے دانائی کی باتیں ہیں اور یقین رکھنے والوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے ۔

جو لوگ ناپسندیدہ کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ایسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے ہیں اور ان کی زندگی اور موت یکساں ہوگی ۔ وہ لوگ جو دعوے کرتے ہیں وہ برے ہیں ۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور آن کے جوابات

ضلع جہلم کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے رقم کی تخصیص

*4198 ۔ مرزا فضل حق ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع جہلم کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے 69-1968 سے لے کر 72 - 1971ء تک ہر سال کل کتنی رقم مخصوص کی گئی تھی اور اس رقم میں سے ہر تحصیل میں کس کس سکیم کے تحت کتنی رقم خرچ کی گئی ۔

(ب) ڈسٹرکٹ فنڈ سے کس قدر ریسٹ ہاؤسز تعمیر کیے گئے اور ہر ریسٹ ہاؤس پر کیا لاگت آئی ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) صوبائی ترقیاتی پلان قومی منصوبے کی حدود کے اندر تیار کیے جاتے ہیں ان میں سیکٹر اور سکیموں کے لیے رقوم مختص کی جاتی ہیں جن کا تعین ان کی آپس کی ترجیحات کو صوبائی سطح کی بنیاد پر طے کرنے کے بعد کیا جاتا ہے اس لیے یہ بات عیاں ہے کہ ترقیاتی منصوبوں کے لیے رقوم کا تعین و تخصیص عام طور پر ضلع وار نہیں کیا جاتا ۔

جناب والا ۔ لکھے ہوئے جواب کے علاوہ میں عرض کرتا ہوں کہ اس سال سے البتہ میں نے یہ شروع کیا ہے کہ ہماری تمام 76 - 1975ء کی جو اکنامکس ڈویلپمنٹ پلان ہے اس کو میں نے ضلع وار اس قسم کا کروایا ہے کہ ضلع وار تقسیم کروا کے چھپوا کے تقریباً تمام عوامی نمائندگان کے ضلعوں میں پہنچ گیا ہے ۔ اس سے پہلے جس وقت یہ سوال کیا گیا ہے کہ 69 - 1968ء سے لے کر 72 - 1971ء تک کل کتنی رقم مخصوص کی گئی تھی اس وقت یہ سسٹم نہیں تھا ان Annual Development Plans of the Province کو ضلع وار تقسیم کیا گیا ۔ اب البتہ یہ شروع ہے اور آپ کو مل سکتا ہے ۔

اب میں چھپے ہوئے جواب کا باقی حصہ پڑھے دیتا ہوں ۔
البتہ دیہی ترقیاتی پروگرام (جس کا نام اب عوامی ترقیاتی پروگرام ہے) میں رقوم کی تخصیص ضلع وار کی جاتی تھی ۔ 69 - 1968ء سے 72 - 1971ء تک ضلع جہلم کو کل رقم 25,84,84,9.00 روپے بذریعہ دیہی ترقیاتی پروگرام دی گئی *(گوشوارہ نمبر 1 ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) اس رقم کی تحصیل وار تقسیم گوشوارہ نمبر 2 تا 5 میں درج ہے جو ایوان کی میز پر رکھ دیے گئے ہیں۔

(ب) اس مدت میں کوئی ریسٹ ہاؤس تعمیر نہیں کیے گئے ۔ اس لیے اس مد کے تحت کوئی رقم خرچ نہ کی گئی تھی ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ جس وقت ضلع کے لیے 72 - 1971ء کے فنڈ مخصوص کیے گئے تھے تو جب بعد میں سیلاب آیا .....

مسٹر سپیکر ۔ یہ ضلع جہلم کے متعلق سوال ہے ؟

with specific reference to Jhelum District.

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ کوئی بات نہیں ہے ۔ اس میں کوئی عیب نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ میں آپ کو prompt کر رہا ہوں کہ آپ میانوالی کے متعلق سوال لکھ کر بھیجیں تاکہ وہ آپ کو جواب دیں ۔ اب آپ prompt نہیں ہوتے ہیں اور ضمنی سوالات پر گزارہ کرتے ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں کہ میں نے جو چار سال سے سوالات ادھر بھیجے ہیں وہ ابھی تک نہیں نکلے ۔ (قہقہہ) اگر آپ کہیں تو میں لکھ دوں گا ۔ لیکن وہ جب اگلی اسمبلی آئے گی تو وہ دیکھ لے گی ۔ تو جناب میں عرض کر رہا ہوں اس میں کوئی قباحت نہیں ۔ جناب والا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جو فنڈز 1972ء میں ضلع کے لیے مختص کیے گئے تھے وہ 1973ء کے سیلاب میں ضبط کر لیے گئے یعنی روک لیے گئے کیونکہ وہ

---

* گوشوارہ مہیا نہیں کئے گئے ۔

سیلاب پر روپیہ خرچ ہوا ہے تو کیا وہ فنڈ ہمیں دوبارہ ملیں گے یا نہیں ملیں گے اور بالخصوص پسماندہ اضلاع کو ؟

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب یہ ضمنی سوال اس سوال کا نہیں بنتا ہے ۔

لاہور شہر میں ناقص صفائی اور سڑکوں کی زبوں حالی

*4202 ۔ مرزا فضل حق ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ لاہور میں صفائی کا انتظام نہ ہونے اور سڑکوں کی زبوں حالی کے متعلق عوام کی شکایات بہت بڑھ گئی ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میونسپل کارپوریشن اور لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ نے ان مسائل اور مشکلات کے ازالہ کے لیے کوئی مناسب کارروائی نہیں کی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت لاہور کو ایشیا کا خوبصورت ترین شہر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جزو (الف) میں درج شکایات کا جلد از جلد ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں ۔ صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے مسلسل اقدامات کیے جا رہے ہیں ۔

لاہور کی ناقص صفائی اور سڑکوں کی ناگفتہ بہ حالت کی وجوہات یہ ہیں ۔ عملہ صفائی کی کمی ۔ منصوبہ بندی کے بغیر آبادیوں کا قیام ۔ مکانات کی تعمیر ۔ سرمایہ کی کمی ۔ پانی کے نکاس کا فقدان ۔ شہر میں 60 ۔ 70 ہزار مویشیوں کی موجودگی ۔

لاہور میونسپل کارپوریشن کو اپنے بجٹ کا ایک تہائی حصہ صحت اور صفائی پر صرف کرنے اور لاہور کو ایشیا کا پہلا خوبصورت شہر بنانے کا فخر حاصل ہے ۔ شہر کی حدود میں چھ سو دیہات شامل ہیں جن کی کچی سڑکوں ۔ پانی کے نکاس کا انتظام کرنے کے لیے تخمینہ لگایا گیا ان دیہات میں شہری ضرورتوں کو پیدا کرنے کے لیے صفائی کی تکمیل کے لیے 20 کروڑ روپے کی ضرورت ہے جب کہ اتنی خطیر رقم فوری طور پر مہیا کرنا ممکن نہیں ہے ۔ اس کے باوجود لاہور کارپوریشن اس کوشش میں مصروف ہے کہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے مختلف ذرائع سے مطلوبہ رقم حاصل کرنے اور اس کے بعد شہری ضروریات کا ایک اہم حصہ مکمل ہو جائے گا ۔ شہر میں پختہ سڑکوں کی لمبائی 480 میل ہے جن کی شکست و ریخت پر سالانہ 70 ہزار روپیہ خرچ آتا ہے اور 150 میل کے راستے کچے پڑے ہیں ان کو پختہ کرنے کے لیے ایک کروڑ 75 لاکھ روپے مطلوب ہیں ۔ آئندہ مالی سال میں اس غرض کے لیے 35 لاکھ روپے مخصوص کر دیے گئے ہیں جو سڑکوں کی شکست و ریخت پر خرچ ہوں گے ۔ ان پر پانی کا ٹھہراؤ یا جب پانی کی مقدار یا دوسری وجوہات معمول سے زیادہ ہوتی ہے تو نکاسی آب اکثر مقام پر معطل ہو جاتا ہے ۔ سڑکیں جلدی خراب ہو جاتی ہیں اور سڑکوں کا عمومی انتظام بہتر بنانے کے لیے لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کوشش میں مصروف ہے ۔ اور لاہور کارپوریشن نے بھی اس غرض کے لیے ایک کروڑ 50 لاکھ روپے فراہم کیے ہیں ۔ چونکہ اکثر مقامات پر sewerage موجود نہیں ہے اور بعض جگہوں پر نالیوں کی کم وسعت اور آبادیوں میں بے تحاشہ اضافہ روکاوٹ کا باعث ہوتی ہیں جو پانی کا بوجھ اٹھانے کی متحمل نہیں ہو سکتیں اس لیے جگہ جگہ گندہ پانی کھڑا ملتا ہے ۔

آبادی میں اضافہ کی وجہ سے شہریت میں فقدان کا باعث ہے کوڑا کرکٹ کی حد مقدار سے زیادہ بڑھ چکی ہے ۔ ٹرکوں کی سابقہ تعداد ان ڈھیروں کو اٹھانے کے لیے کافی نہیں ۔ سابقہ مالی سال میں دس نئے ٹرک اس خدمت کے لیے

معمور کیے گئے تھے جب کہ آئندہ مالی سال میں 30 نئے ٹرک خریدنے کے لیے رقم مخصوص کر دی گئی ہے اور اس طرح لاہور میں کوڑا کرکٹ اٹھانے والی گاڑیوں کی تعداد دگنی ہو جائے گی اور یہ اضافہ صفائی کی حالت بہتر بنانے کا باعث ہوگا ۔ حکومت لاہور کو ایشیا کا خوبصورت ترین شہر بنانے کا مصمم ارادہ رکھتی ہے اور مسلسل کوشش کی جا رہی ہے ۔ شمالی لاہور میں گندے پانی کے جوہڑ پر کرا دیے گئے ہیں ۔ ان آبادیوں تک جانے کے راستے کی دشواریوں کو ختم کرنے کے لیے لاہور میونسپل کارپوریشن نے محکمہ ریلوے کو 50 لاکھ روپے دے دیے ہیں اور اب ایک سوریہ پل اور دو سوریہ پل کے علاوہ نئی گزر گاہیں تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں ۔ لوئر مال تک اور شالیمار لنک روڈ کی توسیع کا کام شروع ہو چکا ہے ۔ ناصر باغ کو بنایا جا رہا ہے ۔ مال روڈ ٹولنٹن مارکیٹ کو گرا کر ایک بارہ منزلہ خوبصورت عمارت کا منصوبہ شروع ہو چکا ہے ۔ لاہور ریلوے سٹیشن اور اس کے مضافات کو بنانے کا منصوبہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے ۔ اسمبلی ہال کے احاطے میں پارک بنائے جا چکے ہیں اس طرح شہر کے متعدد مقامات پر پارکیں اور باغ بن رہے ہیں غلاظت کو پھیلانے میں اور شہر کو بدنما کرنے میں مویشیوں کا بہت بڑا دخل ہے ان کو شہر سے باہر نکالنے کے لیے اور وہاں آباد کرنے کے لیے ریونیو بورڈ زمین کا بندوبست کر رہا ہے امید کی جاتی ہے کہ ان کوششوں کی تکمیل کے بعد انشاءاللہ لاہور کی صفائی کا معیار بلند ہو جائے گا اور اس کو خوبصورت بنانے کی خواہش تکمیل تک پہنچے گی ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں یہ بات ہے کہ لاہور شہر کے علاوہ پنجاب کے دیگر شہروں میں عموماً اور لائلپور شہر میں خصوصاً صفائی کا انتظام نہیں ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال لاہور کی صفائی کے متعلق ہے آپ اپنا ضمنی سوال اس حد تک محدود رکھیں ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ میں دیگر شہروں کے متعلق نہیں پوچھتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نوٹس کے بغیر سوال نہیں پوچھ سکتے ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ اچھا میں لاہور کے بارہ میں سوال کرتا ہوں ۔ کیا وزیر موصوف اس امر سے اتفاق فرمائیں گے کہ جو فنڈ تعمیراتی منصوبوں کے

لیے مخصوص ہوتے ہیں ان کا تین چوتھائی حصہ سال کے آخری حصہ میں صرف ہوتا ہے اور چوتھا حصہ سال کے اول میں خرچ ہوتا ہے اور وہ اس لیے کیا جاتا ہے تا کہ تعمیراتی کاموں کی انسپیکشن نہ ہو سکے اور عوامی روپیہ کی اس طرح خرد برد میں آسانی ہو سکے ؟

مسٹر سپیکر ۔ کیا سڑکوں کی تعمیر کے سلسلے میں ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ اس کے لیے ہم خرچ کریں گے ۔ اور جو ممبر صاحب فرما رہے ہیں وہ درست نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا سوال یہ ہے کہ لاہور شہر کو خوبصورت بنانے کے لیے سڑکوں کی جو تعمیر کی جا رہی ہے اس میں سال کے نو مہینے کام نہیں ہوتا اور سال کے آخری تین مہینوں میں کام ہوتا ہے ۔ تا کہ کام کی چیکنگ وغیرہ نہ ہو سکے ۔

وزیر تعلیم ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ ہم تمام سال کام کرتے رہتے ہیں جب ہمیں فرصت ملتی ہے ہم اس کام کی طرف توجہ دیتے ہیں لیکن چونکہ سڑکوں میں موسم کا دخل ہے لک کو گرم کرنا ہوتا ہے یہ گرمی میں ہوتی ہے کبھی برسات ہوتی ہے موسم بدلتے رہتے ہیں ۔ کام بھی چلتے رہتے ہیں ۔ ان کو کس نے کہا ہے کہ کام صرف سال میں تین مہینے ہوتا ہے ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب یہ اعداد و شمار جمع کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس طرح بحث کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ اگر آپ نے کوئی سوال پوچھنا ہے تو آپ پوچھیں ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ وزیر موصوف نے بتایا ہے کہ یہ درست نہیں ہے ۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں ۔ کیا سڑکیں بنانے کا کام سردیوں میں نہیں کیا جاتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے دوبارہ تقریر شروع کر دی ہے ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ سڑکوں کے علاوہ شہر کی گلیوں میں گندگی کے ڈھیر لگائے جاتے ہیں اس میں بھی سیزن کی کوئی قدغن ہے اور سیوریج کا کوئی بندوبست نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ اگر موسم اجازت دے تو تمام کام ہوتا ہے اگر موسم اجازت نہ دے تو کام نہیں ہوتا ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ اعداد و شمار دیکھ لیں کہ سال کے آخر میں کتنا فنڈ خرچ ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں بحث کی اجازت نہیں ہو گی ۔

مسٹر شیر محمد بھٹی ۔ جناب میں خوش ہوں کہ لاہور کے متعلق سوال دریافت کیا گیا ہے اور لاہور شہر کی تعریف کی گئی ہے کہ اس کو ایشیا کا خوبصورت شہر بنایا جائے گا ۔ جہاں تک مجھے علم ہے قائد عوام کی جانب سے پچھلی دو حکومتوں کو اس ضمن میں ہدایات آتی رہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ سوال پوچھیں ۔

مسٹر شیر محمد بھٹی ۔ میں سوال پر آتا ہوں ۔ مینار پاکستان کا مجھے علم ہے کہ اس کے ایک حصہ میں کتوں کی ریس کے لیے یہ جگہ لیز پر دی گئی ہے تو میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ پھر لاہور کس طرح خوبصورت بن سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنا ضمنی سوال کریں ۔

مسٹر شیر محمد بھٹی ۔ اگر آپ نے اس شہر کو خوبصورت بنانا ہے تو اس لیز کو ختم کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ lease لاہور کو خوبصورت بنانے میں حائل ہے ۔ کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ اس کو ہم نے دور کر دیا ہے ۔

میاں محمد ریاض ۔ لاہور شہر کی ترقیاتی سکیموں کے سلسلے میں حکومت کیا کر رہی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو علیحدہ سوال ہے اگر اس سے متعلق سوال پوچھنا ہے تو پوچھیں ۔

چنگڑانوالہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں بجلی کی فراہمی

*4263 ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ چنگڑانوالہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کا ایک بہت بڑا قصبہ ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت نے متذکرہ بالا قصبہ میں ٹیوب ویل نصب کر دئے ہیں لیکن قصبہ مذکور میں بجلی مہیا نہیں کی گئی جس کی وجہ سے عوام کو سخت تکلیف ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ قصبہ میں بجلی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) یہ حقیقت ہے کہ چنگڑانوالہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کا ایک قصبہ ہے ۔

(ب) یہ درست ہے کہ سکارپ ٹیوب ویل کی لائن قصبہ مذکور سے تقریباً 3300 فٹ کے فاصلہ پر واقع ہے اور قصبہ میں بجلی مہیا نہیں کی گئی ۔

(ج) استثنائی پیلز ورکس پروگرام میں قصبہ مذکورہ کو بجلی مہیا کرنے کی کوئی تجویز نہیں ہے اور نہ ہی اس کام کے لیے کوئی فنڈز مہیا کئے گئے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ 3300 فٹ کے فاصلے پر اگر بجلی موجود ہو تو قصبہ کو بجلی فراہم کرنے پر کتنی لاگت آئے گی ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو ایک مکمل سوال ہے ۔ اس کے لیے آپ الگ سوال دیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ نہیں جناب ۔ ان کے پاس ایک واضح جواب ہونا چاہیے کہ اس پر کتنی لاگت آئے گی ۔

Mr. Speaker. It is a matter of policy at this stage.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ قصبے میں بجلی مہیا نہیں کی گئی کیونکہ فاصلہ اتنا ہے ۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ اتنے فاصلے پر بجلی کرنے پر کتنی لاگت آئے گی ؟

مسٹر سپیکر ۔ اگلا سوال

ڈسٹرکٹ کونسل گجرات کے مدرسین کو بقایا جات کی ادائیگی

*4703 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل گجرات نے اپنے ان مدرسین کو جو قبل از 1962ء ریٹائر ہو گئے تھے ۔ 1-4-1965 سے پنشن کے مستحق قرار دے دیا تھا ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ ریٹائرڈ مدرسین میں سے کچھ مدرسین کو تو پنشن اور بقایا جات 1-11-1970 سے ادا کر دئے گئے ہیں مگر کچھ مدرسین اس سے ابھی تک محروم ہیں ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کتنے مدرسین کو بقایا جات ادا کئے گئے ہیں اور کتنے مدرسین کو ابھی تک ادا نہیں کئے گئے اور ان کے بقایا جات ادا نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں ۔ نیز باقی مدرسین کو کب تک بقایا جات کی ادائیگی ہو جائے گی ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) تمام ریٹائرڈ مدرسین کو ان کے بقایا جات ادا کئے جا چکے ہیں ۔

جلالپور روڈ پر نالی کی تعمیر

*5223 ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسٹر ناگی ایڈمنسٹریٹر بلدیہ شجاع آباد کے دوران ملازمت بلدیہ مذکور نے جلالپور روڈ پر ایک نالی تعمیر کی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نالی کی تعمیر پر مخصوص شدہ رقم سے زائد رقم صرف کی گئی تھی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اس بارے میں ابھی تک کوئی تحقیقات نہیں کرائی گئی ۔

(د) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک متعلقہ قصور وار افسران کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرنے کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جواب (ب) کی وجہ سے سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(د) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

بلدیہ جلالپور پیروالہ کے ریٹائرڈ ویکسی نیٹر کو واجبات کی ادائیگی

*5323 ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حافظ نواب دین خان ویکسی نیٹر جلالپور پیروالہ ضلع ملتان ملازمت کے 23 سال مکمل کرنے کے بعد اکتوبر 1971ء میں ریٹائر ہوا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب تک دو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود مذکورہ ویکسی نیٹر کو گریجویٹی اور پنشن کے حقوق عطا نہیں کئے گئے جب کہ اسی بلدیہ کے دیگر ملازمین کو جو اس کے بعد ریٹائر ہوئے تھے پنشن مل رہی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ دور میں مذکورہ ضعیف العمر ریٹائرڈ ملازم پنشن نہ ملنے سے سخت پریشانی میں مبتلا ہے۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ملازم مذکور کو اب تک دو سال سے ریٹائرمنٹ کے بعد تک پنشن و گریجویٹی کے حقوق سے کیوں محروم رکھا گیا۔ کیا حکومت بلدیہ مذکور کو ہدایات جاری کرنے کو تیار ہے کہ مذکورہ ویکسی نیٹر کو اس کے پنشن و گریجویٹی کے حقوق فوری طور پر دئے جائیں؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) اس طور پر درست ہے کہ حافظ نواب الدین خان سینٹری سپروائزر بلدیات تعینات تھے نہ کہ ویکسی نیٹر بلدیہ اور بطور سنیٹری سپروائزر بلدیہ 23 سال ملازمت کے بعد ریٹائر ہوئے۔

(ب) ڈائریکٹر لوکل فنڈ آڈٹ ملتان ریجن کے چند قانونی و دیگر اعتراضات کی وجہ سے سینٹری سپروائزر مذکور کو ایسی مراعات نہیں دی جا سکیں۔ کمشنر ملتان سے ضروری وضاحت طلب کرنے کے بعد اس معاملہ میں متعلقہ حکام کو ضروری احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں تا کہ ملازم مذکور پنشن کی مراعات حاصل کر سکے۔

(ج) اتفاق ہے۔

(د) اس کا جواب جزو (ب) میں دیا گیا ہے۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ کیبنٹ کی ذمہ داری مشترکہ ہے لیکن عام طور پر جب متعلقہ وزیر ایوان

میں موجود ہوں تو روایت یہ رہی ہے کہ وہ خود جواب دیا کرتے ہیں ۔ لیکن یہ کیا بات ہے کہ متعلقہ وزیر ایوان میں موجود ہیں اور وہ خود جواب نہیں دے رہے ۔ کیا ان کے یہ اختیارات بھی چھین لیے گئے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے سوال کا جواب دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ کے سوال میں اس کا جواب موجود ہے ۔

شجاع آباد میں سرکاری اداروں کو بجلی کی فراہمی

*5327۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع علی پور سادات تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں بجلی کی فراہمی کافی عرصہ سے جاری ہے اور آبپاشی کے لیے ٹیوب ویلوں اور گھریلو مصرف کے لیے کافی عرصہ سے بجلی دی جا رہی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ موضع میں سرکاری ادارہ جات سول ڈسپنسری سکول اور ویٹرنری ڈسپنسری کو ابھی تک بجلی فراہم نہیں کی گئی ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ اداروں کو جلد از جلد بجلی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔ ہماری لائنیں ان ادارہ جات کے قریب موجودہ ہیں لیکن تا حال ان اداروں کو بجلی مہیا کرنے کے لیے محکمہ کے پاس کوئی درخواست درج نہیں کرائی گئی ۔ درخواستیں موصول ہونے پر فوری کارروائی کی جائے گی اور جلد از جلد بجلی مہیا کر دی جائے گی ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب کی وساطت سے میں وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کروں گا کہ دیہات میں ڈسپنسریوں اور سکولوں جیسے اہم ادارہ جات کے لیے درخواستوں پر انحصار کرنے کی بجائے ایک سرکلر کیوں نہیں جاری کر دیتے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا سوال اس طرح ہو سکتا ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ سرکاری اداروں بالخصوص سکولوں اور ڈسپنسریوں کے لیے حکومت خود کوئی سرکلر جاری کرے گی کہ وہاں بجلی مہیا کی جائے۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جی ہاں ۔ میرا سوال یہی ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر جگہ سکولوں اور ڈسپنسریوں کے لیے اسی قسم کے حالات میسر ہوں جیسے یہاں ہیں ۔ ویسے بھی واپڈا فیڈرل گورنمنٹ کے تحت آتا ہے تو میں آج ہی واپڈا اتھارٹی کو لکھ دوں گا کہ جہاں ایسی آسانیاں میسر ہوں وہاں کام جلد کیا جائے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ میں ان کا مشکور ہوں کہ وہ پورے پنجاب کے لیے یہ پالیسی اختیار کر رہے ہیں ۔ جہاں تک موضع علی پور سادات کا تعلق ہے میں درخواست کرتا ہوں کہ وہاں جلد بجلی مہیا کی جائے ۔

بس سٹینڈ کی منتقلی

***5345 ۔ چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ میرے نشان زدہ سوال نمبر 4013 کے جواب کے حوالہ سے جو مورخہ 30 جنوری 1974ء کو ایوان میں دیا گیا تھا ۔ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ معاملہ توسیع حدود کمیٹی ملتان زیر تجویز ہے اور لاری اڈا توسیع ہونے پر شہر سے باہر منتقل کر دیا جائے گا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو یہ توسیع حدود اور منتقلی بس سٹینڈ تقریباً کتنے عرصہ میں مکمل ہو جائے گی ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) بلدیہ ملتان کی حدود میں توسیع ہو چکی ہے ۔ اور لاری اڈا کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا بھی فیصلہ ہو چکا ہے ۔

(ب) بس سٹینڈ کی منتقلی کے بارے میں تاریخ کا تعین نہیں کیا جا سکتا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر متعلقہ یہ بیان فرمائیں گے کہ وہ کون سی رکاوٹ ہے جس کی وجہ سے تاریخ کا تعین نہیں ہو سکتا ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس کے لیے صرف جگہ کا تعین ہی نہیں کرنا کہ ایک مصیبت اٹھا کر دوسری جگہ مصیبت لوگوں کے سر تھوپ دیں ۔ ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ اس کے لیے کون سی جگہ موزوں ہے جہاں ہم اس اڈے کو لے جائیں تا کہ وہاں کے لوگ اعتراض نہ کریں اور یہ نہ ہو کہ ہم ایک جگہ سے مصیبت کو اٹھا کر دوسروں کے گلے میں ڈال دیں ۔ ہم انشاء اللہ جلد اس اڈے کو باہر لے جانے والے ہیں آپ ذرا انتظار کریں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ ابھی وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ اس لاری اڈے کو باہر لے جانے کا فیصلہ ہو چکا ہے ۔ میرے خیال میں جب فیصلے کیے جاتے ہیں تو یہ تمام باتیں اور ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے بلکہ ان کو مد نظر رکھا جانا چاہیے ۔

وزیر تعلیم ۔ یہ ضروری نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ مختصر طور پر اس سوال کو یوں پیش کر سکتے ہیں کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ جب لاری اڈہ کو توسیع دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا تو اسے باہر لے جانے کا فیصلہ بھی کیا گیا تھا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ یہ اڈہ باہر منتقل کیا جائے گا تو اس کے ساتھ ہی ان تمام رکاوٹوں کو سامنے رکھنا چاہیے تھا ۔ اگر ان تمام باتوں کو سامنے رکھا جاتا تو تاریخ کا تعین بھی ہو جاتا ۔ اگر اب تاریخ کا تعین نہیں ہوگا تو

اس سکیم پر عمل درآمد کیسے ہوگا اور یہ فیصلہ صرف کاغذوں میں ہی پڑا رہے گا۔

مسٹر سپیکر۔ آپ تو تفصیلات کی بات کر رہے ہیں۔

سید تابش الوری۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ جب اس لاری اڈے کو باہر لے جانے کا فیصلہ ہوا تھا تو کیا یہ فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ اسے کہاں منتقل کیا جائے گا؟

وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ لوگوں کو اصرار تھا کہ اس اڈے کو وہاں سے باہر منتقل کر دیا جائے۔ تو ہمارے لیے مسئلہ یہ تھا کہ اس کے لیے موزوں جگہ تلاش کی جائے۔ لیکن مالی مجبوریاں سامنے آئیں اور یہ بات بھی سامنے آئی کہ وہاں جو روپیہ صرف کیا گیا تھا وہ ضائع جائے گا ہم اسے ایسی جگہ لے جانا چاہتے ہیں جہاں آنے والی حزب اختلاف یہ سوال نہ اٹھائے کہ اسے وہاں سے بھی اٹھا کر کسی دوسری جگہ لے جائیں۔ اگر وہ ذرا توقف فرمائیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم پہلی فرصت میں اس اڈے کو باہر لے جانے والے ہیں۔

وہاڑی کی میونسپل حدود میں توسیع

*5774۔ میاں خورشید انور۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ وزیر بلدیات نے دسمبر 1973ء میں اپنے دورہ وہاڑی کے موقع پر وہاڑی کی میونسپل حدود میں توسیع کرنے کا حکم دیا تھا۔ اگر ایسا ہے تو اس سلسلہ میں کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی)۔ جناب والا۔ میں اپنے عزیز دوست اور معزز ممبر کی خوشی کے لیے یہ عرض کرتا ہوں کہ وہاڑی کی میونسپل حدود میں توسیع کے احکامات جاری ہو چکے ہیں۔

میاں منظور احمد موہل۔ انہوں نے کہا ہے کہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ لیکن اس فیصلے پر عمل کب ہوگا؟

مسٹر سپیکر ۔ فیصلے کے ساتھ ہی عمل نہیں ہو جاتا ؟

میاں منظور احمد موہل ۔ فیصلہ اور بات ہے ۔ اس پر عمل درآمد دوسرا مرحلہ ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں کئی ضروری باتیں ہوتی ہیں ۔ مثلاً یہ فیصلہ ہم نے مارچ 1975ء میں ، یعنی ابھی کیا ہے ۔ اب اس کے لیے اور بھی لوازمات ہوتے ہیں جن کی تکمیل اشد ضروری ہوتی ہے ۔ پیشتر اس کے کہ اس فیصلے کو ہم عملی جامہ پہنالیں ۔ میرے خیال میں موہل صاحب مجھ سے زیادہ اس بارے میں واقف ہیں ۔ ان کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ۔ جو کہف انہوں نے سوال کیا ہے ۔ فکر کی کوئی بات نہیں ہے ۔ ہم عنقریب کر رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ مارچ میں فیصلہ ہونے کے باوجود ابھی تک اس پر نوٹیفکیشن کیوں نہیں ہوا ؟ اس تاخیر کی کیا وجوہ ہیں ؟

میاں خورشید انور ۔ میرے خیال میں آپ کا جواب بہت پہلے کا ہے ۔ اس پر عمل ہو چکا ہے ، حدود بڑھ چکی ہیں ، کام بھی مکمل ہو گیا ہے ۔ غالباً آپ کا سوال پرانا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ تو آپ ان کو جواب دے دیں ۔ (قہقہہ)

بجلی کی چوری

*5808 ۔ میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) صوبہ میں گذشتہ دو سال کے عرصہ میں بجلی کی چوری کے کتنے کیس پکڑے گئے نیز اس چوری سے کتنا نقصان ہوا تھا ۔

(ب) ان دو سالوں میں بجلی چوری کے کتنے مقدمے عدالتوں کے سپرد کئے گئے اور ان میں سے اب تک کتنے مقدموں کا فیصلہ ہوا ہے ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) صوبہ میں گذشتہ دو سالوں یعنی 971، اور 1972 میں چوری کے کل 3598 کیس پکڑے گئے اور ان صارفین کے خلاف مجموعی طور پر 26,84,684.52 روپے کے بل بوجہ بجلی کی چوری مشتمل ایسی بجلی جو کہ استعمال کی گئی ہو لیکن میٹر پر کسی وجہ سے ریکارڈ کی نہ گئی ہو جاری کئے گئے ۔

(ب) مندرجہ بالا دو سالوں میں 425 کیس عدالتوں میں صارفین کے ان بجلی کے بلوں کے خلاف کئے جن میں سے عدالتوں نے 112 کیسوں کا فیصلہ کیا ۔

میاں خان محمد ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ سوال کب پوچھا گیا تھا ؟

مسٹر سپیکر ۔ جواب تو 72-1971ء کے متعلق ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ 1973ء میں پوچھا گیا ہے ۔

میاں محمد خان ۔ اتنی تاخیر سے جواب دینے کی کیا وجہ ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس سوال کا جواب وزیر صاحب نہیں دیں گے ۔ اصل میں ایوان اس بات کا جواب دہ ہے ۔ اس لیے کہ پہلے طریق کار یہ ہوتا تھا کہ تمام سوالات کے جوابات ایوان میں پیش کر دے جاتے تھے۔ کچھ سوالات کے جوابات زبانی دے دیے جاتے تھے اور باقی جو سوالات رہ جاتے تھے وہ ایوان کی میز پر رکھ دیئے جاتے تھے۔ یہ ایوان اس طریق کار سے مطمئن معلوم نہ ہوتا تھا۔ پھر ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ کسی ایک روز میں زیادہ سے زیادہ پچیس سوالوں کے جوابات ایوان میں آئیں گے ۔ تو اب یہ پینڈنگ ہونے شروع ہو گئے ہیں اور فائلوں کا سائز بڑھنا شروع ہو گیا ہے ۔ آپ نے یہ سوال اٹھایا ہے اور آپ نے محسوس کیا ہے کہ جواب آنے میں کئی سال لگ جاتے ہیں ، اس لیے میں اس میں وزیر قانون کی رائے معلوم کرنی چاہوں گا ۔ دوسرے آپ بھی اس میں کچھ امداد کریں اور قائد حزب اختلاف

بھی اس کے لیے کسی کو نامزد کر دیں تاکہ میرے معیت ہم چاروں بیٹھ کر اس پر غور کر لیں کہ اس کے متعلق کیا کیا جا سکتا ہے ؟

چوہدری طالب حسین ۔ آج ہی کسی کو نامزد کر دیں گے ۔

Mr. Speaker. I and these four members will constitute the committee and sit together to consider to as to how this work is to be disposed of.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud. Will the Minister inform this House as to how many cases out of these 112 were decided in favour of the Department and how many against them ?

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ اس تفصیل کے لیے اگر معزز رکن مجھے کچھ وقت دیں یا علیحدہ سوال کر دیں تو میں تعمیل ارشاد کر دوں گا ۔ کل وہ مجھ سے مل لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ نیا سوال نہیں چاہتے آپ کل جواب دے دیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ بجلی کی چوری کے سلسلے میں سرکاری ملازمین کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس میں ہمیں ایک بات کا علم ہونا چاہیے کہ اصل میں یہ صوبائی مسئلہ نہیں ۔ لیکن انھوں نے ہمیں ایک courtesy extend کی ہوئی ہے کہ چونکہ یہ مسئلہ عوام سے بہت قریبی تعلق رکھتا ہے اس لیے اس کے لیے جو سوالات پوچھے جائیں ان کا جواب دینے پر انھوں نے اپنی آمادگی ظاہر کی ہے اور اس کے لیے یہ انتظام کیا گیا ہے ۔ وہ ان کے محکمے کی ایڈمنسٹریشن کا مسئلہ ہے ۔ اس کے متعلق سوالات نہیں پوچھے جا سکتے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ نے خود ملاحظہ کیا ہوگا ۔ کہ یہ چوری کتنے بڑے پیمانے پر ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال قومی اسمبلی کے کوئی ممبر قومی اسمبلی میں پوچھ لیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

It is more by way of information than by way of our right to interfere in their day to day administration.

سید تابش الوری۔ جناب والا ۔ ممکن ہے انہیں brief کیا گیا ہو۔ کیونکہ یہ ایک نیچرل سوال ہے ۔ بجلی کی چوری کو روکنے کےلیے انہوں نے کیا اقدامات کیے ہیں اور اگر ان کے محکمے کے ملازمین اس میں ملوث ہوں ۔

مسٹرسپیکر ۔ ممکن ہے کہ محکمہ اس کا جواب دینے کے لیے بھی تیار ہو مگر ہمیں تھوڑا سا اس سلسلے میں اپنی حدود کا تعین کر لینا چاہیے ۔ وہ مجھے نہیں کہنا چاہیے تھا اس کے بعد یہ نہ ہو کہ محکمہ اس کے بعد کیا سوچتا ہے ؟

سید تابش الوری ۔ اس کو پیش نظر رکھیں گے ۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ بجلی کی چوری کو روکنے کے لیے کیا اقدامات کئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دریشک صاحب اس کا پتا مل سکے تو کل بتا دیں ۔

سید تابش الوری ۔ اس کو روکنے کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں دوسرے اگر سرکاری ملازمین اس میں ملوث ہوں تو ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے۔

کبیروالا تا سردار پور سڑک کی تعمیر

*5867 ۔ مسٹر احمد بخش تھیم۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے کبیر والہ تا سردار پور سڑک کی تعمیر کا جو کام آج سے دس سال پہلے شروع کیا تھا وہ آج تک مکمل نہیں ہو سکا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کام مکمل نہ ہو سکنے کی وجوہات کیا ہیں اور کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر کا کام جلد مکمل کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) جی ہاں مگر 13 میل میں سے 10 میل بن گئی ہے اور صرف 3 میل باقی ہے ۔

(ب) سڑک کبیروالا تا سردار پور جس کی کل لمبائی 13 میل ہے پر مرحلہ وار کام شروع کیا گیا ہے پہلے تین مرحلوں میں 10 میل سڑک پختہ ہو چکی ہے۔ بقایا تین میل کا ٹھیکہ آغا غضنفر علی اینڈ کمپنی ملتان کو 69-1968 میں دیا گیا۔ ٹھیکیداران نے کام کو ادھورا چھوڑ دیا چنانچہ ٹھیکہ منسوخ کیا گیا۔ مالی مشکلات کی بناء پر کام مکمل نہ ہو سکا سڑک کی تکمیل کے لئے پیپلز ڈسٹرکٹ ورکس کونسل نے سال 75-1974 میں کوئی رقم مختص نہیں کی اس کا فیصلہ ڈسٹرکٹ ورکس کونسل ہی کر سکتی ہے کہ باقی کام کے لئے وہ کب رقم مختص کرے گی۔

میاں منظور احمد موہل ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ دس سال سے یہ سڑک زیر تعمیر ہے۔ کیا ایک سال میں ایک میل ٹکڑا بنا ہے یا کئی سال کام بند رہا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ معزز رکن کی اطلاع کے لیے میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ قوم میں ایسے افراد ہیں جو ٹھیکہ تو لے لیتے ہیں ۔ مگر بددیانتی کی وجہ سے کبھی ادھورا چھوڑ دیتے ہیں کبھی بھاگ جاتے ہیں ، غبن کرتے ہیں ، پھر ہم ان کو سزائیں دلواتے ہیں ، ان کے خلاف مقدمات درج کرواتے ہیں ۔ ایک ٹھیکیدار جاتا ہے تو دوسرا آ جاتا ہے ۔ وہ بھی وہی حرکتیں کرنی شروع کردیتا ہے ۔ پھر تیسرا آتا ہے تو اس پر بھی مقدمات بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ اب کیا کریں ؟ اگر میاں منظور احمد موہل صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ گورنمنٹ کی کوئی خدمت کرسکیں تو شاید وہ درست ہو سکیں اور ہم ایک ٹھیکیدار کو لے کر اسے دو دنوں میں مکمل کرسکتے ہیں ۔

پیپلز ورکس پروگرام کو چلانے کے لئے یکساں طریق کار اختیار کرنا

*5881 ۔ **حافظ علی اسداللہ** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پیپلز ورکس پروگرام کو صوبہ میں چلانے کے لئے مختلف اضلاع میں طریق کار مختلف ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس پروگرام کے لئے پورے صوبہ میں یکساں طریق کار اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ (ملک غلام نبی) (الف) جی نہیں ۔ صوبہ کے تمام اضلاع میں پیپلز ورکس پروگرام کو چلانے کے لئے ایک ہی طریقہ کار اپنایا گیا ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔ طریق کار پہلے سے ہی یکساں ہے ۔

حافظ علی اسداللہ ۔ جناب سپیکر ۔ جب میں نے یہ سوال دیا تھا ، اس وقت طریق کار یکساں نہ تھا ۔ یہ سوال ایک سال پہلے کا ہے ۔ پہلے بھی اس مسئلے کے متعلق بات چیت ہو چکی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ اگر آپ اجازت دیں تو شاید آپ کو یہ سوال نہ کرنا پڑے ، کیونکہ ہم نے ان سکیموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ پیپلز کونسلیں وضع کر دی ہیں ۔ اب یہ معاملات جلد ہی حل ہو جائیں گے ۔

حافظ علی اسداللہ ۔ سوالات کے متعلق میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر سابقہ طریق کار یا اس سے ملتا جلتا طریق کار ، یا جیسے آپ نے فرمایا ہے وہ فیصلہ کریں گے تو پھر ٹھیک ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ ہاں ، اس میں ایم پی اے اور ایم این اے اور آپ سب حضرات ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبائی پیپلز ورکس کونسل میں یہ طے ہوا تھا کہ کسی بھی ضلع میں نامزد ممبران کی تعداد منتخب ممبران کی تعداد سے زیادہ نہیں ہوگی ؟

مسٹر سپیکر ۔ موہل صاحب میں آپ کا سوال سمجھ نہیں سکا ۔ آپ اپنے سوال کو دہرائیں۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا۔ انہوں نے کہا ہے کہ تمام اضلاع میں یکساں پالیسی ہے ۔ میں یہی ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ثابت تو آپ کر ہی نہیں سکتے ۔ صرف سوال پوچھ سکتے ہیں ۔ یہاں تو صرف سوال کرنے کا موقع ہوتا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ اگر آپ نفی کرتے ہیں تو دوسرا سوال میرا یہ ہوگا .....

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یکساں پالیسی نہیں ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میری بات آپ سمجھ نہیں سکے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ وہ پوچھنا یہ چاہتے ہیں کہ حکومت نے ایک پالیسی طے کی تھی کہ نامزد ارکان کی تعداد منتخب ارکان کی تعداد سے زیادہ نہیں ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ضمنی سوال ہے یا علیحدہ ؟

میاں منظور احمد موہل ۔ ضمنی سوال ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر ۔ ان کا زیادہ عمل دخل ہے ، میرا مطلب ہے خود ایم پی اے اور ایم این اے حضرات منتخب کرتے ہیں وہ خود ذمہ دار ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر میں وزیر موصوف صاحب کے رویہ پر احتجاج کرتا ہوں ۔ ان کا رویہ اور انداز بالکل غیر پارلیمانی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے تو فقط یہی کہا ہے کہ ایم پی اے اور ایم این اے صاحبان پر منحصر ہے ۔ آپ نے یونہی غصہ کر لیا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا یہ غلط ہے گورنمنٹ منتخب کرتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب سپیکر ۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایم پی اے اور ایم این اے حضرات سے زیادہ دوسرے لوگوں کو منتخب کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے ۔ فرق کا مطلب یہ ہے کس طرح یہ arise ہوتا ہے ۔ وہ تو کہتے ہیں یکساں طریقہ کار ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یکساں طریقہ کار نہیں ہے ۔ یہی وہ پوچھ رہے ہیں ۔ کہ نامزد ارکان کی تعداد کسی طرح سے بھی منتخب ارکان کی تعداد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے ۔ لیکن بعض علاقوں میں وہ کہہ رہے ہیں ایسا نہیں ہے ۔ تو پھر یہ یکساں نہ ہوا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اگر ایسی کوئی بات ہے تو میں موہل صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ میرے پاس تشریف لے آئیں ۔ جس طرح وہ کہیں گے ویسے کر دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب تو انہوں نے یقین دہانی کروا دی ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب سپیکر ۔ آپ بات تو سنیں میں نے یہ ثابت کرنا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ثابت تو آپ نے کرنا ہی نہیں ہے۔ سوالات میں یہ موقع ہی نہیں دیا جاتا کہ آپ کوئی بات ثابت کریں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ سوال آپ نے سمجھا نہیں ہے ۔ آپ کرسی پر بیٹھے ہیں آپ نے اس ہاؤس کو چلانا ہے ۔ بات کو آپ سمجھیں میں نے یہ ثابت کیا تھا کہ یکساں اصول نہیں ہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ موہل صاحب آپ میری بات سنیں کچھ لوگ لڑائیاں جیت لیتے ہیں اور جنگیں ہار جاتے ہیں ۔ اگر آج آپ اس موڈ میں ہیں کہ لڑائی جیت کر جنگ ہار جائیں تو مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ جناب سپیکر۔ میں یہ عرض کردینا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف نے یہ کہا ہے کہ ایم پی اے حضرات ارکان نامزد کرتے ہیں۔ یہ سراسر غلط ہے ۔ ان کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے ۔ حکومت اپنی مرضی سے نامزد کرتی ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈوگر صاحب آپ تشریف رکھیں 4 سال ہوگئے ہیں اور میں بھی یہی اصرار کر رہا ہوں کہ آپ سوال ضرور پوچھ سکتے ہیں بحث نہیں کرسکتے ۔ آپ رولز اٹھا کر دیکھیں ۔ ایک وزیر جواب دیتا ہے اگر جواب غلط ہے یا مدلل نہیں ہے تو اس کے لیے طریقہ کار ہے اگر جواب غلط ہے یا ایوان اس سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے تو ان رولز میں طریقہ کار دیا گیا ہے ۔ آپ اس کے لئے نوٹس دیں اور اگر مسئلہ اہمیت کا ہوا تو اس کے لئے ایوان ایک دن مقرر کر سکتا ہے ۔ یہ پروویژن بھی دوست اٹھا کر دیکھ لیا کریں ۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ جناب سپیکر۔ میں عرض کر رہا تھا۔۔۔

مسٹر سپیکر ۔ اس طرح سے controversy کی اجازت نہیں ہو گی ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ جناب سپیکر۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ڈسٹرکٹ کونسل میں چیئرمین ممبران کی نامزدگی کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہوگا ، مجھے نہیں پتہ ٹھیک ہے یا غلط ۔ سوال آپ نے کیا ہے جواب انہوں نے دیا ہے ۔ میں اس بحث میں نہیں پڑتا ۔ ٹھیک ہے یہ غلط ہوگا مگر بحث نہیں ہو سکتی ۔ اس کے لیے رولز ہیں ۔ غالباً منگل کا دن ہے ۔ آپ نوٹس دے سکتے ہیں ۔ اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو ایوان اس پر غور کرے گا ۔ سوال جواب سے relate نہیں کرتا ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ جناب سپیکر۔ وزیر موصوف وضاحت فرما دیں کہ یہ نامزدگی کون کرتا ہے۔

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر ۔ چیف منسٹر صاحب کرتے ہیں ۔ پہلے بھی وہی کرتے تھے اب بھی وہی کرتے ہیں ان کو بھی معلوم ہوگا یہ بھی ممبر ہیں انہیں بھی چیف منسٹر صاحب نے کیا ہوگا ؟

مسٹر سپیکر ۔ ان کا نہ کہیں آپ فقط اپنا بتائیں نامزدگی کون کرتا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ میں اپنا بیان کرتا ہوں ۔ جناب چیف منسٹر صاحب کرتے ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پسماندہ علاقہ کے سلسلہ میں بھی یکساں پالیسی ہے کیونکہ جناب وزیر اعظم نے یہ ہدایت کی ہوئی ہے کہ پسماندہ علاقوں کو فوقیت دی جائے ۔ اور انہیں فنڈز میں سے زیادہ حصہ دیا جائے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ طریقہ کار پالیسی سے متعلق تھا ۔ ان کا سوال یہ تھا کہ پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لیے کتنا فنڈ رکھا جا رہا ہے ۔ اس سلسلہ میں پسماندہ علاقوں کو اہمیت دی جا رہی ہے یا نہیں ۔ جناب والا۔ میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ پسماندہ علاقوں

کو زیادہ ترقی دی جائے ہم اپنا فرض کا حقہ پورا کرتے رہیں گے ۔ انشاءاللہ کرنل صاحب کو مستقبل میں شکایت کا موقع نہیں ملے گا ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : It has been laid down that 55% funds will go the backward areas and 45% to the other areas.

مسٹر سپیکر ۔ خانزادہ صاحب سوال صرف طریقہ کار سے متعلق ہے اس سے آگے کچھ نہیں ہے ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ تمام ممبران اسمبلی اپنے اپنے اضلاع میں ورکس کونسل میں بلا تفریق گورنمنٹ پارٹی یا آپوزیشن کے ممبران ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ سب کو موقع دیا جا رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ موقع نہیں ۔ یہ بتائیں سب کو نمائندگی دی جا رہی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ سب ممبر ہیں آپوزیشن اور گورنمنٹ پارٹی کے ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ کیا یہ تمام ممبران موجود رہیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال اس سے پیدا نہیں ہوتا ۔

پیلز ورکس پروگرام کے تحت بہاولپور ڈویژن کو دی گئی رقم

*5883 ۔ **حافظ علی اسد اللہ ۔** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پیلز ورکس پروگرام کے تحت بہاولپور ڈویژن کو 73 - 1972ء اور 74 - 1973 کے لیے کتنی رقم دی گئی تھی ۔ ضلع وار تفصیل بتائی جائے ۔

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ فراہم کردہ رقوم دوران سال برائے 73-1972

ضلع	ترقیاتی سکیمیں	شعبہ تعلیم بالغاں و سپاہ خدمت	میونسپل کمیٹیاں	میزان
بہاولپور	46,30,834	4,30,500	4,00,000	54,61,334
بہاولنگر	47,86,569	4,83,000	6,00,000	58,69,569

رحیم یار خان	51,23,604	5,45,500	6,00,000	63,19,104
میزان	1,45,41,007	15,59,000	16,00,000	1,76,50,007

کل میزان ۔ 1,76,50,007

فراہم کردہ رقوم دوران مالی سال برائے 74 - 1973

ضلع	ترقیاتی سکیمیں	شعبہ تعلیم بالغاں و سپاہ خدمت	بحالی نقصانات سیلاب	میزان
بہاولپور	14,88,750	4,87,900	14,50,000	34,26,650
بہاولنگر	17,70,000	5,47,400	5,47,500	28,64,400
رحیم یار خان	18,40,000	6,74,900	32,48,000	57,62,900
میزان	50,98,750	17,10,200	52,45,000	1,20,53,950

کل میزان ۔ 1,20,53,950

جناب والا ۔ اس ضمن میں میں تھوڑا سا مزید آپ کی اجازت سے عرض کروں گا ۔ جیسا کہ کرنل اسلم لیازی صاحب نے فرمایا ہے ۔ ہماری حکومت نے اس طرح سے allocation کی ہوئی ہے کہ تمام رقم کا 55 فیصد حصہ ان 9 کم ترقی یافتہ علاقوں کو یعنی اضلاع کو دیا گیا ہے ۔ اور باقی 45 فیصد حصہ باقی دس ترقی یافتہ علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ اور اس کے علاوہ ان دونوں کیٹیگری میں الدزونی طور پر 70 فیصدی برابر برابر تقسیم ہوتی ہے ۔ جب کہ 30 فیصدی آبادی کے لحاظ سے دی جاتی ہے ۔ اس کے علاوہ 74 - 1973 میں دی جانے والی گرانٹ کے علاوہ مندرجہ ذیل رقوم جو کہ 73 - 1972ء کے فنڈز سے بچ گئی تھیں ۔ وہ گرانٹ مندرجہ ذیل اضلاع میں تقسیم کی گئی ہے ۔

بہاولپور ۔ 23,66000.00

بہاولنگر ۔ 17,65000.00

رحیم یار خان ۔ 27,51000.00

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کس سن میں یہ دی گئی ۔

وزیر تعلیم ۔ 74 - 1973ء میں دی گئی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں میں وزیر موصوف سے چھوٹی سی وضاحت چاہوں گا ۔ انہوں نے میزانیہ میں ضلع رحیم یار خان کو فراہم کردہ رقوم برائے سال 73 - 1972ء کا میزان 63,19,104 00 بتایا ہے ۔ حالانکہ یہ میزان درست نہیں ہے ۔ اس کی آپ تصدیق فرما لیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب کونسا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ فراہم کردہ رقوم برائے سال 73 - 1972ء میں ہے ۔ کم از کم آپ اتنا تو کر لیا کریں کہ جو جواب دیں اس کی چھان بین کر کے دیا کریں ۔

وزیر تعلیم ۔ فکر نہ کریں ۔ جناب سب سے پہلے آپ کی بات مانیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ میزان کتنا بنتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ 62,69,104.00 بنتا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ وہ تو کوئی بات نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مگر آپ کو تو دیکھنے سے اندازہ ہو جانا چاہیے ۔ آپ تو ماہر ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ بے گار بھگت رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ اسمبلی میں جو بجٹ کا مسئلہ ہوتا ہے ۔ یہ adjustable ہوتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اندازہ لگائیں یہ کیا فرما رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب errors ہو سکتی ہیں ۔ جب میزانیہ آتا ہے تو خدا جانے اس میں کتنے الفاظ میں jugglary ہوتی ہے ہندسوں کے ساتھ jugglary ہوتی ہے ۔ اور پتہ چلتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ تو بڑا واضح ہے ۔ یا تو ہمارے ساتھ بھی jugglary ہو رہی ہے ۔

Mr. Speaker : Have it checked please.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس کا مطلب ہے کہ جواب وزیر موصوف کا غلط ہے ۔ یہ صحیح فگر بتائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ رحیم یار خان کی رقم کو نوٹ کر لیں
Get it checked at some occasion.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ آیا یہ فراہم کردہ رقوم خرچ ہو گئی ہیں ۔ یا خرچ نہیں ہوئی ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ ہم خرچ کر رہے ہیں ۔ اگر نہیں ہوئی ہیں تو خرچ ہو جائیں گی ۔ ہم تو اس کی اطلاع دے رہے ہیں ۔ ابھی تو ہم وہاں سے دولت نکال رہے ہیں ۔ اور آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں ۔ جب آپ خرچ کر لیں گے ۔ ہم میزانیہ بتا دیں گے ۔ پھر آپ پکڑ جائیں گے کہ جی یہ جواب غلط طریقہ سے دیتے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں نے 73 - 1972ء کے متعلق سوال کیا ہے ۔ میرا سوال 74 - 1973ء کے متعلق نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ سوال کیا ہے کہ سال 73 - 1972ء کے لیے جو رقوم مختص کی گئی ہیں ۔ وہ خرچ ہو گئی ہیں یا کہ بچ گئی ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ وہ خرچ ہو رہی ہیں ۔ ہم نے ریلیز کر دی ہیں ۔ وہ اپنے اپنے علاقوں میں خرچ کر رہے ہیں ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud. Will the Hon'ble Minister be pleased to inform the House as to what for the total of Rs. 16,00,000 was provided to the Municipal Committee ?

Minister for Education. How the Municipal Committee has come in ? I don't understand the question of my Hon'ble Member.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud. Sir, my question was that what was this amount provided for.

Minister for Education. Which amount ?

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud. The amount of Rs. 16,00,000/— under the Head of Municipal Committee 1972-73.

Minister for Education. Mr. Speaker Sir, from where the Hon'ble Member has brought this figure ?

Mr. Speaker. Please repeat your question.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud. Sir, my question was "what was the funds provided for to Municipal Committee.

Mr. Speaker. The amount was for 'specific' work or it was allocated 'generally'.

Minister for Education. You know Sir, it is at the discretion of the Municipal Committee to utilize the amount in the manner in which they like only for development scheme.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud. No Sir, this is not the case.

مسٹر سپیکر ۔ مگر یہ factually بات تو نہیں ہو سکتی ۔ آپ صرف سوال پوچھ سکتے ہیں ۔ آپ تو اس مسئلے پر مجھ سے زیادہ جانتے ہیں ۔ سوال کرنے کا جو طریقہ ہوتا ہے اسی طریقے سے سوال کریں ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood. I have asked him a question and he has given a wrong answer.

Mr. Speaker. He has given an answer ; whether it is right or wrong, it cannot be questioned here.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood Then what is the remedy ?

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ ہے کہ آپ نوٹس دیں کہ یہ جواب غلط تھا اور یہ بات بڑی اہم تھی لہذا اسے on Tuesday زیر بحث لایا جائے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ 73 ۔ 1972ء میں میونسپلٹی کے لیے 16 لاکھ روپیہ تینوں اضلاع کے لیے رکھا گیا تو کیا وجہ ہے کہ 74 ۔ 1973ء میں میونسپلٹیوں کے لیے کوئی روپیہ نہیں رکھا گیا ؟

مسٹر سپیکر ۔ بجٹ تو آپ نے پاس کیا ہے ان سے کیا پوچھتے ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ کس سال کے لیے ؟

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں نے پوچھا ہے کہ آپ نے 1972.73

میں میونسپلٹیوں کے لیے 16 لاکھ روپیہ رکھا ہے تو کیا وجہ ہے کہ 1973-74 میں میونسپلٹیوں کے لیے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ؟

وزیر تعلیم۔ جناب والا ۔ 1973-74 میں میونسپلٹیوں کو زیادہ extension کی ضرورت نہیں ہوگی اور ان کے کام ختم ہوچکے ہوں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ 1973-74ء کے لیے جو رقوم دی گئی تھیں وہ ابھی تک خرچ ہو رہی ہیں تو کیا وہ بتا سکیں گے کہ یہ رقم مالی سال ختم ہو جانے پر سوخت ہو جاتی ہیں ۔ اگر سوخت نہیں ہوئیں تو اس کی کیا وجہ ہے اور اگر سوخت ہو چکی ہیں تو انہوں نے یہ بیان کس طرح دیا ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں معزز ممبر سے درخواست کروں گا کہ وہ اس قسم کا سوال لائیں پھر میں ان کو پوری وضاحت کے ساتھ جواب دوں گا کہ اس رقم کے ساتھ کیا گزری ۔ جس طرح میں نے کہا ہے وہ رقم خرچ کرتے چلے آ رہے ہیں ۔ اگر وہ مثبت اور واضح قسم کا سوال لائیں کہ اس کو ختم ہو جانا چاہیے یا ختم ہو چکی ہے پھر I stand committed میں ان کو جواب دوں کہ وہ رقم ختم نہیں ہوئی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ مالی سال کے اختتام پر وہ رقم ختم ہو جاتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ ایک علیحدہ سوال کریں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ علیحدہ سوال نہیں ہے یہ تو اس کا ضمنی سوال ہے ۔ انہوں نے سٹیٹمنٹ دی ہے کہ 73 ۔ 1972ء کی رقم تو ابھی تک خرچ نہیں ہوئی اور وہ خرچ ہو رہی ہے ۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ 1972-73ء کی مالی سال کے اختتام پر رقم سوخت ہو جاتی ہے ۔ تو کیا وہ رقم سوخت ہو چکی ہے اور اگر وہ سوخت نہیں ہوئی تو اس کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ سوخت سے آپ کا مطلب lapse ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر ۔ فاضل ممبر کا جو استحقاق ہے اور جو انہوں نے

نکتہ اٹھایا ہے وہ درست ہے مگر کئی سکیمیں ایسی ہوتی ہیں جن پر پیسے تو لگ جاتے ہیں مگر وہ 1972-73ء کے اس ضمن میں نہیں آتے جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔ وہ سکیم چلتی رہتی ہے ۔ ٹھیکے دار کام کرتے رہتے ہیں یا کوئی اور کرے تو پیسہ تقسیم ہوتا رہتا ہے ۔ پیسہ تو ہم 1972-73ء میں تقسیم کر دیتے ہیں لیکن وہ جو سارا پروسیجر چل رہا ہوتا ہے وہ ختم نہیں ہوتا ۔ وہ 1972-73ء تو ٹھیک ہے ۔ وہ پیسے تو ختم ہو گئے اور ہم پیسے دے چکے جو دینے تھے ۔

سید تابش الوری ۔ ضمنی سوال ۔

مسٹر سپیکر ۔ تابش صاحب کسی اور کو ضمنی سوال کرنے دیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل ادھورا جواب ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ کو یہ جواب پسند نہیں آیا تو میں اس میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وہ on going سکیم کی تشریح فرما رہے ہیں اور میں فنڈز کی بات کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کا علم about finances اتنا perfect نہ ہو یا اس میں کوئی گنجائش ہو جس کا انہوں نے جواب دیا ہے ۔ آپ اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں ۔ آپ یہی کہنا چاہتے ہیں ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ جواب حقیقتاً صحیح نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب انہوں نے جواب دیا ہے اور آپ کو احساس ہے کہ جواب حقیقتاً صحیح نہیں ہے تو اب کیا کیا جا سکتا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر ۔ فنڈز منجمد ہو جاتے ہیں اور جیسے وہ فرماتے ہیں ان فنڈز کی نوعیت بالکل مختلف ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ دیں کہ ان فنڈز کی نوعیت مختلف ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ پیسے ہم نے دئے ہیں اور یہ چل رہے ہیں ۔ ہو سکتا ہے یہ 1975ء میں ختم ہی ہو گئے ہوں اور وہ سکیمیں مکمل ہو چکی ہوں لیکن یہ کہنا کہ وہ پیسے منجمد ہو گئے ہیں یہ بات غلط ہے ۔

مسٹر سپیکر۔ آپ ان سے اتفاق نہیں کر رہے اور وہ insist کر رہے ہیں۔

حافظ علی اسداللہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ 75 ۔ 1974ء کے پیپلز ورکس پروگرام کے تحت صوبہ پنجاب کے لیے جو رقوم مختص کی گئی تھیں ان میں کوئی کمی کر دی گئی ہے اور اگر کمی کر دی گئی ہے تو کیا اس میں پنجاب کے پسماندہ اضلاع بھی شامل ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ کس سال کے متعلق پوچھ رہے ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کا ابھی جواب دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ نے 75 ۔ 1974ء کے متعلق پوچھا ہے ؟

حافظ علی اسداللہ ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ 75 ۔ 1974ء زیر بحث نہیں ہے ۔

حافظ علی اسداللہ ۔ جناب والا ۔ یہ ترقیاتی منصوبوں کے متعلق بات ہو رہی ہے ۔

مسٹرسپیکر ۔ اتنا جنرل سوال نہیں ہو سکتا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں ایوان کی یادداشت کے لئے عرض کرنی چاہتا ہوں کہ 74-1973ء میں اتنی بری قسم کا سیلاب ہمارے صوبے کے اندر آیا جس نے ہماری اکالومی کو بالکل shatter کر کے رکھ دیا اور ہم نے جو سارے پروگرام بنائے تھے وہ سب کے سب درہم برہم ہوگئے ۔ کسی جگہ پر ہم 5 کروڑ کے لئے Committed تھے وہاں ہم دو کروڑ پر آ گئے ۔ جہاں ہم دو کروڑ کے لئے Committed تھے وہاں ہم 50 لاکھ پر آگئے اور ہماری کئی سکیمیں ادھوری پڑی ہوئی ہیں جن پر ہم عمل کرنے کے لئے ناکام رہے۔

اسی طرح جو معزز رکن حافظ علی اسداللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ 75-1974ء کے متعلق کیا پوزیشن ہے تو اس کے متعلق بھی ہماری پوزیشن یہی ہے کہ ہماری اکالومی طرح بری متاثر ہوئی ہے اور ہماری کئی سکیمیں معرض التوا میں پڑ گئی ہیں ۔ اب 74-1973ء کے فنڈز جو میں نے یہاں بتائے ہیں ان کے متعلق میں پھر کہونگا کہ وہ

چل رہے ہیں وہ اس لئے کہ ان میں سے ہمیں کچھ نہ کچھ رقم لینی پڑتی ہے اور ان مدوں میں ہمیں کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ 75-1974ء کے متعلق جو انہوں نے فرمایا ہے وہ کسی حد تک درست ہے کہ ہم فراخدلی سے ان سکیموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے وہ رقوم ان علاقوں کو نہیں دے سکتے جن کے لئے ہم نے پہلے وعدہ کر رکھا تھا کیونکہ ہم نے دوسرے معاملات کے لئے بھی رقمیں نکالنی ہیں اور ان سکیموں کی بھی تکمیل کرنی ہے۔

چوہدری محمد انور سمہ۔ جناب والا۔ کیا وزیر ''مصروف'' از راہ کرم یہ فرمائیں گے کہ 74-1973ء کا بجٹ ابھی خرچ ہو رہا ہے تو 75-1974ء کا بجٹ کب خرچ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

مسٹر سپیکر۔ یہ سوال اس وقت نہیں اٹھایا جاسکتا کیونکہ انہوں نے ان کو جواب دے دیا ہے۔

وزیر تعلیم۔ جناب سپیکر۔ انہوں نے مجھے ''موصوف'' کی بجائے ''مصروف'' کہا ہے۔ انہیں کہیں کہ وہ اپنے آپ کو صحیح کریں۔ میں وزیر موصوف ہوں ''مصروف'' نہیں ہوں۔

چوہدری محمد انور سمہ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائیں گے کہ 73-1972ء 74-1973ء اور کتنے سالوں کا بجٹ اکٹھا کر کے خرچ کرتے ہیں؟

وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ فاضل ممبر کو علم ہونا چاہیے کہ سال کے اختتام پر بجٹ ختم ہو جاتا ہے۔ کئی رقوم تقسیم کی جاتی ہیں اور کالج بنیں گے سب کچھ بنے گا۔ پھر آپ کہیں گے کہ 73-1972ء میں کہاں کہاں کالج بنائیں گے۔

مسٹر سپیکر۔ وقفہ سوالات ختم ہوا

وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات
جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

گوجرخان میں واٹر سپلائی سکیم

*6031۔ مرزا خالق حسین۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ واٹر سپلائی سکیم گوجر خان جس پر میونسپل کمیٹی گوجر خان کے بجٹ

سے لاکھوں روپے خرچ کئے گئے ۔ گذشتہ پانچ چھ سال سے ناکارہ پڑی ہے بلکہ موقع پر پائپ لائن اور کنویں بھی تباہ و برباد ہوگئے ہیں اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں تحقیقات کرائے گی ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ واٹر سپلائی سکیم گوجر خان پر 3,79,799 روپے خرچ ہوئے ۔ یہ درست نہیں ہے کہ سکیم گذشتہ پانچ چھ سال سے ناکارہ پڑی ہے ۔ بلکہ کانسی نالا کے پانی کو فلٹر بیڈز کے ذریعے صاف کر کے شہریوں کو پانی 1969ء سے سپلائی کیا جاتا رہا ہے اور اب بھی تسلی بخش طور پر کیا جا رہا ہے ۔ پائپ لائن اور کنویں تباہ و برباد نہیں ہوئے بلکہ کنوؤں میں پانی کم ہونے کی وجہ سے خشک ہوگئے ہیں ۔ اس لئے پائپ لائن کا کوئی استعمال نہیں رہا اور 707 فٹ لائن اکھاڑ کر سٹور میں رکھ دی گئی ہے ۔

جہاں تک تفتیش کا تعلق ہے یہ پہلے ہی کی جا چکی ہے کسی اہلکار کو قصور وار قرار نہیں دیا جاسکا ۔ انکوائری ایک سابق ڈپٹی سکرٹری لوکل گورنمنٹ نے کی تھی ۔

سول ہسپتال گوجر خان کو سرکاری تحویل میں لینا

*6033 ۔ **مرزا خالق حسین** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال گوجر خان ڈسٹرکٹ کونسل راولپنڈی کے زیر انتظام ناقص حالت میں چل رہا ہے ۔ کیا حکومت لوگوں کی سہولت کی خاطر اسے اپنی تحویل میں لینے کی تجویز پر غور کر رہی ہے ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ جی نہیں ۔ سول ہسپتال ڈسٹرکٹ کونسل راولپنڈی کے زیر انتظام محدود مالی وسائل سے چل رہا تھا ۔ مگر اب لوگوں کی سہولت کی خاطر اس ہسپتال کو سرکاری تحویل میں مورخہ یکم اکتوبر 1975ء سے لے لیا گیا ہے اور اس کے لئے حکومت نے مبلغ (-/66,666) چھیاسٹھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ روپے کی رقم بھی مختص کردی ہے اور مناسب سٹاف بھی متعین کر دیا گیا ہے ۔

ضلع لائلپور میں پیپلز ورکس پروگرام کی نگرانی

*6058 ۔ چوہدری عبدالغنی ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لائلپور میں پیپلز ورکس پروگرام کے تحت ایس ڈی او اور اوورسیئر ترقیاتی کاموں کی نگرانی کے لئے تعینات ہیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پیپلز ورکس پروگرام کے جتنے دیہی ترقیاتی پروگرام ہیں ان کی نگرانی ڈسٹرکٹ کونسل لائلپور کا عملہ کرتا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وجہ ہے کہ اس تعمیراتی ، ترقیاتی پروگرام کی نگرانی پیپلز ورکس پروگرام کے عملہ سے نہیں کرائی جاتی جب کہ محکمہ پیپلز ورکس پروگرام کے پاس ہر قسم کا فنی سامان مثلاً روڈ رولز وغیرہ موجود ہے ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔ ڈسٹرکٹ کونسل کا فنی عملہ صرف ان چند لمبی سڑکوں کی تکمیل کرتا ہے جن کی تعمیر و نگرانی ضلعی سطح سے کی جاتی ہے ۔ باقی منجملہ پیپلز ورکس پروگرام کے منصوبہ جات کی تعمیر و تکمیل پیپلز ورکس پروگرام کے عملہ سے ہی کرائی جاتی ہے ۔

(ج) جزو (ب) کے جواب کے پیش نظر مزید تفصیل درکار نہیں ۔

لائلپور میں پینے کے پانی کی فراہمی

*6059 ۔ چوہدری عبدالغنی ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لائلپور کے محلے حاجی آباد اور اشرف آباد بلدیہ لائلپور کی حدود میں ہیں اور ان محلوں کے مکین بلدیہ لائلپور کو باقاعدگی سے ٹیکس ادا کرتے ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بلدیہ لائلپور نے مذکورہ لوگوں کے لئے پینے کا پانی مہیا نہیں کیا اور زیر زمین پانی کھارا اور نہایت مضر صحت ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ محلوں کے مکینوں کو پینے کا پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی)۔ (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ محلہ حاجی آباد اور اشرف آباد بلدیہ لائلپور کی حدود میں ہیں۔ مگر آبادی کے تمام لوگ باقاعدگی سے ہاؤس ٹیکس کی ادائیگی نہیں کر رہے ہیں اور ان کی جانب بہت سا بقایا ہاؤس ٹیکس ہے۔ جس کی وصولی کی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں حکومت ان محلوں کے مکینوں کو پینے کا پانی فراہم کرنے کے لئے مناسب انتظام کر رہی ہے اور محکمہ پبلک ہیلتھ کی وساطت سے اس والر سپلائی سکیم کو ماسٹر پلان میں شامل کر کے زیر غور رکھا ہوا ہے۔

محکمہ بلدیات کے گزٹڈ ملازمین کو قومی بے سکیل کی عطائیگی

*6093۔ میاں خان محمد۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا قومی بے سکیل جو کہ حکومت نے گزیٹڈ ملازمین کے لئے نافذ کئے ہیں وہ محکمہ بلدیات کے گزیٹڈ ملازمین کو بھی دیئے جا چکے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو نئے سکیل کس تاریخ سے دیئے گئے ہیں اور اگر نہیں دیئے گئے تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی)۔ جی ہاں۔ نیشنل بے سکیل مورخہ 1-3-1972 سے دیئے جا چکے ہیں۔

میونسپل کمیٹی بھیرہ کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے گرانٹ

* 6209 ۔ ملک خالق داد خان بندیال ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی بھیرہ ضلع سرگودھا نے اپنی قرار داد نمبر 125 مورخہ 26 فروری 1963 کے ذریعے حکومت سے ترقیاتی منصوبوں کے لئے قرض یا گرانٹ مانگی تھی۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ میونسپل کمیٹی کی طرف سے گرانٹ یا قرض کا مطالبہ کن منصوبوں کے لئے تھا اور کیا حکومت یہ مطالبہ تسلیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) جی ہاں یہ درست ہے ۔

(ب) مذکورہ میونسپل کمیٹی بھیرہ نے مندرجہ ذیل منصوبوں کے لئے گرانٹ کا مطالبہ کیا تھا ۔

نمبر شمار	سکیمیں	گرانٹ
۱	بازاروں کے فرشوں اور نالیوں کی مرمت ۔	مبلغ ایک لاکھ روپیہ
۲	مکمل ڈرینیج سکیم برائے بھیرہ شہر ۔	مبلغ چارلاکھ 42 ہزار روپے ۔

جی ہاں ۔ حکومت مندرجہ بالا منصوبوں پر گرانٹ دینے کے لئے غور کر رہی ہے ۔

چوک اعظم تحصیل لیہ میں بجلی کی فراہمی

*6343 (ج) ۔ فقیر عبدالحمید خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ چوک اعظم تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ میں ابھی تک بجلی نہیں پہنچائی گئی اگر ایسا ہے تو وہاں بجلی کب تک پہنچائی جائے گی ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ یہ حقیقت ہے کہ چوک اعظم تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ میں ابھی تک بجلی مہیا نہیں کی گئی کیونکہ چوک اعظم واپڈا کی موجودہ لائنوں سے تقریباً 6 میل کے فاصلے پر واقع ہے ۔ فی الحال اس قصبہ کو بجلی مہیا کرنے کی کوئی سکیم واپڈا کے زیر غور نہیں ۔

قصبہ مٹھہ ٹوانہ تحصیل خوشاب کے تالاب سے پانی کی نکاسی

*6396 ۔ ملک خالق داد خان بندیال ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصبہ مٹھہ ٹوانہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا کی آبادی 25 ۔ 30 ہزار پر مشتمل ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قصبہ مذکورہ کے شمالی جانب اور درمیان میں ایک پرانا تالاب ہے جو اب ایک ڈل کی صورت اختیار کر چکا ہے اور کافی گہرائی تک چلا گیا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس تالاب میں پورے قصبہ کا گندہ پانی جمع ہوتا رہتا ہے اور اس متعفن پانی کے نکاس کا کوئی بندوبست نہیں ہے جس سے لوگوں کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قصبہ کے غریب لوگوں کے کچے مکان اس تالاب سے پیدا ہونے والی سیم کی وجہ سے متاثر ہو رہے ہیں ۔

(ہ) کیا حکومت بذریعہ ڈرین اس تالاب کا پانی دریائے جہلم میں ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) ۔ جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں ۔

(ہ) بذریعہ ڈرین اس تالاب کا پانی دریائے جہلم میں ڈالنے کے لئے کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے ۔ البتہ سیم کا پانی بذریعہ ٹیوب ویل نکالنے کی سکیم عوامی تعمیراتی پروگرام سال رواں 75-1974ء میں منظور کی گئی ہے ۔ اور اس کے لئے مبلغ 29 ہزار روپیہ کی رقم مختص کر دی گئی ہے ۔ پانی نکالنے والے پائپ خرید لیے گئے ہیں اور ان کو لگانے کے لئے تعمیری کام جلد ہی شروع کر دیا جائے گا ۔

رام نگر دیو سماج روڈ سٹریٹ کی پختگی

*6713 ۔ ملک اللہ دتہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سنت سٹریٹ نمبر 30 رام نگر دیو سماج روڈ لاہور کب پختہ بنائی گئی اور اس پر کیا لاگت آئی اور کس ٹھیکیدار کو اس کام کا ٹھیکہ دیا گیا ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ گلی صرف 29 فٹ پختہ بنا کر چھوڑ دی گئی ہے ۔ اور گلی کا بقایا حصہ ابھی تک کچا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیرتعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) سنت سٹریٹ نمبر 30 رام نگر دیو سماج روڈ 15 دسمبر 1974ء کو مکمل کر دی گئی تھی جس کا ٹھیکہ عبداللطیف ٹھیکیدار کو مبلغ -/18,840 روپے میں مورخہ 18 نومبر 1974ء کو الاٹ ہوا تھا ۔

(ب) کام مکمل ہو چکا ہے ۔

ٹیوب ویلوں کے لیے بجلی کی فراہمی

*6734 ۔ چوھدری غلام قادر ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مواضعات بازیورہ ۔ طھورہ ۔ کوٹلی سید میر

پلوڑہ خورد ۔ چھنی اسٹران ۔ سرک پور تحصیل و ضلع سیالکوٹ میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب سرکاری خرچ پر اب سے تقریباً آٹھ سال پہلے ہوئی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹیوب ویل محض بجلی کے کنکشن نہ ملنے کی بناء پر آج تک چالو نہیں ہو سکے حالانکہ بجلی کی لائنیں مذکورہ ٹیوب ویلوں سے صرف دو فرلانگ کے فاصلے سے گزرتی ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ٹیوب ویلوں کو جلد از جلد چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ وہاں کی ہزاروں ایکڑ اراضی سیراب ہو سکے ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) یہ درست ہے کہ انہیں بجلی کا کنکشن ابھی تک مہیا نہیں کیا گیا ۔

(ج) محکمہ انہار نے علاقہ مذکورہ میں مندرجہ ذیل دو ٹیوب ویل سکیمیں شروع کی تھیں ۔

	ٹیوب ویل
(1) اپ سٹریم مرالہ ہیڈ ورکس ٹیوب ویل سکیم	38 —
(2) ڈاؤن سٹریم مرالہ ہیڈ ورکس ٹیوب ویل سکیم	54 —
	92

مندرجہ بالا 92 ٹیوب ویلوں میں سے 34 ٹیوب ویلوں کو بجلی مہیا کی گئی بقایا 58 ٹیوب ویلوں کو بجلی مہیا کرنے کے لیے جب واپڈا سے رجوع کیا گیا تو واپڈا نے 48.23 لاکھ روپے کا تخمینہ لگایا اس گران قدر لاگت کے پیش نظر حکومت پنجاب نے ان ٹیوب ویلوں کو مورخہ 74 مئی 1973ء کو مقامی زمینداروں کو فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ۔ تا کہ وہ ان ٹیوب ویلوں کو بذریعہ ڈیزل انجن چلا سکیں بجلی کی لائن چونکہ اب ٹیوب ویلوں کے قریب سے گزر رہی ہے اس لیے واپڈا کے

حکام کو کہا گیا ہے کہ وہ بجلی مہیا کرنے کا تخمینہ موجودہ صورت میں بتائیں تاکہ ان ٹیوب ویلوں کو فروخت کرنے کے فیصلہ پر اگر ممکن ہو تو نظر ثانی کی جا سکے۔ تخمینہ وصول ہونے کے بعد بجلی مہیا کرنے کے متعلق کوئی کارروائی کی جا سکے گی۔

سیالکوٹ کے دیہاتوں میں بجلی کی فراہمی

*6779۔ **شیخ عزیز احمد** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے کتنے دیہاتوں میں سال 1973-74ء کے دوران بجلی فراہم کی گئی ہے اور کتنے دیہاتوں کو ڈسٹرکٹ پیپلز ورکس کونسل نے مذکورہ عرصہ میں بجلی فراہم کرنے کی سفارش کی تھی ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ 74 ۔ 1973ء کے مالی سالوں میں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں تین دیہات کو بجلی مہیا کی گئی یہ دیہات کالا والی، کالے والی اور تول پر مشتمل ہیں۔ واپڈا کے علم یہ بات نہیں ہے کہ کتنے دیہاتوں کو ڈسٹرکٹ پیپلز ورکس کونسل نے مذکورہ عرصہ میں بجلی فراہم کرنے کی سفارش کی تھی۔ تاہم واپڈا کو سیکرٹری انہار اور پاور پنجاب سے 1900 دیہات کی لسٹیں مہیا کی گئی ہیں۔ ہر ضلع کے 100 دیہات پہلے اور دوسرے درجہ میں شامل کئے گئے ہیں ان لسٹوں کے مطابق تحصیل پسرور میں 12 دیہات پہلی درجہ بندی میں شامل ہیں۔ جن میں سے تین دیہات کو 1973-74ء میں بجلی فراہم کر دی گئی ہے۔ اور باقی کو آئندہ مالی سالوں میں فنڈز اور سامان کے مہیا ہونے پر دوسرے دیہات کے ساتھ بتدریج بجلی مہیا کر دی جائے گی۔

نیز اطلاعاً عرض ہے کہ 1900 دیہات سے 1973-74ء میں 306 دیہات کو بجلی مہیا کی گئی تھی (جس میں ہر تحصیل کے دیہات شامل ہیں) اور چھ سو دیہات کو مالی سال میں بجلی مہیا کرنے کا پروگرام ہے لہذا باقی سالدہ دیہات کو آئندہ مالی سالوں میں بتدریج آئندہ پروگرام کے مطابق بجلی مہیا کر دی جائے گی۔

ٹاؤن کمیٹی پسرور کو میونسپل کمیٹی کا درجہ دینا

*6864 ۔ شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی پیپلز ورکس کونسل نے کچھ عرصہ قبل ٹاؤن کمیٹی پسرور کو میونسپل کمیٹی کا درجہ دینے کی سفارش کی تھی ؟

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ٹاؤن کمیٹی کو میونسپل کمیٹی کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) لوکل گورنمنٹ ایکٹ مجریہ 1975ء کے نافذ ہونے سے تمام ٹاؤن کمیٹیوں کو میونسپل کمیٹیاں قرار دے دیا گیا ہے ۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

پسرور (سیالکوٹ) میں ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی کے کنکشنوں کی فراہمی

115 ۔ شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سب ڈویژن الیکٹرسٹی (واپڈا) پسرور ضلع سیالکوٹ میں مورخہ 3-8-1973 سے تا حال جن افراد نے ٹیوب ویل کنکشن کے لیے درخواستیں دی ہیں ان کے نام کیا ہیں نیز وصولی درخواست کی تواریخ بھی بتائی جائیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ درخواستوں کی سینیارٹی لسٹ تاریخ وصولی درخواست کے مطابق مرتب کی گئی تھی تا کہ درخواست دہندگان کو اس لسٹ کے مطابق بجلی کے کنکشن دئے جائیں ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک کن کن اشخاص کو کنکشن دئے جا چکے ہیں اور ان کے سینیارٹی نمبر کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ملک غلام نبی) ۔ (الف) سب ڈویژن پسرور ضلع سیالکوٹ میں مورخہ 13 اگست 1973ء تا 5 دسمبر 1974ء کل ایک سو انسٹھ ٹیوب ویلوں کی درخواستیں موصول ہوئیں جس کی *فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

(ب) محکمانہ قوانین کے مطابق ستمبر 1974ء سے پہلے سینیارٹی کا تعین درخواست دہندہ کی جانب سے ڈیمانڈ نوٹس کی مطلوبہ شرائط یعنی زر ضمانت اور لسٹ رپورٹ کی فراہمی وغیرہ پوری کرنے کے بعد کیا جاتا تھا۔ جس کے تحت سروس کنکشن آرڈر کا اجراء ہوتا تھا ۔ علاوہ ازیں H.T. لائن و L.T. لائن اور صرف سروس کیبل والے ٹیوب ویل کے کنکشنوں کی سینیارٹی علیحدہ علیحدہ مرتب ہوتی تھی ۔ لیکن وفاقی حکومت کی ہدایت مورخہ 9-8-1974 کے اجراء کے بعد درخواستوں کی تاریخ وصولی سے L.T., H.T لائن والے ٹیوب ویل کنکشنوں کی علیحدہ علیحدہ سینیارٹی لسٹیں مرتب کی جاتی ہیں ۔ ان احکام میں مورخہ 25-11-1974 کو بعض معمولی ترمیمیں کی گئیں جن کے تحت ایسے صارفین جو ٹرانسفارمر خود خرید کر دیں ۔ ان کا کنکشن L.T. تصور کیا جائے گا اور جن افراد نے اپنے ٹیوب ویل کے بور اور وائرنگ وغیرہ مکمل کر کے موٹر نصب کر لی ہو ۔ ان کو ایسے افراد پر ترجیح دی جائے گی جو سینئر ہوں لیکن ان کے بور نامکمل ہوں ۔ یہ رعایتیں صرف تین ماہ کے لیے دی گئی ہیں جس کے بعد یہ کالعدم تصور ہوں گی اور پہلے سے طے شدہ اصولوں پر کنکشن دئے جائیں گے ۔

(ج) اوپر کے جواب سے ظاہر ہے کہ سینیارٹی کا تعین مختلف اوقات میں مروجہ طریقوں کے مطابق ہوتا رہا ہے ۔ جزو (الف) میں مندرجہ کیسوں سے اب تک 47 کنکشن لگائے جا چکے ہیں جن کی سینیارٹی *لسٹیں برائے مطالعہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں ۔

---

*فہرست آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

کیپٹن احمد نواز خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست کیپٹن احمد نواز صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I could not attend the Session on 15.11.1975 on account of my sickness in Lahore. I may kindly be granted leave for the same.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری علی محمد خادم

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوھدری علی محمد خادم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

On account of illness unable to attend Sessions from Seventeenth to Nineteenth. Leave requested.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

بیگم بلقیس حبیب اللہ ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتی ہوں ۔

کہ دی ویسٹ پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشن (ترمیم پنجاب) ایکٹ 1974ء (پنجاب ریپیل) بل 1974ء

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20-12-1975 تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ دی ویسٹ پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشن (ترمیم پنجاب) ایکٹ 1974ء (پنجاب ریپیل) بل 1974ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20-12-1975 تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

قاضی محمد اسمٰعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ تحریک استحقاق بابت محکمہ تعلیم پنجاب کے ایک کلرک امتیاز ملک کو ملازمت سے علیحدہ نہ کرنے کے الزام مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20-12-1975 تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ تحریک استحقاق بابت محکمہ تعلیم پنجاب کے ایک کلرک امتیاز ملک کو ملازمت سے علیحدہ نہ کرنے کے الزام میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20-12-1975 تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ سٹینڈنگ کمیٹیوں کے جتنے اجلاس وغیرہ ہوتے ہیں یہ اسمبلیوں کے دنوں میں ہوتے ہیں ان دنوں کمیٹیوں کے اجلاس نہیں ہو سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اصل میں علامہ صاحب اسمبلیوں کے دنوں میں اجلاس ہونے چاہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ در اصل مشکل یہ ہے کہ ممبر یہاں صبح کے وقت اسمبلی میں حاضر ہوں اور کام کے وقت اجلاس کریں لیکن یہ ہوتا نہیں اور اگر ہوتا ہے تو کورم پورا نہیں ہوتا ۔ اس لیے رپورٹ کی میعاد میں یہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ان کی میعاد میں کب تک اضافہ ہو جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ممبران کو یہ بھی خیال رکھنا ہے کہ بیچارے کھیتی کرنے جاتے ہیں تو کھیتی نہیں کر سکتے کاشت نہیں کر سکتے کوئی دکان پر بیٹھا ہوا ہے تو دکان پر نہیں بیٹھ سکتا ۔ کوئی وکالت کرتا ہے تو بیچارے کی وہاں وکالت نہیں چلتی کیونکہ اس کو لاہور آنا پڑتا ہے یا آج کل سیشن میں مجبوری سے آئے ہوئے ہوتے ہیں اس لیے جتنا کام سیشن میں ہو جائے اتنا ہی غنیمت ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے جناب علامہ صاحب اور لیڈر آف دی آپوزیشن کو برطانیہ کے ہاؤس آف کامنز کا حوالہ دیتا ہوں کہ وہاں ہاؤس کا کام بھی ہوتا ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگز بھی ہو رہی ہوتی ہیں اس لیے کہ وہاں کورم کا سوال نہیں اٹھایا جاتا ۔ چاہے وہاں دس بارہ آدمی ہی کیوں نہ بیٹھے ہوں ۔ وہاں کا ہاؤس 635 ممبران کا ہوتا ہے اس میں سے کچھ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگز میں چلے جاتے ہیں اور ہاؤس چلتا رہتا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ برطانیہ کی پارلیمنٹ اور یہاں کی اسمبلی کو نہ ملائیں اس لیے کہ وہاں سال میں ساڑھے گیارہ مہینے اجلاس ہوتا رہتا ہے ۔ اگر یہاں بھی آپ نے ساڑھے گیارہ مہینے اجلاس چلانا ہے تو کوئی اعتراض نہیں ہو گا ۔ جناب سپیکر ۔ آپ خود وہاں دیکھ آئے ہیں کہ وہاں کورم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ وہاں تو ایسا ہوتا ہے کہ کچھ ممبر صاحبان باہر کھانا کھانے چلے جاتے ہیں ۔ کچھ سیر کرنے چلے جاتے ہیں ۔ جب وہ ایوان میں آ جاتے ہیں تو دوسرے چلے جاتے ہیں ۔ اس طرح وہاں کا ایوان چلتا رہتا ہے ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

چوہدری محمد اکرم چیمہ ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی پری ایمپشن (ترمیم پنجاب) بل 1974ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے ۔

کہ دی پری ایمپشن (ترمیم پنجاب) بل 1974ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کی کرنے میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری محمد اکرم چیمہ ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی ویسٹ پاکستان ریونیو (ترمیم پنجاب) بل 1991ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے ۔

کہ دی ویسٹ پاکستان ریونیو (ترمیم پنجاب) بل 1974ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس حسابات عامہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

ملک شاہ محمد حسن ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ درباره فنانس اکاؤنٹس Appropriation Accounts اور آڈٹ رپورٹ برائے 1970-71ء پیش کرنے کی تاریخ میں جو کہ 15 دسمبر 1975ء کو ختم ہو رہی ہے مزید چھ ماہ یعنی 15 جون 1976ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے ۔

کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ درباره فنانس اکاؤنٹس Appropriation Accounts اور آڈٹ رپورٹ برائے 1970-71ء پیش کرنے کی تاریخ میں جو کہ 15 دسمبر 1975ء کو ختم ہو رہی ہے مزید چھ ماہ یعنی 15 جون 1976ء تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ میں تحریک پیش کرتی ہوں ۔

کہ دی ویسٹ پاکستان فیملی کورٹس (ترمیم پنجاب) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے ۔

کہ دی ویسٹ پاکستان فیملی کورٹس (ترمیم پنجاب) بل 1974ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن (ترمیم) بل 1975ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کامرس اینڈ مینرل ریسورسز کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے ۔

کہ دی پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن (ترمیم) بل 1975ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کامرس اینڈ مینرل ریسورسز کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ نوٹس زیر قاعدہ 156 دربارہ جام پور گرڈ سٹیشن سے محمد پور دیوان ضلع ڈیرہ غازی خان تک بجلی کی لائن بچھانے سے متعلق مجلس قائمہ برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر - یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے -

کہ نوٹس زیر قاعدہ 156 دربارہ جام پور گرڈ سٹیشن سے محمد پور دیوان ضلع ڈیرہ غازی خان تک بجلی کی لائن بچھانے سے متعلق مجلس قائمہ برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع کی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ نوٹس زیر قاعدہ 156 بابت منتقلی دفاتر ڈپٹی چیف انجینئر ہائی ویز بلڈنگ بہاولپور کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع کی جائے -

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے -

کہ نوٹس زیر قاعدہ 156 بابت منتقلی دفاتر ڈپٹی چیف انجینئر ہائی ویز بلڈنگ بہاولپور کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع کی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری امان اللہ لک - جناب آپ نے یہ کیا کر دیا ہے -

Mr. Speaker. I have made this proposal to the House.

حاجی محمد سیف اللہ خان - قواعد کے تحت جناب والا - کمیٹی کی طرف سے موشن آنی چاہیے -

Mr. Speaker : Then I will take it up after due notice.

حاجی محمد سیف اللہ خان - کس چیز کا نوٹس - رپورٹ کا نوٹس نہیں ہوتا وہ خود بخود آجاتی ہے -

Mr. Speaker : Then let the reports come to me and I will pass proper orders and place that before the House. If the members are not willing to follow the precedents, then I will follow the rules

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس کے لیے باقاعدہ قواعد وضع کریں ۔

Mr. Speaker : I have made the suggestion that the date will be 20th of December.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ہم decision کو چیلنج نہیں کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : Not today, but earlier my suggestion has been conveyed to the hon'ble members who are making the move that the date should be 20th of December. After all I have a responsibility to the House about calling meetings.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ ان کی طرف سے آنی چاہیے آپ کی طرف سے نہیں آنی چاہیے ۔

Mr. Speaker : I have conveyed this to the hon'ble members that the extension should be demanded up to the 20th December, 1975 and the hon'ble members know that this has been conveyed to them but despite this the date is being changed to 31st of January and some other dates

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ موشن بھیجی نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Then let the reports come to me and these will come before the House in due course.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ کس قاعدے کے تحت ممبران کو بھیجتے ہیں ۔

Mr. Speaker : If the hon'ble members are willing to follow the precedents, then I will follow the rules and the procedure.

(interruption)

Then due notice should come.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جو اس وقت تک روایت قائم ہو چکی ہے اس کو پیش نظر رکھا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ بات نہیں مانتے ۔

Certain members are not in a mood to accept the precedents.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ اسی روایت کو قائم رکھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ فاضل ممبران سے التماس اور استدعا کی ہے لیکن وہ نہیں مانتے ۔ پھر کیا کیا جا سکتا ہے ۔ مجھے تو اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا ہوتا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ براہ کرم اس روایت کو ترک نہ کریں ۔ اس کا بہتر طریقہ یہی ہے کہ یہ موشن اس طرف سے پیش ہوتی ۔ اس کی مخالفت اس طرف سے ہونی چاہیے تھی پھر آپ کو فیصلہ کرنا چاہیے اس طرح آسانی ہو گی یہ تو ایک طریقہ ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ یہ اچانک اس قسم کی موشن کو ایوان میں لانے کے لیے کم از کم ایک دن پہلے پارلیمانی امور کے دفتر میں نوٹس دیں ۔

Mr. Speaker : Then they need to have the notice.

فاضل ممبران جو ان کمیٹیوں کے ممبر ہیں وہ چاہتے ہیں کہ یہاں controversy ہو ۔ سپیکر کے دفتر میں جو تجاویز آتی ہیں ان تجاویز کو میں formally نہیں چاہتا ۔ میں نے formally خواہش نہیں کی ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ اس 5 سال کی اسمبلی یا اس سے قبل بھی الیکشن ہو سکتے ہیں ۔ پوری میعاد کی بات نہیں ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کی رپورٹیں اس اسمبلی کے دوران آ جائیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری گزارش ہے کہ پہلے ایسا ہوتا رہا ہے اور آپ خود فرماتے رہے ہیں کہ توسیع کر دی گئی ۔ آپ نے اس ہاؤس میں موشن پیش کی ہے ۔ اس لیے ہم نے کہا ہے کہ اس سلسلے میں گورنمنٹ بنچز کی طرف سے کاونٹر موشن آئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں وہ بھی کرتا رہا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ آپ خود یہ کرتے رہے ہیں ، اسی لیے یہ ضرورت محسوس ہوئی ہے ۔ اگر آپ صبح یہ فرما دیتے کہ اس کی میعاد میں 20 دسمبر تک توسیع کر دی گئی ہے تو ٹھیک تھا اور پہلے روایت بھی یہی تھی ۔

وزیر قانون ۔ آپ خود ہی کہتے ہیں کہ 20 دسمبر تک توسیع کر دی جائے اور پھر آپ خود ہی یہ کہتے ہیں کہ 20 دسمبر تک توسیع کرنے کا مسٹر سپیکر کو اختیار نہیں ۔ آپ تو خود ہی اپنی بات کی تردید کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس پر لمبی چوڑی بحث نہیں چاہتا کیونکہ ایک روایت بنی ہوئی ہے ۔ اس کے مطابق جو تاریخ سپیکر مقرر کرتا ہے اس کو منظور کر لیا جاتا ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب خود ہی فرما دیا کریں کہ فلاں تاریخ تک توسیع کر دی گئی ہے جیسے آپ پہلے فرماتے رہے ہیں اور ہم اسے قبول کرتے رہے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ انہوں نے تو 20 دسمبر کہا ہے لیکن آپ نے کہا نہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ بات یہ نہیں ۔ ایسی تحریکیں ایوان میں آج پہلی بار پیش نہیں ہوئیں ، اس سے قبل بھی وہ توسیع فرماتے رہے ہیں اور ہم انہیں قبول کر لیا کرتے ہیں ۔ آپ تو بعض اوقات یونہی غصہ میں آ جاتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Let us revert back to the old practice.

چوھدری امان اللہ لک ۔ ہاں جناب ۔ میرا مطلب یہی تھا کہ آپ فرما دیا کریں کہ فلاں تاریخ تک توسیع کر دی گئی ہے لیکن آپ تو غصے میں آ جاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ غصے والی بات نہیں ۔ اس ایوان میں کبھی تو رپورٹیں پیش ہونی چاہئیں ۔ یہ تحریکیں دو دو تین تین سالوں سے متعلقہ کمیٹیوں کے پاس التوا میں پڑی ہوئی ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے کچھ نئی روایات قائم کی ہیں لیکن بہرحال ہم تو ان روایات کو نہیں توڑنا چاہتے اور آپ کو بھی ان کا تحفظ کرنا چاہیے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے فرمان کا احترام کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہوں کہ اس کی میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع کر دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کی میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع کی جاتی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

> کہ موشن زیر قاعدہ 156 بابت سول ڈسپنسری ، ڈونگہ بونگہ ، ضلع بہاولنگر میں 20 بستروں کے وارڈ کی تعمیر مکمل نہ کرنے کے متعلق مجلس برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

> کہ موشن زیر قاعدہ 156 بابت سول ڈسپنسری ، ڈونگہ بونگہ ، ضلع بہاولنگر میں 20 بستروں کے وارڈ کی تعمیر مکمل نہ کرنے کے متعلق مجلس برائے سرکاری مواعیدکی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 20 دسمبر 1975ء تک توسیع فرمائی جائے ۔
>
> (تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ تحریک استحقاق نمبر 10 ۔

فلم سنسر بورڈ پنجاب میں مخصوص نشستوں کے لیے ممبران اسمبلی کا انتخاب نہ کرایا جانا

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ فلم سنسر بورڈ پنجاب کے لیے مخصوص کردہ پانچ ممبران اسمبلی کا انتخاب تا حال نہیں کرایا گیا اور اس ضمن میں حکومت کی جانب سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی جس کی وجہ سے اس اہم ادارہ میں صوبہ پنجاب کی اسمبلی کی نمائندگی نہیں ہو سکی ۔ اس صورت حال سے اس ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں حاجی محمد سیف اللہ خان کو یقین دہانی کرانی چاہتا ہوں کہ جیسے ہم سینیٹ اور سنڈیکیٹ اور تمام تعلیمی اداروں میں

انتخابات کرا رہے ہیں تو ان کے انتخابات بھی اسی سیشن میں کرا دیے جائیں گے۔

مسٹر سپیکر۔ کیا آپ اس یقین دہانی کے بعد اپنی تحریک پر زور نہیں دیتے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب۔ انہوں نے یقین دہانی کرا دی ہے کہ اس ضمن میں انتخاب کرایا جائے گا۔ گو تحریک استحقاق اس طرح ختم نہیں ہو جایا کرتی۔ یہ تحریک استحقاق ماضی سے تعلق رکھتی ہے اور اگرچہ ہمارے حقوق کی پامالی ہوئی ہے اس کے باوجود کیونکہ انہوں نے واضح یقین دہانی کرائی ہے کہ اسی سیشن میں یہ کام ہو جائے گا اس لیے میں اس تحریک پر زور نہیں دیتا۔

مسٹر سپیکر۔ میاں منظور احمد موہل ! تحریک استحقاق نمبر 19۔

زرعی یونیورسٹی لائلپور میں سینیٹ اور سنڈیکیٹ میں مخصوص نشستوں کے لیے ارکان صوبائی اسمبلی کا انتخاب نہ کرایا جانا

میاں منظور احمد موہل۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کے متقاضی ہے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ زرعی یونیورسٹی لائلپور میں سینیٹ اور سنڈیکیٹ میں ارکان صوبائی اسمبلی پنجاب کے لیے مختص کردہ نشستوں کے انتخاب کے لیے تا حال حکومت کی جانب سے کوئی تحریک یا کارروائی نہیں کی گئی حالانکہ حکومت کو اس قانون کے تابع ایسا کرنا ضروری تھا جس سے اس ایوان کو اس اہم ادارہ میں نمائندگی بطور استحقاق نہیں مل سکی۔ اس صورت حال سے اس ایوان کے حقوق بری طرح پامال ہوئے ہیں۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ میں یقین دلا چکا ہوں کہ تمام یونیورسٹیوں کے لیے ہم قائد حزب اختلاف سے عنقریب ملاقات کریں گے اور اگر فاضل ممبر چاہتے ہیں تو وہ اپنے کسی ممبر کو بھیج دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دو یا تین دنوں کا مسئلہ ہے اور ہم اسے طے کر لیں گے۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا یہ اسی سیشن میں ہو جائے گا ؟

وزیر تعلیم ۔ جی ہاں ! یہ اسی سیشن میں ہو جائے گا اور ہمیں اس بات کا احساس ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ وزیر موصوف کی یقین دہانی پر میں اس پر زور نہیں دیتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر ایم ۔ کے خاکوانی ! تحریک استحقاق نمبر 39 ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ اس سے پہلے میری تحریک استحقاق نمبر 38 ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی مجھ سے ابھی بات ہوئی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ مجھے ابھی اجلاس شروع ہونے سے پہلے ٹیلیفون آیا تھا جس کے پیش نظر میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ میری گزارش پر غور فرمالیں ۔ 15 تاریخ کو جو واقعات ہوئے ہیں وہ میں آپ کے علم میں لا چکا ہوں اور وہ واقعات جناب وزیر متعلقہ کے علم میں بھی آ چکے ہوں گے کہ میرے بھائیوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور 16 تاریخ کو میرے گھر پر چھاپہ مارا گیا ۔ میرا مال مویشی لے گئے ۔ میں نے کل آپ کے سامنے اس خدشے کا اظہار کیا تھا اور جناب نے مجھے مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی کہ ذاتی اثر و رسوخ استعمال کیا جائے ۔ تو وہی کچھ ہوا کہ رات کو میرے گھر پر قبضہ کیا گیا ۔ میری بیوی کو زدوکوب کیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب ۔ آپ نے جو تحریک استحقاق مجھے لکھ کر دی ہے وہ تحریک استحقاق نہیں بنتی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ بنتا تو یہاں کچھ بھی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بنتا تو یہاں آئین اور قانون کے مطابق ہی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ اس قانون کے پیش نظر اور اس معزز ادارے کے ایک رکن کی حیثیت سے میں کس ادارے کے پاس جاؤں کہ میرے گھر بار کو لوٹ لیا گیا ہے اور میری بیوی کو زد و کوب کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر ایم ۔ کے خاکوانی !

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ میں نے جو گزارش کی ہے اس پر ازراہ عنایت غور فرمالیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے تو حلف اٹھایا ہے کہ آئین ، قانون اور ضابطے کے مطابق اس ایوان میں اپنے فرائض سر انجام دوں گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب یہ میری استدعا ہے کہ آئین اور اخلاق کے پیش نظر میری بات سنی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میری اور آپ کی ملاقات ابھی ہوئی تھی اور ہم دونوں نے اس پر غور کیا تھا ۔ اس میں میرے عہدے کے علاوہ جو بھی میں آپ کی خدمت کر سکتا تھا اور قانون اور ضابطے کے مطابق میرے جو فرائض ہیں وہ میں نے پورے کیے تھے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ اس کے لیے میں آپ کا ممنون ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ممنون ہونے کی اس میں کوئی بات نہیں ۔ میں اسمبلی کا صرف سپیکر ہی نہیں یا آپ صرف اسمبلی کے رکن ہی نہیں ۔

We live as two citizens of this country Mr. M. K. Khakwani

چوہدری امان اللہ لک ۔ میری گزارش سن لیں کہ جہاں تک آپ کی ملاقات کا تعلق ہے میں اس کا مشکور ہوں مگر میں آپ سے بطور سپیکر استدعا کرتا ہوں .....

مسٹر سپیکر ۔ میں اس میں آپ کی کوئی امداد نہیں کر سکتا کیونکہ آئین ، قانون اور ضابطے نے میرے ہاتھ باندھ دیے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اگر اس ملک میں ایک آدمی کا گھر لوٹ لیا جاتا ہے اور اس ملک اور صوبے کی انتظامیہ بھی وہاں بیٹھی ہے اور آپ یہاں مجھے بات کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے متعلق تحریک التوا کار آ سکتی ہے لیکن یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ تحریک استحقاق بنتی ہے اور واضح طور پر بنتی ہے اور مجھ سے یہ تقاضا کیا جا رہا ہے کہ میں اس کے متعلق کوئی بات بھی نہ کروں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر ایم کے ۔ خاکوانی ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب ۔ ہمیں ان کی ہر طرح سے امداد کرنی چاہیے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میں ایک چھوٹی سی عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ دونوں تحاریک استحقاق میں جو فاضل ممبران کی طرف سے آئی ہیں ، خاص طور پر سنگین الزام لگایا گیا ہے کہ انہیں اس بنا پر ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے ۔ کیونکہ انہوں نے پیپلز پارٹی سے استعفیٰ دیا ہے اور گورنمنٹ کی مخالفت کر رہے ہیں ۔ اس جرم کی پاداش میں بار بار ان کے عزیزوں رشتہ داروں اور ان کے گھر والوں پر تشدد کیا جا رہا ہے ۔ آپ نے اس پر ٹیکنیکل اوبجیکشن یہ لیا ہے .....

مسٹر سپیکر ۔ ٹیکنیکل نہیں ، لیگل ہے ۔ ٹیکنیکل تو شاید میں نہ ہی لوں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ٹیکنیکل اور لیگل میں یہاں فرق نہ تھا ۔ اگر لیگل اوبجیکشن بھی آپ نے لیا ہے تو جناب والا ، آپ یہ فرمائیں کہ کیا اس آئین اور اس قانون کے تحت ہر فاضل ممبر کو یہ حق حاصل نہیں کہ جس آئین کے تحت اس نے یہاں حلف اٹھایا ہے ، اس کے تحت وہ اپنی رائے کا اظہار آزادی کے ساتھ اور بلا خوف و خطر یہاں کر سکے اور اپنے فرائض منصبی ادا کر سکے ۔ یہ الزام آپ کے سامنے بار بار تحریک التوا کی صورت میں لایا جا رہا ہے کہ اس جرم کی پاداش میں بار بار پولیس ان سے مطالبہ کر رہی ہے کہ اگر آپ نے پیپلز پارٹی کا ساتھ دینے کا اعلان نہ کیا ، اگر آپ نے حکومت کا ساتھ دینے کا اعلان نہ کیا تو آپ کو اسی طرح ذلیل کیا جائے گا ، آپ کے رشتہ داروں پر اسی طرح مقدمے بنائے جائیں گے ۔ اگر یہ پرولیج موشن نہیں بنتی تو اس سے زیادہ پرولیج موشن اور کوئی نہیں ہو سکتی ۔ یہ ہر ممبر کا حق ہے ۔ آپ کا فرض ہے کہ اس کا تحفظ کریں ۔ جناب والا ۔ مجھے آپ یہ فرمائیں کہ جتنے ممبران نے اب پیپلز پارٹی سے استعفیٰ دیا ، راتوں رات ان

کے رشتہ دار بھی بدمعاش ہو گئے ، وہ بھی غنڈے اور ڈکیت ہو گئے ۔ آپ اس پس منظر کو پیش نظر رکھیں جس کے پیش نظر ان پر مقدمات بنائے جا رہے ہیں ۔ رائے فتح محمد ہیں ، عبدالرحمان جامی ہیں ، امان اللہ لک ہیں ۔۔۔

مسٹر سپیکر ۔ میں قائد حزب اختلاف سے استدعا کرنی چاہتا ہوں کہ آپ کا حق ہے کہ آپ کسی موقع پر مختصر بیان دے سکیں ۔ آپ کو اس حق سے محروم کرنے کی نہ میں نیت رکھتا ہوں اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے بعد آنے والے کسی سپیکر کو اس بات کی کوشش کرنی چاہیے ۔ قانون اور ضابطہ آپ کو یہ حق دیتا ہے ۔ لیکن وہ شارٹ سٹیٹمنٹ یا تو آپ کی پارٹی کے کسی مسئلے کی وضاحت کے متعلق ہو سکتا ہے جو یہاں کی کنولشن ہے ، یا پھر کسی ایسے مسئلے کے متعلق ہو سکتا ہے جو اس ایوان میں زیر غور آ رہا ہو ۔ اب ان کی تحریک استحقاق آئین کے مطابق نہیں اور میں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہتا جس سے میں خود آئین کی خلاف ورزی کا مرتکب بنوں ۔ اس میں بڑا واضح دیا ہوا ہے کہ پرولیجز آف دی ممبر کیا ہیں :-

Artilce 66 of the Constitution of Pakistan says—

Subject to the Constitution and to the rules of procedure of Parliament, there shall be freedom of speech in Parliament and no member shall be liable to any proceedings in any court in respect of anything said or any vote given by him in Parliament, and no person shall be so liable in respect of the publication by or under the authority of Parliament of any report, paper, votes or proceedings.

اور آرٹیکل 127 میں یہ کہا گیا ہے کہ یہی بات صوبائی اسمبلی پر بھی اطلاق کرے گی اگر وہ کورٹ آف لا میں prosecute کیے جا رہے ہوں ۔

for having said any thing in this Houseor for his vote given in this House.

یہ ان کی واضح پرولیج بنتی ہے ۔ وہ اس میں نہیں ہے ۔

Supposing a member is detained. This may be the subject matter for an adjournment motion.

کہ صوبائی حکومت نے ایک ایسا کام کیا ہے جو قانون اور ضابطے کے مطابق نہیں ہے۔

Therefore, a motion may come that the House be adjourned and if the required procedure is fulfilled and the requirement is complied with, then the House may discuss that illegal or unauthorised action of the executive.

مگر یہ بات یہ تو یہ ہو نہیں سکتا کہ جو تحریک التوا بنتی ہے اسے پرولیج موشن میں لایا جائے۔

If it was for adjournment, it would have been a very fit matter for me to admit. As an adjournment motion I will admit it but not as a privilege motion.

تحریک استحقاق کے متعلق آئین اور قانون بڑے واضح ہیں۔

چوہدری طالب حسین۔ جناب والا۔ اظہار رائے کی آزادی آئین نے دی ہے۔۔۔

مسٹر سپیکر۔ میں آپ کے جن حقوق کا تحفظ کر سکتا ہوں وہ یہ ہیں کہ جو آپ نے اس ایوان میں اپنی رائے کا اظہار کیا، اس کی بنا پر آپ پر کوئی مقدمہ نہیں بن سکتا۔ اور جو آپ نے یہاں ووٹ دیا، اس کی بنا پر کوئی مقدمہ نہیں بنایا جا سکتا۔ یہ ہے وہ استحقاق جو آئین نے آپ کو دیا ہے۔

چوہدری طالب حسین۔ جناب والا۔ اس آئین نے اظہار رائے کی آزادی کا پرولیج دیا ہے، اس آزادی کو سلب کیا جا رہا ہے اور اس اظہار رائے کو روکنے کے لیے مقدمات بنائے جا رہے ہیں۔ پس منظر وہی ہے۔ اس لیے یہ استحقاق کی پامالی ہے اور استحقاق مجروح ہوا ہے۔ یہ قانونی طور پر پرولیج بنتی ہے اور آپ نے جو کہا ہے کہ پرولیج نہیں بنتی۔ ہم اس سے اتفاق نہیں کر سکتے۔

مسٹر سپیکر۔ میں اتفاق کرنے پر کسی کو مجبور نہیں کرسکتا، تا ہم میں مطمئن کرنا چاہتا ہوں۔ آئین میں ایک پرولیج ہے پارلیمنٹ یا اسمبلی ممبران کے متعلق بطور ممبر کے اور ایک پرولیج ہے شہریوں کے متعلق۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کا کوئی حق بطور شہری پامال ہوا ہے تو اس کے لیے پرولیج موشن بطور ممبر کے نہیں ہو سکتی، اس پر تحریک التوا ہو سکتی ہے۔ جس کے متعلق میں نے کہا ہے کہ یہی Subject matter,

this very substance I will admit as an Adjournment Motion, but not as a Privilege Motion.

کیونکہ میں تو خود اس آئین کی پیداوار ہوں ۔ جب اس کرسی پر بیٹھا ہوا ہوں ۔

I am bound by the provisions of this Constitution.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جہاں تک پرولیجز کا تعلق ہے ، یہ درست ہے کہ آئین میں بعض چیزیں ایسی ہیں جن کی توضیحات بھی ہوتی ہیں جن کے لفظی معنی ہی نہیں دیے جاتے بلکہ ان کی وضاحت بھی کی جاتی ہے ۔ جیسے مثال کے طور پر ہائی کورٹ ہی کو لے لیجیے ۔ بہت سی پاورز ایسی ہوتی ہیں جو interpretation کے تحت وہ approve کیا کرتی ہے ۔ وہ کسی قانون میں لفظ بلفظ نہیں ہوتی ۔ اسی طرح میں گزارش کروں گا کہ جہاں تک پرولیجز کی definitions یا ان کے دائرہ کار کو متعین کرنے کا تعلق ہے ، میں استدعا کروں گا کہ آپ چیمبر میں وقت دیں کہ وہیں بیٹھ کر ان کا تعین کریں ، کیونکہ جو وضاحت آپ یہاں ایوان میں کرتے ہیں ، اس سے غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ وہ ریکارڈ میں آتی ہیں اور ان سے یہ تاثر پیدا ہو جاتا ہے کہ اگر مثال کے طور پر کسی کو یہیں پر precincts میں ہی کوئی شخص آ کر مارے ، گالیاں دے ، خراب کرے تو وہ تماریک التوا دیتا پھرے اور اپنی عزت کا تحفظ نہ کر سکے ۔ یہ اس کے ساتھ محض اس لیے کیا جائے کہ اس نے آزادی رائے کا استعمال کرنا ہے یا وہ آزادی رائے کا استعمال کرتا ہے ۔ particular subject اور چیز ہوا کرتی ہے ۔ ان میں بہت سی چیزیں approve بھی کرنی پڑتی ہیں ۔ آپ نے ممبران کا تحفظ بھی کرنا ہے۔ اس لیے ہمیں چیمبر میں وقت دیں تاکہ اس کی definition کے متعلق غور کیا جا سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ بڑے شوق سے تشریف لائیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس کو پینڈنگ رکھ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اسی لیے اس کو ڈسپوز آف نہیں کیا ۔ جو بات آپ نے کہی ، وہی بات میں نے بھی کی ہوئی ہے ۔ کاش وہ آپ کو بتا دیتے یا آپ

ان کو میں نے بھی جو لکھا ہے ، وہ یہی ہے کہ prima-facie نہیں بنتی ہے ، لیکن اس کے باوجود اس کو finally dispose of کرنے سے قبل میں چاہوں گا کہ آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں اور میرے ساتھ ڈسکس کر لیں ۔

This is what I have already done.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان لیاری ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب کی معزز صدارت میں اس معزز ایوان میں ایک معزز رکن یہ شکایت کرتا ہے کہ ان کی بیوی کو زدو کوب کیا گیا اور اس میں آپ پروویژنز دیکھتے ہیں! رولنگ دیکھتے ہیں ۔ یہ افسوس کی بات ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب ۔ نہ میں پولیس افسر ہوں اور نہ میں کوئی عدالت ہوں ۔

کرنل محمد اسلم خان لیاری ۔ یہی چیزیں گولی چلواتی ہیں ۔ یہی چیزیں قتل کرواتی ہیں ۔ میں حیران ہوں کہ اس بات پر قتل کیوں نہیں ہوئے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر ایم ۔ کے ۔ خاکوانی ۔

مسٹر ایم۔کے۔ خاکوانی ممبر صوبائی اسمبلی کی حراست و رہائی کے متعلق سپیکر اور ارکان اسمبلی کو مطلع نہ کرنا

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ جناب والا ۔میں حال ہی وقوع پذیر ہونے والے ایک خاص مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 9 نومبر 1975ء کی سہ پہر کو سابق وزیر اعلیٰ اور سینیٹر جناب محمد حنیف رامے کے ہمراہ مسلم لیگ کے دفتر کا افتتاح کرنے کے لئے میں اپنی جیپ میں ان کی کوٹھی واقع نیو مسلم ٹاؤن سے باہر نکلا تو پولیس کی ایک وین اور وائرلیس گاڑیاں کھڑی تھیں ۔ اور ڈی ایس پی اچھرہ ،مسٹر مقبول احمد باجوہ اور ایف ایس ایف کے

بہت سے جوان سفید کپڑوں میں ملبوس کوٹھی کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ ڈی۔ایس۔پی۔ مسٹر باجوہ نے میری جیپ کو کوٹھی کے گیٹ پر ہی روک دیا اور کہا کہ آپ حراست میں ہیں اور باہر نہیں جاسکتے۔ ہم نے ان سے تحریری حکم کا مطالبہ کیا تو انہوں نے بتلایا کہ ہمیں حراست کا حکم زبانی دیا گیا ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے میری جیپ کے ڈرائیور رمضان کو اس وقت گرفتار کر لیا اور اس سے چابیاں چھین لیں۔ پولیس نے ہمیں وہاں پانچ گھنٹے تک حراست میں رکھا۔ اور اس کے بعد یہ کہہ کر چلے گئے کہ اب آپ آزاد ہیں۔ ہماری اس حراست اور رہائی کی اطلاع قواعد اسمبلی کے مطابق سپیکر اور ارکان اسمبلی تک نہیں پہنچائی گئی۔ جس سے میرا اور ارکان اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

حضور والا۔ ایک طرف تو حکومت جمہوریت کے دعوے کرتی ہے دوسری طرف ہمیں اپنی مسلم لیگ کے دفتر کھولنے سے روکتی ہے۔ جناب والا ایک الزام جو بار بار لگ رہا ہے آج بھی کسی صاحب نے لگایا ہے۔ پہلے دن بھی لگایا گیا۔ بار بار لگ رہا ہے۔ کہ حکومت نے میاں افتخار احمد تاری اور چوہدری محمد ارشاد کو اغوا کیا ہے۔

Mr. Speaker. The Member should be relevant.
اور اسے اپنی موشن تک محدود رکھیں۔

نواب زادہ محمد خان خاکوانی۔ جناب انہوں نے اس الزام کی تردید کی ہے

Mr. Speaker. Dont extend it.

نوابزادہ محمد خان خاکوانی۔ جناب والا۔ باجوہ نے اندر آکر کہا کہ ہم تمہارا چوہدری ارشاد اور تاری والا حشر نہیں کریں گے۔ آپ کو صرف چھالگا مالگا دکھائیں گے۔ میں ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ان کے الفاظ ہیں جو انہوں نے بہت سے آدمیوں کے سامنے کہے ہیں۔ اور جناب ان کے پاس کوئی حکم نہیں تھا جناب والا۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا یہ چاہتے ہیں کہ ملک میں خونی انقلاب آئے؟ میں ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر یہ بغیر وارنٹ کے ہماری کوٹھیوں میں داخل ہوئے تو ہم ان کو گولیوں سے اڑا دیں گے۔ یہ سراسر ناجائز حرکت ہے۔

آوازیں ۔ ٹھیک ہے ۔ ٹھیک ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر۔ میں جناب خاکوانی صاحب سے استدعا کروں گا کہ ہم سب اسمبلیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔

نوابزادہ چھ خان خاکوانی ۔ جناب بیٹھنے کا وقت اب ختم ہو چکا ہے ۔ اب کھڑے ہونے کا وقت ہے ہم نہیں چاہتے کہ پاکستان میں بھی وہی حساب ہو جو بنگلہ دیش میں ہو رہا ہے ۔ اور آپ کے ساتھ بھی وہی ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ خاکوانی صاحب اگر آپ اپنی موشن پر شارٹ سٹیٹمنٹ نہیں دینا چاہتے تو آپ کی مرضی ہے ۔ میں کچھ نہیں کرسکتا ۔

(قطع کلامیاں)

نوابزادہ چھ خان خاکوانی ۔ جناب والا ۔ میں نے تو صاف صاف کہہ دیا ہے کہ میری تحریک کو آپ کمیٹی کے سپرد کر دیں میں ثابت کر دوں گا کہ انہوں نے ہمیں بغیر وارنٹ کے حراست میں رکھا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں اس بارے میں معذرت خواہ ہوں کہ بدقسمتی سے موشن نمبر 37۔38۔39 کا نوٹس مجھے موصول نہیں ہوا ابھی ابھی ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے مجھے بتایا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اسے کل تک پینڈنگ کر لیں ۔

Mr. Speaker. I have actually admitted it. Let it go to the Committee on privilege.

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ ٹھیک ہے جناب ۔

Mr. Speaker. The report to come by the 31st of December, 1975.

نوابزادہ چھ خان خاکوانی ۔ 31 دسمبر تک پتہ نہیں حکومت بھی رہے گی یا نہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں کہنا نہیں چاہتا تھا ہمارے ایک دوست ہوتے تو اب

بھی ہیں ۔ چوھدری محمد حسین چٹھہ صاحب۔ ہم 1968ء سے یہ دیکھتے آئے ہیں کہ وہ حکومتوں کی تین مہینہ میعاد مقرر کیا کرتے تھے ۔ اگر تو ان کا کسی پر سایہ پڑ گیا ہے تو میں نہیں کہہ سکتا ۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ اچھا ۔ خدا آپ کی عمر لمبی کرے ۔

تحاریک التوائے کار

Mr. Speaker. Now we take up adjournment motions.

چوھدری امان اللہ لک صاحب کی یہ موشن تھی ۔ I propose to admit it

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ کون سی موشن ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ پینڈنگ تھی آپ اسے ایوان میں پڑھ دیں ۔

ممبران صوبائی اسمبلی چوھدری محمد ارشاد اور افتخار احمد تاری و دیگر کارکنان کا اغوا

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کیجائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 6 اکتوبر 1975 کو اس معزز ایوان کے دو ارکان جناب محمد ارشاد ۔ ایم پی اے اور افتخار احمد تاری ایم پی اے میاں محمد اسلم کے علاوہ بعض دیگر کارکنوں کو اغوا کر لیا گیا ہے ۔ اور اب تک ان ممبران اسمبلی اور کارکنان کا کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے ۔ ان ممبران کی گمشدگی سے پورے پنجاب کے عوام میں شدید اضطراب و بے چینی کی لہر دوڑ چکی ہے ۔ اور حکومت پنجاب ان کو برآمد کرنے میں ناکام ہو چکی ہے ۔ عوام میں سراسیمگی اور ہراس پیدا ہو چکا ہے ۔ کہ اب صوبہ پنجاب میں کسی کی جان و مال محفوظ نہیں ہے ۔ اور دو اہم ترین شخصیات کی گمشدگی پر حکومت پنجاب نے کوئی تحرک نہ کیا ہے ۔ واقعہ کی سنگینی کے پیش نظر اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔

Mr. Speaker. I propose to admit. Those in favour of the leave being granted to please rise in their seats.

سید تابش الوری ۔ یہ پینڈنگ کر دی گئی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسی لئے کی تھی ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کھڑے ہو جائیں کل آپ کے ساتھ بھی یہی واقعہ پیش آ سکتا ہے ۔

Mr. Speaker. Let there be a count. The count was taken It falls short of the required number of votes and therefore, leave is refused.

بستی خواجہ بخش پیر پر پولیس کا غیر قانونی چھاپہ مارنا ۔ عورتوں کو برہنہ کر کے رقص کرنے پر مجبور کرنا ۔ مردوں اور عورتوں کو جبر و تشدد کا نشانہ بنایا جانا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ یکم نومبر 1975ء کی شائع شدہ خبر کے مطابق 16 اکتوبر 1975ء کی رات کو انسپکٹر پولیس جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان اور دو سپاہیوں اور سات دیگر افراد نے بستی خواجہ بخش پیر پر غیر قانونی چھاپہ مارا تا کہ وہ گاؤں کی ایک عورت چنن کو جبراً اپنے ہمراہیوں کے حوالے کر دیں ۔ پولیس مسماۃ چنن کے مکان میں گھس گئی اور خواتین کی بے حرمتی کی۔ جس پر گاؤں کے لوگوں نے احتجاج کیا اور ان میں سے دو افراد کو پکڑ لیا ۔ اس کے بعد فاضل پور پولیس کو اطلاع دی گئی لیکن اس دوران جامپور پولیس وہاں پر پہنچ گئی اور اس واقعہ کے بارے میں غلط رپورٹ اعلے حکام کو دی گئی جس کی وجہ سے 12 اکتوبر کی رات کو مسلح پولیس کی بھاری جمعیت اور بلوچ نے گاؤں میں داخل ہو کر آبادی کے تمام مردوں اور عورتوں کو پکڑ لیا ۔ اور عورتوں کو برہنہ کر کے جبر و تشدد کا نشانہ بنایا گیا ۔ عورتوں کو برہنہ حالت میں رقص کرنے پر مجبور کیا گیا ۔ اور مردوں پر تشدد کیا

گیا ۔ تمام گاؤں کی تلاشی لی گئی ۔ لوگوں کا تمام سامان اور مویشی لوٹ لیے گئے ۔ یہ افسوس ناک عمل دوسرے دن دوپہر تک جاری رہا ۔ اس کے بعد تمام مردوں اور عورتوں کو برہنہ حالت میں فاضل پور چوکی تک 8-9 میل سنگینوں کے سایہ تلے لے جایا گیا ۔ جہاں 22 مردوں اور عورتوں کے علاوہ سب کو رہا کر دیا گیا اور گرفتار شدگان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ۔ اس غیر انسانی سلوک اور تشدد میں پولیس کے 50 اہلکاروں نے حصہ لیا ۔ اس واقعہ سے یہ بات پوری طرح عیاں ہوتی ہے کہ صوبائی حکومت کا اپنے ملازمین پر کوئی کنٹرول نہیں ہے ۔ وہ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ۔ ان کو کسی کا خوف نہیں ہے وزیر اعلیٰ پنجاب نے بطور وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب ہو جانے پر اسمبلی کے اندر اسی روز بیان دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ اب عورتوں پر ظلم وستم نہیں ہوگا ۔ کیونکہ راجہ محمد افضل ایم پی اے نے وزارت اعلیٰ کے مقابلہ سے اپنا نامزدگی فارم بھی اسی شرط پر واپس لیا تھا کہ اب صوبہ پنجاب میں نہ صرف سیاسی مخالفین بلکہ کسی بھی شہری کی عورت کو ذلیل و خوار نہیں کیا جائے گا ۔ یہ اس معاہدہ کی صریحاً خلاف ورزی ہے ۔ اس خبر سے صوبہ پنجاب بھر کے عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔ اس پر بحث کی جائے ۔

Mir. Balakh Sher Mazari. Sir, I would like to say something on this matter. This happened in my constituency and it was brought to my notice and later on I met with the Chief Minister to bring this matter in his notice who very kindly ordered an immediate enquiry in the matter. Sir, the Police did do a lot. This is my information which I brought to the notice of the Chief Minister who very kindly ordered an enquiry in the matter.

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میرے دونوں فاضل دوستوں نے جو کچھ فرمایا ہے ۔ اس میں ایک کا جواب دوسرے نے دیا ہے ۔ میر بلخ شیر مزاری نے جب بھی مجھے اس واقعہ کی اطلاع دی میں نے فوراً الکوائری کا حکم دیا ۔ میں یہ اس ایوان کی اطلاع کے لئے کہہ رہا ہوں کہ اس الکوائری کا جواب بھی اس ایوان میں سنایا جائے گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ جوڈیشل انکوائری ہو رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جی ہاں ۔

Mr. Speaker: In view of the fact that a ju licial enquiry is being held into the allegations it can't be taken up.

Now we take up adjournment motion No. 13

ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) لاہور مسٹر ایم ۔ اے لون کا شعبہ طبیعات کے سربراہ ڈاکٹر سعید ظفر کے ساتھ ناروا سلوک ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 24 اکتوبر 1975ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) لاہور مسٹر ایم ۔ اے ۔ لون پر الزام ہے کہ انہوں نے شعبہ طبیعات کے سربراہ ڈاکٹر سعید ظفر کے ساتھ بدتمیزی کی ہے اور انہیں دھکے دے کر کمرے سے باہر نکال دیا ہے ۔ بتایا جاتا ہے کہ ڈاکٹر سعید ظفر کی اہلیہ جو کہ اپوا کالج میں لیکچرار ہیں ان کو حلقہ نمبر 6 کے ضمنی انتخاب میں پولنگ آفیسر مقرر کیا گیا تھا اور اس کی اطلاع 18 اکتوبر کی رات کو ان کو دی گئی ۔ جس پر ڈاکٹر سعید الظفر ڈپٹی کمشنر لاہور سے ملے اور انہیں بتایا کہ ان کی بچی دو ماہ کی ہے ۔ اس لئے ان کی اہلیہ کو پولنگ آفیسر مقرر نہ کیا جائے ۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے انہیں اے ۔ ڈی ۔ سی (جی) سے ملنے کو کہا ۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور نے کہا کہ یہ بات کمشنر لاہور ڈویژن کریں گے ۔ ڈاکٹر سعید الظفر نے انہیں کہا ۔ کہ وہ کمشنر سے بات کر لیں جس پر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ کمشنر لاہور ڈویژن میری جیب میں نہیں ہیں ۔ اور ڈاکٹر کو دھکے دے کر کمرے سے باہر نکال دیا اس واقعہ سے پنجاب یونیورسٹی کے اکیڈیمک سٹاف اور طلبا میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔ اور لاہور شہر کے عوام میں بھی کافی اضطراب پایا جاتا ہے کہ ایک جائز بات کرنے سے افسر شاہی اس طرح سے زود رنجی کا شکار ہو جاتی ہے ۔ لہذا اس پر بحث کی جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں میں کچھ وضاحت کرنی چاہتا ہوں ۔ 24 اکتوبر 1975ء کو مبینہ واقعہ کی اطلاع ملنے کے فوراً بعد انتظامیہ نے یونیورسٹی کے اکیڈیمک سٹاف سے فوری طور پر رابطہ قائم کیا اور کمشنر لاہور ڈویژن سے باہمی گفت و شنید کرنے کے بعد یہ طے پایا کہ یونیورسٹی کے اکیڈیمک سٹاف نے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) کی معذرت کو قبول کرتے ہوئے احتجاج ختم کر دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ معذرت پیش ہو گئی ۔

وزیر قانون ۔ جی ہاں مسئلہ افہام و تفہیم پر ختم ہو گیا ہے ۔

Mr. Speaker. In view of the statement of the Hon'ble Minister the adjournment motion is not pressed. Now we take up No. 15.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ آخر وہ بھی بیچارا صوبائی حکومت کا ملازم تھا اس سے صوبائی حکومت نے یہ کہا ہوگا ۔ اور وہ مان گیا ہوگا ۔ لیکن بات یہ ہے کہ اس سے عوام پر تاثرات برے پڑتے ہیں ۔ اگر وہ ایسی معافی نہ مانگتا تو اور کیا کرتا ۔ ہر ایک کو پتہ ہے کہ ایسی حرکت کرنے کے بعد معافی مانگنا پڑتی ہے ۔ لیکن میں یہ کہوں گا کہ ایسی حرکت بند ہونی چاہیے اور اس کو repeat نہیں کرنا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوا نمبر 15 میاں منظور احمد موہل ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ نمبر 14 بھی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سلسلہ میں آپ کو میرا کوئی کاغذ مل گیا ہو گا ۔ یا پھر یہ کہیں پہلے dispose of ہو گئی ہوگی ۔ بہر حال، اب نمبر 15 ہو گی ۔ اور اس کے ساتھ مسٹر رؤف طاہر کی 60 نمبر ہے ۔

This will also be considered to be taken.

لاہور میں رکشا اور ٹیکسی ڈرائیوروں کی طرف سے میٹر سے زائد کرایہ وصول کرنا اور ٹریفک پولیس کی چشم پوشی

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 21 اکتوبر 1975ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق لاہور میں رکشا اور ٹیکسی ڈرائیوروں نے شہریوں سے میٹر کے حساب کے بغیر فی میل ایک روپیہ اور ڈیڑھ روپیہ وصول کرنا شروع کر دیا ہے ۔ اس کے باوجود ڈرائیور شہریوں کو اپنی مرضی سے سوار کرتے ہیں ۔ اس صورت حال سے شہری شدید پریشان ہیں ۔ خاص کر اندرون شہر لوگوں کو اس قدر دشواری درپیش ہے کہ اکثر ڈرائیور تو ان سے دگنا کرایہ وصول کرتے ہیں ۔ مگر ٹریفک پولیس خاموش تماشائی ہے اور ایسے ڈرائیوروں کے خلاف کوئی مناسب اقدام نہیں کرتی ہے ۔ علاوہ ازیں اندرون شہر ٹریفک پولیس کا عملہ کہیں کہیں دیکھنے میں آتا ہے ۔ اس کی بجائے چونکہ شاہراہ قائد اعظم پر سرکاری افسروں نے گزرنا ہوتا ہے ۔ اس لیے اس جگہ ٹریفک پولیس کا عملہ زیادہ نظر آتا ہے ۔ اس خبر سے لاہور شہر کے عوام میں اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے ۔ اس پر بحث کی جائے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ اس تحریک کو پینڈنگ کر لیں ۔ اس پر میں کل جواب دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کل تک کے لیے پینڈنگ رکھی جاتی ہے ۔

صوبائی دارالحکومت میں ذرائع آمدورفت کی شدید کمی

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 2 نومبر 1975ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں سفر کی سہولتوں میں شدید کمی ہے ۔ جس کی وجہ

سے دفتری اوقات کار میں شہریوں کو ٹرانسپورٹ کے حصول کے لیے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور لوگوں کو کئی کئی گھنٹے بس میں جگہ نہیں ملتی ۔ شہر میں ٹرانسپورٹ کی کمی کی وجہ سے لوگ بسوں کے پائیدانوں ۔ دقب اور چھت پر سوار ہو کر سفر کرنے پر مجبور ہیں ۔ جس کی وجہ سے شہر میں کئی حادثات بھی ہوئے ہیں ۔

معلوم ہوا ہے کہ لاہور اومنی بس کی بہت سی نئی بسیں خراب ہو گئی ہیں اور وہ ورکشاپ میں کھڑی ہیں ۔ عوام میں اضطراب و ہیجان پایا جاتا ہے کہ جو بسیں ورکشاپوں میں عرصہ سے کھڑی ہیں ان کو عوام کی سہولت کے پیش نظر جلدی سڑکوں پر کیوں نہیں لایا جاتا تاکہ لوگوں کو بسوں کی چھتوں پر سفر نہ کرنا پڑے ۔ اس خبر سے لاہور شہر کے عوام میں بے چینی کی فضا پائی جاتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب آپ کی بات کرنے سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ بھی اکثر لاہور میں ہوتے ہیں اور میں بھی لاہور میں ہوتا ہوں ۔ ممکن ہے یہ بات ٹھیک ہو جو اس میں لکھی ہے لیکن ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ لاہور میں اتنی بسیں آ گئی ہیں کہ سڑکوں کا مسئلہ بن گیا ہے کہ سڑکوں کا کیا بنے گا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میرے خیال میں آپ کو سفر کی ضرورت نہیں پڑی ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے سفر کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ میں تو یہاں کا رہنے والا ہوں اور کہیں باہر سے نہیں آتا ۔

وزیر مواصلات و ٹرانسپورٹ (چوہدری صاحب داد خاں) ۔ جناب والا ۔ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ لاہور اومنی بس سروسز کی کارکردگی کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے خصوصی توجہ دے رہا ہے تاکہ عوام کو زیادہ سے زیادہ سفری سہولتیں فراہم کی جا سکیں ۔ اس ضمن میں اومنی بس کے فلیٹ میں بتدریج اضافہ کیا جا رہا ہے اور 74 ۔ 1973ء سے لے کر آج تک 633 نئی بسوں کا اضافہ کیا جا چکا ہے ۔ بسوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اومنی بس کا انتظام سابقہ دو ڈپو کی بجائے چار ڈپو کے سپرد کیا جا چکا ہے ۔ مستقبل قریب

میں ایک نئے ڈپو کا اضافہ کر دیا جائے گا ۔ اس وقت لاہور میں اومنی بسوں کی مجموعی تعداد بشمول کارآمد پرانی گاڑیوں کے 650 ہے ۔ یہ تعداد بتدریج اضافے کے ساتھ ماہ دسمبر 1975ء تک 900 ہوگی ۔ دفتروں ۔ سکولوں ۔ کالجوں ۔ کارخانوں اور دیگر کاروباری اداروں کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات میں سفری مشکلات کا درپیش آنا ایک عالمگیر مسئلہ ہے ۔ لاہور بھی اس مسئلے سے مستثنیٰ نہیں ہے ۔ تاہم لاہور اومنی بس سروسز حتی الامکان کوشش کر رہی کہ اس مسئلے کو احسن طریقے پر حل کیا جائے ۔ یہ دشواری صرف مذکورہ بالا اوقات میں پیش آتی ہے اور دوسرے اوقات میں صورت حال معمول کے مطابق ہوتی ہے ۔

جہاں تک مرمت طلب بسوں کا تعلق ہے اس وقت لاہور اومنی بس سروسز کے مختلف ڈپوؤں میں 130 بسیں بھاری مرمت طلب ہیں ۔ ان بسوں کے لیے مطلوبہ پرزہ جات عام مارکیٹ میں دستیاب نہیں ہوتے اور ان پرزہ جات کی فراہمی کے لیے پاکستان آٹو موبائل کارپوریشن کی مختلف فرموں سے رجوع کیا جا چکا ہے ۔ بعض دفعہ یہ پرزہ جات ان کے حاضر سٹاک میں موجود نہیں ہوتے ۔ اس صورت میں کبھی کبھی تاخیر واقع ہو جاتی ہے ۔ تاہم یہ کہنا درست نہیں کہ تمام بسیں مرمت کے لیے کھڑی رہتی ہیں ۔ تمام تر کوششیں جاری ہیں اور جلد ہی ان کو چلانے کے قابل بنا دیا جائے گا ۔ بسوں کے مزید اضافے سے سفری دشواریوں کے جلد ختم ہونے کا قوی امکان ہے ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بسوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافے کے ساتھ ساتھ مسافروں کی تعداد میں بھی خاصا اضافہ ہوا ہے اور عوام کی مانگ بڑھتی جا رہی ہے جس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ چونکہ جیپ ۔ تانگے ۔ رکشا اور ٹیکسیوں کے کرائے سے بسوں کا کرایہ کم ہے اس لیے عوام بسوں کی طرف رجوع کرتے ہیں ۔ لہذا وجوہات بالا کی بنا پر اس مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے جو کہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسا recent occurrence نہیں ہوا جس کی وجہ سے یہ کہا جا سکے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ وہی میں عرض کرنی چاہتا ہوں ۔

وہ فرما رہے ہیں کہ میں نے کہا ہے کہ تمام بسیں خراب ہیں ۔ میں نے تمام نہیں کہا ۔ میں نے کہا ہے کہ بہت سی نئی بسیں خراب ہیں ۔ تو نئی بسوں کے خراب ہونے کا مقصد جو ہے اس سے عوام میں ایک اضطراب پایا جاتا ہے کیونکہ پرزے اور انجن بدل لیے جاتے ہیں اور ان کی جگہ اور فٹ کر دئے جاتے ہیں ۔ اس کی نشان دہی میں نے کی ہے ۔ لہذا اس بارے میں آپ کچھ فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے اپنے سینے کے علم کا اظہار کیا ہے ۔ آپ نے سمجھا کہ کوئی بغیر لکھے ہوئے سمجھ جائے گا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ ان کو بھی پتہ ہے وہ بڑے سمجھ دار ہیں ۔

وزیر مواصلات و ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ جو نئی بسیں آئی ہیں حقیقت میں ان کے انجن بدلنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اس make کی بسیں پرائیویٹ نہیں ہیں اس لیے اگر کوئی وجہ میرے خیال میں ہو سکتی ہے تو وہ یہ ہے کہ سپیئر پارٹ جلدی نہیں ملتے اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس کا انتظام کرائیں گے اور یہ چاہیں گے کہ تمام بسیں جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ اپنے کام پر رہیں ۔ کیونکہ جو بھی نئی بس خراب ہوتی ہے اس سے پبلک کو کافی تکلیف بھی ہوتی ہے اور روپے کے سلسلے میں بھی پبلک کا کافی نقصان ہوتا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہاں سے کھلے پرزے ہی غائب نہیں ہوتے بلکہ یہاں سے تو انسان غائب ہو رہے ہیں اور ارکان اسمبلی غائب ہو رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ لطیفہ تو آپ نے اس بات میں پیدا کیا ہے مگر بات یہاں تک ہی رہنے دیں جو ہو رہی ہے ۔

In view of the statement of the Minister, it is disposed of.

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ جناب والا ۔ پرائیویٹ بسوں میں آج کل یہ ہو رہا ہے کہ بسوں کی چھتوں کے اوپر بہت سواریاں بٹھائی جاتی ہیں ۔ کیا اس

کا کوئی گورنمنٹ نے آرڈر دیا ہے یا گورنمنٹ نے اجازت دی ہوئی ہے کہ پرائیویٹ بسوں پر پچاس پچاس آدمی لاد دئے جائیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کا اس وقت کوئی موقع نہیں ہے آپ باقاعدہ موشن لائیں کیونکہ اس وقت لاہور اومنی بس کا ذکر ہو رہا ہے ۔ ہم جیسے غریب لوگوں کو بسوں پر چڑھنا پڑتا ہے ۔

راجہ محمد افضل صاحب ۔ نمبر 19 آپ کی تحریک التوا ہے ۔ اس میں occurrence کیا ہے ۔ میں نے ابھی اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا اور آپ کو لکھ کر اس لیے نہیں بھیجا کہ میں یہ پتہ کرنا چاہتا تھا کہ اس میں occurrence کیا ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون صاحب سٹیٹمنٹ دے رہے ہیں کہ عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ اس پر چار ارب روپے کا خرچ ہوگا ۔ یہ ایک آئینی مسئلہ ہے جس کی تکمیل لازمی تھی ۔ جب آئین میں یہ شق دے دی گئی ہے کہ عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کیا جائے گا تو یقینی اس سلسلے میں تمام اعداد و شمار دیکھ کر یہ شق رکھی گئی تھی مگر پتہ نہیں وزیر موصوف کس وجہ سے یہ بیان دے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں آپ نے کہا ہے کہ عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ نہیں کیا جائے گا ۔ اس میں بھی یہ بات نہیں ہے ۔ آپ نے صرف دشواری کی بات کی ہے مگر دشوار کام بھی کر لیے جاتے ہیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میاں منظور احمد موہل صاحب نے بھی میرے متعلق ایک تحریک التوا دی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں پہلے ان کی تحریک التوا پڑھ لوں اگرچہ میں نے اس کی admission کا نہیں کیا ۔

You should also have the notice.

کہ کیا پڑھا جا رہا ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ تعجب کی تو یہ بات ہے کہ چار سال میں پانچ چھ ارب روپیہ عوام کو کچلنے کے لیے تو خرچ کر لیا جاتا ہے مگر ایک قانونی تقاضا پورا نہیں کیا جاتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ راجہ صاحب۔ جو رولز آپ نے بنائے ہوئے ہیں ان میں یہی ہے کہ تحریک التوا میں تقریر نہیں ہوتی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ رولز ہم نے نہیں بنائے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے مگر جو رولز بنے ہیں ان کے تحت تقریر کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں ہم عرض کر چکے ہیں کہ آپ اسی سیشن میں رولز کمیٹی بنائیں ۔ چار سال گزر چکے ہیں مگر باقی جتنی بھی مدت ہے اس کے لیے تو رولز بنا لیے جائیں تا کہ آنے والے تو یہ نہ کہیں کہ رولز ابھی تک نہیں بنے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے کچھ ترامیم تو کی ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ابھی تک تو رولز کمیٹی ہی نہیں بنی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب میں اس تحریک التوا کو پڑھتا ہوں ۔

صوبائی وزیر قانون کا عدلیہ اور انتظامیہ کی علیحدگی میں درپیش دشواری کا انکشاف

مسٹر سپیکر ۔ راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 4 نومبر 1975ء کی شائع شدہ خبر کے مطابق پنجاب کے صوبائی وزیر قانون نے یہ انکشاف کیا کہ عدلیہ اور انتظامیہ کو علیحدہ کرنا بے حد دشوار ہے چونکہ اس پر چار ارب روپے خرچ آئیں گے ۔ اس بیان سے عوام اور قانون کی بالا دستی چاہنے والے سخت پریشان ہیں اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ حکومت ایک آئینی فرض کو پورا کرنے میں تاخیر کرنے کے بہانے تلاش کر رہی ہے ۔ اور دانستہ انتظامیہ کو اپنے مقاصد اور سیاسی مخالفین کو زیر عتاب لانے کے لیے استعمال کرنے کے لیے ایک طویل عرصہ عدلیہ کو علیحدہ

نہیں کرنا چاہتی ۔ لہذا اس پر بحث کی جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ جب بہاولپور میں انٹرویو لیا گیا وہاں بہت سے اخبار نویس موجود تھے اور نوائے وقت کے اور دیگر اخبار نویس بھی موجود تھے انہوں نے پوچھا کہ اسمبلی کا اجلاس کب بلا رہے ہیں میں نے کہا

> I cannot give you the date. Since the other provincial Assemblies are being called, it is logical that the Provincial Assembly of Punjab will be called very soon.

مسٹر سپیکر ۔ اگلا سوال اس سے connected تھا

وزیر قانون ۔ میں نے کہا

> This is a constitutional obligation. The Government is committed to separate judiciary from the executive. The only difficulty which is facing us is that the Government has to make arrangements for the funds to be spent

نوائے وقت میں یہ چھپا ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ اجلاس بلایا جائے ۔ مساوات میں خبر چھپی ہے وزیر قانون نے کہا ہے کہ جلد اجلاس بلایا جائے گا ۔ میں نے اس خبر کے بارہ میں کہا تھا

> That the Government is committed. This is a constitutional obligation. We will separate judiciary from the executive but the only difficulty is that of funds.

اور جو فنڈز ہیں میں نے نہیں دیے ۔ وہ فیڈرل لاء کمیشن کی جو رپورٹ چھپی ہے اس میں یہ facts ہیں کہ پاکستان کی جوڈیشری کو الگ کرنے کے لیے اتنے اخراجات برداشت کرنا پڑیں گے ۔ نوائے وقت یہ لکھ دے کہ یہ دشوار ہے اور دوسرے اخبارات نے اور پاکستان ٹائمز نے اسی تاریخ کا verbatim دیا ہوا ہے ۔ یہ بات چھاپی ہوئی ہے ۔ اگر فاضل ممبر سمجھیں کہ ایک اخبار پڑھنے سے تحریک التوائے کار دے سکتے ہیں تو وہ اس بات کا خیال رکھیں اور دوسرے

اخبارات کی خبروں کو بھی دیکھ لیا کریں کہ ان میں کیا خبر چھپی ہے آیا یہ خبر غلط تو نہیں ہے ۔ اگر اس طرح ایک آدمی کچھ کہے اور اس کو اخبار کچھلکھ دے تو وہ اس آدمی کا قصور نہیں ہے ۔ اگر فاضل رکن یہ چاہتے ہیں تو میں تین چار اخباریں آپ کے سامنے پڑھنے کے لیے تیار ہوں کہ کسی بھی اخبار نویس نے یہ لکھا ہو کہ اجلاس نہیں بلایا جائے گا ۔ میں ان کو انگریزی تو پڑھانے سے رہا پاکستان ٹائمز نے صاف لکھا ہے

> The Government is committed. This is a constitutional obligation. We will separate judiciary from the executive but the only difficulty is that of funds.

اب اس کا مطلب یہ نہیں لیا جا سکتا جو راجہ صاحب کی تحریک میں ہے ۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو دوسرے تمام اخبارات ما سوائے نوائے وقت کے مشرق ۔ پاکستان ٹائمز ۔ مساوات کو دیکھ لیں ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ ہم تو وہی اخبار پڑھتے ہیں جس کی زیادہ سرکولیشن ہو اور صحیح خبریں دے اور جو صحیح خبر دے سکتا ہے وہ نوائے وقت ہے ۔

وزیر قانون ۔ خبر کی درستی تو خبر پڑھ کر کرلینی چاہیے ۔

Mr. Speaker : I will take it up at about 12.30.

Minister for Law : Right Sir.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ وہ چاروں اخباریں منگوا لیں ۔

وزیر قانون ۔ مجھے پانچ منٹ کی مہلت دیں ۔ میں اخبار میں خبریں پڑھ دیتا ہوں اس کے بعد فیصلہ ہو جائے گا ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ مشرق میں بھی یہی تاثر دیا گیا ہے کہ آپ نہیں کر سکتے ۔

وزیر قانون ۔ پڑھ کر دیکھ لیتے ہیں ۔

سید قابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران اخبار نویسوں کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ وہ انگریزی نہیں جانتے ۔ مجھے اعتراف ہے

کہ وہ خود انگریزی کے ماہرین میں سے ہوں گے لیکن ہمارے ملک کے صحافی ان سے کم پڑھے لکھے نہیں ہیں ۔ ان کے متعلق اس قسم کی رائے قائم کرنا یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : He belongs to a family of scholars.

وزیر قانون ۔ آپ خواہ مخواہ دوسروں کو breif hold کر رہے ہیں میں ان کی بہت عزت و احترام کرتا ہوں اگر کوئی شخص انگریزی الفاظ جو میں نے استعمال کیے ہیں وہ نہیں سمجھتا تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ آپ یہ کہیں کہ یہ follow نہیں کر سکا The newspapers have their own line.
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اخبار کی اپنی ایک opinion ہوتی ہے ۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔

مسٹر شیر محمد بھٹی ۔ جناب والا ۔ ان کی تمام تحاریک التوا لوائے وقت تک محدود ہیں ان کا تعلق عوام سے نہیں ہے ۔ اگر عوام سے رابطہ ہوتا تو وہ عوام کے واسطے سے کہتے ۔ وہ تو ہر بات لوائے وقت کے حوالے سے کرتے ہیں کوئی واقعہ ہو تو لوائے وقت کا حوالہ دیتے ہیں ۔ ان کا تعلق عوام سے نہیں ہے انہوں نے اپنے علم کو صرف لوائے وقت تک محدود کر لیا ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ یہ تو عوام کے نمائندے نہیں ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وہ الفاظ حذف کیے ہیں جو ہماری طرف اشارہ کرکے شیر محمد بھٹی صاحب نے کہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر شیر محمد بھٹی نے کسی پر الزام لگایا ہے جو پارلیمنٹ کی زبان میں نہیں ہونا چاہیے تو حذف کروں گا ۔

سید تابش الوری ۔ انہوں نے لوائے وقت کے متعلق کہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رولز میں ممبروں کے متعلق ہے کہ کس طرح سے ان کا ادب کرنا چاہیے لیکن اخبار کے متعلق نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ یہ آداب میں بھی موجود ہے کہ جو ادارہ جواب دہ

نہ ہو اس کے متعلق یہ احتیاط کی جائے۔

مسٹر نذر حسین منصور۔ انہوں نے جو ریمارکس دیے ہیں انہیں حذف کیجئے۔

مسٹر سپیکر۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ تمام خبریں نوائے وقت سے حاصل کرتے ہیں انہیں چاہیے وہ عوام سے رابطہ قائم کریں۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی۔ نوائے وقت وہ ہے جس نے پاکستان بنوایا تھا۔

مسٹر سپیکر۔ یہ تو اپنی اپنی رائے ہے جو آج نوائے وقت کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ مجھے یاد ہے انہوں نے نوائے وقت کے متعلق جس رائے کا اظہار کیا تھا۔ رائے کی بات رائے تک ہی رہنے دیں۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی۔ جناب والا۔ ہم نے نہیں کہا ہے آپ کو مغالطہ ہو رہا ہے۔ اب اس کی الکوائری ہونی چاہیے۔ اس وقت بھی نوائے وقت نے ترجمانی کی تھی اور اب بھی کر رہا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ انہوں نے اتنا کہا ہے کہ فاضل اراکین کی تمام تحاریک میں بھی لکھا ہے کہ نوائے وقت میں یہ لکھا ہے اتنا زیادہ انحصار نوائے وقت پر کرنے کی بجائے عوام پر انحصار کریں۔

میاں منظور احمد سوھل۔ وہ عوام کے ترجمان نہیں ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ آپ کو اپنی رائے کا حق حاصل ہے میں نے کب کہا ہے کہ آپ یہ رائے نہ رکھیں۔

It is your own reflection.

مسٹر نذر حسین منصور۔ جناب سپیکر۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مختلف اوقات میں رائے بدلتی رہتی ہے۔ یہ اس وقت نہیں ہے یہ اس وقت تھی۔ یہ باتیں تب کی ہیں جب عذرا جوان تھی۔

مسٹر سپیکر۔ آتش کے متعلق سنا تھا لیکن آج یہ نئی سنی ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ کسی ممبر نے نوائے وقت کو نوائے بے وقت کہا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ کسی نے نہیں کہا ہے ۔

سید قابض الوزی ۔ جناب والا ۔ آپ نے کہا ہے کہ لوائے وقت کے متعلق لوگوں کی رائے بدلتی رہتی ہے لیکن لوائے وقت تو نہیں بدلا ۔

Minister for Law : Mr. Speaker Sir, I would like to invite your attention to "The Pakistan Times" Lahore, dated the 4th November 1975 :—

It says on Page 7 :—

> The Law Minister S. M. Masood has disclosed that law reforms would be enforced in the province shortly. Talking to newsmen here last night, the Minister said the reforms were aimed at minimising litigation and providing help to the masses.
>
> The Minister said, the reforms would raise lawyers, prestige so that they could play a positive role in the dispensation of justice. In this connection, he said formation of lawyers, mini-tribunals was already under consideration of his Ministry. The Minister said he has already discussed the proposed reforms with various Bar Associations which had accepted his suggestions in principle.
>
> Mr. Masood disclosed that the simplification of the trial procedure of summary cases was under Government's active consideration. He said that during his surprise visit to Lyallpur courts some time back he was informed that 14,000 summary cases were pending with courts.
>
> In reply to a question, the Minister said it was the Governmnet's constitutional obligation to separate judiciary from the executive. But, he added, funds' shortage was the main reason for the delay as Rs 4 billion was needed to bring about the change. The Government would implement the scheme gradualy, he added.

مسٹر لذر حسین منصور ۔ اصل بات تو آگے ہے وہ بھی پڑھیں ۔

Minister for Law : It further says :—

> The Minister told another questioner that the experiment of separating judiciary from the executive has proved successful in Sialkot and Sahiwal.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ میں ساہیوال کا رہنے والا ہوں ۔ اس کے بعد "مشرق" "امروز" اور "مساوات" بھی پڑھا جائے ۔

وزیر قانون ۔ میں وہ سب پڑھ دیتا ہوں ، میرے پاس سب اخبار موجود ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ نوائے وقت اردو کا اخبار ہے اس لیے یہ بھی پڑھا جائے ۔

Mr. Speaker : I hope that this has satisfied the Hon'ble Member. In view of the statement of the Hon'ble Minister the adjournment motion is disposed of.

Now, there will be a tea break of 15 minutes. We shall reassemble at exact 12.00 noon.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی برائے وقفہ چائے پندرہ منٹ تک کے لیے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودہ قانون

مسودہ قانون بورڈز آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پنجاب مصدرہ 1975ء

(بحث جاری)

مسٹر سپیکر ۔ اب قانون سازی کا کام کیا جاتا ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب آپ تقریر کر رہے تھے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ہاؤس میں کورم

ہے ۔ اس وقت 47 ممبر صاحبان تشریف فرما ہیں ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ موجودہ قانون جو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے انتظام کو بہتر بنانے کے لیے اور اس صوبہ کے عوام کو بہتر تعلیمی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے اس ایوان سے منظور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے اس کو رائے عامہ معلوم کرانے کے لیے مشتہر کرایا جانا نہایت ہی ضروری ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ اس پر آپ کافی تقریر کر چکے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ تو اس وقت چیمبر میں تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہاں بھی کارروائی سنی جاتی ہے ۔ اگر آپ مجھے سنانا چاہتے ہیں تو آپ تشریف لائیں میں سنتا رہوں گا ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ کہہ دیں کہ ہم رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے اسے مشتہر کراتے ہیں تو میں ابھی ختم کر دیتا ہوں ۔ وہ تو ایک منٹ میں نہیں بلکہ ایک سیکنڈ میں بات ختم ہو سکتی ہے ۔ میں کوئی نئی بات نہیں کہہ رہا اور حقیقت یہ ہے کہ میں انتہائی نیک نیتی پر اس کو محمول کرتا ہوں ۔ نہایت دیانتداری سے اور عمل سے اگر یہ آج واقعی ثابت کر دیں کہ اس آرڈیننس کو جو 22 مئی 1975ء کو انہوں نے نافذ کرایا اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس لئے روبہ عمل نہیں کیا ۔ اس لئے enforce نہیں کیا ۔ اس لئے اس کو صوبہ میں لاگو نہیں کیا کہ یہ چاہتے ہونگے کہ اس کے لئے ہم رائے عامہ حاصل کرلیں۔ یہ تو میں مانتا ہوں۔ میں آپ پر بوجھ نہیں ڈالتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ رائے عامہ کے لئے اس وقت تک مشتہر نہیں کر سکتے جب تک یہ بل اس ایوان میں introduce نہ ہو جائے ۔ اور جب تک اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے اس قسم کی ترمیم نہیں لائی جاتی اب وہ ساری تکمیلیں ہو چکی ہیں ۔ یہ ہماری خوشی قسمتی ہے یہ صوبے کے عوام کی خوش قسمتی ہے کہ یہ بل جھٹکا ہونے سے بچ گیا ۔

جناب والا ۔ یہ بل انہیں دنوں introduce کیا گیا تھا جن دنوں میں

بل اسمبلی میں پاس نہیں ہو رہے تھے بلکہ ان کے جھٹکے کئے جا رہے تھے۔ جن میں اسقدر غلطیاں کی گئیں۔ جن کو اسقدر عجلت اور جلد بازی میں منظور کرایا گیا کہ آج تک enforce نہیں ہو سکے ۔ اہم سے اہم قوانین جنہیں اس حکومت نے اپنا کارنامہ قرار دیا وہ منظور کرائے ۔ میں آپ کو سابقہ حکومتوں کی کار گزاریاں یاد دلا رہا ہوں ۔ بجائے اس کے کہ آپ انہیں کی طرح کل کو شرمندہ ہوں ہم آپ کو اس شرمندگی سے بچانا چاہتے ہیں ۔ آپ کو یاد ہوگا میرے فاضل دوست سابق وزیر قانون بھی یہاں موجود ہیں اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے اپنے دور کا سب سے بڑا کارنامہ یہ بتایا تھا کہ ہم لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کو ایکٹ بنوا کے اس صوبے میں جلد از جلد لوکل باڈیز کے انتخابات کرانا چاہتے ہیں اور اس قانون کو اس عجلت میں پاس کرایا ۔ اس جلد بازی سے پاس کرایا کہ اب سمجھ نہیں آتی کہ ہم نے پاس کیا کیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں ابھی بتاتا ہوں کہ آج بھی میں اگر اس بینچ پر نہ بیٹھا ہوتا اگر آج میں آپ کی غلطیوں کی نشاندہی نہ کرتا تو اس قانون کو بھی آپ اسی طرح پاس کر دیتے جس طرح اس ایوان میں لائے ہیں ۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ نہیں بلکہ اس حد تک یہی چیزیں قریباً ان تمام قوانین میں واقع ہوئی ہیں جو ہماری عدم موجودگی میں اس ایوان میں پاس ہوئیں ۔ آپ کے تو ڈرافٹ بھی صحیح نہیں ہوتے ۔ آپ تو اتنی تکلیف بھی گوارا نہیں کرتے کہ اس آرڈیننس کو جسے بل کی صورت میں قانون بنایا گیا اسے اچھی طرح پڑھ ہی لیا جائے۔ جناب سپیکر میں آپ کے توسط سے جناب وزیر تعلیم اور جناب وزیر قانون کی توجہ مبذول کراتا ہوں کہ ذرا از راہ کرم اسے غور سے سنا کریں ۔ ہم اس ایوان میں آپ کی بہتری کے لئے بیٹھے ہیں ۔ جناب والا ۔ ہم اس صوبے کی بہتری کے لئے بیٹھے ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ میں کیوں اسے مشتہر کرانا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں اس کے لئے کیوں کوشش کر رہا ہوں ۔ اس لئے کہ قانون جو بھی بنے سنجیدگی سے بنے ۔ غور و خوض سے بنے اس عجلت میں نہ بنے جس عجلت میں یہ آرڈیننس نافذ کر دیتے ہیں اور پھر انہیں آرڈیننسوں کی نقالی کر کے بلوں کی شکل میں اس ایوان میں پیش کر دیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ آئین میں لکھا ہوا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ آپ دیکھیں ۔ آپ قانون دان ہیں ۔

کبھی قانون بھی ایسے بنے اور قانون میں بھی ایسی غلطیاں سرزد ہوئیں کہ اس کی دفعہ 14 جو بل میں repeat کی گئی ہے اور آرڈیننس میں پہلے دے دی گئی تھی ۔ اسی کی نقل ہے ۔ اس میں لکھتے ہیں ۔

> The Chairman shall be the principal executive academic officer of the Board and preside all the Committees of the Board constituted under section 17.

اور سیکشن 17 کیا ہے ۔ ریٹائرمنٹ آف سروس ملاحظہ فرمائیں۔ یہ تو آرڈیننس ہے بل کی بات نہیں کر رہا ۔ اسی طرح آپ منظور کرانا چاہتے ہیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں شاید حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کو ضرورت پڑے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بہت ساری پرنٹنگ کی غلطیاں گورنمنٹ پرنٹنگ پریس سے ہوتی رہی ہیں اور کئی دفعہ ان میں تصحیح کرنے کے باوجود غلطیاں رہ جاتی ہیں ۔ پرنٹنگ کا ایک نیا طریقہ ہے جو اسمبلی کے اندر بھی اختیار کیا جائے گا کہ جو کاپی ہوگی اس کو photo process کے ذریعے نکالا جائے گا ۔ تاکہ کسی قسم کی غلطی کا کوئی احتمال نہ رہے ۔ جناب والا ۔ میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے یہ غلطیاں نکالیں ۔ لیکن ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ ایسی غلطی کا اعادہ بالکل نہ ہو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ مہربانی ! جناب والا ۔ یہ اگر misprint ہوتا تو میں نادانستہ غلطی کو قطعاً اس ایوان میں disclose نہ کرتا لیکن کم از کم جب یہ بل اس ایوان میں introduce کیا ہے تو اس کو درست کر لیا ہوتا ۔ میں مانتا ہوں کہ یہ misprint ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ نادانستہ غلطی ہے ۔ مجھے یہ پتہ ہے کہ جو کچھ ہمارے نچلے ملازمین بنا کر دے دیتے ہیں ہم اسی کو go thorough کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جلدی میں پاس کرانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ میں تو کل سے استدعا کر رہا ہوں کہ خدا کے لئے قانون سازی ایسے نہیں ہوا کرتی قانون سازی تحمل سے ہوا کرتی ہے ۔ قانون سازی بردباری سے ہوا کرتی ہے ۔ قانون سازی احتیاط سے ہوا کرتی ہے ۔ اس میں عوام کا اعتماد ضروری ہے ۔ یہ تمام چیزیں لازم و ملزوم ہیں ۔ تب جا کر قانون بنتا ہے ۔ تب جا کر قانون نافذ ہوتا ہے ۔ تب کہیں قانون کا احترام ہوتا ہے ۔ تب جا کر یہ فخر کر سکتے ہیں کہ ہم نے صوبے کے عوام کے لیے

قانون بنایا ہے ۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ جناب سپیکر آپ نے بھی نشان دہی فرمائی تھی کہ کم از کم روایت قائم کرنے کے لئے رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے بھیج دیں ۔ اس پر پھر کوئی توجہ نہیں دی گئی ۔ اگر یہ غیر جمہوری دفعہ ہے غیر ضروری دفعہ ہے اور بل کا براہ راست تعلق عوام سے ہے صوبے کے بچوں سے ہے ہر شخص اس بل کی زد سے محفوظ رہ سکتا ہے ۔ افادیت یا اس کے نقصانات سے بری الذمہ ہوسکتا ہے اگر اس سے صوبے کا بچہ بچہ متاثر نہیں ہوتا اس کو نہ بھیجیں اگر صوبے کی تعلیم اور فلاح و بہبود کا دارو مدار اس بل پر ہے ۔ نئی پود کا دارو مدار اس بل پر ہے پھر آپ اس کو عوام کے پاس بھیجنے سے جھجک کیوں محسوس کرتے ہو ۔ کونسی آفت آ جائے گی 22-5-1975 سے اس پر عملدر آمد نہیں ہوا۔ اگر یہ چھ مہینے کے بعد آ رہا ہے تو کوئی بات نہیں اس کے لیے اور دو مہینے لگ جائینگے لیکن قانون تو موثر بن جائے گا ۔ ہم سے اس ملک کے بہت سے لوگ بہت سے دانشور ملے ہیں ۔ اس ملک کے کسان تک تو ہمیں ملے ہیں ۔ یہ نہیں کہ اچھے آدمی اس ایوان میں ہیں اور باہر نہیں ہیں ۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ ہم اس میں اور بھی تھوڑی سی تاخیر گوارا کر لیتے ہیں اگر اس بل کی تھوڑی سے scrutinization ہو جاتی ۔ اگر وہ طریقہ کار جو معین ہے وہ بھی پوری طرح adopt ہو جاتا تو ہم اسقدر زور نہ دیتے ۔ کم از کم اس حد تک ظلم نہ کرو آخر بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کا بل منظور ہو رہا ہے ۔ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجنے کی تکلیف گوارا نہیں کی ہے ۔ ضابطہ کو معطل کرا لیا گیا ہے اور کوشش کی گئی کہ اس کو go thorough کر دیں۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نہیں ہونگے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب وہ ضابطہ میرے لئے نہیں ہے ۔ یہ تمام پر لاگو ہوتا ہے ۔ انکا بھی فرض ہے اب بھی آپ مانئے آپ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کرائیں ۔ ابھی تک اس کی کوئی نوک پلک بھی دیکھی نہیں گئی ہے ۔ ابھی تو اسمبلی کے ارکان نے بھی چھان بین نہیں کی ہے ۔ وہ بھی اس سے محروم ہیں آپ کم از کم اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیج دیں ۔ میری یہ بڑی درد مندانہ اور نہایت ادب سے اپیل ہے کہ اس صوبے کے عوام کے مفاد کے پیش نظر آج کم از کم ایک روایت قائم کر دیں اور یہ

بل عوام کے پاس رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے بھیج دیں ۔ پھر اس کے آپ نتائج دیکھیں ۔ میں نے کل تمام تاریخ دھرا کر رکھ دی تھی ۔ میں 1882 سے شروع ہوا تھا اور 1975ء تک اس کو لے آیا تھا اور انہیں بتایا تھا کہ قانون کیا نہیں بن رہا ہے ۔ یہ بنتے چلے آئے ہیں لیکن غیر موثر ہوتے رہے ہیں ۔ محض اس ضد کی بنا پر میں نے پنجاب کے قانون کا حوالہ دیا تھا ۔ سب سے پہلے یہ قانون 1954ء میں بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن پنجاب بنا تھا تو اس میں بھی انہی بنچز سے آواز لگائی گئی تھی ۔

It should be circulated for eliciting public opinionthereon.

آپ نے اس وقت توجہ نہیں دی تھی ۔ نتیجہ یہ ہے کہ پے درپے قانون آتے رہے اور اسی طرح آپ نے بنایا تو پھر آتے رہیں گے اور وہ مقصد پورا نہیں ہوگا جس مقصد کے تابع یہ قانون بنائے جاتے ہیں ۔ میں آپ سے استدعا کرونگا کہ آپ ٹھنڈے دل سے غور کریں اور توجہ سے دیکھیں اور اگر آپ صحیح مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کو مشتہر کرائیں ۔

جناب والا ۔ اب میں آتا ہوں اس بل پر جو منظوری کے لئے پیش کیا گیا ہے کہ اس بل میں اور اس سے پہلے بلوں میں کیا امتیازی فرق ہے اور ہم نے اس کو اور اس کی دفعات اور پری ایمبل کو کس حد تک ڈھالنے کی کوشش کی ہے ۔ کس حد تک اس کی منشا کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے جس کے تحت یہ قانون منظور کرایا جا رہا ہے ۔ اس میں بھی آپ دیکھ کر حیران ہونگے زیادہ دور نہ جائیے اصل بورڈ کی constitution کو دیکھ لیں ۔ 1954ء میں بھی یہ بورڈ بنایا گیا تھا میں ویسٹ پاکستان کے بورڈ کی بات نہیں کرتا ۔ اس میں آپ بہت سی تاویلیں دے دیں گے کہ وہ تو ویسٹ پاکستان کے لئے تھا میں 1954ء کے بورڈ کی بات کر رہا ہوں اس کی ہیئت ترکیبی آپ کو بتاتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ بل کے پرنسپلز پر آئیے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں پرنسپلز پر آ رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب comparative study آئے گی آپ اس وقت

پرنسپلز کی بات کر لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ اس کی constitution ٹھیک نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس بات سے منع نہیں کرتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب یہ بورڈ بن رہا ہے اور اس کی تمام کلازیں بورڈ سے متعلق ہیں ۔ نام بھی اس کا بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ہے ۔ میں نے احتیاط برتی ہے مجھے یہ یقین تھا میں نے کلاز کا نام ہی نہیں لیا کس کلاز میں یہ رکھا گیا ہے ۔

in the constitution of the Board

تمام تر نامزدگیاں ہیں ۔ نامزدگیاں کون کرے گا کنٹرلنگ اتھارٹی ۔ چیرمین کون رکھے گا آپ خود ۔ سیکرٹری کا کون تقرر کرے گا کنٹرولنگ اتھارٹی ممبر اس کے کون نامزد کرے گا کنٹرولنگ اتھارٹی ۔ جناب والا یہ کنٹرولنگ اتھارٹی ہے یا جس طرح لائل پور کا گھنٹہ گھر ہے جس رخ سے دیکھیں نظر آئے گا ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ اس میں کوئی نمائندہ choracteric رکھیں اس میں ہیڈ ماسٹروں کے منتخب نمائندے شامل کریں جس طرح ہوتا رہا ہے ۔ اس میں پرنسپلوں کے منتخب نمائندے رکھیں آپ اس میں طلبا کو مناسب نمائندگی دیں۔ آپ اس میں خواتین اساتذہ کو نمائندگی دیں۔ آپ بچیوں کو اس میں مناسب نمائندگی دیں ۔ تاکہ قوم من حیث القوم اس میں شامل ہو کر بات کر سکے اور اپنے فلاح و بہبود کا فیصلہ کر سکے ۔ اگر آپ نے اسی طرح سے بورڈ بنانے ہیں اور اسی طرح سے نمائندگی دینی ہے تو کیا یہ خدمت آپ کا سیکرٹریٹ انجام نہیں دے سکتا تھا ۔ کیا یہ فرائض آپ کا ڈی ۔ پی ۔ آئی ۔ انجام نہیں دے سکتا تھا جب کہ سب کچھ آپ کی مرضی اور آپ کی منشا کے مطابق ہونا ہے ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ! حاجی صاحب نے فرمایا ہے کہ اس میں بچیوں کو اور طلبا کو نمائندگی دینی چاہئے۔ تو یہ انٹر میڈیٹ اور سیکنڈری ایجوکیشن کا بورڈ ہے ۔ ہم اس میں نویں ، دسویں کے کونسے طلبا اور بچیوں کو نمائندگی دیں یعنی آپ اس میں نویں اور دسویں کے بچوں کو نمائندگی دینا چاہتے ہیں؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا اس میں بارھویں جماعت کا بچہ شامل نہیں ،

آپ نے کالجوں میں یونین بنانے کا حق نہیں دیا ، سکولوں میں یونین بنانے کا حق نہیں دیا ؟ یہی بچے کل جوان ہوں گے اور یہی بچے کل کے باپ بنیں گے ۔ اگر آپ نے آج اس طرح سے ان بچوں کو قابل اعتنا نہ سمجھا تو مجھے بتائیں کہ آنے والا بچہ ، جو ہم سے زیادہ عقلمند ہے اور جو کل کی قوم کا باپ ہوگا ، آپ ان بچوں کی تضحیک اڑا رہے ہیں جن پر یہ قانون لاگو ہونا ہے ، جن کی فلاح و بہبود کے لیے یہ بورڈ بنائے جا رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں پہلی جماعت یا نویں ، دسویں جماعت کا بچہ ہی آئے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ اختیارات کی lust تو دیکھیں ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ پوچھتی ہوں کہ آخر تھرڈ ڈویژن والوں نے کیا قصور کیا ہے کہ انہیں کالجوں میں داخلہ نہیں ملتا ؟

(قہقہہ)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب ۔ پہلے اس کا فیصلہ کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ ۔ یہ مسئلہ تھرڈ ڈویژن والوں کا نہیں ، مسئلہ تو ان کا ہے جو دسویں میں فیل ہو جاتے ہیں اور انہیں کالجوں میں داخلہ نہیں ملتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ بن بورڈ رہا ہے ۔ تشکیل بورڈ کی ہو رہی ہے ، یہاں پر جگہ بورڈ کا لفظ ہی لکھا ہوا ہے ، اور اس میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ اس کا پرنسپل ایگزیکٹو ہیڈ بورڈ کا چیرمین ہوگا ۔ سب سے پہلے تو میں یہ عرض کر رہا تھا اس میں کنٹرولنگ اتھارٹی کے کیا اختیارات ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ آپ عام اصولوں پر بحث کریں ۔ یہ ایسے نہیں ہوتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ کیسے جناب ۔ میں تو یہ عرض کر رہا ہوں ہوں کہ بورڈ کیسے کامیاب اور کیسے ناکام ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب بورڈ کی کلاز آئے گی کہ یہ بورڈ کس طرح بن رہا ہے

آپ کا اعتراض بڑا قیمتی ہوگا ۔ اصولوں کے متعلق تو آپ صرف اتنا ہی کہہ دیتے کہ بورڈ اس طرح بن رہا ہے کہ اس میں جمہوری اقدار نہیں تو کافی تھا ۔ مگر آپ تو تفصیلات میں جا رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں اس سلسلے میں ایک گزارش کروں گا ۔

شیخ عزیز احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ وہ بل کی تفصیلات میں جا رہے ہیں ۔

That is not permissible under Rule 181.

General principles can be discussed but not the details of of the Bill.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ جب بھی حزب اقتدار والوں کی جانب سے کوئی غلطی ہونے لگتی ہے تو آپ ان کی راہنمائی کر دیتے ہیں اور یہ شکایت کافی عرصے سے چلی آ رہی ہے ۔ میری درخواست ہے کہ ذرا ہماری راہنمائی کی خاطر آپ خود ایک تقریر عام اصولوں کے متعلق کر دیں تا کہ ہم آئندہ تمام باتوں پر اسی کے مطابق تقریر کیا کریں اور آپ سے سبق لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ مجھے تو اس بات کی حسرت ہے کہ میں وہاں نہیں بیٹھتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں کہتا ہوں کہ ہم اس سے سبق لیں گے اور سارا ایوان اس بات سے سبق لے گا ۔ تو آپ آج ایک تقریر اس موضوع پر کر دیں تا کہ ہم ہر بل میں اس سے استفادہ کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بات میں کسی اور کی تقریر میں کروں گا ، آپ کی تقریر میں نہیں ۔ کسی اور موقع پر سہی ، یہ میرا ادھار رہا ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ یہ ایک بڑی مفید رائے ہے اور جس قسم کے الجھے ہوئے ذہن کے وزراء یہاں ہیں انہیں شام کو ٹریننگ دیا کریں اور اس سیٹ سے ان کی راہنمائی ہم کیا کریں گے ۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ ان کی کتنی بھی راہنمائی کریں ان کے مزاج اور ان کے ذہن میں کوئی فرق نہیں آئے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ان کی راہنمائی کی کوئی بات نہیں ۔

There has never been an occasion for that.

لیکن میرے فرائض میں یہ بات شامل ہے ۔ اگر مجھے یہ کہا جائے کہ میں نے حاجی صاحب کی راہنمائی کی کوشش کی ہے تو یہ بات درست نہیں ہو گی ۔ یہ بات تو میرے فرائض میں شامل ہے کہ میں اشارے کرتا رہوں اور جو بحث ہے یہ ایک certain channel میں overflow بھی ہوتی رہتی ہے اور کہیں relevancy اور irrelevancy ایک دوسرے کے اتنی قریب آ جاتی ہیں کہ اس کی پہچان کرنی مشکل ہو جاتی ہے لیکن پھر بھی ایک main channel ہوتا ہے اور ساری مباحث اور تمام دلائل اس کے اندر ہی ہونے چاہئیں ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس بل کے بارے میں ایک چھوٹا سا لطیفہ اور بھی عرض کر دوں میں معذرت سے ملک غلام نبی صاحب سے عرض کروں گا کیونکہ یہ بل ان کے وقت میں نہیں بنا مگر انہیں پسند ضرور آگیا ہے ۔ جس طرح کے اختیارات انہوں نے اس بل میں دیکھے ہیں ان کے دل میں کوئی کھٹک نہیں رہی کہ وہ اس میں کسی قسم کی ترمیم گوارہ کریں یا اس میں کوئی کمی کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کریں وہ ہر بات پر غور کریں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ آپ صحیح بات تو کریں ، ہم ضرور کریں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ ذرا lust of power ملاحظہ کریں ۔ اس بل میں ایک دفعہ رکھی گئی ہے کہ بورڈ کو اپنے ریگولیشنز گورنر کی منظوری کے بعد نافذ کرے گا میں اس دفعہ کا نام نہیں لیتا ۔ اس دفعہ میں ایک طرف یہ لکھ دیا گیا ہے کہ اس بل کی کلاز نمبر 2 یہ رکھی گئی ہے کہ وہ ڈرافٹ اس وقت تک مؤثر نہیں ہو گا جب تک کنٹرولنگ اتھارٹی اسے منظور نہیں کرے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب آپ تفصیلات بیان کریں گے تو ایوان اس کو خود دیکھ لے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یعنی یہ ریگولیشنز گورنمنٹ سے منظور شدہ ہونے کے باوجود اس وقت تک موثر اور لاگو نہیں ہوں گی جب تک کنٹرولنگ اتھارٹی اس کی منظوری نہ دے ۔ حیرانی ہے ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ کیا اس قسم کے بنائے ہوئے بورڈ چل سکتے ہیں ؟ اس طرح سے کوئی فائدہ حاصل ہوسکتا ہے ؟ جناب والا ۔ سابقہ بورڈ اس لیے ناکام ہوتے رہے اور اسی لیے اس سلسلے میں بار بار قانون سازی کی ضرورت پیدا ہوتی رہی کہ ان بوروڈں میں اعتماد کی فضا نہ رہی ۔ مستقبل کا تحفظ نہ رہا اور ملازمت کے تحفظ کا بھی خیال نہ رکھا گیا نتیجہ کیا ہوا ۔ آپ نے چیئرمین نامزد کیے ۔ سیکرٹری آپ نے مقرر کیے ۔ کنٹرولز امتحانات آپ نے مقرر کیے ۔ ان کے متعلق ایک طرف تو یہ لکھ دیا گیا ہے کہ وہ پاکستان سروس میں شمار ہوں گے اور دوسری طرف ان کی میعاد صرف تین سال رکھی گئی ۔ اختیارات تو اس کے بے پناہ ہیں ، بورڈ کا انتظام و انصرام تمام تر اس کے سپرد ہے ۔ تو مجھے بتائیں کہ وہ تین سالوں میں دولت اکٹھی کرنے میں لگا رہے گا یا آپ کے بورڈ کو درست کرنے میں لگا رہے گا یا تین سال کی تمام تر ملازمت آپ کی خوشامد کرنے میں صرف کر دے گا ۔ تا کہ آپ اس کی میعاد میں توسیع کرتے رہیں ۔ یہ جمہوری ملک ہے ، یہ قوانین جمہوری قوم کے لیے بنائے جا رہے ہیں ۔ جو ملازم اس میں تعینات ہوں گے وہ بھی اس قوم کے افراد ہوں گے ۔ آپ نے کسی دوسرے افسر کے لیے تین سال کی میعاد ملازمت کیوں نہیں رکھی ۔ آپ نے چپراسی کے لیے تین سال کی ملازمت کیوں نہیں رکھی ۔

Sheikh Aziz Ahmad. Sir, May I invite your attention to Rule 181 of the Rules of Procedure.

جناب والا ۔ سرکاری تحریک یہ تھی کہ اس بل پر فی الفور غور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ، اصولوں پر بھی ساتھ ہی بحث ہو رہی تھی ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب سپیکر ۔ انہوں نے بات تو یہ کہنی ہے ۔

What is the difference.

کہ کیوں اس بل پر فی الفور غور نہ کیا جائے اور کیوں اسے رائے عامہ معلوم کرنے لیے مشتہر کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ، اس میں دو پہلو تھے ۔ ایک تو ان کی یہ تحریک ہے کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے مشتہر کیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ انھوں نے اس کی تحریک کی کہ اسے فی الفور زیر غور لایا جائے، مخالفت کی ہے اور جب مخالفت کر دی گئی ہے تو پھر یہ جو پہلی خواندگی کی سٹیج ہے اس میں عام اصول بھی زیر بحث آ جاتے ہیں ۔

At this stage general principles are being discussed.

شیخ عزیز احمد ۔ جناب ۔ جن باتوں پر فاضل ممبر بحث کر رہے ہیں وہ عام اصولوں میں نہیں آتیں ۔ وہ تفصیل میں جا رہے ہیں ۔

Mr. Speaker. After all he has to refer to the Bill.

شیخ عزیز احمد ۔ لیکن اس وقت تو وہ صرف جنرل پرنسپلز پر بحث کر سکتے ہیں اور اس کی کلازوں پر بحث نہیں کر سکتے ۔ اب وہ اصولوں پر بحث کر رہے ہیں ، پھر وہ بل کی تشکیل پر بحث کریں گے اور اس کے بعد اس بات پر آ جائیں گے کہ اس شیڈول میں کیا لکھا ہوا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بل پر عام بحث کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ اس وقت بل کے پرنسپل پر بحث کر رہے ہیں کہ کسی کی سروس کا یہ جو چھوٹا ٹینیور ہے ، اس سے بل کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ شکریہ جناب والا ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جب ہم انہیں حکومت کی سروس میں شمار کر رہے ہیں ، اس پر بھی بی سی کی دفعہ 21 کا اطلاق کر رہے ہیں ، اس کی میعاد ملازمت متعین کرنے کا قائدہ میری سمجھ میں آج تک نہیں آ سکا ۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن آپ بھی اور ہم بھی اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ ان بورڈوں میں کس کس قسم کے سکینڈل ہو رہے ہیں ، جعلی سندات جاری ہو رہی ہیں ، امتحانات کا نظام غیر موثر ہو کر رہ گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جہاں تک تین یا پانچ سال کا ٹینیور مقرر نہیں ، وہاں کے حالات سے تو آپ مطمئن ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ان ملازمین میں تھوڑا بہت مستقبل کا پھر بھی خوف ہوتا ہے ۔ باقی آپ کا فرمانا بالکل درست ہے کہ اس دور کی دوسری

ملازمتوں کا جہاں تک تعلق ہے ، ان میں بھی تباہی پھیل چکی ہے ۔ ان کا بھی بہت برا حشر ہو چکا ہے ۔ انتظامیہ کا قطعی طور پر ستیاناس کر دیا گیا ہے ۔ مجھے آپ سے اتفاق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ بل پر آئیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر صرف نقل کرنا ہے ، نیا قانون اپنے دور کا پاس کرانا ہے پھر تو آپ کی خوشی ہے ، جس طرح جی چاہے کرا لیں ۔ اور اگر ان کی خرابیوں کو دور کرنا ہے ، برائیوں کو دور کرنا ہے ، ان کے طریق کار کو فعال ، موثر اور بہتر بنانا ہے تو پھر ذرا تہہ میں غوطہ لگائیے ، پھر وہ وجوہات معلوم کیجیے جن کی بنا پر یہ بورڈ انتہائی بدنام ہو چکے ہیں ۔ آپ سے پوشیدہ ہو یا نہ ہو ، قوم کا بچہ بچہ ، ہر شخص اس امر سے واقف ہے کہ آپ کے بورڈوں کے امتحانات کے سنٹر فروخت ہوتے ہیں ۔

Mr. Speaker. Haji Sahib, let us come to the point.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ انہوں نے امتحانات کے نظام کو بہتر بنانا ہے اور موثر بنانا ہے ، میں اس کو نہ لوں ؟

مسٹر سپیکر ۔ جب وہ کلاز آئے گی اس وقت بحث کر لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں بورڈ کے پری ۔ ایمبل پر آ رہا ہوں ۔ جب ایک پری ۔ ایمبل ہے جس چیز کے لیے یہ بورڈ قائم کیے جا رہے ہیں میں ان کی نشاندھی نہ کروں ؟ کلاز میں تو یہ نہیں ہے ۔ بورڈ اس لیے بنائے جا رہے ہیں کہ نصاب درست کریں اور امتحانات ان کے مطابق لیے جائیں اور ان کا مقصد اور فائدہ کیا ہے ؟ میں انہیں پوچھتا ہوں کہ بورڈ کے امتحان کس طرح لیں گے اور ان کا نصاب کیا ہوگا ؟ یہی تو اس کے پراسپیکٹس ہیں ، یہی تو اس کا سب سے بڑا فائدہ ہے کہ ایسا بورڈ بنایا جائے جو امتحانات کا نظام درست کر دے ۔ جو بورڈ کا نظام درست کر دے ۔ جو ان بورڈوں کے تحت چلنے والے سکولوں کا نصاب تعلیم زیادہ سے زیادہ بہتر فعال اور قوم کے نظریے کے مطابق بنا دے ۔ یہ ہے اصل ان بورڈوں کے بنانے کا مقصد ۔ اور حالات کیا ہے ؟ ان کے امتحانات کے سنٹر نیلام ہوتے ہیں ، بولیاں ملتی ہیں ۔ پھر سپرنٹنڈنٹ امتحان

لینے کے لیے جاتے ہیں تو وہ ریٹس مقرر کر دیتے ہیں کہ کاپی تبدیل کرو تو دو سو روپیہ ، نوٹس لکھ کر آؤ تو ایک سو روپیہ، پوچھ گچھ کرو تو پچاس روپیہ یہ ہیں آپ کے بورڈ ؟ یہ ہے آپ کا نظام تعلیم ؟ یہ ہیں آپ کے امتحانات ؟ اگر ایک انڈسٹری اور تجارت کے طور پر اس قسم کے بورڈ اور ادارے قائم کرنا چاہتے ہیں تو یہ قوم کو مزید تباہی کی طرف لے جائیں گے ۔ یہ بورڈ قوم کو بہتر بنانے کے لیے بنیادی چیزیں ہیں ۔ انھی سے قوم بنے گی ۔ انھی سے قوم پھلے پھولے گی ۔ اگر یہ نظام آپ درست کر دیں تو یقین جانیں کہ اس سے بڑھ کر آپ کا احسان اس قوم اور اس خطے پر اور کوئی ہو نہیں سکتا ۔ خرابی تو یہی ہے :

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

چھوٹے بچوں کو سکھایا جاتا ہے کہ اس طرح بددیانتی کرو اور پھر بڑے ہو کر وہ اسی پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ، چھوٹے بچوں کا تو غالباً اس میں کوئی ذکر نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ اسی بورڈوں کے سکولوں میں پڑھیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو ٹھیک ہے مگر آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں کہ relevancy اس موضوع پر کیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے ، میں آگے چلتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں اس لیے کہتا ہوں کہ سیکیورٹی آف سروس جو سب سے اولین چیز ہے ، پیدا کریں اور پھر اس کے تحت سفارشوں سے قطع نظر ہو کر ہر قسم کے ذاتی اختلافات سے بالا تر ہو کر ایک محب وطن شہری کی سوچ پیدا کر کے آپ اس میں ایسے افراد رکھیں جو محکمہ تعلیم کے سب سے زیادہ دانش ور ۔ سب سے زیادہ دیانت دار اور سب سے زیادہ قابل ہوں تا کہ وہ ان بورڈوں میں پہنچ کر ان کے انتظام و انصرام کو صحیح کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ implementation of the law. تو ہو گیا Let us restrict ourselves to the principle of the law.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ بھی پرنسپل ہے کہ سیکیورٹی دیں ، ورنہ ان ٹرمز پہ اچھے لوگ آتے نہیں ۔ اگر تین سال کی شرط ہو تو جناب والا ، کیا آپ ملازمت کریں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ کوئی پیش کش تو کر کے دیکھیے ۔

وزیر تعلیم ۔ لوگ آنے کے لیے جھگڑا کرتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ، جھگڑا تو وہی کرتے ہیں جنھیں پتا ہے کہ پیسے بنانے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ، پیش کش تو کروائیے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ مجھے پتا ہے کہ آپ میں وہ عادت نہیں ہے ۔ میں وثوق اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ان ٹرمز اور کنڈیشنز پر کوئی دیانتدار آدمی آنے کے لیے تیار نہیں ہوگا ۔ ایک تو یہ تین سال کی مدت مقرر کریں اور اس میں بھی ایک تلوار لٹکا دیں کہ جس وقت چاہیں انھیں نکال دیں ، جس وقت چاہیں ان کی ٹرم آف پیریڈ تین سال سے کم کر دیں ۔ آخر کسی چیز کی feasibility بھی ہوتی ہے وہ بھی آپ دیکھتے ہیں ۔ اس طرح سے آپ اس بورڈ کو کامیاب کر سکیں گے ؟ قطعاً نہیں ۔ میں استدعا کروں گا کہ بورڈ میں زیادہ سے زیادہ نمائندگی فراہم کی جائے ۔ قوم کے اداروں کو ، قوم کے بچوں کو اور اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہترین سے بہترین stuff ۔ بہترین سے بہترین سٹاف اس میں متعین کیا جائے اور ان خرابیوں کو دور کیا جائے جو پہلے سے اس قانون میں موجود ہیں ۔

جناب والا ۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ ان بورڈوں کے ذریعے سے ان تمام اداروں کی affiliation کا اختیار بھی رکھا گیا ہے ۔ جنھیں چاہیں ، جن اداروں کو چاہیں اپنے ساتھ affiliate کریں ، recognize کریں اور جن اداروں کو چاہیں recognize نہ کریں ۔ سب سے بنیادی ، سب سے اولین چیز جو ان بورڈوں کو قائم کرنے کی غرض و غایت شروع میں محسوس کی گئی جن کے حوالہ جات میں نے کل بھی دئے تھے اس صورت میں جو ایک competitive قسم کی ایجوکیشن صوبوں میں چلا کرتی تھی ، آپ نے تعلیم اور اداروں کے اندر وہ competition ہی ختم کر کے رکھ دی ہے جب سے آپ نے پرائیویٹ

اداروں کو اپنی تحویل میں لیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ actually over-flowing ہو رہا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ recognition کے سوال پر میں elabourate کر رہا ہوں ۔ آپ کہیں تو وہ چھوڑ دیتا ہوں کہ اب کس کی recognition کریں گے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ادارے تو سب آپ کے ہیں ، ادارے تو آپ کے قائم کردہ ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب میں تھوڑی سی وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کو کیوں ٹوکا ہے ۔ یہ گورنمنٹ کا ایک لاء ہے اور وہ گورنمنٹ کا دوسرا لاء ہے ۔ اس قانون میں کوئی تبدیلی ہو جاتی ہے اور اس امر کی گنجائش پیدا ہو جاتی ہے کہ کچھ ایسے ادارے بھی ہوں جن کو recognize کرنا ضروری ہے تو Provision has to be made

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دونوں باتوں کی reasonability and rationality میں فرق نہیں آتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ خدا کرے وہ دن آئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نہیں کہتا کہ یہ پالیسی بہتر ہے یا وہ پالیسی بہتر ہو گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے ۔

جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ یہ بورڈ جس صورت میں پہلے کام کرتے رہے ہیں ۔ جن بد اعمالیوں کی وجہ سے جن کاموں کی وجہ سے یہ پہلے ناکام ہوئے ہیں وہ اس بل میں دوبارہ نہ دہرائے جائیں ۔ جناب ہمارے پاس مثالیں موجود ہیں ۔ بہترین سے بہترین ادارے منظور نہیں کیے گئے ۔ ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ محض گرانٹ حاصل کرنے کے لیے ادارے دکھائے گئے جب کہ ان کا کوئی وجود نہیں ہوتا تھا ۔ اگر ہوتا بھی تھا تو برائے نام ۔ بہرحال میں آپ سے استدعا کروں گا کہ ان بورڈوں کے بارے میں جو بھی پالیسی اور لائحہ عمل اختیار کریں ان کو زیادہ سے زیادہ فعال بنانے کی کوشش کریں ۔ جناب والا ۔

یہ سب کچھ میں اپنے فائدے کے لیے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ ملک ۔ قوم اور عوام کے فائدے کے لیے کہہ رہا ہوں اور اس بل کو بہتر بنانے کے لیے کہہ رہا ہوں ۔ جناب جہاں میں نے بل کے لیے اتنی باتیں کی ہیں وہاں میں اس ضمن میں ان کو مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پسماندہ علاقوں پر توجہ دی ہے ۔ لیکن بورڈوں کے قیام کا وعدہ ابھی پورا نہیں کیا گیا ۔ البتہ یہ گنجائش رکھ دی گئی ہے کہ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر جن میں میرا بہاولپور بھی شامل ہے ۔ راولپنڈی ڈویژن بھی شامل ہے ۔ سب ڈویژن ہیڈ کوارٹر پر بورڈوں کا قیام نہایت اچھی بات ہے ۔ اسی طرح ان بورڈوں کا دائرہ کار محدود ہو جائے گا اور اس طرح سے کارکردگی بہتر ہو جائے گی ۔ لیکن یہ لکھ کر ہمیں مطمئن نہیں کیا جا سکتا یہ پسماندہ علاقوں کے ساتھ اشک شوئی ہے ۔ پروویژن رکھی گئی ہے یہ پتہ نہیں ہے عمل ہو گا یا نہیں ؟ کاش آپ بھی پچھلی حکومت کا عمل نہ دہراتے ۔ انہوں نے بھی اسی قسم کا فرسودہ قانون بنایا تھا ۔ 22 مئی 1975ء کو ہمیں یہ خوشخبری دی گئی کہ بہاولپور اور راولپنڈی میں بورڈ بنائے جائیں گے ۔ قوم کو ان مختصر الفاظ کے ساتھ حسین دھوکہ دیا گیا ۔ آج تک ہم دیکھتے رہ گئے سنتے رہ گئے مگر ان پر عمل نہ ہوا ۔ لکھ دیا گیا اور عمل کس وقت ہوگا ؟ اس وقت جب حکومت چاہے گی ۔ اجی صاحب پچھلی حکومت نے بھی یہی قانون بنایا مگر اسے یہ توفیق نہ ہوئی کہ اس پر عمل درآمد کرے ۔ یہ قانون بھی ردی کی ٹوکری میں چلا گیا ۔ اور اپنی موت آپ مر گیا ۔ اب آپ بھی اسی پر عمل کر رہے ہیں ۔ ایک طرف تو قانون لا رہے ہیں اور قوم کا سرمایہ اور اس ایوان کا نہایت قیمتی وقت صرف کر رہے ہیں ۔ دوسری طرف اس میں یہ کر رہے ہیں کہ جب یہ اسمبلی بل پاس کر دے گی اس وقت سے اس پر عمل درآمد شروع نہیں ہوگا ۔ عمل کس وقت ہوگا اس وقت جب حکومت وقت چاہے گی ۔ جناب والا ۔ میرے ملک کا آئین کہتا ہے کہ جس وقت یہ اسمبلی کوئی قانون پاس کر دیتی ہے اس وقت سے اس پر عمل درآمد شروع ہو جاتا ہے ۔ پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ گورنر کی خوشنودی لازمی تھی ۔ اگر اسمبلی پاس کر دیتی تھی تب بھی گورنر کو یہ اختیار حاصل تھا کہ اسے دوبارہ واپس بھیج سکتا تھا ۔ رد کر سکتا تھا ۔ مگر اب اسے نئے آئین کے تحت یہ اختیار فقط اسمبلی کو حاصل ہے اور قانون پاس ہو جانے کے سات

دن کے اندر اندر خود بخود پاس ہو جاتا ہے ۔ چاہے گورنر اسے منظور کرے یا نہ کرے ۔ مگر جناب یہ تو ایک حسین دھوکہ ہے یہ تو آپ دھوکہ دے رہے ہیں ۔ پروویژن تو رکھ دی ہے یہ ایوان یہ اسمبلی پاس بھی کر دے پھر آپ کی نظرکرم کا محتاج رہے گا ۔ پھر بھی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں رہے گی ۔ جس وقت خوشنودی حاصل ہو گی اس وقت اس پر عمل درآمد ہوگا ۔ اور پسماندہ علاقوں میں یہ قانون اس وقت نافذ ہوگا جب آپ چاہیں گے ۔ جب حاکم وقت چاہے گا ۔ اگر کسی طرح سے جناب آپ کی عنایت نہ ہوئی اس کا مطلب یہ ہوگا کہ علاقہ کے لوگ ہمیشہ کے لیے اس سہولت سے محروم رہیں ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر ۔ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ کورم نہیں ہے ۔ گھنٹی بجائی جائے ۔ ۔ ۔ گھنٹی بجائی گئی ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہو گیا ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ کل آپ قائد حزب اختلاف سے جمہوریت کی بڑی باتیں سن رہے تھے ۔ اور جمہوریت کے اصول وہ ہمیں بتا رہے تھے ۔ ہمیں آج پتہ چلا ہے کہ وہ ان پر کتنا عمل کر رہے ہیں ۔ آج قانون سازی کے وقت سوائے ایک آدمی حاجی محمد سیف اللہ خان کے کوئی بھی ممبر حزب اختلاف کا ایوان میں موجود نہیں ہے ۔ آپ دیکھیں وہ قانون سازی میں کتنی دلچسپی لے رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ فاضل وزیر قانون اطمینان رکھیں انشا اللہ یہ ایک سب پر بھاری ہے ۔

ملک خان محمد کھوکھر ۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ نے کون سے دیکھے ہیں جناب ۔

(قہقہہ)

Mr. Speaker : You may please continue with your speech. حاجی صاحب آپ اور کتنا وقت لے لیں گے ۔ ویسے مبارک تو آپ نے دے دی ہے ۔ اندازاً میں پوچھ رہا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مبارک ہو گئی تو اب سلامت ہو گی ۔ میں ایک گھنٹہ مزید لوں گا ۔ ویسے اس سے پہلے بھی تقریر ختم ہو سکتی ہے اور اس کے بعد بھی ختم ہو سکتی ہے ۔ یہ میں نے اندازاً کہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ قانون کو مذاق نہ بنائیں قانون کو قانون کے انداز میں بنائیں ۔ قانون کو قانون کی شکل میں نافذ کرنے کی نیت سے بنائیں ۔ قانون اس وقت بنائیں جب کہ اس قانون کے بنانے کی ضرورت ہو ۔ اور جب آپ یہ ضرورت محسوس کریں تو اس وقت قانون بنائیں ۔ اب آپ نے اس امر کا اعتراف کر لیا ہے کہ ہمارے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کا انتظام ٹھیک نہیں ہے ۔ جب آپ نے اس کو تسلیم کر لیا ہے کہ پہلے سے قائم شدہ بورڈ قطعی طور پر غیر موثر ثابت ہو چکے ہیں ۔ ہر چیز آپ نے شامل کر لی ہے پھر ان تمام چیزوں کا اعتراف کرتے ہوئے ایک نئے قانون کے لانے کی ضرورت کیوں محسوس کی ۔ پھر اس کے نفاذ سے گریز کیسا ۔ اور پھر اس کے نفاذ کے لیے خصوصی اختیارات کی اجازت کیسے محسوس ہوئی ۔ آپ یہی دلیل دیں گے ۔ آپ یہی کچھ کہیں گے ۔ کہ اگر اس کو فوری روبہ عمل کر دیں ۔ تو ان بورڈوں میں ایک بحرانی کیفیت پیدا ہوگی ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ آرڈیننس پر بات کر رہے ہیں یا بل پر بات کر رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں بل کے متعلق بات کر رہا ہوں ۔ آپ کے بل میں یہی لکھا ہوا ہے ۔ پڑھا ہے آپ نے ؟

Mr. Speaker : Please continue.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہی کہہ رہا تھا کہ آپ یہی جواب دیں گے کہ ایک بحرانی کیفیت اس کو فوراً نافذ کرنے سے پیدا ہو جائے گی ۔ اس لیے آپ نے اس کا سدباب کر لیا ہے ۔ کہ transitional powers کا آپ نے پروویژن رکھ دیا ۔ اس اسمبلی کی طرح جس کو آئین خود اختیار دیتا ہے کہ

وہ اپنے قوانین اور ضابطہ کار کو خود بنائے ۔ اور خود اپنے ضابطہ کار تعین کرے اور گورنر کو transitional powers دی گئی تھیں کہ جب تک اسمبلی نہیں بناتی وہ اس کو عارضی طور پر بنا دے ۔ اور پھر صورت حال یہ ہوئی کہ چار سال ہو گئے ہیں ۔ ابھی تک وہی قواعد چل رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ اس بل پر آئیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اسی طریقہ سے آپ نے اس قانون میں بھی وہی پروویژن رکھ کر ایک طرف تو بورڈ کو اختیارات دے دیے ہیں کہ وہ اپنے ریگولیشن خود وضع کرے ۔ اپنے رولز خود بنائے ۔ اور خود ان کا ڈرافٹ وضع کرے ۔ دوسری طرف آپ نے شیڈول کی شکل میں ان کے لئے ریگولیشن ان transitional powers کے تحت جو کہ آپ نے اس قانون میں provide کی ہیں وہ بھی بنا دیے ہیں ۔ آپ کا قانون تو اسی دن لاگو ہو سکتا ہے ۔ جس دن یہ منظور ہو جائے ۔ اس میں آپ نے سب کچھ اپنی حفاظت کے لیے رکھ دیا ہے ۔ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے ۔ بورڈوں کے قیام کے لیے اور اپنے اختیارات کے حصول کے لیے جو کچھ آپ رکھ سکتے تھے وہ تو رکھ دیا گیا ہے ۔ مزید کس چیز کا انتظار ہے جو کہ آپ کو اس کے نفاذ سے روکے ہوئے ہے ۔ کہ آپ اس کا فوری طور پر نفاذ نہ کریں ۔ جناب والا ۔ اس قانون کی اس خاص پروویژن سے جس میں آپ نے اسے معرض التوا میں ڈالا ہوا ہے ۔ نہ صرف اس ایوان کے معزز ارکان بلکہ صوبے کے عوام کی نگاہ میں بھی ایک شک و شبہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

Mr. Speaker : Please come on the principles of the Bill. Don't dicuss effects.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب سپیکر ۔ قانون تو بنایا جا رہا ہے اس کا نفاذ نہیں کیا جا رہا ۔

مسٹر سپیکر ۔ لوگوں کا شک و شبہ اپنی جگہ پر ہے ۔

But that doesn't form the principles of this Bill.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ اس پالیسی کو اس سے ملانے کے لیے یہ بات کر رہا تھا ۔ بورڈوں کے لیے قانون بنایا جا رہا ہے ۔ اس کو نافذ

نہیں کیا جا رہا ہے ۔ اور پھر یہ نہیں کہ پہلی دفعہ یہ پہلا منصوبہ بنایا جا رہا ہے ۔ اس قانون کو بنانے کے لیے ہنگامی دفعہ 128 کی پروویژن avail کی گئی ہے ۔ اس کے تحت یہ آرڈیننس نافذ کیا گیا ہے ۔ لیکن اس کے بعد بھی یہ نافذ نہیں کیا جا سکا ہے ۔ تو ہم کیسے یہ یقین کر سکتے ہیں کہ اب آپ ان کو نافذ کریں گے ۔ میں استدعا کروں گا کہ از راہ کرم اس کو تبدیل کریں ۔ اس میں ترمیم کریں ۔ جس وقت یہ اسمبلی آئین کے مطابق اس قانون کو پاس کر دے ۔ اس کے فوراً بعد اس کا نفاذ اس صوبے میں ہو جائے ۔ اس قانون کے پاس ہونے کے فوراً بعد بہاولپور اور راولپنڈی میں بھی الگ الگ بورڈ قائم کیے جائیں تاکہ وہ لوگ بھی پہلے کی طرح ترستے نہ رہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ متعلقہ وزیر ۔ بہاولپور کو نوٹ کر لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ ملک صاحب تو کوئی دلچسپی نہیں لے رہے ہیں ۔ انہوں نے اختیارات تو حاصل کر لیے ہیں ۔ اس قانون کے تحت سب بندوبست کیے بیٹھے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ سن رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ وہ تو اپنی سیٹ پر ہی نہیں ہیں اور کہہ رہے تھے کہ میں پرنسپل کی بات کروں ۔ میں عرض کس سے کروں ۔ ہم میں سے تو کسی کو اختیار نہیں ہے کہ ان کی مرضی کے بغیر کوئی قانون منظور کرا سکیں ۔ مجھے آپ بتائیں ۔ ہم کیا کریں ۔ ان کی توجہ کا یہ عالم ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ میں سن رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ سن رہے ہیں ۔ سارا ہاؤس سن رہا ہے ۔ حاجی صاحب آپ ذرا بل پر آ جائیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس بورڈ کے ذمہ سب سے اولین کام ۔ سب سے پہلا اور بنیادی کام جو اس کے سپرد کیا گیا ہے وہ نصاب تعلیم کا بنانا ہے ۔ اور دوسرا امتحانات کا انعقاد ہے جن کے بارے میں میں پہلے عرض کر چکا ہوں ۔ اس کے لیے دوبارہ سمع خراشی نہ کروں گا ۔

Sheikh Aziz Ahamad : Sir, the functions of the Board are being discussed.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جزاک اللہ ۔ جناب والا ۔ اب میں نصاب تعلیم کی طرف ان کی توجہ مبذول کراؤں گا ۔ خدا کے لیے اس قوم کے لیے اس صوبہ کے عوام کے لیے جو نصاب تعلیم آپ تجویز کر رہے ہیں ۔ جو نصاب تعلیم آپ اس صوبہ کے سکولوں میں نافذ کر رہے ہیں ۔ اب بھی آپ اس میں تھوڑی سی تکلیف گوارا کر لیا کریں اور اس میں یہ دیکھیں کہ آیا وہ نصاب تعلیم جو ان بورڈوں کے فریضہ اول میں ہے ۔ ان کے لیے کتب سفارشوں کے ذریعہ سے مختص ہوتی ہیں یا ان کا معیار ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس بل کا براہ راست حاجی صاحب اس سے کیا تعلق ہے؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ ہے اس بورڈ کی پاور ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں کہاں لکھا ہے کہ یہ سفارش سے ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں عرض کر دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں بھی ہے کہ ہوگا study وغیرہ ہوگا ۔ وہ مقرر کرے گا ۔ مگر یہ کہاں لکھا ہے کہ سفارش سے ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ہوتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ پھر implementation پر آ گئے ۔

We are talking about the principles of this Bill.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ہاں ۔ یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ بورڈ کیا کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس پر آ گئے ہیں ۔

How is our society constituted.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں جناب ۔ ان بورڈوں نے جو کچھ کیا ہے وہ میں اور جو کچھ کرتے آئے ہیں وہ میں بتا رہا ہوں ۔

Mr. Speaker. How these Boards have been functioning is a different thing.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس قانون میں میں ان بورڈوں کو بھی repeal کر رہا ہوں جو پہلے بنے ہوئے ہیں ۔ جب وہ repeal ہو رہے

ہیں تو ہمیں حق حاصل ہے کہ ان کی تمام تر کارگزاری کو زیر بحث لائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ اصل میں کارگزاری تو زیر بحث ہے ہی نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیوں نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ زیر بحث نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایک بورڈ کو آپ repeal کر رہے ہیں جس سے ان بورڈوں کی jurisdiction کو گھٹا رہے ہیں ۔ اس کو ختم کر رہے ہیں تو اس بورڈ کی کارگزاری پر ہم comment نہیں کر سکتے ؟

Mr. Speaker. How these Boards have been functioning is not actually directly relevant.

اس میں relevasfy تو یہ ہے کہ اگر اس نے اس میں کوئی اس سفارش کی گنجائش رکھی ہے تو وہ آپ اشارتاً point out کر سکتے ہیں کہ اس میں بڑی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ اس میں یہ نہیں ہونا چاہیے ۔

We have to restrict ourselves to the legislation.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیا یہ پرنسپل میں نہیں آتا کہ ایک چیز کا اختیار بھی ایک شخص کو دیں اور پھر ہم اس پر تبصرہ نہ کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ پرنسپل میں نہیں آتا ۔ وہ تو آپ اس کے لیے دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ اس بورڈ کو یہ توفیق دے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ اختیارات ان کے لیے مناسب ہیں یا نہیں ہیں ۔ اگر نہیں کرسکتے تو پھر بتائیں کہ کیا کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ مناسب نہیں ہے ۔ مگر یہ بات کہ سفارش سے ہوں گے ۔ سفارش سے نہیں ہوں گے یہ نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ اختیارات مناسب نہیں ہیں ۔ کیوں مناسب نہیں ہیں ۔ اب اس کے لیے میں نے elaboration کرنی ہے ۔ اس کے لیے تجاویز دینی ہیں ۔ اس کے لیے تجربہ بیان کرنا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ پرنسپل کی بنا پر اتنا expand نہیں ہو جاتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ نمبر 2 پر ہے ۔
"To conduction examinations..."

مسٹر سپیکر ۔ یہ میرے پاس بھی ہے ۔ یہ 0 کی کلاز 2 ہے ۔

"To prescribe course of study for examinations."
جو آپ کہہ رہے ہیں اس میں اس کی گنجائش نکلتی ہے ۔ اس کی مجھے تو ابھی تک سمجھ نہیں لگ سکی ۔ یعنی آپ سوسائٹی کی بات تو ضرور کر سکتے ہیں کہ ہماری سوسائٹی میں ہمارے معاشرے میں اور ہمارے سماج میں سفارش بے حساب چلتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس میں انہوں نے "اختیار دیا ہے ۔

Mr. Speaker. This criticism can be true of any agency.
جس کو بھی آپ یہ سپرد کریں گے اس پر یہ criticism ہو سکتا ہے ۔
Therefore, this is not relevant.

Haji Muhammad Saifullah Khan. It will be relevant if I say that these Boards should not be given powers due to the following reasons.

جناب والا ۔ یہ مجھے آپ بتائیے کہ یہ irrelevant ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس میں سے اگر وہ reasons نکلتی ہیں تو ٹھیک ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہی تو میں عرض کر رہا ہوں کہ بورڈ کو آپ نے اختیار دیا ہے کہ بورڈ اس صوبے کے عوام کے لیے نصاب تعلیم کا بھی تعین کرے گا اور تجربہ شاہد ہے کہ بورڈ اس اختیار کا صحیح

استعمال کرنے اور اس پروویژن کو کس حد تک ناجائز استعمال کرنے میں کامیاب رہے ہیں اور اس کو صحیح استعمال کرنے میں ناکام رہے ہیں آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہم نے پہلے بورڈوں کو یہ اختیار دیا تھا جو بورڈ اس وقت کام کر رہے ہیں ان کے پاس بھی یہی اختیار تھا کہ وہ اس صوبے کے عوام کے لیے اس صوبے کے سکولوں کے لیے نصاب تجویز کریں ۔ آپ نے دیکھا کہ جو چیز کرنی چاہیے تھی وہ انہوں نے نہیں کی اور جو چیز نہیں کرنی چاہیے تھی وہ انہوں نے کی اور آپ کے مشاہدے میں یہ باتیں آئی ہوں گی ۔

Mr. Speaker. This is not relevant.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں کہتا ہوں کہ انہیں prescribe کرنے کا اختیار نہ دیں ۔ پھر مجھے بتائیں کہ relevant ہوئی یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر بھی یہ relevant نہیں ہے کہ یہ کس طرح فنکشن کرتا ہے ۔ آپ یہ کہیں کہ اس میں یہ گنجائش ہے کہ اس طرح یہ نہیں کرے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس میں گنجائش ہے کہ وہ prescribe کریں گے اور میں یہ کہتا ہوں کہ وہ prescribe نہ کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ٹھیک ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اور کیوں نہ کریں ۔ یہ بتائیں کہ یہ کس طرح irrelevant ہے ۔ میں تو ان سے اختیار چھیننا چاہتا ہوں ۔

Mr. Spdaker. Things have to come out of this legislation. اس میں یہ اس لیے نہیں دینا چاہیے کہ اس ایکٹ میں یہ چیز ہے جس کی وجہ سے یہ perversion اس میں پیدا ہو سکتی ہے ۔ جو ماضی میں ہوتا رہا ہے یا بورڈ کرتے رہے ہیں یا کسی ایک فاضل شخص نے کیا ہے ۔ یہ بات نہیں ہے کہ اگر ایک سیکرٹری کرپٹ ہے تو صوبے میں سیکرٹری نہیں ہونے چاہئیں یا اگر ایک پولیس افسر نے کام ٹھیک نہیں کیا تو پولیس نہیں ہونی چاہیے یہ کوئی argument نہیں ہے ۔ یہ stand نہیں کرتا ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ آپ دو چار منٹ کے لیے ایک قسم کی شارٹ سٹیٹمنٹ دیں کیونکہ پھر وہ ہمارے لیے guidance ہو جائے گی ۔

Mr. Speaker. For this suggestion I am grateful to you. ممکن ہے occasion پیدا ہی ہو جائے ۔ اگر کسی نے نہ کیا تو ممکن ہے آپ اس سلسلے میں میری امداد کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ بالکل بجا فرما رہے ہیں ۔ مجھے آپ کے فرمان کا احترام ہے ۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ بورڈ بن رہے ہیں اس صوبے کے نظام تعلیم کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے ذریعہ بہتر بنانے کے لیے کہ کس طرح اسے بہتر بنایا جا سکتا ہے ۔ کیا کیا ان کے پاس اختیارات ہونے چاہئیں ۔ کیا کیا ان کا دائرہ اختیار ہونا چاہیے ۔ یہ ساری چیزیں اس میں زیر بحث آنی چاہئیں کیونکہ وہ چیزیں بل میں موجود ہیں ۔ اس لیے میں عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے بورڈ کو اختیار دیا ہے کہ وہ صوبے کا نظام تعلیم متعین کریں ۔ اس نصاب کی منظوری دے دیں جس نے سکولوں میں چلنا ہے اس میں میں ان کو یہ واضح کر دینا چاہتا تھا کہ یہ بورڈ ایسا اختیار استعمال کرنے میں بالکل ناکام ہو چکے ہیں ۔ ان بورڈوں کو بیچ میں اس لیے لایا جا رہا ہے کہ وہ بورڈ جن کی تنسیخ اس قانون میں ہو رہی ہے وہ بھی اس کا حصہ بنے ہوئے ہیں ۔ ان کی تمام تر کارگزاری اس میں آئے گی اور پھر ہم اس چیز کا اندازہ اور موازنہ کر سکیں گے کہ آیا یہ بورڈ ہمارے لیے فائدہ مند بھی ہیں اور ہمارے لیے مفید بھی ہیں ۔ یہ بورڈ ہمارے مقاصد بھی حل کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے ۔ جناب والا ۔ آپ بھی اچھی جانتے ہیں میں بھی اچھی طرح جانتا ہوں اور اس ہاؤس کے تمام ارکان بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمارے سکولوں میں کس قسم کا نصاب رائج رہا ہے ۔ کیا وہ نصاب انہیں بورڈوں کا منظور شدہ نہیں تھا ؟

Mr. Speaker. The functioning of the previons Boards is not under discussion. There could have been just a reference but there cannot be a speech on the functioning of the previous Boards or even the present Boards.

مسٹر روف طاہر ۔ جناب والا ۔ آپ وزراء کے ساتھ جو یہاں ایوان میں موجود ہیں بہت زیادتی کر رہے ہیں کیونکہ یہ ان کے فرائض ہیں ۔

Mr. Speaker. This is primarily my duty to see how far speech is relevant.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ استدعا کروں گا کہ خدا کے لیے اس قوم پر رحم کیجیئے (قطع کلامیاں) آپ سے اس لیے نہیں کہہ رہا کہ آپ سے توقع نہیں ہے ۔ اس لیے جناب سپیکر ۔ یہ کہہ رہا ہوں اور یہ واقعی درست ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو اس قوم پر رحم کرنے کے لیے متوجہ کر سکیں ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ تو مہینے ایوان سے غیر حاضر رہنے کی وجہ سے کوئی خوش نہیں کہ ان کی تقریر کو سنے ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں تو ان کی وکالت کر رہا ہوں ۔ سنانا تو آپ کو مقصود ہے ۔ اصل تو آپ ہیں جنہوں نے اپنے کانوں میں روئی ڈالی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں مختصراً عرض کروں گا کہ ہم اس قوم کے لیے اس خطہ کے لیے اس صوبے کے تمام سکولوں ۔ انٹرمیڈیٹ کالجوں میں اس امر کا لازمی اہتمام کرائیں کہ ان بورڈوں کے ذریعے سے اس ملک کے نظریات کے مطابق اس قوم کے نظریات کے مطابق بالخصوص اسلام پر چلنے کے لیے اسلام پر عمل کرنے کے لیے اسلامی اور قومی نصاب تعلیم کی ترویج کے لیے جب ان قائم کردہ بورڈوں سے ہمارے بچے نکلیں گے تو صحیح معنوں میں مسلمان بن کر اور صحیح معنوں میں پاکستانی بن کر نکلیں نہ کہ بنگلہ دیش کی طرح ۔ نہ کہ مشرقی پاکستان کی طرح ۔ جہاں کا حشر ہم نے دیکھا ۔ آپ سمجھتے ہیں کہ بنگلہ دیش یا ایسٹ پاکستان کا حشر سیاست دانوں کی وجہ سے ہوا ہے ۔ نہیں ۔ مجھے اس سے قطعاً اختلاف ہے ۔ وہاں اگر جڑ کاٹی گئی اگر انہیں وہاں گمراہ کیا گیا تو اس نصاب تعلیم کی وجہ سے ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس قانون تک ہی محدود رہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں نصاب تعلیم پر بحث کر رہا ہوں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ ہاؤس کا وقت ڈیڑھ بجے تک تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کم از کم کتاب تو پڑھ لیا کریں اس میں لکھا ہوتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ مگر وہ کون سی کتاب پڑھیں اگر آپ صحیح کتاب نصاب میں رکھتے تو وہ یہ غلطی نہ کرتے ۔ جو غلطی اس قانون میں آپ لاتے ہیں ۔ جو اس ہاؤس سے پاس کراتے ہیں ہم اسی کا تو رونا رو رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ تھک گئے ہوں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ قوم اور ملک کی بقا ان اداروں پر ہے جن سے قوم بنتی ہے یا جن سے بگڑتی ہے ۔ یہیں سے قوم کی بقا ہوتی ہے ۔ اسی سے قوم کی فلاح ہوتی ہے ۔ اگر یہ نصاب تعلیم درست نہیں کر سکتے ۔ اگر یہ اس صوبے کے عوام کو دینی ۔ اسلامی اور قومی تعلیم نہیں دے سکتے ۔ اگر وہ اسلام اور نظریہ پاکستان سے ہمکنار نہیں کر سکتے تو پھر ان قوانین کو بنانے کا کوئی فائدہ نہیں اور یہ ہمارے لیے غیر مفید اور غیر موثر ہوں گے ۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ ازراہ کرم ان قوانین کا از سر نو جائزہ لیں ۔ ان کو پورے غور و خوض سے دیکھیں اور ان کو قوم کی امنگوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں ۔ اس ضمن میں اس امر کی کوشش کریں کہ قوم کو زیادہ سے زیادہ اعتماد میں لیں ۔ میں پھر ایک مرتبہ توجہ دلا رہا ہوں کہ خدا کے لیے اس قانون کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے متداول کرایا جائے ۔ اگر آپ یہ بھی نہیں کر سکتے تو کم از کم اس کی نوک پلک سنوارنے کے لیے جو قواعد میں موجود ہے اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں جو اس کو صحیح معنوں میں دیکھے ۔ پھر اس کے بعد اس ایوان میں لائیں پھر دیکھیں یہ خوش دلی سے منظور ہوتا ہے یا نہیں ۔ یہ صوبے کی فلاح و بہبود کے لیے ہوتا ہے یا نہیں ہوتا اور پھر یہ بتائیں کہ اس کو تمام صوبے کی تائید حاصل ہوتی ہے یا نہیں ہوتی ہے اور یہ کس طرح دیرپا اور موثر ثابت ہوتا ہے ۔ میں ان گزارشات کے ساتھ ایک بار پھر استدعا کرتا ہوں کہ آپ

جلد بازی سے قانون سازی نہ کریں ۔ اس کے اوپر غور و خوض ٹھنڈے دل کے ساتھ عوام کو اعتماد میں لے کریں تا کہ صحیح جذبات کی ترجمانی ہو سکے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کورم پورا نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ 42 ممبران موجود ہیں کورم پورا ہے ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود نہیں ہیں ۔ مسٹر نذر حسین منصور ۔ ۔ ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ موجودہ قانون بورڈ آف الٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن 1975ء کا اگر کوئی انسان مطالعہ کرے جس میں ذرہ بھر جمہوریت پسندی ہو ۔ ذرہ بھر بھی تعلیمی اور ہمارے ملک کی معاشرتی اور معاشی زندگی کے متعلق اس کے دل میں خیال ہو تو وہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ یہ اپنی ترکیب اور دیگر اپنی انتظامی اور قومی تعلیمی ضروریات کے نقطہ نظر سے قطعاً پاکستانی اور اسلامی اداروں کے شایان شان تھے ہے ۔

(interruption)

Mr. Speaker. No interruption please.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ آپ کے توسط میں یہ عرض کروں گا کہ یہ کہیں تو میں تین دن تک تقریر کر سکتا ہوں ۔

Mr. Speaker. The time is extended by 2-30 p.m.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ اڑھائی بجے تک تو میرے لیے تھوڑا وقت ہے میں تو ساڑھے چار بجے تک لوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ نے تقریر ختم نہ کی تو وقت اور بڑھا دوں گا ۔

مسٹر نذرحسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جس قوم کا نظام تعلیم اور درس گاہیں اور خصوصی طور پر پاکستانی درسگاہیں اس میں قومی حمیت اور قومی جذبہ اس کا احیا اور اس کے پروان کے لیے ہوں اس قسم کے قانون نہ بنائے جائیں جس میں یہ نہ ہو میں اپنے طور پر نہیں قوم کے اس احساس کے تحت عرض کروں گا کہ ایسے قوانین قطعاً کسی قوم کی ترقی کے لیے موثر نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کس قانون کا ذکر کر رہے ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ جیسا قانون آگے آئے گا ابھی تو میں start لے رہا ہوں جلدی نہ کریں ۔ جناب سپیکر ۔ یہ معاملہ اتنا غیر اہم نہیں ہے جبکہ ہماری نوجوان نسل ہمارے طلبا ہمارے اساتذہ کے لیے ایسا قانون بنایا جا رہا ہے یہ ایک معمولی واقعہ نہیں ہے بلکہ میں تمام معزز ارکان سے گزارش کروں گا کہ اس کو ایک کھیل سمجھ کر اور اسمبلی کو ایک ہنسی یا کھیل کا ادارہ سمجھ کر وقت ضائع نہ کریں ۔ ہمیں گزارشات کرنے کا موقع دیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ حاجی صاحب کے بعد میری طرف سے ترمیم تھی اور تابش صاحب کی بھی ترمیم تھی ۔

Mr. Speaker. This is exclusively the discretion of the Speaker. This motion has also been opposed by other members and Mr. Nazar Hussain Mansoor was among those who opposed it.

یہ مجھے معلوم ہے ۔ مجھے کس ترتیب سے مقرر کو بلانا ہوتا ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب عالی ۔ اس آزاد قوم کے قانون میں جمہوریت کی روح نہیں نظر آتی ۔ اگر کسی آزاد قوم کے قانون میں معاشرتی یا معاشی انتظام و انصرام زندگی اور ترقی کے لیے ضروری ہیں تو ایسا قانون قوم کی آنے والی نسلوں کی ذہنی تربیت اور ذہنی پرورش کے لیے بڑا ضروری ہے اس لیے اس قانون کو معمولی نہ سمجھنا چاہیے ۔ میں اس قانون کو سامنے رکھتے ہوئے یہ دیکھنے کی کوشش کروں گا کہ کہاں تک جمہوریت کو اس قانون کے ساتھ پیوست کیا گیا ہے ور ہمارے اسلامی اور قومی جذبات و احساسات اور اقدار زندگی کو کہاں تک اس قانون کے الفاظ ، فقرات اور شقوں میں پیوست کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ ایسا کوئی قانون خواہ وہ تعزیرات پاکستان ہو یا ضابطہ فوجداری یا آئین ، کوئی ایسی چیز جو ایک پاکستانی قوم .....

Mr. Speaker : ayMI remind the Hon'ble member to be relevant and deliver his address with relevancy to the present Bill that is before the House. It is not the general discussion of what type of legislation should be made by this House and

what should be the nature of the legislation here. General principles of the Bill are being discussed and not the general principles of the law in abstract. Please be relevant.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کی اس رہنمائی کے بعد اور آپ کا شکر گزار ہونے کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ اگر کسی قانون میں وہ قومی اور جمہوری تقاضے جو کسی قوم یا نوجوان نسل کی ذہنی نشو و نما کے لیے ضروری ہوتے ہیں ، نہ ہوں تو بنیادی طور پر ایسا قانون معاشرے کے لیے کارآمد ثابت نہیں ہو سکتا ۔ اسی سلسلے میں میں نے یہ عرض کی تھی کہ اس قانون کو دیکھیں ۔ اس میں جو ممبران رکھے گئے ہیں یا جن لوگوں کو ممبرشپ دی گئی ہے ، اگر اس پر غور کریں اور اس بل کی اس کلاز پر غور کریں جہاں کسی ممبر کو رکھنے کا ذکر کیا گیا ہے تو یہ ظاہر ہوگا کہ اس بل میں نہ تو جمہوریت کی روح کو داخل ہونے دیا گیا ہے اور نہ ہی قومی اور اسلامی اقدار زندگی کی طرف کوئی قدم اٹھایا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : I fear that I may have to remind the Hon'ble member to resume his seat if he is trying to widen the scope of the discussion to that extent.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ اس لیے جب اس بل کے مطالعے کے بعد اس نتیجے پر پہنچتے ہیں تو ہمارے سامنے دو باتیں آجاتی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ 1947ء سے پاکستان بننے کے بعد جتنی بھی حکومتیں آئیں اور جن لوگوں نے بھی قوانین بنائے ان میں یہ تھا کہ .....

Mr. Speaker : But not at this stage. Still I would rquest the Hon'ble Member to be relevant.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ میں معذرت کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ کیا موجودہ قانون کا پہلے قوانین سے موازنہ نہیں ہو سکتا ؟

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ہو سکتا ۔ یہ اصولوں میں بھی نہیں ہو سکتا اور اس سٹیج پر بھی نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ تو جناب پھر اصولوں میں ہو کیا سکتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اصولوں پر بحث کے دوران اصولوں پر ہی بحث ہو سکتی ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب ۔ جب میں اصولوں کی بات کرتا ہوں تو آپ کہتے ہیں کہ یہ تفاصیل ہیں اور جب تفاصیل کی بات کرتا ہوں، تو آپ اصولوں کی بات کر دیتے ہیں ۔ آپ ہمیں بات تو کرنے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو آپ کو بات کرنے کی اجازت دیتا ہوں ۔ اسی لیے میں پچھلے پندرہ منٹ سے بڑے اطمینان سے آپ کی تقریر سن رہا ہوں ۔

The time is extended upto 2.30 p.m. because we attended in the morning 9.00 a.m.

لیکن میں چاہتا ہوں کہ کچھ اس بل کا بھی ذکر ہو جائے ۔ کہیں یہ نہ ہو کہ

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات انہیں بہت ناگوار گزری ہے

کہیں یہ تو نہیں کہ آپ کی ساری گفتگو میں اس بل کا ذکر ہی نہ ہو ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ میری عرض تو سنیں ۔ اگر آپ نے تحمل کا ثبوت نہ دیا تو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں رہے گا ۔ آپ ذرا حوصلہ کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں بڑا حوصلہ کر رہا ہوں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب ۔ میں بہت سی خوشگوار اور ناخوشگوار باتیں اس بل کو سامنے رکھتے ہوئے کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ باتیں کریں ۔ میں سن رہا ہوں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وقت تھوڑا ہے اس لیے آپ عجلت سے کام لے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تو پینتالیس منٹ باقی ہیں ۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ اس بل سے پہلے 1961ء اور 1968ء کے آرڈیننس سے جن کے تحت لاہور اور ملتان کے بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن قائم کیے گئے تھے ، ہم نے ان کا بھی مطالعہ کیا ہے اور اس بل کا بھی مطالعہ کیا ہے ۔ تقاضا تو یہ تھا کہ جو آرڈیننس 1961ء اور 1968ء میں لاگو کیے گئے تھے یہ بل ان سے بہتر ہوتا ۔ اور حالات اور پیپلز پارٹی کی ترقی پسندی کا تقاضا یہ تھا کہ یہ بل زیادہ ترقی پسند ، زیادہ جمہوری اور زیادہ اسلامی قسم کا ہوتا ۔ اس میں زیادہ جمہوریت کی روح ہوتی ۔ اور اس میں طلبہ اور اساتذہ کے مفادات کا زیادہ تحفظ کیا جاتا ۔ لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں اس بل میں ممبروں کی نامزدگی کنٹرولنگ اتھارٹی کرتی ہے وہاں 1968ء کے آرڈیننس میں یہ ہے کہ ۔

> "... Two elected amongst or head-masters or headmistresses of the school elected by amongst two principles elected ....."

Voices. Sir, what is This "amongst" ?

مسٹر نذرحسین منصور۔ جب میں1961ء اور 1968ء کے آرڈیننسوں کا مقابلہ اس بل کے ساتھ کرتا ہوں تو کیا یہ بھی اس بل کے اصولوں میں نہیں آتا ۔ میں اسی کی بنیاد پر بات کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تقریر تو کریں ۔ جب میں نے ٹوکنا ہوگا اس وقت ٹوک دوں گا ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ موجودہ حکومت جس کا منشوریہ ہے کہ جمہوریت ہماری سیاست ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کنٹرولنگ اتھارٹی کو تمام ممبران منتخب کرنے کا اختیار دیا جا رہا ہے ۔ اور کوئی ایک بھی منتخب ممبر نہیں رکھا گیا 1961ء اور 1968ء کے آرڈیننسز میں جب یہ کہتے تھے کہ جمہوریت نہیں ۔ آمریت ہے ، ایوبی دور ہے ، اس وقت اس ادارے میں منتخب نمائندوں کو جگہ دی گئی تھی ۔ تو کیا میں یہ سوال نہیں کرسکتا ۔ کیا یہ بنیادی اصول نہیں کہ وہ جمہوریت

جو ایوبی دور میں تھی وہ اس میں نہیں ہے ۔ ہم اس آمر کے خلاف ایک ہی بات پر لڑے تھے کہ وہ جمہوریت کا دشمن تھا ۔ وہ حکومت جمہوریت کش تھی ۔ لیکن اس حکومت نے ان اداروں میں منتخب نمائندے رکھے تھے اور آپ جو یہ کہتے ہیں کہ جمہوریت ہماری سیاست ہے اور ہم نے جمہوریت کو پروان چڑھانا ہے ۔ جب آپ کہتے ہیں کہ جمہوریت اس ملک کی ضامن ہے تو مجھے بتائیں کہ اس بل میں اس ترقی پسند جماعت نے ہیڈ ماسٹروں اور پرنسپلوں کو نمائندگی کیوں نہیں دی ؟ اور آپ نے انہیں منتخب کیوں نہیں کیا ؟

(نعرہ ہائے تحسین)

آپ کہتے ہیں کہ میں غیر متعلقہ بات کہتا ہوں ۔ کہتا ہوں کہ میں یہ میں موجودہ حکومت کی جمہوریت نوازی کا ثبوت دے رہا ہوں ۔ اگر یہ حکومت ہیڈماسٹروں اور پرنسپلوں کو نمائندگی دیتی تو ہم یقیناً یہ کہتے کہ اگرچہ حکومت دوسرے اداروں میں جمہوریت نہیں چلنے دیتی ۔ لیکن اس ادارے میں جمہوریت کا تھوڑا سا عنصر تو رکھ دیا ہے ۔ لیکن اگر جمہوریت یہی ہے کہ کنٹرولنگ اتھارٹی نامزدگی کرے تو یہ ستم ظریفی ہے اور مزید ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ چیرمین نہ صرف یہ کہ بورڈ کے ارکان ہی نامزد کرتا ہے بلکہ اس کے ممبر بھی خود ہی نامزد کرتا ہے ۔ یہ حکومت اور اکابرین سلطنت اس حد تک عدم اعتماد کا شکار ہو چکے ہیں کہ ان کو اپنے آپ پر بھی اعتماد نہیں رہا ۔ اگر انہیں اپنے آپ پر بھی اعتماد نہیں رہا تو یہ کسی پڑھے لکھے چیرمین یا پڑھے لکھے ممبر پر بھی اعتماد کر لیتے ۔ آپ نے بورڈ کے انتظامی اختیارات بھی ان کے پاس نہیں چھوڑے ۔ وہ بھی کنٹرولنگ اتھارٹی نے اپنی جیب میں ڈال لیے ہیں ۔ اس کے بعد بھی اگر وہ کہتے ہیں کہ اس جمہوری معاشرے میں اور 1975ء میں آمریت مر چکی ہے اور ہم جمہوریت کی طرف جا رہے ہیں ۔ خدا کے لیے ذرا سوچیں ۔ آپ مجھے بتائیں کہ کسی بھی ممبر کے پاس کون سے عملی اختیارات آپ نے رہنے دیے ہیں ۔ میں عرض کروں گا کہ جب کسی چیرمین کو جو کہ کسی بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کا ، ادارے کا بڑا ممبر ہے ، اس کو اس کا سربراہ بنایا گیا ہے تو آپ کے لیے یہ بہت کچھ تھا کہ آپ نامزدگی کرتے ۔ خدا کے لیے ان ملازمین پر اتنی بداعتمادی نہ کریں ۔ ایک تو ٹرم ان کی تین سال کی

تھی لیکن اس پر ستم ظریفی یہ ہے کہ اس کے ساتھ ہی اس کے پیچھے ایک چھرا یہ رکھ دیا کہ کنٹرولنگ اتھارٹی تین سال سے اس کی ٹینیور کم بھی کر سکتی ہے ۔ خدا کے لیے یہ حکومت جس طرح دوسرے اداروں میں عدم اعتمادی اور خوف و ہراس پھیلا رہی ہے ۔ ان اداروں کو اپنی حرکات سے محفوظ کرنے کی کوشش کرے ۔ آپ نے تین سال دیے ہیں ۔ 1961ء میں اسی چیرمین کو ایوب کی حکومت نے چار سال دیے تھے ۔ میں آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کس لحاظ سے اور کس اصول پر یہ بل ہے ۔ 1975ء میں قوم پر آپ کو زیادہ اعتماد کرنا چاہیے ۔ قوم کو زیادہ اختیارات دینے چاہیں تھے ۔ اتنے بڑے ادارے کے چیرمین پر اتنی بداعتمادی ہے ! ایوب حکومت اس کو چار سال دیتی ہے آپ تین سال دیتے ہیں ! ایوب حکومت اس پر کوئی قدغن نہیں لگاتی ۔ آپ تین سال کی ٹینیور کو بھی یہ کہتے ہیں کہ جب کنٹرولنگ اتھارٹی کا مزاج ایسے ہی برہم ہوگا جب ان کو کسی پولنگ سٹیشن پر مطلوبہ کوئی پولنگ ایجنٹ نہ دے گا تو ایسا بہانہ بنا کر ان اداروں کو اپنے مذموم سیاسی مقاصد کا شکار کر دیا جائے ۔ یہ ابھی کل کی بات ہے ۔ یہ متعلقہ بات ہے کہ حالیہ انتخابات میں آپ پولنگ سٹیشنوں پر تعلیمی اداروں کو لے گئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ منصور صاحب ، یہ بات بالکل متعلقہ نہیں ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ چلیے ۔ میں یہ چھوڑ دیتا ہوں اگر یہ متعلقہ بات نہیں ۔ جناب سپیکر ۔ اس چیرمین کی بات نہیں ۔ آپ بنیادی اصول دیکھیں، کلاز 5 میں بنیادی اصول ہیں ۔ اس کے بعد نامزدگی جو ہے ۔ وہ کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بات تو پہلے ہو گئی ، آپ پھر اسی پر واپس آ گئے ہیں دو ہیڈ ماسٹر ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ وہ ان کی جمہوریت دشمنی کی بات کی تھی ، اب ان کی انتظامی دشمنی کی بات کرتا ہوں ۔ ایڈمنسٹریٹو پوائنٹ اس بل میں بنیادی پوائنٹ ہے ۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو عرض کروں ۔

مسٹر سپیکر ۔ فرمائیے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ چلیے ، بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کا چیر مین پڑھا لکھا آدمی ہوتا ہے ۔ وہ ایک سکالر ہوتا ہے ۔ وہ ایجوکیشنسٹ ہوتا ہے ۔ اگر انہوں نے اس پر بھی اعتماد نہ کیا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اعتماد نہ کرنے کی بات تو پرانی ہو گئی۔ اب اگلی بات کریں

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ بات سے بات چلتی ہے ۔ تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ باقی جو ممبران ہیں اگر آپ نے ان کی ٹینیور پر بھی کاری ضرب لگائی ۔ مجھے یہ بتائیں کہ کیا اس بل میں یہ نہیں لکھا کہ گورننگ اتھارٹی بغیر بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے کوئی ملازم ، کوئی سٹاف جو ان کے ماتحت کام کرے گا جن کو لے کر انہوں نے بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کا چلانا ہے ۔ میں آپ کو کہتا ہوں کہ اس بل کا مطالعہ کریں ۔ کیا وہاں یہ نہیں لکھا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو موقع ملنا چاہیے کہ آپ بل کو اچھی طرح پڑھ لیں آپ کل ہی تقرر کریں تو زیادہ مناسب ہوگا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ بل پڑھ کر نہیں آئے ۔

The House is adjourned. It shall re-assemble at 9.00 a. m. tomorrow.

کل سے نو بجے سے لے کر اڑھائی بجے تک قائم ہوگا ۔

(اسمبلی کا اجلاس 19 نومبر 1975 بروز بدھ مورخہ 9 بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا) ۔

فہرست

(بحوالہ غیر نشان زدہ سوال نمبر 115)

LIST OF THE TUBEWELL APPLICATIONS RECEIVED IN PASRUR SUB DIVISION DISTRICT SIALKOT

FROM 3-8-74 TO 5-12-74

Sr. No.	Application No. and date.	Name of consumer
1.	118-P 3-8-1973	Abdul Sattar
2.	119-P 15-9-1973	Muhammad Shebaz
3.	120-P 2-10-1973	Inyat Ullah
4.	121-P 11-10-1973	Zubaida Begum
5.	122-P 25-10-1973	Barkat Ali
6.	123-P 25-10-1973	Khurshid Ahmad
7.	124-P 13-11-1973	Rana Mashooq Ali
8.	125-P 13-11-1973	Tebar Khan
9.	126-P 29-11-1973	Nizam Din
10.	127-P 3-12-1973	Ghulam Rasool
11.	128-P 11-12-1973	Nazir Ahmad
12.	128-P 13-12-1973	Muhammad Ashraf
13.	130-P 15-12-1973	Ghulam Muhammad
14.	131-P 19-12-1973	Sher Muhammad

Sr. No.	Application No. and date	Name of consumer
15.	132-P 24-12-1973	Lal Din
16.	133-P 24-12-1973	Haidran Bibi
17.	134-P 24-12-1973	Munshi
18.	135-P 27-12-1973	Mian Allah Rakha
19.	136-P 9-1-1974	Shamas Din
20.	137-P 21-1-1974	Muhammad Hanif
21.	138-P 21-1-1974	Muhammad Hanif
22.	139-P 21-1-1974	Hashim Ali
23.	140-P 21-1-1974	Muhammad Bashir
24.	141-P 21-1-1974	Hakim Khan
25.	142-P 21-1-1974	Ghulam Mohd.
26.	143-P 21-1-1974	Nazir Ahmad.
27.	144-P 22-1-1974	Balqis Begum
28.	145-P 22-1-1974	S. Mudammad Mutlabi.
29.	146-P 21-1-1974	Abdul Kalaim Sohab Mutlabi
30.	147-P 22-1-1974	Robina Farhat
31.	148-P 23-1-1974	Nawabzada Farhat Muhammad Ali
32.	149-P 22-1-1974	Nawabzada Farhat Ali
33.	150-P 22-1-1974	Jalal Din

Sr. No.	Application No. and date	Name of consumer
34.	151-P 23-1-1974	Nazar Hussain
35.	152-P 24-1-1974	Ashiq Hussain
36.	153-P 26-1-1974	Ilam Din
37.	154-P 28-1-1974	S. Iqbal Hussain
38.	155-P 28-1-1974	Bashir Ahmad
39.	156-P 28-1-1974	Ahmed Din
40.	157-P 29-1-1974	Nazar Hussain
41.	158-P 3-2-1974	S. Iqbal Hussain
42.	159-P 14-2-1974	Muhammad Shafi
43.	160-P 14-2-1974	Malik Manzoor ul Haq
44.	161-P 18-2-1974	Muhammad Akbar
45.	162-P 27-2-1974	Shahbaz Khan
46.	163-P 27-2-1974	Rana Abdul Rashid
47.	164-P 27-2-1974	Muhammad Sharif
48.	165-P 27-2-1974	Muhammad Mahmood
49.	166-P 4-3-1974	Gulam Mohd.
50.	167-P 4-3-1974	Khera
51.	168-P 3-5-1974	Shah Mohammad
52.	169-P 8-3-1974	Ch. Shakar Khan

Sr. No.	Application No. and date.	Name of consumer
53.	170-P 8-3-1974	Ali Mohammad
54.	171-P 8-3-1974	Ahmad Khan
55.	172-P 11-3-1974	Boota
56.	173-P 11-3-1974	Mohd. Ali
57.	174-P 13-3-1974	Sher Mohd.
58.	175-P 13-3-1974	Nashera
59.	176-P 18-3-1974	Sh. Abdul Malik
60.	177-P 19-3-1974	Chiragh Din
61.	178-P 19-3-1974	Muhammad Shafi
62.	179 20-3-1974	Khalil ur Rehman
63.	180 29-3-1974	Muhammad Ali
64.	181 2-4-1974	Malik Manzoorul Haq
65.	182 2-4-1974	do-
66.	183 2-4-1974	Saif ud Din
67.	184 10-4-1974	Muhammad Shafi
68.	185 15-4-1	Abdul Rehman
69.	186 24-7-	Abdul Ghafoor
70.	187 2641974	Muhammad Mahmood
71.	188 27-4-74	Sister Incharge Vincets. Boaring PSR:

Sr. No	Application No. and date.	Name of consumer
72.	189 27-4-1974	Father incharge Roman Catholic
73.	190 2-5-1974	Hurmat Khan
74.	191 5-7-1974	Muhammad Sadiq
75.	192 2-5-1974	Muhammad Akbar
76.	193 7-5-1974	Fajro
77.	194 7-5-1974	Tufail Hussain Shah
78.	195 16-5-1974	Hussan Din
79.	196 17-5-1974	Siraj Din
80.	197 17-5-1974	do-
81.	198 24-5-1974	Muhammad Bashir
82.	199 25-5-1974	Muhammad Ikram
83.	200 29-5-1974	Rehmat Ali
84.	201 29-5-1974	Muhammad Sadiq
85.	202 29-5-1974	Abdul Rashid
86.	203 29-5-1974	Muhammad Sharif
87.	204 31-5-1974	Muhammad Sarwar
88.	205 1-6-1974	Merag Din
89.	206 8-6-1974	Bashir Ahmad

فہرست

Sr. No.	Application No. & date.	Name of consumer
90.	207 17-6-1974	Mohd Sadiq
91.	208 18-6-1974	S. Zulifqar Ali
92.	209 24-6-74	Shah Nawaz
93.	210 24-6-1974	Muhammad Yusaf
94.	211 24-6-1974	Allah Ditta
95.	212 24-6-1974	Abdul Majeed
96.	213 24-6-1974	Mehar Din
97.	1 11-7-1974	Allah Rakha
98.	2 11-7-74	Qaisar Ali
99.	3 11-7-74	Fateh Mohammad
100.	4 11-7-74	Sultan Ahmad.
101.	5 16-7-74	Manzoor Ahmad
102.	6 16-7-74	Mushtaq Hussain
103.	7 19-7-74	Nizam Din
104.	8 27-7-74	Haji Hasham Din
105.	9 13-8-74	Asmat Ullah
106.	10 13-8-74	Nathu
107.	11 13-8-74	Manzoor Ullah
108.	12 13-8-74	Dia Ram

Sr. No.	Application No. and date	Name of consumer
109.	13 17-8-74	Maqbool Ahmad
110.	14 17-8-74	Sana Ullah
111.	15 17-8-74	Allah Rakha
112.	16 23-8-74	Haji Allah Rakha
113.	17 23-8-74	Ch. Ahmad Din
114.	18 3-8-74	Modan
115	19 23-8-74	Mistri Abdul Ghani
116.	20 4-9-74	Mohammad Ismail
117.	21 4-9-74	Mohammad Akbar
118.	22 19-9-74	Alaf Khan
119.	23 14-9-74	Khushi Mohammad
120.	24 14-9-74	Mohammad Yusaf
121.	25 14-9-74	Mohammad Siddique
122.	26 18-9-74	Nawab Din
123.	27 23-9-74	Mohammad Sharif
124.	28 24-9-74	Mohammad Boota
125.	29 24-9-74	Imtiaz Rasool
126.	30 24-9-74	Nasrullah Khan
127.	31 24-9-74	Mohammad Shafi

Sr. No	Application No. and date.	Name of consumer
128.	32 3-10-74	Nabi Bakhsh
129.	33 71-0-74	Farzan Ali
130.	34 7-10-74	Mubashar Ahmad
131.	35 8-10-74	Mohd. Ilahi
132.	36 8-10-74	Pir Mohammad
133.	37 8-10-74	Ghulam Rasool
134.	38 8-10-74	Umar Din
135.	39 8-10-74	Mohammad Sharif
136.	40 8-10-74	Mohammad Siddique
137.	41 8-10-74	Faqir Mohammad
138.	42 8-10-74	Mohammad Din
139.	43 9-10-74	Fajroo
140.	44 10-10-74	Mohammad Ilahi
141.	45 10-10-74	Mohammad Ishaq
142.	46 12-11-74	Inyat Ullah
143.	47 12-11-74	Rehmat Ali
144.	48-P 13-11-74	Mian Khalid-ur-Rehman
145.	49-P 13-11-74	Sofi Shabrati

Sr. No	Application No. and date.	Name of consumer
146.	50-P 21-11-74	Mohammad Suleman
147.	51-P 23-11-74	Mohammad Rashid
148.	52 29-11-74	Nazar Hussain
149	53 29-11-74	Ghulam Rasool
150.	54-P 29-11-74	Nazir Ahmad
151.	55-P 29-11-74	Mohammad Hussain
152.	56-P 29-11:74	Abdul Ghani
153.	57-P 29-11-74	Mohammad Ashiq
154.	58 29-11-74	Mohammad Ishaq
155.	59 29-11-74	Mohammad Shafi
156.	60 30-11-74	Bashir Ahmad
157.	61 4-12-74	Mistri Ali Mohammad
158.	62 4-12-74	Mohammad Sharif
159.	63 5-12-74	Hussain Ali

LIST OF TUBEWELL CONNECTION INSTALLED ACCNRDING TO PRIORITY OF SCO WITH EFFECT FORM 3.8.73 TO 31.8.74 (HT & LT)

Sr. No	Application No. & Date	Consumer name and address.	SCO No. and date	Date of connection	Priority No.
1.	122-P 5-10-73	Barkat Ali V: Soian Teh : PSR:	49/27 28 13-11-73	26-12-73	1 L.T.
2.	121-P 11-10-73	Zabada Begum V:Rajwan Teh: SKT:	50/-do- 17-11-73	1-5-74	2-do-
3.	120-P 2-10-73	Inyat Ullan Vill : Steah Teh: Deska	51/-do- 4-12-73	26-3-74	3
4.	130-P 15-12-73	Ghulam Mohd. -do-	59/-do- 15-1-74	26-3-74	6
5.	127-P 3-12-73	Ghulam Mohd V: Sodian Teh : P3R:	64/-do- 26-1:74	10-3-74	9 H.T. 25 KVA
6.	132-P 24-12-73	Lal Din V: Nawadery Teh: Pasrur.	67/-do- 8-2-74	1-11-74	10 H.T. 25 KVA
7.	133-P 24-12-73	Hadran Bibi -do-	68/-do- 8-2-74	1-11-74	11 H.T.
8.	140-P 21-1-74	Mohd. Bashir V : Melhokey Teh: FSR:	69/-do- 8-2-74	20-2-74	12 L.T.
9.	155-P 28-1-74	Bashir Ahmed V : Checherwali Teh: PSR	72/-do- 9-3-74	21-6-74	15 HT. 25 KVA
10.	156-P 28-1-74	Ahmed Din-do-	73/-do- 9-3-73	28-6-74	16 H.T. 22 KVA
11.	158-P 6-2-74	Iqbal Hussain Vill : Basiwala Teh: PSR :	77/-do- 13-8-74	21-5-74	17 -do-
12.	128-P 11-12-73	Nazir Ahmod T: Kotli Khamaja Teh : PSR :	80/-do- 3-4-74	22-8-74	19 L.T
13.	1o6-P 4-3-74	Ghulam Mohd. V : Mirza Bajwa Teh: PSR	81/-do- 11-4-74	3-8-74	20--L.T.
14.	135-P 37-12-73	Allah Rakha V: Gunna Teh :SKT:	85/-do- 19-4-74	31-5-74	24 L.T.
15.	134-P 24-12-73	Munshi V: Kohar Teh: Sialkot.	90/-do- 6-5-74	31-7-74	26 L.T.

Sr. No.	Application No. & Date	Consumer name & address.	SCO No. & date	Date of connection	Priority No.	
16.	152-P 24-1-74	Ashiq Hussain-do-	91/-do- 6-5-74	-do-	27	L.T.
17.	178-P 19-3-74	Mohd. Shafi V: Q.S. Sing Teh : NWR :	92/-do- 9-5-74	31-5-74	28	L.T.
18.	188-P 27-4-74	Sister Incharge Pasrur	3/4577 27-5-74	29-6-74	37	L.T.
19.	153-P 26-1-74	Allam Din V: Walaney Teh: SKT	6/-do- 31-5-74	31-7-74	39	L.T.
20.	159-P 14-2-74	Mohd Shafi V : Sahowali Teh: Sialkot.	7/-do- 31-5-44	31-9-74	40	L.T.
21.	129-P 13-12-73	Mohd Ashraf V : Laugey Teh: PSR:	9/-do- 31-5-74	30-7-74	42	L.T.
22.	172-P 11-3-74	Mohd Ali V : Checherwali Teh: PSR	14/-do- 12-6-74	20-7.74	47	L.T.
23.	199-P 25-5-74	Mohd Akram V: Q.S. Sing Teh: NWR :	21/-do- 29-6-74	3-8-74	54	L.T.
24.	206-P 8-6-74	Bashir Ahmed -do-	22/-do- 29-6-74	-do-	55	L.T.
25.	210-P 24-6-74	Mohd Yusaf -do-	21/-do- 23-7-74	19-8-74	63	L.T.
26.	177-P 19-3-74	Cherag Din -do-	35/-do- 8-8-74	-do- 12-8-74	64	L.T.

LIST OF TUBEWELL CONNECTION INSTALLED FROM 1.9.74 TO 31.12.1974 ACCORDING TO THE DATE OF ENTRIES OF THE APPLICATIONS.

1.	118-P 3-8-73 Pasrur.	Abdul Sattar V. Chack Dubnrgi Teh:	78/27 28 14-3-73	17-12-74	1	H.T.
2.	171-P 8-3-74	Abad Khan V : Seranwali Teh Daska	88/-do- 30-4-74	20-12-74	3	L.T.
3.	131 P 19-12-73	Sher Mohd. V: Naugle Bajewa Teh: PSR :	8/4677 31-5-74	1-11-74	2	L.T.
4.	161 P 18-2-74	Mhod. Akbar V : Pasrur	10/-do- 31-5-74	11-12-74	13	H.T. 25 KVA

Sr. No.	Application No. & Date	Consumer name & address.	SCO No. & date	Date of connection	Priority No.
5.	192 P 2-5-74	Mohd Akbar V : Rechara Teh : Daska	11/-do- 12-6-74	1-11-74	9 L.T.
6.	137 P 15-6-74	Mohd. Hanif V : Kohar Teh. SKT :	15/-do- 15-6-74	15-11-74	4 H.T. 50 KVA
7.	138 P 15-6-74	—do—	16/-do- 15-6-74	15-11-74	5
8.	139 P 15-6-74	—do—	17/-do- 15-6t74	15-11-74	6
9.	202 P 29-5-74	Abdul Rashid V : Builana Teh : PSR :	18/-do- 17/6/74	1-11-75	10 L.T.
10.	181 P 2-4-74	Manzur ul Haq V : Chawar Teh: PSR:	19/-do- 19-6-74	1-12-74	11 Sub-M H.T. 25 KVA
11.	182 P 2-4-74	—do—	20/-do- 19-6-74	16-12-74	12
12.	195 P 16-5-74	Hussan Din V: Mandianwala Teh : SKT:	23/-do- 5-7-74	30-11-74	26 H.T. 25KVA
13.	198 P 24-5-74	Mohd Bashir V : Chack Duburgi Teh: Pasrur	24/-do- 8-7-74	15-12-74	28 H.T. 25 KVA
14.	187 P 26-4-74	Mohd Mahmood V: Habat Pur Teh : PPSR :	38/-do- 21-8-74	3-12-74	6 L.T.
15.	7 P 19-7-74	Nizam Din V : Rechara Teh: PSR:	39/-do- 21-8-74	1-11-74	14 L.T.
16.	1 P 11-7-74	Allah Rakha V : Satrah Teh: PSR:	40/-do- 21-8-74	1-11-74	12 L.T.
17.	6 P 16-7-74	Mushtaq Hussain Kalawala.	41/-do- 21-8-74	30-9-74	13 L.T.
18.	16 P 23-8-74	Allah Rakha PSR	46/-do- 7-9-74	—do—	17 L.T.
19.	26 P 18-9-74	Nawab Din PSR :	57/-do- 9-10-74	30-10-74	18 L.T.
20.	19-P 23-8-74	Abdul Ghani Duburgi PSR:	48/-do- 16-10-74	20-11-74	16 L.T.
21.	189-P 27-4-74	Fateh Incharge Pasrur.	4/-do- 27-5-74	30-9-74	7 L.T.

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا سولھواں اجلاس

بدھ ۔ 19 نومبر 1975ء
(چہار شنبہ 14 ذیقعد 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ
قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ قُلْ إِنِّي أَخَافُ
إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ
وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۝ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ
وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ
وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝

پ ۷ ۔ س ۶ ۔ رکوع ۸ ۔ آیات ۱۴ تا ۱۸

(اے پیغمبر) آپ کہیئے کہ میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو مددگار بناؤں وہی تو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کو کھانا دیتا ہے اور خود کسی سے کھانا نہیں لیتا یہ بھی کہہ دو کہ مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں اور یہ کہ تم (اے پیغمبر) مشرکوں میں نہ ہونا ۔
یہ بھی کہہ دو کہ میں اگر اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے جس شخص سے اس روز عذاب ٹال دیا گیا اس پر اللہ نے بڑی مہربانی فرمائی اور یہ کھلی کامیابی ہے۔ اور اگر اللہ تم کو کوئی سختی پہنچائے تو اس کے سوا اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر نعمت (و راحت) عطا کرے تو کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اپنے بندوں پر غالب اور دانا و خبردار ہے ۔

وما علینا الا البلاغ

مسٹر سپیکر ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔ میاں احسان الحق پراچہ

میاں احسان الحق پراچہ ۔ سوال نمبر 7059 ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹروں کا تقرر

*7059 ۔ **میاں احسان الحق پراچہ** ۔ کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 75 - 1974ء کے دوران صوبہ میں کتنے ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹروں کا تقرر کیا گیا ان کے نام اور پتے کیا کیا ہیں ۔

(ب) مذکورہ ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹروں کے انتخاب کے لیے کیا طریق کار اختیار کیا گیا ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (مسٹر ایس۔ایم۔مسعود) ۔ (الف) 75 - 1974ء کے دوران جن ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹروں کا تقرر کیا گیا ہے ان کے نام اور پتے حسب ذیل ہیں ۔

	نام	پتہ
(1)	مسٹر سرفراز حسین	ایڈوکیٹ خانیوال
(2)	خواجہ ابرار حسین	ایڈوکیٹ چنیوٹ ضلع جھنگ
(3)	مسٹر جاوید اسلم قریشی	ایڈوکیٹ گوجرانوالہ
(4)	چوہدری منظور حسین	ایڈوکیٹ لاہور
(5)	سید عباس رضا	ایڈوکیٹ بہاولپور
(6)	مسٹر سید احمد خان	ایڈوکیٹ گوجرانوالہ
(7)	مسٹر سکندر خان	ایڈوکیٹ ڈی ۔ جی ۔ خان
(8)	مسٹر محمد نور الہی	ایڈوکیٹ ساہیوال
(9)	مسٹر سرفراز خان	ایڈوکیٹ نواکوٹ ضلع جھنگ

(ب) حکومت کو سرکاری وکیل (ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر) کی تقرری کے اختیارات حاصل ہیں ۔ اور انہی اختیارات کے تحت موجودہ تقرریاں عمل میں آئی ہیں ۔

میاں احسان الحق پراچہ ۔ سپلیمنٹری سر ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ مذکورہ Additional Public Prosecutors کے انتخاب کے لیے گورنمنٹ نے کیا طریق کار اختیار کر رکھا ہے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس کا جواب "ب" جز میں دے دیا گیا ہے ۔

میاں احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا ۔ میں نے گورنمنٹ کے اختیارات کو چیلنج نہیں کیا ہے ۔ اور نہ ہی یہ پوچھا ہے کہ گورنمنٹ کو اختیار ہے یا نہیں ۔ طریقہ کار ان posts کو پر کرنے کا یہ ہوتا ہے ۔ کہ advertise ہوتی ہیں ۔ پھر امیدواروں کا interview لیا جاتا ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا ان posts کے لیے بھی باقاعدہ کوئی اشتہار دیا گیا تھا اور انٹرویو ہوا تھا ؟

وزیر قانون ۔ میرے خیال میں اگر فاضل رکن رول of Law Deptt Manual 4.7 پڑھیں۔ تو ان میں جو provisions ہیں۔ یہ تقرریاں اس کے عین مطابق ہوئی ہیں ۔

میاں احسان الحق پراچہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں وہی تو پوچھ رہا ہوں وہ طریقہ کار آپ اسمبلی میں بتا دیں کہ کیا طریقہ کار تھا۔ کیونکہ رولز میں نے set نہیں کیے ۔ آپ اسمبلی میں بتا دیں کہ اس سلسلے میں کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب اس میں شائد وزیر قانون صاحب آپ کی امداد کر سکیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ یہ تقرریاں جو ہیں ۔۔۔

مسٹر سپیکر ۔ جو بات میں کرنا چاہتا تھا وہ میں بعد میں کروں گا ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ یہ حکومت کا prerogative ہے کہ وہ جس شخص کو چاہے ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر کے طور پر تعینات کر سکتی ہے ۔ بے شمار درخواستیں حکومت کے پاس براہ راست بھی آ جاتی ہیں اور حکومت ان میں سے مناسب لوگوں کو ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر کے طور

پر تعین کرتی رہتی ہے۔ یہ تقرریاں بھی حکومت نے اپنے اس prerogative کو استعمال کرتے ہوئے کیں۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ یہ تقرریاں پولیٹیکل بنیاد پر کی گئی ہیں اور ان میں زیادہ تر حضرات پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ یہ تو مجھے علم نہیں کہ وہ پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں ۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ ہم نے اپنی دانست میں ان عہدوں کے لیے جو مناسب لوگ تھے ان کو تعینات کیا ہے اور چنا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پبلک پراسیکیوٹرز contract basis پر رکھے جاتے ہیں اور کیا حکومت پنجاب کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے کہ ان کو اس ملازمت پر مستقل کر دیا جائے گا ؟

مسٹر سپیکر ۔ اصل میں اس سوال کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے ان سے طریقہ کار کے متعلق دریافت کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اسی امر کی وضاحت چاہتا ہوں کہ یہ جو پبلک پراسیکیوٹرز اور ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹرز political basis پر رکھے جا رہے ہیں ۔ کیا حکومت ان کو مستقل کرنے کی تجویز پر غور کرنے کے لیے تیار ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ contract basis پر رکھے جاتے ہیں ۔ یہ بات درست ہے حکومت کے پاس ایڈیشنل پراسیکیوٹرز اور پراسیکیوٹرز کی طرف سے یہ representation دی

گئی ہے کہ ہمیں ایک ریگولر سروس بنایا جائے۔ اس سلسلے میں کچھ تجاویز ہمارے زیر غور ہیں ۔ مگر ان میں کئی difficulties بھی ہیں ۔ اگر حکومت نے سمجھا کہ ان کو ریگولر سروس کرنا مناسب ہوگا تو اس تجویز پر عمل بھی کیا جائے گا ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر قانون صاحب یہ فرمائیں گے کہ پبلک پراسیکیوٹر کے لیے کوئی معیار یا تعلیمی قابلیت کا تعین کیا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ انہوں نے بتا دیا ہے اور یہ رول 4.7 میں دیا ہوا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا کوئی معیار مقرر ہے جس معیار پر ان حضرات کی تقرری کی گئی ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ سید تابش الوری صاحب نے میرا جواب غور سے نہیں سنا میں نے کہا تھا کہ حکومت کا یہ prerogative ہے کہ وہ جس شخص کو مناسب سمجھے اس عہدے پر تعین کر سکتی ہے ۔ اور ہم نے اپنی دانست میں مناسب لوگوں کو ان آسامیوں پر تعینات کیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ان پبلک پراسیکیوٹرز کی تعیناتی کے لیے آپ نے کیا تعلیمی معیار رکھا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ ان کی تقرری کے لیے کیا qualification ہیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ ان کی qualification یہ ہے کہ وہ لاء گریجویٹ ہوتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ آپ ان کو بتا دیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ اگر وہ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ لاء گریجویٹ ہیں تو میں یہ کہوں گا کہ وہ تمام لاء گریجویٹ ہیں اور ان کے آگے ایڈووکیٹ لکھا گیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ صرف لاء گریجویٹ ہونا کافی نہیں ہوتا بلکہ یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ ان کی پریکٹس کتنی ہے ۔ میں یہ پوچھ رہا

تھا کہ بعض صورتوں میں معیار کیا ہے اور کیا اس معیار کو برقرار رکھا گیا ہے ؟ جناب والا ۔ اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس معیار کو جانچنے کے لیے انہوں نے کوئی انٹرویو کیا تھا ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ جہاں تک وہ یہ کہتے ہیں کہ اس کا کوئی معیار ہوتا ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ معیار تو رولز کے مطابق ہونا چاہیے یا پھر وہ رولز کے مطابق بتا دیں کہ یہ معیار ہے اور ہم نے اس کو پورا نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ positive جواب دے دیں کہ اس معیار پر کیا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں نے کہا ہے کہ کچھ لوگوں کو تعینات کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے وہ آپ کی بات ہو گئی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے پوچھا ہے کہ کیا اس کے لیے کوئی انٹرویو کیا گیا ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ اس میں انٹرویو کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ حکومت خود مناسب لوگوں کو سلیکٹ کرکے وہاں پر تعین کر سکتی ہے ۔ انٹرویو کا کوئی رواج نہیں ہے ۔

ایڈیشنل پبلک پر اسیکیوٹرز کی خالی آسامیاں

***7358 ۔ میاں منظور احمد موہل ۔** کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ پنجاب میں پچھلے کئی ماہ سے ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹرز کی چند آسامیاں خالی ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ کئی ماہ قبل مذکورہ آسامیوں کو پر کرنے کے سلسلے میں انٹرویو بھی لیے گئے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ آسامیوں کو ابھی تک پر نہ کرنے اور مذکورہ انٹرویو کے نتائج کا اعلان نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (مسٹر ایس - ایم مسعود) - (الف) صوبہ پنجاب میں ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹرز کی کوئی آسامی خالی نہیں ہے -

(ب) ایسی آسامیوں کے سلسلے میں کبھی کوئی انٹرویو نہیں لیا گیا -

(ج) جوابات جزو (الف و (ب) کی روشنی میں مزید کسی جواب کی ضرورت نہیں -

میاں منظور احمد موہل - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جس وقت میں نے اس سوال کا اسمبلی میں نوٹس دیا تھا اس وقت بھی کوئی آسامی خالی نہیں تھی یا اس وقت خالی نہیں ہے ؟ اس کی وضاحت فرما دیں -

وزیر قانون و پارلیمانی امور - جناب والا - اس وقت کوئی آسامی خالی نہیں ہے -

میاں منظور احمد موہل - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جس وقت میں نے سوال کیا اس وقت کوئی آسامی خالی تھی یا نہیں -

وزیر قانون و پارلیمانی امور - اگر آپ دیکھیں اور غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ سوال مئی 1975ء کے متعلق ہے - جواب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر کی کوئی آسامی خالی نہیں ہے - کم سے کم ساڑھے تین مہینے سے جب سے میں نے چارج لیا ہے اس وقت سے کوئی آسامی خالی نہیں تھی - اگر ایک آدھ ماہ سے کوئی آسامی خالی ہو تو اس وقت بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت بھی خالی نہیں تھی - بلکہ ہم نے ایک گوجرانوالہ کے ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر کو estore کیا تھا اور junior most آدمی کو ہمیں retrench کرنا پڑا تھا اور اس کو اب دوبارہ واپس لے لیا ہے - اس وقت تک بھی کوئی آسامی خالی نہیں تھی -

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ اگر میں یہ کہوں کہ جس وقت میں نے یہ سوال پوچھا تھا اس وقت بیشتر آسامیاں خالی تھیں اور اس کے فوری بعد انٹرویو بھی ہوئے ۔ لیکن جب آپ وزیر بنے تو اس وقت یہ پر ہوچکی تھیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ اگر تو ایسی انفارمیشن سے آپ کوئی فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو میں مزید تحقیقات کر سکتا ہوں لیکن اگر اس سے آپ کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا تو پھر میرا خیال ہے کہ یہ لا حاصل ہے ۔ اگر تو آپ کو اس سلسلے میں کوئی فائدہ حاصل ہوتا ہے تو میں مزید انفارمیشن حاصل کر سکتا ہوں کہ کیا مئی 1975ء میں بھی خالی تھیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ اس میں میرا کوئی ذاتی فائدہ نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر اس جواب سے آپ کی تسلی نہیں ہوئی تو وہ مزید تحقیقات کرنے کو تیار ہیں ۔

He will have a further probe into the matter.

اگر واقعی آپ کی تسلی نہیں ہوئی ہے تو پھر بات کریں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میری تسلی نہیں ہوئی کیونکہ جس صورت حال کو میں نے آشکارا کرنے کے لیے یہ سوال کیا تھا وہ پوری نہیں ہوئی ۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کا نوٹس لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ He will do it انہوں نے offer کیا ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ پچھلے اجلاس میں میں نے یہ کہا تھا کہ سوالات بہت زیادہ اکٹھے ہو گئے ہیں لہذا ان کی disposal کے لیے کوئی طریقہ کار بنایا جائے ۔ جناب والا ۔ اس کے بارے میں مزید عرض ہے کہ سینکڑوں سوالات ایسے پڑے ہوئے ہیں جن کے جوابات آٹھ آٹھ ماہ سے نہیں آئے ۔ اس طرح ان کی افادیت ختم ہو جاتی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اس سلسلے میں کوئی طریقہ کار مقرر کیا جائے تاکہ سوالات جو سابقہ اجلاسوں سے pending ہیں ان کو بھی

dispose of کیا جا سکے اور نئے سوالات کے جوابات بھی جلدی آ سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کرتے ہیں ۔ میں نے اس سلسلے میں چار آدمیوں کی کمیٹی بنائی ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ وہ کمیٹی آپ نے بنائی تھی اور اس میں مجھے بھی شامل کیا گیا تھا ۔ میں نے سیکرٹری صاحب کو لکھ کر بھی دیا تھا لیکن اس پر کچھ نہیں ہوا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کوئی بات نہیں ۔ آج صبح شام غور کریں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آج صرف دو سوالات لسٹ پر کیوں ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو محکمے محکمے کی خوش قسمتی ہے ۔ دو محکموں کے سوالات کم ہوتے ہیں ۔ ایک وزیر قانون کے محکمے کے اور دوسرے غالباً خزانے کے محکمے کے حالانکہ یہ دونوں بڑے اہم محکمے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی سوال pending نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا مطلب یہ ہے اس سال مئی میں اس کا نوٹس دیا گیا ۔

اب میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ جمعہ کے دن جمہوریہ ترکی کے صدر لاہور تشریف لا رہے ہیں ۔ وہ ہمارے معزز مہمان ہیں ۔ دس بجے کے قریب ان کا ہوائی جہاز لاہور پہنچ رہا ہے ۔ اگر ایوان یہ مناسب سمجھے تو اس دن صبح 9 کی بجائے ساڑھے آٹھ بجے سیشن منعقد کر لیں ۔ چونکہ اس دن جمعہ ہے جمعہ کو وقفہ سوالات تو ہوتا نہیں ہے اس لیے آدھ گھنٹے میں پرولیج موشن اور adjournment motions کر لیں گے ۔ اس کے بعد یہ ایوان ملتوی ہو جائے ۔ تو کیا حزب اقتدار اور حزب اختلاف اتفاق کریں گے ؟

آوازیں ۔ (دونوں جانب سے) ٹھیک ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ پرولیج

مرشن تو زیادہ ہوں گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ زیادہ ہوں گی تو آپ کی اجازت سے اگلے دن پر رکھ لیں گے ۔ آدھے گھنٹے کے قریب اس دن مل لیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ اس دن صرف تحریک استحقاق رکھ لیں اور تحریک التوا نہ رکھیں تاکہ خوش گوار ماحول رہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہت اچھا ۔ ویسے کسی بات کا پتہ نہیں ہوتا کہ اس کے بعد ماحول خوش گوار رہتا ہے یا نہیں رہتا ۔

چوہدری طالب حسن ۔ جناب والا ۔ بڑے عرصے سے سوالات pending چلے آرہے ہیں اور جس روز کسی محکمے کے متعلق صرف دو یا تین سوالات ہوں یا بہت کم عرصہ ان پر لگے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ اس روز کسی اور محکمے کے سوالات کے جوابات بھی دئے جائیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اسی لیے وہ کمیٹی بنائی ہے اور شائد اس میں بھی وہی طریقہ کار اختیار کرنا پڑے جو پاکستان پارلیمنٹ میں یا انگلینڈ کی پارلیمنٹ میں رائج ہے کہ ایک دن ایک وزیر کے نہیں بلکہ کئی وزیروں کے سوالات ہوتے ہیں ۔ تو وہ کمیٹی اس پر غور کر لے گی ۔

مسئلہ استحقاق

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ میری تحریک استحقاق پر بحث کے سلسلے میں آپ نے فرمایا تھا اس کو میں نے دے دیا تھا وہ ابھی پیش نہیں ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ آ جائے گی ۔

سید تابش الوری ۔ کب جناب والا ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے دوبارہ نوٹس کب دیا تھا ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ میں نے اس سلسلے میں آپ کے

ساتھ بحث بھی کی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ نمبر 14 ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میرے خیال میں انہوں نے یقین دہانیاں کرا دی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے تو پتہ نہیں ہے اور اگر یہ dispose of بھی ہو گئی ہیں تو بھی مجھے پتہ نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس کو پڑھ دیتا ہوں ۔

حکومت طرف کی سے ملتان یونیورسٹی میں سینیٹ اور سنڈیکیٹ میں ارکان پنجاب اسمبلی کے مختص کردہ نشستوں کا انتخاب نہ کرانا

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ملتان یونیورسٹی میں سینیٹ اور سینڈیکیٹ میں ارکان صوبائی اسمبلی پنجاب کے لیے مختص کردہ نشستوں کے انتخاب کے لیے تاحال حکومت کی جانب سے کوئی تحریک یا کارروائی نہیں کی گئی جس سے اس ایوان کو اس اہم ادارہ میں نمائندگی نہیں مل سکی اس صورت حال سے اس ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میرا وہی جواب ہے کہ اسی سیشن میں ایک دو روز میں ہم اس کو بیٹھ کر طے کر لیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انتخاب ہوں گے ۔

Is it withdrawn in view of the assurance given by the Minister for Education ?

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں پریس نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بہاولپور والی ہو گئی تھی ۔ اب تحریک نمبر 22 ہے ۔

حکومت کی طرف سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں سینیٹ اور سنڈیکیٹ میں ارکان پنجاب اسمبلی کے لیے مختص کردہ نشستوں کا انتخاب نہ کرانا

میاں منظور احمد موہل ۔ نہیں جناب والا ۔ یہ ابھی کرنی ہے ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں مسئلہ یہ ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں سنیٹ اور سنڈیکیٹ میں ارکان صوبائی اسمبلی پنجاب کے لیے مختص کردہ نشستوں کے انتخابات کے لیے تا حال حکومت کی جانب سے کوئی تحریک یا کارروائی نہیں کی گئی ۔ جس سے اس ایوان کو اس اہم ادارہ میں نمائندگی بطور استحقاق نہیں مل سکی ۔ اس صورت حال سے اس ایوان کے حقوق پامال ہوئے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اسی سیشن میں انتخابات کرا لیے جائیں گے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ اس قسم کی جتنی بھی تحاریک استحقاق ہیں ان کو ختم کر دیا جائے تو میرے خیال میں ٹھیک ہوگا ۔

I suggest that these should be taken up together.

میاں منظور احمد موہل ۔ انہوں نے اس سیشن کی یقین دہانی کرائی ہے ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ راجہ صاحب آپ اپنی تحریک استحقاق مجھے دے گئے تھے یا دفتر میں دے گئے تھے ۔ وہ مل نہیں رہی ہے ۔ سید تابش الوری صاحب آج آپ نے کوئی تحریک استحقاق پڑھی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ میں نے ابھی نہیں پڑھی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ کی نمبر 26 ہے ۔

سید تابش الوری ۔ یہ آپ خود ہی پڑھ دیں ۔

صوبائی اسمبلی کے رکن اور سابق وزیر میاں افتخار احمد تاری کے بارے میں ایوان کو مطلع نہ کرنا

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے اور اہمیت عامہ کے حامل ایک خاص مسئلہ پر بحث کرنے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی کے رکن اور سابق وزیر میاں افتخار احمد تاری کو پولیس نے 6-7 اکتوبر 1975ء کی درمیانی رات کو حراست میں لیا لیکن قواعد کے مطابق ان کی گرفتاری یا نظر بندی کے سلسلہ میں ارکان اسمبلی کو ابھی تک کوئی اطلاع فراہم نہیں کی گئی ہے ۔ جس سے ارکان اسمبلی کا انفرادی اور اس ایوان کا اجتماعی استحقاق پامال ہوا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ کو بھی معلوم ہے اور پورے ایوان کو اس کا علم ہے بلکہ پورا ملک اس سے باخبر ہے کہ میاں افتخار احمد تاری کی پر اسرار گرفتاری کے متعلق ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں ان کی گرفتاری کے متعلق ہے ۔

I will keep it pending and take a proper decision on this.

سید تابش الوری ۔ جناب پورا ملک ایک استفہامیہ بنا ہوا ہے ۔ پورے ملک کی تاریخ میں اس سے پہلے کوئی ایسا واقعہ نہیں کہ حکومت نے کسی رکن اسمبلی اور سابق وزیر کو گرفتار کرکے ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ یہ مسئلہ عدالت عالیہ میں زیر غور ہے ۔

There also the allegations are precisely the same.

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کی صحت سے انکار کر رہے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ ہائی کورٹ میں یہ بات پیش ہوئی ہے ۔ [اس کی ابھی investigation ہو رہی ہے اور یہ مسئلہ subjudice ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ مجھے شارٹ سٹیٹمنٹ دینے دیجئے وزیر قانون خود ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ مگر یہ ایک مختصر بیان ہونا چاہیے ۔ جاری رکھیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ملک کی تاریخ میں ایسا سنگین واقعہ اس سے پہلے پیش نہیں آیا کہ ملک کے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب ۔ آپ جس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ ایوان کو اطلاع نہیں دی گئی ۔ ۔ ۔ ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں اسی طرف آ رہا ہوں ۔ اگر مختصر بیان کا مقصد یہی ہے کہ جو کچھ تحریک میں درج کیا گیا ہے اس کی وضاحت کی جائے تو میں وہی کر رہا ہوں ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس سے پہلے ۔ ۔ ۔ ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جب حکومت کی جانب سے بارہا کہا جا چکا ہے اور ہائی کورٹ میں بھی کہا جا چکا ہے کہ حکومت نے انہیں گرفتار نہیں کیا تو اسمبلی کو اس کی اطلاع دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یاد ہے کہ یعقوب مان صاحب اتنی بلند آواز سے چیختے تھے جب ان کے خلاف کارروائی ہو رہی تھی ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ دیکھیے I have not entertained his point of order اس لیے آپ اپنی بات کریں ۔

سید تابش الوری ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ مکافات عمل سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہ سکتا ۔ ان کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا ۔ اور کل بھی ہم نے ان کا دفاع کیا تھا ۔ ۔ ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جب میرے ساتھ یہ واقعات پیش آئے تھے تو اس وقت انہیں توفیق نہ ہوئی کہ یہ ایک لفظ بھی اپنی زبان سے کہتے اور آج یہ چلا چلا کر باتیں کر رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس وقت جناب مان صاحب ہمارا شکریہ ادا کرتے نہیں تھکتے تھے ۔ ۔ ۔

چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں کہ آپ کی طرف سے یا کسی اور کی طرف سے کسی کو یہ توفیق نصیب نہیں ہوئی تھی کہ جو کچھ اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے کیا تھا اس کے خلاف آواز اٹھائی ہو ۔

سید تابش الوری ۔ جناب ۔ اس بات کے گواہ ہیں کہ اس وقت بھی ہم نے ان کا دفاع کیا تھا اور ہمیں معلوم ہے کہ ۔ ۔ ۔

چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ آج جو زیادہ باتیں بنانے والے ہیں انہیں اپنا وقت یاد نہیں ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ چوھدری صاحب ۔ اس طرح نہیں ہونا چاہیے ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جب ان کا گھیراؤ ہو رہا تھا تو یہ ہمارے کمرے میں تحفظ حاصل کرنے کے لیے آئے تھے اور ہم نے ان کا دفاع کیا تھا ۔ ۔ ۔

چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جناب والا ۔ اس وقت بھی یہ اپوزیشن کے بنچوں پر بیٹھ کر بیان دیتے تھے کہ وہ ڈرتے ہیں ۔ ۔ ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ میں فاضل رکن سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرف ان کا اکھاڑہ ہے ان میں سے کون لوگ ان کے ساتھ تھے ؟

چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ اس وقت اس اکھاڑے میں آپ بھی تو ہمارے ساتھ تھے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ آپ کو پتہ ہے میں تو ذاتی طور پر تھا مگر وہ جو لوگ بیٹھے ہیں ان میں سے کون ان کے ساتھ تھے ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

آپ اچھے آدمی ہیں ۔ آپ اس طرح نہیں کہہ بنائیں ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ آپ بھی ممبر بنایا کرتے تھے ۔ ۔ ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ یہ ممبر بنانے کے دن نہیں ، یہ تو گنے جانے کے دن ہیں ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ آپ کے دن بھی گنے جا چکے ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جس طرف ہم بیٹھے ہیں یہ ممبر گرانے کی طرف ہے یا ممبر بنانے کی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس ایوان کے لیے یہ بہت بڑا لمحہ فکر یہ ہے کہ اس کا ایک اہم رکن گرفتار کیا جائے حراست میں لیا جائے یا نظر بند کیا جائے اور اس ایوان کی پوری کوشش کے باوجود ، پورے ملک کے سیاسی حلقوں کے مطالبے کے باوجود یہ حکومت مجرمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہے ۔ اس نے نہ صرف یہ کہ رائے عامہ کو یہ بتانے کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ میاں اختار احمد تاری کو گرفتار کرنے کی اور غائب کرنے کی کیا وجہ ہے بلکہ اس نے اس ایوان کو بھی اعتماد میں نہیں لیا اور اس طرح سے اسے اس کے ایک حق سے بھی محروم کیا ہے اور قواعد و ضوابط کے مطابق اس کی اطلاع ایوان کو بھی نہیں پہنچائی گئی ۔ جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اگر ایک بار کسی ملک میں ، کسی صوبے میں اس قسم کی قانون شکنی کا آغاز ہو جائے ، اگر اس طرح سے لوگوں کو اغوا کرنے کے رواج کو معمول بنا لیا جائے تو پھر کوئی شخص بھی محفوظ نہیں رہ سکتا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت ۔ ۔ ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ گو مجھے اس بات سے اختلاف ہے کہ اگر کوئی مسئلہ سب جوڈیس ہو اور اس پر پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا جائے تو وہ اس وقت ہی اٹھایا جا سکتا ہے جب ایک موشن ٹیکنیکل صورت میں ہمارے سامنے آئے تو ہم اس وقت کہہ سکتے ہیں کہ یہ مسئلہ سب جوڈیس ہے ۔ اگر مختصر بیان کا یہی مطلب ہے جیسے سید تابش الوری نے کیا ہے اور جس طرح انہوں نے الزامات لگائے ہیں اور وضاحت کی ہے تو پھر کوئی بات بھی کہی جا سکتی ہے اور مسئلے کے سب جوڈیس ہونے یا نہ ہونے سے

کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سب جوڈیس کا تو مطلب ہی یہی ہے کہ اگر کوئی مسئلہ عدالت عالیہ میں یا کسی اور عدالت میں زیر غور ہو تو اس پر اس ایوان میں بحث نہ کی جائے۔ لیکن جس انداز سے جناب ثابش الوری نے بحث شروع کی ہے اگر ان کی تحریک میں کوئی وضاحت نہ ہوتی تو وہ وضاحت کر سکتے تھے کہ اس طرح استحقاق مجروح ہوا ہے لیکن جب حکومت نے بارہا بیان دیا ہے کہ وہ حکومت کے پاس نہیں ہیں تو اگر اس کے باوجود آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مختصر بیان میں اس طرح بحث کی جا سکتی ہے جس سے عدالت عالیہ کی کارروائی متاثر ہو سکتی ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ سب جوڈیس ہونے یا نہ ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ پھر تو اس کے بارے میں بحث کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

Mr. Speaker: Let it be a short statement and let it not be a speech.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر۔ وزیر قانون صاحب بار بار اٹھ کر کہہ رہے ہیں کہ یہ مسئلہ سب جوڈیس ہے۔ اصل بات جو اس تحریک میں کہی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو اس امر کی اطلاع کیوں نہیں دی گئی۔ آپ نے جو بات عدالت میں کہی ہے ہم اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

وزیر قانون ۔ آپ مانیں یا نہ مانیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ آپ کی تقریر کرنے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

وزیر قانون ۔ آپ بار بار کہتے ہیں کہ حکومت نے انہیں گرفتار کیا ہے حالانکہ حکومت نے عدالت عالیہ کے سامنے۔۔۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ کیا آپ ہمیشہ وزیر قانون ہی رہیں گے، کیا آپ کو گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔۔

Minister for Law : Mr. Rauf Tahir, be have yourself.

Mr. Rauf Tahir : You behave yourself.

Minister for Law : You behave yourself, I am not your servant.

Mr. Muhammad Khan Khakwani : Mr. Speaker, he is the Law Minister and he should address the Chair.

Minister for Law : Why he is telling me that I will not continue as Law Minister. I may or may not, who is he to say to me like that. He was on this side one day and now he is on that side and it doesn't make any difference.

(قطع کلامیاں)

He shouldn't say like that. He was a stooge of some body.

Mr. Speaker: I would request the Hon,ble Members on both sides to please resume their seats.

Minister for Law : You have been a stooge of many people .If you continue to be the stooge of some body I am only.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب ۔ انگریزی میں غنڈہ گردی کی باتیں نہ کریں ۔ ہم نے ضمنی انتخاب اور جعلی ووٹوں کی پیداوار وزیر قانون کی بات ماننے کے لیے تیار نہیں ۔

وزیر قانون ۔ تم بھی حادثے کی پیداوار ہو ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ ہم اس حادثے کی پیداوار نہیں جس کی پیداوار آپ ہیں ۔

Mr. Speaker : Will the Hon'ble members resume their seats? Syed Tabish Alwari, I would request you to keep this matter confined to a short statement and not a general discussion of the political situation in the country.

چوہدری یعقوب علی بھٹہ ۔ آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ یہ حادثے کس نے رونما کیے تھے ، آپ اس کا نام کیوں چھپا رہے ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ اگر آپ حادثے کی بات کریں گے تو ہم بھی کریں گے ۔

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ کیا وزیر قانون قرآن پاک پر حلف لے کر یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ حکومت نے جناب افتخار

احمد تاری کو گرفتار نہیں کیا۔

مسٹر سپیکر۔ براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں۔

چوہدری طالب حسین۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ اگر وزیر قانون ہی مسٹر سپیکر کو مخاطب کرنے کے بجائے فاضل ممبران کو مخاطب کرنا شروع کر دیں تو پھر آپ کیسے توقع کر سکتے ہیں کہ اس ایوان کی کارروائی رولز کے مطابق چل سکتی ہے۔

Mr. Speaker : I have taken notice of what you have said.

سید تابش الوری۔ جناب سپیکر۔ رکن اسمبلی کی حیثیت سے اور حزب اختلاف کے رکن کی حیثیت سے ہمارا یہ بنیادی فریضہ ہے کہ اس ایوان کے قواعد کے خلاف جس مرحلہ پر بھی، جس رکن کے خلاف بھی کوئی اس قسم کی کارروائی عمل میں آئے تو ہم اس کا تحفظ کریں اور اس کا دفاع کریں۔ یہ ہم نے ماضی میں بھی کیا ہے، حال میں بھی کر رہے ہیں اور مستقبل میں بھی کرتے رہیں گے۔ میں آپ کے توسط سے ایوان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ چونکہ میاں افتخار احمد تاری کی گرفتاری کی اطلاع قواعد کے مطابق اس ایوان کو نہیں دی گئی اس لیے ہمارا اجتماعی استحقاق مجروح ہوا ہے اور اگر اسی طرح قواعد کی خلاف ورزی، قانون شکنی اور قانون سے انحراف کی اجازت دی گئی تو پھر اس ایوان کا کوئی ممبر بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ ...

شیخ عزیز احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ میں جناب کی توجہ رولز آف پروسیجر کے رول 62 کی طرف دلاتے ہوئے یہ گزارش کروں گا کہ تحریک استحقاق صرف اس سلسلے میں آ سکتی ہے جب کوئی ممبر گرفتار کیا گیا ہو۔

Sir, Rule 62 says :—

> When a member is arrested on a criminal charge or for a criminal offence or is sentenced to imprisonment by a court or is detained under any executive order

اب اس تحریک استحقاق میں یہ کہیں ظاہر نہیں کیا گیا۔ وہ بھی کہتے ہیں کہ حراست میں لیا گیا۔ arrested کا لفظ دیا گیا ہے۔ اس کے لیے کوئی کم از کم ایف آئی آر تو ہو گی ...

مسٹر سپیکر ۔ detained کا لفظ بھی ہے اس میں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کوئی ایگزیکٹو آرڈر نہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اس ایوان کی یہ خوش گوار روایت رہی ہے کہ ہاؤس کے دونوں طرف بیٹھنے والے کسی بھی رکن کے استحقاق کی اگر پامالی ہوئی ہو تو ایوان نے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی تمیز کیے بغیر متفقہ طور پر اور منظم ہو کر اس استحقاق کا تحفظ کیا ہے ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ ایک مرحلہ اور موقع ہے کہ ہمیں اس روایت کی تعمیل و تکمیل کرنی ہے ۔ اس معزز ایوان کے ایک رکن کے خلاف ایک کارروائی عمل میں آئی ہے اور قواعد کے مطابق ہمیں نہ اعتماد میں لیا گیا نہ اس کی اطلاع فراہم کی گئی ۔ اگر ہم نے اس سنگین نوعیت کے الزام کا سنجیدگی کے ساتھ نوٹس نہ لیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کا کوئی بھی رکن محفوظ رہے گا ۔ اب کسی رکن کے بچوں کو اغوا کیا جا رہا ہے ، کسی کی بیوی کو ....

Mr. Speaker : Please restrict youself to the present motion otherwise I will have to request the member to resume his seat, It is not a general discussion.

سید تابش الوری ۔ میں کہہ رہا تھا .....

Mr. Speaker : It is a short statement with respect to the motion before this House.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں صرف ریفرنس کے طور پر یہ عرض کر رہا تھا ۔

Mr. Speaker : The Law Minister has further stated that the matter is pending in the High Court in a writ petition in which the positive stand of the Government is that he was not arrested and he is not under detention with the Punjab Government.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Was ?

Mr. Speaker : I have already said that he was not detained and is not under detention.

سید تابش الوری ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ جو واقعات کا پس منظر ہے ۔ اس میں اگر ہم نے ، اس ایوان نے متفقہ طور پر اسکا سنجیدگی سے نوٹس نہ لیا تو پھر ہم سب کے ساتھ اسی قسم کا سلوک کیا جائے گا اور نتائج بد سے بد تر ہو کر یہ ملک خانہ جنگی کی طرف بڑھتا جائے گا اور ہمارے ملک میں پارلیمانی جمہوریت کا مستقبل تاریک ہو جائے گا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں فاضل ممبر سے درخواست کروں گا کہ کل بھی اپوزیشن کے کسی فاضل رکن نے گولیوں کی بات کی تھی ۔ اس ایوان کے فاضل اراکین سے میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پنجاب کے عوام کے نمائندوں کی اسمبلی ہے ۔ اس میں اگر آپ خانہ جنگی کی دھمکیاں دیں گے یا گولیوں کے چلانے کی دھمکیاں دیں گے تو میں سمجھتا ہوں ۔ ۔ ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ نے بجا فرمایا ہے ۔ ہم دھمکیاں نہیں دے رہے ۔ میں تو صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر دستور اور قانون کی اس طرح دھجیاں بکھیر دی گئیں تو پھر لازمی نتیجہ یہی مرتب ہوگا ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ایوان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس اہم ترین تحریک کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب کا موقف واضح ہے کہ نہ ہی حکومت پنجاب نے میاں افتخار احمد تاری کو گرفتار کیا اور نہ ہی اس کے پاس وہ detain ہیں ۔ ہمارے خیال میں یہ ایک ڈرامائی صورت پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ اور اس سے سیاسی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ یہ مسئلہ عدالت عالیہ کے سامنے ہے ۔ وہاں اس پر تحقیقات ہو رہی ہے ۔ چونکہ یہ معاملہ subjudice ہے اس لیے اس پر اس ایوان کو کارروائی کرنے کی ضرورت نہیں ۔

نواب زادہ محمد خان خاکوانی ۔ حضور والا ۔ جب یہ کہہ رہے ہیں اور ان پر بار بار یہ الزام لگ رہا ہے کہ انھوں نے ان کو detain کیا ہے تو انھوں نے کیا اشتہار میں کچھ دیا ؟ کیا انھوں نے کوشش کی ؟

Mr. Speaker. You just ask him. Probably, he will give the information.

نواب زادہ محمد خان خاکوانی ۔ انہیں ڈھونڈنے کے لیے انہوں نے ایگزیکٹو اتھارٹی استعمال کی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس سلسلے میں کل تحریک التوا آ گئی تھی ۔ اگر آپ مجھے موقع دیں گے ۔ میں ایک آرڈر dictate کروا رہا ہوں ۔ لیکن اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نے آرڈر dictate کروانا ہے تو میں اس کے لیے بھی حاضر ہوں ۔

Mr. Speaker. There is a positive statement by the Minister for Law that he was neither arrested nor detained.

(Interruptions)

It cannot be entertained in view of the positive statement by the Law Minister that he was neither arrested nor he is or was being kept under detention. Therefore, there was no occasion to inform the Members of the Assembly accordingly. Hence, the motion is disposed of.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ وضاحت فرمائیں گے کہ ایف ۔ ایس ۔ ایف یا فیڈرل آرڈر کے تحت ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے پنجاب گورنمنٹ کی بات کی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ نظر بندی کسی کی طرف سے ہو ۔

Mr. Speaker. The matter is before the High Court. Moreover, the Law Minister has stated that the matter is before the High Court in a Writ Petition.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے صرف پولیس لکھا ہے ۔ میں ان سے یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کیا صرف صوبائی حکومت کے آرڈر سے وہ نظر بند یا گرفتار نہیں کیے گئے یا کوئی فیڈرل آرڈر بھی ان کے علم میں نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ فیڈرل حکومت کی بات لیشنل اسمبلی میں ہو سکتی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ میری تحریک استحقاق دونوں کو cover کرتی ہے ۔ چاہے فیڈرل آرڈر کے تحت گرفتار ہو چاہے پراونشل آرڈر کے تحت ۔ اطلاع آپ کی خدمت میں آنی ضروری ہے ۔ تو میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے

صوبائی حکومت کی حد تک تو وضاحت کر دی ہے ۔ کیا وہ بھی وضاحت کر سکتے ہیں کہ وفاقی حکم کے تحت ان کو نظر بند یا گرفتار نہیں کیا گیا ۔ اگر وضاحت نہیں کر سکتے تو پھر میری تحریک پنڈنگ رکھی جائے جب تک وہ اس کے متعلق وضاحت نہ کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ راجہ محمد افضل خان صاحب کی تحریک استحقاق کل لیں گے۔

چوہدری طالب حسین ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ اسی بحث کے دوران ایک معزز رکن نے میرے متعلق بھی کچھ ارشاد فرمایا تھا کہ جب میں مصطفےٰ کھر صاحب کی کابینہ میں وزیر تھا تو ان کے خلاف ظلم ہوا تھا اور ان کے خلاف کچھ ایسے اقدامات ہوئے تھے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ انھوں نے آپ کا نام تو نہیں لیا تھا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ میرا نام لیا ہے جناب ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ میں نے انہی کی طرف اشارہ کیا تھا کہ مسٹر خاکوانی ۔ راجہ منور احمد ۔ خالد ملک اور میرے خلاف انھوں نے کرائے کے غنڈے لا کر اسمبلی میں ہمارا گھیراؤ کرایا تھا ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ اور آپ بھی ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب ۔ یہ تقریر ہو جاتی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

نواب زادہ محمد خان خاکوانی ۔ کس کے کرائے کے غنڈوں نے استالیوں کو چھیڑا ہے ؟

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ آپ کو شرم نہیں آتی کہ آپ کی فیملی کے متعلق جس نے الزامات لگائے اس کی قیادت قبول کرتے ہیں ۔ کہاں ہے آپ کی غیرت ؟ کہاں ہے آپ کی شرم ؟ (قطع کلامیاں)

نواب زادہ محمد خان خاکوانی ۔ میں تو آپ کی لڑکی کی شادی پر گیا

تھا ۔ مجھے یہ پتہ نہ تھا کہ آپ اتنی جلدی بک جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہاں پر اتنا زیادہ پرسنل ہونے کی ضرورت نہیں ۔

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ آپ بکے ہیں یا میں؟ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیے ۔ جو آپ پر الزام لگاتے تھے ۔ آپ نے ان کی قیادت قبول کی ہے ۔

نواب زادہ محمد خان خاکوانی ۔ ہم نے کسی شخص کو نہیں مانا ۔ ہم نے آئین پر حلف اٹھایا ہے ۔ جو شخص آئین کی بے حرمتی کرے گا ہم اس کا ساتھ نہیں دیں گے ۔ ہم کسی کو نہیں مانتے ۔

(قطع کلامیاں)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ یہ کیا رواج پیدا ہو گیا ہے کہ درمیان میں آپ کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ جاری نہیں رہنا چاہیے۔

(قطع کلامیاں)

پوائنٹ آف آڈر سر ۔ جناب سپیکر اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو ہاؤس کی کارروائی احسن طریقے سے نہیں چل سکے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ تحریک تو میری تھی یہ مان صاحب جناب مان نہ مان میں تیرا مہمان کےطور پر بیچ میں خوامخواہ بول پڑے ہیں ۔

(قہقہہ)

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ جناب سپیکر ۔ اس سے متعلق روزانہ اخباروں میں آ رہا ہے ۔ لیکن ان کی طرف سے کوئی نہیں بولتا ۔ کیونکہ دل سے تو یہ سارے ہمارے ساتھ ہیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ایک آواز ۔ کرائے کے ٹٹو ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ یہ آج اگر وزیر نہیں رہے ہیں ۔

حافظ علی اسد اللہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ لوگ جو آج بول رہے ہیں ۔ پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر منتخب ہو کر اسی طرف سے بول رہے ہیں ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : I would request the hon'ble members to resume their seats. I may have to adjourn the House.

حافظ صاحب تشریف رکھیں ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے مان صاحب سے کہوں گا کہ جو رول انہوں نے الیکشن میں حلقہ نمبر چھ میں ادا کیا ہے وہ اسمبلی میں ادا نہ کریں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن جب تقریر کرتے ہیں اس وقت بھی آپ کے ممبران تشریف نہیں رکھتے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ جب بھی میں تقریر کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو اس طرف بیٹھنے والے حضرات میں سے کبھی کوئی کھڑا ہو جاتا اور کبھی کوئی ۔ اس لیے مجبوراً ہی بیٹھنا پڑتا ہے ۔ جناب والا ۔ I was on a point of personal explanation پیشتر اس کے کہ میں اپنے پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن کی وضاحت کرتا اس طرف سے آوازیں آنی شروع ہوگئیں ۔ آج یہاں جتنا بھی ہنگامہ ہوا ہے آپ اس کے شاہد ہیں اس کی ابتداً ہماری طرف سے نہیں ہوئی بلکہ یہ ابتدا حزب اقتدار نے کی ۔ اس کے ساتھ ہی جناب آپ وہ تقریریں بھی یاد رکھیں جو لیڈر آف دی ہاؤس نے پہلے دن فرمائی تھیں ۔ جناب والا لیڈر آف دی ہاؤس نے فرمایا تھا کہ ہاؤس کو چلانے کے لیے تمام ایسے طریقے اختیار کئے جائیں گے ۔ جس سے یہاں کا کام خوش اسلوبی سے ہوتا رہے ۔

اس کے بعد جناب میں اپنے پوائنٹ پرسنل ایکسپلینیشن کی طرف آتا ہوں ۔ میرے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ میں جب حکومت میں تھا تو کچھ لوگوں پر تشدد ہوا تھا ۔ جناب والا ۔ میں یہ ثابت کر دینا چاہتا ہوں کہ آج بھی قواعد کے مطابق کام نہیں ہو رہا اور اب نہ ملک غلام مصطفےٰ کھر حکومت میں ہیں اور نہ ہی میں ان کا وزیر ہوں ۔ آج جناب والا ۔ ممبران کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب سپیکر ۔ فاضل ممبر relevant نہیں ہیں ۔

Chaudhri Table Hussan. I am relevant Sir ۔ ایسا ہو رہا ہے ۔

If they level some allegations, We will have to reply them.

مسٹر سپیکر ۔ میں فاضل لیڈر آف دی اپوزیشن سے یہ استدعا کروں گا کہ وہ اپنے پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن پر بات کریں اور وہی بات کریں جو اس ہاؤس میں کی گئی ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب یہ بھی اس سلسلہ کی بات ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ سلسلہ کی بات نہیں ہے ۔

You have only to explain something that has been said in this House.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ یہ کہا گیا ہے اور مجھے ہاؤس میں وضاحت کرنے کا حق حاصل ہے ۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ جب بھی کبھی اس طرف سے کوئی ایسی بات کہی جاتی ہے جس سے حکومت پر حرف آتا ہو تو جناب والا ۔ آپ فوراً ان میں مداخلت کرتے ہیں ۔ اور پوری وضاحت کرنے کا موقع نہیں دیتے ۔ حالانکہ اسی ہاؤس میں یہ الزام لگایا گیا ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ آپ نے ایک ایسی بات کر دی ہے جس میں مجھے بھی invovle کیا گیا ہے ۔

I am sorry that you have this impression.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ یہ تو معمولی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ معمولی بات نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ لیڈر آف دی ہاؤس لیڈر آف دی اپوزیشن یا کوئی وزیر ایسی بات کہہ دیں تو I have to take notice of this. اگر کوئی فاضل رکن اس قسم کی بات کر دے تو I don't take notice. اب فاضل لیڈر آف دی اپوزیشن نے ایسی بات کر دی ہے تو I have to take notice. اور میں سمجھتا ہوں کہ فاضل لیڈر آف دی اپوزیشن کا یہ impression بالکل غلط ہے اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اس ہاؤس کی tradition کے مطابق میں بھی اپنے فرائض منصبی قواعد وضوابط کے مطابق ہی نہیں کرتا ہوں بلکہ اپنے ضمیر اور شعور کے مطابق بھی ادا کرتا ہوں ۔ اور یہ سارا credit بھی ممبران کو ہی جاتا ہے ۔

فاضل رکن چاہے حزب اختلاف کا ہو یا حزب اقتدار کا ہو اس کی خواہش کے مطابق اس ہاؤس کی کارروائی نہیں چلائی جا سکتی ۔ میں نے اس ہاؤس کی کارروائی قواعد و ضوابط کے مطابق چلانی ہے ۔ اس لئے آئین اور ضابطے کے ہاؤس کی کارروائی چلانے سے اگر میرے کسی دوست کے خیالات مجروح ہوتے ہیں تو پھر میری اس میں مجبوری ہوتی ہے ۔ میں اس معاملے میں کسی کی کوئی مدد نہیں کر سکتا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ آپ نے میری بات کا بڑی سنجیدگی سے نوٹس لیا ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب میں کوئی بات کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو بار بار مداخلت کیوں کی جاتی ہے ۔ میں آپ کا مشکور ہوں جس بات کا آپ نے اظہار کیا ہے ہم آپ سے توقع ہی رکھتے ہیں کہ آپ ہمیشہ غیر جانب داری سے اپنے فرائض منصبی انجام دیتے رہیں گے ۔ بہر حال میں پرسنل ایکسپلینیشن پر یہ عرض کر رہا تھا اس کے حکم سے آج بھی ہو رہا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خزانہ (سینئر منسٹر) ۔ جناب والا ۔ میں ریکارڈ درست کرنا چاہتا ہوں ۔ صبح کے وقت ایوان کی کارروائی اچھی طرح سے چل رہی تھی اور قائد حزب اختلاف نے ٹھیک یاد دلایا ہے کہ ہم نے کہا تھا کہ تمام کام شائستگی کے ساتھ ہوگا ۔ لیکن سب سے پہلے جو تلخی پیدا ہوئی ہے وہ جناب رؤف طاہر اور وزیر قانون کے درمیان براہ راست بات کرنے سے پیدا ہوئی ۔ اگر فاضل رکن جناب والا ۔ آپ کو مخاطب کرکے کہیں تو یہ تلخیاں پیدا نہیں ہوں گی ۔ آپ کی وساطت سے جناب والا ۔ جو باتیں بھی یہ کرنا چاہیں کر سکتے ہیں ۔ تو جناب والا ۔ میں ریکارڈ درست کرنا چاہتا تھا کہ تلخی کس طرح شروع ہوئی ۔

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔ جناب والا ۔ مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ پنجاب گورنمنٹ سے یقین دہانی کروا دی ہے مگر فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے کوئی یقین دہانی نہیں ہوئی ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا

کہ جب وزیر اعلیٰ نے حلف اٹھایا تھا کہ اس صوبہ پنجاب میں وزیر یا وزیر اعلیٰ جو کچھ بھی کریں گے وہ اس کے ذمہ دار ہوں گے اور کہا گیا تھا کہ ہمارے دور میں کوئی غنڈہ گردی نہیں ہوگی۔ اگر وفاقی حکومت بھی اس قسم کی کارروائی کرتی ہے تو پھر صورت حال ٹھیک نہیں رہے گی۔

مسٹر سپیکر۔ This is no occasion. یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

سید تابش الوری۔ جناب سپیکر۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ میرا نکتہ استحقاق یہ ہے کہ گرفتار کیا گیا ہے مگر اطلاع نہیں دی گئی۔ صوبائی حکومت نے گرفتار کیا ہے یا مرکزی حکومت نے کیا ہے۔ انہوں نے وضاحت نہیں فرمائی کہ سنٹرل گورنمنٹ کے کسی آرڈر کے تحت نظر بندی یا گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ اگر وہ اس کی وضاحت فرما سکیں۔ یا یقین دہانی کروا سکیں۔ تو درست ہے ورنہ میری موشن کو پینڈنگ کر لیا جائے۔ اس وقت تک جب وہ اس سلسلے میں پورے طور پر وضاحت کے قابل نہ ہو جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب سپیکر۔ میں نے پورے وثوق کے ساتھ یہ تجویز پیش کی تھی اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ حکومت پنجاب کی تحویل میں نہیں ہیں۔ اگر اس کے باوجود ان کا یہ کہنا ہے کہ انہیں فیڈرل گورنمنٹ نے گرفتار کیا ہے تو پہلے یہ ثابت کریں کہ استحقاق مجروح ہوا بھی ہے یا نہیں۔ ایک تو جناب والا یہ بات ہوگئی۔ دوسری بات یہ ہے کہ حکومت پنجاب اپنی بات کی ذمہ دار ہے۔ اور اگر voilation ہوتی ہے تو یہ مسئلہ اس ایوان کے سامنے حکومت پنجاب کے conduct کے بارے میں لایا جا سکتا ہے۔ پہلے تو ہم اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ مرکزی حکومت نے گرفتار کیا ہے۔ پتہ نہیں ان کو کہاں سے اطلاع ملی ہے۔ اور پھر یہ مسئلہ ہائی کورٹ میں زیر بحث ہے۔ وہاں پر بھی انہوں نے اس قسم کے الزامات لگائے تھے۔ اور یہ تمام باتیں under investigation ہیں۔ لیکن جو بات میں نے کہی ہے کہ حکومت پنجاب کی تحویل میں نہیں ہیں۔

Mr. Speaker: In view of the statement of the Minister, this privilege motion is not being permitted. But as the matter is sub-judice, you will be entitled to move a fresh privilege motion if the decision of the High Court is favourable to your point of view.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اس سے ان کا اخلاق نہیں گرتا جس جس قسم کا انہوں نے بیان دیا ہے ۔ اور میں نے تو صرف اتنی بات کہی تھی کہ قواعد و ضوابط کے مطابق انہیں اطلاع کرنی چاہیے تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب نے بھی اس لئے کہا ہے کہ اگر آپ کی رائے کے مطابق ہائی کورٹ کا فیصلہ ہو گیا ۔ کہ کسی بھی گورنمنٹ کی ایجنسی نے نظر بند کیا ہے تو

I will permit you to move a fresh privilege motion.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ فاضل وزیر قانون نے یہ اعتراض کیا ہے ۔ کہ As the matter is subjudce it can't be discussed اس سلسلہ میں ان کا موقف یہ ہے کہ حکومت پنجاب یا اس کی ایجنسی نے میاں افتخار احمد تاری کو گرفتار نہیں کیا ہے ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں رپورٹ آئی ہے کہ پولیس نے میاں افتخار احمد تاری گرفتار کیا ہے ۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ اس وقت جب کہ یہ رپورٹ اخبارات میں شائع ہوئی ہے ۔ اس وقت سے حکومت نے معنی خیز خاموشی کیوں اختیار کی ہے ۔ اور آج تک حکومت کی طرف سے ان الزامات کی تردید کیوں نہیں کی گئی ۔ تین چار دن کی خاموشی کے بعد یہ after thought کہ وہ حکومت پنجاب کے پاس نہیں یوں درست نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب آپ بھی ایوان کے اس طرف رہے ہیں اور ہمیشہ آپ کا یہ کہنا رہا ہے ۔ کہ کس کس افواہ کی تردید کی جائے ۔

Chaudhari Talib Hussain : It is an ordinary thing. But according to your judgement it is ordinary Sir.

Mr. Speaker : So far as the contradiction is concerned, the Constitution requires the National Assembly, Provincial Assembly and the Senate to frame their, own privileges or to frame a law according to their own privileges. It is not only binding on the Provincial Government, prima facie it appears to be binding on every body and on every executive authority.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس اہم نکتہ کی وضاحت چاہوں گا جو کہ ابھی ابھی وزیر قانون نے اٹھایا ہے ۔ میں یہ دریافت کرنے

کے لئے آپ سے کہوں گا کسی ممبر کی گرفتاری چاہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کے کسی حکم سے عمل میں آئے۔ اس کی بھی اطلاع دینا ضروری ہے کہ نہیں۔ اور اگر وہ آفیسر اطلاع نہ دے۔ تو اس سے استحقاق پامال ہوتا ہے یا نہیں۔ اس پر میں آپ کی رولنگ چاہوں گا۔ کیوں کہ جناب والا۔ اگر ایک ممبر چاہے وہ کسی کے حکم سے گرفتار ہو۔ قطع نظر اس چیز کے کہ وہ حکم پنجاب گورنمنٹ کا ہو یا کہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہو۔ گرفتار کرنے والے آفیسر کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اس کی اطلاع جناب سپیکر کو دے۔ کیوں کہ رولز میں یہ وضاحت نہیں ہے۔ کہ وہ حکم پنجاب گورنمنٹ ہی کا ہو۔ بلکہ جو بھی آفیسر گرفتار کرے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ جناب والا کو اطلاع دے۔ تاکہ ممبران کا پریولیج مجروح نہ ہو۔

مسٹر سپیکر۔ ظاہری طور پر تو پوزیشن یہی ہے۔ یہ privileges جو اس ایوان نے منظور کئے ہیں۔

They are under the direction of the constitution ..... The Constitution requires the National Assambly, the Provincial Assembly and the Senate to frame own privileges or to frame law according to their own privileges.

اس میں تو یہ ہے کہ یہ اس کا پریولیج ہے۔ کہ جو detain ہو اس کے متعلق اطلاع دی جائے۔

It is not only binding on the Provincial Government, prima facie it appears to be binding on every body and on every executive authority.

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ ویسے میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دوں کہ یہ جو اطلاع کا مسئلہ ہے۔ اس کا Privileges Act میں ذکر نہیں ہے۔ بلکہ قواعد انضباط کار کے شیڈول میں باقاعدہ proforma دے دیا گیا ہے۔ کہ اسی proforma کے مطابق وہ اطلاع دیں گے۔ اور Rules of Procedure گورنر کی طرف سے بنائے گئے ہیں۔ اس کی اطلاع کے بارے میں اسی ہی Rules of Procedure میں دیا گیا ہے۔

Mr. Speaker : I will look into the matter.

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ نے ہمارے نقطہ نظر سے اتفاق فرما لیا ہے ۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ میری تحریک التوائے کار بھی آپ پینڈنگ فرمالیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اسی لئے آپ سے کہا ہے کہ

I will look into this matter.

ہائی کورٹ کا فیصلہ ہو جائے ۔ اس کے بعد اگر آپ ضرورت محسوس کریں ۔ تو you may move a fresh privilege motion which will be entertained by me.

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ جناب والا ۔ ان کی گمشدگی کے بارے میں صوبائی حکومت کیا کر رہی ہے ۔ کیا وہ غائب ہو گئے ہیں ۔ یا انہیں زمین نگل گئی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان سے ملیں تو سہی آپ تو ان کو کہتے ہیں کہ آپ ملزم ہیں ۔ وہ پھر اس سلسلے میں کارروائی کریں ۔ ان سے استدعا کریں ۔ کہ آپ کا آدمی گم ہو گیا ہے ۔ یہ میں آپ کی اس بات پر کہہ رہا ہوں ان سے استدعا کریں کہ آپ ان کو تلاش کریں ۔ وہ آپ سے امداد طلب کریں گے ۔ اب ان کی پوزیشن یہ ہے کہ میں نے کل وزیر قانون سے بات کی تھی ۔ کہ یہ تحریک التوائے کار آئی ہے وہ کہہ رہے تھے ۔ کہ اگر ہمیں یہ شک ہو کہ وہ مسٹر 'اے' کے گھر میں چھپے ہوئے ہیں اور ہم مسٹر 'اے' کے گھر جا کر چھاپہ ماریں ۔ تو کیسے ماریں کیونکہ اب خاکوانی صاحب تو تو یہ کہتے ہیں کہ وہ سپنے گولیوں سے چھلنی کر دیں گے ۔ تو ہم کس طرح وہاں جا کر ان کو تلاش کرسکتے ہیں ۔

This is what he told me.

مگر ہر بات جو کہ میں اپنے چیمبر میں فاضل وزیر سے کرتا ہوں ۔ آپ مجھے کیوں مجبور کرتے ہیں کہ

I should make it a part of the proceedings of this House.

نوابزادہ نصر خان خاکوانی ۔ جناب والا ۔ یہ بات بار بار دہرائی گئی ہے میں نے یہ ہرگز نہیں کہا تھا ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ اگر کوئی شخص بغیر وارنٹ کے ناجائز طور پر کسی کے گھر آئے اور خاص طور

پر جب حالات ایسے ہیں کہ جہاں ان کو اغوا کیا جاتا ہے۔ اور اغوا کرنے والے پولیس کے 40 آدمی ہوں۔ وہاں سے ایک بیان حلفی (ایفیڈیوٹ) آیا ہے۔ آزاد کشمیر کے ایم۔ پی۔ اے نے دیا ہے اور وہ یہ کہہ رہے ہیں۔۔۔

Mr. Speaker : The High Court will take decision in the mtter.

نوابزادہ محمد خان خاکوانی۔ جناب والا۔ اس طریقہ سے اگر پولیس کے آدمی مقبول احمد باجوہ ڈی۔ ایس۔ پی اور گورنمنٹ کے آدمی آئیں گے اور کہیں کہ ہم لے جائیں گے تو ہمارا حق ہے کہ ہم self-defence کریں۔ آپ بھی جانتے ہیں۔ اور ہم بھی جانتے ہیں۔۔۔۔

مسٹر سپیکر۔ تلاش کریں گے جی۔۔۔۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی۔ کہاں تلاش کرنا ہے آپ نے ان کو۔

مسٹر سپیکر۔ میں نے تو یہ بات نہیں کی ہے۔ میں نے تو ان کا re-action بتایا ہے کہ ایک طرف آپ ان سے کہتے ہیں کہ ان کو تلاش کرنے میں مدد دیں۔ دوسری طرف آپ یہ کہتے ہیں کہ کسی کے گھر کی تلاشی لی گئی تو ہم گولی چلا دیں گے۔

چوہدری امان اللہ لک۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب والا۔ اس سے پہلے کہ آپ اس مسئلہ کو ختم فرمائیں۔ پنجاب اسمبلی اور قومی اسمبلی کے ممبران کو جو privileges دیئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں یہ نکتہ استحقاق اٹھایا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا یہ پرولیج آئین کے تابع ہے۔ اس سلسلے میں وزیر قانون نے جو تاثر دینے کی کوشش کی ہے۔ کہ یہ مسئلہ sub-judice ہے۔ تو ہائی کورٹ میں جو مسئلہ پینڈنگ ہے وہ تو گرفتاری کے سلسلے میں پینڈنگ ہے۔ لیکن اس ایوان کو جو اختیارات دیئے گئے ہیں۔ انہیں تو sub-judice کے تحت نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت deny کر سکتی ہے میں یہ سمجھتا ہوں۔۔۔۔

مسٹر سپیکر۔ آپ کے رولز میں لکھا ہوا ہے۔ کہ اگر کوئی معاملہ sub-judice ہو تو اس کے متعلق ایوان میں بات نہیں ہو سکتی ہے۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ پہلے میری گزارش سن لیں۔ میں آپ کے ہاتھ مضبوط کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

مسٹر سپیکر۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ میں پہلے ہی کافی مضبوط ہوں۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ ممبرز کی گرفتاری کے سلسلہ میں آپ کو جو اختیارات دیئے گئے ہیں۔۔۔۔

مسٹر سپیکر۔ مجھے تو کسی بھی ممبر کو گرفتار کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ آپ کو کس نے بتایا ہے کہ مجھے اختیار ہے۔۔۔۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ ممبرز کی گرفتاری سے متعلق جو پروسیجرز ہیں ان کو ہائی کورٹ میں زیر سماعت مقدمات کی وجہ سے سلب نہیں کیا جا سکتا ہے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی وزیر قانون صاحب وضاحت کریں۔ یا پھر جناب کی رولنگ چاہوں گا۔ کیوں کہ یہ آئین کے تحت ہے۔ وزیر قانون نے ان دونوں میں گڑبڑ کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔

Mr. Speaker : He was very clear and very lucid in his statement.

چوہدری امان اللہ لک۔ دوسری گزارش میری جناب والا۔ یہ ہے کہ میری تحریک استحقاق کے سلسلے میں چونکہ کچھ نئے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ اس لئے اسے کل تک ملتوی کیا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ بہت بہتر۔

میاں منظور احمد موہل۔ جناب سپیکر۔ آپ نے اس ایوان میں بات کی کہ کل اس ایوان میں گولیوں کا اور اسی قسم کا ذکر ہوا۔۔۔۔

مسٹر سپیکر۔ نہیں اس طرح نہیں ہوا ہے۔۔۔۔

میاں منظور احمد موہل۔ جناب والا۔ مجھے بات تو مکمل کر لینے دیں کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ سرکاری جماعت کا ایک آرگن "روزنامہ مساوات" نے بھی آج اس قسم کی ہیڈنگ دی ہے۔ اور عوام میں یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ اپوزیشن ملک میں کوئی بغاوت کرنا چاہتی ہے۔ حقیقت میں یہ صورت حال درست نہیں ہے۔ لہٰذا کوئی صاحب یہ

چاہتے ہیں کہ اگر یہ صورت حال بدستور جاری رہی تو پھر ہمارے مجبوری ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم بھی یہی راستہ اختیار کریں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب صرف آپ ہی وکیل نہیں ہیں۔ وہ بھی ایک بیرسٹر ہیں ۔ انہیں آپ کی وکالت کی ضرورت نہیں ہے۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ آپ نے بھی یہی تاثر دیا ہے۔ اور اس کو بھی اخبارات اور طریقہ سے رنگ دیں گے۔

مسٹر سپیکر ۔ Sorry for this. تو اس طرح سے کرتے ہیں کہ ایک کمیٹی بنا لیتے ہیں ۔

which will hear the tape as to what was actually said. The tape will be played at 2.30 p. m. The Hon'ble Members desirous to hear the tape can come to my Chamber at 2.30 p. m.

تحریک التوا نمبر 15 ۔ یہ آج پر رکھی گئی تھی یہ ٹیکسی رکشہ ڈرائیوروں کے متعلق ہے۔ میاں منظور احمد موہل ۔

مسٹر نذر حسین منصور۔ جناب سپیکر۔ رکشہ ٹیکسی ڈرائیوروں سے متعلق تحریک التوا سے پہلے ایک ضروری تحریک استحقاق عبدالرحمٰن جامی سے متعلق تھی جس کی فصلیں تباہ ہوئی ہیں ۔ اس کے متعلق مجھے انفارمیشن نہیں آئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی تو وہ پرولیج موشن نہیں ہے۔ آپ نے تو وہ move نہیں کی ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ وہ میری بھی ہے اگر آپ وہ پہلے لے لیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔

میاں نذر حسین منصور۔ جناب والا ۔ میں نے move کی تھی لیکن اس کا مجھے کوئی جواب نہیں ملا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے move کی تھی ؟

مسٹر نذر حسین منصور۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر۔ آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں۔

I discussed this matter with one of the movers.

اور وہ اتنی vague اتنی ambiguos, unspecified ہے جس میں کسی رشتہ دار کا نام نہیں ہے۔ جگہ کا نام نہیں ہے۔ تاریخ نہیں ہے nature of فصل نہیں ہے۔ آپ اب اس طرح کی پرولیج موشن دے سکتے ہیں ؟

مسٹر نذر حسین منصور۔ جناب والا۔ یہاں اگر ambiguous ہے تو کیا آپ کے چیمبر میں صاف ہوجائے گی ؟

مسٹر سپیکر۔ وہ آپ کے تین فاضل اراکین نے co - sponsor کیا ہے۔ ان میں سے ایک فاضل ممبر میرے پاس تشریف لائے تھے

I discussed with him and informed him of my decision.

تحاریک التوائے کار

لاہور کے شہریوں سے رکشا و ٹیکسی ڈرائیوروں کا میٹر سے زیادہ کرایہ وصول کرنا

مسٹر سپیکر۔ (تحریک التوا نمبر 15)۔ میاں منظور احمد موہل یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 21 اکتوبر 1975ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق لاہور میں رکشا و ٹیکسی ڈرائیوروں نے شہریوں سے میٹر کے حساب کے بغیر ایک روپیہ اور ڈیڑھ روپیہ فی میل وصول کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس کے باوجود بھی ڈرائیور شہریوں کو اپنی مرضی سے سوار کرتے ہیں۔ اس صورت حال سے شہری شدید پریشان ہیں۔ خاص کر اندرون شہر لوگوں کو اس قدر دشواری درپیش ہے کہ اکثر ڈرائیور تو ان سے دگنا کرایہ وصول کرتے ہیں مگر ٹریفک پولیس خاموش تماشائی ہے اور ایسے ڈرائیوروں کے خلاف کوئی مناسب اقدام نہیں کرتی علاوہ ازیں اندرون شہر ٹریفک پولیس کا عملہ کہیں کہیں دیکھنے میں آتا ہے۔ اس کی بجائے چونکہ شاہراہ قائد اعظم پر سرکاری افسروں نے گزرنا ہوتا ہے۔ اس لیے اس جگہ ٹریفک پولیس کا عملہ

زیادہ نظر آتا ہے ۔ اس خبر سے لاہور شہر کے عوام میں اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے ۔ اس پر بحث کی جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب سپیکر ۔ رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے میٹر سے زیادہ پیسے طلب کرنے اور سواریوں کو بٹھانے سے انکار کو کلی طور پر رد نہیں کیا جا سکتا ۔ مگر یہ غلط ہے کہ ٹریفک پولیس خاموش بیٹھی ہوئی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ٹریفک پولیس پر ممکن طریقہ سے رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کی اس باقاعدگی پر کنٹرول کرنے کی کوشش کرتی ہے ۔ چنانچہ یکم اکتوبر 1975ء سے 13 نومبر 1975ء تک 2829 رکشہ اور ٹیکسیوں کے چالان کیے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ ٹریفک مجسٹریٹ صاحبان کی سرکردگی میں روزانہ چھاپے مارے جاتے ہیں اور موقع پر جرمانے کیے جاتے ہیں ۔ جہاں تک شاہراہ قائد اعظم پر ٹریفک پولیس کے زیادہ عملے کی تعیناتی کا تعلق ہے اس سڑک پر ٹریفک کا بوجھ چونکہ بہت زیادہ ہے اور یہاں ٹریفک بھی زیادہ تیز رفتار ہوتی ہے۔ اس لیے یہاں مہلک حادثات کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں جس کے لیے یوں زیادہ نفری کی ضرورت ہے ۔ اندرون شہر بھی عملہ پولیس مناسب مقامات پر تعینات ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب سپیکر ۔ انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ واقعی وہ زیادہ چارج کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ نہیں کہا ۔ انہوں نے کہا ہے exclude نہیں کیا جا سکتا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ انہوں نے ساتھ ہی اس کے بارے میں کہا ہے کہ پولیس بڑی اچھی طرح انتظام کر رہی ہے حالانکہ حقیقت یہ نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ آج بھی اوائے وقت میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ تیس تیس روپے تک رکشہ والے اور ٹیکسی والے لوگوں سے کرایہ وصول کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر کوئی پورے دن کے لیے رکشہ رکھ لیتا ہو گا تو ایسا ہوتا ہو گا ۔

غلام رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ صورت حال یہ ہے کہ بسوں کی

کمی ہوتی ہے اور اسی لیے وہ لوگ منہ مانگے دام وصول کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تو پھر اسمبلی کے ممبران جو میرے جیسے غریب آدمی ہیں وہ رکشے رکھنے شروع کر دیں کیونکہ اگر بسوں کی تعداد کم ہے تو اسے اس سے پورا کیا جا سکتا ہے ۔ (قہقہہ)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اگر آپ غریب ہیں تو پھر اس ملک میں باقی جن کو غربا کہا جاتا ہے ان کو کیا کہا جائے گا ؟

مسٹر سپیکر ۔ دل کا غریب نہیں ہوں ویسے مالی طور پر غریب لوگوں میں شامل ہوں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میرے خیال میں وزیر موصوف کو اس بارے میں خصوصی توجہ کرنی چاہیے اور اس تکلیف کا وہ جلد از جلد ازالہ کریں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس کی طرف زیادہ توجہ دے گی ۔

Mr. Speaker : Not pressed.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ کی اجازت سے جناب والا ۔ گزارش ہے کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ موٹروں کی قیمتیں بہت زیادہ ہو گئی ہیں اور جن لوگوں کے پاس ٹیکسیاں تھیں انہوں نے اونے پونے بیچ دی ہیں ۔ میری اطلاع کے مطابق لاہور میں ساڑھے پانچ ہزار کے قریب ٹیکسیاں تھیں جو اب صرف اڑھائی سو رہ گئی ہیں ۔ اصل تکلیف یہ ہے ۔ سندھ کراچی میں انہوں نے یہ کیا ہے کہ ٹیکسی والوں کو پرمٹ دیے ہیں تاکہ ٹیکسی کاروں کی کمی واقع نہ ہو اگر حکومت پنجاب بھی اس مسئلے پر غور کرے اور ان ٹیکسی ڈرائیوروں کا بھی کوئی کوٹہ مقرر کر دے جو ٹیکسی کے طور پر کاروں کو چلانا چاہتے ہیں تو پھر یہ مسئلہ حل ہو سکے گا ورنہ نہیں ہوگا ۔ کیونکہ یہ تو ڈیمانڈ اور سپلائی کا مسئلہ ہے ۔ یہ مارکیٹ کی بات ہے کہ اگر سواریاں دس ہوں گی اور ٹیکسی ایک ہوگی تو جو ان کو تیس روپے دے سکے گا وہ اس کو لے جائے گا اور جو دس روپے یا پانچ روپے دے گا وہ اس کو نہیں لے جائے گا اور یہ قدرتی بات ہے ۔ اصل بات یہ ہے کہ حکومت پنجاب اس طرف توجہ دے ۔

وزیر مواصلات (بریگیڈیر چوہدری صاحبداد خان) ۔ جناب والا ۔ معزز فاضل رکن نے جس چیز کی نشاندھی کی ہے وہ بالکل صحیح ہے ۔ ٹیکسیوں کی تعداد موٹروں کی بڑھتی ہوئی قیمت کی وجہ سے کم ہو گئی ہے اور اس پر غور کیا جا رہا ہے ۔ ہم بھی کوشش کر رہے ہیں کہ پرمٹ جاری کیے جائیں اور ٹیکسیوں کی تعداد بڑھائی جائے اور ایک نئی قسم کی ٹیکسی لائی جائے جو کم قیمت کی ہو اور وہ چلانے کے لیے فائدہ مند بھی ہو ۔ یہ معاملہ زیر غور ہے اور اس پر عمل کیا جائے گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوا نمبر 23 ۔ راجہ محمد افضل خان ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ نمبر 22 کے متعلق آپ نے کیا فرمایا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نمبر 22 پہلے dispose of ہو گئی ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ یہ ٹیکنیک ہے ۔ یہ 18 کروڑ روپے کی رقم definite بنا رکھی ہے ۔ اس کے متعلق ہمیشہ یہ ہوتا رہا ہے اور وزیر صاحب الزام لگا رہے ہیں کہ پنجاب کو 18 کروڑ روپے کا خسارہ ہوا ہے ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ نا اہل جتنے بھی آئے ہیں ان کو کون لاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ راجہ صاحب بات سنیں ۔ تحریک التوا کے کچھ رولز دیے ہوئے ہیں اس میں ایک requirement یہ بھی ہے کہ کوئی واقعہ ہونا چاہیے ۔ کسی کی سٹیٹمنٹ normally واقعہ نہیں ہوتی ۔

No occurrence has taken place.

اس میں تو کسی کی ماضی کی بات کا ذکر ہے ۔ چھ مہینے پہلے کی ۔ سال پہلے کی دو سال پہلے کی کسی بات کا آج کوئی شخص ذکر کرتا ہے تو وہ واقعہ نہیں ہے ۔

No occurrence is involved. There cannot be an adjournment motion without a recent occurrence that has taken place.

اس لیے وہ تحریک التوا بنتی نہیں ۔ میں پوری ہمدردی کے باوجود اس میں آپ

کی کوئی امداد نہیں کر سکا۔

میں ایجوکیشن منسٹر سے کہہ رہا ہوں کہ وہ میری بات سن لیں۔ میں نے اس میں یہ کیا ہے کہ ایک ہی موضوع کی فاضل اراکین کی جتنی تحاریک التوا ہوتی ہیں ان پر نوٹ لکھ لیتا ہوں مثلاً 21 - 11 - 61 - 70 پر ایک پر جتنی بار وہ آتی ہیں۔ صرف پہلی بار ہی نہیں بلکہ اس کے بعد بھی جو repeat ہوتی ہیں۔ پھر آپ کے ریکارڈ میں آپ کو آسانی ہوتی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں طلباء کے دو گروہوں میں تصادم کے نتیجہ میں ایک طالب علم کا شدید زخمی ہونا۔

مسٹر سپیکر۔ (تحریک التوا نمبر 23)۔ راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 7 نومبر 1975ء کی شائع شدہ خبر کے مطابق پنجاب یونیورسٹی میں طلباء کے دو گروہوں میں تصادم کے نتیجے میں ایک طالب علم شدید زخمی ہوا ملزم فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہوگئے اور طلباء غنڈہ گردی کے خلاف یوم سیاہ منائیں گے۔ اس خبر سے طلباء اور عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے عوام یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ تعلیمی اداروں کو غنڈہ گردی اور سیاسی اکھاڑہ بنا کر نئی نسل کا مستقبل تباہ کیا جا رہا ہے اور حکومت خود ایک پارٹی بن چکی ہے۔ لہذا اس پر بحث کی جائے۔

چوہدری امان اللہ لکھ۔ جناب سپیکر۔ تحریک التوا نمبر 28 بھی اسی موضوع کی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ یہ نمبر 23 ہے۔

وزیر قانون۔ جہاں تک 23 کا تعلق ہے اس سلسلے میں مقدمہ رجسٹر کیا جا چکا ہے مقدمہ نمبر 28 ہے اور اس سلسلے میں تعزیرات پاکستان کی دفعات 307-149-148 کے تحت investigation ہو رہی ہے۔ یہ ایک معمولی نوعیت کا واقعہ ہے اور حکومت ایسے واقعات کا قلع قمع کرنے کے انتظامات کر

رہی ہے ۔ ایسے چھوٹے چھوٹے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں ۔ اس لیے یہ مسئلہ اتنا اہم نہیں ہے کہ اس کے لیے اسمبلی کی کارروائی کو ملتوی کیا جائے ۔ میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے ایسے واقعات کی روک تھام کے سلسلے میں پوری کوشش کی جائے گی ۔

Mr. Speaker : In view of the assurance of the hon'ble Minister, are you withdrawing ?

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا حکومت اس بات کا بھی یقین دلائے گی کہ وہ ایسے واقعات میں دخل نہیں دے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر تعلیم نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ کوئی وزیر بھی وہاں جایا نہیں کرے گا ۔ He has gone even to that extent.

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب یہ تمام اس لیے ہوا کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ پیپلز پارٹی کے طلباء کامیاب نہیں ہو رہے ۔ اس لیے ایسے واقعات اور غنڈہ گردی والے کام شروع کیے تاکہ طلباء کو مرعوب کر سکیں ۔

Mr. Speaker : In view of the assurance of the Minister adjournment motions No. 23 and No. 28 are accordingly disposed of.

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ یہ یقین دہانی کرائیں کہ وہ ان طلباء کو سیاسی مقصد کے لیے استعمال نہیں کریں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ 28 کے متعلق یہ ہے کہ ایک طالب علم شاہد اقبال ہے جو زخمی ہوا ہے ۔ وہ نہ تو لا کالج کا طالبعلم ہے نہ ہی کسی یونیورسٹی کا نہ ہی لیو ڈیمس کا اور نہ ہی کسی اور کالج کا طالبعلم ہے ۔ یہ ایک لڑکا تھا جس کو چوٹ لگی ۔ طالبعلموں نے اس پر احتجاج کیا ۔ وہ لوگ جو انہوں نے وہاں بھیجے تھے ان کو مار نہیں پڑی ۔ کسی اور کو مار پڑ گئی ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جو نام لیا گیا ہے اس کو گورنر ہاؤس میں کئی مرتبہ دیکھا گیا ۔ یہ حکومت کی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں جو زخمی ہوا ہے وہ کسی کالج سے تعلق نہیں رکھتا ۔ وہ طالبعلم نہیں ہے وہ کوئی بیرونی عنصر تھا

who intruded in the University affairs.

کسی لڑکے کو مار پڑ گئی ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جس کو مار پڑی ہے آخر وہ کون تھا ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں جو پیٹا گیا ہے وہ طالبعلم نہیں تھا اسلیے

The matter does not relate to the students at all. The person injured is neither a student of the University, not of the Law College nor of any other college. Therefore, the matter does not relate to any student.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں ۔

چوھدری علی بہادر خان ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو گورنر ہاؤس میں بھی دیکھا گیا ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے کہ آپ کوئی فیصلہ دیں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں ایک واقعہ ہوا ہے ۔ اس کا پرچہ درج کیا گیا ہے کچھ آدمی زخمی ہوئے ہیں لیکن حکومت نے ابھی تک کسی کو گرفتار نہیں کیا ہے اسی کی پاداش میں طلباء نے احتجاج کیا ۔ ہڑتال کی ۔ اس میں حکومت پنجاب کی ناکامی کی وجہ کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ طالب علم نہیں تھا ۔

It does not relate to the University. The very basis on which the case is being dealt with is not there. How can I admit ?

پہلی بات تو یہ کہ شاہد اقبال طالب علم نہیں تھا

He has made a categorical statement that he is not a student of the University, nor of Law College nor of any other college institution whatsoever.

چوھدری امان اللہ لک ۔ کونسے وزیر نے یہ بیان دیا ہے ۔ کیا ملک غلام نبی صاحب نے دیا ہے ؟

Mr. Speaker. I have no reason to disbelieve him.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب میں آپ کے جذبات کا احترام کرتا ہوں لیکن یہ کہ وہاں پرچہ ہوا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker. Let us noi state our personal notions in these matters.

چوہدری امان اللہ لک ۔ تین چار روز ہوئے کالج میں لاٹھی چارج کی نوبت آئی ۔ اس کا کیا تدارک کیا ہے۔ ان کے زخمی ہونے کی نوبت کیوں آئی ؟

Mr. Speaker. This cannot be admitted in view of the statement of the Minister.

راجہ محمد افضل خان ۔ میرا کہنے کا قصد یہ ہے کہ طلبا نے جو احتجاج کیا ہے وہ صرف غنڈہ گردی کے خلاف کیا ہے ۔ وہ غنڈہ گردی نہیں چاہتے ۔ اگر حکومت غنڈہ گردی نہیں چاہتی تو یہ تمام واقعہ کس کے ایما پر ہوا ہے ۔ یہ تمام عناصر حکومت کے ایما پر داخل ہوتے ہیں ۔ جب دونوں فریق غنڈہ گردی نہیں چاہتے تو پھر جھگڑا کیوں ہوتا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ کرائے کے غنڈے وہاں لے آتے تھے شاہد اقبال ایک لڑکا تھا ۔ جو بیچارہ مفت میں پٹ گیا ۔ وہ کسی کالج میں کسی سکول، میں طالب علم نہیں تھا وہ کسی یونیورسٹی کا طالب علم نہیں تھا ۔ کسی لا کالج کا طالب علم نہیں تھا ۔ میں نے کالجوں میں جا کر خود دیکھا ہے اور ان تین مہینوں میں میں نے خود دیکھا ہے کہ یہ اپنی قوم کو اس بے دردی سے برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں ۔ میں نہیں چاہتا کہ اس ملک میں ایسے حالات پیدا ہوئے اور یہ طلبا یوں برباد ہوں ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ ان کا یہ الزام غلط ہے ۔ اگر آپ تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ پیپلز پارٹی نے لوگوں کو مسلح کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا فاضل اراکین کا یہ مقصد ہے کہ پانچ چھ مہینوں میں جو تحاریک آ چکی ہیں وہ dispose of نہ ہوں ۔

Let us proceed further

راجہ محمد افضل خان ۔ غنڈہ گردی آپ کر رہے ہیں ہمارے پاس دستاویزات موجود ہیں ۔ تصاویر موجود ہیں ۔

مسٹر مختار احمد اعوان ۔ جناب والا ۔ اس بحث کو ایوان کی کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ میرے پاس ان کی تصویریں ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ وزیر تعلیم کو ہدایت فرمائیں کہ وہ یہاں ایسی زبان استعمال نہ کریں میں زیادہ قصور وار ان کو سمجھتا ہوں جو حالات انہوں نے لاہور کالج فار ویمنز میں پیدا کئے میں ان کا سلطانی گواہ ہوں۔

Mr. Speaker. I cannot permit such statements. the adjourument motion is not admitted in view of the statement of the Minister for Education.

لاہور کارپوریشن کی انتظامیہ کی نا اہلی اور سستی کے باعث 08 فی صد منصوبوں پر عمل درآمد نہ ہونا

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ نوائے وقت لاہور کی اشاعت مورخہ 16 اکتوبر 1975ء کے مطابق لاہور کارپوریشن کے اسی فیصد منصوبوں پر ابھی تک عمل درآمد شروع نہیں کیا گیا ۔ عوامی مارکیٹ اور دیگر دوکانوں کی تعمیر کا کام روک لیا گیا ہے ۔ ان منصوبوں میں شاہدرہ میں تیس لاکھ روپے کی مالیت سے مذبح ۔ 6 لاکھ روپے کی مالیت سے کمبوہ نور باغبانپورہ کے مذبح خانے کی تجدید ۔ جنرل بس سٹینڈ کی تعمیر ۔ رائل پارک میں ساڑھے پانچ لاکھ روپے سے دوکانوں کی تعمیر ۔ چار لاکھ روپے کی مالیت سے شاہ عالم مارکیٹ میں متعدد عمارات کی تعمیر ۔ ساڑھے دس لاکھ روپے کی لاگت سے پانچ پیلتھ سنٹروں کی تعمیر وغیرہ کے منصوبے شامل ہیں ۔ اب تک انتظامیہ نے 20 فیصد مالیت منصوبے شروع نہیں کئے ۔ اور بقایا منصوبہ جات انتظامیہ کی نا اہلی اور سستی کی نذر ہو چکے ہیں ۔ اس خبر سے اہل لاہور میں شدید اضطراب و ہیجان پیدا ہو چکا ہے اور عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اسے اسمبلی میں زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔ میں نے آپ کی تحریک پڑھ دی ہے اس میں آپ نے کہا کہ 80 فیصد منصوبے شروع ہوئے ہیں ابھی تو سال کا شروع ہے اور ابھی تو صرف دو تین مہینے ہی گذرے ہیں ۔ میرے خیال میں پروگرام تقریباً ٹھیک چل رہا ہے ۔ اس میں ایوان کی کارروائی کو ملتوی کرنے کی کونسی ایسی بات ہے ۔ اگر یہ آپ اگلے مئی جون میں کرتے تو بھی کوئی بات ہوتی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب ان منصوبوں پر ابھی ابتدائی کام بھی شروع نہیں کیا گیا منصوبے تو مئی جون میں جا کر تکمیل ہوتے ہیں ان منصوبوں

کے لیے بجٹ الاٹ ہو چکا ہے ابھی تک اس سلسلے میں کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی گئی ۔ اس لیے جناب یہ تحریک التوا کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے ۔ یہ منصوبے ایک رات میں تو نہیں بن جائیں گے ۔ یہ ایک دو ماہ یا تین ماہ میں تو مکمل نہیں ہو جائیں گے ۔ ان کے لیے تو خاصی رقم منظور ہوئی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت ان منصوبوں پر عمل کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو کچھ خیال ہے کہ منصوبے کتنے عرصے کے ہیں۔ چھ ماہ ، دو سال ، پانچ سال ، کے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ ان میں کوئی منصوبہ چھ ماہ والا ہے اور کوئی دو سال والے ہیں ۔ اگر انہیں التظامیہ کی طرف سے اسی طرح نظر انداز کیا گیا اور رقم ضائع کی گئی تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس میں جس بات پر زور دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اخبار کی خبر تو اپنی جگہ پر بالکل ٹھیک ہے لیکن اس میں تھوڑا سا آپ بھی دیکھ لیا کریں ۔ آپ نے پانچ منصوبوں کا ذکر کیا ہے ۔ ان میں کوئی پانچ سال کا ہے اور کوئی چھ ماہ کا ہے ۔ آپ دیکھیں کہ پانچ سال والے منصوبے کی کیا پوزیشن ہے ۔ 10 سال والے منصوبے کی کیا پوزیشن ہوتی ہے اور ایک سال والے منصوبے کی کیا پوزیشن ہوتی ہے ۔ آپ بھی اس میں تھوڑی سی معلومات دریافت کر لیا کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں نے اس میں دریافت کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں التظامیہ ذمہ دار ہے اور اگر حکومت کی جانب سے وضاحت کر دی جائے تو یہ مسئلہ اور واضح ہو جائے گا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ پیشتر اس کے کہ میں اس اخبار کی خبر کا ذکر کروں جس کو تحریک التوا کی بنیاد بنایا گیا میں ایک بات امان اللہ لک صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ گجرات سے تعلق رکھتے ہیں ۔ غالباً انہیں خاص علم نہیں کہ پچھلے سال لاہور میونسپل کارپوریشن کے گلیوں ۔ سڑکوں اور نالیوں کے جتنے تعمیراتی منصوبے تھے ان کا 90 فی صد کام مکمل کر لیا گیا ہے ۔ اور یہ ایک ریکارڈ ہے۔ جون میں جو بجٹ پیش کیا گیا تھا اس میں اس بات کا ذکر بھی کیا گیا تھا اور یہ خبر اخبارات میں بھی چھپی تھی۔ یہ خبر

کہ چند منصوبوں پر عمل ہو رہا ہے صحیح نہیں ۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں تفصیل سے پڑھ دیتا ہوں لیکن یہ کہنا کہ 80 فی صد پر عمل نہیں ہو رہا یہ بات قطعاً غلط ہے ۔ 90 فی صد گلیوں ، سڑکوں اور نالیوں کے تعمیراتی منصوبوں کو کارپوریشن نے پچھلے جون تک مکمل کر لیا تھا اور جو الزامات اس میں لگائے گئے ہیں میں ان کے بارے میں وضاحت کرنی چاہتا ہوں ۔ یہ درست ہے کہ لاہور کارپوریشن کے 80 فی صد منصوبوں پر ابھی تک عمل در آمد شروع نہیں ہوا جب کہ گلیوں ، سڑکوں اور نالیوں کی مرمت وغیرہ کا بہت سا کام مکمل کیا جا رہا ہے اور لا تعداد کام زیر تکمیل ہے ۔

جہاں تک پیپلز مارکیٹ موچی گیٹ اور شاہ عالم مارکیٹ کا تعلق ہے یہ دونوں تعمیراتی منصوبے لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو دئے جا چکے ہیں ۔ شاہدرہ میں واٹر سپلائی کی تعمیر کے لیے زمین خریدی جا چکی ہے اور تعمیر کے لیے ڈیزائن وغیرہ تیار کئے جا رہے ہیں ۔ تخمینہ جات مرتب ہو چکے ہیں اور اس کا ٹھیکہ دے دیا جائے گا ۔ اسی طرح کوٹ کمبوہ میں مذبح کی تجدیدی تعمیر کے لیے ایک تخمینہ زیر غور ہے ۔ عنقریب اسے بھی شروع کر دیا جائے گا ۔ باغبانپورہ کے مذبح کی تجدیدی تعمیر کے سلسلے میں بھی تخمینہ جات زیر تکمیل ہیں ۔ جہاں تک جنرل بس سٹینڈ کی مرمت اور تعمیر کا تعلق ہے اس کی کارپیٹنگ گزشتہ سال کی گئی تھی اور سال رواں میں جملہ مرمت اور تعمیر کا کام 85 فی صد مکمل ہو چکا ہے ۔ بقایا کے ٹنڈر ہو چکے ہیں اور کام جلد ہی شروع ہو جائے گا ۔ ہیلتھ سنٹروں کی تعمیر کے لیے دو جگہوں کا انتخاب کیا جا چکا ہے اور ٹنڈر بھی طلب کئے جا چکے ہیں ۔ راج گڑھ کے مرکز کا کام شروع ہونے کو ہے جب کہ ہیلتھ سنٹر کی تعمیر کا کام ٹنڈروں کی منظوری کے ساتھ ہی شروع کر دیا جائے گا ۔ رائل پارک میں دکانات کی تعمیر کے سلسلے میں ٹھیکیدار کو الاٹ کیا جا چکا ہے اور وہ چھ روز تک کام شروع کر دے گا مذکورہ بالا کوائف کے پیش نظر اخبار کی جملہ خبر حقائق پر مبنی نہیں ۔ عوام کے فلاح و بہبود کے کاموں ، جن میں سڑکوں ، گلیوں اور نالیوں کی تعمیر کا کام بھی شامل ہے ۔ کا ایک غالب حصہ تکمیل پا چکا ہے زیر تکمیل ہے یا اور باقی بھی رواں مالی سال کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا ۔

مسٹر محمد اشرف ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ حکومت کی طرف سے اخبارات میں یہ خبریں آتی رہی ہیں کہ ملک کی مالی حالت خراب ہو چکی ہے

اس لیے عوام میں یہ خدشہ پیدا ہو رہا ہے کہ ممکن ہے تعمیراتی پروگرام پورے نہ ہو سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔ آپ کو پورا موقع ملے گا اور اگر کچھ آمد ہے تو کہیں تحریر کر لیجیے ، میں آپ کو کسی مناسب موقع پر تقریر کا ضرور موقع دوں گا ۔

مسٹر محمد اشرف ۔ جناب ۔ آپ تو ہمیں کوئی موقع نہیں دیتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہ ہی آپ نے کوئی تحریک التوا دی ہے اور نہ ہی کوئی تحریک استحقاق دی ہے اور نہ ہی کوئی ایشورنس دوشن دی ہے تو میں آپ کو کیا موقع دوں ۔ جب فاضل ممبر اس کی مخالفت میں کھڑے ہوئے تھے تو آپ اس وقت بھی کھڑے نہ ہوئے اور نہ ہی کوئی ترمیم دی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے ۔ میرے خیال میں یہ کم علمی پر مبنی ہے کیونکہ لاہور کارپوریشن کا اپنا بجٹ ہوتا ہے اور حکومت کی جانب سے جو امداد دی جاتی ہے اگر وہ مل جائے تو وہ lapse نہیں ہوتی اور اس کے جتنے بھی منصوبے ہوتے ہیں وہ اس کے اپنے بجٹ سے تکمیل پاتے ہیں ۔ اس لیے جن خدشات کا اظہار کیا گیا ہے وہ درست نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ صاحب، کیا اب آپ مطمئن ہیں ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں اس تحریک پر زور نہیں دیتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب تحریکات کا وقت ختم ہوتا ہے اور اب ہم قانون سازی کا کام شروع کرتے ہیں ۔ مسٹر نذر حسین منصور ۔

مسودات قانون

مسودہ قانون بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پنجاب مصدرہ 1975ء

(جاری)

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری تقریر کے متعلق شوق کا اظہار کیا ہے اگر آپ کو میری تقریر سننے کا اتنا ہی شوق ہے تو میری ایک بات مان لیں ، پہلے چائے کا وقفہ کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بعد میں آ جائے گا ۔ ہم نے آج 20-9 پر کام شروع کیا ہے ۔ پھر آپ کہیں گے کہ اخبار والوں نے یہ لکھ دیا ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جیسے کہ میں کل عرض کر رہا تھا کہ میں موجودہ بل کے چار پانچ بنیادی اصولوں تک ہی اپنی گزارشات محدود رکھوں گا ۔ سب سے پہلے میں اس بورڈ کی تشکیل کے متعلق کچھ عرض کروں گا ۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ کنٹرولنگ اتھارٹی ایک وزیر ہوگا ۔ انہوں نے اس حد تک بورڈ کے تمام اختیارات اپنے ہاتھوں میں رکھنے کی کوشش کی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس طریقے سے بورڈ قطعاً کامیاب نہیں ہوگا کہ وہ اپنے فرائض منصبی اور اپنی کارگردگی با احسن طریق اور بخوبی سر انجام دے سکے ۔ اس کی سب بڑی وجہ یہ ہے کہ بورڈ میں تمام ممبران کی نامزدگی کی گئی ہے ، اگر بورڈ کے دس ممبران ہیں تو سب کے سب ہی نامزد کئے گئے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں کہ موجودہ حکومت ، جو اپنے آپ کو ایک ترقی یافتہ اور عوام کی نمائندہ حکومت سمجھتی ہے ۔ کیا اس لیے یہ ممکن نہ تھا کہ جو قوانین 1961ء یا 1968ء میں بنائے گئے تھے یا جو پنجاب سیکنڈری بورڈ ایکٹ 1954ء تھا ، وہ ان کے مقابلے میں زیادہ ترقی پسندی اور زیادہ عوام دوستی کا مظاہرہ کرتی ۔ مثال کے طور پر 1961ء کا بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن ایکٹ ملاحظہ کریں ۔ اس میں اس وقت کی حکومت نے نامزدگیاں بھی کی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بورڈ کے لیے ثانوی تعلیمی اداروں کے ممبران انتخاب کے ذریعے بھی چنے ہیں ۔ اس حکومت سے پہلے کے ثانوی تعلیمی بورڈوں میں نامزدگیاں بھی ہوتی تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں میں منتخب کیے گئے ممبر بھی تھے ۔ یہ آپ 1961ء کا ایکٹ ملاحظہ کر لیں اور 1968ء کا بھی ۔ میں اس سے یہ نتیجہ اخذ کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جو حکومت تعلیمی اداروں کے اساتذہ ، پروفیسروں اور اس کے ذمہ دار ملازمین پر زیادہ سے زیادہ ذمہ داری ڈالتی ہے ، وہ انہیں اپنے اعتماد کے قابل سمجھتی رہی ہے ، اور انہیں اس قابل سمجھتی رہی ہے کہ وہ تعلیمی درس گاہوں اور اپنے دفتروں کی ذمہ داریوں کو نبھانے کے اہل ہیں ، تو کیا وجہ ہے کہ موجودہ حکومت جو اپنے آپ کو عوام کی حکومت کہتی ہے ، جس کا دعویٰ ہے کہ عوام ، ملازمین اور افسران اس کے ساتھ ہیں اور اس کا پرچار ریڈیو ، ٹیلی ویژن اور پریس سے مسلسل کرتی رہتی ہے تو کیا میں اس سے یہ سوال نہیں کرسکتا ۔ ۔ ۔

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ، کورم پورا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ گنتی کی گئی کورم پورا ہے ۔ پچاس سے زیادہ ممبران پہلے ہی موجود ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کی اجازت سے میں یہ عرض کر رہا تھا، کہ آپ کے فرمانے کے مطابق جیسے آپ نے کل مہربانی تھی کہ کسی قوم کی جمہوریت کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک جمہوریت کی پرچھائیں کسی قوم کی تعلیمی ، معاشرتی ، معاشی یا قومی ادارے میں نظر نہ آئے ۔ جمہوریت صرف اسمبلیوں تک محدود نہیں : جمہوریت اسی چیز کا نام نہیں کہ ہم الیکشن جیت کر یہاں آجائیں تو جمہوریت کے تقاضے پورے ہو گئے جمہوریت کا خواب اس وقت تک شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا جب تک تعلیمی درسگاہوں میں ، اسمبلی کے ایوانوں میں ، حتیٰ کہ ثقافتی اور غیر ثقافتی سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں جمہوریت کے تقاضے ایک خاص حد تک نہ پورے کیے جائیں ۔ میں اس حکومت سے یہ سوال کرتا ہوں کہ جس حکومت کو ہم نے عوام کی طاقت سے شکست دی تھی کہ وہ حکومت عوام کے حقوق اور جمہوریت کے خلاف تھی ، مگر وہ حکومت بھی منتخب طریقے سے بورڈ کی تشکیل کرتی تھی ۔ آج آپ نے عوام اور ایوان کو جواب دینا ہے کہ بورڈ کی تشکیل میں اس بل میں آپ نے نامزدگی کی شق کیوں رکھی جو خالصتاً جمہوریت کے خلاف ہے ۔ آپ نے انتخابی قدم کیوں نہیں اٹھایا ، کیا آپ کو ان افسروں پر اعتماد نہیں رہا ؟ اس وقت یونیورسٹی کا وائس چانسلر اپنا ممبر نامزد کر سکتا تھا ۔ ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن 1961ء میں بورڈ کا ممبر ہوتا تھا یا ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن خود نامزدگی کرکے یہاں بھیجتا تھا ۔ آج آپ کو وائس چانسلر پر اعتماد ہے نہ ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن پر ۔ خدا کے لیے اگر یہ نامزدگیاں کرنی تھیں تو ان پروفیسروں اور اساتذہ سے پوچھتے جو ماہرین تعلیم ہیں ، اور یونیورسٹی کو چلانے والے ہیں ۔ یہ وزیر تعلیم کیسے جان سکتے ہیں کہ فنی یا غیر فنی تعلیم کے لیے اور بورڈ کی تشکیل کے کون سے ممبر زیادہ موزوں ہیں ۔

وزیر قانون ۔ میرے خیال اگر بل کی کلاز نمبر 5 کی سب کلاز نمبر (2) یا (3) وہ پڑھیں تو یہ اعتراض نہ کریں گے ۔ وائس چانسلر یا اس کا nominee ہی تو اس میں رکھا گیا ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کی وساطت سے میں وزیر قانون سے درخواست کروں گا ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کتنی بار ان کی تردید کریں گے ؟

مسٹر نذر حسین منصور ۔ چلیے میں یہ بات بھی چھوڑتا ہوں ۔ اس سے آگے چلتا ہوں ۔ میں اس تلخ موضوع کو نہیں چھیڑتا ۔ اس لیے کہ ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ حکومت کا جو ذمہ دار آدمی بل کو لیڈ کرے ، اے ۔ بی ۔ سی میں الفاظ میں صحیح طور پر ترتیب نہ دے سکے ، اگر اس کی عقل ، اس کی ہوش اور اس کے تدبر کا رونا نہ رویا جائے تو کیا میں یہ نہیں کہہ سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ہر مرتبہ سوال کیوں کرتے ہیں ؟ رو ہی لیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ ملاحظہ ہو ۔ نامعلوم موجودہ حالات میں یا کون سے حالات تھے ، یا کون سے آنے والے خطرے نے ان کو اس قابل نہیں رہنے دیا کہ وہ کچھ سوچ سکیں ۔ آپ ملاحظہ کریں ۔ جب اوپر کی ترتیب میں صرف نامزدگیاں ہی ہوتی ہیں ۔ محض نامزدگیاں ، بڑا سیدھا سوال ہے ، تو بل کی ٹرانزیشنل پروویژن میں آپ نے ایکٹلی کیسے لکھ دیا ؟ ذرا پڑھ کر دیکھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو ڈیٹیل کی بات ہے ۔ صرف پرنسپلز پر بحث کریں ۔ آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اس میں گرامر کی غلطیاں ہیں ۔

You can just refer to it, but don't pose them all these questions. Just make a narrative statement.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کہتے رہیں گے اور میں ہر بار ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ہر بار کھڑے ہو جائیں گے اور آپ کی تقریر میں مداخلت ہوگی ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ میں ہر بات پر آپ کے کہنے کے مطابق ان کو چھوڑتا جاؤں گا ۔ ورنہ بات صرف اتنی ہے کہ ان کو میرے سوال کا کبھی کبھی جواب دینے دیا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ آپ کا سوال کیے بغیر ہی جواب دیں گے ؟

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب ۔ اب میں نے سوال کیا ہے کہ جب اتنی بڑی فحش غلطی بل میں ہے ، یہ اتنا بڑا بل اس کو قانون بنا رہا ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ abusive غلطی ہے ، " فحش " نہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ اور یہ blunder in letters ہے ، سپرٹ آف دی بل میں کوئی بات نہیں ۔ وہ سپرٹ تو ان کو سمجھ ہی نہیں آ سکتی ۔ لیکن لیٹرز پڑھ سکتے ہیں ۔ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس بل کو پاس کرانے سے پہلے اسمبلی کی کسی سیلیکٹ کمیٹی کے پاس ضرور بھیجنا چاہیے ۔ یہ میں آپ سے وسیع تر قومی مفاد میں اپیل کرتا ہوں ۔ جب آپ نامزدگی کی بات کرتے ہیں تو اس میں الیکشن کی ٹرانزیشنل پروویژن لانے کی کیا ضرورت تھی خدا کے لیے ، تعلیمی اداروں کے پروفیسر ، یہ قوم یا ارد گرد کے لوگ کیا سمجھیں گے کہ کیا ہم اتنے ان پڑھ تھے کہ 1961ء کا جو آرڈیننس ہے اس میں چونکہ لکھا تھا "nominated and elected" ہم نے ہو بہو اس کی نقل کر کے یہاں بھی "nominated and elected" لکھ دیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ elected بھی ہیں میں انہیں اس بات پر کیوں ٹوکوں گا ؟

مسٹر نذر حسین منصور ۔ میں جنرل طریقے سے بات کر رہا ہوں ۔ تفصیل کی بات نہیں کر رہا ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ اس میں بھی ہے ۔ سنڈیکیٹ کے لوگ نمائندے ہو کے آئیں گے ، اس میں منتخب ہو کے آئیں گے ۔ دونوں ہی اس میں ہیں ۔ آپ کتنی بار ان کو ٹوکیں گے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ میں سمجھنا چاہتا ہوں ۔ کیا بورڈ کی کنسٹی ٹیوشن میں کوئی منتخب ہو کر آئے گا ؟

مسٹر سپیکر ۔ ہاں ہاں ۔ آئے گا ۔ سنڈیکیٹ میں نمائندہ ہو کے آئے گا ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ کلاز 5 میں مجھے بتا دیں ۔ یہاں الیکشن کی تو اجازت ہی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کلاز 5 کی سب کلاز (5) ہے ۔ "One representative of the Syndicate of the University." اس لیے یہ بات نہیں ہے جو آپ کہہ رہے ہیں ۔ بہرحال ، میں اب آپ کو کیسے ٹوکوں گا ؟

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ اس کے بعد میں کنٹرولنگ اتھارٹی کی توجہ اس تلخ حقیقت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ کہ وزیر تعلیم کے پاس پہلے کیا کم اختیارات ہیں کہ اب بورڈ کے چیئرمین کے اختیارات بھی وزیر تعلیم صاحب چھین رہے ہیں ۔ اس کی کیا ضرورت تھی کہ چیئرمین بورڈ اور اس کے ممبران کو بے اختیار کر دیا جائے اور ان کے فرائض منصبی میں مداخلت کی جائے ۔ جناب والا ۔ ایک طرف تو یہ انہیں اختیارات دینے کے لیے کہہ رہے ہیں لیکن دوسری طرف نہایت گھناؤنے طریقہ سے اختیارات چھین لیے گئے ہیں ۔ وہ اس طریقہ سے کہ ۔ ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن سر ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر سے پوچھنا چاہوں گا کہ اس قانون کے تحت کنٹرولنگ اتھارٹی کون ہے ؟

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے کسی کا نام نہیں لیا ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ پہلے گورنر کنٹرولنگ اتھارٹی ہوا کرتا تھا ۔ اب جمہوری طریقہ سے آپ کے نمائندے ہمارے نمائندے جناب وزیر تعلیم ہوں گے ۔ یہ خوش آئند بات ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اگر انہیں اب بھی فرق محسوس نہیں ہوتا تو میں کیا کر سکتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف بار بار تقریر میں مداخلت کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اصل میں نذر منصور صاحب بار بار سوال کر رہے ہیں ۔ اگر تو وہ اس طرح نہ کریں پھر تو ٹھیک ہے ؟

سید ثابت الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اگر وہ سوال کر رہے ہیں تو وہ اپنی جوابی تقریر میں اس کا جواب دے دیں ۔ یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہر پانچ منٹ کے بعد اٹھ کر کھڑے جائیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر تعلیم نے کنٹرولنگ اتھارٹی کے اختیارات بھی پڑھے ہونگے ۔ چیئرمین کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب والا ۔ اس سے بھی افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ آپ اس بل کو ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ ایک افسر ۔ ایک ممبر ۔ چیئرمین سیکرٹری یا کوئی ذمہ دار افسر جس کو وہ خود نامزد کرتے ہیں اس کے پاس کوئی پاور نہیں ہے ۔ وہ بھی عملی طور پر ان کے ہی رحم وکرم پر ہے ۔ بل کی دفعہ 30 ضمن 3 جو ہے اس سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ کوئی افسر چیئرمین یا سیکرٹری جس نے اس بورڈ کو اس ادارے کو چلانا ہے جو ہم سے کم محب وطن نہیں ہیں ، جن کا قومی جذبہ ہم سے کم نہیں ہے ۔ جو ہم سے زیادہ پڑھے لکھے بھی ہیں ۔ جن میں قوم کا درد کوئی کم نہیں ہے ان کو Removal and dismissal from service کا اختیار بھی نہیں دیا گیا ۔ وہ اپنے ماتحت کے خلاف کارروائی بھی کنٹرولنگ اتھارٹی کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتے ۔ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم سے یہ درخواست کروں گا کہ خدا کے لیے ان اداروں پر اعتماد کیجئے ان افسران پر اعتماد کیجئے جنہوں نے ان اداروں کو چلانا ہے ۔ اعتماد قوم کا سرمایہ ہے ۔ ان کو اپنے ماتحت پر دسترس رہنے دیں ۔ جن لوگوں نے ان سے کام کروانا ہے جن لوگوں کو معلوم ہے ان کی سروس کیسی ہے ان کا کام کیسا ہے آپ ان سے یہ اختیار بھی چھین رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ اختیارات بھی کنٹرولنگ اتھارٹی بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن سے سلب کر رہی ہے ۔ جناب سپیکر میں نہیں سمجھتا کہ یہ المیہ کس طرف اشارہ کر رہا ہے ۔ میرے دوستوں کو بھی معلوم ہے کہ یہ قانون کس لیے بنایا جا رہا ہے ۔ سوائے اس کے اس سے اور کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ حرکت عوام ، مزدوروں کسانوں اور طالب علموں کی حمایت کھو دینے کے بعد اپنے مذموم سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنا چاہتی ہے ۔ تاکہ حکومت اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے جب چاہے تعلیمی اداروں پر زبردستی کنٹرول حاصل کرسکے۔ اور اس طرح شاید حکومت یہ سمجھتی ہے کہ وہ اپنے مذموم ارادوں میں

کامیاب ہو جائیں گے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ حکومت اس حد تک مداخلت کر کے عوام کی کیا خدمت کر رہی ہے ۔ سخت حیرت کی بات تو یہ ہے جو میں اب عرض کرنے والا ہوں ۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کچھ فرمانا چاہتے ہیں ۔ انہیں فرمانے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ لندر صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ورنہ جناب رؤف طاہر بھی کھڑے ہو جائیں گے ۔

مسٹر لندر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ یہ گزارشات جو میں عرض کر رہا ہوں آپ کی وساطت سے اس طرف بیٹھنے والے ایم ۔ پی ۔ اے حضرات کی جانب ہیں کہ اوپر سے لیکر نیچے تک اور نیچے سے لے کر اوپر تک اس بل میں فحش غلطیاں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے بھی ممبران نے لفظ "فحش" پر اعتراض کیا تھا یا تو اسے فاش کہیں یا پھر استعمال ہی نہ کریں ۔

مسٹر لندر حسین منصور ۔ ٹھیک ہے جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ منصور صاحب یہ آپ کی دوسری یا تیسری تقریر ہے اس لئے میں آپ کو interrupt نہیں کر رہا ۔ اگر کوئی زیادہ تقریریں کرنے والا فاضل رکن ہوتا تو میں اس سے استدعا کرتا کہ He may resume his seat. تاکہ اگلا مقرر تقریر کر سکے ۔ مطلب میرا یہ ہے کہ پارلیمانی حدود کے اندر رہیں ۔ جو ان کی limits ہیں ان کا خیال کریں ۔ اس طرح ہی پارلیمنٹ کا کام ہو سکتا ہے ۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کام کی باتیں کر لی ہیں ۔ تو پھر آپ اپنی تقریر ختم کر سکتے ہیں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر جب الفاظ کی غلطی بل میں ہوتی ہے تو آپ خاموش رہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں نہیں ۔ میں تو ایسا نہیں کرتا ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب آپ ایسا اکثر کرتے ہیں ۔ ایک ممبر نے یہاں صرف ایک لفظ کہا ہے تو آپ نے اسے پکڑ لیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ممبر اعتراض کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ abusive ہے۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر۔ میں عرض کر رہا تھا کہ کیا آپ کو دکھ نہیں ہوگا اسی حقیقت پر بل کی اس کوتاہی کی اس زبوں حالی پر ۔ جناب والا ۔ دنیا کی ہر مہذب قوم میں دنیا کی ہر تہذیب یافتہ قوم میں ، مہذب معاشرے میں خواہ ملازم ہو یا کوئی اور اس کو سزا دینے سے پہلے ۔ اس کی ملازمت ختم کرنے سے پہلے اس کو باقاعدہ طور پر صفائی کا موقع ملتا ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ افریقی ممالک میں جہاں بڑی پرانی تہذیب ہے جن کو ہم غیر تہذیب یافتہ کہتے ہیں ۔ ان قوموں نے بھی اس قسم کے قانون نہیں بنائے ۔ اگر انہوں نے بھی کسی کو سروس سے علیحدہ کرنا ہے تو اسے وضاحت کا صفائی کا موقع دیا جاتا ہے ۔ جناب والا ۔ جب یہ اصول عالمگیر طریقے سے ۔۔

ملک مختار احمد اعوان ۔ جناب والا ۔ اس معزز ایوان میں کسی طریقہ سے ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ عظیم افریقی عوام عظیم حریت پسندوں کے بارے میں ان کو یہ کہا جائے کہ وہ غیر تہذیب یافتہ ہیں یا غیر مہذب یا پسماندہ ہیں ۔ ہمیں اس قسم کے رتاکس پاس کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا ۔ فاضل رکن نے افریقی عوام کے بارے میں افریقی حریت پسندوں کے بارے میں derogatory کی ہے ۔ جو آج بھی جدوجہد آزادی میں سرگرداں ہیں ۔ اور کوشاں ہیں ۔ میں فاضل رکن سے یہ request کرتا ہوں کہ افریقی عوام کے متعلق جو انہوں نے کہا ہے وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور۔ جناب سپیکر۔ میں آپ کے دل اور ذہن کو اچھی طرح سے سمجھتا ہوں کہ کس طریقہ سے یہ تقریر آپ کے ذہن پر نا گوار گزری ہوگی ۔ مگر کیونکہ مجھ سے سوال کیا گیا ہے ۔ اس لیے اس کا جواب میں ہی دونگا ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن جب وزیر تھے اس وقت کی بات میں نہیں کرتا کہ اس وقت ان کے پاس ہوش اور عقل نہ ہونے کے برابر تھی لیکن اب جب کہ یہ وزیر نہیں ہیں ۔ تو ۔۔۔۔۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے ۔ جس میں وہ یہ کہتے ہیں ۔ کہ یہ مناسب نہیں ہے ۔

مسٹر شیر محمد بھٹی ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شاید افریقہ کی تاریخ کے بارے میں بھی فاضل مقرر کو پورا علم نہیں ہے یہ ٹھیک ہے کہ یورپ کے لوگ افریقہ کو تاریک براعظم کہتے ہیں ۔ لیکن اگر آپ افریقہ کے ممالک کا مطالعہ کریں ۔ افریقہ کی تاریخ پڑھیں تو آپ پر عیاں ہوگا کہ تعلیم کے سرچشمے افریقہ کے ممالک ہی سے پھوٹے ہیں ۔ تو پہلے ان کو افریقی تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہیے پھر بات کرنی چاہیے ۔ تاریخ کے سر چشمے پھوٹے ہی وہاں سے ہیں ۔ اس بات کا سب کو علم ہونا چاہیے تاکہ ایوان صحیح طور پر استفادہ کر سکے ۔ ایسا نہ ہو کہ ہم علمیت کی بات کریں اور لے جائیں کچھ اور ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ ایک مسئلہ کو الجھانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ فاضل اراکین کو علم ہوگا کہ ایشیا۔ افریقہ اور لاطینی عوام کی تاریخ آزادی اپنی جگہ پر موجود ہے ۔ لیکن ان تینوں براعظموں میں اس قسم کی حکومتیں مختلف ملکوں میں موجود ہیں ۔ جن کے خلاف افریقی عوام بھی لڑ رہے ہیں ۔ جو کہ سامراجیوں کے ایجنٹ ہیں ۔ میرے فاضل دوست منصور صاحب کا موقف بھی یہی ہے ۔ اور انہوں نے انہی حکومتوں کے بارے میں کہا ہے کہ جو نام تو عوام کا لیتی ہیں مگر حقیقت میں وہ سامراجیوں کی ایجنٹ ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میرے خیال میں منصور صاحب نے یہ بات نہیں کی ہے ۔ یہ لوگ خواہ مخواہ ان حکومتوں کی طرف یہ باتیں لے جا رہے ہیں۔

* * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * *

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ ہاؤس آرڈر میں نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر میں نہیں ہے یا کورم میں نہیں ہے ۔

---

* بحکم مسٹر سپیکر حذف کیا گیا ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ sorry please. ہاؤس کورم میں نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں سمجھتا آپ سپیکر ہو گئے ہیں ۔ اچھا جی گنتی کریں ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ہاؤس کورم میں ہے ۔ مسٹر نذر حسین منصور اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حزب اقتدار کے دو تین فاضل ممبران نے مجھ پر ذاتی سوال کئے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker. Pleasecontinue with your speech.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ انہوں نے میرے علم کو چیلنج کیا ہے ۔ اس لیے اس کا جواب دینا ضروری ہے ۔ آپ سمجھتے ہیں کہ یہ چھوٹی سی بات ہے جبکہ حملہ بھی بھٹی کی طرف سے ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ فاضل وزیر قانون کی تقریر کا پہلا حصہ جو ہے ۔ وہ تو میں relevant سمجھتا ہوں ۔ جس میں انہوں نے کہا ہے ۔ کہ منصور صاحب نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے ۔ دوسرا حصہ میں delete کر رہا ہوں ۔ کسی فاضل رکن کو یہ اختیار نہیں ہے کہ دوسرے فاضل رکن کی علمیت کو چیلنج کرے ۔ اس لیے اب آپ کو جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ اگر یہ افریقہ کے ممالک کا مجھ سے نام پوچھیں گے ۔ تو یہ چوتھی جماعت کا طالب علم جانتا ہے ۔ کہ ٹیونس ۔ مراکش الجزائر افریقہ کی اسلامی ممالک ہیں ۔ اور اگر یہ اس سے زیادہ پوچھیں گے ۔ تو میں رھوڈیشیا کو شامل کروں گا ۔ اور اگر یہ اس سے بھی زیادہ دریافت کرنا چاہیں گے ۔ تو پھر میں ساؤتھ افریقہ اور شمالی افریقہ کا نام لوں گا ۔ اور بنی آدم کی پیدائش سے لے کر اب تک جس طریقہ سے انسانی تہذیب نے جنم لیا ہے ۔ جس طریقہ سے وہاں پر انسانی تہذیب میں انقلابات آئے ہیں ۔ وہ میں بتا سکتا ہوں ۔ خدا کے لیے اس طرف بیٹھ کر علم کی بات نہ کریں ۔ یہ آپ کو یاد آئے گا کچھ عرصے کے بعد ۔

Mr. Speaker : You may proceed with the speech.

مسٹر لئر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ ہم پاکستان پیپلز پارٹی کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ان کو وزارت میں نہیں لیا ہے ۔ اگر یہ وزارت میں آ جاتے ۔ تو یہ سیشن بالکل فضول بنا دیا جاتا ۔ جناب والا ۔ ان کی تقاریر کا ریکارڈ نکالیں ۔ عرض کروں گا ۔ کبھی بھی انہوں نے کوئی بات بھی sensible طریقہ سے نہیں کی ہے ۔ ویسے یہ خود بھی sensible نہیں ہیں ۔

ملک مختار احمد اعوان ۔ جناب والا ۔ یہ مجھ سے گھبراتے کیوں ہیں ۔ چور کی ڈاڑھی میں تنکا والا حساب ہے ۔

مسٹر لئر حسین منصور ۔ آپ سے پنجاب میں کوئی ڈر سکتا ہے ؟ ارے بھئی ۔ آپ تو پنجاب کی ترجمانی کر سکتے ہیں ۔ لیکن آپ بات کرتے ہیں افریقہ کی ۔ آپ افریقہ میں کیسے پہنچ سکتے ہیں ۔

ملک مختار احمد اعوان ۔ جناب والا ۔ فاضل ممبر نے اپنی تقریر میں مجھ پر ذاتی حملے کئے ہیں ۔ مجھے یہ حق حاصل ہے ۔ کہ میں اس سلسلہ میں بات کروں آخر میں بھی اس ہاؤس کا ایک ممبر ہوں ۔ میں درخواست کروں گا کہ فاضل رکن اپنی تقریر کو ایک حدود میں رکھیں ۔ انہیں کوئی حق نہیں ہے کہ افریقی عوام کے بارے میں یہاں حوالے دیں ۔ اور جب یہاں تاریخی حوالے دیئے جائیں گے تو ہم سب تاریخ کے سٹوڈنٹ ہیں ۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہم ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں جدوجہد آزادی سے گزر رہے ہیں ۔ افریقی عوام بھی اسی طریقہ سے شاہراج کے خلاف نبرد آزما ہیں ۔ اس لیے اگر اس تقریر کو کوینچ گیا ۔ تو ہمیں حق پہنچے گا کہ ہم بھی ایسے پوائنٹ اٹھائیں کہ غیر ضروری باتوں کو کارروائی سے حذف کیا جائے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اگر کوئی بات غیر متعلقہ ہو ۔ اور کوئی فاضل مقرر پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعہ سے اعتراض کریں ۔ اور آپ کی توجہ اس طرف مبذول فرمائیں تو آپ کا فرض ہے کہ آپ اس سلسلہ میں فیصلہ فرمائیں ۔ نہ کہ پورا ہاؤس اس موضوع پر لئی بحث میں الجھ جائے ۔ اس لیے

میں یہ گزارش کروں گا۔ کہ معزز رکن کی تقریر میں بار بار مداخلت نہ کی جائے۔

مسٹر سپیکر۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔

مسٹر رؤف طاہر۔ اگر حزب اقتدار کے لوگ خواہشمند ہیں کہ افریقہ کی آزادی کی تحریک پر بحث کریں۔ تو ہم بھی اس کے لیے تیار ہیں۔ چاہے وہ کسی بھی نقطۂ نظر سے کریں۔ لیکن ایوان کو اور قوم کو counter revolution کے نقطہ سے نہ کریں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا۔ چائے کے وقفے کا وقت ہو گیا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ پتہ نہیں آج چائے کا وقفہ ہوگا بھی کہ نہیں۔

مسٹر نذر حسین منصور۔ جناب سپیکر۔ اب میں اپنے موضوع کی طرف آتا ہوں۔ جب میں نے یہ نکتہ اٹھایا تھا کہ یہ ایک انٹرنیشنل لاء کا اصول ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

"No man shall be ... ."

Mr. Speaker. Will the Hon'ble Member revert back to his speech ?

Mr. Nazar Hussain Mansoor. Sir, Let me develop the arguments.

Mr. Speaker. The general principles are to be discussed today. Three days have been alloted. If you have concluded, please allow some other Hon'ble Member to speak. If you have still to say some thing, then it will come to a close tomorrow.

مسٹر نذر حسین منصور۔ جناب والا۔ میں جلدی سے موقع دے دوں گا۔

مسٹر سپیکر۔ جو بات آپ نے دس منٹ میں کہنی تھی اس کے لئے You have taken more than two hours since yesterday.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ یہ ٹھیک ہے لیکن مداخلت بند ہو تو میں تمام باتیں کر سکوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب آپ مداخلت کو خود invite کرتے ہیں تو اس میں کیا کیا جا سکتا ہے ۔

Although I don't approve of thia interruption.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ شکریہ ۔ جناب والا ۔ بات یہ تھی کہ میں افریقی عوام کو تلخی کا نشانہ نہیں بنا رہا تھا بلکہ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ وہ تہذیبیں جو ہیں ان کو اتنا ترقی یافتہ تہذیبیں شمار کہیں کیا جا سکتا ۔ ان میں بھی کسی شخص کو سزا دینے سے پہلے اس کو اپنے حق سے محروم کرنے سے پہلے ایک ایسا موقع دیا جاتا ہے جس سے تحت وہ اپنی پوزیشن واضح کر سکے اور اس نے اپنے حق میں اگر کوئی صفائی دینی ہو تو وہ دے سکے ۔ میں نے یہ سادہ سی بات کرنی تھی اور انہوں نے ویسے ہی اس میں خوا مخواہ مداخلت کردی ۔ تو میں عرض کروں گا کہ یہ تمام جگہیں ایسی ہیں ۔ جمہوریت کا ایک اصول ہوتا ہے حتی کہ میں کہتا ہوں کہ کسی بھی مہذب یا غیر مہذب معاشرے میں اتنا حق فرد کو ضرور دیا گیا ہے کہ اس کو سزا یا condemn کرنے سے پہلے صفائی یا وضاحت کا موقع دیا جائے ۔ تو اس بل میں اتنا بڑا انسانی اصول ۔ اتنا بڑا عالمگیر اصول جو ہے اتنا بڑا جمہوری حق جو فرد کا ہے اس کو روا کیوں نہیں رکھا گیا ۔ کیا یہ ایک معمولی سوال ہے ۔ یہاں جو کلازیں بنائی گئی ہیں ان میں یہ ہے کہ

Any act done shall not be questioned in the courtt.

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر نذر حسین منصور کلاز کو اس refer نہیں کیا جاتا بلکہ جنرل پرنسپلز کی بات کی جاتی ہے لہذا آپ جنرل پرنسپلز کی بات کریں ۔

Don't discuss and quote the clauses here.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ پھر تو میں یہ کہوں گا کہ اس سے زیادہ برا قانون اور کوئی نہیں ہے کیونکہ اس قسم کا قانون جو ہے اس میں کسی فرد کو سزا دینے سے قبل اس کا موقف سنا نہیں جا سکتا ۔ وہ اپیل نہیں کر سکتا ۔ وہ کسی اور اتھارٹی کے پاس نہیں جا سکتا البتہ وہ صوف کنٹرولنگ اتھارٹی کے پاس جا سکتا ہے ۔ یہ نہیں ہے کہ اس کیڈر کا آدمی

کنٹرولنگ اتھارٹی کے پاس جائے گا ۔ اگر اس کو سزا ملے گی تو وہ کورٹ میں نہیں جا سکتا not to other authority اپنی کنٹرولنگ اتھارٹی کا نام بیچ میں سے چھوڑ گیا ہے تا کہ اگر چپڑاسی کو سزا ملے ۔ اگر کسی کلرک کو سزا دینی ہو اگر کسی ملازم کو سزا دینی ہو تو وہ جناب وزیر صاحب کے دروازہ پر دستک دے ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ستم طریقی اس حد تک قوم سے کی جاتی ہے ۔ اگر اس تک ان کے قانونی اور بنیادی حقوق کو سلب کیا جاتا ،قصود ہے تو ہم یہ کس طرح سے توقع کر سکتے ہیں کہ حکومت قانونی احترام اور جمہوریت کی فروغ کے لیے کوئی قانون بنا رہی ہے یا ایسے اقدام کر رہی ہے ہم کس طرح ان پر اطمینان اور ان سے توقع کر سکیں یہ بہت ضروری معاملہ تھا ۔

اس کے بعد جناب سپیکر سب سے زیادہ اور قابل توجہ پہلو اس بل کا یہ ہے کہ جب کسی کو کنڈم کیا جاتا ہے تو اس کو کوئی اپیل کرنے کا موقع بھی نہیں ہے ۔ یہ تمام Constitution of Board جو ہے یہ نامزدگیاں کے ذریعے کیا گیا ہے جب کہ کنٹرولنگ اتھارٹی جو ہے وہ ثانوی تعلیمی اداروں میں ہر جگہ چپڑاسی کی جگہ چیئرمین کی جگہ غرضیکہ ہر جگہ اپنے آپ کو جلوہ گر کرتی نظر آتی ہے تو ان حالات کے پیش نظر اور ان باتوں سے آگے بڑھ کر ایک اور المیہ بھی جو اس بل میں ہے اسے بھی میں آپ کی توجہ کے قابل سمجھتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ ایک بات سے آپ ضرور اتفاق کریں گے کہ jurisdiction جو اس بل میں دی گئی ہے اور جس پر کچھ کہنا بہت ضروری ہے وہ بل کے fundamental اور جنرل پرنسپلز میں ہے ۔ اور کوئی آدمی اس سے انکار نہیں کر سکتا اس لیے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ مداخلت اس موقع پر نہیں ہونی چاہیے کیونکہ جنرل پرنسپلز وہ بھی کہہ سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کسی نے آپ کو روکا تو نہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ روکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کی انتظار نہ کریں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ اگر کسی نے کوئی بات کرنی ہے تو اس موقع پر کر لے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں نہیں ۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

مسٹر لذو حسین منصور ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جہاں کنٹرولنگ اتھارٹی اور حکومت نے ملازمین کو اپنے قانونی آئینی اور منصبی فرائض کی انجام دہی سے روکنے کے لئے اس حد تک اپنے دائرہ کار کو وسیع کر دیا ہے کہ جو وزیر تعلیم ہیں وہ اب کنٹرولنگ اتھارٹی ہیں اس نے اتنی حد تک اپنا دائرہ اثر بڑھانا شروع کر دیا ہے کہ وہ سیکرٹریٹ سے اور اسمبلی سے باہر پنجاب سیکنڈری بورڈ کو بہاول پور بورڈ کو ملتان بورڈ کو سرگودھا بورڈ تک اپنے سالیوں کو پھیلا دینا چاہتے ہیں کہ کسی کو اجازت نہیں دیتے کہ وہ اپنے فرائض منصبی کو بحیثیت ایک ذمہ دار شہری کے پورے کر سکے ۔ جناب والا ۔ ذرا ملاحظہ ہو ستم ظریفی یہ ہے کہ کنٹرولنگ اتھارٹی جب یہ کرتی ہے تو وہ حکومت کی ترجمانی کرتی ہے ۔ اختیارات پرستی اور اقتدار پرستی کی یہ ہوس دوسری جگہ سے ہٹ کر پورے طور پر تعلیمی اداروں میں اس حد تک مرکوز ہو چکی ہے کہ جو بورڈ کے ممبران ہیں جو بورڈ ہی کے ملازمین ہیں آئین کی دفعات کے تحت یہ بھی ہے کہ لاہور کا آدمی ملتان جائے گا اگر کنٹرولنگ اتھارٹی چاہے تو وہ سرگودہ بھی ٹرانسفر کیا جا سکتا ہے ۔ اس کی سروسز اپنی disposal پر لاہور کی بجائے راولپنڈی رکھ لے گی ۔ تو میں نے یہاں یہی عرض کرنی ہے کہ جب آپ نے unheard condemn کر دیا ہے تو خدا کے لیے اپنی محفظ ملازمت کے لیے ان پر اتنا ہی رحم کھا جائیں کہ وہ در بدر کی ٹھوکریں کھانے سے بچ جائیں ۔ لہذا ان کو ٹھوکروں سے بچانے کی کوشش کریں ۔ آپ نے بل میں دیا ہے ۔ Any employee' any officer, any member اس کو ٹرانسفر کیا جائے گا ۔ اس لیے ان کے پاس اتنا سا ہی حق تھا کہ وہ خوش اسلوبی سے امن سے لاہور ۔ سرگودھا یا ملتان میں اپنے فرائض منصبی انجام دے سکیں ۔ میں حزب اقتدار کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ اس حد تک قوم کے امن کو ۔ اس حد تک تعلیمی اداروں کے امن کو ۔ اس حد تک ان کے حقوق کو آپ کس مقصد کے تباہ کر رہے ہیں ۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ دانستہ یا نادانستہ بہر حال میں نہیں کہتا کہ وہ کسی مقصد کے لیے کر رہے ہیں لیکن میں یہ آپ سے دعویٰ کرتا ہوں اور آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر افراد کو معاشرتی ۔ افراد کو قانونی ۔ افراد کو آئینی تحفظ آپ نے نہ دیا اور قانونی اداروں کو آپ نے تباہ کر دیا اور تعلیمی اداروں کے امن کو آپ نے نہ

رہنے دیا تو طلباء جو آج اشتعال میں ہیں ۔ طلباء جن کو آپ کہتے ہیں کہ وہ غلط راہوں پر نکل رہے ہیں اس کی ذمہ داری نہ کسی چیئرمین پر ہوگی نہ کنٹرولر پر ہوگی بلکہ آپ پر اور صرف آپ پر ہوگی ۔ لازمی نتیجہ ہے کہ جب کوئی قانون سازی ۔ جب کوئی بل اس قسم کا لایا جاتا ہے جس کے تحت نہ کوئی ملازم ۔ نہ چیئرمین اپنے فرائض منصبی صحیح طریقے پر ادا کر سکے اور اپنی ملازمت کا تحفظ پورے طریقے سے نہ ہو جب اس طریقے سے ان کے سامنے کنٹرولنگ اتھارٹی بے دریغ رکاوٹیں کھڑی کر رہی ہے ۔ اس طریقے سے وہ اختیارات کے تمام جو محل اور گیریزنز ہیں ان کا حصار کر رہی ہے ۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ کیا تمام پنجاب کا نظام تعلیم جو ہے اس کی ذمہ داری وزیر تعلیم پر ہے یا چیئرمین پر بھی ہے ۔ کنٹرولر پر بھی ہے ۔ سیکرٹری پر بھی ہے ۔ چپڑاسی پر بھی ہے کلرک پر بھی ہے ۔ میں آج سخت حیرت سے اعلان کرتا ہوں کہ پہلی حکومتوں نے جن کو عوام دشمن کہا جاتا تھا انہوں نے کلرک کے ۔ ملازمین کے ۔ چپڑاسی کے ۔ سیکرٹری کے حق کو اس حد تک سلب نہیں کیا تھا ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ آج کے بعد اس بل کے پاس ہو جانے کے بعد ۔ ایسے قوانین بنانے کے بعد یہ حکومت عوام دوستی اور عوامی قانون بنانے کی قطعاً دعویدار نہیں ہو سکتی ۔ اس کے بعد دوسری حقیقت یہ ہے کہ یہ پھر کیوں ان پر اتنا بار ڈال رہے ہیں ؟ اس لیے کہ کوئی ملازم اپنے دل کے ساتھ صریحاً جو آئین میں جو قانون میں ہے اور کچھ بھی معاشرتی اقدار ۔ اخلاقی اقدار اور قانون کی جو مسلمہ اقدار ہیں ان کے تحت کام کرنا بھی چاہے تو نہ کر سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ساری تقریر جو آپ کر رہے ہیں یہ کلاز 7 کے متعلق ہے ۔ تو آپ کیا چاہتے ہیں ؟ کیا آپ چاہتے کہ کنٹرولنگ اتھارٹی کو یہ حق حاصل نہ ہو کہ وہ کسی فاترالعقل کو ملازمت سے علیحدہ کر سکے ۔ یا کسی شخص کو عدالت نے اگر دیوالیہ قرار دے دیا ہو یا کسی کو عدالت نے moral turpitude کو سزا دی ہو تو پھر آپ کیا کہہ رہے ہیں کہ یہ اختیارات کنٹرولنگ اتھارٹی کی بجائے آپ کے پاس آ جائیں ؟

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ یہ کلاز 7 ہے ۔ لیکن آپ کہتے ہیں کہ کلاز کی بات نہ کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہر حال جنرل بات تو بنیاد ہونی چاہیے جو اس بل میں دیا ہوا ہے ۔ کہیں باہر سے تو نہیں ہونی چاہیے یعنی جس وقت سے آپ تقریر کر رہے ہیں ۔ میں یہ ڈھونڈ رہا ہوں کہ آپ نے یہ چیز کہاں سے حاصل کر لی ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ تو پھر جناب والا ۔ کلاز 20 ملاحظہ کر لیں۔ میں اتنی دیر ریسٹ کر لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں نہیں ۔ آپ تقریر کریں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ تو پھر جناب والا ۔ کلاز 7 کی بات نہیں ہو رہی ۔ کلاز کا آپ نام نہیں لیتے ۔ جب میں کلاز کا نام لیتا ہوں ۔ تو یہ کلاز 20 میں ہے ۔ جہاں jurisdiction ہے کہ کنٹرولنگ اتھارٹی جو ہے وہ کسی گورنمنٹ ملازم کو کسی کہاں اور کسی کو کہاں کسی کو اس طرح تو یہ کلاز 7 میں نہیں آتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ آپ تو removal کی بات کر رہے ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ کلاز 7 ساری ہی removal of service کے بارے میں ہے ۔ یہ تبا دے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے 20 منٹ صرف اس بات پر لگا دیئے ہیں کہ جس شخص کو سزا ہوئی ہو یا وہ فاترالعقل ہو جائے یا ایسے کوئی عدالت مجاز دیوالہ قرار دے دے اس پر ایسے کنٹرولنگ اتھارٹی ملازمت سے علیحدہ کر سکتی ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ مجھے یہ بتائیں کہ یہ تمام بل ہے اس کے تحت چیئرمین یا سیکرٹری کیا کر سکتا ہے ۔ سوائے امتحانوں کے پرچے دیکھنے کے یا چیک کرنے یا آڈٹ اکاونٹس چیک کرنے کے اس کے پاس رہتا ہی کیا ہے ۔ آپ بل کو ملاحظہ تو کریں ۔ انہوں نے تباہی کر دی ہے ۔ رہنے ہی کچھ نہیں دیا ہے ۔ میرے خیال میں جب ان کی طرف سے ارشادات ہوں گے تو ہم بھی صبر سے سنیں گے ۔ آج وہ ایک وزیر کی حیثیت سے صبر آزما طریقے سے مقابلہ کر رہے ہیں ۔ جناب کو ہمارے سے ذرا سے رخی ہو گئی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے بالکل interrupt نہیں کیا ہے آخر کوئی چھوٹی عمر کا آدمی بھی تو خوش ہو سکتا ہے ۔ میں تو صرف یہ دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے ابھی تک صرف کنٹرولنگ اتھارٹی کے removal کے اختیارات پر بحث کی ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ بات یہ ہے کہ وہ ایک باغیرت آدمی ہیں ۔ اس لیے انہوں interrupt نہیں کیا کیونکہ جو بات دل سے نکلتی ہے وہ اثر رکھتی ہے ۔

Mr. Speaker. Please come to this bill.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ اس کے بعد میں بورڈ کی ہیئت پر آتا ہوں ۔ وہ بھی عوامی امنگوں کے مطابق نہیں ہے تعلیمی اداروں کی ترقی اور ان کی بہترین کارکردگی کے متعلق ان کے پاس اختیارات ہی نہیں ہیں آپ نے ان سے قانونی تحفظ کا حق بھی چھین لیا ہے اور وہ اپنے بنیادی حق سے بھی محروم ہو گیا ہے ۔ جب 1968ء میں ایوب آمریت کو جس کو ہم نے condemn کیا اور آپ سے زیادہ کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ بل پر آئیے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ آپ پنجاب سیکنڈری ایجوکیشن بل 1954ء کو ملاحظہ فرمائیں یہ اس وقت کی بات ہے جب ہم کہتے تھے کہ جمہوریت پروان چڑھے گی ۔ آج اس بات کو بھی 21 سال ہو چکے ہیں اور آپ پنجاب اسمبلی کی تاریخ کو الٹا کر ملاحظہ کر لیں کہ 1954ء میں حکومت کا اعتماد ان افسران پر کیسے تھا اور کس طریقے سے تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ بات کہہ چکے ہیں ۔ آپ پچھلی بات نہ دہرائیں کہ وہ افسران پر اعتبار نہیں کرتے ۔ Don't repeat.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ وہ کیوں نہیں کرتے ۔ آپ بے شک جانے کا وقفہ نہ کریں ۔ آپ ناراض نہ ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ناراضگی والی بات نہیں ہے ۔ جو آپ تقریر کر رہے ہیں وہ آپ بھی جانتے ہیں ۔ اگر آپ کے پاس مواد ختم ہو گیا ہے تو اس کو کسی اور وقت پر رکھ لیں ۔

مسٹر نذرحسین منصور ۔ یہ ممبروں کی سمجھ میں کیوں نہیں آتی ابھی تو ڈرامہ کلائمکس پر جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تو پھر کلائمکس پر لائیے ۔

سید تابش الوری ۔ وہ مہر و وفا میں جانے کتنے حادثے گزریں
دل ناداں ابھی سے مائل فریاد ہوتا ہے

مسٹر سپیکر ۔ اس کی تشریح بھی کرنی پڑے گی ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ جو بھی تعلیمی اداروں کے لیے قانون بنے گا اس کو ہم نے دیکھنا ہے اور یہ بل حکومت نے بنایا ہے ۔ اس میں یہ بھی دیکھنا ہے کہ جو تعلیمی ادارے nationalize ہوئے ہیں ان پر یہ بل کس انداز سے اثر انداز ہوگا موجودہ حکومت نے ابھی تھوڑے سے تعلیمی ادارے ۔ سکول اور کالج nationalized نہیں کیے ہیں ۔ یہ ضروری امر ہے اور یہ بل کے بنیادی اہم نکات میں سے ہے اس بل کا اثر nationalised سکولوں ۔ کالجوں اور ثانوی تعلیمی بورڈوں پر جو ہوگا وہ ملاحظہ کریں کہ یہ کونسے کونسے انداز سے ہوگا ۔ اس کے لیے میں عرض کروں گا ۔ اس ملک کے عوام نے سکولوں اور کالجوں کی nationalization کو خوش آمدید کہا تھا تمام قوم بحیثیت مجموعی ۔ ...

Mr. Speaker : Then I may have to request you to resume your seat.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب عالی ! آپ بنیادی پرنسپلز سے avai de کر رہے ہیں آپ یہ بتائیں کہ یہ آپ کس طریقے سے کر رہے ہیں ۔ جو بات آپ کو پسند نہ آئے آپ کہہ دیتے ہیں Resume your seat.

مسٹر سپیکر ۔ مجھے تو آپ ابھی بہت پسند ہیں پھر آپ کی بات کیسے پسند نہ ہوگی آپ اس حقیقت سے واقف ہیں But please be relevant اگر آپ کسی اور موقع پر تقریر کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔ سید تابش الوری آپ تقریر شروع کریں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ تھوڑی سی بات relevant طریقے سے کرنے دیں یہ interruption بند کرا دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ interruption آدھے گھنٹے سے بند ہے آپ خود interruption کو invite کر رہے ہیں ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔

Despite the objection that has been taken, there is puorum. Mr.Nazar Hussain Mansoor to please continue with his speech.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ کیا کورم ہے ۔

Mr. Speaker : Yes there is quorum, despite the objection that has been taken. You have resumed your seat. I am not going to permit you to continue with your speech.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ آپ میری بات تو سنیں ۔

Mr. Speaker : This is very unfair. I srid twice that there was quorum and you questioned it and remained in your seat. یہ مذاق کی جگہ نہیں ہے ۔

This is a Provincial Assembly. It is a legislative forum. Jokes canaot be taken that far.

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ وہ ٹھیک ہے ۔ آپ نے نہیں کہا ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ فاضل ممبر نے خود نہیں کہا ہے یہ کسی دوسرے ممبر نے اعتراض کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے سوالیہ انداز میں کہا ہے کہ کورم ہے ۔
He did not get up. He put a question "کیا"
I said that there is quorum.

چوھدری طالب حسین ۔ اس سے اتنا کوئی فرق نہیں پڑا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں فرق پڑتا ہے ۔

Actually he is using dilatory methods for the last one hour.

وہ خود prompt کرتے ہیں کہ ایوان ان کو interrupt کرے ۔

مسٹر لدر حسین منصور ۔ کیا یہ بچے میں وہ اس طرح کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : They did not get up to interrupt you. I could have heard you indefinitely, but most of the time you are not relevant.

مسٹر لدر حسین منصور ۔ حاجی صاحب کے بعد کتنی زیادہ interruptions ہوئی ہیں ۔ وہ وقت بھی آپ میری طرف ڈال رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بات نہیں ہے ۔ ایک بات یہ ہے کہ اب relevant نہیں ہوتے ۔ میں نے آپ سے کہا ہے کہ آپ بڑے عرصے کے بعد تقریر کر رہے ہیں شاید ایک آدھ تقریر میں آپ relevant ہوا کریں گے ۔ اس کے بعد آپ prompt کرتے ہیں کہ وہ interrupt کریں اور کورم کا آپ نے مجھ سے سوالیہ فقرے میں کہا ہے کہ کورم ہے ؟ وہی میں نے دھرایا ہے ۔

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ یہ نہایت اہم بل ہے ۔

Mr. Speaker : He is on his legs since yesterday, but most of the time he is irrelevant.

وہ ایسی باتوں کا بل کے متعلق ذکر کرتے ہیں جو اس میں نہیں ہے ۔

He took about twenty minutes about the authority of the Controller to remove the employees.

اس میں کوئی تک نہیں تھی کوئی relevancy نہیں تھی ۔

For all these twenty minutes you have not gone through the bill generally.

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ جہاں تک ریفرنس کا تعلق ہے جو انہوں نے فرمایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ نہایت ہی موزوں تھا اور اس بل میں وہی ایسی مد ہے جس پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے اور زور دیا جانا

چاہیے اس لیے کہ اگر پہلے بل سے اس کا مقابلہ نہیں کریں گے تو .....

مسٹر سپیکر ۔ چوھدری صاحب ! آپ کو بھی وقت دیا جائے گا ۔ آپ نے اپنا نام دیا ہوا ہے اور جس بات پر آپ بولنا چاہیں چاہے وہ رولز میں ہو یا نہ ہو

As leader of the Opposition you have the right and I consider that it is my duty to allow you to give your views to the House.

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ یہ میں نے اس لیے عرض کیا ہے کہ آپ نے پہلے حوالہ دیا ہے ۔ تو فاضل ممبر کو اس بل پر تقریر کرنے دیں ۔

Mr. Speaker. I would request you to also join me in requesting him to be relevant.

چوھدری طالب حسین ۔ مجھے آپ سے اتفاق ہے کہ بات صرف متعلقہ ہی کی جائے لیکن اگر فاضل ممبر غیر متعلقہ ہوں گے تو آپ کو حق حاصل ہے کہ آپ انہیں ٹوک دیں ۔

Mr. Speaker : But he has not been relevant.

چوھدری طالب حسین ۔ جناب ۔ آپ انہیں سمجھاتے رہے ہیں یہ مجھے معلوم ہے لیکن ...

Mr. Speaker : I don't want to interrupt the Hon'ble Member after every one or two minutes.

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ کام بڑا صبر آزما ہوتا ہے کیونکہ یہ قانون سازی کا کام ہے ۔ اس لیے آپ حوصلے سے کام لیں ۔

Mr. Speaker : I may have to name the Hon,ble Member. He is interrupting this House for the last so many days. I request the Hon'ble Member that he should know his obligations as a member of this House and he should behave himself. I used the strict word purposly. I would request him to behave himself to realise that he is a member of this august House.

مسٹر لدر حسین منصور ۔ جناب عالی ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جو پالیسیاں اس بل میں حکومت نے دی ہیں ، جن پالیسیوں پر ٹالوی بورڈ کے اس ادارے نے چلنا ہے یا جو پالیسیاں اس بل میں دی گئی ہیں اگر ہم ان پر غور کریں تو ایک بات واضح طور پر سامنے آئے گی کہ یہ پالیسی اتنی اچھی نہیں اور پہلی پالیسیوں سے مقابلتاً .....

مسٹر سپیکر ۔ یہ بات آپ پہلے بھی کر چکے ہیں

Come to some new item.

مسٹر لدر حسین منصور ۔ میری عرض یہ ہے کہ یہ بات .....

Mr. Speaker : You had done it yesterday.

آخر دوسرے فاضل ممبران کا بھی کوئی حق ہے ۔

You took about an hour about this.

مسٹر لدر حسین منصور ۔ تو پھر آپ ہی مجھے بتا دیں کہ میں کونسی بات کروں ۔

Mr. Speaker : I can't permit you to repeat what you have already said. I can't permit you to do it like that. The Hon'ble Members would like to hear things once and the things be not repeated. You should know it better.

مسٹر لدر حسین منصور ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ 1968ء میں جو پالیسیاں تھیں جب میں ان کا مقابلہ کروں گا تو پھر میں کوئی بات کر سکتا ہوں ۔

Mr. Speaker : But don't repeat what you have already said. You have referred to all things yesterday.

مسٹر لدر حسین منصور ۔ میں نے صرف ایک بار 1968ء کے قانون کا ذکر کیا ہے اور دوبارہ اس کا نام بھی نہیں لے سکتا ۔ دیکھیے نا ! یہ کیا بات ہوئی ۔

Mr. Speaker : There is a method of addressing the august House.

Mr. Nazar Hussain Mansur : Sir, as a portest to the Speaker, I wind up my speech.

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ہم نے کیا قصور کیا ہے کہ ہمیں چائے پینے کا موقع بھی نہیں دیا جا رہا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ رانا صاحب نے بالکل صحیح نکتہ اٹھایا ہے ۔

Mr. Speaker : I will give you half an hour.

سید تابش الودی ۔ جناب سپیکر ۔

میری نوائے پریشاں کو شاعری نہ سمجھ
کہ میں ہوں محرم راز درون میخانہ

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی تقریر میں مداخلت کر دوں ۔

The House is adjourned for tea break. We shall re-assemble at 12.25.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی وقفہ چائے کے لیے ملتوی ہو گی)

(چائے کے وقفے کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker : Syed Tabish Alwari may please resume his speech.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ بنیادی طور پر میرے مخاطب آپ ہیں اور آپ کی وساطت سے پورا ایوان ہوتا ہے ۔ مجھے یہ بھی اطمینان ہے کہ آپ ہمیشہ توجہ فرماتے ہیں اور یہ کہ ہماری باتیں پارلیمانی ریکارڈ کا حصہ بن رہی ہیں لیکن جناب والا ۔ ہم یہ بھی توقع کرتے ہیں کہ اتنے اہم بل پر کم از کم اتنی حاضری اس ایوان میں ضرور ہونی چاہیے جتنی یہ بل اپنی اہمیت کے اعتبار سے متقاضی ہے ۔ میں آپ کے توسط سے یہ توقع کر رہا ہوں کہ آئندہ ایسے بلوں پر ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ کورم تو ہے۔

سید تابش الوری ۔ میں سب توقع کر رہا ہوں اور میں سارے ایوان سے باتیں کر رہا ہوں۔ جب کچھ لوگ اتنی محنت کرکے اپنی گزارشات پیش کرنی چاہیں تو ممبران کو بھی چاہیے کہ وہ اچھی خاصی تعداد میں یہاں موجود ہوں۔ جناب والا۔ آج ہم جس بل پر غور کر رہے ہیں وہ موجودہ سیشن کا اہم ترین بل ہے جس کا مقصد یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس بل کے تحت ثانوی تعلیم کے موجودہ بورڈوں کو از سر نو تشکیل دیا جائے گا۔ نئے بورڈوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ اور متعلقہ قوانین میں ترامیم کرکے انہیں یک جا کیا جائے گا جو ان بورڈوں کی تشکیل اور ان کے فرائض کار سے متعلق ہیں۔ ان بورڈوں کے قیام کا مقصد یہ بیان کیا گیا ہے کہ ثانوی تعلیم اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کو یہ بورڈ منظم کریں گے، اسے منضبط کریں گے۔ اسے ترقی دیں گے اور اس کی ہمہ جہتی نگرانی کرکے ایک ایسا تعلیمی معیار قائم کرنے کی کوشش کریں گے جو اس صوبے کے شایان شان ہو۔ اس عظیم مقصد پر بحث کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ جن مقاصد کی تکمیل کے لئے یہ بل ایوان میں پیش کیا گیا ہے وہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ہم یہ طے نہ کرلیں کہ ہمارے ہاں تعلیم کا بنیادی تصور کیا ہے، اس کے مقاصد کیا ہیں اور اس وقت ان مقاصد اور اس تصور پر کس حد تک عمل ہورہا ہے۔

جناب والا۔ اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ قوموں کی بقا کا انحصار ان اہم ترین روایات پر ہوتا ہے جو کسی بھی قوم کی دینی خصوصیات کا مظہر اور تہذیب کی جان اور ذہنی ارتقا کی روح ہوتی ہے۔ یہی وہ روایات ہوتی ہیں جن کی بنیاد پر کسی قوم کے افکار و نظریات کا محل تعمیر ہوتا ہے اور یہ وہ افکار و نظریات ہوتے ہیں جن سے قومی تشخص اور تہذیبی امتیاز کی صلاحیتیں اجاگر ہو سکتی ہیں۔ جناب والا۔ یہ وہ افکار و نظریات ہوتے ہیں جو کسی قسم کی سیاست، تمدن اور سائنس و حکمت اور علوم و فنون کے مختلف شعبوں میں جلوہ نمائی کرتے ہیں اور یہ وہ نظریات اور مخصوص طرز زندگی ہے جس کی حفاظت کرنے سے قوم

اپنا فلسفہ حیات مرتب کرتی ہے اور اس فلسفہ حیات کو زندگی کے ہر شعبہ میں رائج و نافذ کرنے کے لئے نئی نسل کو ایک خاص تعلیم و تربیت کے ڈھانچے میں ڈھالنا ضروری ہوتا ہے تاکہ وہ اپنا امتیاز، اپنی انفرادیت اور اپنی عظمت کے ساتھ اقوام عالم میں اپنا تشخص برقرار رکھ سکے اور اپنا الگ تشخص پوری دنیا میں پھیلا سکے۔ جناب سپیکر۔ تعلیم بلا شبہ ہر ملک کے مستقبل کی بنیاد ہے اور تعلیم ہی وہ بنیادی شعبہ ہے جس سے سیاسی انقلاب جنم لیتے ہیں، جس سے قومی ارتقا کی منازل طے ہوتی ہیں اور جس سے کسی ملک میں خوشحالی اور ترقی کا آخری دور شروع ہوتا ہے۔ جناب والا۔ افلاطون کے اپنی شہرہ آفاق کتاب "ری پبلک" میں ایک لازوال اور لاثانی قول قلم بند کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ

> Democracy without education is hypocracy without limit- ations.

یعنی تعلیم کے بغیر جمہوریت ایک لامحدود منافقت ہے، ایک غیر مختتمی فریب ہے اور جمہوریت اس وقت تک نشوونما پا ہی نہیں سکتی جب تک تعلیم میں ایک مخصوص اور منفرد تصور موجود نہ ہو، جب تک صحیح جمہوری احساس پیدا نہ کیا جائے اور قوم کے مختلف طبقوں میں صحیح شعور کی تربیت نہ دی جائے اس وقت تک تعلیم کا مقصد پورے طور پر حاصل نہیں ہو سکتا۔ جناب والا۔ تعلیم کی اہمیت کو دنیا کے مہذب اور غیر مہذب تمام ممالک نے یکساں طور پر تسلیم کیا ہے۔ ایک بڑے یورپی مفکر تھامس جیفرسن نے یوں کہا تھا

> " ..... If a nation expects to be ignorant and free in a state of civilization, it expects what never was and never will be .....

اگر کوئی قوم بیک وقت آزاد اور جاہل ہی رہنا چاہتی ہے تو یہ ایک ایسی خواہش ہے، ایک ایسی ان ہونی خواہش ہے جو اس سے پہلے نہ کبھی ہوئی ہے اور نہ ہی آئندہ ہوگی۔ پاکستان میں جو نظام تعلیم مروج ہے وہ ہماری ایک صدی کی طویل غلامی کا نتیجہ ہے جس نے ہمارے ذہنوں کو ایک مخصوص ظالمانہ سانچے میں ڈھال دیا ہے اور ایسے انسان پیدا

گئے ، ایسا تعلیم یافتہ طبقہ پیدا کیا جو محض ان آمرانہ اور سامراجی مقاصد کی تکمیل کرتا ہے جو آج سے ایک سو سال پہلے ہمارے انگریز حکمرانوں نے ہمارے لئے وضع کیا تھا۔ جناب والا۔ آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ ہمارے غیر ملکی آقاؤں نے برصغیر پاک وہند میں اپنے تسلط کو مضبوط تر کرنے کے لئے سب سے پہلے اس بات کی ضرورت محسوس کیا کہ یہاں اسلامی تعلیم اور دینی مدارس کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹا کر ایک ایسا طریق تعلیم رائج کیا جائے ، اور ایک ایسا مکتب فکر پیدا کیا جائے جو ان کے مقاصد کی تکمیل کے لئے تحریک آزادی کے بنیادی ضرورتوں اور تقاضوں سے بے نیاز ہو۔ چنانچہ لارڈ میکالے نے جب اپنی تعلیمی پالیسی کا اعلان کیا تو اس میں واضح طور پر یہ کہا کہ وہ ایسا مکتبہ فکر تیار کرنا چاہتے ہیں جو رنگ و نسل کے اعتبار سے تو ہندو ہو ، لیکن ذہن و فکر کے اعتبار سے انگریز ہو۔

Indian in blood and colour but English in opinion, in morals and intellect.

جناب والا۔ ہماری ستائیس سالہ تاریخ میں ہمارے اوپر مختلف حکمران مسلط رہے ہیں اور یہ عجیب ستم ظریفی ہے ، یہ عجیب المیہ ہے ، یہ عجیب صورت حال ہے کہ اگرچہ ہر حکمران نے ہر دور میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ہمارا نظام تعلیم غلط ہے ، ہمارا نظام تعلیم غلامانہ ہے ، ہمارا نظام تعلیم افرنگی ہے۔ لیکن اس نظام تعلیم کو بدلنے کی ضرورت پر کبھی اتنا زور نہیں دیا گیا اور عملاً اس سلسلے میں کبھی ایسے موثر اقدامات نہیں کئے گئے جن کے نتیجے میں ہم اس ملک کی نظریاتی اساس پر اپنا نیا نظام تعلیم مرتب کرتے۔ ہم نے موجودہ اور قدیم نظام تعلیم کو کوسا ہے ، اس پر تنقید و تنقیص کی ہے ، اس کو بدلنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مگر جس طرح زندگی کے مختلف شعبوں میں ہم نے اپنی زندگی میں فکر و عمل کا بعدالمشرقین قائم کیا ہوا ہے ، اسی طرح اس اہم ترین شعبے میں بھی فکر و عمل کے تضاد کو برقرار رکھا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہمارا پورا معاشرہ ، ہماری پوری سماجی ، سیاسی اور تمدنی زندگی ان تضادات کا شکار ہو کر فکری ژولیدگی سے دوچار ہے اور اب ہم اس مقام پر کھڑے

ہیں جہاں ہم سے آج بھی یہ پوچھا جا رہا ہے کہ آپ کا نصب العین کیا ہے، آپ کی منزل کیا ہے؟ آپ کے مقاصد کیا ہیں؟ آپ کا قومی تشخص کیا ہے؟ آپ کی ثقافت کیا ہے؟ آپ کا اسلامی نظام تعلیم کیا ہے؟ ستائیس سال کے بعد آج ہم پھر اس مقام پر کھڑے ہیں اور اس سے زیادہ ہمارے لئے اور کوئی بات الم ناک نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر۔ پاکستان ایسے ترقی پذیر ملک میں تعلیم کی اہمیت مقابلتاً اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ ہم نے یہ ملک دنیا کے نقشے پر ایک خاص نظریے کے ساتھ ابھارا تھا اور وہ نظریہ یہ تھا کہ ہم اس ملک کو اسلامی اقدار و روایات کے سانچے میں ڈھالیں گے اور زندگی کے ہر شعبے میں ایسا اسلامی طریق فکر و عمل نافذ کریں گے جس سے ہم اس ملک کو دنیا کی عظیم اسلامی مملکت کا مثالی مقام دے سکیں۔ جناب والا۔ اس لئے ان مقاصد کے حصول کے لئے تعلیم کو تمام امور پر فوقیت حاصل ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ ہم ایک نظریاتی ملک کی حیثیت سے اس وقت تک ایک عظیم تمدنی قوت نہیں بن سکتے، ایک منفرد قوم کی شکل اختیار نہیں کر سکتے جب تک ہم اپنے نظریاتی عہد و پیمان پر پورے طور پر عمل پیرا نہ ہوں۔ جناب والا۔ قائداعظم جو ہمارے اس ملک کے خالق ہیں، ہمارے نظریہ پاکستان کے سب سے بڑے علم بردار اور سب سے بڑے مفسر ہیں، انہوں نے 1947ء میں پہلی تعلیمی کانفرنس میں یہ دو ٹوک اعلان کیا تھا، یہ فیصلہ کیا تھا کہ اسلامی نظام و ثقافت کو قومی تعلیمی نظام کی بنیاد بنایا جائے گا اور ایک ایسا لائحہ عمل طے کیا جائے گا جس کے ذریعے ہم پوری نوجوان نسل کو اپنے نظریاتی ورثے سے ہم آہنگ کر سکیں۔ جناب والا۔ مختلف دساتیر ہیں۔ ان میں اور ہمارے موجودہ دستور میں بھی کماحقہ اسی ضرورت اور تقاضے کو محسوس کیا گیا ہے اور اس میں ایسی آرٹیکل رکھ دی گئی ہے جن کے تحت ہم اس بات کے پابند ہیں کہ اس قوم نے جو نظریاتی تشخص قائم کیا تھا اور قائداعظم نے تعلیمی نظام کے سلسلے میں جو واضح حکمت عملی مرتب کی تھی ان کی روشنی میں ہم اگر پہلے یہ ضروری اور اہم فریضہ انجام نہ دے سکے تو کم از کم آج ہمیں چاہیے کہ یہ فریضہ انجام دیں۔ وزیر اعظم بھٹو نے بھی نئی تعلیمی پالیسی کا اعلان کرتے وقت قوم

سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ تعلیمی حکمت عملی اسلامی نظریات اور قومی ضروریات کی اساس پر تیار کریں گے اور انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس تعلیمی پالیسی پر عمل درآمد کے دوران سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا جائے گا کہ تعلیمی اداروں میں نصاب ایسا مرتب کیا جائے جو ہمارے قومی اور دینی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ اور تعلیمی اداروں کا معیار اس طور پر بلند کیا جائے کہ وہ قوم کی طرف سے دیے گئے اس چارٹر پر پورے طور پر، منظم طور پر، مستحکم طور پر عمل پیرا ہو سکیں۔

جناب والا۔ آج جب کہ ہم اس بل پر غور کر رہے ہیں، تو ہماری یہ اپنی ذمہ داری ہے کہ ہم اس بل کو اسی عہد و پیمان کی روشنی میں اور اسی تعلیمی پالیسی کے پس منظر میں دیکھیں اور تیار کریں جو ہماری پوری قومی زندگی کے لئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک چراغ راہ کا درجہ رکھتا ہے۔ کیوں کہ ہم جب تک ایسا نہیں کریں گے، نہ صرف یہ کہ ہمارا قومی تشخص برقرار نہیں رہے گا بلکہ نئی نسلیں ان نظریاتی اور ملکی ذمہ داریوں کو نبھانے میں بھی ناکام رہیں گی جن کے ناتواں کندھوں پر آج ہم بہت بڑا بوجھ دیکھ رہے ہیں۔ جناب والا۔ تعلیم کی اس بنیادی ضرورت کا احساس دلاتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ نظام تعلیم ایک بڑا وسیع، جامع اور پھیلی اصطلاح ہوتی ہے۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔)

اور اس میں ثانوی تعلیم ہمارے نظام تعلیم میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت سے انتہائی بنیادی اہمیت اور انفرادیت کی حامل ہے۔ ثانوی تعلیم ہی وہ شعبہ ہے جس کے ذریعہ نوجوان نسلوں کی عملی تربیت کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔ ثانوی تعلیم ہی وہ زینہ ہے جس سے علمی ارتقائی محل تک رسائی ہو سکتی ہے۔ ثانوی تعلیم ہی وہ سنگ میل ہے جو ہماری قومی انفرادیت ہمارے قومی مزاج اور ہمارے قومی اعزاز کی منزل کو قریب تر کر سکتی ہے۔

Mr. Nazar HussainMansoor. The House is clear empty, Sir.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ کورم نہیں ہے گھنٹیاں بجائی جائیں ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہو گیا ہے سید تابش الوری صاحب ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ثانوی تعلیم اپنی اہمیت اور عظمت کی بنیاد پر اس بات کی مستحق ہے کہ نظام تعلیم کے تمام شعبوں تمام حصوں اور تمام پہلوؤں پر اسے ترجیح دی جائے۔ لیکن اس کی اہمیت کو اس کی انفرادیت کو ماضی کے حکمرانوں نے نہ صرف یہ کہ نظر انداز کیا ہے بلکہ موجودہ حکومت نے بھی اپنے عہد و پیماں کے باوجود اپنے طول و طویل دعوؤں کے باوجود اپنے دل خوش کن نعروں کے باوجود ثانوی تعلیم کو اس کے شان شایان اہمیت نہیں دی ۔ اور ابھی ہم وہی افرنگ گزیدہ ، دریدہ ، بریدہ ، اور ژولیدہ طرز تعلیم کو اپنائے ہوئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔ مسٹر سپیکر ۔ میں وزیر تعلیم صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ دریدہ ، بریدہ ، اور ژولیدہ کے معنی بتائیں ۔ جب تک وہ خود نہیں سمجھ سکیں گے ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ اگر یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے تو پھر ایک بات تو ہے ۔ (قہقہہ)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ ہم ایک ایسا بوسیدہ اور فرسودہ طرز تعلیم اختیار کئے ہوئے ہیں ۔ اور ایسے نظام تعلیم پر عمل پیرا ہیں جس نے ہماری پوری معاشرت ، معیشت ، سیاست اور تمدن کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے ۔ اور ہمارا تعلیمی معیار بتدریج پست سے پست تر ہوتا جا رہا ہے ۔ بتدریج اخلاق انحطاط ہمارے ہاں اس منزل پر پہنچ رہا ہے ، جہاں سے قوموں کا واپس لوٹنا آسان نہیں ہوا کرتا ۔ ہم بے مقصد تعلیم کے ذریعے بے روزگاروں کی فوج تیار کر رہے ہیں ۔ جو گلیوں سڑکوں اور بازاروں میں اپنی ذہنی پریشانیوں کا بوجھ اٹھائے قوم کے لئے ایک عظیم مسئلہ بنے ہوئے ہیں ۔ اور طلباء و طالبات بھی ملک کی قومی ضرورتوں سے بے بہرہ ہیں ۔ ان کے لئے کوئی ایسا تربیتی نظام قائم نہیں کیا گیا جس کے تحت وہ قومی تقاضوں کے مطابق نئی نسل کی تربیت کا فریضہ

انجام دے سکیں۔ جناب والا۔ یہی نہیں ہوا بلکہ تعلیمی اداروں میں ڈسپلن کا خاتمہ ہو کر رہ گیا اور خود حکمران جماعت اس الزام سے بری الذمہ قرار نہیں دی جا سکتی کہ اس نے ان تعلیمی اداروں میں اپنے سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے اساتذہ طلباء اور طالبات کو حمایتی گروہ کی حیثیت سے استعمال کرنے کی مذموم کوششیں کیں۔ جناب والا۔ یہی نہیں ہوا بلکہ حکومت اور انتظامیہ کی عاقبت نا اندیشی، مجرمانہ غفلت، اور نا اہلی کی وجہ سے تعلیمی اداروں اور ثانوی تعلیم کے امتحانات نقل نویسی، اور بدعنوانیوں کا مقابلہ بن کر رہ گئے ہیں۔ اور ایسے ایسے سکینڈل ہمارے سامنے آرہے ہیں، جن کے نتیجہ میں جعلی ڈگریوں کا، سرٹیفکیٹ کا اور جعلی اسناد کا کاروبار وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ اس نے نہ صرف اندرون ملک ہماری پیشانیوں پر کلنک کا ٹیکہ لگا دیا ہے۔ بلکہ بیرون ملک بھی ہمیں اس قدر رسوا کر دیا ہے کہ وہ ہماری اسناد، ہمارے سرٹیفکیٹ اور ہماری ڈگریوں کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جناب والا۔ اس حقیقت کا اعتراف وزیر تعلیم بھی فرما چکے ہیں کہ یہ کاروبار وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی سطح پر، کسی نہ کسی پیمانے پر جاری ہے۔ لیکن وہ اس کا قلع قمع کرنے میں اس کا انسداد کرنے میں ابھی تک ناکام رہے ہیں۔

جناب والا۔ اس سے پہلے مختلف محکمے مخصوص رشوتوں اور بدعنوانیوں کے لیے مشہور تھے۔ اور تعلیم کا محکمہ ہی ایک ایسا محکمہ تھا۔ جس کے لیے لوگ انتہائی تقدس اور جذبات کے احساسات رکھتے تھے۔ چونکہ یہ ایک ایسا محکمہ تھا۔ کہ جس کے ذمہ اس موجودہ نسل کی تعلیم و تربیت کا فریضہ تھا۔ لیکن اب یہ بات انتہائی شرمناک ہے۔ کہ محکمہ تعلیم اور اس کے اداروں میں رشوت اور بدعنوانیاں انتہا کو پہنچ چکی ہیں۔ اور مختلف سرٹیفکیٹ اور ضروری اسناد بھی اس وقت تک جاری نہیں ہوتی ہیں۔ جب تک کہ ان کے لیے مقررہ نذرانے اور ناجائز فیسیں ادا نہ کی جائیں داخلے اس وقت تک نہیں ہوتے ہیں۔ جب تک کہ متعلقہ پرنسپل۔ ہیڈ ماسٹر یا دوسرا عملہ اس کے لیے چالدی کے سکے وصول نہ کرلے۔ جب تک کہ وزیر تعلیم یا کسی ایسے با اثر وزیر کی سفارش حاصل نہ کر لی جائے۔ میرٹ ختم ہو گیا ہے۔ اور نامزدگی کے ذریعہ سے تعلیمی اداروں میں نا اہل طلبہ کا داخلہ عام کر دیا گیا ہے۔ جن

کی تعلیمی استعداد محض یہ ہے کہ وہ کسی وزیر ۔ امیر یا سفیر کی سفارش حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ۔ میں ثابت کر سکتا ہوں ۔ جناب والا ۔ چھوٹے چھوٹے معاملات میں بھی لامینیشن کو لازمی اور ضروری قرار دے کر اس ملک میں ایک عام آدمی کے لیے داخلہ کو ناکام بنا دیا گیا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ۔ میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ فاضل مقرر اپنے اور خطابت میں جو مرضی آئے کہے جا رہے ہیں لیکن ہمارے تمام میڈیکل کالجز اور انجینئرنگ کالجز میں اور دیگر تمام دوسرے کالجز میں میرٹ لسٹیں لگی ہوئی ہیں اگر ذرا سی بھی خامی وہ میرے نوٹس میں لائیں تو میں اس کا سد باب کر دوں گا یہ پہلا وقت ہے یہ پہلا دور ہے کہ جس دور میں میرٹ کو اتنی فوقیت حاصل ہے ہم نے داخلہ کے لیے وہ وہ شرائط رکھی ہیں ۔ جو کہ پہلی حکومتوں نے سوچا تک نہ تھا ۔

Mr. Dupty Speaker : This is no point of order.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ ہاؤس کورم میں نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ گنتی کریں (گنتی کی گئی) کورم پورا ہے سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں وزیر تعلیم صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ داخلہ کی پالیسی میرٹ کی بنیاد پر اپنائی گئی ہے لیکن میں ان کی اطلاع کے لیے اور اپنی معلومات کے لیے پوچھوں گا کہ کیا ان کے پاس بی ۔ ایڈ ۔ اور بی ۔ ٹی ۔ سی کے داخلہ کے لیے مخصوص کوٹہ نہیں ہے ؟ کیا بڑے بڑے کالجوں اور سکولوں میں ۔ کانولٹ سکولوں میں اپنی سفارشوں کو چاہے وہ ٹیلیفون پر ہوں یا تحریری ہوں ان کو ضروری قرار نہیں دیا ہے ؟

Minister For Education : Sir, these are allegations. You stop him. The Hon'ble Member is not entitled to produced in any manner he likes.

Mr. Deputy Speaker : No. No. I want to see him relevant. If he is irrelevant than you can point it out. It will check it.

سید قابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ تعلیمی پالیسی کے تحت حکومت نے قوم سے جو جو مواعید کئے تھے ۔ اور قوم کو جو سنہرے خواب دکھائے تھے ۔ قوم کے سامنے انقلابی نظام تعلیم کا جو خاکہ پیش کیا تھا ۔ موجودہ حکومت ساڑھے تین سال کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود کسی ایک پہلو کسی ایک رخ پر بھی اپنے وعدے کو پورے طور پر عملی جامہ نہیں پہنا سکی ۔ اور وہ خود اپنی ہی وضع کردہ تعلیمی پالیسی پر عمل درآمد کرنے میں قطعاً ناکام ہو چکی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ ناکامی محض اسی ادارے کی ناکامی نہیں ہے یہ پورے صوبے کی ناکامی ہے ۔ یہ اس صوبے کی ناکامی ہے جو کہ اس ملک کی 2) فیصدی آبادی کی نمائندگی کرتا ہے ۔ اس صوبے کی ناکامی ہے جس کے کندھوں پر اس ملک کی تعلیمی ۔ سیاسی اور تمدنی مستقبل کا انحصار ہے ۔ جناب والا ۔ وہ پنجاب جو ایک طویل عرصہ سے تعلیمی عظمتوں کے باعث منفرد رہا ہے ۔ جس کے باشندوں نے اس صوبے میں ہی نہیں، بلکہ برصغیر پاک و ہند میں اپنے احساس اور امتیاز کو نمایاں کیا ہے ۔ جس نے اس ملک ہی میں نہیں بلکہ دنیا کے ہر حصہ میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے ۔ اگر وہ صوبہ اپنی تعلیمی استعداد میں ناکام رہا ہو ۔ تو یہ پورے ملک کی ناکامی ہوگی پوری قوم کی ناکامی ہوگی ۔ ہمارے اس عظیم تجربہ کی ناکامی ہوگی ۔ جس کی بنیاد پر ہم نے برصغیر پاک و ہند کی آزادی کا مطالبہ کیا تھا ۔ لوگ ہم پر ہنسیں گے ۔ لوگ ہم سے پوچھیں گے کہ آپ لوگ جو اپنے لیے ایک الگ قومی تشخص کا نظریہ رکھتے تھے ۔ جو کہ اپنا الگ نظریہ ملک رکھتے تھے ۔ جو الگ نظریہ تعلیم رکھتے تھے ۔ وہ 27 سال گزرنے کے باوجود اپنا کوئی نمونہ اپنا کوئی شاہکار اور کوئی عملی شکل کیوں نہیں پیش کر سکے ۔

جناب والا ۔ یہ ناکامی اتنی بڑی ناکامی ہے ۔ جس پر اس معزز ایوان کو سب سے زیادہ توجہ دیتے ہوئے ایسی قانون سازی کرنا ہوگی اور اس بل کو ایسے سانچے میں ڈھالنا ہوگا کہ ہم اس چیلنج کا جواب دے سکیں ۔ جو ہمارے سامنے اس ناکامی کا ازالہ کر سکے جس نے ہماری ناکامی کا رسوائی کا اشتہار بنا دیا ہے ۔ اور ایک ایسا تعلیمی مستقبل تعمیر کر سکیں ۔ جس کی روشنی میں نہ صرف زندگی کے مختلف شعبوں کو تابناک کر سکیں ۔ بلکہ معاشرے کے مختلف طبقوں میں احساس و شعور کی نئی لہر دوڑا سکیں ۔ جناب والا ۔ اس وقت ہم

اپنے نظام تعلیم کے اعتبار سے بے یقینی بے نصب العینی بے چینی کے ایک بے آب دشت میں بھٹک رہے ہیں اور یہ بل ہمیں کوئی روشنی نہیں دکھاتا ۔ یہ بل ہمیں کوئی راستہ نہیں دکھاتا ۔ یہ بل ہمارے لیے کوئی منزل متعین نہیں کرتا جہاں ہماری حکمران پارٹی یا ہمارے حکمران ہمیں پہنچانا چاہتے ہیں ۔ صرف یہ کہہ دینا کہ اس بل کے ذریعے تعلیمی ارتقاء مکمل کیا جائے گا ۔ نامکمل اور تشنہ ہے ۔ جب تک کہ آپ اس دعوے کے ثبوت میں خود اس بل کے ذریعے ایسے دلائل نہ پیش کریں ۔ ایسے شواہد نہ پیش کریں ایسی عملی صورتیں پیش نہ کریں کہ جن سے اس دعوے کا ثابت کرنا ممکن ہوسکے ۔ جناب والا ۔ اس عالم میں ۔ اس پس منظر میں ۔ اس تعلیمی بے یقینی و نصب العینی کی فضا میں ثانوی تعلیمی بورڈ کی نئی تشکیل یقیناً ایک بہت ہی اہم ضرورت ہے یہ یقیناً وقت کا ایک تقاضا ہے یقیناً احساس فرض کی علامت ہے لیکن ہم یہ بھی دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس احساس کی تکمیل کے لیے محض کاغذی دعوے کافی نہیں ہیں ۔ محض بل پیش کرنا کافی نہیں ہے بلکہ اس بل کے ذریعے ہمارے نظام تعلیم میں ایسی روح پیدا کرنی ضروری جس سے ہمارے ان عزائم کی ہمارے ان اداروں کی اور ہمارے ان نظریات اور ضرورتوں کی تکمیل ہوسکے ۔ ہم نے جب یہ سنا کہ حکمران پارٹی اس ایوان میں تعلیمی بورڈوں کے سلسلے میں یہ بل پیش کر رہی ہے تو ہمیں اس سے بے حد مسرت ہوئی ۔ ہمیں خوشی ہوئی کہ ایک صحیح قومی ضرورت کا احساس کیا گیا ہے ۔ ہمیں خوشی ہوئی کہ ان بورڈوں کی تشکیل جدید اور نئے بورڈوں کے قیام سے اس صوبے کی تعلیمی ضروریات کو مکمل کرنے کا خیال آیا ہے اور ہمیں خوشی ہوئی کہ اب اس بل کے ذریعے ایسے اقدامات کیے جائیں گے ۔ ایسا لائحہ عمل طے کیا جائے گا جس سے یقیناً ہماری ثانوی تعلیم میں کسی نہ کسی درجے کا کوئی انقلاب رونما ہوگا ۔ لیکن جب ہم نے یہ دیکھا کہ ہماری یہ توقعات نقش برآب ثابت ہوئیں ۔ ہم نے جب امیدوں کے چراغوں کی روشنی میں اس بل کو پڑھا تو وہ چراغ یکسر بجھے ہوئے نظر آئے ۔ اور ہم یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ۔

عجب حسن توقع پر رات کاٹی تھی
سحر ہوئی تو کوئی حادثہ ہوا ہی نہیں

جناب والا ۔ ہم نے جب اس بل کو پڑھا جب ہم نے اس کا تجزیہ کیا جب ہم

نے اسے سمجھنے کی بھر پور کوشش کی تو ہمیں یہ پتہ چلا کہ یہ تو اسی داغدار اجالے کی ایک نئی صورت ہے یہ تو اسی شب گزیدہ سحر کی ایک نئی شکل ہے اور ہم ابھی تک اجالوں کی تلاش میں بدستور بھٹک رہے ہیں۔ جناب والا ۔ وزیر تعلیم خود اس بات کا اعتراف کرینگے کہ اس بل کے ذریعے انہوں نے نہ تو کوئی نیا نظام ۔ کوئی نیا لائحہ عمل تعلیم کا کوئی نیا پروگرام تعلیم کا کوئی نیا طریقہ کار متعین کیا ہے اور نہ ہی بیوروکریسی نے انتظامیہ نے محکمانہ عملے نے جو ڈرافٹ پیش کیا ہے وہ خود حکمران پارٹی کی امنگوں اور خواہشوں کا آئینہ دار ہے۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔

Mr. Deudty Speaker: The Point of Order is ruled out as the Member is not in his seat.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ کورم نہیں ہے گھنٹیاں بجائی جائیں ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی گئیں ۔ ۔ ۔ کورم ہو گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)۔

مسٹر سپیکر ۔ کون تقریر کر رہا تھا ؟

سید قابض الوری ۔ جناب سپیکر اس بل کے ذریعے بورڈوں سے متعلق موجودہ قوانین کو یکجا کیا جا رہا ہے ہمارا خیال تھا کہ اس کی یکجائی سے نہ صرف یہ کہ موجودہ قانون کے تمام اچھے پہلو ایک جگہ جمع ہو جائیں گے بلکہ ان میں ایسے اضافے بھی کیے جائیں گے جو پچھلے قانون اور آرڈیننسوں کے مقابلہ میں زیادہ مفید زیادہ قابل عمل ثابت ہوں گے ۔ اس بل کے ذریعہ دو آرڈیننسوں کو جو ایوب آمریت کے دور میں منظور کیے گئے تھے منسوخ کیا جا رہا ہے ۔ یہ ایک 1961 قانون اور دوسرا 1968 کا قانون ہے آپ جانتے ہیں کہ ایوب کے آمرانہ دور میں جو کالے قوانین منظور کیے گئے تھے جو آمرانہ

آرڈیننس جاری کیے گئے تھے اور طلبہ اور اساتذہ کو ان کی سرگرمیوں اور ان کے بنیادی فرائض سے محروم کرنے کے لیے جو ظالمانہ اقدامات کیے گئے تھے ان کے خلاف پورے ملک میں ایک عظیم تحریک نے جنم لیا تھا ۔ ایک ایسی تحریک نے جس میں ملک کے تمام سیاسی ادبی۔ صحافتی اور سماجی حلقے پیش پیش تھے ۔ انہوں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ان آرڈیننسوں کو ان کالے قوانین کو منسوخ کیا جائے ۔ اور موجودہ حکمران پارٹی نے قوم سے عہد کیا تھا کہ وہ ان تمام کالے قوانین کو تمام ناقص آرڈیننسوں کو منسوخ کرے گی اور اس نظام تعلیم کی خرابیوں کو دور کرنے کے سلسلے میں قومی امنگوں اور قومی آرزوؤں کا احترام کرے گی ۔ ہمیں توقع یہ تھی کہ آج جب اس بل کے ذریعے ایوب آمریت کے شاہکا آرڈیننسوں کو منسوخ کرنے کی تحریک کی جارہی ہے تو ایسا قانون پیش کیا جائیگا جو حقیقتاً نعم البدل بنے گا ۔ جو حقیقت میں قومی امنگوں اور قومی آرزوؤں سے ہم آہنگ ہوگا ۔ جو حقیقتاً آمریت کی بجائے جمہوری اقدار کا ترجمان ہوگا ۔ جو حقیقتاً ہمارے تعلیمی نظام میں انقلاب کی بنیاد بنے گا ۔ جو حقیقت میں ہماری نئی نسل کی تعلیم و تربیت کا ضامن ثابت ہوگا ۔ حقیقت میں قومی تعلیم کو مستقبل میں تابناک بنانے کا آغاز ہوگا لیکن جناب والا آپ بھی اور ہم بھی اس بل کے مطالعہ کے بعد بالآخر اس نتیجے پر پہنچنے پر مجبور ہیں کہ یہ بل ایوب کے آمرانہ بلوں سے ایوب کے آمرانہ آرڈیننسوں سے زیادہ بدتر ۔ زیادہ مہلک ۔ زیادہ ناقابل عمل اور زیادہ ناپسندیدہ بل ہے کیوں کہ اس آمریت کے ساتھ یہ تمام مروجہ اقدامات کے تقاضوں کو برقرار رکھے گا جن کے باعث یہ قوانین اور یہ آرڈیننس منسوخ کرنے کا مطالبہ ہے جس کی وجہ سے عوام اس کی منسوخی کا مطالبہ کررہے تھے ۔ جناب والا ہم معترض تھے اور ہم مدعی تھے کہ ان آرڈیننسوں کی برائیاں ختم کی جائیں ۔ اس کی بدعتیں منسوخ کی جائیں گی ۔ ان کی غیر جمہوری اور غیر اخلاقی provisions کو تبدیل کیا جائے ۔ اور ایک ایسا بل پیش کیا جائے جو واقعی ہماری جمہوریت کا دعویدار ہو اور اس حکومت کے شایان شان ہو ۔ کہا یہ گیا تھا مگر ان بلوں اور آرڈیننسوں کی جتنی برائیاں جتنی خامیاں جتنی بدعتیں اور نقائص تھے ان سب کو بعینہ برقرار رکھا گیا ہے اور ان کی جو اچھائیاں تھیں جو

خوبیاں تھیں جو ان کا امتیاز تھا ان میں جو بہتر پہلو تھے ان سب کو ختم کر دیا گیا ہے اور اس طرح ہم کہنے پر مجبور ہیں ۔

ایک مشکل سے تو مر مر کر ہوا تھا جینا
پڑ گئی اور یہ کیسی میرے اللہ نئی بات

آوازیں ۔ مکرر ۔ مکرر ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ مشاعرہ نہیں ہو رہا ہے

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ حکومت اور یہ پارٹی ماضی کے آمرانہ دور کی نفی پر برسر اقتدار آئی تھی اس نے نئے جمہوری تقاضوں اور نئے شعوری مطالبوں کو نہ صرف پیش نظر رکھنا ہے بلکہ عملی جامہ بھی پہنانا ہے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ حکومت اپنی پارٹی کے عہدو پیمان اپنے نظریات اور اپنے وعدوں سے یکسر منحرف ہو کر زیادہ تر ایوب کی آمریت کی تتمہ ضمیمہ بن کر رہ گئی ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب میں آپکو interrupt نہیں کرنا چاہتا ہوں تقریر کو generalise کرنے کی بجائے بل سے اس کا جوڑ کیجئے ۔

سید تابش الوری ۔ آپ نے بھی اور معزز ارکان نے بھی اس بل کا مطالعہ کیا ہوگا اس لیے میں ان کلاززکا حوالہ دے سکتا ہوں موازنہ کر سکتا ہوں لیکن اس کے باوجود میں نے اپنے آپ کو صرف اصولی کلاززتک محدود رکھا ہے اور میں انشا اللہ آپ کی صدارت میں اپنے خیالات کو اس بل کی دفعات کے قریب تر رکھنے کی کوشش کروں گا جو ہمارے لیے سب سے زیادہ نا پسندیدہ اور مہلک ثابت ہو سکتی ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ جانتے ہیں کہ دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک میں تعلیمی اہمیت کے پیش نظر قوم کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنے کی خاطر بڑے بڑے تعلیمی اداروں کو ہر قسم کے جبر اور سیاسی اثر سے ماورا رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ وہ وقتی سیاسی ضرورتوں وقتی اور حکومتی مفادات اور ہنگامی تقاضوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک ایسی مستقل تعلیمی پالیسی پر عمل پیرا رہیں جو قوم کے تعلیمی مستقبل کو تمام

ہنگاموں اور تمام بحرانوں سے الگ رکھ کر پورا کرسکیں ۔ جناب والا ۔ اسی لیے ہماری نئی تعلیمی پالیسی میں یونیورسٹیوں اور ثانوی تعلیمی بورڈوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختار بنانے کی ضرورت پر ہمیشہ زور دیا جاتا ہے لیکن ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ اس بل کے ذریعے ثانوی تعلیمی بورڈوں کی وہ رہی سہی آزادی اور بچی کھچی خود مختاری بھی سلب کر دی گئی ہے جو انہیں پہلے سے حاصل تھی ۔ جو انہیں آمریت نے بخشی تھی اسے ہماری اس نام نہاد جمہوریت نے ہم سے چھین لیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ دور عارضی ہوتے ہیں ۔ حکومتیں آتی اور جاتی رہتی ہیں لیکن ہم جو قانون سازی کر رہے ہیں اس سے ہمارے ملک ، ہماری قوم اور ہمارے صوبے کا عظیم مستقبل وابستہ ہے اور اگر ہم نے آج اپنی ذمہ داریاں پوری نہ کیں تو یاد رکھیں کل پوری قوم کے سامنے آپکو نہ صرف جواب دینا پڑے گا بلکہ اس احتساب کا بھی سامنا کرنا پڑے گا جس کے لیے پوری قوم اب تیار نظر آتی ہے

(حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

..... جناب والا ۔ اس خود مختاری پر اور ان ثانوی بورڈوں کی آزادی پر سب سے زیادہ ضرب کاری یہ لگائی ہے کہ پہلے ان بورڈوں کی کنٹرولنگ اتھارٹی ، ہیئت حاکمہ اور ہیئت منتظمہ گورنر ہوا کرتا تھا یا اس کا نامزد کردہ کوئی نمائندہ ہوا کرتا تھا لیکن اس بل کے ذریعے ، اس قانون کے ذریعے گورنر کی جگہ وزیر تعلیم کو ہیئت منتظمہ کا درجہ دے دیا گیا ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ گورنر ایک غیر سیاسی شخصیت ہوا کرتا ہے .....

وزیر تعلیم ۔ آج تک تو غیر سیاسی رہے ہیں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ، آپ جن قوانین کی بات کر رہے ہیں اس زمانے میں

He used to be the real executive authority .

میاں منظور احمد وٹو : جناب والا ! وہ اپنی تقریر میں اس کا جواب دے سکتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ آپ کو معلوم ہے کہ جس زمانے کی میں بات کر رہا ہوں اس میں یہ درست ہے کہ گورنر غیر دستوری طور پر یا دستوری طور پر

زیادہ اختیارات کا حامل ہوتا تھا لیکن اس زمانے میں بھی وزیر اعلیٰ اور وزیر تعلیم تھے اور اس زمانے میں بھی کیبنٹ مشترکہ ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتی تھی لیکن گورنر کو اس لیے مقرر کیا گیا تھا ، گورنر کو اس کی کنٹرولنگ اتھارٹی اس لیے مقرر کیا جاتا تھا کہ ۔ ۔ ۔

مسٹر لذر حسین منصور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ! میں آپ سے یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ اس زمانے میں جو گورنر یا وزیر اعلیٰ تھے تو وہ آئینی بات تھی اور اگر انہیں اختیارات حاصل تھے تو کیا آج کل کے گورنر اور وزیر اعلیٰ کو وہی اختیارات حاصل نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ وزیر تعلیم کی بجائے یہ اختیارات وزیراعلیٰ کو دینا چاہتے ہیں ؟

مسٹر لذر حسین منصور ۔ جناب والا ! میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ آج کل یہ اختیارات کس کے پاس ہیں ، یہ ہمیں کہیں سے معلوم نہیں ہو سکا ۔ یہ ایک بڑا اہم نکتہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ سارا دن تو مجھ سے ان کے اختیارات کے بارے میں شکایات کرتے رہتے ہیں ۔

سید قابض الوری ۔ جناب سپیکر ۔ کنٹرولنگ اتھارٹی کے طور پر گورنر کی تقرری کا بنیادی فلسفہ یہ تھا کہ گورنر چونکہ مرکز کے نمائندے ہوتے تھے تو اس حیثیت سے وہ غیر جانبدار ہوتے تھے اور وہ سیاسی آلائشوں اور ضرورتوں سے بالاتر اہم منصب پر فائز ہوتا ہے اس لیے یونیورسٹی کا چانسلر بھی گورنر کو مقرر کیا جاتا رہا ہے اور آج بھی گورنر ہی چانسلر کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اس وجہ سے ان ثانوی بورڈوں کی خود مختاری اور آزادی کو برقرار رکھنے کے لیے اور اسے سیاسی جماعتوں اور حکمران پارٹی کے مفادات سے بے نیاز رکھنے کے لیے گورنر کو کنٹرولنگ اتھارٹی کا درجہ دیا گیا ہے لیکن موجودہ حکومت ، موجودہ حکمران پارٹی چونکہ ہر معاملے میں سیاسی مخالفت کو سب سے زیادہ اہمیت دیتی ہے اس لیے اس نے یونیورسٹی میں چانسلر کے ساتھ ایک پروچانسلر بنا کر چور دروازہ کھول دیا اور اب گورنر کو کلیتاً ان

بورڈوں کے انتظام و انصرام سے الگ کر کے وزیر تعلیم کو براہ راست اس کا کنٹرولر بنا دیا گیا ہے تاکہ یہ تعلیمی ادارے اور یہ ثانوی تعلیمی بورڈ ان کے چشم ابرو کے اشارے پر اور ان کے سیاسی تقاضوں کی تکمیل کے لیے کام کرتے رہیں ۔ جناب سپیکر ۔ پہلے بورڈ کے چیئرمین کی تقرری ، جو بورڈ کا اہم ترین منصب دار ہوتا ہے ، گورنر کرتا تھا ۔ پرانے آمرانہ عہد میں گورنر کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ بورڈ کا چیئرمین تقرر کرے لیکن اب یہ ذمہ داری وزیر تعلیم کے ناتواں کندھوں پر ڈال دی گئی ہے ۔ ۔ ۔

وزیر تعلیم ۔ میرے کندھے اتنے ناتواں نہیں ، آپ اپنے کندھوں کی بات کریں ۔

سید تابش الوری ۔ پہلے بورڈ کا چیئرمین تین یا چار سالوں کے لیے مقرر کیا جاتا تھا تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ یکسوئی کے ساتھ ، زیادہ تحفظ کے ساتھ اور زیادہ اعتماد کے ساتھ ایک مناسب عرصے تک خدمات انجام دے سکے ۔ اب چار سالوں کی بجائے تین سال کر دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ پہلے آمرانہ دور میں یہ کہا گیا تھا کہ چیئرمین کی دوبارہ تقرری ہو سکتی ہے اگر وہ بہتر کام کرے ۔ ۔ ۔

مسٹر چڈ اشرف ۔ جناب سپیکر ۔ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے گنتی کی گئی کورم ہے ۔ سید تابش الوری اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ پرانے آمرانہ قانون کے تحت بورڈ کا چیئرمین دوبارہ مقرر کیا جاسکتا تھا بشرطیکہ وہ زیادہ بہتر صلاحیت کے ساتھ اور زیادہ اہلیت کے ساتھ بورڈ کے فرائض انجام دے سکے لیکن اب کلیتاً اس بات کی ممانعت کر دی ہے کہ بورڈ کا چیئرمین مقررہ میعاد پوری کرنے کے بعد دوبارہ مقرر نہیں کیا جا سکے گا اور اس سے جناب والا ۔ نہ صرف یہ کہ عدم تحفظ پیدا ہو گا بلکہ باصلاحیت فرد اپنے ایک مختصر میعاد ملازمت میں اپنی کنٹرولنگ اتھارٹی کو خوش کرنے کے لیے کام کرے گا کیونکہ اس بل کے ذریعے یہ کلاز رکھی گئی ہے کہ کنٹرولنگ اتھارٹی اس کی میعاد کو کم تو کر سکتی ہے لیکن بڑھا نہیں سکتی ۔

جناب والا ۔ اسی طرح سے پہلے بورڈ کے سیکرٹری اور کنٹرولر آف ایگزامینیشن کو بورڈ مقرر کیا کرتا تھا ۔ بورڈ کو یہ اختیار تھا کہ وہ اپنی ضرورت اور اپنے معیار کے مطابق، سیکرٹری اور کنٹرولر آف ایگزامینیشنز جیسے اہم عہدوں پر مناسب افراد کا تقرر کر سکے ۔ لیکن اس بل کے ذریعے اب یہ اختیار بھی وزیر تعلیم کو دے دیا گیا ہے اور بورڈ کو جو ایک جزوی اختیار حاصل تھا ۔ اس کو اس سے بھی محروم کر دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ پھر اس بل کے ذریعہ اور انتظامی اختیارات کے ذریعے ثالوی تعلیمی بورڈوں میں ڈیپوٹیشن پر افراد کو متعین کرنے اور افسروں کو مقرر کرنے کا ایک نیا چور دروازہ کھول دیا گیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ جس شخص پر بھی اپنی نظر التفات فرمائیں جو بھی ان کا منظور نظر ہو اسے کسی استبداد ، کسی علمی قابلیت اور کسی معیار کا تعین کیے بغیر بورڈ کے کسی بھی عہدے پر فائز کر سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ان ڈیپوٹیشن پر مقرر کردہ افراد کو ذاتی اور سیاسی پسند و ناپسند کی بنیاد پر منتخب کیا جاتا ہے اس لیے وہ ان تعلیمی اداروں ، ان بورڈوں میں وہی ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کا پیدا کرنا ان کی تقرری کی بنیاد تھا اور ہم دیکھ رہے ہیں جناب الا ۔ کہ موجودہ بورڈوں میں بھی ایسے لوگ مقرر کیے گئے ہیں ، ایسے افراد کو عہدے بخشے گئے ہیں جو ایک خاص سیاسی پالیسی پر عمل پیرا ہو کر ، ایک خاص سیاسی مقصد کی تکمیل کے لیے ان بورڈوں کو سیاسی جماعتوں کا تابع مہمل بنا رہے ہیں ، جو کسی صورت میں بھی پسندیدہ بات نہیں ہو سکتی ۔ چونکہ ان کو تنخواہ قومی خزانے سے ملتی ہے ، انہیں تنخواہ صوبائی خزانے سے ملتی ہے ۔ اس لیے انہیں اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ کسی پرائیویٹ یا کسی سیاسی جماعت کے لیے کام کریں ۔ جناب والا ، ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ اس ڈیپوٹیشن کے ذریعے ان ملازمین اور ان افسران کا ملازمتی تحفظ ختم ہو گیا ہے جو اس سے پہلے انتہائی dedication کے ساتھ انتہائی اخلاص ودیانت کے ساتھ آزادانہ اور خود مختارانہ فضا میں اپنے فرائض کی انجام دہی ضروری سمجھتے تھے ۔ اب ان کے نزدیک بورڈ کے مقاصد ضروری نہیں ، ان کے نزدیک اختیارات کا غیر جانبدارانہ استعمال ضروری نہیں ، بلکہ ان کے لیے ضروری یہ ہے کہ وہ کس حد تک کنٹرولنگ اتھارٹی کی خوشامد اور حکومت وقت کو خوش کرکے اپنے عہدے کو برقرار رکھ سکتے ہیں اور اپنی

ملازمتوں کا تحفظ کر سکتے ہیں ۔ یہ ایسی صورت حال ہے کہ اسے برقرار رکھا گیا اور ان بورڈوں میں ملازمتوں کا تحفظ ختم کر دیا گیا تو یاد رکھیے کہ پھر کوئی بے ضمیر اور بے اصول شخص قومی پالیسی پر عمل درآمد نہیں کر سکے گا ۔ اگر ایک شخص محض اپنے عہدے کو برقرار رکھنے کے لیے ، چند ٹکوں کے لیے اپنے قومی فرائض سے قطع نظر کرکے اپنے فرائض کو انجام دینے کی کوشش کرتا ہے تو آپ سمجھ لیجئے کہ وہ کسی وقت بھی کسی کے ہاتھ میں بھی بک سکتا ہے ۔ وہ ملک کا ایک اندرونی فرد بھی ہو سکتا ہے ، وہ ملک کا کوئی بیرونی طبقہ بھی ہو سکتا ہے ۔ آپ اگر بورڈ کی انتظامیہ کو عدم تحفظ کا شکار بنا دیں گے اور ان کے ضمیر اور دیانت کو محض منصب اور عہدوں میں تولنے لگیں گے تو یاد رکھیے کہ آپ ان سے کبھی وہ کام نہیں لے سکیں گے جو قومی اخلاص ، قومی دیانت اور قومی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر ۔ میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جن کے متعلق وہ حوالہ دے رہے ہیں وہ پڑھے لکھے لوگ ہیں وہ اپنے ضمیر نہیں بیچیں گے ۔ ان کے ضمیر بڑے بلند ہیں ۔ رونا تو ان کا ہے جو اپنے ضمیر بیچ کر آپ کے ساتھ آئے ہیں ۔

(حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر لذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر تعلیم نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر ذرا ذاتی طور پر جلوہ نمائی کا مظاہرہ کیا ہے ۔ میں وزیر تعلیم سے یہ عرض کروں گا کہ اس بل میں کنٹرولنگ اتھارٹی کے ساتھ اس میں دو ایم ۔ پی ۔ اے اپنی طرف سے رکھیں تب میں آپ کو مانوں گا ۔ چلو ہم برے ہیں ۔ میں نے یہ ترمیم دی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر تعلیم ۔ آپ کی مہربانی ۔ جسے کہیں گے رکھ دیں گے ۔

مسٹر لذر حسین منصور ۔ دوسری عرض یہ ہے کہ کم از کم ان کو سر سے لے کر پاؤں تک اپنا جائزہ لینے کے بعد یہ بات کرنی چاہیے ۔ ۔ ۔

وزیر تعلیم ۔ تم تو اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے جب سے میں اپنا جائزہ لے رہا ہوں ۔ تم تو آج یہاں آ کر بیٹھے ہو ۔ میں نے یہاں پانچ زبردست سال گزارے ہیں ۔ (قہقہے)

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ اگر انھوں نے اپنی یہ حرکات جاری رکھیں تو لاہور کالج فار وومن میں ان کا پھر گھیراؤ کراؤں گا ۔ وہ ان کے سخت پیچھے پڑی ہوئی ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے روکا ہوگا انھیں (قہقہہ)

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اس بل کے تحت بورڈوں کی ایک اہم ترین اور اساس ذمہ داری تعلیمی کورس کی ترتیب ہے اور نصاب مدون کرنا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ آپ اس بات کو ہنسی مذاق میں لے رہے ہیں ۔ آخر آپ چاہتے کیا ہیں کہ معزز ایوان میں اس طریقے سے گفتگو ہو؟ اگر آپ یہ راستہ متعین کرنا چاہتے ہیں تو ایسی بات کوئی نہیں ...

مسٹر سپیکر ۔ جواب ہو گیا ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جواب کس طرح ہو گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد ۔ اگر وہ خاموش رہتے تو میں اس میں کچھ contribute کرتا .....

مسٹر رؤف طاہر ۔ شیخ صاحب ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کا احترام کرتا ہوں .....

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی بڑی مہربانی ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ لیکن ڈنڈی تو نہ ماریں ۔ یہ تو غلط بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انھوں نے بات کہی ، انھوں نے اس سے چڑھ کر بات کر دی ہے ۔ حساب برابر ہو گیا ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ ان کے بارے میں بات نہیں کی ۔ میں اپنی بات آپ کر رہا ہوں ۔ لیکن یہ طریقہ غلط ہے ۔ اگر آپ اس طریقے سے ایوان میں کارروائی جاری رکھنا چاہتے ہیں تو اسی سے بڑی بات بھی یہاں کی جا سکتی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ وہ بھی کر لینا ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو ابھی کر لیتے ہیں ۔ ایسی کیا بات ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ الوری صاحب کی تقریر ممبران کو پہلے تو بڑی پسند آرہی تھی ، اب کیوں نہیں آ رہی ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ وزیر تعلیم کو نہایت مودبانہ طور پر یہ سمجھایا جائے کہ اب وہ جس منصب پر فائز ہیں وہ وہ نہیں ہے جس پر وہ پہلے فائز تھے ۔ اب ان کا مقام اس سے زیادہ سنجیدہ ہے ...

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر ۔ اب وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں پہلے منصب پر فائز نہیں ۔ مجھے بتائیں تو سہی ۔ ابھی کل تو وہ یہاں پر آئے ہیں آج انہوں نے مجھے دیکھ بھی لیا ۔ کمال ہو گئی ہے الوری صاحب ۔

سیدتابش الوری ۔ جناب والا ۔ وزیر باتدبیر پہلی دفعہ آئے ہیں اس لئے انہیں زیادہ تحمل زیادہ متانت کا مظاہرہ کرنا چاہیے ۔ تاکہ اس ہاؤس کی فضا کو زیادہ خوشگوار رکھا جا سکے ۔ جناب والا ۔ میری تقریر میں بے موقع محل ۔ interruption پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ اور فقرہ بازی بھی کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ہم نے تو ان کو تقریر کرنے سے نہیں روکا ۔ جناب والا ۔ یہ اپنے منصب سے ہٹ کر رہے ہیں اس کے لیے میں پوائنٹ آف آرڈر پر بھی کھڑا ہو سکتا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ توجہ تو مبذول کروا سکتے ہیں ؟ ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ممبران بھی لطف اندوز ہو رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ انہوں نے اسی طرف بیٹھنے والے ممبران کو بے ضمیر کہا ہے ۔ جو سراسر زیادتی ہے ۔ اور یہ معاملہ یہیں سے شروع شروع ہوا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں نے تو ضمیر کو define ہی نہیں کیا ۔ اپنی اپنی ضمیریں ہیں ہر شخص اپنی ضمیر کے متعلق خود ہی جانتا ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ ہم ان کی بزرگی اور سفید بالوں کا خیال کرتے ہوئے معاملہ انہی پر چھوڑتے ہیں ۔ ہمیں ان کے تقدس کا خیال ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سفید بالوں کے باوجود آپ نے کوئی کم تو نہیں کیا ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ شیخ صاحب کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس طرح سے ہوتا رہے ؟ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو نہیں چاہتا کہ اسی طرح سے ہوتا رہے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ آپ اس طرح سے دائرے نہ کھینچیں کہ ہمیں قید کر دیں اور حزب اقتدار کو کچھ نہ کہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں نہیں یہ بات نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اگر اجازت ہو تو میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر تعلیم کو شیریں زبان میں address کروں ۔

وزیر تعلیم ۔ کیوں نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کوئی نظم سنائیں گے یا شعر ۔

سیدتابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ شعر عرض کئے دیتا ہوں ۔

آپ ہی اپنے رویہ پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

مسٹر سپیکر ۔ مزہ نہیں آیا ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ میں سنا دیتا ہوں ۔

وقت کی کوکھ سے منصور جنم لیتے رہیں گے
جب تک زندہ ہیں سولی پر چڑھانے والے

ایک آواز ۔ جب تک زندہ ہیں سولی پر چڑھنے والے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب آپ تشریف رکھیں شعر تو ہو گیا آپ نے اجازت مانگی تھی مگر بغیر اجازت کے ہی یہ ہو گیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اس بل کے تحت واضح طور پر بورڈ کے اختیارات متعین کئے گئے ہیں ۔ اس میں کہا گیا ہے کہ بورڈ اعلیٰ ثانوی تعلیم کا انتظام اور syllbus بھی مرتب کرے گا ۔ بورڈ کو یہ بھی اختیار حاصل ہوگا کہ اعلیٰ ثانوی تعلیم ۔ ثانوی تعلیم ، پاکستان کی کلاسیکی زبانوں کے امتحان اور دیگر اس قسم کے امتحانات کا انتظام کرے گا ۔ اور ان امتحانوں کے لیے کورس بھی مرتب کرے گا ۔ ان کی منظوری کے لیے شرائط بنائے گا ۔ ان کے علاوہ بعض ایسے اختیارات بھی ہیں جن کے تحت امتحانات کرائیں گے اور سکولوں کے داخلے ہوں گے ۔ اس کے علاوہ بعض تعلیمی ضرورتوں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے ۔ جناب سپیکر ہم اس کی تفصیلی بحث تو اس وقت کریں گے جب ہر کلاز پیش ہوگی ۔ مگر اس وقت ان مقاصد پر ایک ضروری اظہار کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ اس اختیار کے تحت نصاب کی تیاری ہے ۔ سکولوں کے لیے نصاب تجویز کرنا ہے ۔ جناب والا ۔ بنیادی طور پر یہ بورڈ کی ذمہ داری تجویز کی گئی ہے ۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ثانوی تعلیم کے لیے نصاب مرتب کرے اور اس پر عمل درآمد کروائے ۔ لیکن عملاً جو صورت حال موجود ہے وہ یہ ہے کہ بورڈ کی ذمہ داری محض کاغذی ہے ۔ اس سے پہلے موجودہ قانون میں بھی بورڈ کی یہی ذمہ داری تھی ۔ اولاً تو یہ محکمہ تعلیم کا ایک cell کرتا ہے ۔ جو محکمہ کا ایک اہم حصہ ہے ۔ جس کا بورڈ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بورڈ اب تعلیمی اداروں کی بجائے امتحانی اداروں کی شکل اختیار کر گئے ہیں ۔ ان کا کام عملاً یہ رہ گیا ہے کہ وہ امتحانات لیے اور امتحانات کا انعقاد کرے ۔ سرٹیفکیٹ اور ڈپلومے جاری کر سکے ۔ حالانکہ اس کی اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ان اداروں اور سکولوں کے لیے نصاب مرتب کرے اور ایسا نصاب مرتب کریں جو اسلامی و دینی اقدار ، اور ملک کی ضرورت کے عین مطابق ہو ۔ جناب والا ۔ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں ۔ اگر یہ کہوں کہ اس بل میں بورڈ کی حیثیت اس معاملے میں محض کاغذی ہے اور اس صورت کو برقرار رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ یہ جناب والا ۔ کسی طرح سے بھی پسندیدہ نہیں ہے ۔ جناب والا ۔

آٹھویں جماعت تک بلا شبہ نصاب کی تیاری حکومت کے ذمہ ہے مگر نویں جماعت سے بارھویں جماعت تک یہ ذمہ داری بورڈ کی ہے جس سے اسے دانستہ طور پر محروم کر دیا گیا ہے ۔ نتیجہ یہ ہے کہ طلباء جو نصاب پڑھ رہے ہیں اس کا ہمارے قومی تشخص ، ضروریات اور نظریات کی اساس سے کوئی موثر تعلق نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ جب تک ہم قانون سازی کے وقت قانون سازی کے مقصد اور روح کو ، ان کے مقاصد کو ان کے عملی پہلوؤں کو سامنے رکھ کر طے نہیں کریں گے ۔ اس وقت تک قانون پر کلیتاً عمل نہیں ہوگا ۔ جناب والا ۔ میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں ۔ اس ایوان کے سامنے بتا دینا چاہتا ہوں کہ آپ قوم کے سامنے جواب دہ ہیں ۔ جناب والا ۔ اس وقت تک یہ قانون سازی یہ آرڈیننس بے معنی ہو کر رہ جائیں گے اور انہیں بے معنی دستاویزات کی حیثیت حاصل رہے گی ۔ جب تک حکومت بورڈوں کو آزادی اور خود مختاری کے ساتھ کام کرنے کا موقع نہیں دے گی کیونکہ اس طرح ہی بورڈ اپنے فرائض صحیح طور پر ادا کر سکتے ہیں ۔ اور اسی صورت میں بورڈ اپنے فرائض کو دیانت داری کے ساتھ ادا کرنے میں مد و معاون ثابت ہو سکیں گے ۔

جناب والا ۔ ان مقاصد میں جو کہ آپ کے سامنے میں نے بیان کئے ہیں ان میں سے ایک اہم ترین مقصد ہماری نظروں سے اوجھل رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس بل کے ذریعہ سے بورڈوں کے اختیارات یا بورڈ کے مقاصد اور اغراض میں سے کوئی ایک مقصد یا غرض ایسی لا سکیں جس کے ذریعہ سے ہم اپنی نوجوان نسل ۔ اپنے طلبا اور طالبات کے ذہنی عمل اور رجحانات کو ان کی ابتدائی تعلیم کے دوران جانچ سکیں ۔ جناب والا ۔ تمام ترقی یافتہ ممالک میں ثانوی تعلیمی نظام میں سب سے زیادہ اہمیت اس بات کو دی جاتی ہے کہ اس کے ذریعہ طلباء اور طالبات کو تعلیم و تربیت کے دوران قومی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے اور اس کے لیے ایسے طریق کار وضع کیے جاتے ہیں کہ اساتذہ ان کے مسلسل رجحانات کی جانچ پڑتال کر سکیں یا یہ دیکھتے رہیں کہ وہ زندگی کے کس شعبہ میں کیا عملی خدمت کر سکتے ہیں اور ان کا طبعی رجحان اور مزاج روح کس طرف ہے کیا وہ اچھا انجینئر اور اچھا صحافی اور اچھا ایڈووکیٹ بن سکتا ہے یا ایک اچھا سیاستدان بن سکتا ہے ۔ جب تک آپ اس ابتدائی درجہ میں ثانوی تعلیم کی سطح پر طریق کار وضع نہیں کریں گے ہم بے مقصد تعلیم کے ذریعہ ایک ایسی بڑی فوج تیار کرتے رہے رہیں جو کہ

ہمارے معاشرے میں نہیں کھپ سکے گی اور اسے روزگار نہیں مل سکے گا اور اسے اس کی صلاحیتوں کے مطابق مواقع نہ مل سکیں گے۔ ہم اب یہ کر رہے ہیں کہ کسی قسم کی پابندی کے بغیر کسی قسم کے کردار و معیار کو جانچے طلباء اور طالبات کی ایک بڑی تعداد کو فارغ التحصیل کر رہے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے جناب والا۔ کہ ہمارے طلباء اور طالبات کے سامنے کوئی عملی مستقبل نہیں ہے اور پورے صوبہ میں کوئی ایسا عملی منصوبہ موجودہ نہیں ہے کہ ثانوی تعلیم کی سطح پر ہر سال کسی مقصد کے لیے کس قسم کے طلباء کو استعمال کریں تا کہ وہ آگے چل کر زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنی صلاحیتوں اور استعداد کار کے مطابق اپنا مقام حاصل کر سکیں۔ جناب والا۔ اس وقت جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس کی وجہ سے ہمارے کروڑوں روپے کے بے جا اسراف کا ہمارے سامنے ایک تجزیہ موجود ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ بیشمار تعلیمی ادارے ایک بے مقصدیت کا شکار ہو کر طلبا اور طالبات کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں اور طلبا اور طالبات کیونکہ اپنے سامنے کوئی واضح مستقبل کوئی متعین لائحہ عمل نہیں رکھتے ہیں اس لیے ان کی دلچسپی تعلیم میں برائے نام رہ گئی ہے۔ ان کا سب سے بڑا سوال یہ بن کر رہ گیا کہ ہم ایک تو تعلیم حاصل کرنے کے سلسلے میں ان مواقع سرمایہ اور اس سہولت سے محروم ہیں۔ جو ایک ترقی یافتہ معاشرے میں ہر شہری کا ایک بنیادی حق ہوتی ہے اور دوسرا ستم یہ ہے کہ اگر وہ کسی نہ کسی صورت میں یہ سرمایہ یا یہ سہولت فراہم کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو ان کے سامنے کوئی ایسا نقشہ کوئی ایسا خاکہ نہیں ہے اور ان کے سامنے کوئی ایسا منصوبہ نہیں جس میں وہ اپنے آپ کو fit کر سکیں اور اس کے لیے اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔ اس لیے جناب والا۔ میں یہ چاہوں گا کہ اگر واقعی دیانت اور اخلاص کے ساتھ اس بل کا مقصد بورڈوں کے ذریعہ سے اس ملک کے نوجوانوں کی صلاحیتوں کو صحیح سمتوں میں استعمال کرنا ہے تو پھر ہمیں اس کے مقصد اور اختیارات میں ایک ایسے اختیار کا اضافہ کرنا ہوگا جس کے تحت بورڈ ایک ایسا طریق کار متعین

کرے گا جس کے مطابق اور جس کی روشنی میں طلبا اور طالبات کو مختلف جماعتوں میں ان کے رجحانات کا جائزہ لینے اور آئندہ مستقبل کی ذمہ داریوں کو تیار کرنے میں مدد مل سکے ۔ جناب والا ۔ میرے بعض دوستوں نے اس سے پہلے بھی اس بل کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال کیا ہے ۔ میں کوشش کروں گا کہ ان کے خیالات کو قطعی طور پر جزوی طور پر نہ دھرایا جائے لیکن میں ایک بات ضرور دھراؤں گا اور وہ یہ ہے کہ اس بل میں وزیر تعلیم کو اختیارات کی اتنی بے پناہی بخش دی گئی ہے ۔ اسے ان اداروں کا ایسا مطلق العنان آمر بنا دیا گیا ہے کہ یہ بورڈ اس کے سایہ تلے آزادی اور خود مختاری کا سانس نہیں لے سکتے ۔ جناب والا ۔ اگر اجازت دیں تو میں اس بل کو بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن بل کی بجائے بورڈ آف وزیر تعلیم ایکٹ کا نام دینا پسند کروں گا ۔ کیونکہ اس میں اختیارات کا منبع اور اختیارات کا محور اور تمام تر اختیارات کا ماخذ صرف اور صرف وزیر تعلیم کی ذات ستودہ صفات کو رکھا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ پہلے بھی یونیورسٹیاں قائم ہیں ۔ ہمارے اس صوبہ پنجاب میں پہلے بھی پانچ یونیورسٹیاں کام کر رہی ہیں ۔ اور ان میں بھی ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ یونیورسٹی کے متعلق نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ پہلے سے جو یونیورسٹیاں اور بورڈ کام کر رہے ہیں ان کا بھی بوجھ اتنا زیادہ ہے کہ وہ بھی وزیر تعلیم کے ضعیف کندھوں پر گراں ہے .....

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ ہر بات میں مجھے چیلنج کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں جی ۔ یہ تو محاورے کی بات ہے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ مسٹر سپیکر ۔ دوست ہے ۔ اختیارات کے بغیر تو وزیر کچھ بھی نہیں ہے ۔ ٹھیک ہے اگر اختیارات وزیر کو دئے گئے ہیں تو درست ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب ابھی آپ نے کچھ کہنا ہے ۔ اس بل پر ۔

سید تابش الوری ۔ جی ہاں ۔ جناب والا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اچھا تو میں اس کو فی الحال adjourn کرتا ہوں ۔

The House is adjourned till 9.00 A.M. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس 20 نومبر 1975ء بروز جمعرات نو بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا سولہواں اجلاس

جمعرات ۔ 20 نومبر 1975ء

(پنج شنبہ 15 ذیقعد 1395ء)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۙ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۙ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

پارہ ۲۲۔ سورۃ ۳۳۔ رکوع ۲ و ۳۔ آیات ۳۸ تا ۴۲

پیغمبر خدا پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں ہے جو اللہ نے ان کے لیے مقرر کر دیا ہے۔ اور جو پہلے گذر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے۔ اور اللہ کا حکم مقرر ہو چکا ہے۔ (اور وہ ایسے تھے جو اللہ کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے اور اللہ ہی حساب کرنے کے لیے کافی ہے۔ محمد مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہی ہر بات سے پوری طرح واقف ہے۔ اے ایمان والو اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور آن کے جوابات

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

گورنمنٹ کوارٹروں میں رہائش پذیر سرکاری ملازمین کی تعداد

*4996 ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ گورنمنٹ کوارٹرز چوبرجی ۔ پولچہ ہاؤس اور وحدت کالونی لاہور کے کوارٹروں میں کتنے درجہ اول ۔ دوم اور سوم کے ملازمین رہائش پذیر ہیں ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ سرکاری ملازمین کو سرکاری کوارٹرز ان کے عہدہ کی درجہ بندی کی بجائے ان کی تنخواہ کی درجہ بندی کے لحاظ سے الاٹ کئے جاتے ہیں ۔

وحدت کالونی ۔ پولچہ ہاؤس اور چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ میں جو سرکاری ملازمین رہائش پذیر ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے :-

1	2	3	4
150 روپے سے 249 روپے تک تنخواہ پانے والے	250 روپے سے 499 روپے تک تنخواہ پانے والے	500 روپے سے 999 روپے تک تنخواہ پانے والے	1000 روپے سے 1499 روپے تک تنخواہ پانے والے
495	810	406	60

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سرکاری ملازمین کو کوارٹرز کی الاٹمنٹ کے سلسلہ میں حکومت نے نارمل طریق کار سے ہٹ کر گزشتہ سال الاٹمنٹ کی ۔ اور نارمل طریقہ کار کو نہیں اپنایا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ ذرا وضاحت کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ priority basis پر جو الاٹمنٹ ہوتی ہے ۔ گزشتہ سال اس اصول سے ہٹ کر الاٹمنٹیں کی گئی ہیں ۔ اور priority basis پر حکومت کی طرف سے نامزدگی ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال الاٹمنٹ کے متعلق ہے یہ اس کا سپلیمنٹری نہیں بنتا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ 1499 روپے سے زائد تنخواہ پانے والے کسی بھی آفیسر کے پاس کوئی کوارٹر یا رہائش گاہ نہیں ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ جن تین کالونیز کے متعلق سوال پوچھا گیا ہے ان تین کالونیز میں 1499 روپے تک تنخواہ پانے والے ملازمین کو گھر الاٹ کیے گئے ہیں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ کیا وزیرموصوف بیان فرمائیں گے کہ ان کوارٹرز پر ملازمین قابض ہو گئے ہیں یا ان کو گورنمنٹ نے یہ الاٹ کیے ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ یہ ان کو باقاعدہ الاٹ کیے گئے ہیں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ الاٹمنٹ کن basis پر کی جاتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سپلیمنٹری نہیں ہے ۔ دراصل main question کا supplementary ہوتا ہے ۔ supplementary کا supplementary نہیں ہوتا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ یہ سپلیمنٹری اس لیے بنتا ہے کہ یہ سوال ہے کوارٹرز کی الاٹمنٹ کے متعلق ۔ اس لیے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ الاٹمنٹ کن basis پر ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال کوارٹرز کی الاٹمنٹ کے طریق کار کے متعلق نہیں ہے یہ سوال ہے کہ کوارٹرز کس کس کو الاٹ کیے گئے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ اجازت ہے جناب والا ۔ اگرچہ یہ سپلیمنٹری نہیں بنتا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ سوال اس طرح سے نہ کریں کہ طریق کار کیا ہے ۔ تو میں دوسرے طریقے سے عرض کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا کوئی عزیز رشتہ دار ان کوارٹرز میں نہیں رہتا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ تو جناب والا ۔ یہ میرا سپلیمنٹری بنتا ہے کہ گورنمنٹ کس طریقہ سے کوارٹرز کی الاٹمنٹ کرتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ویسے یہ ایک independent سوال ہے ۔ اور جو ضمنی سوال پوچھا گیا ہے اصل سوال سے زیادہ وسیع ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ وہ جواب دینا چاہتے ہیں لیکن آپ نہیں چاہتے کہ وہ جواب دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ٹھیک ہوگا مگر کچھ میرے فرائض میں بھی شامل ہوتا ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ آپ کے فرائض میں یہ دیکھنا ہے کہ آیا یہ ضمنی سوال بنتا ہے یا نہیں ۔ اگر آپ اصل سوال پر اچھی طرح غور فرمائیں تو مجھے یقین ہے کہ آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ یہ ضمنی سوال بنتا ہے اور وزیر موصوف کو اس کا جواب دینا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ قائد حزب اختلاف سے میں یہ استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ جب سے وہ اپنے عہدے پر تشریف لائے ہیں غالباً انہوں نے آج پہلی مرتبہ ضمنی سوال کیا ہے ۔ تو اگر میں اس سے پہلے ایک اور فاضل رکن کو یہ نہ بتا چکا ہوتا کہ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا تو شائد میں تھوڑا سا درگزر کر لیتا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میں شائد سوال نہ کرتا اگر آپ نے ان کے سوال کو rule out نہ کیا ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اچھا جی ۔ یہ سوال پھر کسی موقع پر پوچھا جا سکتا ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جن سرکاری ملازمین کے پاس اس شہر میں رہائش گاہ یا جائیداد موجود ہے ان کو بھی آپ اسی concessional rate پر مکان دیتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس میں سوال کی بنیادی نوعیت merit کی نہیں ہے ۔ اس میں اگر تو سوال یہ ہوتا کہ آپ کسی بنیاد پر دیتے ہیں اور وہ آپ کو ایک اصول بتا دیتے ۔ پھر آپ اس اصول پر سارے ضمنی سوالات کر سکتے تھے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ میں نے ضمنی سوال اسی اصول پر کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال تقریباً فگرز کے متعلق ہے کہ کتنے درجہ اول کے ۔ کتنے درجہ دوم کے اور کتنے درجہ سوم کے ملازمین یہاں رہائش پذیر ہیں ۔ سوال میں وہ element بنیادی طور پر موجود نہیں ہے کہ اس کا پرلسپل کیا ہے جس کی بنیاد پر یہ الاٹ ہوتے ہیں ۔ کیونکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی خواہش کے باوجود آپ جواب اس تفصیل سے چاہیں گے اور جو مواد آپ جواب میں چاہیں گے وہ اس وقت میرے اندیشہ کے مطابق ڈاکٹر صاحب کے پاس موجود نہیں ہوگا ۔ پرائمری سوال میں اس بات کو بالکل touch نہیں کیا گیا ۔

رائے سخاوت علی خان ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کوارٹرز کی جو الاٹمنٹ کی گئی ہیں یہ کس کس دور میں کی گئی ہیں ۔ آیا اس دور میں کی گئی ہیں یا پہلے دور میں کی گئی ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال اس میں arise نہیں ہوتا کہ کس دور میں الاٹمنٹیں کی گئی ہیں ۔ وہاں تو غالباً ایسے لوگ بھی رہتے ہیں جو پچیس پچیس برس سے وہاں رہتے ہیں ۔ اس لیے وہ دور والی بات بڑی لمبی ہو جائے گی اگرچہ میں جواب نہیں دے رہا ہوں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ اگلے سوال کے جواب میں یہ ضمنی سوال بن جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ بن جائے گا تو ٹھیک ہے ۔

سرکاری کوارٹروں کی الاٹمنٹ

*4997 ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 1963ء میں گورنمنٹ کوارٹرز چوبرجی اور وحدت کالونی لاہور میں کوارٹروں کے لیے سرکاری ملازمین کی طرف سے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں نیز ان درخواستوں کے دینے والوں میں سے کتنے ملازمین کو اب تک کوارٹرز الاٹ ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی بقایا ہیں ۔ تفصیلاً بتایا جائے ۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ گورنمنٹ کوارٹرز چوبرجی اور وحدت کالونی لاہور کے لیے سرکاری ملازمین کی طرف سے 1963ء میں 245 درخواستیں موصول ہوئیں اور ان میں سے 58 ملازمین کو کوارٹرز الاٹ کیے گئے ۔ 187 ملازمین ابھی بقایا ہیں ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ درخواستیں وصول ہوتے وقت حکومت یہ تفصیل بھی جانتی ہے کہ ان ملازمین کے پاس پہلے سے جائیدادیں موجود ہیں یا نہیں جو درخواستیں دے رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ ان کا سوال اتنا irrelevant نہیں ہے ۔ انہوں نے جو پہلے بات کہی تھی اس کو انہوں نے اسی طرح بیان نہیں کیا ۔ ان کا سوال اصل میں ان لوگوں کے متعلق ہے جن کے پاس لاہور میں اپنے مکانات موجود ہیں ۔ یہی آپ کا سوال ہے ؟

راجہ محمد افضل خان ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا سوال یہ ہے کہ کیا اس بات کی تسلی کر لی جاتی ہے کہ ان افسران کے اپنے رہائشی مکانات لاہور میں نہیں ہیں ؟

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ سوال میں بھی 1963ء ہے اور جواب میں بھی 1963ء ہے ۔ میرا خیال ہے کہ یہ 1973ء ہو گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ خیال والی بات تو وہی بتا سکیں گے ۔ کیا پتہ کہ انہوں نے 1963ء کی بات پوچھی ہو ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ آپ سوال کرنے والے سے پوچھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں کیسے پوچھوں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ misprint ہے اور یہ 1973ء ہوگا کیونکہ 1963ء کی کوئی تک نظر نہیں آتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں ۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ اگر انہوں نے 1963ء ہی لکھا ہو تو یہ بے تکا سوال ہے ۔ میں یہ تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ۔ آپ اگلا سوال دیکھیں شائد وہ 1963ء ہی چاہتے ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ سوال کے جواب میں یہ ہے کہ کسی کو accommodation ملی اور کسی کو نہیں ملی ۔ تو کیا یہ سوال نہیں پوچھ سکتے کہ اس موجودہ حکومت کا پہلی حکومت سے کیا فرق ہے کیونکہ اس وقت بھی بعض کو مکان ملتے تھے اور بعض کو نہیں ملتے تھے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس زمانے میں نواب کالاباغ صاحب اس صوبے کے گورنر تھے جس زمانے کا یہ واقعہ بیان ہو رہا ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ پہلی حکومتیں جو پیپلز پارٹی سے پہلے تھیں ۔ ان کا اس حکومت سے کتنا فرق ہے ۔

Mr. Speaker : No speeches.

آپ نے وہ سوال پڑھا ہی نہیں ۔ ان کو وہ کتاب دے دیجئے جس میں یہ سوالات لکھے ہوتے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ سوال کے جواب میں ہے کہ 1963ء میں 245 درخواستیں موصول ہوئیں ۔ اور ان میں سے 58 ملازمین کو کوارٹرز الاٹ کیے گئے ۔ 187 ملازمین ابھی بقایا ہیں ۔ تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ 1963ء کے بعد کسی کی الاٹمنٹ نہیں کی گئی کیونکہ ابھی 1963ء کی 187 درخواستیں بقایا پڑی ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ آپ نے یہ سوال admit کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ جی ہاں ۔ ان کا سوال تو بڑا relevant ہے کہ 1963ء کے بعد ابھی تک 187 درخواستیں بقایا ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ ٹوٹل جن صاحبان نے apply کیا ان میں سے 58 سیکرٹریٹ کا سٹاف تھا اور جو باقی 187 رہ گئے ہیں یہ non-secretariat سٹاف تھا ۔ تو الاٹمنٹ کا طریقہ کار یہ ہے کہ دو اور ایک کی نسبت سے سیکرٹریٹ اور non-secretariat سٹاف میں الاٹ کیے جاتے ہیں ۔ تو جن non-secretariat سٹاف نے 1962ء میں apply کیا تھا ان کو چونکہ 1963ء سے ابھی تک نہیں ملے تھے لہذا 1963ء میں apply کرنے والے لوگوں کو اس لیے نہیں مل سکے کہ ابھی 1962ء کے باقی تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اصل میں انہوں نے سوال مختلف پوچھا ہے ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ 187 ملازمین تو 1963ء میں بقایا تھے تو کیا آج بھی بقایا ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ یہ جواب تو میرے پاس نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں ہے کہ ابھی کتنے بقایا ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ 187 تو 1963ء میں بقایا تھے اس کے بعد ابھی کتنے بقایا ہیں
This is exactly the question.

وزیر خزانہ ۔ جواب یہی ہے کہ ابھی 187 بقایا ہیں جنہوں نے 1963ء میں apply کیا تھا اور یہ non-secretariat ملازمین ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بات تو ٹھیک ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ ان کا سوال یہ ہے کہ 1963ء کے امیدواروں میں سے ابھی اتنے امیدواروں کو الاٹمنٹ نہیں ہوئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ 1963ء میں جن لوگوں نے درخواستیں دی تھیں ان میں سے 245 کو ابھی تک accommodate کیا جا سکا ہے ؟

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ ان کا سوال یہ ہے کہ اتنے لوگ ابھی 1963ء کے بقایا ہیں کیا اس کے بعد یعنی 1963ء کے بعد جن لوگوں نے درخواستیں دی ہیں ان کو وہاں الاٹمنٹ کی گئی ہیں اور اگر کی گئی ہیں تو ان کو 1963ء میں اپلائی کرنے والوں پر کیوں ترجیح دی گئی ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں ان کا سوال سمجھ گیا ہوں ۔ بات یہ ہے کہ دو قسم کا سٹاف ہے ۔ ایک سیکرٹریٹ کا سٹاف ہے اور دوسرا non-secretariat سٹاف ہے non-secretariat سٹاف کی 1962ء کی اتنی درخواستیں تھیں کہ وہی ابھی تک حاصل نہیں کر سکے تو جنہوں نے 1963ء میں apply کیا ہے ان میں سے جتنے باقی ہیں آج تک باقی ہیں تاحال باقی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا سوال ذرا اس سے مختلف ہے ۔ انہوں نے اصل میں اس کو negatively put کیا ہے ۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ 1963ء کے بعد کی درخواستوں میں آیا کوئی accommodate کیا گیا ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ وہ افسران جنہوں نے 1962ء میں apply کیا تھا ابھی تک ان کو ہی پورے نہیں ملے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ الاٹمنٹ کا طریقہ کار جو خالصتاً رواز کے مطابق priority basis پر ہونا چاہیے تو کیا ایسا کیا جاتا ہے کہ out of turn بھی لوگوں کو کوارٹرز الاٹ کیے جاتے ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ جی ہاں ۔ خاص حالات میں ۔ اگر کسی کے حالات میں کوئی خاص ایسے مسئلے ہوں مثلاً یہ کہ کوئی بیمار ہو یا کسی کا مکان گر جائے یا اگر کوئی ان کے خاص معاملات ہوں تو چیف منسٹر صاحب اس خاص کیس میں اس خاص کیس کی merit کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ normally ایسے cases کی percentage کیا ہوتی ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال چاہیے کیونکہ out of turn الاٹمنٹ اصل سوال میں موجود نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جن رعایا حضرات کو ابھی تک کوارٹرز الاٹ نہیں ہوئے اس کی کیا وجہ ہے ؟ یہ تو نہیں ہے کہ لوگ بغیر ممبر کے الاٹ کراتے رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ابھی ان لوگوں کو ہی نہیں ملے جنہوں نے پہلے سے درخواستیں دے رکھیں تھیں ۔

سید تابش الوری ۔ درخواستیں مسلسل آتی رہتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ بعد کے آنے والوں کی درخواستیں آئی ہیں ان کو تو الاٹ نہیں کئے گئے ۔

سید تابش الوری ۔ بغیر نمبر لوگوں کو کوارٹر ملنے کی وجہ سے یہ لوگ باقی تو نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے تو الاٹ کرنے کا ایک تناسب بتا دیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ میں نے یہ سوال اس لیے کیا ہے کہ 1963ء میں جو حضرات باقی تھے کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں تھی کہ وہ کوارٹرز out of turn الاٹ کر دیئے گئے ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے سمجھ لیا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب میں نے سمجھ لیا ہے ایسے کیسز بہت کم ہوتے ہیں ۔ یقیناً اس طرح سے وہ لوگ محروم ہوئے ہیں لیکن وہ اتنی زیادہ تعداد میں نہیں ہوتے اگرچہ اس کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ یہ علیحدہ سوال کریں تو میں ان کو مکمل جواب دے سکتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب سوال تو بڑی وضاحت کے ساتھ پوچھا گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ کیا انہوں نے سوال تسلیم کر لیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر متعلقہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت کے پاس ایسا طریقہ کار ہے کہ جن ملازمین کے پاس اپنی رہائش گاہیں موجود ہوں یہ کوارٹر ان کو بھی الاٹ کیے جاتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ ان کا سوال یہ ہے کہ جن کے پاس اپنی رہائش گاہ موجود ہے آیا الاٹ منٹ کرتے وقت یہ تسلی کر لی جاتی ہے کہ ان کے پاس اپنی رہائش گاہ موجود نہیں ہے ۔ کیا کوئی اصول ہے کہ ان کو الاٹمنٹ نہ کی جائے جن کے پاس اپنی رہائش گاہ ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ الاٹمنٹ رولز کے مطابق کی جاتی ہے ۔

صوبہ میں کار چوری کی وارداتیں

*5162 ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب میں 1968 اور 1973 میں کتنی کاروں کی چوری کی اطلاع پولیس کو ملی ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ آج کل کار چوری کی وارداتوں میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور ان وارداتوں کے انسداد کے لیے کیا قدم اٹھایا جا رہا ہے ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) 1968—67
221—1973

(ب) یہ درست ہے کہ کار چوری کی وارداتوں میں اضافہ ہوا ہے ۔ وجوہات حسب ذیل ہیں :۔

(1) موٹر کاروں کی تعداد اور قیمت میں 1968ء کے برعکس 1973ء میں بہت اضافہ ہوا ہے ۔

(2) کاریں کھلے مقامات پر بغیر مناسب نگرانی کھڑی کر دی جاتی ہیں ۔

(3) مسروقہ کاروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے پہنچایا جا سکتا ہے اور اس طرح ان کی فروخت سے بھاری رقم مل جاتی ہے ۔ کار چوری کی روک تھام کے لیے مقامی پولیس گشت کے علاوہ مختلف اہم مقامات پر ناکہ بندی کرکے پڑتال بھی کرتی ہے ۔ حال ہی میں پولیس نے وائرلیس کے ذریعے اطلاعات کا اہتمام کیا ہے ۔ جس سے ایک مقام سے دوسرے تک جاتی ہوئی گاڑی کے بارے میں بروقت اطلاع دی جا سکتی ہے اور اس طرح گاڑی کو روکا جا سکتا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر متعلقہ بتا سکتے ہیں کتنی چوری شدہ کاریں برآمد ہوئیں ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ یہ چیز اس میں پوچھی نہیں گئی ہے یہ تو ایک الگ سوال ہوتا تو میں اس کا جواب دے سکتا ۔ اب مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ میں تو ضمنی سوال کر رہا ہوں ۔

وزیر خزانہ ۔ یہ قاعدہ نہیں ہوتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ تو بڑا obvious سوال ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ وقت لے لیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ انسدادی اقدامات موثر کئے گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب ۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ ان میں سے کتنی دستیاب ہو چکی ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ یہ میرے پاس نہیں ہے ۔

Mr. Speaker. Let the question be repeated.

صوبہ میں بنک ڈکیتی کی وارداتیں

*5163 ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بتا فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں 1968ء اور 1973ء میں بنک ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئیں اور ہر دو برس میں کتنے ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بنک ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور اس کے سدباب کے لیے کیا قدم اٹھایا جا رہا ہے ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) 1968ء میں اور 1973ء بنک ڈکیتی کی کوئی واردات نہیں ہوئی ۔

(ب) بنک ڈکیتی کی واردات میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ۔

مندرجہ بالا اعداد کے پیش نظر 1973 میں بمقابلہ 1968 کوئی اضافہ نہیں ہوا ۔ البتہ 1973 میں ایک بنک ڈکیتی کی واردات ہوئی ۔ تحقیقات کے لیے خاص عملہ تعینات کیا گیا ہے ۔ اور گشت باقاعدہ اور سخت کر دی گئی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ 1973 کی ڈکیتی کی واردات میں جو خاص عملہ مقرر کیا گیا تھا اس کی کہاں تک inprovement ہوئی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ اس میں جو عملہ مقرر کیا گیا تھا اس میں کیا inprovement ہوئی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جو 1974ء میں واردات ہوئی ہے یہ اصل سوال کا حصہ نہیں بنتا تھا ۔ میں نے یہ اضافی جواب دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے خود invite کیا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ میرے پاس اس کا جواب نہیں ہے جو آپ فیصلہ کریں ۔

سید تابش الوری ۔ یہ squad کب مقرر کیا گیا تھا ۔ کیا وہ بدستور کام کر رہا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو اسی سوال میں آ جائے گا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تو ضمنی سوال کر سکتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ نہیں کر سکتے انہوں نے کہا ہے کہ مزید دریافت کرنا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ وہ کہیں کہ اس کے لیے تیار ہیں یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ از خود جواب دیا گیا تھا یہ توقع نہیں تھی کہ اس قسم کا سوال کریں گے ۔

صوبہ کی عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کی تعداد

*5229 ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب کی عدالتوں میں 31 دسمبر 1973 کو کتنے دیوانی مقدمات پانچ سال سے زائد عرصہ سے زیر سماعت تھے ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ صوبہ پنجاب کی عدالتوں میں 31 دسمبر 1973ء تک پانچ سال سے زائد عرصہ سے زیر سماعت دیوانی مقدمات کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے ۔

نام ضلع	پانچ سال سے زائد عرصہ سے زیر سماعت مقدمات کی تعداد
1 ۔ بہاولنگر	19
2 ۔ بہاولپور	44
3 ۔ کیمبلپور	45
4 ۔ ڈیرہ غازی خان	13
5 ۔ گوجرانوالہ	166
6 ۔ گجرات	354
7 ۔ جھنگ	61
8 ۔ جہلم	42
9 ۔ لاہور	1996
10 ۔ لائل پور	93
11 ۔ میانوالی	20
12 ۔ ملتان	210
13 ۔ مظفر گڑھ	55
14 ۔ راولپنڈی	156
15 ۔ رحیم یار خان	100
16 ۔ ساہیوال	165
17 ۔ سرگودھا	138
18 ۔ شیخوپورہ	46
19 ۔ سیالکوٹ	487
میزان	4,210

چوھدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیرموصوف یہ فرمائیں گے کہ جو جواب آج دیا جا رہا ہے کیا اس میں آج تک کے اعداد و شمار شامل کیے گئے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے پوچھا ہے کہ 31 دسمبر 1973ء تک کتنے مقدمات زیر سماعت تھے ۔

چوھدری علی بہادر خان ۔ میں نے یہ سوال 31 دسمبر 1973ء تک ہی پوچھا تھا اس کا جواب ایک سال کے بعد آ رہا ہے ۔ اس لیے میں نے پوچھا ہے کہ کیا آج تک کے اعداد و شمار اس میں شامل کیے گئے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ جواب اتنی دیر کے بعد آنا نہیں چاہیے تھا ۔ اس دوران میں تو کئی سیشن ہو چکے ہیں ۔

چوھدری علی بہادر خان ۔ جناب ۔ یہ جواب اب آیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ نے بعد میں پوچھا ہوگا ۔ یہ تو 1975ء کا آخر ہے آپ بھی تھوڑی سی احتیاط کر لیا کریں ۔ آپ سال بعد کی تاریخ ڈال دیا کریں ۔ اگر آپ دس سوال دے دیں پھر تو واقعی ایک سوال کا جواب دسویں سال کے بعد آئے گا ۔ یہ ایک term نہیں ، یہ ایک مضمون کے متعلق ہے ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ سیالکوٹ میں 485 اور گجرات میں 356 مقدمات ہیں ۔ تو ان ہر دو اضلاع میں میں اتنی زیادتی کیوں ہے جب کہ لاہور جیسی آبادی رکھنے والے دوسرے شہروں میں مقدمات کی تعداد اتنی زیادہ نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ جناب ۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا وہاں کوئی خاص حالات ہیں یا کوئی اور وجہ ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ اصل میں سول کیس ہیں یا دوسرے کیونکہ سول کورٹ ہائی کورٹ کے ماتحت ہیں اور ان کی کارگزاری کے متعلق شاید نہ تو ایگزیکٹیو اور نہ ہی لیجسلیچر کچھ کر سکتی ہے ۔

وزیر قانون ۔ ویسے اس کے متعلق چوھدری امان اللہ لک ہی بتا سکتے ہیں کیونکہ وہ گجرات کے رہنے والے ہیں ۔ ان دونوں اضلاع میں زمینوں کے

مقدمات بہت زیادہ ہوتے ہیں اور بڑے الجھے ہوئے ہوتے ہیں اور کئی کئی سالوں تک چلتے رہتے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب ۔ یہی تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا وجہ ہے اور کیا خاص حالات ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سوال مناسب نہیں
I wouldn't like that question to be asked.
جس میں ہائی کورٹ کی سپرویژن پر کچھ رائے دے سکیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرے ضمنی سوال میں قطعاً کوئی ذکر نہیں کہ ہم ہائی کورٹ کی کارکردگی پر کوئی بات کرنی چاہتے ہیں ۔ جیسے کہ وزیر قانون نے یہاں کہا ہے کہ وہاں کے مخصوص حالات ہیں ۔ تو یہی میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ سیالکوٹ میں کیا خاص صورت حال ہے کہ وہاں 487 مقدمات التوا میں پڑے ہیں اور انہیں پانچ سال سے بھی زیادہ عرصہ ہو گیا ہے ۔ کچھ قیافہ شناسی کیجئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو قیافہ شناسی والی بات ہے ۔

وزیر قانون ۔ یہ اس لیے ہے کیونکہ سیالکوٹ میں چھوٹی ہولڈنگز ہیں ۔

میاں خان محمد ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ حکومت نے ان طویل المیعاد مقدمات کو نپٹانے کے لیے کونسے اقدامات کیے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ ہم تو سول ججوں کی تعداد میں اضافہ کر سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا سول ججوں کی تعداد بھی ہائی کورٹ کی سفارش پر ہوتی ہے یا آپ مقرر کرتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ ان کے اخراجات ہم دیتے ہیں اور اس سال ہم 40 فالتو سول جج مقرر کر رہے ہیں ۔ اس سے پچھلے سال یعنی 75 - 74 میں بھی 14 سول جج مقرر کیے گئے تھے ۔ 74 - 73 میں 24 مقرر کیے گئے ۔ تو ان کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے لیکن اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو خود سوال کرنے والے فاضل ممبر کو معلوم ہیں کیونکہ وہ خود ایک وکیل ہیں ۔

طوالت کی ایک وجہ تو آبادی کی زیادتی ہے اور اسی وجہ سے مقدمات کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اکثر گواہوں کو مدعی اور مدعا علیہ پیش نہیں کرتے اور اور اکثر وکیل صاحبان مقدمات میں بعض اوقات اپنی دوسری مصروفیات کی وجہ سے التوا مانگ لیتے ہیں یا ایک عدالت سے دوسری عدالت میں مقدمہ تبدیل کرا لیتے ہیں جو قانون کے مطابق ہوتا ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سوال کو التوا میں رکھ لیں اور اس کا جواب بعد میں دے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سوال کا جواب اور زیادہ تفصیل سے نہیں دیا جا سکتا اور جو واقعات بیان کیے گئے ہیں وہی ٹھیک ہیں ۔ کیونکہ اس میں پھر surmises آ جائیں گے اور اندازے آ جائیں گے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ یہ بات تو صحیح ہے کہ سول کورٹ ہائی کورٹ کے ماتحت ہیں لیکن اس میں ایک اور اہم بات ہے جسے آپ ملحوظ خاطر رکھیں کہ اگر ہائی کورٹ یہ سمجھے کہ اس وقت اتنے ججوں کی ضرورت ہے تو ...

مسٹر سپیکر ۔ اگر اس طرح سوال ہو تو میں اس کی اجازت دوں گا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ آپ میری بات تو سنیں ۔ حکومت نے اپنی مالی حالت کے پیش نظر یہ بھی دیکھنا ہے کہ کیا اتنی تعداد میں حکومت سول جج مقرر کر بھی سکتی ہے یا نہیں ۔ اگر اس وجہ سے مقدمات کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور زیادہ سول ججوں کی ضرورت ہے لیکن حکومت کی مالی حالت اس بات کی اجازت نہیں دیتی تو ...

مسٹر سپیکر ۔ سول کیسوں میں تو حکومت کی مالی حالت لمبی چوڑی متاثر نہیں ہوتی کیونکہ حکومت کو فیس کورٹ کے طور پر اخراجات مل جاتے ہیں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ تو پھر اس کی صاف وجہ یہ ہے کہ سول ججوں کی تعداد کم ہے اور مقدمات میں اضافہ ہو گیا تو یہ سوال پوچھا جا سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ آپ اس طرح پوچھیں کہ کیا یہ بات درست ہے ۔ اس میں جہاں تک میرا خیال ہے وہ یہ ہے کہ ان کی تعداد تو ہائی کورٹ

متعین کرتا ہے کہ وہ کتنے ہونے چاہیں ۔ وزیر قانون سے یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ بات ٹھیک ہے کہ اتنے زیادہ مقدمات زیر سماعت ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سول ججوں کی تعداد کم ہے اور جتنے سول جج ہائی کورٹ نے حکومت سے چاہے ہیں اتنے سول جج فنڈ نہ ہونے کے باعث حکومت نہیں دے سکتی ؟

وزیر قانون ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ پچھلے سال بھی ایسا ہوا تھا کہ جتنی آسامیاں تھیں اور جتنے امیدوار پبلک سروس کمیشن سے کامیاب ہو کر آئے تھے وہ سب رکھ لیے تھے حالانکہ آسامیاں کم تھیں ۔ اس سال بھی پبلک سروس کمیشن کو جتنی آسامیوں کے لیے کہا گیا تھا پاس شدہ امیدواروں کی تعداد سے زیادہ ہے ۔ تو یہ مسئلہ اب بھی حکومت کے زیر غور ہے کہ ہائی کورٹ کی طرف سے جتنے مانگے گئے تھے اس سے زیادہ تعداد میں امیدوار پاس ہو چکے ہیں تو ان سب کو رکھ لیا جائے ۔ تو جتنی آسامیاں حکومت کے پاس ہوتی ہیں انہیں پر رکھ دیا جاتا ہے بلکہ پچھلے سال اس سے بھی زیادہ پر کی گئیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس سوال کا جواب تشنہ ہے ۔ اس سال 40 سول جج رکھے گئے ہیں یعنی یہ 76 - 1975ء میں رکھے گئے ہیں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب ۔ جیسے کہ وزیر خزانہ نے فرمایا ہے اس سوال کا جواب ابھی تشنہ ہے ۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ جتنی آسامیاں ہوتی ہیں انہیں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پر کر لیا جاتا ہے ۔ سوال پھر وہی ہے کہ کیا سول ججوں کی مزید ضرورت ہے اور کیا ہائی کورٹ نے زیادہ سول ججوں کو مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تھا اور حکومت اسی حد تک اس مطالبے کو پورا کر سکی ہے یا نہیں ۔ تو یہ دو الگ الگ سوال ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا سوال بنیادی طور پر یہ تھا

What is the number of Civil Judges which has been asked for by the High Court and the number of Civil Judges appointed?

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ہائی کورٹ سے مشورہ کر کے نئے سال کے بجٹ میں ہم نے 40 ایڈیشنل سول ججوں کی آسامیوں نکالی ہیں اور سال یعنی 76 - 1975ء میں ان کی بھرتی ہوگی ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ہائی کورٹ نے صرف 40 آسامیاں ہی مانگی تھیں یا زیادہ مانگی تھیں اور آپ نے ان میں سے صرف 40 منظور کی ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ میں نے کہا ہے کہ ہم نے اس سے مشورہ کیا ہے اور ہمارے اور ان کے خیال میں اگر ہم انہیں اپنے والی وسائل کے مطابق اتنے سول جج دے دیں تو کام چل جائے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے دریافت کروں گا کہ کیا محکمہ قانون کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے جس کے پیش نظر سول ججوں کی کمی کے ساتھ ساتھ سول ٹریبونل بنا کر مقدمات کو جلد نمٹایا جا سکے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال نہیں آ سکتا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ سوال محکمہ قانون سے متعلقہ ہے کہ آیا ان کے زیر غور مقدمات کو جلد نمٹانے اور ججوں کی کمی کو پورا کرنے کے لیے کوئی تجویز ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال پوچھیں ۔ یہ تو آپ نے ایڈمنسٹریشن کے متعلق سوال پوچھا ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ کیا یہ درست ہے کہ سول ججوں کو سٹینو مہیا کر کے ان کی کارکردگی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے اور اتنے ہی مقدمات جو اس وقت زیر سماعت ہیں ، اتنی ہی تعداد میں نمٹا سکتے ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ یہ بات کسی حد تک درست ہے اور ہم اس پر غور بھی کر رہے ہیں ۔

ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ان مقدمات کی تاخیر کی ایک بہت بڑی یہ بھی ہے کہ سب ڈویژنوں پر سول جج مقرر نہیں ہیں ۔ کیا کوئی ایسا منصوبہ تجویز زیر غور ہے کہ تمام پنجاب میں تمام سب ڈویژنوں پر سول جج مقرر کیے جائیں ؟

وزیر خزانہ ۔ ان کی تقرری تو ہائی کورٹ کرتی ہے ۔ جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں کر دیے جاتے ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ سپلیمنٹری سر ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائیں گے کہ اس لمبی چوڑی فہرست میں جو کہ سینکڑوں اور ہزاروں کی ہے ، جو کہ پانچ سالہ پینڈنگ مقدمات ہیں اور میانوالی میں سب سے کم مقدمات پینڈنگ ہیں تو کیا انہوں نے میانوالی کو جو بلیک لسٹ کیا ہوا ہے اور عام طور پر جسے سزا کے طور پر بھیجنا ہوتا ہے ، اس افسر کو میانوالی بھیجا جاتا ہے تو کیا اس لسٹ سے آپ میانوالی کو خارج فرمائیں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں سمجھا کہ آپ شاید یہ کہنے لگے ہیں کہ اتنی کم تعداد کیوں ہے ؟ (قہقہے)

وزیر خزانہ ۔ قطعاً بلیک لسٹ نہیں ہے ۔ میانوالی نہایت خوشگوار علاقہ ہے ۔ میں بھی وہاں جاتا ہوں ، کوئی ڈاکٹر ، انجینئر یا کوئی افسر وہاں سے آنا نہیں چاہتا ۔ کرنل صاحب اتنی اچھی مہمان نوازی کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب ، آپ بلاتے ہی نہیں ۔ بلائیں تو جائیں ۔

صوبے کے لیے کاروں کا کوٹہ

*5614 ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ رواں مالی سال میں صوبہ کو کتنی کاروں کا کوٹہ ملا ۔ ان کاروں میں سے ممبران اسمبلی کے علاوہ باقی کاریں کن افراد کو کس قیمت پر تقسیم کی گئی اور کیا ان سے رقوم یک مشت وصول کی گئیں یا اقساط میں ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ رواں مالی سال میں صوبہ پنجاب کو کاروں کا کوئی کوٹہ مختص نہیں کیا گیا ماسوا چار گاڑیوں کے جن میں تین ٹیوٹا کراؤن اور ایک مارک ٹو تھی یہ گاڑیاں گورنمنٹ کے کارپول میں رکھی جائیں گی ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ ضمنی سوال ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ انہوں نے میرے سوال کا مکمل جواب کیوں نہیں دیا ۔ میرا سوال یہ ہے

کہ کاریں کن کن افراد کو کس کس قیمت پر تقسیم کی گئی ہیں اور رقوم یک مشت وصول کی گئی ہیں یا اقساط میں ؟

وزیر خزانہ ۔ وہ سوال آگے آ رہا ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا ۔

وزیر خزانہ ۔ جس سوال کا آپ جواب چاہتے ہیں ، وہ آج ہی آگے آ رہا ہے اور مکمل تفصیل کے ساتھ ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ اس سے بحث نہیں کہ آگے آ رہا ہے یا نہیں ۔ جب میرا سوال موجود ہے تو اس کا جواب آنا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا رواں مالی سال 76 - 1975ء مراد ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ میں نے تو 76 - 1975ء ہی مراد لیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ صوبے کو کتنی کاروں کا کوٹہ ملا ۔

ان کاروں میں سے ممبران اسمبلی کے علاوہ باقی کاریں کن افراد کو کس قیمت پر تقسیم کی گئیں اور کیا ان سے رقوم یک مشت وصول کی گئیں یا اقساط میں ؟

وہ کہتے ہیں کہ رواں مالی سال میں کوٹہ ہی نہیں ملا ، تو باقی سوال تو پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

سید قابض الوری ۔ یہ سوال انہوں نے کب دیا تھا ؟

مسٹر سپیکر ۔ ان سے پوچھیے کہ کب دیا تھا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ اگر ان کی مراد رواں مالی سال سے 76 - 1975ء ہے تو یہ جواب ہے ۔ اگر ان کی مراد 75 - 1974ء ہے تو جواب آگے آ رہا ہے ۔ مکمل جواب ، آج ہی ، اسی سیشن میں ، دو سوال آگے ۔ اگر کہیں تو میں ابھی اس کا جواب پڑھ دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ، وہ آ جائے گا ۔

وزیر خزانہ ۔ وہ سوال نمبر 5941 ہے ۔ اس کے دو سوال بعد آ رہا ہے ۔

سرکاری دفاتر کی عمارتوں کا کرایہ

*5788 ۔ میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سال 73 - 1972ء کے دوران صوبائی حکومت نے لاہور میں واقع اپنے مختلف دفاتر کے کرائے کے طور پر کتنی رقم ادا کی تھی اور اگر رقم کثیر تھی تو کیا ان اخراجات کو کم کرنے کے لیے کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیل بیان کی جائے ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ مبلغ سڑسٹھ لاکھ دو ہزار چار سو انانسی روپے (67,02,479) صوبائی حکومت نے ادا کیے ۔ اخراجات کو کم کرنے کے لیے سرکاری عمارات کی تعمیر بتدریج کی جا رہی ہے ۔ نیز ریس کورس گراؤنڈ میں سیکرٹریٹ کے دفاتر کے لیے ایک نئی عمارت تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ اور ضلعی اور سول عدالتوں اور تحصیل دفاتر کے لیے کئی منزلہ عمارت موجود جگہ پر تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے ۔

لاہور میں سرکاری افسروں کی رہائش کا انتظام

*5797 ۔ میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے لاہور میں متعین ایسے سرکاری افسروں کو جن کے اپنے گھر لاہور میں موجود ہیں ۔ سرکاری رہائش گاہیں دی گئی ہیں ۔

(ب) کیا یہی امر واقعہ ہے کہ بہت سے سرکاری افسروں کو رہائش کے لیے لاہور میں کوئی مکان نہیں مل سکا ۔

(ج) کیا حکومت ایسے افسروں کو جن کے اپنے گھر لاہور میں موجود ہیں سرکاری رہائش دینے کے بجائے رولز کے مطابق الاؤنس دینے اور سرکاری رہائش گاہ صرف ان لوگوں کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے جن کے اپنے گھر لاہور میں نہیں ہے ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) موجودہ قوانین کے مطابق ایسے سرکاری ملازمین جن کے پاس لاہور میں اپنے گھر ہیں ۔ ہاؤس رینٹ کے کے حقدار ہو گئے ہیں پالیسی کے مطابق جن افسروں کے گھروں کو بنے ہوئے ابھی 8 سال نہیں ہوئے وہ سرکاری رہائش یا رینٹ الاؤنس میں سے ایک کے حقدار ہیں ۔ جن کے 8 سال ہو چکے ہیں وہ سرکای رہائش گاہ کے حقدار نہیں ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ آٹھ سال کی شرط کس بنیاد پر رکھی گئی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو پھر پالیسی کا معاملہ ہوگیا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ ہم وہ پالیسی سننا چاہتے ہیں کہ کس بنیاد پر ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ نہیں ہو سکتا ۔ ہم یہاں پالیسیوں پر بحث نہیں کر سکتے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ سوال یہ ہے کہ وہ پانچ سال یا دو سال کیوں نہیں کر دیتے ۔ خاص طور پر آٹھ سال کیوں رکھے گئے ہیں ؟ کیا کوئی خاص بات ہے ؟ یعنی کس نقطہ نظر کے تحت ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہاں ریزولیوشن لائیں یا جب بجٹ سیشن کے موقع پر ڈیبٹ ہو تو اپنا یہ سوال دریافت کر لیں ۔ سوالات میں پالیسیاں ڈسکس نہیں کی جا سکتیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ پالیسیاں کس نے بنائی ہیں ؟ کیا اسمبلی کو یہ پوچھنے کا حق ہے کہ یہ پالیسی غلط ہے یا صحیح ہے ؟ اور کون سا معیار مقرر کیا جاتا ہے ؟ آٹھ سال رکھنا کیا مفاد عامہ کے حق میں ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں اس بات کا موقع نہیں دے سکتا کہ وہ یہاں سارا وقت رولز پڑھنے اور cite کرنے میں صرف کر دیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ وہ اس کا مختصر سا جواب دے دیں گے ۔ بڑے فاضل آدمی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے بھی اس کا پتہ ہے ۔ آخر اور بھی فاضل اراکین ہیں جن کے سوالات پوچھے گئے ہیں ۔ صرف میاں خورشید انور کے سوالات ہی تو نہیں ہیں ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ وہ تو جواب دینے کے لیے تیار ہیں ۔ آپ ان کے راستے میں مزاحم ہو رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر تو یہ ریٹ بڑھائے گی کہ یہاں پالیسیاں ڈسکس ہوا کریں گی ۔

چوہدری طالب حسین ۔ یہ سوال پالیسی کے بارے میں نہیں ، وجوہات کے بارے میں ہے ۔ کن وجوہ کی بنا پر آٹھ سال کی میعاد رکھی گئی ہے ؟ ہم پالیسی پر بحث نہیں کر رہے ۔ ہم تو صرف وہ وجوہات دریافت کرنا چاہتے ہیں جن کی بنا پر انہیں آٹھ سال تک اس بات کا اہل یا مستحق قرار دیا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ نہیں ہو سکتا ۔ رولز بڑے واضح ہیں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ سوال کا جو بھی جواب آئے ، اس میں جس چیز کا ذکر کیا جائے ، اس پر بھی ضمنی سوال پوچھا جا سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گورنمنٹ نے ایک پالیسی بنائی ہے ۔ آپ کہتے ہیں یہ پالیسی کیوں بنی ہے ؟

چوہدری طالب حسین ۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ کیوں بنی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آٹھ سال کی پالیسی کیوں بنی ہے ؟ یہ ہے سوال جو پوچھا جا رہا ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ اس سے ضمنی سوال پیدا ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سے ضمنی سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ کیسے نہیں ہوتا ؟

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے ایک بات دریافت کی ہے ۔ اس کے متعلق انہوں نے کوئی مزید ضمنی سوال پوچھنا ہے تو بڑے شوق سے پوچھیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ پالیسی ہے اور پالیسی پر بحث نہیں ہو سکتی ۔ یہ پالیسی ہے کہ جن کے گھروں کو آٹھ سال بنے ہوئے نہیں ہوئے ، ان کو دیا جائے ۔ یہ ایک پالیسی ہے ۔ اور پالیسی کی بنیاد کیا ہے اس پر بحث نہیں کی جا سکتی ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ ضمنی سوال ۔ جناب والا ۔ میں سوال کو اس شکل میں پوچھتا ہوں کہ کیا آٹھ سال کی پابندی یا رعایت دے کر ان افسران کو فائدہ پہنچانے کی کوشش نہیں کی گئی ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال بھی نہیں بنتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا حکومت کے پاس ایسے افسران کی فہرست ہے جن کے اپنے گھر ہیں اور ان گھروں کو بنے ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ اس کی تفصیل نہیں پوچھ رہے وہ facts پوچھ رہے ہیں ۔ کہ آیا گورنمنٹ نے کوئی ایسی لسٹ تیار کی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جی ہاں ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ یہ جو 8 سال کی رعایت ہے ان افسران کے لیے ہے جنہوں نے مکانات قرضہ جات لے بنائے تھے یا سبھی کے لیے ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر کوئی گورنمنٹ آفیسر شہر میں رہے اور اس کا اپنا گھر ہو اور اگر تو وہ گھر ایسا ہے کہ اس کے معیار کے مطابق نہیں ہے ۔ تو اس صورت میں وہ سرکاری رہائش گاہ لے سکتا ہے ۔ 8 سال اس لیے ہوتا ہے کہ خیال یہ ہوتا ہے کہ اکثر سرکاری ملازمین بنکوں وغیرہ سے قرضہ لے کر مکان بناتے ہیں تو 8 سال کا عرصہ ان کو دیا جاتا ہے ۔

Mr. Speaker : This is not the question that he has asked. انہوں نے تو صرف یہ پوچھا ہے کہ یہ چھوٹ تمام افسروں کو دی ہوئی ہے یا ان افسروں کو جنہوں نے قرضہ لیا ہوا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جی ٹھیک ہے ۔ جنہوں نے قرضہ لیا ہے اور ان کا گھر ان کے رہنے کے قابل بھی ہو ۔ کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے جناب والا ۔ کہ ایک بڑا آدمی ہے وہ دس کوارٹر بنا دیتا ہے ۔ اب وہ دس کوارٹروں میں تو نہیں رہ سکتا صرف دو صورتیں ہوں گی ایک تو قرضہ بھی لیا ہو ۔ دوسرا وہ گھر ایسا ہو جس میں وہ خود رہ سکتا ہو ۔

حکومت پنجاب کے لیے کاروں کی سپلائی

*5941 ۔ میاں احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بتا فرمائیں گے کہ حکومت پنجاب کو سال 74-1973 میں تا حال کتنی کاریں مختص کی گئیں ۔ ان کاروں کی ساخت کیا کیا تھی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان کے علاوہ کن اشخاص کو دی گئیں ۔ ان اشخاص کے پورے کوائف بتائے جائیں ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ تا حال صوبہ پنجاب کو مختلف النوع کی کل 3278 موٹر کاریں مختص کی گئیں جن کی تفصیل بلحاظ ساخت مندرجہ ذیل ہے ۔

ٹیوٹا کراؤن	24
ٹیوٹا مارک ۔ ٹو	34
ٹیوٹا مارک ون	98
ٹیوٹا کرولا	696
ٹیوٹا پلیکا	31
ڈاٹسن 2000 ۔ وائی	1
ڈاٹسن 140 ۔ وائی	13
ڈاٹسن 120 ۔ وائی	444
مزدا	930
فوکس ویگن	131
ڈائی ہاٹسو	9
رینالٹ	177
فیٹ	420
	3278

بعد میں مزدا ۔ فیٹ ۔ رینالٹ اور ڈائی ہاٹسو گاڑیاں پرمٹ سے مستثنیٰ قرار دے دی گئیں ۔

اراکین اسمبلی کے علاوہ ان لوگوں کے نام اور کوائف کی * فہرست جنہوں نے پرمٹ جاری ہونے کے بعد کاریں خریدیں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ دوسرے صوبوں کے مقابلہ میں پنجاب کو جو کوٹہ ملا ہے وہ کس تناسب سے ملا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ اس کا حصہ نہیں بنتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ بنتا ہے ۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ پنجاب کو کس تناسب سے کوٹہ ملا ۔ یہ تو انہیں معلوم ہوگا میں اعداد و شمار نہیں پوچھ رہا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں ۔ مگر انہیں دوسرے صوبوں کا پتہ ہوگا تو آپ کو تناسب بتائیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ صوبائی رابطہ کمیٹی میں ہوتا ہے ۔ اور صوبائی وزیر اعلیٰ جا کر پنجاب کی نمائیندگی کرتے ہیں ۔ اس لیے یہ بڑا اہم اور متعلقہ سوال ہے اس کا جواب آنا چاہیے ۔ بتائیں کہ پنجاب کو کس تناسب سے کاروں کوٹہ ملا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ 3278 پرمٹ ملنے کے باوجود 1644 لوگوں نے کاریں خریدیں ۔

چوھدری طالب حسین ۔ جناب سپیکر ۔ انہوں نے تو یہ پوچھا ہے کہ پنجاب کو کس تناسب سے یہ کوٹہ ملا ہے ۔ اگر تو محض سنٹرل گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کرنا ہو تو علیحدہ بات ہے مگر یہ فیصلہ صوبائی رابطہ کمیٹی میں کیا جاتا ہے ۔ اس میں پنجاب کی نمائیندگی ہوتی ہے اور یہ سوال بالکل متعلقہ ہے اس کا جواب ملنا چاہیے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میرے خیال میں یہ سوال اس سے نہیں بنتا ۔

---

* براہ کرم فہرست اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں ۔

حکومت پنجاب کو سال 1974ء ۔ 1973ء تا حال کتنی کاریں مختص کی گئیں ۔ سوال تو یہ پوچھا گیا ہے ۔ اگر تو اس سوال میں یہ ہوتا کہ باقی صوبوں کو کتنی ملی ہیں ۔ کتنی ہمیں ملی ہمیں تو اس کا جواب میں دے سکتا تھا ۔ جو سوال پوچھا گیا تھا اس کو نہایت تفصیل کے ساتھ دے دیا گیا ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ اس کا ضمنی سوال بھی بنتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ باقی صوبوں کے فگرز وہ کس طرح سے دے سکتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ مگر جناب ہم تو پنجاب کا کوٹہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ پنجاب کو کتنا کوٹہ ملا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بات تو وہی ہو گئی ۔ فگرز کا پتہ ہوگا تو وہ بتائیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ پنجاب کی کوئی representation موجود نہیں ہے ۔

Chaudhari Jamil Hassan Khan Marij. This question relates to the Central Government and not to the Provincial Government, therefore, this question is irrelevant.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ جو سوال ہم نے پوچھا ہے اس کی وضاحت میں نے کر دی ہے کہ کوٹہ کا فیصلہ صوبائی رابطہ کمیٹی میں ہوتا ہے اور اس کی representation ہوتی ہے ۔ کیا وہ یہ کہیں گے کہ تمام فیصلے صوبائی representation کے بغیر ہوتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے تو یہ کہا ہی نہیں ہے ۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس سے کوئی جوڑ نہیں بنتا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب سپیکر ۔ سوال ان کے کہنے سے نہیں ہے یہ تو آپ نے فیصلہ کرنا ہے ۔ اگر آپ کہتے ہیں تو علیحدہ بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ relevant کی تو میں نے بات ہی نہیں کی ۔ میں نے کہا ہے اس کا سپلیمنٹری اس لیے نہیں بنتا کہ

One is not expected to know correct figures

کہ باقی صوبوں کو کتنا ملتا ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ correct figures نہیں ۔ ہم تو تناسب کا پوچھ رہے ہیں ۔ percentage کا پوچھ رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ figures اور تناسب کا کوئی زیادہ فرق نہیں ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ فرق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ arithematic کا جو طالب علم ہے وہ یہ جانتا ہے کہ figures اور تناسب میں کوئی فرق نہیں ہوتا ۔ اس میں کوئی qualitative change نہیں ہے ۔ صرف procedure کا فرق ہوتا ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ یہ precentage بنا سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : If one figure is known, the total figure would be immediately known.

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ یہ درست ہے کہ بعض ممبران اسمبلی کو پانچ پانچ ۔ چھ چھ پرمٹ عنایت کئے گئے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ لسٹ آپ کے پاس موجودہ ہے ۔ آپ دیکھ سکتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب ۔ وہ ارکان اسمبلی کا پوچھ رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تو کیا یہ لسٹ میں نہیں ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ لسٹ تو انہوں نے کہا ہے کہ ایوان کی میز پر ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ پنجاب کے کوٹہ میں سے کچھ کاریں پنجاب کے باہر کے لوگوں یا فرموں کو دی گئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ لسٹ موجود ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے ۔ ہمیں پہلے سے سپلائی نہیں کی گئی یا تو ہمیں یہ پہلے بھیج دیتے جس طرح سے کل سرکولیٹ ہوئی تھی ۔ اصولی طور پر تو یہ جب سوالات کی فہرست ایک

دن پہلے بھیج دی جاتی ہے تو اس سے متعلقہ تمام چیزیں بھی جو یہ ایوان کی میز پر رکھنا چاہتے ہیں ایک دن پہلے بھیج دینی چاہئیں ۔ صبح ہمیں لسٹ ملتی ہے اور پھر یہ کہا جاتا ہے دیکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ This can be looked into اگر آپ چاہیں تو another fresh question can be asked.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ چلو اسے بھی چھوڑیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو فہرست پیش کی اس کے صفحہ 52 میں نمبر 446 پر ایک کار میسرز ریپبلک موٹرز لمیٹڈ کراچی کو دی گئی ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے کوٹہ سے کراچی کی فرم کو یہ کار کیوں دی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کس طرح کا مسئلہ نہیں ہے جواب تو وہ خود دیں گے لیکن فرم تو انگلستان میں بھی ہو سکتی ہے ان کا ایک آفس لاہور میں بھی ہو سکتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کراچی کا واضح طور لکھا گیا ہے ۔ اگر لاہور آفس کا لکھا جاتا پھر بھی بات ہے ۔

Mr. Speaker : This firm would be known in that name ?

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ 1974ء ۔ 1973ء کی فہرست موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب کو تو اس بات سے غرض نہیں ہے اس وقت کون وزیر اعلیٰ تھے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اگر وہ 1974ء ۔ 1973ء کے متعلق تفصیل سے جواب پوچھنا چاہتے ہیں تو علیحدہ سوال کر دیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تو ان کے فراہم کردہ جواب میں سے پوچھ رہا ہوں ۔ صفحہ نمبر 52 (446) دیکھیں اس میں ایک کار تقسیم ہوئی ہے میسرز ریپبلک موٹرز لمیٹڈ کراچی کو ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کا کوٹہ کراچی کی فرم کو کس طرح سے دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کس صفحہ پر ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ صفحہ نمبر 52 پر ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ ایسی کیا بات ہے ۔ ڈاکٹر صاحب ۔ بریگیڈیر صاحب ۔ اور رانا صاحبان کے علاوہ ۔ گورنمنٹ اسی سینس میں چل رہی ہے ۔ لیکن منسٹر لئے ہیں ۔ کیا وہ پرانی حکومتوں کے جواب نہیں دیں گے ؟

سید تابش الوری ۔ ہم تو گورنمنٹ سے پوچھ رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ آپ تو گورنمنٹ سے پوچھ رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کا جواب تو آنا چاہیے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے کچھ وقت دیں ۔ میں ذمہ دارانہ طور پر جواب دے سکوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ سوموار پر رکھ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کل بھی تو سوالات ہیں ۔ یا تو کل پر رکھ لیں ۔ یا پھر سوموار پر ۔ اچھا جی سوموار پر کر لیں ۔

سید تابش الوری ۔ مسٹر سپیکر ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ یہ درست ہے کہ پنجاب کو کاروں کا کوٹہ جو سال 75-1974ء میں الاٹ ہوا تھا اس میں سے دو سو کاریں حکومت پنجاب سے واپس لے لیں اور پھر سندھ کو الاٹ کر دی گئیں ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہتے ہیں کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

سید تابش الوری ۔ کون کہتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے تو ان سے نہیں پوچھا ہے ۔ میں تو آپ کے توسل سے ایک سوال کا جواب پوچھ رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے جواب دے دیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں specific allegations لگا رہا ہوں یہ بات ریکارڈ میں موجود ہے ۔ 200 کاروں کا کوٹہ پنجاب کے حصہ میں سے

فیڈرل گورنمنٹ نے واپس لے کر مدد کو الاٹ کر دیا تھا۔ کیا وہ اس کی تردید کرتے ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ سوال 1973-74ء کے متعلق پوچھا گیا تھا۔ میں نے اس کی تفصیل دے دی ہے ۔ اگر فاضل رکن 1974-75ء کے متعلق کوئی سوال کا جواب چاہتے ہیں ۔ تو یہ سوال دے دیں ۔ اس کا جواب دے دوں گا ۔ I want to be responsible میں کوئی انگریزی کا essay یا اردو کا مضمون نہیں پڑھ رہا ہوں بلکہ میں ذمہ داری سے جواب دے رہا ہوں ۔ اگر آپ وقت نہ دیں گے اور ایسے ہی جواب لینا چاہیں گے تو ایسے میں جواب نہیں دے سکتا ڈاکٹر خالق الٹ شنٹ جواب نہیں دیتا ہے ۔ اگر آپ وقت دیں گے تو میں پتا کرکے پورا پورا جواب دوں گا۔ کوئی بات اس میں چھپانے کی نہیں ہے ۔ جس نے بھی گڑبڑ کی ہو گی وہ آپ کے سامنے آئے گی۔ ممکن ہے کہ وہ لوگ شاید آپ کے ساتھ ہی بیٹھے ہوں۔

مسٹر سپیکر ۔ اچھا جی ۔ یہ بھی کل پر چلا جائے گا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جو lists ہمیں دی گئی ہیں ان میں جیپوں کا ذکر نہیں ہے ۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب کو کوئی جیپ نہیں ملی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں صرف کاروں کا ذکر ہے ۔ اور کاروں کے متعلق ہی پوچھا گیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ بھی کار کہلاتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کاریں تو Second World War کی پیداوار ہیں automobile کار تو نہیں ہوتی ۔

وزیر خزانہ ۔ اس کے متعلق الگ سوال دیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ چلیں الگ سوال دے دیں گے ۔

میاں خان محمد ۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے ۔ کہ ایک ہزار سے کچھ زائد کاریں خریدی گئی ہیں ۔ کیا باقی کاریں بچ گئی ہیں ۔ اگر بچ گئی ہیں تو منگوانے کا کیا فائدہ تھا ؟

مسٹر سپیکر :۔ یہ انہوں نے منگوائی ہیں۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ پنجاب نے کاریں حاصل کی ہیں۔ ان پر زر مبادلہ خرچ ہوا ہے۔ ان کو منگوانے کا کیا فائدہ تھا جو بکی نہیں۔

وزیر خزانہ : اسی لئے پنجاب کو اگلے سال کوئی کار الاٹ نہیں کی گئی۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف اس فرق کی وضاحت کریں گے۔ کہ جو فہرست ایوان کی میز پر رکھی ہے۔ اس میں 1524 افراد کے نام ہیں۔ جب کہ انہوں نے لسٹ 3278 افراد کی دی ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ افراد کا تو انہوں نے نہیں کہا ہے۔ انہوں نے پنجاب کے لئے کاروں کے مختص کرنے کا ذکر کیا ہے۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ سپیکر تو بہت کم بولنے والے ہوتے ہیں۔

Mr. Speaker : I can't reflect that you should not hear or read the answer.

میاں منظور احمد موہل ۔ میں ان کی غلطی نمایاں طور پر واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جواب میں 400 کاروں کو کہا گئے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کدھر گئی ہیں آپ پہلے میری بات سنیں۔ میں تو ابھی make out کر رہا ہوں۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے تو آپ کو correct کیا ہے کہ انہوں نے افراد کا نام نہیں لیا بلکہ انہوں نے کاروں کی تعداد بتائی ہے۔

میاں منظور احمد موہل ۔ correct آپ پہلے کر لیتے ہیں۔ پوری بات نہیں سنتے ہمیشہ یہی صورت حال ہوتی ہے۔ جب تک آپ میری بات نہیں سنیں گے آپ کیسے make out کر سکتے ہیں کہ میں کیا کہنے والا ہوں۔ یہ لسٹ ہے۔ اس میں 1524 اشخاص کے نام درج ہیں۔ جن کو انہوں نے کاروں کے حصول کے لئے پرمٹ دیئے ہیں۔ اب میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں۔ جیسے یہ بعد میں لکھتے ہیں کہ 800 گاڑیاں مزدا۔ فیٹ۔ رینالٹ وغیرہ پرمٹ

سے مستثنیٰ قرار دی گئی ہیں لیکن پھر بھی انہوں نے فیٹ کے 174 پرمٹ لکھے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کو exclude کر لیا جائے تو یہ 1537 بنتی ہیں اور 174 پھر آ گئی۔ گویا کہ 1359 اور ہیں تو وہ 1359 اور 1534 ملا دی جائیں۔ تو 400 گاڑیاں 3278 میں سے رہ جاتی ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ کہاں گئیں۔ آیا وہ باقیاندہ کاریں فیڈرل گورنمنٹ نے سندھ کو دے دیں۔ جس طرح کہا گیا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ اپنا سوال دوبارہ کریں۔

میاں منظور احمد موہل۔ جناب والا۔ اس میں پہلے لکھا ہے 832۔

مسٹر سپیکر۔ آپ سب کا میزان بتاتے جائیں۔

میاں منظور احمد موہل۔ جناب والا۔

(1) 832, (2) 444, (3) 174, (4) 64, (5) 8.

مسٹر سپیکر۔ ان تمام کا مجموعہ کیا بنتا ہے؟

میاں منظور احمد موہل۔ ان کا مجموعہ بنتا ہے۔ 1524۔

مسٹر سپیکر۔ اب آپ کا سوال کیا ہے۔

میاں منظور احمد موہل۔ جناب والا۔ میرا سوال یہ ہے۔ انہوں نے جواب میں جو clarification کی ہے اس کے میزان کے نیچے لکھتے ہیں کہ بعد میں مزدا۔ فیٹ۔ رینالٹ کاریں پرمٹ سے مستثنیٰ قرار دی گئی ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر یہ تعداد اس سے نکال لیں۔ تو پھر بھی یہ 1533 بنتی ہیں۔ لیکن ان میں پھر بھی 174 مزید دکھائی گئی ہیں اگر وہ بھی نکال لیں تو 1359 رہ جاتی ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ پھر اس سے کیا بنتا ہے۔

میاں منظور احمد موہل۔ جناب والا۔ یہ 3278 بنی چاہئیں۔ کل تھیں 3278 جو پرمٹ کے بغیر جاری ہوئیں وہ 1359 ہیں۔ ان کو نکال کر اگر عدد نکالیں تو 1524 پرمٹ پر جاری ہوئیں۔ ان دونو کو ملائیں پھر 3278 میں سے 400 گاڑیاں رہ جاتی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ

باقیماندہ 400 گاڑیوں کا حساب کتاب کدھر گیا۔ یہ سوال بھی کل پرسوں پر رکھ دیں۔ وہ جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ یہ سوال آپ کل answer کریں گے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

وزیر خزانہ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

مسٹر محمد اشرف۔ پارلیمنٹری سیکرٹری۔ جناب والا۔ 400 کاروں کے ساتھ 420 کس نے کی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ پارلیمنٹری سارا دن نہیں ہوتا۔ انہوں نے باقی سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے ہیں۔ وہ بتا دیں گے کہ 420 کس نے کی ہے۔ کیوں آپ سارا دن اس قسم کے جوابات کے متلاشی رہتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات
جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

ضلع جہلم میں ناجائز منشیات کے سلسلہ میں مقدمات کی تعداد

*6147۔ مرزا افضل حق۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع جہلم میں یکم جنوری 1972ء تا 30 اپریل 1974ء ناجائز منشیات کے سلسلے میں کل کتنے مقدمات درج ہوئے اور کتنے ملزمان کو سزا ہوئی اور کتنوں کے خلاف ابھی تک مقدمات زیر سماعت ہیں؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق)۔ ضلع جہلم میں یکم جنوری 1972ء تا 30 اپریل 1974ء ناجائز منشیات کے سلسلے میں 530 مقدمات درج کئے گئے اور اس سلسلے میں بیاسی (82) افراد کو سزا ہوئی اور تین سو چھیاسی (386) افراد کے خلاف مقدمات ابھی تک عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

ضلع جہلم میں پولیس ملازمین کی بدعنوانی کے تحت سبکدوشی

*6151۔ مرزا فضل حق۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع جہلم میں یکم جنوری 1972ء تا 30 اپریل 1974ء کے دوران کتنے

پولیس ملازمین کو نا اہلی بددیانتی اور بدعنوانی کے تحت ملازمت سے سبکدوش کیا گیا تھا۔ ان میں سے کتنے ملازمین کی درخواستیں برائے بحالی ملازمت حکومت کے زیر غور ہیں۔ کتنے ملازمین کے خلاف پولس تفتیش کر رہی ہے اور اب تک کتنوں کے خلاف چالان مرتب کرکے سپرد عدالت کر دیئے گئے ہیں؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ ضلع جہلم میں یکم جنوری 1972ء تا 30 اپریل 1974ء کے دوران 4 پولیس ملازمین کو نا اہلی ۔ بددیانتی اور بدعنوانی کے تحت ملازمت سے سبکدوش کیا گیا تھا۔ ان میں سے 2 کی درخواستیں بحالی ملازمت کے سلسلے میں زیر غور ہیں۔ ایک حوالدار اور ایک سپاہی کے خلاف رشوت کے الزام میں درج شدہ مقدمہ میں تفتیش ہو رہی ہے۔ اس عرصہ میں 9 ملازمین پولیس کے خلاف چالان عدالت میں بھیجے جا چکے ہیں۔

ضلع میانوالی کی دیوانی اور فوجداری عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات

*6210 ۔ ملک خالق داد خان بندیال ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع میانوالی کی عدالتوں میں کل کتنے فوجداری اور دیوانی مقدمات 31 مئی 1973ء تک ایک سال دو سال تین سال اور چار سال سے فیصلہ طلب ہیں؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ ضلع میانوالی کی فوجداری / دیوانی عدالتوں میں 31 مئی 1974ء تک فیصلہ طلب مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فوجداری مقدمات

1 سال سے فیصلہ طلب	2 سال سے فیصلہ طلب	3 سال سے فیصلہ طلب	4 سال سے فیصلہ طلب
60	43	5	—

دیوانی مقدمات

1 سال سے فیصلہ طلب	2 سال سے فیصلہ طلب	3 سال سے فیصلہ طلب	4 سال سے فیصلہ طلب
794	196	81	55

اسلحہ آرڈیننس کے تحت گرفتاریاں

*6212 ۔ ملک خالق داد خان بندیال ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں جنوری 1973ء سے 30 مئی 1974ء تک کتنے افراد کو اسلحہ آرڈیننس مجریہ 1965ء کے تحت گرفتار کیا گیا ۔ کتنے اشخاص کا چالان ہوا اور کتنے افراد کو سزا دی گئی ۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران سرگودھا ڈویژن ۔ میانوالی ڈویژن اور ضلع سرگودھا سے برآمد ہونے والے اسلحہ کی اقسام اور مقدار کیا ہے ۔

(ج) برآمدہ ناجائز اسلحہ کے فروخت کا طریق کار کیا ہے ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) صوبہ پنجاب میں جنوری 1973ء سے 30 مئی 1974ء تک اسلحہ آرڈیننس کے تحت 30357 افراد کو گرفتار کیا گیا ۔ 20282 افراد کا چالان ہوا اور اس دوران 7679 افراد سزایاب ہوئے ۔

(ب) جنوری 1973ء سے 30 مئی 1974ء تک مندرجہ ذیل اسلحہ سرگودھا ڈویژن ضلع میانوالی اور ضلع سرگودھا سے برآمد کیا گیا ۔

	رائفل	بندوق	سٹین گن	پستول	ریوالور	ہینڈ گرنیڈ	کارباین	چاقو خنجر	کارتوس وغیرہ	دیگر اسلحہ
سرگودھا ڈویژن	2014	3559	14	2287	1066	79	651	882	28509	738
ضلع میانوالی	712	990	—	448	62	12	—	38	7226	9
ضلع سرگودھا	751	1166	2	387	360	42	472	61	6265	597

(ج) برآمد شدہ اسلحہ جو عدالت بحق سرکار ضبط کر لیتی ہے ۔ وہ لاہور فائر آرم بیوریو میں جمع کر لیا جاتا ہے ۔ ایسا اسلحہ زیر قواعد فروخت کیا جاتا ہے ۔

گورنمنٹ کالج سول لائنز ملتان کے لڑکوں کو زود کوب کرنے کی عدالتی تحقیقات تحت کی رپورٹ کی اشاعت

*6219 ۔ مخدوم زادہ سید ارشاد حسین شاہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ 28 نومبر 1974ء کو ملتان پولیس کے خلاف الزام لگایا گیا کہ اس نے گورنمنٹ کالج سول لائنز ملتان کی حدود کے اندر لڑکوں کو زود و کوب کیا تھا جس کے نتیجے میں ایک لڑکا سید افتخار حسین شہید ہو گیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت نے اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس اسلم ریاض حسین کے سپرد کی تھی جس کی رپورٹ انہوں نے عرصہ ڈیڑھ ماہ پہلے صوبائی حکومت کو پیش کر دی تھی جو ابھی تک شائع نہیں ہوئی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وجہ ہے کہ حکومت نے ابھی تک اس رپورٹ کو شائع نہیں کیا ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) :۔ (الف) یہ درست ہے کہ نومبر 1973ء کو ملتان میں طلباء کے ہنگاموں کے دوران طالب علم سید افتخار حسین کی ہلاکت پر پولیس پر الزام لگایا گیا تھا۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے اس واقعہ کی تحقیقات لاہور ہائی کورٹ جج مسٹر جسٹس اسلم ریاض حسین کے سپرد کی تھی۔ جنہوں نے اپنی رپورٹ صوبائی حکومت کو پیش کر دی تھی یہ رپورٹ ابھی تک شائع نہیں کی گئی۔

(ج) حکومت کی جانب سے مختلف مرحلوں پر تحقیقاتی ٹریبونل قائم ہوتے رہتے ہیں ان کی رپورٹ کی اشاعت لازمی نہیں ہوتی کیوں کہ اس سے محکمانہ اور عدالتی کارروائی پر اثر پڑ سکتا ہے۔ البتہ حکومت ٹریبونل کی سفارشات کے مطابق ضروری کارروائی

کرتی ہے اور جسٹس اسلم ریاض حسین کی رپورٹ پر بھی اسی طرح عملدرآمد ہو رہا ہے۔

جلالپور پیروالا میں سینما کی تعمیر

*6256 ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جلالپور پیر والہ (ملتان) ایک دیہاتی قصبہ ہے جہاں غریب متوسط الحال افراد کی اکثریت ہے۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ بعض اشخاص شہر کی جانب غرب خان بیلہ روڈ پر ایک پختہ سینما ہال کی تعمیر کے لئے اجازت نامہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سینما مذکور کی تعمیر کا مقام گورنمنٹ ہائی سکول۔ پرائمری سکول اور گرلز ہائی سکول کے نزدیک واقع ہے اور اس کے علاوہ سول ہسپتال اور دیگر سرکاری دفاتر تھانہ۔ سب تحصیل اور ٹاؤن کمیٹی بھی قریب میں واقع ہیں۔

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ یہاں پختہ سینما ہال کی تعمیر سے تعلیمی اداروں اور ہسپتال کے مریضوں کا مفاد و سکون متاثر ہو گا۔

(ڈ) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس حلقہ کی پیپلز پارٹی۔ جماعت اسلامی اور دیگر دینی و سماجی جماعتوں نے بذریعہ قرار داد سینما ہال مذکور کے قیام کو بے محل قرار دے کر ڈپٹی کمشنر ملتان سے اجازت نہ دینے کا مطالبہ کیا ہے اور بوقت دورہ بھی عوام نے ڈی۔ سی سے یہ مطالبہ کیا تھا۔

(ڈ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عوامی مفاد اور پبلک جذبات کا احترام کرتے ہوئے متذکرہ سینما ہال

کی تعمیر کی اجازت نامہ دینے کے لئے ڈپٹی کمشنر ملتان کو ہدایات جاری کرے گی؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں۔ اس قصبہ میں ہر قسم کے لوگ آباد ہیں۔

(ب) اوپن ائیر سینما کی تعمیر کے لئے اجازت نامہ جاری کرنے کی درخواست موصول ہوئی تھی۔ جس پر نوآبجکشن سرٹیفکیٹ بھی جاری کر دیا گیا تھا۔ مذکورہ سرٹیفکیٹ بعد ازاں پبلک کے اعتراضات پر منسوخ کر دیا گیا ہے۔

(ج) جی نہیں۔ مذکورہ اداروں کی تجویز کردہ سینما کی جگہ سے 600 فٹ (مقررہ حد) سے دور واقع ہیں۔

(د) سینما کی تعمیر کا اجازت نامہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ لہذا تعلیمی اداروں اور ہسپتال کے مریضوں کا مفاد و سکون متاثر ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(ہ) ڈپٹی کمشنر کے دورہ کے وقت چند لوگ سینما کی تعمیر کے خلاف پیش ہوئے تھے۔ جن کے اعتراضات سنے گئے۔

(و) سینما مذکور کی تعمیر کا اجازت نامہ پہلے ہی منسوخ کیا جا چکا ہے۔ لہذا اس ضمن میں ڈپٹی کمشنر ملتان کو ہدایات جاری کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

رشوت کا خاتمہ

*6265۔ چوہدری لال خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از رہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں رشوت کی لعنت کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لیے موجودہ حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ رشوت ستانی کی روک تھام کے لیے حکومت نے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

(1) قانون انسداد رشوت ستانی مجریہ 1947ء کی سختی سے پابندی کرائی جا رہی ہے تا کہ ملازمین کی بدعنوانیوں کا سختی سے احتساب کرایا جائے۔

(2) انسداد رشوت ستانی کے صوبہ میں تین ریجنل دفاتر لاہور راولپنڈی اور ملتان میں واقع ہیں۔ ہر ریجن ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ماتحت ہے۔ اب صوبائی سطح سے نیچے تین ریجنل آفس گورنمنٹ کے ملازمین پر زیادہ کڑی نظر رکھ سکیں گے۔

(3) رشوت کے مقدمات میں تاخیر کو ختم کرنے کی غرض سے پانچ سپیشل ججوں کا تقرر لاہور۔ راولپنڈی۔ ملتان اور بہاول پور میں کر دیا گیا ہے اور اب مقدمات کا جلد فیصلہ ہونے لگا ہے۔

(4) پراسیکیوشن ایجنسی کا اسٹاف ملتان اور راولپنڈی میں بڑھا دیا گیا ہے تا کہ پیچیدہ مقدمات کی پراسیکیوشن پورے طور پر کی جا سکے۔

(5) سرکاری ملازمین کی شرائط ملازمت بہتر بنانے کے لیے ان کی تنخواہوں کے سکیلوں اور سفر خرچ کے قواعد پر نظر ثانی کی گئی ہے۔

(6) محکمہ انسداد رشوت ستانی رشوت خور افسران اور اہلکاران کی فہرستیں تیار کرتا رہتا ہے اور بدنام ملازمین کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے۔

(7) کچھ عرصہ ہوا انتظامیہ کو صاف کرنے کے لیے کافی تعداد میں رشوت خور ملازمین کو ضابطہ 144 مارشل لاء کے تحت ہٹا دیا گیا ہے جس سے سرکاری ملازمین کے رویے پر خاطر خواہ اثر ہوا ہے۔

(8) تمام لیے مقدمات کی روزمرہ سماعت کے فیصلے پر تمام سپیشل صاحبان عملدرآمد کر رہے ہیں۔

(9) حکومت پر اس تجویز کا غور مقدم کرتی ہے جو رشوت ستانی کی لعنت کو ختم کرنے میں معاون ہو سکے۔

(10) پنجاب سول سرونٹس ایکٹ 1974ء کے تحت حکومت ان افسران کو جو ایڈیشنل سیکرٹری حکومت پاکستان کے عہدہ یا اس سے اعلیٰ عہدہ پر فائز ہوں جب چاہے ہٹا سکتی ہے اور دیگر تمام ملازمین کو جو پچیس سال یا اس سے زائد سروس کر چکے ہوں کسی بھی وقت علیحدہ کر سکتی ہے۔

(11) پنجاب سول سرونٹس (افیشینسی اینڈ ڈسپلن) رولز 1975ء کے تحت محکمانہ انکوائری کا ضابطہ آسان اور سہل بنا دیا گیا ہے اور خاص حالات میں حکومت کے لیے یہ ممکن کر دیا گیا ہے کہ اگر افسر الزامات کا تسلی بخش جواب نہ دے سکے تو حکومت اسے با ضابطہ انکوائری کئے بغیر سزا دے سکے۔

(12) حکومت نے سرکاری افسران کے خلاف انکوائری کے مقدمات کو جلد اور صحیح طریقے سے نمٹانے کے لیے تین افسران بکار خاص (انکوائریز) سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں تعینات کرنے کی منظوری دی ہے۔ ان میں سے دو افسران بکار خاص (انکوائریز) لگائے بھی جا چکے ہیں۔

جلالپور پیر والہ ضلع ملتان میں ٹورنگ ٹاکیز پر پابندی

*6462۔ دیوان سید غلام عباس بخاری۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جلالپور پیر والہ ضلع ملتان میں گلشن ٹورنگ ٹاکیز چل رہی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ کہ کچھ عرصہ قبل مذکورہ علاقہ کے دینی اور سیاسی حلقوں نے اس سینما کی تنصیب کی اجازت نہ دینے کا مطالبہ کیا تھا۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سینما مذکور میں درجہ دوم کا 1.25 روپے کا ٹکٹ لینے کے باوجود لوگوں کو زمین پر بٹھایا جاتا ہے جس سے ان کے کپڑے گرد آلود ہو جاتے ہیں اور درجہ اول کا 1.75 روپے کا ٹکٹ لینے والوں کے بیٹھنے کے لیے شکستہ ۔ ناقص اور ناقابل استعمال فرنیچر استعمال کیا جاتا ہے ۔

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سینما مالکان کی طرف سے پینے کے پانی کا کوئی انتظام نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ٹلکہ نصب ہے ۔ اس لیے لوگ دس پیسے فی گلاس پانی لے کر پینے پر مجبور ہوتے ہیں یا عوام کو پیاسا رہنا پڑتا ہے ۔

(ہ) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ٹورنگ ٹاکیز کو اپنا کاروبار بند کرنے کا حکم دے گی ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی نہیں ۔ گلشن ٹورنگ ٹاکیز کے عارضی لائسنس کی میعاد مورخہ 4 اپریل 1974ء تک تھی ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج ، د) گلشن ٹورنگ ٹاکیز کے عارضی لائسنس کی میعاد مورخہ 4 اپریل 1974ء کو ختم ہوئی تھی ۔ اس وقت اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔

(ہ) مذکورہ بالا جزوہائے (الف ، ب ، ج ، د) کے جوابات کی روشنی میں ٹورنگ ٹاکیز کو بند کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

ایوان ملتان کی تعمیر

*6528 ۔ مسز حشمت بیگم ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل ملتان شہر میں ایوان ملتان کی تعمیر پر اناسی لاکھ روپیہ خرچ کرنے کے بعد تعمیر

کے کام کو ادھورا چھوڑ دیا گیا تھا۔ جس کے کھنڈر میں تبدیل ہونے کا خطرہ ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ایوان کی تعمیر کے کام کو مکمل کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس ایوان کی تعمیر کب تک مکمل کر دی جائے گی ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) عمارت ھذا کی تعمیر پر اب تک صرف دس لاکھ انچاس ہزار چار سو ستر روپے -/10,49,470 روپے خرچ ہوئے ہیں مطلوبہ فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے تعمیر کا کام ادھورا چھوڑنا پڑا۔

(ب) مندرجہ بالا جواب کی روشنی میں حکومت مجوزہ عمارت کی تکمیل کا پورا ارادہ رکھتی ہے۔ عمارت کی تکمیل کے سلسلہ میں آرکیٹکٹ اور انجینئروں سے مشورہ کیا جا رہا ہے ان کی رپورٹ حاصل ہونے کے بعد اس کی روشنی میں ضروری فنڈ مہیا کر کے عمارت کو مکمل کرنے کے لیے ضروری اقدام کئے جائیں گے۔

تحصیل فورٹ عباس میں اسسٹنٹ کمشنر اور ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی تعیناتی

*6583 ۔ چوھدری عبدالغنی ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ فورٹ عباس تحصیل ہیڈ کوارٹر اور سب ڈویژن ہے لیکن اس صوبہ کو دیگر سب ڈویژنوں جیسی مراعات نہیں مل رہی ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ صوبہ کی ہر ڈویژن میں سول جج اور A.C.E.A.C. دفعہ 30 مقرر ہیں لیکن فورٹ عباس میں صرف A.C. درجہ اول تعینات ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل فورٹ عباس میں بھی صوبہ کی دیگر سب ڈویژن کی طرح مطلوبہ عہدہ داران کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔ فورٹ عباس سب ڈویژن کو کام کی نوعیت کے اعتبار سے دوسری سب ڈویژن جیسی مراعات حاصل ہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔ ہر سب ڈویژن میں دفعہ 30 کے اختیارات رکھنے والے اسسٹنٹ کمشنر نہیں ہیں نہ ہی تمام سب ڈویژن میں سول جج تعینات ہیں ۔

(ج) جی ہاں ۔ فورٹ عباس میں دفعہ 30 کے اختیارات کا حامل اے ۔ سی تعینات کرنے کی تجویز زیر غور ہے کام کی مقدار کے مطابق سول جج کی تقرری بھی زیر غور ہے ۔

معذور جرنلسٹوں کو مالی امداد کی فراہمی

*6645 ۔ امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ 1973ء کے دوران لاہور کے چند ایک ورکنگ جرنلسٹ حکومت کے خرچ پر زیر علاج رہے تھے ۔

(ب) مذکورہ جرنلسٹوں میں اگر کوئی جرنلسٹ معذور ہو چکا ہے تو کیا حکومت اسے سرکاری خزانہ سے کوئی ماہوار مالی امداد دے رہی ہے ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی نہیں ۔ 1973ء کے دوران کوئی صحافی حکومت کے خرچ پر زیر علاج نہیں رہا ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

شور کوٹ (جھنگ) میں انتظامی افسران کے لیے رہائشی سہولتیں

*6661 ۔ محترمہ سیدہ عابدہ حسین ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ میں انتظامی افسروں کے لیے موزوں رہائشی جگہ کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ تحصیل مذکور کا اے ۔ سی ڈاک بنگلہ میں اور سول جج ایک سکول کے کمرے میں رہائش پذیر ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ تحصیل صدر مقام میں سرکاری مقاصد کے لیے موزوں رہائشی جگہ مہیا کرنے کے لیے کیا اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) یہ درست ہے کہ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ میں انتظامی افسران کے لیے موزوں رہائشی جگہ کا انتظام نہیں ہے ۔

(ب) تحصیل مذکور کا اسسٹنٹ کمشنر پی ڈبلیو ڈی ریسٹ ہاؤس میں قیام پذیر ہے ۔ جب کہ سول جج ایک کرائے کے مکان میں رہائش رکھتے ہیں ۔

(ج) اسسٹنٹ کمشنر شور کوٹ کے مکان کی تعمیر آخری مراحل میں ہے ۔ صوبہ میں سول ججوں کے مکانات کی تعمیر کا معاملہ بھی حکومت کے زیر غور ہے ۔ فنڈ مہیا ہونے پر سول جج شور کوٹ کے لیے بھی مکان تعمیر کر دیا جائے گا ۔

سٹی بس کے کنڈکٹر اور ڈرائیور کا مسافروں سے ناروا سلوک

*6817 ۔ چوہدری لال خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بادامی باغ تا ماڈل ٹاؤن روٹ نمبر 1 پر چلنے والی منی بس نمبر 5272 ۔ آر ۔ آئی ۔ سی جس کا ڈرائیور چراغ دین ولد جھنڈے خاں جس کا چٹ نمبر 1202/14 اور ڈرائیونگ لائسنس نمبر 63244 ہے کے کنڈکٹر اور ڈرائیور مسافروں کے ساتھ نہایت ناروا سلوک روا رکھتے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس منی بس کے ڈرائیور اور کنڈکٹر کے خلاف کارروائی کی جائے گی ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) منی بس نمبر 5272 ۔ آر ۔ آئی ۔ سی کے بارے میں پولیس کو تا حال کوئی ایسی شکایت موصول نہیں ہوئی کہ اس کا کنڈکٹر اور ڈرائیور مسافروں کے ساتھ ناروا سلوک روا رکھتے ہیں ۔

(ب) مسافروں کی جانب سے کسی ایسی شکایت کے آنے پر فوراً قانون کے مطابق مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے گی ۔

پسرور میں اسسٹنٹ کمشنر کی تعیناتی

*6867 ۔ شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔ کیا یہ امر واقعہ ہے سب ڈویژن پسرور کے ہیڈ کوارٹر پسرور میں متعین اسسٹنٹ کمشنر گذشتہ چار ماہ سے تبدیل ہو چکے ہیں اور ان کی جگہ اب تک کوئی اسسٹنٹ کمشنر متعین نہیں کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت کب تک وہاں اسسٹنٹ کمشنر متعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ اسسٹنٹ کمشنر پسرور کے تبادلہ کے احکامات مورخہ 5 نومبر 1975ء کو جاری ہوئے تھے ۔ نئے اسسٹنٹ کمشنر کی تعیناتی زیر غور ہے ۔

لاہور شہر میں تھانوں کی تعداد

*6896 ۔ مسٹر احمد بخش تھہیم ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ اس وقت لاہور شہر میں کل کتنے تھانے ہیں ۔ ان میں سے کتنے کرائے کی عمارتوں میں ہیں ۔ نیز جو تھانے کرائے کی عمارتوں میں ہیں حکومت ان کا کتنا ماہوار کرایہ ادا کر رہی ہے ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ اس وقت لاہور میں کل 21 تھانہ جات ہیں ۔ ان میں سے تیرہ سرکاری عمارت میں ہیں ۔ ایک عمارت متروکہ غیر مسلم میں اور سات کرائے کی عمارتوں میں واقع ہیں ۔

کرائے کی عمارتوں کا ماہوار کرایہ مبلغ 2,374 روپے ہے (دو ہزار تین صد چوہتر روپے) ادا کیا جاتا ہے ۔

صوبہ کے تھانوں میں سٹیشنری الاؤنس کی عطائیگی

*6897 ۔ مسٹر احمد بخش تھہیم ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ کے ہر تھانہ کو ماہوار کتنی رقم بطور سٹیشنری الاؤنس دی جاتی ہے ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ صوبہ کے ہر تھانہ کو سٹیشنری خریدنے کے لیے مبلغ 1,000 (ہزار روپیہ) سالانہ دیا جاتا ہے ۔ اور اس حساب سے تقریباً 88/33 روپے ماہانہ ہر تھانہ کے حصے میں آتے ہیں ۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع جہلم میں محکمہ السداد رشوت ستانی کی کارکردگی

*1018 ۔ مرزا فضل حق ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) ضلع جہلم میں یکم جنوری 1972ء سے لے کر 30 اپریل 1974ء تک محکمہ السداد رشوت ستانی نے کتنے مقدمات دائر کیے ۔

(ب) اس عرصہ میں جن رشوت خور افسران کے خلاف مقدمات دائر کیے گئے ان کے نام کیا ہیں ان میں سے کتنے ضمانت پر رہا ہوئے اور کتنے ابھی تک جیل میں ہیں ۔

(ج) جن رشوت خور افسران کو محکمہ السداد رشوت ستانی نے مذکورہ عرصہ میں رشوت ستانی کے جرم میں گرفتار کیا ان میں سے کتنے

سزا یاب ہوئے۔ کتنے بری ہوئے اور کتنے مقدمات ابھی تک زیر سماعت ہیں ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) محکمہ انسداد رشوت ستانی نے یکم جنوری 1972ء سے لے کر 30 اپریل 1974ء تک ضلع جہلم میں متعین سرکاری ملازمین کے خلاف 9 مقدمات عدالت میں دائر کیے جن میں 9 افراد ملوث تھے ۔

(ب) اس عرصہ میں جن سرکاری ملازمین کے خلاف مقدمات دائر کیے گئے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں ۔

(1) عبدالرؤف پٹواری ۔

(2) محمد یاسین پٹواری ۔

(3) محمد حنیف کلرک ۔

(4) محمد بشیر ڈسپنسر ۔

(5) محمد اشرف سیکرٹری یولین کمیٹی ۔

(6) حامد حسین پٹواری ۔

(7) محمد انور ۔ ڈپٹی رینجر محکمہ جنگلات ۔

(8) بشیر احمد ڈسپنسر ۔

(9) ممتاز حسین پٹواری ۔

ان ملازمین کے خلاف 1972ء سے پہلے مقدمات درج کیے گئے اور تفتیش مکمل ہونے کے بعد مذکورہ عرصہ میں سپرد عدالت کیے گئے ۔ یہ سب کے سب ملازمین مقدمات درج ہونے کے وقت گرفتار ہوئے اور اس کے بعد عدالت سے ضمانت پر رہا ہوئے مقدمات دائر کیے جانے کے بعد عبدالرؤف پٹواری عدالت سے سزا یاب ہوا ۔ اس کو 21 مارچ 1973ء کو چھ ماہ قید اور مبلغ پچاس روپیہ جرمانے کی سزا سنائی گئی ۔ وہ مذکورہ عرصہ کے دوران بھی سزا کاٹ چکا تھا ۔ لہذا اس وقت مذکورہ بالا ملازمین میں سے کوئی بھی جیل میں نہیں ہے ۔

(ج) محکمہ انسداد رشوت ستانی نے مذکورہ عرصہ میں 14 سرکاری ملازمین کے خلاف رشوت ستانی کے جرم میں مقدمات درج کر کے ان کو گرفتار کیا ۔ بعد ازاں وہ سب کے سب عدالت سے ضمانت پر رہا ہوئے ۔ ان سب کے خلاف مقدمات ابھی محکمہ انسداد رشوت ستانی کے پاس زیر تفتیش ہیں ۔ لہذا اس وقت ان میں سے کسی کے خلاف مقدمہ عدالت میں زیر سماعت نہیں ۔ اس لیے ان میں سے کسی کے سزایاب یا بری ہونے کا سوال ابھی پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

گجرات کی عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کی تعداد

111 ۔ راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع گجرات کی عدالتوں میں جنوری 1973ء سے لے کر دسمبر 1973ء تک کل کتنے فوجداری مقدمات زیر سماعت تھے ۔

(ب) مذکورہ مقدمات میں سے چھ ماہ سے زائد عرصہ کے مقدمات کی تعداد بتائی جائے ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (1) ضلع گجرات کی عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کی تعداد ۔

(الف) یکم جنوری 1973ء کو زیر سماعت مقدمات :۔

باقاعدہ	سرسری
2106	2479

(2) 31 دسمبر 1973ء کو زیر سماعت مقدمات

باقاعدہ	سرسری
3156	2603

مذکورہ بالا اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ سال 1973ء میں 1056 باقاعدہ اور ایک سو تین سرسری مقدمات میں اضافہ ہوا ۔

(ب) چھ ماہ سے زائد عرصہ کے مقدمات کی تعداد ۔

باقاعدہ	سرسری
1806	——

ضلع گجرات کی عدالتوں میں چوری اور ڈکیتی کے زیر سماعت مقدمات کی تعداد

112 ۔ راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) جنوری 1973ء تا دسمبر 1973ء ضلع گجرات میں ڈکیتی اور چوری کے مقدمات کی تعداد کیا تھی اور ان میں کتنی مالیت کا سامان وغیرہ چوری ہوا اور اس میں سے کتنے مقدمات میں کتنی مالیت کا مال مسروقہ برآمد ہوا ۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے مقدمات ضلع گجرات کی عدالتوں میں زیر سماعت تھے اور کتنے مقدمات ایسے تھے جن کے چالان عدالتوں میں پیش نہیں کیے گئے تھے ۔

(ج) مذکورہ مقدمات میں اشتہاری مجرمان کی تعداد اور ان کے نام ۔ عمر مع مقدمہ نمبر بتائے جائیں ۔

(د) مذکورہ مقدمات میں اشتہاری مجرمان کو اشتہاری قرار دیئے جانے کی تاریخ بتائی جائے نیز یہ بھی بتایا جائے کہ مذکورہ عرصہ میں کس کس تاریخ پر کس کس اشتہاری مجرم کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ قرق کی گئی ؟

(جواب موصول نہیں ہوا)

تحصیل ڈسکہ کے تھانوں میں بستہ الف اور ب کے بدمعاشوں کا اندراج

113 ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے تھانوں میں اس وقت بستہ الف اور بستہ ب میں کتنے بدمعاشوں کا اندراج ہے ۔

(ب) مذکورہ تھانوں میں درج شدہ مقدمات میں کتنے اشتہاری مجرم ہیں اور کب سے اور وہ کس کس دیہات یا علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں نیز ان کے نام و پتے اور جن جن جرائم میں وہ مطلوب ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے ۔

(ج) سال 73 - 1972ء اور 74 - 1973ء میں تحصیل مذکور میں کتنے اشتہاری مجرم گرفتار کیے گئے اور جو مجرم ابھی تک اشتہاری ہیں ان کو گرفتار نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے تھانوں میں اس وقت بستہ الف اور بستہ ب میں بدمعاشوں کے اندراج کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

نام تھانہ	بستہ الف کے بدمعاش	بستہ ب کے بدمعاش
1- سمڑیال	3	1
2- ڈسکہ	5	19
3- سترہ	2	1

(ب) پولیس اسٹیشن سمڑیال ۔ 1- کرم دین عرف کرمو ولد مولابخش سکنہ بھوپال والا مقدمہ نمبر 83 مورخہ 17-12-1959 بجرم 302 تعزیرات پاکستان ۔ اشتہاری ملزم ہے ۔ (2) محمد اشرف ولد فتح دین سکنہ مامی ٹھکرا ۔ اشتہاری ملزم ہے ۔

1- مقدمہ نمبر	3/68 زیر دفعہ	326/324	پی پی سی
2- —	33/69 —	457/380	—
—	173/69 —	457/380	—
4- —	152/70 —	302	پی پی سی
5- —	37/71 —	307/353	پی پی سی
6- —	26/71 —	392	—

(3) غلام نبی عرف نبیا ولد سردار سکنہ ارک مندرجہ ذیل مقدموں میں اشتہاری ملزم ہے -

1 -	مقدمہ نمبر	16/72	زیر دفعہ	458	پی پی سی
2 -	—	29/72	—	380/411	—
3 -	—	37/72	—	379/411	—
4 -	—	302/72	—	325/24	—
5 -	—	249/72	—	307/452	—
6 -	—	17/72	—	65/ 14/20	اسلحہ ایکٹ

(4) مختار احمد ولد علی احمد خان رہائش بھوپال والا مقدمہ نمبر 65 / 98 بجرم زیر دفعہ 379 سٹی تھانہ شیخوپورہ کا اشتہاری مجرم ہے -

5 - محمد اسلم عرف اچھا - ولد رحمت علی رہائش لکڑوالی - مقدمہ نمبر 79/74 زیر دفعہ 302 پی پی سی تھانہ سمڑیال کا اشتہاری مجرم ہے -

2 - پولیس اسٹیشن ڈسکہ

1 - رب نواز ولد رحمت خان رہائش آتھیان مقدمہ نمبر 312 مورخہ 23-10-1971 زیر دفعہ 302/307/34 پی پی سی کا اشتہاری ملزم ہے -

2 - محمد صادق ولد محمد حسین رہائش میالوالی مقدمہ نمبر 293 مورخہ 28-9-1971 بجرم زیر دفعہ 307/148/149 پی پی سی کا اشتہاری ملزم ہے -

3 - ردمند ولد عبدالستار پٹھان - رہائش منڈیکے گورایہ مقدمہ نمبر 196 مورخہ 26-6-72 زیر دفعہ 307 پی پی سی کا اشتہاری ملزم ہے -

4 - سردار ولد محمد اسماعیل رہائش راجرا - مقدمہ نمبر 64 مورخہ 2-12-66 زیر دفعہ 457/380 پی پی سی پولیس اسٹیشن ریا کا اشتہاری ملزم ہے -

5 - یونس خان ولد احمد خان رہائش کوان لٹ ۔ مقدمہ نمبر 112 مورخہ 16-9-72 زیر دفعہ 392 پی پی سی پولیس اسٹیشن نارنگ ضلع شیخوپورہ کا اشتہاری ملزم ہے ۔

9 - عبدالرشید ولد احمد دین ۔ رہائش کولا کلاں مقدمہ نمبر 221 مورخہ 16-7-72 زیر دفعہ 307/324/148/149 پی پی سی تھانہ ڈسکہ کا اشتہاری ملزم ہے ۔

7 - عبدالغنی ولد سراج دین رہائش ہنان ۔ مقدمہ نمبر 226 مورخہ 9-9-73 زیر دفعہ 366/376/368/452 کا اشتہاری ملزم ہے ۔

3 - پولیس اسٹیشن ستوہ

1 - محمد شریف ولد مہر دین رہائش مالو ماچھی ۔ مقدمہ نمبر 76 مورخہ 13-7-54 زیر دفعہ 379/420 پی پی سی تھانہ پھلورہ کا اشتہاری ملزم ہے ۔

2 - محمد صابر خان ولد رفیق احمد خان رہائش سرالوالی مقدمہ نمبر 44 مورخہ 28-6-66 زیر دفعہ 379/411 پی پی سی کا اشتہاری ملزم ہے ۔

3 - محمد طفیل ولد چراغ دین رہائش مٹھا سوجا تھانہ نارنگ ضلع شیخوپورہ مقدمہ نمبر 78 مورخہ 3-8-66 زیر دفعہ 457/380 پی پی سی کا اشتہاری ملزم ہے ۔

4 - محمد دین عرف دینا ولد جلال دین رہائش ڈھرا ڈاہ تھانہ مریدکے ضلع شیخوپورہ زیر دفعہ 457/380 پی پی سی مقدمہ نمبر112/74 کا اشتہاری ہے ۔

(ج) مذکورہ تھانوں میں گرفتار ہونے والے اشتہاری مجرموں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے ۔

		1973	1974
1 -	تھانہ سمڑیال	9	8
2 -	تھانہ ڈسکہ	8	5
3 -	تھانہ سترہ	20	4

التہائی کوشش کے باوجود باقی ماندہ اشتہاری ملزم تا حال گرفتار نہیں کیے جا سکے ۔ ان کی گرفتاری کے لیے پوری کوشش کی جا رہی ہے۔

درجہ اول افسران کے خلاف مقدمات

124 ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) انسداد رشوت ستانی کمیٹی نے 1973ء اور 1974ء میں آج تک مختلف محکموں کے درجہ اول کے کتنے افسروں کے خلاف عدالتوں میں مقدمات چلانے کی سفارش کی ۔

(ب) مذکورہ بالا افسران کے نام مع عہدہ اور محکمہ کا نام بتایا جائے اور ان میں سے کتنے افسروں کے خلاف چالان عدالت میں پیش کیے جا چکے ہیں ؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) مطلوبہ تعداد سال وار درج ذیل ہے ۔

سال 1973	8 افسران
سال 1974	8 افسران
سال 1975 (اب تک)	7 افسران

(ب) نو افسران کے خلاف چالان عدالتوں میں پیش کیے جا چکے ہیں۔ جن افسران کے خلاف انسداد رشوت ستانی کمیٹی نے مقدمات چلانے کی سفارش کی ان کے نام یہ ہیں ۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	محکمہ
1-	مسٹر محمد علی	ایس ۔ ڈی ۔ او (ریٹائرڈ)	آبپاشی
2-	مسٹر محمود احمد شیخ	پرنسپل	لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود
3-	مسٹر سراج دین	ایگزیکٹیو انجینئر	ایضاً
4-	مسٹر محمد اشرف	ایس ۔ ڈی ۔ او	ایضاً
5-	مسٹر شمیم الحسین	معاون ناظم	ایضاً
6-	مسٹر محمد یامین	معاون ناظم	ایضاً
7-	مسٹر سجاد حیدر بخاری	ایس ۔ ڈی ۔ او	ایضاً
8-	مسٹر محمد بشیر	ایس ۔ ڈی ۔ او	ایضاً
9-	ڈاکٹر عبدالحمید	میڈیکل آفیسر	صحت
10-	ڈاکٹر مبشر احمد مرزا	میڈیکل آفیسر	ایضاً
11-	ڈاکٹر ظفرالحق	میڈیکل آفیسر	ایضاً
12-	ڈاکٹر محمد اجمل	میڈیکل آفیسر	ایضاً
13-	ڈاکٹر فیروزہ سلطانہ رانا زنانہ میڈیکل آفیسر		ایضاً
14-	ڈاکٹر محمد ذاکر	ہاؤس سرجن	ایضاً
15-	مسٹر سعادت علی قریشی	آنریری مجسٹریٹ و چیئرمین جوڈیشل (ایگزیکٹیو انجینئر) ضلعی ٹریننگ چیکنگ سٹاف	
16-	ایس محمد اکرم	مجسٹریٹ	ایضاً
17-	چوہدری محمد اکرم	زائد معاون ناظم	زراعت
18-	شیخ افتخار احمد	نائب ناظم	ایضاً
19-	مسٹر عبدالحمید مالخانہ	زائد معاون ناظم	ایضاً
20-	مسٹر عبدالستار	معاون ناظم	وایڈا

21- میاں نور اللہ ایس ۔ ڈی ۔ او ریل و رسائل و تعمیرات عامہ

22- مسٹر اے ایچ اسلم ایس ۔ ڈی ۔ او ایضاً

23- چوہدری ولی محمد ہیڈ ماسٹر تعلیم

مندرجہ بالا افسران میں سے نو کے خلاف چالان عدالت میں پیش کیے جا چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب اراکین اسمبلی کی رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

بیگم آباد احمد خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست بیگم آباد احمد خان صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

کل شام پاکستان سنٹر سے واپسی کے وقت مجھے ٹھنڈ کا اثر ہو گیا ہے ۔ اس لیے ازراہ کرم دو تین روز کی رخصت عنایت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری جمیل حسن خان منج

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری جمیل حسن خان منج صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I could not attend the meetings of Standing Committee for commerce and Industries on 15.7.75 and 26.7.75 due to certain unavoidable circumstances. Therefore, my absence may please be excused.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد تقی شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید محمد تقی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I would be obliged if you kindly grant me leave from 18-11-75 to 21-11-1275 as I have to attend the marriage of my nephew.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

میاں محمد اسلام

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد اسلام صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ مورخہ 15-11-75 کو بوجہ بیماری اجلاس میں شرکت نہ کر سکا تھا ۔ براہ کرم رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خانزادہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خانزادہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

> I could not attend the Assembly session on 15th November, 1975 due to pre-occupation. Kindly grant me leave for the said date.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری بشیر احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری بشیر احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

> گزارش ہے کہ بوجہ 18-11-75 کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا۔ لہذا مورخہ 18-11-75 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راؤ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

> میں ادائیگی فریضہ حج کے لیے مورخہ 21-11-75 کو جا رہا ہوں۔ واپسی تک رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم حمیدالدین

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مخدوم حمیدالدین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I have a compelling engagement for which I need the leave of the House. Leave may kindly be granted from the 20th November to the 15th of December, 1975. I will be obliged.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ایچ ایس اسلام‌الدین

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ایچ ایس اسلام‌الدین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

عرض ہے کہ میں چند ضروری امور کے تحت راولپنڈی اسلام آباد جا رہا ہوں اس لیے مجھے دو روز کی رخصت کی ضرورت ہے ۔ لہذا میری 17 تا 19 نومبر 1975ء رخصت منظور فرما کر ممنون فرمائیں ۔ نوازش ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک سرفراز احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک سرفراز احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

مجھے ایک مقامی تقریب میں شرکت کرنا ہے ۔
لہذا آج اجلاس سے عدم حاضری معاف فرمائی
جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری محمد انور سمہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری محمد انور سمہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

ملتمس ہوں کہ میری طبیعت ناساز ہے ۔ اس لیے
میں اسمبلی میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں ۔ مہربانی
فرما کر آج کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں منظور احمد موہل

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں منظور احمد موہل صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں مورخہ 8 نومبر 1975ء کو پی اے سی میں
بوجہ بیماری شامل نہ ہو سکا ۔ براہ مہربانی رخصت
عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ نے تحریک استحقاق دی ہے کہ آپ کے سوال کا جواب ٹھیک نہیں دیا گیا۔ تو اس کی پرولیج موشن نہیں دی جا سکتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اگر کسی سوال کا جواب ایوان میں ٹھیک نہ دیا گیا ہو تو موشن آ سکتی ہے اور ویسے preedents بھی ہیں۔ اس کو رکھ لیتے ہیں اور آپ کے چیمبر میں اس کو discuss کر لیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں دی یونیورسٹیز اینڈ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ ایجوکیشن لینڈز اینڈ بلڈنگز (ریکوری آف پوزیشن) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 55 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دی یونیورسٹیز اینڈ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ ایجوکیشن لینڈز اینڈ بلڈنگز (ریکوری آف پوزیشن) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 55 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (تھرڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 58 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (تھرڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 58 بابت 1975ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں دی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (فورتھ امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 59 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (فورتھ امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 59 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر لائلپور (فورتھ امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 60 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر لائل پور (فورتھ امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 60 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 61 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 61 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں دی ملتان یونیورسٹی (تھرڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 62 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دی ملتان یونیورسٹی (تھرڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 62 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں دی یونیورسٹی آف ملتان (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 65 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جناب والا ۔ میں دی یونیورسٹی آف ملتان (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 65 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

شیخ محمد انور ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون نفاذ (بین الاقوامی نظام) اوزان و پیمائش پنجاب مصدرہ 1975ء (مسودہ قانون نمبر 64 بابت 1975ء) کے میں مجلس قائمہ برائے محنت کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون نفاذ (بین الاقوامی نظام) اوزان و پیمائش پنجاب مصدرہ 1975ء (مسودہ قانون نمبر 64 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

مسٹر محمد اشرف ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ دی پنجاب لینڈ ریونیو (امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 66 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 23 نومبر 1975ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

> کہ دی پنجاب لینڈ ریونیو (امنڈمنٹ) بل 1975ء (مسودہ قانون نمبر 66 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرنے میعاد میں 23 نومبر 1975ء تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

راجہ محمد افضل خان ایم ۔ پی ۔ اے کی غیر قانونی حراست سے متعلق مسٹر سپیکر کو اطلاع نہ دینا

مسٹر سپیکر ۔ تحریک استحقاق نمبر 42 ۔ راجہ محمد افضل خان ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے ہونے والے فوری اہمیت کے حامل واضح مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 6 ستمبر 1973ء کو صبح 9 بجے ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق میں ایئرمارشل اصغر خان اور منظور موہل ایم ۔ پی ۔ اے کے ہمراہ پھولوں کی چادریں لے کر 1965ء کی جنگ میں شہید ہونے والے فوجیوں کے مزاروں پھول چڑھانے اور فاتحہ خوانی کے لیے اپنے مکان واقع 149 شاہ کالونی اپرمال لاہور موڑ جانے کے لیے اپنی کار نمبر ایل ای ۔ سی 4422 پر نکلا ۔ تو پولیس کی بھاری جمعیت جو ایس ۔ پی محمد شریف چیمہ اور ایک مجسٹریٹ ممتازاحمد جوئیہ کی سرکردگی وہاں پر موجود تھی ۔ مجھے بغیر کسی وجہ اور وارنٹ کے صبح 8 بجے سے شام 3 بجے تک ہمراہیان غیر قانونی طور پر روکے رکھا ۔ میں نے ہر دو افسران سے التجا کی کہ یہ ہماری عقیدت کا معاملہ ہے اور ہم ان فوجی بھائیوں کو خراج تحسین کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے راتیں جاگ کر ہماری عزتوں اور جانوں کا تحفظ کیا اور جام شہادت نوش کیا اور یہ بھی کہا کہ ہمارا یہ عمل عین مذہبی نوعیت کا ہے اور ہمارے موجودہ فوجی بھائیوں کی حوصلہ افزائی کے مترادف ہے جنہوں نے آئندہ بھی اس ملک کا دفاع کرنا ہے ۔ لیکن ہماری کسی التجا کو نہ سنا گیا اور جبراً ہمارے سامنے پولیس ٹرک کھڑے کرکے ہماری گاڑی کو روک لیا ۔ میں نے ہمراہیان پیدل جانے کا ارادہ کیا اور گاڑی سے اتر کر چل پڑے مگر پھر بھی پولیس نے اپنی نفری کے ساتھ جبراً روکا ۔ غیر قانونی طور پر مداخلت کرکے پولیس اور انتظامیہ نے ایک غلط کارکردگی کا مظاہرہ کیا ۔ جس کی توقع ایک کمیونسٹ فورس سے نہیں کی جاتی اور اس غیر قانونی نظر بندی کی اطلاع اسمبلی کے قواعد کے مطابق سپیکر صاحب کو نہیں دی گئی ۔ اس طرح سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کے جملہ اراکین کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ اس پر بحث کی جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کو بھیج دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

The report to come by 31st of December, 1975.

مسٹر سپیکر ۔ تحریک نمبر 29 ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ کل آپ نمبر 25 پر پہنچے تھے اور آج یہ نمبر 26 ہے کل نمبر 25 ہو گئی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ نمبر 25 ہوئی تھی ۔ آج نمبر 29 لیتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ نمبر 26 بڑی اہم تھی ۔ جناب نے نہ مجھے اس کے متعلق اطلاع دی ہے نہ آپ نے حسب معمول اپنے چیمبر میں بلایا ہے ۔ جناب والا ۔ ابھی تک یونیورسٹی کے ملازمین کی ہڑتال جاری ہے اور وہ باہر آئے ہوئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس کو dispose of نہیں کیا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ تحریک التوا شروع ہو گئی ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ ہاں ۔ ہاں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ابھی تو تحاریک استحقاق ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی کون سی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ dispose of ہو چکی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کب جناب ۔

Mr. Speaker. The matter has come before the House.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ تاری صاحب کی تھی یہ ارشاد صاحب کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس میں ترمیم کر رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ دونوں کے متعلق ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کل 26 صرف تاری صاحب کے متعلق تھی یہ ارشاد صاحب کے متعلق ہے ۔

سید تابش الوری ۔ میری بھی تحریک استحقاق نمبر 27 ہے ارشاد صاحب کے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہر حال 27 ہو چکی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ 27 نہیں ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ہو چکی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ وہ تاری صاحب کے متعلق تھی ۔ 27 ارشاد صاحب کے متعلق ہے ۔ یہ تحاریک الگ الگ ہیں اس میں دونوں کے نام ہیں وہ گوجرانوالہ پولیس نے پکڑا ہے اور اس میں افراد بھی مختلف ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جس statements پر کل بحث ہوئی ہے اس میں تاری صاحب کا بھی ذکر ہے ۔ دونوں اس ایوان کے فاضل ارکان ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کل صرف 26 پر بحث ہوگئی ہے آج 17 اور 27 ہوئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ 27 میں بھی دونوں کے نام ہیں اس میں کیا فرق پڑتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ان دونوں کو ساتھ لے لیں ۔ اور اس کو anounce کریں تا کہ ریکارڈ میں آ جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو کل اس کو چیمبر میں dispose of کر بیٹھا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ مجھے اطلاع نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اطلاع مل جائے گی ۔

It has already been partially disposed of.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اطلاع سے پہلے take up کر لیں اس میں حرج ہی کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو اس کو dispose of کر بیٹھا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا take up کرنے سے پہلے dispose of کر بیٹھے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ رولنگ آ گئی ہے ۔ کیا رولنگ کے بعد بھی فیصلہ ہوتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ قانون کا ایک مسلمہ امر ہے کہ جج کو announce کرنا ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ announce تو کوئی بھی جج کر سکتا ہے ۔ یہاں کوئی مقدمہ تو ہے نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ رولنگ بھی فیصلے کی حیثیت رکھتی ۔

چوہدری محمد ارشاد ایم ۔ پی ۔ اے کی گرفتاری سے متعلق ایوان کو اطلاع نہ دینا

سید قابش الوری ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے اہمیت عامہ کے حامل ایک خاص مسئلہ جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے پر بحث کرنے کے تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی کے رکن اور سابق وزیر چوہدری محمد ارشاد کو پولیس 7-6 اکتوبر کی درمیانی رات کو حراست میں لے لیا لیکن قاعدے کے مطابق ان کی گرفتاری یا نظر بندی کے سلسلہ میں ابھی ارکان اسمبلی کو کوئی اطلاع نہیں دی گئی ۔ جس سے اراکین اسمبلی کا انفرادی اور اس ایوان کا اجتماعی استحقاق پامال ہوا ہے لہذا اس پر بحث کی جائے ۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ وہ اس ایوان کے معزز رکن ہیں ان کی نظر بندی اور گرفتاری ایک عرصہ سے اخبارات اور سیاسی حلقوں میں زبردست

بے چینی اور اضطراب کا باعث بنی ہوئی ہے ۔ گوجرانوالہ سے متعلقہ اخبار نویس نے اپنی آنکھوں سے انہیں گرفتار ہوتے دیکھا ہے ۔

وزیر قانون ۔ یہ مسئلہ precisely وہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ان کا فقرہ سن رہا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اخبار نویس نے ان کو زیر حراست دیکھا ہے ۔ اس نے اپنی عینی شہادت کی بنیاد پر اخبار میں خبر شائع کی ہے اور ہم تک اطلاع بہم پہنچائی ہے ۔ ان کو باقاعدہ طور پر گرفتار کیا اور اس کے بعد ان کو لاہور منتقل کیا گیا ۔ یہ بھی اطلاع اخبارات میں چھپی اور ہم کو فراہم کی گئی اور گورنمنٹ نے اس سلسلے میں کوئی تردید نہیں کی ۔ اس اعتبار سے ان کی گرفتاری اور نظر بندی ایک مسلمہ حیثیت رکھتی ہے اور اس ایوان کا حق تھا کہ اس کو فوری طور پر اطلاع دی جاتی ۔ جناب والا ۔ چونکہ اس سلسلے میں حکومت اپنے فرائض اور دستوری تقاضے پورا کرنے میں ناکام رہی ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اس اہم ترین تحریک کو فوری طور پر یہاں زیر غور لایا جائے ۔ جناب والا ۔ اس ہاؤس میں اس طرف بیٹھے ہوئے وزراء کرام کو یہ نہیں بھولنا چاہیے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker. This can't be a part of your short statement.

سید تابش الوری ۔ جناب ۔ اس وقت سات سابق وزراء اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں ۔

Mr. Speaker. Then you have a full cabinet.

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ آپ انہیں یہ ہدایت کریں کہ وہ خواہ مخواہ روز اس قسم کا درس دینے سے پرہیز کریں ۔ ہم اپنے اصولوں اور فرائض کو اچھی طرح پہچانتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ آپ نئے نئے ہیں اس لیے ابھی نہیں پہچانتے ۔

مسٹر طاہر رزاق ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ انتہائی افسوس ناک امر ہے کہ اتنے اہم مسئلہ پر اور اتنی اہم تحریک استحقاق پر بحث ہو رہی ہے اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب صادق حسین قریشی اس ایوان سے غیر حاضر ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب ۔ مجھے بات کر لینے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ۔ اس لیے میں کیا بات کرنے دوں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شائد اس وقت صادق حسین قریشی پنجاب کے وزیر اعلیٰ نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ آپ سمجھتے رہیں ۔ آپ کے نہ سمجھنے سے واقعات نہیں بدل جاتے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ یہ تو آپ نے حلقہ نمبر 6 کے انتخابات میں دیکھ لیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر قانون ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ حکومت پنجاب کی طرف سے ایک واضح بیان تحریک التوا کے سلسلے میں آچکا ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ معزز رکن مسٹر رؤف طاہر کا بیان صداقت پر مبنی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ اتنے اہم سوالات کا جواب دینے کے لیے انہیں ایوان میں موجود رہنا چاہیئے ۔

Mr. Speaker. That is neither relevant not a point of order.

وزیر قانون ۔ مسٹر سپیکر ۔ حکومت پنجاب کی طرف سے تحریک التوا نمبر 7 کا واضح موقف اب بھی یہی ہے کہ حکومت پنجاب نے انہیں نہ لاہور میں اور نہ ہی گوجرانوالہ میں جن دو تواریخ کا ذکر کیا گیا ہے ، گرفتار کیا ہے اور یہ مسئلہ عدالت عالیہ میں زیر تحقیق ہے اور چل رہا ہے ۔ اس لئے یہ مسئلہ subjudice ہے ۔

Mr. Speaker : In view of the catergorical statement of the Law Minister that neither the Hon'ble Member was arrested nor he was or is under the detention of the Provincial Government and that the matter is being investigated by the High Court under a writ petition, so the matter is subjudice and this can not be admitted.

سید تابش الوری ۔ جناب والا۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ایک نامہ نگار نے قران پر حلف اٹھا کر یہ بیان دیا ہے کہ انہیں اس کے سامنے گرفتار کیا گیا۔

Mr. Speaker : The matter is subjudice, therefore, it is disposed of. The Hon'ble member may, if the decision of the High Court is in his favour, give a fresh notice to that effect.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب ۔ اس نے حلف اٹھا کر یہ بیان دیا ہے۔

چودھری طالب حسین۔ جناب والا۔ اتنے اہم مسئلے کے متعلق اس تحریک التوا کو یوں ختم کرنا مناسب نہیں تھا۔ اس پر ایوان میں ضرور بحث ہونی چاہئے اور اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ معاملہ ہائی کورٹ کے زیر سماعت ہے تو اسے اس وقت تک التوا میں رکھا جا سکتا تھا۔ جب تک کہ اس سلسلے میں کوئی فیصلہ نہ ہو جاتا۔ آپ کے اس فیصلہ کے بعد میرے لئے اور کوئی صورت نہیں کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت علامتی طور پر واک آؤٹ کروں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف نے واک آؤٹ کیا)

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔

ہم ان کی بات بات پہ مرتے ہیں
یہ ہیں کہ روٹھنے کے بہانے گھڑتے ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ اب تحاریک التوا کار شروع کی جاتی ہیں۔ تحریک التوا نمبر 26 کے متعلق میں نے فاضل ممبر کو اگرچہ لکھا ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ یہ انہیں نہیں ملا۔ میں نے انہیں لکھا ہے کہ وہ میرے چیمبر میں تشریف لائیں تاکہ ہم دیکھیں کہ یہ تحریک التوا بنتی ہے یا نہیں۔

چودھری امان اللہ لک۔ جناب۔ آپ نے 26 نمبر کی بات تو کی ہے۔ 27 نمبر کی تحریک کو بھی دیکھیں۔

مسٹر سپیکر۔ اس پر تو میں نے "رول آؤٹ" لکھا ہے، میرے پاس اس کی نقل موجود ہے۔

Prima facie the matter does't relate to any occurrance. I would request the Hon'ble Member to discuss the matter with me in any Chamber.

نوابزادہ محمد خان خاکوانی۔ جناب والا۔ میری بھی ایک تحریک استحقاق ہے۔ میں اس ایوان میں ایک تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ آپ لکھ کر بھیج دیں۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی۔ حضور والا۔ آپ سن لیں۔

مسٹر سپیکر۔ آپ لکھ کر بھیج دیں وہ بھی سننے کے برابر ہے۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی۔ میں نے اپنی ایک تحریک استحقاق منگل کے روز اس ایوان میں پیش کی تھی۔ جو مجلس قائمہ کے سپرد ہو گئی اور جناب نے مجھے کہا تھا کہ میں اس کے متعلق مختصر بیان دوں۔ میرے اس بیان کو پاکستان ٹائمز نے توڑ موڑ کر شائع کیا ہے کہ میں نے کہا تھا کہ عوام ہتھیار لے کر حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ میں نے اس قسم کا کوئی بیان نہیں دیا بیشک آپ ٹیپ سن لیں۔

مسٹر سپیکر۔ میرے پاس تو کوئی آیا ہی نہیں۔ میں یہاں پانچ منٹ انتظار کرتا رہا اور اڑھائی بجے کے بعد میں چلا گیا۔ میں اس میں اور کیا کرتا۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی۔ جناب۔ یہ صحافیوں کا قصور نہیں۔ انہوں نے ابھی تک کالے بلے لگائے ہوئے ہیں۔ انہیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ جو کچھ انہیں کہا جائے وہی لکھیں۔

مسٹر سپیکر۔ آپ مجھے لکھ کر بھیج دیں میں دیکھ لوں گا کہ یہ تحریک استحقاق بنتی ہے یا نہیں۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی۔ میں تو آج کی بات کر رہا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ آپ اخبار کی بات کر رہے ہیں۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی۔ جناب۔ میں ٹھیک کہتا ہوں۔ میں نے کل اشارتاً اپنی وضاحت میں کہا تھا اور پوری طرح بتایا تھا کہ میں نے حالات کے مطابق کیا کہا تھا۔ تو آج پھر پاکستان ٹائمز میں لکھا ہے کہ خاکوانی نے یہ کہا تھا کہ ہم سیاسی اختلافات طاقت سے حل کریں گے۔ تو یہ جان بوجھ کر اشتعال انگیز باتیں لکھی جا رہی ہیں۔ اس سے صرف میرا ہی نہیں بلکہ سارے ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ میں نے مخصوص حالات کی بات کی تھی کہ جو مجرمان اغوا ہو گئے ہیں حکومت اس سے انکار کر رہی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ میں نے کہا ہے کہ آپ یہ لکھ کر بھیج دیں؟

نوابزادہ محمد خان خاکوانی۔ حضور والا۔ میں اپنی پوزیشن واضح کرنی چاہتا ہوں۔ آپ تحریک استحقاق بناتے ہیں یا نہیں بناتے لیکن انہیں یہ تاکید کریں کہ وہ یہاں کی رپورٹیں صحیح دیا کریں۔ میں نے مخصوص حالات میں یہ کہا تھا کہ جہاں مجرمان اغوا ہو رہے ہیں اور حکومت کو نہیں پتہ کہ وہ کہاں گئے اور نہ ہی وہ انہیں نکالنے میں کامیاب ہوئی ہے تو پھر چاہے کوئی ڈی۔ ایس۔ پی ہاجرہ ہو یا ایف۔ ایس۔ ایف کا کوئی آدمی ہو اور وہ کہے کہ اس کے پاس کوئی حکم نامہ نہیں اور یہ کہ اس نے ہمیں اپنے ساتھ لے جانا ہے۔ تو قانون کے مطابق وہ چور ہے، وہ ڈاکو ہے۔ اس کے سوا وہ اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس معاملے میں قانونی بات کرنی چاہیے اور ہمیں ان حالات میں اختیار ہے کہ ہم اسے گولی سے اڑا دیں۔ میں نے یہ کہا تھا اور اب بھی یہ کہہ رہا ہوں۔

وزیر تعلیم۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب۔ خاکوانی صاحب نے جو تقریر فرمائی ہے اس میں وہ جس راز کا ذکر کر رہے ہیں یہ ان پر کب کھلا ہے۔ اس راز سے پہلے یا بعد۔

مسٹر محمد اشرف۔ مسٹر سپیکر۔ کیا یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

مسٹر سپیکر۔ آج تو ایسے ہی سب کچھ بن رہا ہے۔

سید تابش الوری ۔ مسٹر سپیکر ۔ جناب خاکوانی نے ایک بہت اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرائی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب ، پنجابی وچ کہندے نیں ، رمز سمجھ لینی چاہی دی اے ۔ جب میں آپ کو کہتا ہوں کہ میرے چیمبر میں تشریف لائیں تو آپ ایک بات سمجھ لیا کیجیے کہ غالباً ضابطے کی توضیح ہمارے ایوان کے ممبران یا اس فاضل رکن کے حق میں نہیں جاتی اور میں اس میں تھوڑی سی گنجائش رکھنی چاہتا ہوں ۔ آپ مجھے مجبور نہ کریں کہ میں یہاں فیصلہ دوں ۔ اگر آپ اس بات کو appreciate نہیں کرتے تو پھر میں رولز کی کتاب نکال لوں گا اور آپ سے پوچھوں گا کہ یہ پرولیج کیسے بنتی ہے ؟ اس لئے .don't force me for certain things ۔ آخر آپ چار سال سے مجھے دیکھ رہے ہیں ۔ آپ کبھی تو سمجھ لیا کیجیے ۔ جیسے پنجابی میں کہتے ہیں ، میں "بچلا" مارتا ہوں تو میرا اس میں ایک مقصد ہوتا ہے کہ میں یہاں کوئی فیصلہ نہیں دینا چاہتا ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ غالباً اس ایوان کا جو عام تقدس ہے ، اس کے خلاف جائے گا ۔ آپ کبھی تو اس کو appreciate کر لیا کریں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ نے جس جذبے سے یہ بات کہی ہے اسی کی روشنی میں میں یہ عرض کرنی چاہ رہا ہوں اور کسی انفرادی مسئلے پر نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ چیمبر میں تشریف لائیں ، لکھ کر دے دیں ۔ اس کے اور بھی طریقے ہو سکتے ہیں ۔ آپ کو اس بات کا پتہ ہے کہ لیشنل اسمبلی میں ایک دفعہ یہ بات آئی تھی اور ابھی تک کسی "نکر" (کونے) میں پڑی ہوئی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ اس ایوان کی روایات کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ اس ایوان کا تقدس آپ کے نزدیک بھی اور اس ایوان کے اندر بھی اور باہر بھی مسلمہ ہے ۔ یہاں جو بات کہی جاتی ہے وہ ہماری تاریخ کا ایک حصہ بن جاتی ہے ۔ ریکارڈ میں درج ہو جاتی ہے ۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ جو کچھ یہاں کہا جائے اسے اخبارات میں صحیح

طور پر اشاعت پذیر ہونا چاہیے اور یہ اہتمام کرنا جناب کی بالخصوص بڑی اہم ذمہ داری ہے آپ اس کو جس طرح بھی طے فرمانا چاہیں طے فرمائیں۔

مسٹر سپیکر۔ میں نے کہا ہے کہ لکھ کر دے دیں۔ جو فاضل صحافی یہاں تشریف لاتے ہیں ان سے میٹنگ کروں گا۔ ان سے استدعا کروں گا کہ یہاں جو کارروائی ہوتی ہے اس کی آبجیکٹو رپورٹنگ ہو۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے یہ الفاظ اب بھی ان تک پہنچ رہے ہوں گے۔ اور جہاں تک ہم سمجھتے ہیں، غالباً ان کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ آبجیکٹو رپورٹنگ ہی ایک صحافی کے لئے بڑی عزت کا باعث بنتی ہے۔ امید ہے کہ وہ اپنے پیشے اور وقار کا بھی خیال رکھیں گے اور اس ایوان کی حرمت کا بھی۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ صحافیوں کا مسئلہ نہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے ایسی پابندیاں عاید کر رکھی ہیں کہ ان کو غلط رپورٹ چھاپنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ وہ کالے بلے لگائے اس ایوان میں بھی پھر رہے ہیں۔ جناب والا۔ انہوں نے باقاعدہ علامتی احتجاج کیا ہوا ہے کہ انہیں اس قسم کی پابندیوں سے آزاد کیا جائے۔ مسئلہ صرف ان کی ذمہ داری کا نہیں۔ حکومت کی ذمہ داری کا بھی ہے۔ آپ کی ذمہ داری کا بھی ہے۔ اس لئے کہ پریس ٹرسٹ ایک خاص انداز میں حزب اختلاف کو بدنام اور رسوا کر رہا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ ادھر سے کوئی یہ نہ کہہ دے:

کلکتے کا جو ذکر کیا تو نے ہم نشیں
اک تیر میرے سینے میں مارا کہ ہائے ہائے

سید تابش الوری۔ جن سے ارباب چمن پر کوئی زد پڑتی ہو
ان سوالات و جوابات پہ پابندی ہے۔

راجہ جمیل اللہ خان۔ جناب والا۔ میری بھی ایک رائے سن لیجیے۔ جناب سپیکر۔ میں آپ کا مداح ہوں کہ ہم نے دیکھا ہے کہ آپ نے بغیر کسی تمیز کے، خواہ حزب اقتدار ہو یا حزب اختلاف، اپنے فیصلے دیے ہیں، لیکن اسی ایوان میں جب "نوائے وقت" کے اوپر غلط بیانی کے یا کچھ اور اعتراضات کئے گئے تھے اور اس کا جواب آپ نے دیا تھا تو وہاں آپ نے یہ

نہیں فرمایا تھا کہ آپ کے چیمبر میں آکر ڈسکس کریں۔ کیونکہ وہ وزیر موصوف تھے یا حزب اقتدار تھے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ "پاکستان ٹائمز" نے غلط بیانی کی ہے تو آپ کہتے ہیں کہ چیمبر میں آکر ڈسکس کریں۔

مسٹر سپیکر ۔ راجہ صاحب ، میں آپ کی اس پر تسلی کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں ایک تحریک التوا تھی جس کا جواب فاضل وزیر کو دینا تھا۔ اس میں "لوائے وقت" کا ذکر آیا تھا۔

راجہ جمیل اللہ خان ۔ اس میں یہ بات ہے کہ وہ پڑھے لکھے نہیں تھے۔ میرا خیال ہے انگریزی ان کو نہیں آتی تھی۔

مسٹر سپیکر ۔ راجہ صاحب۔ ایک تحریک التوا اس ایوان میں پیش ہوئی ہے جس میں فاضل وزیر پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے یہ بیان دیا ہے۔ اس کا وہ جواب دے رہے ہیں کہ میں نے یہ بیان نہیں دیا۔ دو یا تین اور اخبارات آپ دیکھیں ، ان میں بھی اسی طرح چھپا ہے۔ اس لئے میں نے انہیں موقع نہ دیا۔ جس فاضل رکن نے تحریک التوا دی جو اس ایوان میں آپ کی طرف بیٹھے ہوئے ہیں ، انہوں نے ان کو یہ موقع دیا ہے۔ اس لئے یہ بات کہ میں نے اس کو یہ موقع دیا ہے۔ صحیح نہیں۔ اس کو سیاق و سباق سے علیحدہ کرکے پیش کیا جا رہا ہے۔ شاید یہ آپ نے اخبارات میں دیکھا۔ آپ اس وقت موجود نہ تھے۔ اس لئے آپ اس کو صحیح طور پر appreciate نہیں کر سکے کہ وہ واقعہ کس طرح ہوا۔ میں نے اب بھی مسٹر ایم۔کے۔ خاکوانی کو پیش کرنے سے منع نہیں کیا۔ میں نے تو ان کو یہ کہا ہے کہ مجھے لکھ کر دے دیں۔ prima facie اخبار میں اگر کوئی غلط یا صحیح رپورٹنگ کرتے ہیں تو وہ پرولیج موشن نہیں بنتی ہے۔ اب آپ نے مجھے پندرہ منٹ کی بحث کے بعد اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ میں اخبار نویس اصحاب کو بتا دوں کہ یہ پرولیج موشن نہیں بنتی۔ میں یہ نہیں کہنا چاہتا تھا۔ میں پندرہ بیس منٹ سے صرف اس بات کو روکنے اور ٹالنے کی کوشش کر رہا تھا کہ آپ میرے چیمبر میں آئیں ، آپ مجھے لکھ کر دے دیں۔ میری بات نہیں مانتے تو پھر میں مجبور ہو جاتا ہوں کہ آپ کو پھر یہ بتا دوں کہ پریولیج اس طرح نہیں بنتی۔ آپ یہ چاہتے تھے اور میں نے کہہ دیا ہے۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : After break we shall sit in this House and discuss whether it amounts to a privilege motion or not whether mis-reporting is a privilege. It used to be a privilege of the present House.

چودھری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس ایوان میں کی جانے والی تقاریر کا تعلق ہے یہ ایوان کے ہر ممبر کی پرولیج ہے کہ وہ اسی صورت میں اخبارات میں درج کی جائیں ۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اخبارات اپنی مرضی سے ان پر تبصرے کریں یا مطلب نکالیں ۔ لیکن جہاں تک تقریر یا بیان کا تعلق ہے ، اس کو distort نہیں کیا جا سکتا ۔ جناب والا ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ یہ کسی وقت پرولیج ہوا کرتی تھی اور اب نہیں ۔ میں تو اب بھی یہی سمجھتا ہوں کہ یہ ہر ممبر کا حق ہے ، ایوان کا حق ہے کہ اس کی ہونے والی کارروائی اسی صورت میں اخبارات میں رپورٹ کی جائے اور اگر ایسے کسی صورت میں مسخ کیا جاتا ہے تو اس صورت میں ایوان کا استحقاق پامال ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تیار ہوں کہ انٹرول کے بعد اس کو ڈسکس کر لیں ۔

چودھری طالب حسین ۔ اس سلسلے میں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے پاس inherent powers ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ inherent powers نہیں ہوتی ہیں ۔

چودھری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ آپ کو اس سلسلے میں سختی سے اقدامات کرنے ہوں گے تاکہ اس ایوان میں ہونے والی کارروائی strictly اسی طرح درج کی جائے ، مسخ کرکے یا حلیہ بگاڑ کے پریس ٹرسٹ لوگوں کے سامنے پیش نہ کرے ۔ جناب والا ۔ جس طرح کے آج حالات ہیں ، پریس ٹرسٹ حکومت کے قبضے میں ہے ، وہ جو چیز چاہیں لکھوا سکتے ہیں ، اس سے آپ کی ذمہ داری میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے کہ آپ اس چیز کو دیکھیں کہ آیا ایوان میں ہونے والی کارروائی اور فاضل ممبران کے بیانات اخبارات میں درست طور پر رپورٹ کئے جاتے ہیں یا ان کو توڑ مروڑ کر شائع کیا جاتا ہے ۔ اگر وہ توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں تو ان کے مقاصد کیا ہیں ؟

سید تابش الوری ۔ اگر جناب والا ۔ آپ نے اجازت دے دی تو پتا نہیں کیا کیا چھپے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں میں کیا کر سکتا ہوں ۔ ممکن ہے کسی حد تک چھپتا ہی ہو ۔

سید تابش الوری ۔ ہمیں اپنی روایات اور اپنی ٹریڈیشنز کو مد نظر رکھنا ہو گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں ہماری روایات سے زیادہ اخبارات کی روایات کا دخل ہے ۔

سید تابش الوری ۔ ہمیں آزادی رائے کا احترام ہے ۔ لیکن اس طرح نہیں ہے کہ جو کچھ نہیں کہتا وہ مجھ سے منسوب کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker. Whether it amounts to a privilege or not only restrict it to that academic question.

(Interruptions)

Mr. Taj Muhammad Khanzada. I will request that when a member is on his legs and is about to speak, chipping in is not allowed in view of the decorum of the House

Sir, a number of privilege motions have been brought in with regard to the arrest of Mr. Tari and Mr. I shad. The Provincial Government has dis-owned and shown ignorance about their arrest. It is besides the point whether Mr. Tari and Mr. Irshad sit on the Treasury Benches or they sit on the Opposition Benches but they are members of the House duly elected by democratic process. I am sorry to say that the ignorance of the Provincial Government does not warrant the forfeiture of the privileges that each of us inherits in this House. Today, it is Mr. Tari but tomorrow it may be the very Minister who is owning that responsibility.

(applause)

I would, therefore, request that the privilege of an individual, if he is arrested in the Province whether by the Federal Government or by the Provincial Government, still remains and it is the responsibility of this House to see that those privileges are not violated.

Minister for Law. I don't understand on what point Mr. Taj Muhammad Khansada is speaking because the privilege motion is over.

Mr. Taj Muhammad Khanzada. I am seeeking an information. I am addressing you through the Speaker. Sir, I am not standing either in defence or for it but I am standing on a principle. It does not matter who is arrested from this House. The Provincial Government must take the responsibility of finding out why he is arrested and if he is arrested for some crime he should be punished. I don't say that a criminal should be allowed to do anything.

مسٹر سپیکر ۔ ان کا contention تو یہ ہے کہ وہ گرفتار ہوئے ہی نہیں ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ تو کیا پھر انہیں زمین نگل گئی ہے یا آسمان نگل گیا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ contention of the House بھی معلوم کی جائے ۔ چند ایک وزراء کے بولنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کون سا تقریر کا موقع ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ تقریر کا موقع نہیں ہے ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ تمام فاضل اراکین اسمبلی یہ چاہتے ہیں کہ ایسی زیادتی نہیں چاہیے ۔

Mr. Speaker. We conduct this House in accordance with the provisions given in the Constitution, in the Law and the procedure given therein.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب سپیکر ۔ آپ بھی چاہتے ہیں اور محسوس بھی کرتے ہیں جیسا کہ آپ نے خود بیان کیا ہے مجلہ بن جاتے ہیں ۔

Mr. Speaker. An objection has been taken that the matter is subjudice and the rules are very clear over that, that if a matter is subjudice that cannot be discussed in this House.

And if the rules are made contrary to that, you may then do that.

اس کو اس ہاؤس یا کسی کمیٹی میں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا ۔ یہ بات تو شاید آپ کہہ سکیں کہ میں نے شارٹ سٹیٹمنٹ کی اجازت دے دی ہے ۔ اس میں تو اعتراض ہو سکتا تھا کہ

I should not have given the permission to make that short statement.

نواب زادہ چھ خان خاکوانی ۔ جناب والا ۔ یہ پوائنٹ تو subjudice نہیں ہے کہ انہوں نے اس ہاؤس کو اطلاع نہیں دی ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں گرفتار ہی نہیں کیا ۔ تو اس کی اطلاع کا کیا سوال ہے ۔

It is only the consequence.

سید تابش الوری ۔ پھر وہ کہیں یہ غلط ہے ۔

Mr. Speaker. The question whether they were arrested or detained is subjudice.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ہماری contention تو سنیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو کہتے ہیں یہ subjudice ہے ۔

That is why I have not permitted that. After the High Court has taken a decision, a fresh privilege motion, if the member so desires, may be moved by him.

اس میں بچہ مارنے والی کون سی بات ہے ۔

All the benefits have gone to the mover and not the Government.

اس کے بعد بھی میرے فاضل دوست یہ کہتے ہیں تو پھر

I am really surprised. I may have to review my own thinking and may have to be little more strict.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے تو نہیں کہا ہے ۔

Mr. Speaker. That is what Mr. Mohal said.

Mr. Taj Muhammad Khanzada. It is not necessary for you to seek a certificate. Do what you like,

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن سر ۔

جناب سپیکر ۔ میں نے یہ کہا تھا consensus of opinion ؟

مسٹر سپیکر ۔ consensus of opinion تو جب آئے گا ۔ if there is a legal objection to that.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ آپ نے خود مجلے کا لفظ استعمال کیا ہے ۔

Mr. Speaker. And always to the benefit of this House and never to the benefit of the Government.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ جب ایک بات آپ کرتے ہیں تو دوسرا آدمی اسے الٹا میں کرتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یعنی محرک کے استحقاق کے خلاف میں نے مجلہ مارا ہے ۔ That is the only interpretation that can be placed on the statement that has been made by you.

میاں منظور احمد موہل ۔ یہی تو مصیبت ہے کہ interpretation آپ اپنے ذہن کے مطابق کرتے ہیں ۔ میرا مقصد یہ قطعاً نہیں تھا کہ میں اس ہاؤس میں کھڑا ہو کر یہ کہنا چاہتا ہوں ۔ میں نے آپ کی ذات کے بارے میں قطعاً نہیں کہا ۔ جو کچھ آپ نے کہا ہے میں نے بھی از راہ مذاق کہا ہے ۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ میرے خیال میں آپ اگرچہ یہ واضح طور پر فرما دیں کہ ہر ممبر اپنے استحقاق کی خود protection کرے جس طرح بسوں میں لکھا ہوتا ہے کہ ہر سواری اپنے سامان کی خود حفاظت کرے پھر ہم بھی آپ سے شکایت نہیں کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ نے کاروں کو چھوڑ کر بسوں میں سفر کرنا شروع کر دیا ہے ۔ میرے تو خیال میں آپ نے پچھلے بیس سال میں بسوں سفر ہی نہیں کیا ۔

Minister for Law. Sir, I think the business of thd House should be taken up

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم تحریک التوا کی طرف آتے ہیں ۔

راجہ جمیل اللہ خان ۔ جناب سپیکر ۔ خان زادہ تاج محمد صاحب کی تقریر کے بعد ہاؤس میں دو سوال پیدا ہو گئے ہیں ۔ جس کے لیے میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ معاملہ sub-judice ہے ۔ اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ وہ خود چھپے ہوئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے تو کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ خود چھپے ہوئے ہوں ۔

راجہ جمیل اللہ خان ۔ جناب سپیکر ۔ وہ خود چھپے ہیں یا چھپائے گئے ہیں حکومت نے اس سلسلہ میں کیا اقدام کیا ہے ۔ حکومت اس سلسلہ میں کیا کوشش کر رہی ہے ۔ ان پر بھی تو کوئی فرض عائد ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ مسئلہ کورٹ میں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک التوا نمبر 29 ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے میری تحریک نمبر 26 اور 27 ہے وہ لے لیں ۔

سکارپ نمبر 2 میں سرکاری ٹیوب ویلوں کی خرابی

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوا نمبر 29 ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ ایک اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ کل مورخہ 7 نومبر 1975ء کو انجمن کاشتکاران پنجاب کے اجلاس میں یہ انکشاف ہوا کہ سکارپ نمبر 2 میں سرکاری ٹیوب ویل بوجہ خرابی اور عدم دلچسپی محکمہ متعلقہ کھڑے ہو چکے ہیں ۔ اور فصل اور گندم کی بیجائی کو دانستہ طور پر کاشت کرنے سے روکا جا رہا ہے ۔ کاشت کاران نے اس امر پر اظہار افسوس کیا ہے کہ انتظامیہ میں بعض افسران نے یہ سازش کے

پیش نظر کیا ہے اور پورے سکارپ نمبر 2 کے عوام میں شدید غم و غصہ پیدا ہو چکا ہے۔ اس واقعہ پر بحث کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سکارپ نمبر 2 کے سارے ٹیوب ویل خراب نہیں ہوئے۔ سکارپ نمبر 2 میں کل 2066 ٹیوب ویل ہیں ۔ ان میں سے کچھ خراب ہیں ۔ ان کی تفصیل اس طرح سے ہے کچھ ٹیوب ویل بورکی خرابی کی وجہ سے بند ہیں ،کچھ کھارے پانی کی وجہ سے اور کچھ مشینری کی خرابی اور بجلی کی خرابی کی سے وجہ بند ہیں ان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے ۔ ہم اس پر مناسب کارروائی کر رہے ہیں میرے فاضل دوست اس سے مطمئن ہوں گے اس سلسلہ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ بور کی وجہ سے 52 ٹیوب ویل خراب ہیں ۔ کھارے پانی کی وجہ سے 34 ٹیوب ویل خراب ہیں ۔ بجلی کی وجہ سے 89 ۔ اور مشینری کی خرابی کی وجہ سے 106 ۔ جو ٹیوب ویل مشینری یا بجلی کی خرابی کی وجہ سے خراب ہیں ان کو ہم فوری طور پر ٹھیک کر رہے ہیں ۔ کھارے پانی سے 14 ٹیوب ویل خراب ہیں ان کی replacement نہیں ہو سکتی ۔ یہ ہمارے بس سے باہر ہے ۔ جو بور والے ٹیوب ویل خراب ہیں ہم ان کے لیے بھی پوری کوشش کر رہے ہیں ۔ ان حالات کے پیش نظر جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف صاحب نے واقعی ذاتی دلچسپی لی ہے میں ان کا مشکور ہوں لیکن جو افسران اس میں ملوث ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی جا رہی ہے ۔ اور مجھے امید ہے کہ وزیر موصوف صاحب اس میں عملی دلچسپی لیں گے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ ضرور کریں گے ۔ لک صاحب کے حکم کی تعمیل ہوگی ۔

Mr. Speaker. In view of the statement of the Minister the motion is not pressed.

گورنمنٹ گرلز مسلم ہائی سکول لائلپور کی ہیڈ مسٹریس کے تبادلہ کے خلاف طالبات کی ہڑتال اور ان پر پولیس کا تشدد

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوائے کار نمبر 30 ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ مشرق لاہور کی اشاعت مورخہ 8 نومبر کے مطابق گورنمنٹ گرلز مسلم ہائی سکول لائلپور شہر کی ہیڈ مسٹرس کے تبادلہ کے خلاف سکول میں طالبات نے ہڑتال کر دی اور انتظامیہ نے مردانہ پولیس کو سکول کے اندر جا کر طالبات اور اساتذہ پر تشدد کرنے کا حکم دیا اور پولیس نے سکول کی چاردیواری کے اندر جا کر طالبات اور اساتذہ کو مارا ۔ پیٹا ۔ اور ان کی بے حرمتی کی۔ پولیس کے اس غلط اقدام کے خلاف شہریوں میں شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ۔ اور سکول کو غیر معینہ مدت کے لئے بند کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ عوام میں شدید سراسیمگی پیدا ہو چکی ہے۔ اس مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا۔ جہاں تک واقعہ کا تعلق ہے۔ چوہدری امان اللہ لک نے ٹھیک کہا ہے۔ اس سکول میں ہیڈ مسٹرس نے اتنی بے ضابطگیاں کر رکھی تھیں کہ اس کا وہاں سے نکالنا ضروری ہو گیا تھا۔ جب ہم نے اس ہیڈ مسٹریس کو وہاں سے نکالا اور نئی ہیڈ مسٹریس کو بھیجا تو طالبات نے نئی ہیڈمسٹریس کے آنے پر اسکا گھیراؤ کیا۔ جب ہم نے وہاں پر نظم و نسق کیلئے زنانہ پولیس کے بھیجی اور وہ جب اندر گئی تو زنانہ پولیس کے چند کنسٹیبلز کو بھی جوئیں آئیں۔ مردانہ پولیس چاردیواری کے باہر تھی۔ اس کی کیا مجال تھی کہ وہ چاردیواری کے اندر داخل ہوتی۔ جب طالبات نے اور زیادہ شور و شر پیدا کیا۔ تو ہم نے ان کی خواہشات کی تکمیل کے لئے ان کی پہلی ہیڈ مسٹریس کو واپس بھیج دیا۔ تاکہ یہ ہنگامہ ختم ہو سکے۔ باقی جہاں تک سکول کے غیر معینہ مدت تک بند ہونے کا تعلق ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ سکول صرف تین دن بند رہا اور وہ بھی صرف بچیوں کی ہڑتال کی وجہ سے جو انہوں نے کر رکھی تھی۔ کہ ہماری پرانی ہیڈ مسٹریس کو دوبارہ تعینات کیا جائے۔

اس یقین دہانی کے بعد آپ اس تحریک التوائے کار کو پریس نہ کریں گے فاضل ممبر سے میں یہ امید رکھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے ساتھ ہی راجہ منور احمد صاحب کی 109 نمبر بھی ہے ۔ اب اس کی کیا پوزیشن ہے چوھدری امان اللہ لک صاحب ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آپ مصروف گفتگو تھے ۔ آپ نے ان کا جواب سنا ہی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں سن رہا تھا ۔ اور میں نے سن لیا ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ کیا وجہ ہے کہ جس روز سے وزیر موصوف وزیر تعلیم مقرر ہوئے ہیں اسی دن سے ہر سکول میں "جوت پرشاد" کھڑکنا شروع ہو گیا ہے ۔ اور یہ سلسلہ پورے پنجاب میں شروع ہو چکا ہے ۔ اور طالبات اور مستورات نے گھیراؤ کا سلسلہ شروع کر دیا ہے ۔ یہ میں سنجیدگی سے عرض کروں گا کہ جناب وزیر تعلیم اپنے طریق کار میں تصحیح فرمائیں ۔

مسٹر لذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ ہیڈ مسٹریس کا لڑکیاں گھیراؤ کرتی ہیں ۔ اور وہاں وزیر تعلیم کا گھیراؤ ہو جاتا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ سلسلہ کس طرح ہے ۔ اور کس طرح ہوتا رہے گا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میرا گھیراؤ تو میری بیٹیاں کرتی ہیں ۔ اور مجھے اس کی عزت ہے کہ وہ جو کچھ کرتی ہیں ۔ مگر لک صاحب کی بیگم جو میری بھابھی ہیں اور ٹیچر ہیں وہ ان کا گھر میں گھیراؤ کرتی ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ جناب ۔ چوھدری امان اللہ لک نے تو کوئی بات ہی نہیں کی ۔ منصور کی بجائے آپ لک کو پھانسی پر نہ چڑھائیں ۔ یہ منصور کا ہی حق ہے ۔

مسٹر محمد اشرف ۔ جناب والا ۔ یہ وزیر تعلیم نے زیادتی کی ہے ۔ ان کی بیگم کا بھی گھیراؤ ہو سکتا ہے ۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے ۔ ان کو شرم آنی چاہیئے کہ گھیراؤ کرنے والا کون ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ مسٹر سپیکر۔ اگر بے حیائی کا یہ عالم ہو کہ ایک معزز ممبر ایوان میں اس قسم کی زبان استعمال کرے ۔ جو کہ اس کا حق نہیں۔ تو لگام آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ان لوگوں کو لگام دیں تاکہ ضابطہ کی کارروائی جو کہ اس ایوان میں ہوتی ہے اس کو یہ لوگ سیکھیں۔ آپ ان کو سکھلائیں اور ان کو پڑھائیں۔ یہ لوگ لئے لئے ادھر گئے ہیں۔ ان میں ایمان کی رق ختم ہو گئی ہے۔ یہ جہالت پر اتر آئے ہیں۔ آپ ان سے کہیں کہ یہ لوگ طریقہ سے بات کریں اگر یہ سیکھ سکیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہوگا۔ ممکن ہے کہ اس ایوان میں یا اس طرف انہیں آنے کا دوبارہ موقعہ مل جائے۔

مسٹر محمد اشرف ۔ جناب والا ۔ کیا یہ جائز ہے۔ کہ وزیر تعلیم معزز ممبران کو بے ضمیر کہیں۔ اور ہماری بیویوں کا نام لے لے کر ان کا گھیراؤ کریں ۔

Mr. Speaker : She is an officer of the Government
انہوں نے اس کی طرف ایک reference دیا تھا۔ اور آپ نے بغیر context کے بغیر سمجھے ہوئے اس پر اعتراض کیا ہے ۔

مسٹر محمد اشرف ۔ جناب والا ۔ انہوں نے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کیا ۔

وزیر تعلیم ۔ کون سا واقعہ ؟ واقعہ تو گھر میں ہوتا ہے۔ آپ کو کیا پتہ واقعہ کیا ہوا ہے ۔

مسٹر محمد اشرف ۔ جناب والا ۔ زبان کی وجہ سے ان کا گھیراؤ ہوتا ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ گزشتہ کئی دنوں سے وزیر تعلیم کا یہ رویہ رہا ہے کہ کسی نہ کسی ممبر کے متعلق ایسی بات ضرور کریں کہ ہنگامہ پیدا ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج تو نہیں منصور صاحب نے چھیڑا ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے دن بھی یہ عرض کی تھی کہ وزیر تعلیم سے یہ استدعا کی جائے کہ اس ہاؤس میں وہ ایک وزیر کی حیثیت سے ہیں اور انہیں اس ہاؤس میں ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں جس کی وجہ سے کسی ممبر کی دل آزاری ہو اور کسی کو تکلیف ہو۔ لیکن میری گزارش کے باوجود کل بھی وزیر تعلیم کا رویہ اسی طرح رہا۔ اور

اس سے قبل بھی ایسا ہی رہا ہے۔ جس میں انہوں نے ایسے الفاظ اکثر اوقات حزب اختلاف کے خلاف استعمال کئے ہیں جس سے اس ہاؤس کو پرامن طریقہ سے چلانا ناممکن ہو گیا ہے۔ خاص طور پر کل جو انہوں نے الفاظ استعمال کئے تھے کہ وہ جو بے ضمیر تھے وہ اس طرف سے اُس طرف چلے گئے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ موقعہ یا محل ان الفاظ کے استعمال کرنیکا تھا۔ اسکے جواب میں جو کچھ ہوا اس میں بھی ہم نے بردباری اور تحمل کا ثبوت دیا اور ان الفاظ کی واپسی تک کا مطالبہ نہ کیا گیا۔ حالانکہ سب جانتے تھے کہ جو بے ضمیر ہیں وہ کس طرف بیٹھتے ہیں۔ اگر لوگ بے ضمیر ہوتے تو حکومت کے تشدد کا نشانہ بننے کے لئے اس طرف نہ آتے۔ وہ لوگ جو سرکاری بنچوں سے اٹھ کر اس طرف آتے ہیں وہ ضمیر کی وجہ سے ہی آتے ہیں۔ اگر وہ لوگ بے ضمیر ہوتے تو وہ لوگ ان کے ساتھ چمٹے رہتے اور اسی طرح سے ان کرسیوں پر بیٹھے رہتے تاکہ ان کی عزت محفوظ رہتی۔ وہ ظلم سے بچ سکتے اور تشدد کا نشانہ نہ بنتے۔ اور وہ تمام مراعات جو کہ حکومتی پارٹی کو حاصل ہیں وہ تمام لوگ لے سکتے تھے۔ لیکن یہ صاف طور پر عیاں ہے کہ بے ضمیر کہاں ہیں اور با ضمیر کہاں ہیں۔ اسی طرح سے جناب والا۔ آج پھر انہوں نے ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جن سے میں سمجھتا ہوں کہ بہت سے ممبران کی دل آزاری ہوئی ہے اور اس طریقہ سے لازمی طور پر اس ہاؤس پر جو اثر پڑے گا اس کی ذمہ داری انہیں پر عائد ہو گی۔ اس کے لئے ہمیں مورد الزام نہ ٹھہرایا جائے۔

چوھدری محمد یعقوب اعوان۔ جناب والا۔ میں اس سلسلےمیں گزارش کرونگا کہ انفرادی طور پر انہوں نے انکو کہا اور انہوں نے انکو کہا ہوگا۔ لیکن میرے بھائی چوھدری طالب حسین نے ان سب کے سبکو کہا ہے یہ ایک زیادتی ہے۔ سب ضمیر رکھتے ہیں اور انشاء اللہ اس کے مطابق کام کریں گے۔

چوھدری طالب حسین۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن پلیز۔

مسٹر نذر حسین منصور۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

مسٹر سپیکر۔ منصور صاحب اتنا تو خیال کریں کہ قائد حزب اختلاف کھڑے ہیں ادھر وزیر کھڑاہوتا تو میں سمجھتا کہ آپ ان کو جواب دے رہے

ہیں۔ دن میں تین مرتبہ مجھے آپ کو روکنا پڑتا ہے۔ آپ اپوزیشن کے رکن ہیں۔ جب لیڈر آف اپوزیشن بول رہے ہوں تو ان کی بات میں آپ ایسا نہ کیا کریں۔

Chaudhri Talib Hussain : Point of personal explanation.

جناب والا۔ میری مراد وہ نہ تھی جو چوہدری محمد یعقوب اعوان صاحب نے سمجھی ہے۔ میں ایوان کے تمام معزز اراکین کی عزت کرتا ہوں اور کسی کے لئے یہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں جو الفاظ وزیر تعلیم نے استعمال کئے تھے۔ میں وہ الفاظ کبھی کسی معزز ممبر کے متعلق استعمال نہیں کر سکتا اور نہ ہی میں کسی سے ایسے الفاظ منسوب کر سکتا ہوں۔ میں نے تو صرف ان کے جواب میں یہ بات عرض کی تھی کہ آپ ان واقعات اور حالات کو سمجھیں کہ وہ لوگ جو بے ضمیر ہوتے ہیں وہ اپوزیشن کے بنچوں پر آکر نہیں بیٹھتے۔

وزیر تعلیم۔ مسٹر سپیکر۔ میں نے قائد حزب اختلاف کی نصیحت آموز باتوں کو سنا۔ کاش کہ یہ بیان کرنے سے پہلے انہوں نے ان باتوں پر خود عمل کیا ہوتا۔ جس روز یہ آئے تھے ان کو سمجھا جا سکتا تھا کہ ان کی ناتجربہ کاری تھی اور انہوں نے ابھی پختہ کاری سیکھنی ہے جو شاید برسوں کے بعد بھی انہیں میسر نہ آئے۔ انہوں نے جو الفاظ استعمال کئے تھے اس پر میں نے صرف یہ کہا تھا اور میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ میں نے ضمیر کا تعین کیا ہی نہیں۔ میں نے اس کی definition کی ہی نہیں لیکن جب وہ بگڑتے ہیں تو ان سے پوچھتا ہوں کہ ضمیر ادھر ہے یا آدھر ہے۔ میرا تو صرف یہ سوال تھا کہ ایک سیاسی پارٹی اور ایک نعرے نے آپ کا وجود قائم کیا اور آپ سیاسی طور پر زندہ ہوئے۔ ایک نعرہ رات کو جناب قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو نے لگایا صبح کو یہ لیڈر بھی بن گئے اور یہ کارکن بھی بن گئے سیاست ان کی جھولی میں آئی اور یہ ان بینچوں پر بیٹھے اور جب یہ اپنی ذاتی مفاد کے پیش نظر بگڑے تو یہ اٹھ کر وہاں چلے گئے۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔ یہ جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ ایک پرانے کہنہ مشق سیاسی کارکن کی حیثیت سے میرا یہ فرض تھا کہ میں ان کے نوٹس میں لاتا کہ آخر دوسرے معزز ممبران بھی

ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں جو آج تک نہتی مٹی اپوزیشن کو لئے ہوئے برسوں سے چلے آ رہے ہیں۔ ہم نے ان کے خلاف کبھی کچھ نہیں کہا کیوں کہ وہ حزب اختلاف میں آئے تھے۔ حزب اختلاف میں رہے اور ان کا ایک کردار تھا۔ لیکن جو خود وزیر رہے ہیں اور اس پیپلز پارٹی کی بدولت یہ وزیر بنے ایم پی اے بنے اور اب اس کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں تو میں آپ سے پوچھتا ہوں بے وفائی انہوں نے کی ہے یا ہم نے کی ہے۔ اپنی ضمیر فروشی انہوں نے کی ہے یا ہم نے کی ہے؟ ضمیر کا یہ ہمیں سبق دے رہے ہیں یا ہم ان کو ضمیر کا درس دیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ منحوس سا لفظ ہے جس کو conscience کہتے ہیں۔ یہ تو اپنی اپنی بساط ہوتی ہے کسی کی زندہ ہوتی ہے کسی کی مردہ ہوتی ہے اور اس کے بھی اپنے لئے لئے پیمانے ہوتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے زندہ ہے کوئی کہتا ہے مردہ ہے۔ میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں چوہدری طالب حسین صاحب سے عرض کروں گا وہ میرے ساتھی رہے ہیں۔ ہم ایک ہی کارواں میں شریک تھے اور چلے۔ جماعتیں عروج پر پہنچتی ہیں زوال پذیر ہوتی ہیں۔ دنیا کے اندر۔ سیاست کے اندر۔ ملکوں کے اندر بہت سی اونچ نیچ کی ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور اس بات پر یقین بگڑنا چاہیے کہ وزیر تعلیم یہ کہہ رہا ہے۔ محبت سے کہہ رہا ہے اور چوہدری امان اللہ لک سے تو میری ذاتی دوستی ہے۔ میں نے پیار میں ان سے کہا ہے۔ وہ میری بھابی ہیں اور وہ ٹیچر ہیں۔ اس میں تو کوئی بات نہیں تھی جس پر بگڑا جاتا اور انہوں نے اس پر پندو نصائح کے باب کھول دیے ہیں اور پھر ضمیر کا لیکچر دیا ہے تو خدا کے لیے اپنے ضمیر کو ٹٹولیے کہ کیا آپ کا ضمیر یہ اجازت دیتا ہے؟ جالیے پہلے مستعفی ہوں پھر اس ایوان میں آئیے۔ میں آپ کی عزت کروں گا اور آپ کو اس قابل سمجھوں گا کہ آپ اس کے قابل ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چوہدری طالب حسین۔ جناب والا۔ فاضل وزیر تعلیم نے اپنی جوابی تقریر میں دو بنیادی نکات اٹھائے ہیں۔ ایک نکتہ ان کا یہ تھا کہ اب اس طرف اپوزیشن میں شامل ہونے والے حضرات پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر elect ہو کر آئے تھے اور انہیں یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ پیپلز پارٹی سے مستعفی ہو کر اپوزیشن کے بینچوں پر بیٹھتے۔ دوسرا انہوں نے نکتہ یہ اٹھایا تھا کہ اگر

واقعی آپ عوام میں مقبول ہیں تو آپ کو اپنی سیٹوں سے مستعفی ہوکر دوبارہ الیکشن لڑنا چاہیے اور اس سلسلے میں وہ ہماری عزت کریں گے ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ ہم لوگ جو اس وقت اپوزیشن کے بنچوں پر آئے ہیں پہلے پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر منتخب ہوکر آئے تھے ہماری وفاداریاں ایک منشور کے ساتھ تھیں اور اسی منشور میں جمہوریت کا نعرہ لگایا گیا ۔ جناب والا ۔ بحیثیت ایک سیاسی کارکن کے ہمارا یہ فرض تھا کہ ہم عوام کی تکالیف اور ان سے کیے گئے وعدوں کا خیال رکھتے ۔ اور اگر ہم کسی سٹیج پر یہ دیکھتے کہ موجودہ حکومت ان تمام وعدوں سے منحرف ہو گئی ہے جو انہوں نے الیکشن میں عوام سے کیے تھے تو ہماری ضمیر اس بات کی اجازت نہیں دے سکتی تھی کہ ہم باوجود ان وعدہ خلافیوں کے ان کرسیوں سے جن کو سرکاری بینچز کہا جاتا ہے چمٹے رہتے ۔ ہمیں ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے یہ پورا حق حاصل تھا کہ ہم پارٹی کے اندر رہ کر پارٹی پر تنقید کرتے اور پارٹی کو درست لائنوں پر چلانے کی کوشش کرتے۔ ہم نے ایک لمبے عرصے تک یہ کوشش کی لیکن جب حالات اس منزل پر پہنچ گئے کہ ہمارے لیے وہ دروازے بھی بند کر دیے گئے کہ ہم پارٹی کے اندر رہ کر اختلاف رائے کا اظہار کر سکیں اور پارٹی ہائی کمان اور پارٹی کے دوسرے سرکردہ لوگوں سے یہ توقع رکھ سکیں کہ الیکشن کے دوران اپنے سینی فیسٹو میں عوام سے جو وعدے کیے تھے ان کو پورا کریں ۔ جب وہ تمام دروازے بند ہو گئے تو ہمارے لیے اور کوئی چارہ کار نہ تھا کہ ہم اس پارٹی کو خیر باد کہہ کر عوامی فلاح و بہبود کے لیے اس حکومت کی مخالفت کرتے جو عوام سے کیے گئے وعدوں سے منحرف ہو گئی تھی جس نے جمہوریت کا نعرہ تو لگایا تھا لیکن آمریت اس قسم کی یہاں نافذ کی کہ جس کا کسی آمر کے بنانے میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رہا اس چیز کا سوال کہ اگر ہم واقعی پارٹی سے علیحدہ ہو گئے ہیں تو ہمیں نشستوں سے بھی علیحدہ ہو جانا چاہیے اور علیحدہ الیکشن لڑ کر پھر دوبارہ الیکٹ ہو کر آئیں تو وہ ہماری عزت کریں گے ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس الیکشن کا تعلق ہے وہ اب دنیا سے مخفی نہیں ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ الیکشن یہ موجودہ گورنمنٹ کس بنیاد پر کروا رہی ہے اور اس الیکشن میں جو کردار فاضل وزیر تعلیم اور اس پارٹی میں ہونے والے چند ممبروں نے ادا کیا

ہے وہ آج سب لوگوں کی زبان پر ہے۔ سب جانتے ہیں کہ تمام پنجاب سے بسوں پر لوگوں کو لا کر جعلی ووٹ پھنکائے گئے۔ سب عوام جانتے ہیں کہ سیاسی کارکنوں کو جو مخالف جماعت کی طرف سے کام کرنا چاہتے تھے کس طرح ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ فاضل نگران اسمبلی کو کس طرح اغوا کیا گیا کہ جن کا آج تک کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ اس کے باوجود ایک سیاسی جلسہ اور پر امن جلسہ ہو رہا تھا جو جمہوریت کی بنیاد ہے اس پر کس طرح پولیس اور ایف ایس ایف کے ذریعے لاٹھی چارج، آنسو گیس اور فائرنگ کروائی گئی یہاں تک کہ ان کی لاشیں بھی ان کے ورثاء کو واپس نہ کی گئیں۔ ان حالات میں بھی وہ الیکشن کا نام لیتے ہیں۔ ان حالات میں وہ توقع کرتے ہیں کہ ہم ان کی تعریف کریں اور یہ کہیں کہ وہ پارٹی جس نے عوام سے وعدے کیے تھے وہ پارٹی پروگرام کے مطابق چل رہی ہے۔ ہمارے لیے یہ ممکن نہ تھا اور ہم نے یہ فیصلہ اسی لحاظ سے کیا تھا کہ ہم اس ظلم و تشدد اور آمرانہ حکومت کی مخالفت کریں گے اور اسی بنا پر ہم ان بینچوں پر آئے ہیں۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی۔ حضور والا۔ خود وزیر تعلیم نے جو ابھی ابھی ضمیر پر درس دیا میں اس کی وضاحت کرنی چاہتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ مجھے یہ پتہ نہیں تھا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کی تقریر کے بعد اپوزیشن کے ارکان اس طرح بولا کرتے ہیں۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی۔ جناب والا۔ انہوں نے چیلنج کیا ہے اور میں اس چیلنج کو قبول کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ استعفیٰ دیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ان کا لڑکیوں نے اڑھائی گھنٹے گھیراؤ کیا اور انہوں نے لکھ کر دیا کہ میں 27 تاریخ کو آؤں گا۔ اگر ان کو 26 تاریخ تک اطلاع نہ ملی تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ اگر یہ وزارت سے استعفیٰ دیں تو میں یہ آج اعلان کرتا ہوں کہ میں آج اپنی سیٹ سے استعفیٰ دوں گا۔ یہ ضمیر کی بات کرتے ہیں۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ اگر چیخنے سے کوئی مسئلہ حل ہو سکتا ہے تو پھر خیر بڑی بات ہے میری شاید ان سے بھی بلند آواز ہوگی۔ جناب والا۔

گزارش یہ ہے کہ اگر یہ ثابت کر دیں کہ میں نے یہ لکھ کر دیا ہے تو میں بھی مستعفی ہو جاؤں گا اور یہ بھی مستعفی ہو جائیں۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ اخبار والی بات پر پھر آپ آ گئے ہیں ۔ ابھی تو پانچ منٹ پہلے آپ اخباروں کی شکایات کر رہے تھے ۔ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ فاضل قائد حزب اختلاف اس وقت ایوان میں موجود نہیں تھے ۔ میں پرانی بات نہیں دہرانی چاہتا میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج صبح جب تلخی پیدا ہوئی تو جو ریمارکس فاضل وزیر تعلیم نے جناب فاضل رکن چوہدری امان اللہ لک صاحب کے متعلق کہے ان کا انہوں نے کوئی برا نہیں منایا تھا بلکہ انہوں نے اس کو appreciate کیا تھا کیونکہ یہ پرانے دوست ہیں لیکن اس کے جواب میں محترم رکن جناب چوہدری اشرف صاحب نے شرم کا لفظ استعمال کیا جس سے آج یہ بات شروع ہوئی ۔ میں یہ ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا کہ آج زیادتی کس طرف سے ہوئی ہے ۔

جناب والا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب فاضل قائد حزب اختلاف نے بہت سی وجوہات ہمیں جو ہماری پارٹی میں خرابیاں ہو گئی تھیں کے متعلق بتائی ہیں ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات انہوں نے آج وضاحت سے کہی ہے ۔ ہمیں تو یہ معلوم تھا کہ یہ خرابی اس لیے تھی کہ ہم نے جناب غلام مصطفیٰ کھر صاحب کو ٹکٹ نہیں دیا ۔ اور ان کی جو ٹکٹ کی درخواست تھی اس درخواست میں کوئی ایسا ذکر نہیں تھا ۔ اس میں یہی تھا کہ میں آپ کا وفادار رہوں گا اگر پارٹی مجھے ٹکٹ دے گی تو میں پارٹی کے پروگرام کو آگے بڑھانے کے لیے کام کروں گا اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر فرض کیا ایسا فیصلہ ہو جاتا اور ان کو ٹکٹ مل جاتا تو کیا وہ اپنے جلسوں میں جو دوسرے دن شروع ہو جاتے تقریر نہ کرتے ۔ پریس کانفرنسیں نہ کرتے ؟ کیا اس میں اس پیپلز پارٹی کے منشور کو اس کی باتوں کو اس کے وعدوں کو اس کے اعمال کو نہ سراہتے ؟ کیا اس کی خرابی بیان کر کے ووٹ لیتے ؟ تو گویا کہ فیصلہ کن جو بات ثابت ہوئی ہے وہ یہ ثابت ہوئی ہے کہ جناب غلام مصطفیٰ کھر صاحب کو ٹکٹ نہیں دیا گیا ۔ تو اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے محترم بھائی کا یہ جواز پیش کرنا کہ یہ ساری وجوہات تھیں ۔ اگر یہ ایسی وجوہات ہوتیں

تو پھر میں یہ مانتا۔ اگر جناب قائد حزب اختلاف چوھدری طالب حسین صاحب اور ہمارے محترم جناب غلام مصطفیٰ کھر صاحب پریس کانفرنس بلا کر یہ کہتے اس ٹکٹ کا اعلان واقعہ سے پہلے ہوا ہے اور ان سب باتوں کی نشان دھی کرتا ہے۔ تو میں سمجھتا کہ آج ہمیں بھی پتہ چل گیا ہے کہ کیا وجوہات ہیں جن کی وجہ سے ہمارے ساتھی چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ پنجاب کے عوام اور پاکستان کے عوام کو صرف یہی وجہ معلوم تھی جو 23 تاریخ کے بعد پتہ چلا اس کے بعد چند حضرات نے رد عمل کے طور پر ملک غلام مصطفیٰ کی قیادت میں اس پارٹی کو چھوڑا۔ ہمیں تو یہی وجہ معلوم تھی کہ ٹکٹ نہ دینے پر پارٹی میں نقائص پیدا ہو گئے ہیں۔ یا تو یہ پہلے نشان دھی کرتے یا کہیں کہ آپ کو پہلے معلوم نہیں تھا۔ جب ٹکٹ کا اعلان کیا گیا اس کے بعد آپ کو اطلاع ملی۔ میں نے یہ بات پہلے کہی تھی کہ میں نے صرف جہاں دو باتوں کی وضاحت کرنی تھی۔ ایک تو یہ کہ آج تلخی پیدا ہوئی ہے۔ وہ اس طرف سے ہوئی ہے، دوسرے آج جو وجہ جواز معلوم ہوئی ہے ہمیں اس کا جناب والا پتہ نہیں تھا۔ ہمیں اور پاکستان کے عوام کو صرف یہی وجہ معلوم تھی کہ چیئرمین اور قائدین پارٹی نے غلام مصطفیٰ کھر کو ٹکٹ نہ دیا اس لیے وہ پارٹی چھوڑ گئے۔ شکریہ

Chaudhri Talib Hussain. Point of order Sir.

Mr. Speaker. This has to end.

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں ایک اصولی بات کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس ایوان کی اور دنیا کی پارلیمانی روایت رہی ہے اور رہنی بھی چاہئے کہ جو آدمی اس ایوان میں موجود نہ ہو اور وہ اس پوزیشن میں نہ ہو کہ وہ جواب دے سکے تو اس کا نام نہیں لیا جا سکتا۔ کھر صاحب اس ایوان کے وزیر اعلیٰ بھی رہے ہیں اور گورنر بھی رہے ہیں اور وہ اس صوبے کے مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر بھی رہے ہیں۔ وہ آج ایوان میں موجود نہیں اور اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ وہ اس کا جواب دے سکیں بہترین ضابطہ اخلاق یہ ہے کہ جو آدمی اپنا جواب نہ دے سکے اس پر تذکرہ نہ کیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ آدمی جس کے پاس کوئی ذرائع نہ ہوں کہ وہ ان الزام کا جواب دے سکے ۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ انہوں نے غلطی یا خرابی کی ہے اس میں کسی کو الزام نہیں لگایا گیا ہے ۔

He has given his own position that this is how we appreciate the things.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ فاضل قائد حزب اقتدار نے جس واقعہ کا جواب دیا وہ ایسے نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے اپنی وضاحت کر دی ہے ۔ انہوں نے اپنی وضاحت کر دی ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ انہوں نے ایک ضروری سوال اٹھایا ہے جس کا جواب دینا ضروری ہے انہوں نے کہا ہے کہ غلام مصطفیٰ کھر صاحب کو ٹکٹ نہ دینے پر اختلافات ہوئے ہیں ۔ میں صرف یہ چیز ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ یہ بات درست نہیں ہے ۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اگر غلام مصطفیٰ کھر صاحب کے ساتھ پارٹی کے اختلافات نہیں تھے تو کیا وجہ تھی کہ غلام مصطفیٰ کھر صاحب کو ٹکٹ نہ دیا گیا ۔ میں نے ابتدا میں ہی عرض کر دیا تھا کہ ہم نے پارٹی کے اندر رہ کر ان اختلافات کو قائم رکھا اور ہم نے پارٹی کے اندر رہ کر جدو جہد جاری رکھی لیکن جس وقت پارٹی نے کچھ فیصلہ نہ کیا اور ہمیں پارٹی کے اندر اختلاف رائے کی اجازت نہ دی گئی کہ ہم پارٹی کے اندر کسی بات کی جد و جہد کریں ۔ یہ اسی بات کا نتیجہ ہے کہ کھر صاحب کو ٹکٹ کا انکار کیا گیا ۔ جناب والا ۔ یہی وجہ تھی کہ ہمارا اور غلام مصطفیٰ کھر صاحب کا پارٹی کے اندر اختلافات تھا اور ہم ان اقدار کی خاطر جد و جہد کر رہے تھے اور یہی وجہ تھی کہ ان کو ٹکٹ نہیں دیا گیا اور انکار کر دیا گیا ۔

دوسری بات یہ ہے کہ کھر صاحب نے لکھا تھا کہ میں پارٹی کا وفادار رہوں گا ۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ غلط فرض کر لیا ہے کہ انہوں نے درخواست میں یہ لکھا تھا ۔ میں نے خود وہ درخواست پڑھی تھی میں اس درخواست کو جانتا ہوں اس میں مختص یہ لکھا تھا میں صوبائی اسمبلی کی سیٹ کا امیدوار ہوں اس کے علاوہ ایک لفظ بھی نہیں تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ختم ہونا چاہئے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ جناب والا ۔ میں بھی اس پارٹی کا ممبر ہوں ۔ پارٹی کے اندر کسی کو اختلاف ہوا ہو اور اسے پارٹی چھوڑنا پڑی ہو یہ بالکل جھوٹ ہے ۔ میں پارٹی میں سب سے زیادہ تنقید کرتا ہوں ۔ تعمیری تنقید کی پوری پوری اجازت ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

یہ تحریک نمبر 13 ہے ۔ اس کی کیا پوزیشن ہے ۔ آپ نے جواب دیا ہے ۔ چوہدری صاحب نہیں ہیں ۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں جا رہا ہوں ۔

It has been moved. The hon'ble member has given his reply. This is not a general debate. Only the Leader of the Opposition and the Leader of the House are expected to make statements or exchange statements on some occasion.

The House is adjourned for 30 minutes. We shall re-assembly at 12.30 p.m.

(The House then adjourned)

(وقفہ کے بعد اسمبلی کا اجلاس مسٹر سپیکر کی زیر صدارت شروع ہوا)

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب تحریک نمبر 30 آپ کی ہے اس کی کیا پوزیشن تھی ۔ آپ اس وقت موجود نہیں تھے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میری طبیعت ٹھیک نہ تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے بین دھاری کرائی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا حکومت کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ جو غنڈہ گردی وہاں ہوئی ہے اس کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے کیا وزیر بتا سکیں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو چلے گئے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ وہاں ہنگامہ ختم ہو گیا ہے اور لیڈی ٹیچر کی تبدیلی روک دی گئی ہے ۔ اب وہاں کوئی مسئلہ نہیں رہا ہے اور بچیوں کی عین خواہشات کے مطابق سب ٹھیک ہو گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تبادلہ کرانا چاہتے ہیں یا رکوانا چاہتے ہیں ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ وہاں پر پولیس نے بچوں کو مارا تھا ۔

وزیر قانون ۔ تحریک التوائے کار یہ تھی کہ وہاں لیڈی کنسٹیبل کو مارا گیا تھا ۔ وہاں مرد کنسٹیبل نہیں تھے ۔ متعلقہ وزیر صاحب نہیں ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ اس کو ملتوی فرما دیں ۔

وزیر قانون ۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ ہیڈ مسٹرس بہت دھاندلیاں کر رہی ہے اسے وہاں سے تبدیل کر دیا جائے ۔ یہ بچوں کی عین خواہش کے مطابق کیا گیا ہے کہ ہیڈ مسٹرس کو تبدیل کر دیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker. Then it will come up next day or is it not pressed in view of the statement of the Minister.

چوہدری طالب حسین ۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ اس قابل نہیں ہے ۔

وزیر قانون ۔ ہو سکتا ہے کہ وزیر تعلیم کو کوئی انتظامی مشکل پیش آئی ہو اور انہوں نے اس کو تبدیل کر دیا ہو ۔

چوہدری طالب حسین ۔ انہوں نے انتظامی مشکل کا ذکر نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگلی آئیٹم قانون سازی ہے ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ جناب والا ۔ میری تحریک نہیں آئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ میرے چیمبر میں تشریف لائے تھے ۔ کافی بحث بھی ہوئی تھی اور لمبی چوڑی بات ہوئی تھی ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ اس کو سوموار پر رکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو میں نے فیصلہ کر دیا ہے ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ اطلاع تو آپ نے دی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بھی بھجوا دوں گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ اس پر زیادہ غور فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے مشورے کا شکریہ ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں آپ کا اور قومی اسمبلی کے سپیکر کا موازنہ کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ نہیں ایسا کہنا درست نہیں ۔

مسودات قانون

(جو ایوان میں پیش کئے گئے)

مسودہ قانون اعلان اثاثہ جات (اراکین صوبائی اسمبلی) پنجاب مصدرہ 1975ء

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون اعلان اثاثہ جات (اراکین صوبائی اسمبلی) پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال ہے :

کہ مسودہ قانون اعلان اثاثہ جات (اراکین صوبائی اسمبلی) پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں مسودہ قانون اعلان اثاثہ جات (اراکین صوبائی اسمبلی) پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون اعلان اثاثہ جات (اراکین صوبائی اسمبلی) پنجاب مصدرہ 1975 پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee, which shall submit its report within three months.

مسٹر سپیکر ۔ ملک محمد اعظم ۔

Chaudhri Muhammad Yaqoob Awan. Sir, I would like to make a submission that for the last three or four years not a single private bill has been put up for consideration. I will request

that at least on these thursdays or on any other day some time must be reserved for consideration of these private bills. That is my request.

مسٹر سپیکر ۔ اس سلسلے میں میں آپ سے مشورہ کروں گا کہ کیا کیا جا سکتا ہے کیونکہ ابھی تک تو یہی ہوتا رہا ہے کہ سوال کی سٹیج نہیں اس پر بحث ہی ہوتی رہی ہے ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ اور آخر کار وہ واپس لے لیا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ ایسے ہو سکتا ہے کہ قائد حزب اختلاف اور قائد حزب اقتدار آپس میں مشورہ کرکے ان کو لے لیا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں پہلے ان سے مشورہ کروں گا وہ بڑے پرانے قانون دان ہیں اور اس کی روشنی میں قائد حزب اختلاف اور قائد حزب اقتدار سے بات کروں گا ۔

مسودہ قانون امتناع اجتماعات عام (شارعات عامہ) پنجاب ۔ مصدرہ 1975ء

ملک محمد اعظم ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون امتناع اجتماعات عام (شارعات عامہ) پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال ہے :

کہ مسودہ قانون امتناع اجتماعات عام (شارعات عامہ) پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ ملک محمد اعظم ۔

ملک محمد اعظم ۔ میں مسودہ قانون امتناع اجتماعات عام (شارعات عامہ) پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون امتناع اجتماعات عام (شارعات عامہ) پنجاب مصدرہ 75 پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee, the report to come wihthin sixty days.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

مسودہ قانون امتناع رقص پنجاب مصدرہ 1975ء

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون امتناع رقص پنجاب مصدرہ 1975ء
پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون امتناع رقص پنجاب مصدرہ 1975ء
پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں مسودہ قانون امتناع رقص پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون امتناع رقص پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within sixty days.

مسودہ قانون (ترمیم) میعاد سماعت ، مصدرہ 1975ء

مسٹر سپیکر ۔ ملک محمد اعظم ۔

ملک محمد اعظم ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) میعاد سماعت مصدرہ 1975ء
پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) میعاد سماعت مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ ملک محمد اعظم ۔

ملک محمد اعظم ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم) میعاد سماعت مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم) میعاد سماعت مصدرہ 1975ء پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within sixty days.

مسودہ قانون (تحدید) جہیز و تحائف شادی پنجاب مصدرہ 1975ء

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (تحدید) جہیز و تحائف شادی پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے ۔

کہ مسودہ قانون (تحدید) جہیز تحائف شادی پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں مسودہ قانون (تحدید) جہیز و تحائف شادی پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (تجدید) جہیز و تحائف شادی پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within three months.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء

مسٹر سپیکر ۔ ملک محمد اعظم ۔

ملک محمد اعظم ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

> کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ ملک محمد اعظم ۔

ملک محمد اعظم ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within two months.

قرارداد

(مفاد عامہ سے متعلق)

تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا کو پسماندہ علاقہ قرار دینا

مسٹر سپیکر ۔ ملک محمد اعظم ۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں یہ قرارداد اس ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا کو پسماندہ علاقہ قرار دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے ۔

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا کو پسماندہ علاقہ قرار دیا جائے ۔

وزیر مال ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک محمد اعظم ۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں اس معزز ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے دوسری بار موقع دیا ہے کہ تحصیل خوشاب کی پسماندگی کے متعلق کچھ گزارشات کر سکوں اور قرارداد زیر غور آئے ۔ جناب والا ۔ میں حکومت کا بھی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے ہر بار یقین دہانی کرائی کہ یہ معاملہ زیر غور ہے اور اس طرح ہر بار میں اس قرارداد کو واپس لیتا رہا ہوں ۔ جناب والا ۔ حکومت کی طرف سے بار بار یہ اظہار کیا جا چکا ہے ، یقین دہانی کرائی جا چکی ہے کہ پسماندہ علاقوں کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے گی ۔ لیکن مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ گزارش کرنی پڑتی ہے کہ تحصیل خوشاب کی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے اقدامات نہیں کیے گئے ۔ وہاں کے لوگوں کے لیے تو یہی کہا جا سکتا ہے

کٹتی ہے ، نہ گھٹتی ہے نہ بٹتی ہے شب غم
کیوں اس پہ اثر گردش ایام نہیں

جناب والا ۔ جہاں تک اس تحصیل کا تعلق ہے آپ کو یاد ہوگا کہ سابق وزیر قانون سردار صغیر احمد صاحب نے مجھے پچھلی بار یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ تحصیل خوشاب کو ایک پسماندہ علاقہ قرار دینے کا معاملہ زیر غور ہے ۔ یہ چیز ریکارڈ پر ہے ۔ انہوں نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ کچھ اضلاع بنائے جارہے ہیں جن میں سے تحصیل خوشاب کو بھی ضلع بنانے کا معاملہ زیر غور ہے لیکن آج تک اس سلسلے میں کچھ نہیں کیا گیا ۔ جہاں تک خوشاب کے مسائل کا تعلق ہے میں بار بار یہ گزارش کر چکا ہوں کہ وہاں پر ہسپتالوں کی کمی ہے ، سڑکوں کی حالت نہایت خستہ ہے اور تعلیمی اداروں کا ہونے کے برابر ہیں ۔ پینے کا پانی دور دور تک نظر ہی نہیں آتا ۔ سچ تو یہ ہے کہ جو نظر آتا ہے وہ اس قابل ہی نہیں ہوتا کہ اس کو دیکھا بھی جائے لیکن لوگ بیچارے مجبور ہیں ۔ وہ اسی پانی کو پیتے ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ ان کے فرمانے کے مطابق فاضل رکن سردار صغیر احمد صاحب جو ریولیو منسٹر تھے وہ تو ان کی پسماندگی کے لیے کام کرتے تھے لیکن اب موجودہ ریولیو منسٹر اس ریزولیوشن کی مخالفت کر رہے ہیں ۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں اور آپ کی وساطت سے حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ دو مہینے پہلے ایک وزیر کہتا ہے کہ یہ کام کیا جائے گا ۔ لیکن دوسرا وزیر اسی کام کی مخالفت کرتا ہے ۔ یہ تضاد کب تک جاری رہے گا اور حکومت کی یہ کیا پالیسی ہے ۔ میں صرف یہ وضاحت چاہوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بات کریں گے ۔ ملک صاحب تقریر جاری رکھیں ۔

وزیر مال ۔ وہ تو اس طرف جا بیٹھے ہیں ۔ آپ کے ساتھ شامل ہوگئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا مطلب ہے کہ آپ کی پارٹی میں چلے گئے ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ سردار صغیر احمد صاحب تو اب بھی حکومتی پارٹی میں ہیں ۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی تھی ۔ رانا شوکت محمود صاحب بھی اسی پارٹی کے وزیر ہیں ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ غلط ہے پالیسی حکومت کی ہوتی ہے وزیر کی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ بات تو سنیں ۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ جب پینے کے پانی کا ذکر چلا تو میرے

ایک دوست نے کہا کہ نام تو اس کا کچھ اور ہے اور آپ کہتے ہیں کہ وہاں کا پانی ہی اس قابل نہیں کہ پیا جا سکے ۔ میں نے کہا کہ جس طرح چوہرجی تین برجوں کے باوجود چوہرجی ہی کہلاتی ہے اسی طرح خوشاب کا نام خوشاب ہی رہے گا چاہے پانی وہاں پر نہ ملے ۔ جناب والا ۔ میں اس پر زیادہ کوئی تقریر نہیں کرنا چاہتا ۔ یہ قرارداد بالکل بے ضرر سی ہے لیکن اس سے لاکھوں لوگوں کا فائدہ ہوگا ۔ لہذا میں یہ پرزور گزارش کروں گا کہ یہ معزز ایوان اس قرارداد کو منظور فرمائے ۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں ۔ جناب سپیکر ۔ تحصیل خوشاب کا رقبہ ضلع شیخوپورہ کے رقبے سے جو کہ آنریبل منسٹر کا ضلع ہے ، زیادہ ہے ۔ اور اس میں لمبا چوڑا پہاڑی سلسلہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہم تو آنریبل منسٹر کو شیخوپورہ کا سمجھتے تھے لیکن آج پتہ چلا ہے کہ شیخوپورہ کا ضلع آنرایبل منسٹر کا ہے ۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں ۔ وہاں لمبا چوڑا پہاڑی سلسلہ ہے جہاں لوگوں کو پینے کا پانی نہیں ملتا ۔ یہ درست ہے کہ وہاں عوامی حکومت نے چند شہروں میں کچھ ملیں لگانے کی کوشش کی ہے ۔ وہاں قائد آباد اور جوہر آباد کے شہر بھی بسائے گئے ہیں لیکن وہ منڈیاں بھی اس تحصیل کی پسماندگی کی وجہ سے نہ چل سکیں ۔ پھر یہ بھی درست ہے کہ سابقہ حکومتوں کے سامنے یہ معاملہ بہت دفعہ پیش کیا گیا ۔ انہوں نے اس کا یہ حل سوچا کہ کیونکہ سرگودھا کی چار تحصیلیں ہیں اور خوشاب کا زیادہ رقبہ دریائے جہلم سے پرلی طرف میانوالی یا جہلم یا کیمبل پور کے ساتھ لگتا ہے اور اس کا علاقہ بھی انہی ضلعوں کی طرح پسماندہ ہے تو کیوں نہ اسے علیحدہ ضلع بنا دیا جائے وہ معاملہ لمبے عرصے سے کھٹائی میں پڑا ہوا ہے ۔ تو اس بنا پر میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں ۔ یہ تحصیل واقعی پسماندہ ہے یہ ٹھیک ہے کہ یہ ایک پالیسی میٹر ہے جس کا فیصلہ حکومت کرے گی کہ کس کس تحصیل کو پسماندہ قرار دیا جا سکتا ہے یا نہیں ۔ جناب والا ۔ یہ گورنمنٹ کا کام ہے کہ اسے consider کرے یا نہ کرے ۔ لیکن میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کے ممبران اور وزراء صاحبان سے درخواست کروں گا کہ وہ اس قرارداد کو پاس ہونے دیں۔ اس کی سفارش کر دیں ۔ اگر ضلع نہیں بن سکتا تو تحصیل کو پسماندہ قرار دے دیا جائے ۔ یا پھر اسے علیحدہ ضلع بنا دیا جائے

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ mover بھی ضلع سرگودھا سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسرے ممتاز احمد کاہلوں صاحب بھی سرگودھا ضلع سے تعلق رکھتے ہیں ۔ آج حالات کی یہ ستم ظریفی ہے کہ سردار صغیر احمد جو تھے وہ بھی سرگودھا ضلع سے تعلق رکھتے تھے ۔ اور جو اب وزیر اس قرارداد کی مخالفت کر رہا ہے وہ بھی اسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اور آج ان کی بیچارگی کا عالم آپ دیکھ رہے ہیں ۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن سر ۔ جناب والا ۔ میرے ساتھی کو یہ علم ہونا چاہیے کہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے ہمارے ساتھ تعاون نہیں کیا ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ میرے لیے اب یہ ضروری ہے کہ اس کی وضاحت کروں ۔ جناب والا ۔ یہ کوئی بہانہ نہیں ہے ۔ کہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے تعاون نہیں کیا ۔ جناب والا ۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ جب تک ممتاز احمد کاہلوں صاحب موجود ہیں یا یہ وزیر ہوں گے اس وقت تک سرگودھا ضلع کا کچھ نہیں بن سکتا ۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں ۔ جناب والا ۔ یہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ سے پوچھیں کہ سرگودہا کے نمائندوں نے سرگودہا کی صحیح نمائندگی کی ہے یا نہیں ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ اگر اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے انہیں اختیارات نہیں دئے تھے تو یہ احتجاجاً کیوں نہ مستعفی ہو گئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسی لیے تو اب وہ بغیر وزارت کے بیٹھے ہوئے ہیں (قہقہہ)

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ منصور صاحب تو وقتاً فوقتاً تختۂ دار پر آتے رہتے ہیں ۔ ان کے لیے ایک شعر عرض ہے

من نمے گویم اناالحق یار مے گوید بگو
چوں نمے گویم مرا دلدار مے گوید بگو

خیر یہ تو بہت اونچا شعر ہے ۔ بہرحال میں یہ گزارش کروں گا آپ کی وساطت سے وزراء صاحبان سے کہ ہمارے پڑوس میں تحصیل خوشاب ہے ۔ ....

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ اسے میانوالی کا حصہ بنانا چاہتے ہیں ؟

کرنل محمد اسلم خان لیازی ۔ جی ہاں ۔ گزارش ہے کہ جب ہمیں پسماندہ اضلاع میں رکھا گیا ہے تو عین بعین اسی کا جغرافیہ اس طرح سے چلتا ہے اور جناب اس نے بہت زیادہ رقبہ گھیرا ہوا ہے ۔ بالکل یوں سمجھیں کہ ایک ایکڑ سے زیادہ کھیت نہیں ہے ۔ اور جناب والا ۔ سون ویلی کی ڈیویلپمنٹ کے لیے بھی ایک اتھارٹی بنائی گئی تھی وہ بھی ہمیں تو سمجھ میں نہیں آئی کہ کہاں گئی وہ بھی پسماندہ کی پسماندہ ہے ۔ جناب والا ۔ خوشاب بڑا بھاری ریگستان ہے ۔ جناب اگر اسے پسماندہ اضلاع میں رکھ دیا جائے تو یہ عین قرین انصاف ہوگا ۔ اس میں میرے خیال میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے ۔ جو ڈیویلپمنٹ کے انعام ہمیں مل رہے ہیں وہ اللہ کے فضل و کرم سے ہمیں بھی معلوم ہیں وہ تو سب سیلاب کی نذر ہو جاتے ہیں ! پہلے کہتے ہیں سترہ لاکھ دیا جائے گا ۔ پھر کہتے ہیں 7 لاکھ ۔ وہ تو جناب سیلاب میں چلا گیا ۔ سیلاب میں تو جناب روپیہ بہتا ہے اور پھر بہہ کر سمندر میں چلا جاتا ہے اور سمندر سے ہوتا ہوا بحیرہ عرب میں چلا جاتا ہے ۔ اللہ کرے عرب ممالک ۔ ہمارے عرب کرم فرما ہماری پوری امداد فرمائیں ۔ اور جناب اس تحصیل کو جب بھی ضلع بنایا جائے گا وہ تو دیکھا جائے گا ۔ مگر اسمبلی کو اس میں کوئی قباحت نہیں ہونی چاہیے ۔ اگر جناب والا ۔ گورنمنٹ ہمیں پسماندہ اضلاع میں شامل کر لے تو قرین انصاف ہوگا ۔ میں اس کی پر زور سفارش کرتے ہوئے اجازت چاہوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری علی بہادر صاحب کی ترمیم اس میں یہ آئی ہے ۔ کہ الفاظ تحصیل خوشاب کے بعد تحصیل شجاع آباد ایزاد فرما دیا جائے ۔ اگر کوئی اس طرح کسی اور ضلع کا رکن آتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ تحصیل ساہیوال بھی کر دیا جائے تو میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ کس طرح سے ہو سکتا ہے ۔ مجھے اس میں اطمینان کر لینے دیں ۔ اس طرح پھر کوئی سیالکوٹ کا ممبر کہے گا کہ سیالکوٹ کی تحصیل شکرگڑھ کو بھی کر دیا جائے ۔ رانا پھول خان کہیں گے تحصیل چونیاں کو کر دیا جائے ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ یہ طے ہوا تھا کہ ضلع کی بنیاد پر پسماندگی کا تعین کیا جائے گا ۔ تحصیل کا نہیں کیا جائے گا ۔ اس لیے میں نے قرارداد نہیں دی تھی ۔ حالانکہ ہماری بھی تحصیل پسماندہ ہے ۔ اب جناب جب

قرارداد آ ہی گئی ہے کہ تحصیل کی بنیاد پر بھی کیا جائے اگر یہی پالیسی بنتی ہے تو تحصیل کی بنیاد پر کیا جائے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب والا ۔ صرف وہ قرارداد پیش نہیں ہو سکتی جو کسی قرارداد کی روح کے منافی ہو۔ ان کی قرارداد اس قرارداد کی روح کی نفی نہیں کرتی ۔ اگر تو اس قرارداد کو negate کرے پھر تو بات بنتی ہے۔ وہ تو ایزاد کرنے کی بات کر رہے ہیں کہ فلاں کو بھی کر دیا جائے ۔ یہ قرارداد کی روح کے منافی نہیں ہے اور addition alteration تو ہوتی رہتی ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ میرا خیال یہ ہے کہ It widens the scope

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پسماندگی کیا سکوپ بڑھاتی ہے۔ یا تو یہ ہوتا کہ اسے خارج از پنجاب کر دیا جائے تو پھر اور بات تھی۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر یہ نہ ہو جائے کہ پنجاب کی تمام تحصیلوں کو پسماندہ قرار دے دیا جائے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ سکوپ بڑھتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کس طرح بڑھتا ہے ۔ یہ بھی نہ کہیں یہ کہہ دیں کہ پنجاب کی جتنی بھی تحصیلیں ہیں ایک تحصیل کو چھوڑ کر باقی سب تحصیلوں کو وہ گنا دے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ تو پھر سارا صوبہ آ جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آ جانے والی بات نہیں ہے ۔ ایک ایک تحصیل کو جوڑ کر پھر وہ سارا صوبہ بن جاتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ مصیبت تو یہ ہے کہ جس بات پر آپ اڑ جائیں ہم کچھ کر نہیں سکتے ۔ ہم بحث نہیں کر سکتے ۔ اور سینکڑوں مثالیں ہیں کہ اس ہاؤس میں ہوتا رہا ہے ۔ آپ کی موجودگی میں ہوتا رہا ہے میں دکھا سکتا ہوں ۔ ایک دفعہ سوئی گیس کی قرارداد آئی تھی اس میں بھی ہوا تھا ۔ ہم نے اس میں 50 شہر ترمیم کیے تھے ۔ ثناءاللہ صاحب کی قرارداد کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا ۔ مصیبت یہ ہے جو چیز آپ نہ چاہیں اس پر ہم بحث نہیں کر سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب یہ سوئی گیس کے سلسلہ میں جو ہوا تھا پھر یہی مسئلہ زیر غور آیا تھا اور اس میں یہی ہوا تھا کہ اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ اور یہ غلط ہے انہوں نے ایک ضلع کے متعلق ایک بات کہی ہے ۔ کہ جہاں سوئی گیس دے دی جائے ۔ اور اس کے بعد دوسرے ضلع کے کسی فاضل ممبر نے کہا میرے گاؤں تک بھی پہنچا دی جائے ۔ تو اس کے بعد review ہوا تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب ۔ اس سے کونسا سکوپ بڑھتا ہے اور وہ رولنگ ذرا ہمیں نکلوا کر دکھائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوئی گیس پر ہی ہوا تھا اور پھر یہ review ہوا تھا مجھے یاد ہے ۔

ڈاکٹر غلام بلال شاہ ۔ جناب والا ۔ تحصیل خوشاب میرا حلقہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے ترمیم کی بات تو ہو جائے یہ تو نہیں ہونا چاہیے کہ بعض ممبران اپنے ضلع کی دو دو تحصیلیں کروا لیں ۔ اور جو objective اس قرارداد کا ہے ۔ اس کا ایک مخصوص درجہ ہے وہ frustrate ہو جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ جو حاجی صاحب نے فرمایا ہے ۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ سوئی گیس کے بارے میں ایک قرارداد آئی تھی ۔ اور میں نے اس پر یہ اعتراض کیا تھا کہ اس طرح سے scope کو widen نہیں کیا جا سکتا ۔ چونکہ اگر ایک خاص particular جگہ کے بارے میں قانون کو ammend کرنے کا مقصد ہے تو اس بارے میں رول (1) 172 میں ہے :-

> An amendment shall be within the scope and relevant to the subject matter of the motion to which it is proposed.

subject matter اور scope اس کا اتنا ہے کہ خوشاب کو پسماندہ قرار دیں یا نہ ۔ لیکن بدقسمتی سے اس وقت میرا اعتراض نہیں مانا گیا تھا ۔ جناب والا ۔ اس طرح سے بے شمار ترامیم آئیں گی کہ فلاں شہر کو پسماندہ قرار دے دو ۔ فلاں شہر کو پسماندہ قرار دے دو ۔ تو پھر اس طرح سے تمام کا تمام سوئی گیس کا یا سوئی گیس دیے جانے کے ریزولیوشن کا مقصد فوت ہو جاتا ہے ۔ اس طرح سے تو یہ کہا جائے گا کہ تمام صوبہ پنجاب کو سوئی گیس دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحصیل کہیں ، صوبہ پنجاب نہ کہیں ۔

وزیر قانون ۔ تو اس وجہ سے میں یہ سمجھتا ہوں ۔ جناب والا ۔ کہ جب بھی اس قسم کی قباحت ہوئی کہ رولز کی strict application بند کی جائے ۔ تو اس طرح سے تکالیف پیدا ہوتی رہیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بعد میں ہم نے کیا تھا ۔

وزیر قانون ۔ تو جناب والا ۔ اگر اس طرح سے رولز کی application کرنی ہے تو اس کے سکوپ میں نہیں آتا اور اگر ایوان یہ اجازت دیتا ہے ۔ یا ایوان یہ کہتا ہے کہ ترامیم کی اجازت دی جائے تو ہر ممبر کو کہیں کہ وہ ایک ایک اپنی تحصیل کے بارے میں ترمیم دے دے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ کبھی کبھی ہماری بات بھی مان لیا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو ہمیشہ آپ کی بات مانتا ہوں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ جہاں تک پسماندگی کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ ملک ہی تمام کا تمام پسماندہ ہے ۔ تو تحصیل یا ضلع کا سوال ہی کیا ہے ۔ آپ جانتے ہیں ۔ اس کو ترقی یافتہ ملک تو کوئی کہتا نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میری تو حالت یہ ہے کہ میرا جو حلقہ نیابت ہے وہ سب سے زیادہ پسماندہ ہے اور میں کہتا ہوں کہ جتنا وہ حلقہ پسماندہ ہے اور کوئی جگہ اتنی پسماندہ نہیں ہے ۔ مگر چونکہ میں ان بنچوں پر نہیں بیٹھ سکتا اس لئے قرارداد کو پیش نہیں کر سکتا ہوں ۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ علاقہ تو پسماندہ قرار دیا گیا ہے ۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ جو نہیں ہوا ہے وہ کر دیں ۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ باقی علاقوں کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس قسم کی رعایت اس کے ساتھ کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس قرارداد کے متعلق نہیں بلکہ اس میں ترمیم کے متعلق دیکھ رہا ہوں کہ یہ ترمیم کا سکوپ legally یا technically کہاں تک ہے ۔

چودھری علی بہادر ۔ جناب والا ۔ پہلے کہ آپ ruling دیں میں اس کو واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اچھا جی ۔ ڈاکٹر غلام بلال شاہ ۔

ڈاکٹر غلام بلال شاہ ۔ جناب والا ۔ تحصیل خوشاب سرگودھا کی تحصیل میانوالی کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بد تر ہے ۔ اور میرے لیاقت میں آتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میانوالی کے حالات بہت زیادہ خراب ہیں ۔ یہ ضلع پسماندہ تو ضرور ہے مگر میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ اس میں انڈسٹری لگی ہوئی ہے ۔

ڈاکٹر غلام بلال شاہ ۔ جناب والا ۔ پسماندگی کے لحاظ سے اس سے بھی زیادہ اس کے حالات خراب ہیں ۔ آمد و رفت کے ذرائع نہیں ہیں ۔ زمین خراب ہے ناکارہ ہے فصل بالکل نہیں ہوتی ۔ لوگ آج سے سو سال پہلے کے حالات میں رہ رہے ہیں ۔ میں پر زور تائید کرتا ہوں کہ اس کو پسماندہ قرار دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ جناب والا ۔ پچھلی دفعہ جب یہ ریزولیوشن پیش ہوا تو میں نے اس وقت اس کی تائید کی تھی ۔ اس کی کچھ وجوہات ہیں ۔ وہاں اریگیشن اور پینے کے پانی کی facilities نہیں ہیں ۔ نہری پانی کی دستیابی کی تکالیف ہیں ۔ ان سب کے پیش نظر حقیقت یہ ہے کہ ان سب کے پیش نظر وہ تحصیل کم از کم سرگودھا ڈویژن کی سب سے زیادہ پسماندہ تحصیل ہے ۔ لائل پور ضلع کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا ہوں ۔ لیکن میں اس کے لئے اپنے دوست کی پرزور تائید کرتا ہوں کہ یہ علاقہ بہت پسماندہ ہے اسے پسماندہ قرار دیا جائے اور یہ ریزولیوشن منظور کیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس قرارداد کی اصولی طور پر حمایت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں میں انتہائی حیرانی کا اظہار کرتا ہوں کہ اس قسم کی قطعی طور غیر مضر بلکہ اس علاقہ کے لئے انتہائی مفید قرارداد کی حکومت کی طرف سے مخالفت میری سمجھ سے باہر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ممکن ہے اس سے بہتر تجویز دے رہے ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آج حکومت کی جانب سے خوشاب جیسی پسماندہ تحصیل کے بارے میں

کیوں مخالفت کی جا رہی ہے۔ ہم ان سے کچھ مانگ نہیں رہے ہیں۔ صرف یہ کہا جا رہا ہے کہ پسماندگی کو تسلیم کیا جائے۔ جناب والا۔ جہاں تک اس کو پسماندہ سمجھنے کا تعلق ہے یہ اور بات ہے کہ وہ رائے دیں یا نہ دیں۔ مگر بہر حال یہ حقیقت وہ تسلیم کرتے ہیں کہ خوشاب ہر لحاظ سے پسماندہ ہے یہ پہلی دفعہ نہیں کہا جا رہا ہے۔ یہ تجربہ اس ایوان میں پہلی مرتبہ نہیں ہو رہا ہے۔ جناب والا۔ ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ جب ہم پنجاب کی پسماندگی کا رونا رویا کرتے تھے۔ جب ہم پنجاب کی حق تلفیوں کا اعادہ کیا کرتے تھے تو اس وقت انہیں بنچز سے آواز آتی تھی کہ پنجاب کے ساتھ کوئی حق تلفی نہیں ہو رہی ہے۔ پنجاب کا کوئی حق غصب نہیں کیا جا رہا ہے۔ اور پنجاب کو برابر کا حقوق مل رہے ہیں۔ اور بالکل صحیح مل رہے ہیں اور کہا جاتا رہا ہے کہ ہم علی وجہ البصیرت اور ببانگ دہل یہ اعلان کرتے ہیں۔ اور پھر جناب والا۔ وقت نے یہ ثابت کر دیا کہ جب کرسیاں اور اقتدار ہمارے پاس نہ رہا اور جب ہم باہر آئے تو پھر ہمیں یہ احساس ہوا کہ ہم نے یہ غلطی کی ہے اور ایک حقیقت کو چھپایا ہے۔ اور پھر سب پہلے ہم نے یہی نعرہ بلند کیا۔ میں نہیں چاہتا کہ آج کے ارباب اقتدار بھی اس عمل کو دھرائیں اور پھر جب ان کے پاس اقتدار نہ رہے جب وہ اپنے حلقہ ہائے نیابت میں بغیر جھنڈے والی کار کے جائیں اور وہاں کے لوگ ان کو گریبانوں سے پکڑیں اور کہیں کہ دکھائیں ہمیں کہاں ہے میٹھا پانی؟ کہاں اس علاقہ میں ترقی ہے؟ اور آپ نے اپنے اس علاقے کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے کیا کیا تھا اور پھر ایوان نے مخالفت کی تھی۔ میں نہیں چاہتا کہ اپنے بہترین دوست اپنے بہت اچھے دوست اور اس ایوان کے سب سے زیادہ خوبصورت وزیر کے ساتھ یہ حشر ہو کہ اس کی constituency بعد میں اس کا مطالبہ کرے اور ان کی تذلیل ہو۔ جناب والا۔ وہ ایک رواج کو جنم دے رہے ہیں اور یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ کسی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا۔ جناب حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے جناب خالد ملک صاحب کا استحقاق مجروح کیا ہے کیونکہ سب سے زیادہ خوبصورت وزیر جناب رانا شوکت صاحب تھے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ تو اپنی اپنی پسند ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ممکن ہے کوئی تیسرا بھی ہو ۔ یہ بھی آپ نے غالباً استحقاق مجروح کرنے کی کوشش کی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ہیں سب خوبصورت ۔ مگر میں نے کہا ہے کہ سب سے زیادہ خوبصورت یعنی میں نے انہیں اکیلا نہیں خوب صورت کہا ہے صرف superlative degree انہیں دی ہے ۔ جناب والا ۔ میں یہ استدعا کروں گا کہ اگر اس مخالفت سے مقصود ان کا یہ ہو کہ کچھ وقت صرف ہو جائے یا کوئی دوسری قرارداد نہ آ سکے یا اس کی راہ میں روڑا اٹکایا جا سکے پھر تو انہیں حق ہے کہ وہ اس طرح کے حربے استعمال کریں ۔ جہاں تک ایک حقیقت کو تسلیم کر لینے کا تعلق ہے ۔ جہاں تک خوشاب کی پسماندگی کا تعلق ہے اس ہاؤس کے کسی بھی رکن کو میں سمجھتا ہوں اس سے اختلاف نہیں ہونا چاہیے کہ خوشاب ایک پسماندہ تحصیل ہے اور خوشاب کو پسماندہ قرار دیا جانا چاہیے اور خوشاب کے ساتھ اس وقت تک جو حق تلفیاں ہوئی ہیں ان کا ازالہ کیا جانا چاہیے ۔ اس سے یہ مراد نہیں ہوگی کہ صرف خوشاب کے ساتھ یہ سلوک ہوگا بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ اس طرح حکومت کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس پنجاب میں کون کونسے پسماندہ علاقے ہیں اور وہ اس حقیقت کو تسلیم کر کے حقیقت پسندی کا ثبوت دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خان محمد ۔

میاں خان محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں اصولی طور پر ملک محمد اعظم صاحب کی پیش کردہ قرارداد سے اتفاق کرتا ہوں اور ان کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے کئی بار اپنے فرض کے ادا کرنے کے سلسلے میں دوسرے ممبران کی توجہ اپنے اپنے علاقے کے مسائل کی طرف دلائی ہے ۔ اس سے پہلے میں تصور کیا کرتا تھا کہ جس علاقے کا نام خوشاب ہے وہ واقعی خوش نام ہے اور وہاں پر قدرت کے حسن کے کرشمے ہوں گے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ فاضل رکن وکیل بھی ہیں اور پیپلز پارٹی کے ممبر بھی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اور آپ کے ہمسائے بھی ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ وہ پیپلز پارٹی کے ممبر بھی ہیں اگر وہ اپنے تصورات میں خوشاب کا نقشہ کھینچیں تو میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ وہ اپنے ملک کی اپنے صوبے کی کسی چھوٹی تحصیل کو نہیں جانتے اور انہوں نے جغرافیہ تک نہیں پڑھا کہ یہ فرما رہے ہیں کہ وہاں یہ ہوں گے وہاں چشمے ہوں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے جس وقت کی بات کی ہے آپ نے سنا نہیں ۔ انہوں نے کہا تھا کہ جب پرائمری جماعت میں پڑھتا تھا تو خوشاب کے متعلق میرا یہ تصور تھا (قطع کلامیاں)

میاں خان چد ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ خوشاب کے نام کی مناسبت سے میں یہ تصور کرتا تھا کہ وہاں پر حسن کے کرشمے ہوں گے اور وہاں پر قدرتی مناظر نظروں کو اسقدر متوجہ کرتے ہوں گے اور جس وقت ہی فرصت ملی یعنی اپنی پہلی فرصت میں ہم اس علاقے کو دیکھیں گے لیکن وہاں کے نمائندے نے جو تصور یہاں پر پیش کیا ہے کہ وہاں پر کوئی چیز خوبصورت نظر ہی نہیں آتی اور وہ دیکھنے کے قابل نہیں ہے ۔ اس کو دیکھ کر گھن آتی ہے تو جناب والا ۔ اگر اس علاقے کی یہ حالت ہے اور وہاں پر پسماندگی کی یہ حالت ہے تو میں تمام اراکین اسمبلی سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس قرارداد کی پرزور حمایت کریں ۔ اور ساتھ ہی ساتھ ایوان سے یہ درخواست کریں کہ یہ قرارداد محض قرارداد ہی نہ رہ جائے اور پہلی قراردادوں جیسا اس کا حشر نہ ہو بلکہ اس علاقے کی ترقی کے لیے اس علاقے کی اچھائی کے لیے جتنے بھی زیادہ سے زیادہ اچھے منصوبہ جات بن سکیں وہ بنائے جائیں اور ان پر عمل کریں ۔

جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں حکومت سے یہ بھی درخواست کروں گا کہ اس علاقے کے ساتھ ساتھ جو دوسرے پسماندہ علاقہ جات ہیں ان کی بھی ترقی کے لیے اور ان کے فائدے کے لیے منصوبہ جات بنائے جائیں اور ان پر عملدرآمد کرکے اس خوشاب کی طرح دوسرے ترقی یافتہ علاقہ جات کے برابر لایا جائے تاکہ جس وقت اس حکومت کا دور اقتدار ختم ہو اور جب یہ قوم

کے سامنے اپنا دفتر عمل پیش کریں تو اس میں یہ چیز ثابت کی جا سکے کہ واقعی حکومت نے اپنے وعدے پورے کیے ہیں ۔ اپنے منصوبہ جات کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے اور کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے ۔

جناب والا ۔ میں آخر میں یہ گزارش کروں گا کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے اور منظور کرانے کے بعد اس پر عملدرآمد کیا جائے ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر نذر حسین منصور ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں اور فاضل رکن کا بحیثیت ایم پی اے یہ عوامی حق ہے کہ وہ اپنے علاقہ کی پسماندگی کے لیے حکومت کے سامنے یہ قرارداد پیش کرے ۔ اس کے ساتھ ہی جب میں یہ سوچتا ہوں کہ جب حکومت پنجاب یا کوئی حکومت صوبے کی بنائی جاتی ہے تو اس کا سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اس صوبے کی بہتری کے لیے کوئی کام کرے ۔ مگر ابھی تک سمجھ میں نہیں آیا کہ پانچ سال گزرنے کے باوجود وزراء یہ یقین دہانیاں کراتے رہے ہیں کہ یہ کر دیا جائے گا ۔ وہ کیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی بائیں اور دائیں طرف تو کوئی وزیر نہیں بیٹھا ہوا ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ فاضل ایکس منسٹر چوہدری ممتاز احمد کاہلوں صاحب فرماتے ہیں کہ فلاں شخص نے نہیں ہونے دیا اب موجودہ وزیر ریونیو فرماتے ہیں کہ نہیں یہ قرارداد نہیں ہونی چاہیے ۔ میں کہتا ہوں کہ پنجاب کی حکومت کو کیا ہو گیا ہے پنجاب نے ان لوگوں کا کیا بگاڑا ہے ۔ پنجاب کا قصور کیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان سے اور ان لوگوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ خدا کے لیے پنجاب میں اتنی غفلت نہ برتیں ۔ فاضل رکن نے جس پسماندہ علاقہ کے لیے یہ قرارداد پیش کی ہے اس میں حکومت کے لیے کوئی قباحت نہ تھی اگر وہ متفقہ طور پر یہ کہے کہ اس کو پسماندہ قرار دیا جائے گا تو میں حکومت کی ماضی کی یقین دہانیوں کو سامنے رکھتے ہوئے موجودہ حکومت کے جو طور طریقے اور کارکردگی ہے اس سے میں اس حد تک مایوس ہو چکا ہوں کہ یہ حکومت خصوصی طور پر پنجاب کے مفادات کے خلاف اور پنجاب کے عوام کے مفادات کے خلاف کام کر رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ قرارداد کے متعلق بات کریں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ یہ ایک معمولی عوامی فائدہ ہے ۔ حکومت کو کم از کم یہ کارنامہ اپنی کارکردگی اور اپنی تاریخ میں لکھا دینا چاہیے تاکہ ہم یہ سوچ سکیں کہ کچھ تو اس حکومت نے کر دیا ہے ۔ تو آخر میں میں بصد احترام آپ کی وساطت سے اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ آج کی قرارداد اس معزز ایوان کی توجہ ہی کی مستحق نہیں ہے بلکہ اس نے کچھ دوسرے پہلوؤں کی طرف بھی اس ایوان کی اور ارکان اسمبلی کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کیا ہے ۔ میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سرکاری پارٹی کے رکن ہونے کے باوجود ملک محمد اعظم صاحب نے نہایت حقیقت پسندانہ طور پر اس ایوان کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ ان کی تحصیل انتہائی پسماندہ ہے معاشی ۔ سماجی ۔ زرعی اور اقتصادی طور پر بدترین مسائل سے دوچار ہے ۔ یہ قرارداد اس اعتبار سے اس حکومت کی نا اہلی کا اعتراف ہے ۔ یہ قرارداد ایک طرح کی censure motion ہے جس کے ذریعے ہمارے سامنے یہ حقیقت آ رہی ہے کہ موجودہ حکومت اپنے تمام وعدوں کے باوجود اپنے نعروں کے باوجود اپنے پروگرام کے باوجود اس تحصیل کو پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ رکھنے کی مرتکب ہوئی ہے ۔ جناب والا ۔ توقع یہ تھی کہ یہ حکومت جو اپنے آپ کو ترقی یافتہ حکومت کہلانا پسند کرتی ہے ۔ اس کے اعمال کے نتیجے میں اس کے ترقیاتی منصوبوں کے نتیجے میں اس کے کردار عمل کے نتیجے میں پورے پنجاب کو ترقیاتی علاقہ قرار دینے کی قرارداد ہونی چاہیے جب کہ یہاں قرارداد یہ پیش ہوتی ہے کہ اس تحصیل کو پسماندہ قرار دیا جائے ۔ یہ اس بات کا اعتراف ہے کہ موجودہ حکومت اپنے کردار عمل سے پنجاب کے مختلف علاقوں کو ترقی یافتہ بنانے کی بجائے سب سے زیادہ پسماندہ کر رہی ہے ۔ پسماندگی کے سائے پورے پنجاب میں پھیلتے چلے جا رہے ہیں ۔ جناب ملک اعظم صاحب درخواست کر رہے ہیں کہ ان کی تحصیل کو پسماندہ قرار دیا جائے ۔ ہمارے ضلع ہی پسماندہ قرار دیا گیا ہے لیکن اس کی پسماندگی میں اور اضافہ ہوتا جا رہا ہے اس کے

مقابلہ میں ہم ضرور حمایت کرتے ہیں کہ اس تحصیل کو بھی پسماندگی کی فہرست میں آ جانا چاہیے تاکہ یہ حکومت کے نامہ اعمال میں درج کیا جائے۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ ان کا ضلع پسماندہ ضرور ہوگا لیکن ان کی امارت میں اضافہ ضرور ہوا ہے۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں کبھی ذاتی حملے نہیں کیا کرتا اور میں یہ دعا کرتا ہوں کہ جو امارت مجھے نصیب ہے وہ آپ کو منتقل ہو جائے جناب سپیکر ۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ اس حکومت کے لیے اور حکمران جماعت کے لیے قابل فخر بات یہ ہوتی کہ ہم نے اس مختصر سے دور میں ایسے کارنامے کیے ہیں ایسی ترقیاتی سکیمیں بنائی اور ایسے اقدامات کئے ہیں کہ اب ہمارا پورا صوبہ اور ہماری ہر تحصیل برابری کی سطح پر آ گئی ہے ۔ اور یہ دستور ترقی کی راہ پر گامزن ہے ۔ لیکن حکمران جماعت کے حضرات مختلف موقع پر اس بات کے لیے زیادہ سے زیادہ مصر ہیں اور اس سے پہلے بھی اسی قسم کی قراردادیں آتی رہی ہیں اور وہ کوشش کرتے رہے ہیں کہ ان کی تحصیلوں کو پسماندہ قرار دیا جائے جس سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ہمارا صوبہ بتدریج پسماندگی کی طرف مائل ہے ۔ اور جب ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ پنجاب تو ایک ترقی یافتہ صوبہ ہے اور حقیقت میں پسماندہ صوبہ کی حیثیت اختیار کر رہا ہے تو اس کی تمام تر ذمہ داری موجودہ حکومت پر عائد ہوتی ہے ۔ میں اس کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور یہ بھی توقع کرتا ہوں کہ موجودہ حکومت اپنی ذمہ داری اور فرائض کا احساس کرے گی ۔ اور محض نعروں اور خوش آئند خوابوں پر انحصار کرنے کی بجائے حقیقت پسندی کی طرف مائل ہوگی ۔ نہ صرف یہ کہ جو پہلے پسماندہ یا جنہیں پسماندہ علاقہ قرار دیا جا رہا ہے ان کی ترقی کے لیے مناسب اقدامات کریں گے بلکہ ایسے منصوبے بھی بروئے کار لائیں گے کہ آئندہ اپنے علاقوں کے لوگوں کو پسماندہ کہلانے کی ضرورت کا احساس نہ کرنا پڑے ۔ جناب والا ۔ یہ کسی علاقے کے لیے قابل فخر بات نہیں ہے کہ وہ اپنے علاقے کی پسماندگی کے لیے کہیں ۔ کسی بھی معزز رکن اسمبلی کے لیے یہ اعزاز کی بات نہیں ہے اور اس ہاؤس کے ذریعے اپنے علاقے کو پسماندہ قرار دینے کے لیے کوئی تقریر کرے بلکہ اس سلسلے میں تحریک کرنا قابل فخر بات یہ ہے اس کے علاقے کو ترقی یافتہ علاقہ کہنا اس کی تحصیل کو ترقی یافتہ تحصیل کہنا ہی

قابل فخر ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکمران پارٹی اس لیے مجبور ہے کہ اس کا ہر ممبر مجبور ہے اور ان کی کوشش ہے کہ باوجود مسلسل مطالبوں کے حکومت اپنا فریضہ ادا کرنے میں ناکام رہی ہے اور اس نے اپنی پارٹی کے ارکان کے مطالبوں کو درخور اعتنا نہیں سمجھا ۔ اس لیے مجھے توقع ہے کہ اب حکومت اس ماضی کی افسوس ناک روش کو تبدیل کرے گی اور یہ پورے پنجاب کو حقیقت میں ایک ترقی یافتہ علاقہ بنائے گی اور اس کے لیے عملی اقدامات کرے گی ۔ شکریہ

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ دو تقاریر ایک حاجی محمد سیف اللہ خان اور دوسری تابش الوری صاحب نے کی ہیں ۔ گو وہ اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے صوبے کی عام صورت حال پر زیادہ بحث کرنے کی کوشش کی ہے جو آج کی قرار داد کے مکوپ میں نہیں آتی ۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے اس طرح فرمایا ہے کہ اس صوبے کے سب سے بڑے ہمدرد وہی ہیں اور کوئی نہیں ہے اور اس صوبے کی حمایت کرنے والے اس اسمبلی میں ان کے سوا اور کوئی نہیں ہیں ۔ اور اس صوبے کے دکھ درد دور کرنے والا اور کوئی نہیں ہے ۔ اسمبلی میں مختلف حصوں سے مختلف علاقوں سے لوگ نمائندگی کرنے کے لیے آئے ہوئے ہیں ۔ انہیں بھی اپنے اپنے علاقوں کا اتنا ہی دکھ ہے جتنا انہیں ہے ۔ لیکن طریقہ کار نقطہ نظر مختلف ہوتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں جہاں سید تابش الوری نے یہ الزام لگایا ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کو یہاں پر ایسا نظام پیدا کرنا چاہیے تھا کہ صوبے کی تمام تحصیلیں برابر ہوتیں ۔ اس کا عملی طریقہ کار اختیار ہو سکتا ہے ۔ ان علاقوں میں ترقی اور ان علاقوں میں صنعت کاری ہو گی لیکن ان زیادہ صنعت کاری کے علاقوں میں سے تھوڑا سا کم کرکے ان علاقوں کی ترقی میں زیادہ حصہ دیا جا سکتا ہے جن علاقوں میں صنعت کار زیادہ صنعت کاری کرتے ہیں اس طرح صنعت کاری اور خوش حالی میں اضافہ ہو سکتا ہے ۔ اگر اسی اصول کو ملک کے حالات پر مبنی کرتے جو یہ آواز بلند کرتے ہیں کہ پنجاب ملک کا سب سے بڑا ترقی یافتہ صوبہ ہے ۔ تھوڑی دیر کے لیے دوسرے علاقوں کی ترقی اور بلندی کو اسی معیار پر لے آئیں ۔ کیا وہ اس صوبے کے دشمن ہیں ۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ پنجاب کے عوام کے ہمدرد نہیں ہیں ۔

جس تحصیل کا ذکر بار بار کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے اس تحصیل کے بارہ میں کوئی توجہ نہیں دی ہے۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کے دور میں یہاں ٹیکسٹائل ملز لگائی گئی ہیں۔ کاجز کھولے گئے ہیں۔ شوگر مل لگائی گئی ہے اور صنعت کاری کی کوشش کی گئی ہے لیکن مصائب بہت بڑے ہیں اور میرے دوست کا اس علاقے سے تعلق ہے اس لیے وہ یہ قرار داد لائے ہیں لیکن اس کی پسماندگی کی تمام تر ذمہ داری اس نظام پر ہے جو صدیوں سے چلتا آیا ہے اور جس کو تبدیل کرنے کے لیے ہم جد و جہد کر رہے ہیں۔ ملک میں جو تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں لیکن اتنے روز شور سے اس کے نتائج برآمد نہیں ہو رہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ حکومت صوبے کے مسائل اور عوام کے مسائل اور ملکی معاملات میں دلچسپی نہیں لے رہی۔ ہمیں پاکستان کے چپے چپے سے محبت ہے۔ ہمیں پاکستان کے ہر شہر سے محبت ہے اور ملک کے ہر صوبے سے محبت ہے۔ ملک کے کونے کونے سے محبت ہے اور ہم اس کے دکھ درد میں ہر طرح سے شریک ہیں۔ اس لیے ہم اس کی ترقی کے لیے جد و جہد کرتے رہیں گے۔ ہم نے جو ماضی میں عہد و پیمان کئے ہیں ہم نے ان سے غداری نہیں کی ہے اور نہ ہی مستقبل میں کریں گے ہم نے راستہ متعین کر لیا ہے اور اس پر چلیں گے۔ اس منزل کے راستے مختلف ہیں لیکن ہم ماضی میں نہ تو ڈگمگائے ہیں اور نہ ہی ڈگمگائیں گے۔ ہم نے اپنی ضمیر کے خلاف آج تک کوئی بات نہیں کی ہے اور نہ ہی ایسا قدم اٹھایا ہے۔ ہمیں اس صوبے سے بہت محبت ہے اور پاکستان کے لوگوں سے محبت ہے لیکن ہمیں سب سے زیادہ جو محبت ہے وہ پاکستان سے محبت ہے اور پاکستان قائم رہے گا چاہے ہمیں اس کے لیے قربانیاں دینی پڑیں تو وہ بھی ہم ضرور دیں گے۔

وزیر مال۔ جناب والا۔ جو قرارداد اس ایوان میں پیش کی گئی ہے کہ خوشاب کی تحصیل کو پسماندہ قرار دیا جائے اس پر میرے فاضل دوستوں نے کافی تقاریر کی ہیں اور دائرہ کار اس تحصیل سے بڑھا کر صوبے کی حدود تک لایا گیا ہے میرے فاضل دوست ایس۔ ایم مسعود صاحب نے اس پر وضاحت کے ساتھ تقریر کی ہے کہ ہم بھی صوبے کے دوسرے حصوں کا درد اور اس صوبے

کے عوام کا درد اسی طرح رکھتے ہیں اور وہ ہمیں اسی طرح عزیز ہیں جیسے کسی بھی پاکستانی اور ایک اچھے شہری کو یہ عزیز ہونے چاہیں۔ خیر میں اپنی تقریر کو اتنی دور نہیں لے جانا چاہتا بلکہ چند الفاظ میں اس قرار داد کے بارے میں جو یہاں پیش ہوئی ہے اپنی گزارشات کو ختم کروں گا۔

جناب والا۔ تحصیل کی پسماندگی کا جو نقشہ یہاں کھینچا گیا ہے وہ دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ ممبر صاحبان کی اس فاضل ممبر کی جس نے یہ قرارداد پیش کی ہے جائز تکلیف موجود ہے۔ اس کے بارے میں حکومت آگاہ ہے اور پہلے سے ہی وہاں پر بہت کچھ کیا جا رہا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ہمارے حکومت میں آنے سے پہلے ہی وہاں پر حالات اس قدر خراب تھے کہ باوجود اس امر کے کہ وہاں پر بہت کچھ ہو چکا ہے ابھی تک اس تحصیل کی پسماندگی دور نہیں ہوئی۔ اس کے متعلق کچھ تفصیل جناب وزیر قانون نے ایوان میں پیش کی ہے لیکن اس کے متعلق میں بھی تھوڑی سی گزارشات پیش کرنی چاہوں گا۔ جناب والا۔ تحصیل خوشاب میں سرکاری رقبہ جو تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے آباد کر کے کاشتکاروں میں تقسیم کیا ہے جو آباد رقبہ ہے۔ اس کو ہموار کیا گیا۔ وہاں پانی کی سہولتیں دی گئی ہیں اور وہاں باقاعدہ گاؤں آباد کیا گیا۔ اس کا رقبہ ایک لاکھ، نو ہزار چار سو اڑتالیس ایکڑ ہے۔ یہ وہ آباد رقبہ ہے جس کو تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے کروڑوں روپے خرچ کر کے آبادکاروں کو دیا ہے۔ اس کے بعد تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے اس علاقے کو خوبصورت بنانے کے لئے، علاقے کی آبادی میں اضافہ کرنے کے لئے وہاں پر جنگلات لگائے ہیں اور ان جنگلات کا رقبہ اس وقت اڑھائی ہزار ایکڑ کے قریب ہے وہاں ایک باقاعدہ بہت اچھا جنگل لگا ہوا ہے۔ آبپاشی کے لئے جہاں دوسری سہولتیں ہم ماضی میں دے چکے ہیں وہاں ہم آئندہ مزید سہولتیں دینے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ رقبہ زیر کاشت آ سکے۔ جناب والا۔ تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے وہاں دو بڑی منڈیاں ایک جوہر آباد میں اور دوسری قائد آباد میں بنائی ہیں اور یہ دونوں بڑی منڈیاں دو بڑے شہروں کی صورت میں ہیں اور ان شہروں میں وہ تمام سہولتیں عوام کو میسر ہیں جو صوبے کے دوسرے ترقی یافتہ شہروں میں موجود ہیں۔

(اس مرحلہ پر ملک محمد اعظم کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر۔ اب تو میرے خیال میں تحصیل کی تمام پسماندگی دور ہو گئی ہو گی۔

چودھری ممتاز احمد کاھلوں۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر۔ کیونکہ آپ نے ہی یہ قرار داد پیش کی تھی تو جب تک آپ اس صدر کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں اس وقت تک اس قرار داد پر بحث نہیں ہونی چاہیے۔

مسٹر چیئرمین۔ اس کی کوئی ممانعت نہیں، صرف یہ بات ہے کہ میں ووٹ نہیں دے سکتا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ آپ ووٹ کرا سکتے ہیں خود ووٹ نہیں دے سکتے آپ صرف ووٹ کاسٹ کر سکتے ہیں۔

سید تابش الوری۔ کہیں آپ کا ووٹ حذف کرنے کے لئے تو آپ کو اس کرسی پر نہیں بٹھا دیا گیا۔

مسٹر چیئرمین۔ نہیں، یہ بات نہیں۔

وزیر مال۔ جناب والا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جوہر آباد میں ایک شوگر مل ہے اور تین ٹیکسٹائل ملیں وہاں اس وقت تک حکومت لگا چکی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں ایک وولن مل ہے اور اس صوبے کی زرعی مشینری کی سب سے بڑی ورکشاپ کام کر رہی ہے۔ جوہرآباد میں ڈگری کالج اور تحصیل میں پانچ ہائی سکول ہیں۔ اس کے علاوہ لڑکیوں کے لئے انٹر میڈیٹ کالج بھی قائم ہے۔ ایک ٹیکنیکل سکول اور تین ڈسٹرکٹ لیول کے ہسپتال اس تحصیل میں موجود ہیں۔ ان ہسپتالوں کو جدید قسم کے آلات جراحت اور ٹی بی کے مریضوں کے علاج کی سہولتیں میسر ہیں۔ اس کے علاوہ اس تحصیل میں 20 نئی ڈسپنسریاں بھی موجود ہیں۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir I move :
That the queston may now be put.

وزیر مال۔ نہیں، آپ مجھے تقریر مکمل کرنے دیں۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر چیئرمین۔ آپ انہیں تقریر مکمل کرنے دیں۔

وزیر مال۔ جناب والا۔ اس کے بعد میں یہ گزارش کروں گا کہ حکومت اس بات کے لئے بھی تیار ہے کہ اگر اب بھی لوگوں کو وہاں پر کسی قسم کی تکالیف ہیں تو اس قرارداد کو ملتوی کر دیا جائے تاکہ ہم اس پر مزید غور کر سکیں۔ اور اگر وہاں کے لوگوں کی اس کے بعد بھی کوئی تکلیف باقی رہی تو وہ بھی انشاءاللہ رفع کر دی جائے۔ تو میں عرض کروں گا کہ اس قرارداد کو آئندہ جمعرات تک ملتوی کر دیا جائے۔

چودھری ممتاز احمد کاہلوں۔ تو یہ ہونا چاہیے کہ اس قرارداد کو پہلے نمبر پر رکھا جائے۔

وزیر مال۔ یہ تو ویسے بھی پہلی ایک پر آئے گی۔

چودھری ممتاز احمد کاہلوں۔ صرف یہی نہیں کہ اسے نمبر ایک پر رکھا جائے بلکہ وزیر متعلقہ یہ یقین دہانی کرائیں کہ اسے سانگلہ تحصیل قرار دیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker: He has put a proposal to the House, if I have heard him correctly, that it may qe deferred.

اس کو ملتوی کرنے کا مشورہ آپ نے دیا ہے۔

وزیر مال۔ نہیں، اس سے پہلے حاجی سیف اللہ صاحب نے ایک پوائنٹ آف انفارمیشن پر یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اپنی ترقی کے بعد بھی آپ اس تحصیل کا اپنی تحصیل سے مقابلہ کریں تو وہاں زیادہ ترقی ہوئی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ لیکن ان کی تحصیل بھی سانگلہ ہی کہلاتی ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب۔ یہ موازنہ اس وقت کروں گا جب میں اپنی تحصیل کے متعلق قرارداد لاؤں گا۔

مسٹر سپیکر۔ میں بھی اپنی تحصیل کے متعلق قرارداد لا رہا ہوں۔ تو اب کیا رائے ہے؟

وزیر مال۔ جناب۔ اسے ملتوی کر دیں اور اگلی جمعرات کو ہم اس پر بحث کریں گے۔

Mr. Speaker : It is not being discussed it will come up on next Thursday.

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب۔ جب اس سے کسی کو کوئی اختلاف نہیں اور یہ talk out نہیں ہوئی تو پھر اس کو کیوں ملتوی کیا جا رہا ہے۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ آخر کیا وجہ ہے کہ اسے ملتوی ہونا چاہیے۔

وزیر مال۔ جناب والا۔ اس تحصیل میں اس قدر ترقی ہو چکی ہے جس کی تفصیل میں نے یہاں بیان کی ہے لیکن اس کے باوجود حکومت اس بات پر راضی ہے کہ اس پر مزید غور کرے۔۔۔۔۔

مسٹر سپیکر۔ ممکن ہے کہ وہاں کے عوام کے لئے انہوں نے اس ترقی کو مزید وسعت دینی ہو۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب۔ یہ صرف ایک قرار داد ہے، یہ کوئی ایکٹ یا بل نہیں بن جاتا۔

وزیر اوقاف۔ آپ ان لوگوں کے مفاد کے خلاف کیوں گرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس پر مزید غور کرنا چاہتے ہیں تو آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ اس کو talk out کر دیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ ہم بھی انہیں مراعات دلانا چاہتے ہیں تو کیا یہ ان لوگوں کے حقوق کے خلاف ہے۔

وزیر اوقاف۔ نہیں، ہم talk out نہیں کرائیں گے اور ہم انہیں مزید سہولتیں دینے کی کوشش کریں گے۔

Mr. Speaker : There may be a complete statement by the Minister.

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ تو پھر اس قرار داد کو واپس کرا دیں یا پھر اسے ملتوی کرنے کا جواز بتائیں۔

Mr. Speaker : He will be in a position to assure the House or take the House into confidence and make a statement in this respect.

سید تابش الوری۔ جناب سپیکر۔ آپ نے بھی سنا ہے کہ ملک محمد اعظم نے کہا تھا کہ میں اسے تین بار پیش کر کے ملتوی کرا چکا ہوں ، یا واپس کرا چکا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ یہ ملتوی نہیں ہوئی ، یہ واپس ہوئی ہے۔ اس لئے وہ اس وقت یہ نہیں کہہ رہے کہ اسے واپس کیا جائے۔ وہ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ اسے ملتوی کیا جائے اور اگلی جمعرات کو اسے پیش کر دیا جائے۔

سید تابش الوری۔ جناب والا ۔ ان کی واضح یقین دہانیوں پر بھی عمل نہیں ہوا تو وہ آپ کی یقین دہانی پر اعتماد کر سکتے ہیں۔

وزیر قانون۔ اس لئے ہم اس قرار داد کو رد نہیں کو رہے اور اس لئے اس پر ووٹنگ نہیں کرائی جا رہی تاکہ جو یقین دہانی یہاں پر کرائی جائے اس پر عمل ہو اور وہ ایسی یقین دہانی نہ ہو جس پر عمل نہ ہو۔

مسٹر سپیکر۔ میرے خیال میں اس تحریک کے محرک کی رائے بھی لے لی جائے۔

ملک محمد اعظم۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے کہ میں اس تحریک کے ملتوی ہونے کے متعلق کچھ کہوں ، میری صرف گزارش ہے کہ جناب وزیر قانون نے بار بار اور وزیر اوقاف نے بھی اعداد و شمار دے کر یہ فرمایا ہے کہ وہاں پر شاید مانچسٹر بن گیا ہے۔۔۔۔۔

مسٹر سپیکر۔ نہیں انہوں نے یہ نہیں کہا۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے ترقی دینے کی پوری کوشش کی ہے۔

ملک محمد اعظم۔ جناب والا ۔ وزرا صاحبان کی میں بڑی عزت کرتا ہوں۔ وہ میرے ذاتی دوست بھی ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ انہوں نے نہ صرف یہ کہ اس تحصیل کو وہاں جا کر نہیں دیکھا ، بلکہ انہوں نے نقشے پر بھی اس تحصیل کو نہیں دیکھا۔ اس لئے یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ بہر حال چونکہ میرے فاضل دوست نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اس کے متعلق جلد ہی ایک ہفتے کے

اندر اندر فیصلہ کریں گے تو اس کو اب ڈیفر کر دیا جائے اور اگلی دفعہ پیش ہو۔ جناب والا۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔

Mr: Speaker : It is deffered. The Honse is adjourned It shall re-assemble at 8-30 a. m. tomorrow.

(The House then adjobrned to meet again at 8-30 a. m. on Friday, the 21st November, 1975.)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا سولھواں اجلاس

جمعۃالمبارک ۔ 21 نومبر 1975ء

(جمعۃالمبارک 16 ذیقعد 1395ء)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○

پ ۳ - س ۲ - رکوع ۴ - آیات ۲۶۳ و ۲۶۴

نرم بات کہہ دینی اور (بے ادبی سے) درگزر کر دینا بہتر ہے اس سے کہ جس خیرات و صدقات کے بعد (لینے والے کو) احسان جتا کر اذیت پہنچائی جائے اور اللہ تو بے پرواہ اور بردبار ہے۔ اے ایمان والو! اپنے صدقات ضائع نہ کرو۔ احسان جتا کر اور ایذا دے کر، اس شخص کی طرح برباد نہ کر دینا جو لوگوں کے دکھاوے کے لئے مال خرچ کرتا ہے اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا تو اس کے مال کی مثال اس چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو اور اس پر زور کا مینہ برسے اور اس چٹان کو صاف کر ڈالے۔ اسی طرح دکھاوا کرنے والے لوگ اپنے کاموں کا کچھ بھی صلہ حاصل نہیں کر سکیں گے اور اللہ ایسے ناشکروں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

Mr. Speaker : Day before yesterday, we had decided that only privilege motions will be taken up today. As there is no privilege motion which requires immediate disposal, therefore, the House is adjourned. It shall re-assemble on Monday, the 24th November, 1975, at 3.30 P.M.

(اسمبلی کا اجلاس 24 نومبر 1975ء بروز سوموار شام ساڑھے تین بجے تک کے لیے ملتوی ہو گیا۔)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا سولھواں اجلاس

سوموار ۔ 24 نومبر 1975ء
(دو شنبہ 19 ذیقعد 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے تین بجے سہ پہر منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ
عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ
بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ پ ۱۱ ۔ س ۹ ۔ رکوع ۳ ۔ آیات ۱۱۵ تا ۱۱۷

اور اللہ ہرگز ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے جب تک کہ ان کو وہ چیز نہ بتا دے جس سے وہ پرہیز کریں ۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے ۔ اللہ ہی نے جس کے لیے آسمان و زمین کی بادشاہت ہے وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے ۔ بے شک اللہ نے پیغمبر پر بڑی مہربانی کی اور مہاجرین و انصار پر بھی جو باوجود اسکے کہ ان میں سے بعض کے دل پھر جانے کو تھے مگر مشکل کی (اس) گھڑی میں وہ پیغمبر کے ساتھ رہے ۔ پھر اللہ نے ان پر مہربانی فرمائی بلاشبہ وہ ان پر نہایت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے ۔

وما علینا الا البلاغ

مسٹر سپیکر ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔ چوہدری لال خان ۔

نشان زدہ سوالات اور آن کے جوابات

جی ٹی روڈ کی کشادگی

*6912 ۔ **چوہدری لال خان** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت لاہور تا گوجرانوالہ جی ٹی روڈ کو مزید کشادہ کرنے پر غور کر رہی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سڑک کی کشادگی پر کس قدر رقم صرف ہوگی ۔ اسے کس قدر کشادہ کیا جائے گا اور اس سکیم پر کب تک عمل درآمد شروع ہو گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوہدری صاحب داد خان) ۔ (الف) جی نہیں ۔ البتہ ایک نئی 24 فٹ چوڑی ملحقہ سڑک بنائی جا رہی ہے ۔

(ب) مذکورہ بالا نئی ملحقہ سڑک کی تعمیر پر 12,92,85,000 روپے (بارہ کروڑ بانوے لاکھ پچاسی ہزار روپے) تخمینہ لاگت ہے اور اس کی تعمیر شروع ہو چکی ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ ضمنی سوال ۔ یہ سڑک کب تک مکمل ہونے کی توقع ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اس سڑک کے 1979ء میں مکمل ہونے کی توقع ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ ضمنی سوال ۔ یہ سڑک 1979ء میں مکمل ہوگی تو کیا اس وقت بھی تخمینہ اتنا ہی رہے گا جتنا اب لگایا گیا ہے ، جب کہ میٹیریل کی قیمتیں بڑھ چکی ہوں گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ یہ سوال hypothetical ہے ۔ تخمینہ حالات کے مطابق لگایا جاتا ہے اگر inflation ہو جائے تو واقعی تخمینے پر نظر ثانی کرنی پڑتی ہے ۔ اس بارہ کروڑ روپے میں سے دو کروڑ روپیہ کارپیٹ کے لیے بھی ہے ۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ 1979ء میں اقتصادی حالات کیسے ہوں گے ۔ جہاں تک اس وقت کا تعلق ہے ، امید ہے کہ بارہ کروڑ روپیہ کافی ہوگا ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سڑک کی پختگی

*6938 ۔ چوہدری منظور احمد ۔ کیا وزیر مواصلات وتعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رحمت کالونی تحصیل فیروز والہ ضلع شیخوپورہ جنڈیالہ جانے والی سڑک کو 2 سال قبل پختہ کیا گیا تھا مگر بعد میں اس پر کام روک دیا گیا اور اس سڑک کا صرف 3 میل کا حصہ نا پختہ رہ گیا تھا ۔ جس کے باعث وہاں کے لوگوں کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کا بقایا تین میل کا حصہ پختہ کرنے ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوہدری صاحب داد خان) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) بقیہ کام اسی مالی سال کے دوران مکمل ہو جائے گا ۔

ملکوال (گجرات) میں ریسٹ ہاؤس کی مرمت

*6970 ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصبہ ملکوال ضلع گجرات میں بلڈنگ

ڈیپارٹمنٹ کے ملکیتی ریسٹ ہاؤس کی حالت نہایت خستہ ہے اور وہ ناقابل رہائش ہے ۔

(ب) مذکورہ ریسٹ ہاؤس کب تعمیر ہوا اور سال 1973 اور 1974 میں اس کی مرمت پر کتنا خرچ کیا گیا ۔

(ج) محکمہ متعلقہ اس ریسٹ ہاؤس کو قابل رہائش بنانے کے لیے کوئی عملی قدم اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

(د) مذکورہ ریسٹ ہاؤس کی نگرانی کے لیے کتنا عملہ متعین ہے اور اس پر ماہانہ اخراجات کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوہدری صاحب داد خان) ۔ (الف) سول ریسٹ ہاؤس ملکوال ضلع گجرات بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی ملکیت نہیں ہے ۔ یہ عمارت کمشنر راولپنڈی کی تحویل میں ہے اور اس کی حالت مجموعی طور پر اتنی خراب نہیں ہے اور یہ قابل رہائش ہے ۔

(ب) مذکورہ ریسٹ ہاؤس 23-1922 میں تعمیر ہوا تھا ۔ 1973ء کے سیلاب کے دوران ریسٹ ہاؤس کو کافی نقصان پہنچا تھا ۔ مبلغ 20,000 روپیہ 74-1973ء میں اس کی سپیشل مرمت کے لیے الاٹ ہوا تھا ۔ جو ایک نئے باورچی خانہ کی تکمیل اور دو کمروں کی چھتیں تبدیل کرنے پر صرف ہو گیا تھا ۔ فنڈز کی کمی کی وجہ سے مزید کام برائے سفیدی ۔ رنگ روغن وغیرہ مکمل نہ کیا جا سکا ۔

(ج) جی ہاں ۔ محکمہ عمارات اس بلڈنگ کو بہتر حالت میں بنانے کا پروگرام رکھتا ہے ۔ محکمہ ھذا نے اس کی خاص مرمت کے لیے ایک تخمینہ 21,000 روپیہ اور دوسرا 50,000 روپیہ کا تخمینہ اس میں پانی ۔ بجلی فلش سسٹم ۔ فرنیچر کراکری اور پردوں وغیرہ کی فراہمی کے لیے تیار کر کے کمشنر راولپنڈی کو بھیج دیا ہے

جس کی منظوری اور فنڈز ملنے پر یہ کام کروا دیا جائے گا ۔ البتہ مالی سال 1974-75 کے آخر میں خاص گرانٹ میں سے مبلغ 7,200 روپے ریسٹ ہاؤس کی خاص مرمت کے لیے ملے تھے ۔ جس سے چار کمروں کے فرش ۔ دو کمروں کے پلستر اور کھڑکیاں دروازے مرمت کر دئے ہیں ۔

(د) ایک مستقل باورچی نما چوکیدار بمشاہرہ 214 روپے ماہانہ ریسٹ ہاؤس کی دیکھ بھال کے لیے متعین ہے ۔ بنگلہ کی صفائی کے لیے ایک پارٹ ٹائم خاکروب بمشاہرہ 40 روپے ماہانہ بھی مقرر ہے ۔

سڑک کی پختگی

*7016 ۔ **چوہدری ہد حیات گوندل** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں سیدا وریام سڑک اور مونگ ملکوال سڑک پختہ بنانے کے لیے 1972-73 میں فنڈز دئے تھے ۔ اگر ایسا ہے تو وہ فنڈز کتنا کتنا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں پر مٹی ڈالنے کا کام شروع ہو چکا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو ان کو کب تک پختہ کیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوہدری صاحب داد خان) ۔ (الف) جی نہیں ۔ لیکن 1973-74 , 1974-75 , 1975-76 میں ان سڑکوں کے لیے مندرجہ ذیل فنڈز دئے گئے ۔

نمبر شمار	نام سڑک	فراہم کردہ رقوم		
		1973-74	1974-75	1975-76
1	سید پھیرو والی وریام روڈ	10,00,000	22,00,000	10,00,000
2	مونگ ملکوال روڈ	8,00,000	12,00,000	10,00,000

(ب) جی ہاں ۔ اگر مطلوبہ رقوم فراہم ہوتی رہیں تو امید ہے کہ مذکورہ سڑکیں 77-1976 کے اختتام تک مکمل ہو جائیں گی ۔

بوتالہ جھنڈا سنگھ تا نوشہرہ ورکاں سڑک کی پختگی

*7028 ۔ خان محمد شفیق خان ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہائی ویز نے بوتالہ جھنڈا سنگھ براستہ قلعہ دیدار سنگھ تا نوشہرہ ورکاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کچی سڑک کو پختہ کرنے کا کام اپنی تحویل میں لے رکھا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کام کو مکمل کرنے کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کا کچھ حصہ ابھی تک پختہ نہیں کیا گیا ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سڑک کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوہدری صاحب داد خان) ۔ (الف) (ب) و (ج) یہ سڑک ہائی ویز ڈیپارٹمنٹ کی تحویل میں نہیں ہے ۔ اس کی پختگی کا مسئلہ ڈسٹرکٹ کونسل کی ذمہ داری ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرما سکیں گے کہ یہ سڑک بوتالہ جھنڈا سنگھ ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے تعمیر نہیں ہو سکی ہے اور اس کی تعمیر کب تک ہو جائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ یہ سڑک بوتالہ جھنڈا سنگھ براستہ قلعہ دیدار سنگھ 16 میل ہے ۔ یہ کچی سڑک ہے اور ڈسٹرک کونسل گوجرانوالہ کی تحویل میں ہے ۔ کمشنر لاہور ڈویژن نے حکم جاری کیا تھا کہ اس کو ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کی تحویل میں دے دیا جائے ۔ ابھی تک اس کا تخمینہ نہیں لگایا جا سکا جب تخمینہ لگ جائے تا تو اس کے بعد دیکھیں گے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada. Sir, can the hon'ble Minister inform the House whether any allocations from A.D. P. are being made for the maintenance of roads which are constructed by the Peoples Work Programme because they are running out on account of lack of repairs.

Minister for Communications and Works. This question is still under consideration that roads that have been constructed or made by PWP their maintenance can only be the responsibility of our Department if we take over and when we take over we are responsible and funds for their maintenance are available with us.

Mr. Taj Muhammad Khanzada. Sir, is there any likelihood in the near future that all these roads, are taken over because the longer we stay from them the worst becomes, the position.

Minister for Communication and Works. Yes Sir, I can't tell you a date but it is under consideration because there is a controversy going on that the roads made by PWP are not according to the specifications of the Highway Department, but the roads have to be taken over and the responsibilility has to be earmarked, whether of the PWP or of the Highway Department. Sir, I am in favour of the roads being maintained by Highway Department provided the funds are made available.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ کن وجوہات کی بنا پر یہ سڑکیں ڈسٹرکٹ کونسل یا پیپلز ورکس پروگرام کے تحت تعمیر ہوتی ہیں اور ہائی وے ڈیپارٹمنٹ انہیں کس صورت میں اپنی تحویل میں لیتا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ ویسے جواب تو اس کا پہلے آ چکا ہے ۔ جناب والا ۔ میں نے کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل یا پیپلز ورکس پروگرام کے تحت فنڈ نہیں ہیں ان سڑکوں کو بنانا جناب والا ۔ زیادہ آسان ہوتا ہے لیکن ان کو maintain کرنا زیادہ مشکل ہے اور پھر ہائی وے کے پاس اپنے انجینئر ہیں ۔ اپنا عملہ ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میں نے جو سوال کیا ہے میرا جواب اس صورت میں نہیں آیا ۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ کن وجوہات کی بنا پر سڑکیں ڈسٹرکٹ کونسل یا پیپلز ورکس پروگرام کے تحت تعمیر ہوتی ہیں اور کن حالات کے تحت ہائی وے ڈیپارٹمنٹ انہیں اپنی تحویل میں لیتا ہے ۔ یہ کس طرح طے کیا جاتا ہے کون سی سڑک ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کی تحویل میں آتی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ضمنی سوال تو بہت لمبا ہے ۔ مخصوص سوال سے ہٹ کر ہم بحث میں چلے گئے ہیں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ بحث کی بات نہیں ہے یہ ضمنی سوال ہے میرے سوال کا جواب نہیں آیا تھا ۔

Mr. Deputy Speaker. This is a supplementary to an answer of a Supplementary question made by Khanzada Taj Muhammad.

Chaudhri Talib Hussain. No. Originally Sardar Saghir Ahmad put a supplementary question to the Minister as to when such and such roads were going to be taken over by the High Way Department and then the Supplementary arose from that question.

Mr. Deputy Speaker Then your still press you supplementary question.

Chaudhri Talib Hussain. I have just explained that on what grounds I am asking the question.

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ یہ فیصلہ کرنا کہ کون اسے کس طرح maintain کرے گا یہ دونوں محکموں کی بحث کے بعد فیصلہ ہوتا

ہے ۔ معاملہ تو صرف فنڈ کا ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے ۔ اصولاً جو محکمہ جو سڑک بناتا ہے وہی اسے maintaian کرتا ہے ۔ صرف بات یہ ہے کہ فنڈز دے دے تو ہائی وے ڈیپارٹمنٹ اس کو maintain کرے گا ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ maintain کا سوال تو بعد میں پیدا ہوگا ۔ جو سڑکیں ڈسٹرکٹ کونسل یا پیلز ورکس پروگرام کے تحت شروع ہوئی تھیں مگر ابھی تک ان کا ایک چوتھائی حصہ مکمل ہوا ہے اور ان کے پاس فنڈز نہیں ہیں ۔ ان کا کیا بنے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ کیا یہ ضمنی سوال بنتا ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے سنا نہیں دوبارہ سوال کریں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ میں اپنے ضلع کے متعلق بات بات کرتا ہوں کہ وہاں بعض سڑکیں دو دو میل بنی ہیں اور پھر فنڈز ختم ہو گئے ہیں ۔ ان کا کیا بنے گا ؟ پی ۔ ڈبلیو ۔ پی کے پاس فنڈز موجود نہیں ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں اس سوال کو rule out کرتا ہوں ۔ یہ سوال آپ پی ۔ ڈبلیو ۔ پی کے منسٹر سے پوچھیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اگلا سوال ۔ خان محمد شفیق خان ۔

تتلے عالی نوشہرہ ورکاں سڑک کی پختگی

*7029 ۔ **خان محمد شفیق خان** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں تتلے عالی نوشہرہ ورکاں 10 میل سڑک کو پختہ کرنے کے لیے محکمہ ہائی ویز نے کل کتنی رقم مختص کی تھی ۔

(ب) رقم مذکورہ میں سے کن کن مدات پر سال 1973-74 میں کتنی رقم صرف کی گئی اور اب تک سڑک کا کتنا حصہ مکمل ہو چکا ہے

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سال 75-1974 میں مذکورہ سڑک کا بقایا حصہ پختہ ہو جائے گا ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوہدری صاحب داد خان) (الف)

مالی سال 74-1973 کے دوران	1,00,000 روپے
مالی سال 75-1974 کے دوران	15,41,900 روپے
مالی سال 76-1975 کے لیے	20,00,000 روپے
کل	36,41,900 روپے

(ب) مالی سال 374-197 میں مندرجہ ذیل مدات پر رقم خرچ ہوئی :

1 ۔ معاوضہ زمین	23,000 روپے
2 ۔ جیپ کی خرید	18,970 روپے
3 ۔ تعمیری میٹریل کی خرید	58,973 روپے
کل	1,00,943 روپے

اور ستمبر 1975ء تک سڑک کے 5 میل ۔ 6 فرلانگ پختہ ہو چکے ہیں ۔

(ج) جی نہیں ۔

30 جون 1975ء تک چار میل ۔ چھ فرلانگ پختہ ہوئے تھے ۔ جو کہ مختص شدہ رقم کے مطابق ہو سکتے تھے ۔

شاہدرہ مریدکے نارووال سڑک کے ٹھیکہ جات

*7037 ۔ صوفی نذر محمد ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات نشان زدہ سوال نمبر 6623 کے جواب کے جزو (ب) کے حوالہ سے جو ایوان میں مورخہ 19-12-1976 کو دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ایم ۔ بی ۔ او واپڈا مشینری کو سال 1972ء سے سیلابوں کے دوران کس کس متاثرہ علاقوں

میں ۔ کن کن کاموں کے لیے استعمال کیا گیا جس کی وجہ سے شاھدرہ مرید کے نارووال سڑک کے ٹھیکے کی رفتار سست رہی ؟

وزیر مواصلات تعمیرات (بریگیڈیر چوھدری صاحب داد خان) ۔ پروجیکٹ مینجر (روڈ) M.C.P. کی رپورٹ کے مطابق ایم پی او واپڈا کی مشینری 1973 کے سیلابوں کے دوران مندرجہ ذیل کاموں پر استعمال کی گئی ۔

1 ۔ ایم ۔ آر لنک کینال آر ۔ ڈی 298 تا 300 ۔

2 ۔ پی ۔ آر ۔ بی ۔ ڈی کینال نزد روڈ کراسنگ مرید کے نارووال روڈ ۔

3 ۔ سمبڑیال ۔ یو ۔ سی ۔ آر ۔ ڈی 64-63-62 اور 69 ۔

4 ۔ پنجند بڑے کاموں کے لیے ۔

5 ۔ علاقہ شرقپور ۔ راوی بند ۔

6 ۔ شاھدرہ راوی بند ۔

7 ۔ بلوکی لنک کینال ۔

8 ۔ خانکی ۔ دریائے چناب ۔

دریائے چناب پر پتن والا پل کی تعمیر

*7042 ۔ چوھدری منظور احمد ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے دریائے چناب پر پتن والا (پنڈی بھٹیاں) ضلع گوجرانوالہ کے مقام پر کچھ عرصہ قبل پل تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل کی تعمیر سے پنڈی بھٹیاں سرگودہا تک فاصلہ میں 24 میل کی کمی ہو جائے گی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ پل کی تعمیر ابھی تک شروع نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں اور حکومت کب تک اس کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوہدری صاحب داد خان) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) اس پل کی تعمیر سے پنڈی بھٹیاں اور سرگودھا کے درمیان فاصلے میں 24 میل نہیں بلکہ 15 میل کی کمی ہو جائے گی ۔

(ج) اس پل کی تعمیر کے لیے منصوبہ زیر عمل ہے ۔ تاہم پل کی اصل تعمیر سے پہلے موقع کا سروے اور ڈیزائن کا کام ہونا بہت ضروری ہے ۔ جو کہ ہو رہا ہے ۔ اور تقریباً مکمل ہے ۔ امید ہے کہ مالی سال 76 - 1975ء میں پل ہذا کی تعمیر کا اصل کام شروع ہو جائے گا ۔ اس مقصد کے لیے ایک کروڑ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ سپلیمنٹری سر ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اس کام کی تکمیل کے لیے ٹینڈر طلب کیے جا چکے ہیں ۔ کیونکہ اگر کام اس سال شروع ہونا ہے ۔ تو اس کے لیے ٹینڈر طلب ہو جانا چاہئیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ مجھے پتہ نہیں ہے ۔ ٹینڈر طلب ہونے تو چاہئیں ۔ پتہ کر کے بتا سکتا ہوں ۔

سردار صغیر احمد ۔ سپلیمنٹری سر ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف اس تجویز سے اتفاق کریں گے کہ سردست اس ایک کروڑ روپے سے تین میل کچی سڑک دریا تک جو جاتی ہے ۔ اس کو پختہ کر دیا جائے ۔ تاکہ جب پل کا کام شروع ہو ۔ تو وہاں پر مشینری اور میٹیریل لے جانے اور لگانے میں آسانی رہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ میں اس تجویز کا خیر مقدم کرتا ہوں ۔ یہ سوال نہیں ہے ۔ فاضل ممبر میرے پاس آ جائیں میں محکمہ سے کہوں گا کہ یہ رقم سڑک کی بجائے پل پر خرچ ہو ۔ تو وہاں پر فیصلہ ہو جائیگا ۔

حادثات کی روک تھام

*7046 ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں حادثات کی ایک وجہ تنگ سڑکوں پر زیادہ ٹریفک بھی ہے۔

(ب) اگر جزو(الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بارے میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوہدری صاحب داد خان) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) اس سلسلے میں محکمہ ہائی ویز بڑھتی ہوئی ٹریفک کے پیش نظر صوبہ میں سڑکوں کے مختلف حصوں پر ٹریفک کاؤنٹ لیتا رہتا ہے ۔ جس کے نتیجے میں مالی وسائل اور ترجیحات کی بنا پر صوبے کی سڑکوں کو کشادہ کرنے کا پروگرام تشکیل دیا جاتا ہے اہم سڑکوں پر جہاں ٹریفک بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور ان کو مزید کشادہ کرنے سے ٹریفک میں ضرورت کے مطابق سہولت پیدا نہیں ہوگی وہاں ان کے ساتھ ساتھ دوسری ملحقہ سڑکیں بھی تعمیر کی جا رہی ہیں ۔

ملک محمد اعظم ۔ سپلیمنٹری سر ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ یہ سڑکوں کے ساتھ دوسری ملحقہ سڑکیں جو تعمیر کی جا رہی ہیں ۔ ان میں ایسی کونسی اہم سڑکوں کی اس وقت تعمیر کی جا رہی ہے اور وہ کب تک مکمل ہوں گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ لاہور گوجرانوالہ ۔ لاہور شیخوپورہ ۔ یہ تو ہیں dual carriage سڑکیں اور باقی وہ سڑکیں بہت سی ہیں ۔ جن کو ترجیحات کی بنا پر کشادہ کرنے کا پروگرام ہے ۔ ان کے نام اگر فاضل ممبر چاہتے ہیں ۔ تو اس کے لیے الگ سوال دے دیں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ سپلیمنٹری سر ۔ جناب والا ۔ لاہور شیخوپورہ ۔ اور لاہور گوجرانوالہ کی dual carriage سڑکوں کے علاوہ کسی اور جگہ بھی dual carriage سڑک کی تعمیر کی تجویز زیر غور ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ میں سمجھا نہیں ذرا آپ دوبارہ اپنا سوال دہرائیں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ dual carraige سڑکیں جو کہ لاہور گوجرانوالہ اور لاہور شیخوپورہ میں زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح کی dual carraige سڑکیں کسی اور ضلع میں بھی تعمیر کرنا محکمہ کے زیر غور ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ۔ اس کے سوا اور کوئی dual carriage سڑک زیر تعمیر نہیں ہے لیکن اگر کوئی اور تجویز محکمہ کے زیر غور ہے تو میں پتہ کرکے بتا سکتا ہوں ۔

مسٹر شیر محمد بھٹی ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حادثات کی وجہ (1) پرائیویٹ بسوں کا خراب ہونا (2) سواریاں زیادہ بٹھانا اور (3) سواریوں کے حصول کی کوشش میں بسوں کی دوڑ ۔ یہ تین اسباب ہیں ؟

Mr. Deputy Speaker : I rule out this question because this is irrelevant. You can put this question to the Minister for Transport.

مسٹر شیر محمد بھٹی ۔ جناب والا ۔ میرا سوال سپلیمنٹری بنتا ہے ۔ کیونکہ وزیر موصوف وزیر ٹرانسپورٹ بھی ہیں اور ٹرانسپورٹ بھی مواصلات میں شامل ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : No, this question doesn't arise. He is Minister for works and Communications.

جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ بریگیڈیر صاحب وزیر ٹرانسپورٹ بھی ہیں اور یہ انہیں کی ذمہ داری ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ کڑھے ہو گئے ہیں ۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ہی جواب دے دیں ۔ I have ruled out

آدھی کوٹ تا نور پور تھل سڑک کی مرمت

*7047 ۔ ملک بد اعظم ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں آدھی کوٹ تا نور پور تھل سڑک کی حالت نہ صرف نا گفتہ بہ ہے بلکہ اب تو سڑک کا نام و نشان مٹ چکا ہے اور عوام کو آمدورفت میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سڑک کی مرمت کے لیے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوہدری صاحب داد خان ۔ (الف) سڑک آدھی کوٹ تا نور پور تھل کو اچھی حالت میں نہیں مگر موجود ہے ۔

(ب) آدھی کوٹ تا نور پور تھل سڑک کے حصے کی لمبائی 17 میل ہے ۔ جس میں سے تقریباً 12 میل کا ٹکڑا ریت کے تودوں کے نیچے دب گیا تھا اور باقی مانده 5 میل 1973ء میں سیلابوں اور بارشوں سے متاثر ہوئے تھے ۔ ریت کو ہٹانے کا کام 7 میلوں میں مکمل ہو چکا ہے ۔ اور باقی مانده کام رواں مالی سال میں مکمل کیا جائے گا ۔ سیلاب سے متاثرہ میلوں کا کام جولائی 1975ء میں مکمل ہو چکا ہے ۔

مینگھراں شریف تحصیل چشتیاں سڑک کی تعمیر

*7115 ۔ حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مینگھراں شریف تحصیل چشتیاں سڑک کی تعمیر کا ٹھیکہ دو سال قبل دیا گیا تھا مگر اس پر کام نہایت

سست رفتاری سے ہو رہا ہے اور ابھی تک اس کے 2 میل ٹکڑے پر بھی تارکول نہیں بچھایا گیا ۔

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لیے ابتدائی طور پر کتنی رقم کا تخمینہ لگایا گیا تھا ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھیکیدار نے مقررہ میعاد کے اندر کام ختم نہیں کیا جس کی وجہ سے نرخ بڑھ جانے پر حکومت کو تخمینہ پر نظر ثانی کرنی پڑی اور اخراجات کافی بڑھ گئے ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھیکیدار کو معاہدہ کے تحت مقررہ میعاد کے اندر کام ختم نہ کرنے پر نہ تو بلیک لسٹ کیا گیا اور نہ ہی اس کی سیکیورٹی وغیرہ ضبط کی گئی ۔

(ہ) اگر جزو (الف) تا (د) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سڑک کب تک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوہدری صاحب داد خان) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) ابتدائی تخمینہ (12,26,500 روپے) ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی نہیں ۔ متعلقہ ٹھیکیدار کو بلیک لسٹ کر دیا گیا ہے اور اس کی زر ضمانت کی پوری رقم بحق سرکار ضبط کر لی گئی ہے ۔

(ہ) امید ہے کہ سڑک ماہ جولائی 1976ء کے اختتام تک مکمل ہو جائے گی ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ ٹھیکیدار کی کل زر ضمانت کی رقم کیا تھی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ چونکہ ٹھیکیدار مقررہ میعاد میں کام ختم نہ کرا سکا ۔ اس لیے اس کی زر ضمانت کی پوری رقم 22500 روپیہ بحق سرکار ضبط ہو گئی ۔

کبیر والا تا کوٹ میلا رام سڑک کی تعمیر۔

*7122۔ حافظ علی اسداللہ ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ میلا رام (رشیدہ) موضع مانھی سیال۔ نظام پور۔ چک نمبر 1 ھانس۔ چک نمبر 2 ھانس۔ چک نمبر 4 ھانس۔ چک نمبر 8 کسمی۔ کوٹ مول چند پیر والا۔ چک نمبر 7 کسمی (سوھلگی) موضع نمبر 12 قطعہ اور موضع شام کوٹ تحصیل کبیر والا ضلع ملتان پختہ سڑک سے دور واقع ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چک میں زیادہ تر چھوٹے مالکان۔ غرباء۔ مزودر اور مزارعین آباد ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چکوک کے عوام گذشتہ 28 سال سے کبیر والا تا کوٹ میلا رام پختہ سڑک کی تعمیر کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کبیر والا تا کوٹ میلا رام کچی جرنیلی سڑک نہایت خراب حالت میں قیام پاکستان سے پہلے سے موجود ہے۔

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک کبیر والا تا کوٹ میلا رام پختہ سڑک کی تعمیر کی منظوری نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوھدری صاحب داد خان)۔ (الف) ان میں سے کوئی بھی بستی پختہ سڑک سے پانچ میل سے زائد فاصلے پر نہیں ہے۔

(ب) محکمہ ہائی وے کے کو اس کا علم نہیں ہے۔

(ج) محکمہ ہائی وے کے کسی بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں یہ سڑک پاس نہیں ہوئی اور نہ ہی پبلک کی طرف سے کوئی مطالبہ ہوا۔

(د) یہ سڑک محکمہ ہائی وے کی تحویل میں نہیں ہے ۔

(ھ) اوپر دئے گئے جواب (ب) ، (ج) و (د) کے بعد اس کا سوال ہی ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

سنگیت سنیما لائلپور کی ناجائز تعمیر

*7163 ۔ سید طاہر احمد شاہ ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا سنگیت سنیما لائلپور کی تعمیر ہائی وے ایکٹ کے مطابق ہوئی ہے اگر ایسا ہے تو مذکورہ سنیما کا سڑک سے کتنا فاصلہ ہے ۔

(ب) کیا مذکورہ سنیما کی تعمیر کے ہائی وے اتھارٹی سے سرٹیفیکیٹ لیا گیا تھا ۔ اگر ایسا ہے تو سرٹیفیکیٹ تعمیر سے قبل لیا گیا تھا یا بعد میں ۔

(ج) اگر مذکورہ سنیما کی تعمیر بغیر سرٹیفیکیٹ ہوئی ہے تو اس ناجائز تعمیر کے بارے میں حکومت کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوہدری صاحب داد خان) ۔ (الف) سنگیت سنیما لائلپور کی تعمیر ہائی وے ایکٹ کے مطابق نہیں ہوئی ہے ۔ مذکورہ سنیما بلڈنگ کا سڑک وسط سے 72 فٹ کا فاصلہ ہے

(ب) سرٹیفیکیٹ سپرنٹنڈنگ انجنیئر شاہرات سرگودھا نے قبل از تعمیر سنیما جاری کیا تھا ۔ اگرچہ وہ چیف انجنیئر شاہرات کی منظوری کے بغیر اس کے مجاز نہ تھے ۔

(ج) متعلقہ سپرنٹنڈنگ انجنیئر صاحب جبری طور پر ریٹائر کئے جا چکے ہیں ۔

لاڑ تا شجاع آباد سڑک کی کشادگی

*7295۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاڑ تا شجاع آباد سڑک ابھی تک سنگل ہے حالانکہ اس پر ٹریفک بہت زیادہ ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک سنگل ہونے کی وجہ سے ٹریفک کے حادثات کا باعث بنتی ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حادثات کی روک تھام کے لیے مذکورہ سڑک کو کشادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیئر چوہدری صاحب داد خان) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔ تیز رفتاری اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی حادثات کی وجہ ہے ۔

(ج) سڑکوں کو کشادہ کرنے کا پروگرام ، ٹریفک کے شمار ۔ ترجیحات اور مالی وسائل کے تقاضوں کی بناء پر تشکیل دیا جاتا ہے ۔ مذکورہ سڑک پر گو ٹریفک زیادہ ہے ۔ لیکن کئی دوسری اہم علاقائی سڑکوں سے مقابلتاً کم ہے ۔ کم چوڑائی والی دوسری اہم سڑکوں کو کشادہ کرنے کے بعد حکومت اس سڑک کی کشادگی پر عمل کرسکے گی ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اس علاقہ میں کون سی دوسری اہم سڑک ہے جسے چوڑا کیا جا رہا ہے کیونکہ اس علاقے میں کوئی سڑک نہیں بنائی جا رہی اور نہ ہی آج تک اس محکمے نے بنائی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ جب میں کوئی جواب دیتا ہوں تو وہ صوبہ پنجاب کی طرف سے جواب ہوتا ہے ۔ یہ بھی صوبہ پنجاب کی طرف سے

جواب ہے اور علاقائی جواب نہیں ہے ۔ صوبے میں جو اہم سڑکیں کشادہ کی جا رہی ہیں ۔ ان کی لسٹ میں آپ کو بتا رہا ہوں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker. May I go the next question ?

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں نے ضمنی سوال پوچھا ہے ۔ اس کا جواب نہیں آیا ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کی ہے علاقائی سڑکوں کا مسئلہ میرے پاس نہیں ہے ۔ جب سڑکیں کشادہ کی جاتی ہیں تو پورے صوبہ پنجاب میں کی جاتی ہیں ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے اپنے جواب میں فرمایا ہے ۔ "کئی دوسری اہم علاقائی سڑکوں سے مقابلتاً کم ہے" کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ وہ کون سی سڑکیں ہیں جنہیں زیادہ ترجیح دی گئی ہے جب کہ انہوں نے خود تسلیم کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کیا تسلیم کیا ہے ؟

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ انہوں یہ تسلیم کیا ہے کہ سڑک واقعی تنگ ہے اور اس پر ٹریفک کے حادثات بھی ہوتے رہتے ہیں لیکن دوسری علاقائی ترجیحات کی بنا پر اس کو نہیں لیا جا رہا ہے ۔ تو جناب وہ کون سے بہتر علاقے میں سڑکیں ہیں جن کی وجہ سے یہ نہیں بن رہی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو اس سڑک سے غرض ہے یا دوسری سڑکوں سے ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ اہم علاقائی سڑکیں مقابلتاً کم ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہر علاقے کی علاقائی سڑک ہو گی ۔ علاقہ کسی جگہ کا نام تو نہیں ہے یہ تو کسی کو qualify کرتا ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں نے بتایا ہے کہ فلاں سڑک ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ بڑی اور اہم سڑکیں جو پورے صوبے میں اب کشادہ کی جارہی ہیں جوکہ ٹریفک کی ضرورت کے مطابق رقم اور ترجیحات پر بن رہی ہیں وہ یہ ہیں ۔ ویسٹ پاکستان ہائی وے ۔ گجرات سرگودھا روڈ ۔ لاہور شیخوپورہ ۔ سرگودھا میانوالی ۔ خوشاب مظفر گڑھ ۔ دھلی ملتان روڈ جو کسی زمانے میں ہوا کرتی تھی ۔ سٹیٹ ہائی وے یعنی بہاولپور بہاولنگر ۔

چوھدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ان کے بعد اس کو کشادہ کیا جا سکے گا ۔ تو کیا اگلے مالی سال میں اسے کشادہ کر دیا جائے گا ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ پاس کر دیں گے تو ہو جائے گا ۔ اس میں کیا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ کیا فرمایا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ کیا یہ متوقع ہے کہ اگلے مالی سال کے پروگرام میں اس کو شامل کر لیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے جواب میں عرض کیا تھا کہ یہ معاملہ فنڈز اور ترجیحات پر ہے اگر اگلے سال میں ان کی سڑک اس صوبے کی ترجیحات میں آ گئی اور فنڈز مہیا کئے گئے تو ضرور سڑک کو کشادہ کیا جائے گا ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں ضمنی سوال یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر موصوف نے یہ فرمایا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سوال کا یا کسی اور کا ؟

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دو سالوں میں بالکل مختلف نوعیت کے جوابات دیئے گئے ہیں ۔ تو میں ان سے یہ تصدیق کرنا چاہتا ہوں کہ کون سا جواب درست ہے ۔ سوال نمبر 7046 ملک محمد اعظم صاحب کا جو ہے اس میں انہوں نے وجہ پوچھی تھی کہ کیا صوبے میں ٹریفک حادثات کی وجہ تنگ سڑکوں کی ہے تو اس پر انہوں نے فرمایا "جی ہاں" ۔ لیکن اب جب چوھدری علی بہادر خان صاحب کا سوال آیا تو

وہاں انکار کر گئے اور فرمایا کہ نہیں یہ وجہ نہیں ہے اس میں تیز رفتاری اور ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس ضمنی سوال میں کوئی حادثے کی بات نہیں آئی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جی ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ جو چوہدری علی بہادر خاں کا سوال ہے اس میں تو کوئی ذکر نہیں آیا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ چوہدری علی بہادر خان کے سوال میں ذکر آیا ہے اور انہوں نے سوال کے جز "ب" کا جواب تسلیم نہیں کیا کہ سڑکوں کی تنگی، سنگل ہونا یا ٹریفک کا زیادہ ہونا حادثات کی وجہ نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ مجھے دکھائیں کہ جواب میں کہاں لکھا ہوا ہے ۔ مجھے وہ specific پڑھ کر سنائیں تا کہ آپ کا سوال بنے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ سوال نمبر 7046 ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ ہم تو اب سوال نمبر 7295 deal کر رہے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں سوال نمبر 7295 کے متعلق عرض کر رہا ہوں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ آپ سوال کا ضمن "ب" ملاحظہ فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ ہے کہ مذکورہ سڑک سنگل ہونے کی وجہ سے ٹریفک کے حادثات کا باعث بنتی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس میں جواب انکار میں دیا گیا ہے کہ ٹریفک کے حادثات ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی اور تیز رفتاری وغیرہ کی وجہ سے ہوتے ہیں اور سڑکوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے حادثات نہیں ہوتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو ابھی سوال کو appreciate نہیں کر سکا ہوں ۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ سڑک چوڑی کیوں ہے ۔ اس لیے حادثات ہوتے ہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ جی نہیں ، حادثات اس لیے ہوتے ہیں کہ لوگ تیز گاڑیاں چلاتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اسی ضمن میں میں عرض کروں گا کہ آپ سوال نمبر 7046 کا جواب ملاحظہ فرمائیں تو وہاں انہوں نے فرمایا تھا۔

مسٹر سپیکر ۔ اسی سڑک کے متعلق انہوں نے نہیں کہا ہے ۔ تو اس لیے context different ہے ۔ آپ کیا کر رہے ہیں ؟

A statement may be correct with respect to a particular highway but this may not be correct in respect of another. How do you connect these two ?

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ وزیر موصوف کا جواب آپ دے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جواب میں نہیں دے رہا ہوں

For this reason I am not permitting this question.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وہ آپ کی مرضی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرضی کی بات نہیں ہے ۔ دونوں باتوں میں کوئی contradiction نہیں ہے کوئی conflict نہیں ہے ۔

You have not been able to demonstrate the conflict or the contradiction in the two answers. How can then permit this question ?

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ایک ضلع میں ایک تنگ سڑک حادثات کا موجب نہیں بنتی اور دوسرے ضلع میں حادثات کا موجب بنتی ہے ۔ اس کی وجہ کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ایسی بات ہے ۔ This is possible everywhere

جلالپور پیر والا لڈن روڈ کی تعمیر کے لیے رقم کی تخصیص

*7308 ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) جلالپور پیروالا لڈن روڈ پانی وے کے سیکشن لودھراں ۔ جلالپور پیروالا روڈ کی 16 میل تعمیر کے لیے برائے سال 75 - 1974ء کتنی رقم مختص کی گئی تھی ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ منصوبہ پر آج تک عمل درآمد نہیں کیا گیا ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ منصوبہ پر عملدرآمد کے لیے کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ۔ نیز اس میں تاخیر کی وجہ کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوھدری صاحب داد خان). (الف) مبلغ نو لاکھ روپے ۔

(ب) جی نہیں ۔ از لودھراں 0/0 تا 3/0 میل کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے ۔ جب کہ دوسرے گروپ از میل 3/0 تا 5/0 کا کام ٹھیکیدار کو الاٹ ہو چکا ہے۔

(ج) جزو (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے ۔ حکومت مذکورہ منصوبہ پر عمل درآمد کر رہی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ایک میل لمبی سڑک تعمیر کرنے پر کتنا روپیہ صرف ہوتا ہے ۔ نیز یہ فرما دیں کہ اس منصوبے پر آئندہ جو رقم خرچ کی جا رہی ہے ۔ وہ کتنی ہے اور کتنے میل لمبی سڑک اس میں تعمیر ہوگی ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ سمجھ گئے ہیں ۔ میں تو نہیں سمجھا ہوں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ یہ اس کا ضمنی سوال نہیں بنتا ۔ میرے پاس اس کا جواب موجود ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میرا سوال یہ ہے ....

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے سوال کیا ہے کہ ان دو میل پر کتنا خرچ آئے گا ٹھیکہ گا اور تین میل پر کتنا ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ دو میل کا کام جاری ہے اور تین میل ہو چکا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ایک میل پر کتنا خرچ آئے گا اور تین میل پر کتنا خرچ ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ تین میل پر کیا ہوگا اور ان دو میلوں پر کیا اندازاً خرچ آئے گا ۔ یہ تو سڑک کی لمبائی چوڑائی پر منحصر ہوتا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ کل سڑک پر 5 میل کے لیے 9 لاکھ روپے مختص کیے گئے یہ کتنا خرچ ہوگا اور کتنا باقی ہے اس کے لیے علیحدہ سوال چاہیے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ نو لاکھ کا تو تخمینہ ہے ۔ دو میل پر کتنا خرچ آئے گا ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو سڑک پر منحصر ہے کہ کتنی چوڑی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میری مراد اسی سڑک سے ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ دو میل پر کتنا خرچ آتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کا اندازاً خرچ کیا ہوگا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ دراصل یہ ہے کہ سولہ میل کے لیے نو لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں جن میں سے 5 میل کے ٹھیکے ہو چکے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب شاید میں اپنا مطلب وزیر صاحب کو سمجھا نہیں سکا ہوں ۔ میرا مقصد یہ ہے کہ نو لاکھ روپے منظور ہوئے اس میں سے

3 میل مکمل ہو گئے ہیں ۔ دو میل بن رہے ہیں اور دوسروں کا ٹھیکہ ہو چکا ہے ۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس کے لیے نو لاکھ روپے مخصوص کیے گئے اس پر ایک میل پر کتنا خرچ آیا ہے اور تین میل پر کتنا خرچ آیا ہے یہ تخمینے آپ کے محکمے والے تیار کرتے ہیں وہی آپ بتا دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ایک میل کا بتا دیں باقی وہ خود کر لیں گے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ سوال کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ان تین میل کا جو ٹھیکہ دیا گیا ہے اس کی estimded cost کیا ہے ۔ تین سے 5 میل کا کیا تخمینہ ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ میں یہ بتا دیتا ہوں کہ 76 - 1975ء کے مالی سال میں نولاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں ۔ اس سال 5 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں ۔ اب تک تین میل مکمل ہو چکے ہیں ۔ دو میل میں مٹی ڈالنے کا کام شروع ہو چکا ہے اور مٹی جمع ہونا شروع ہو گئی ہے ۔ اس سڑک پر 30 جون 1975ء تک 18 لاکھ 66 ہزار کل خرچ آئے گا اور مالی سال 76 - 1975ء ستمبر تک 78 ہزار 6 سو روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ باقی روپیہ ہمارے پاس ہے یہ کہ ان میلوں پر کتنا خرچ آئے گا یہ علیحدہ سوال ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ آپ کے محکمے کے تخمینے کے مطابق اس سڑک پر ایک میل پر کتنا خرچ آتا ہے ۔ عام طور پر آپ دیہات میں 12 فٹ یا دس فٹ چوڑی سڑک بناتے ہیں ایک میل پر یا تین میل پر کتنا خرچ آتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ ابھی فائنل اکاؤنٹ نہیں بنایا گیا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ تین میل پر ستمبر تک 78 ہزار چھ سو روپے خرچ ہو چکے ہیں باقی موجود ہے ۔ یہ کہ ایک میل پر کتنا خرچ آیا ہے یہ تو سڑک کی حالت اور زمین پر منحصر ہے ۔ اس سڑک کے لیے جو 16 میل ہے 94 لاکھ 60 ہزار روپے کا خرچ ہے اب تک جو مکمل ہو گئی ہے اس کا تقریباً 6 لاکھ روپے فی میل ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ یہ تین میل جو سڑک مکمل ہوئی ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے اس پر 18 لاکھ روپے خرچ آئے ہیں ۔ جز الف میں ہے کہ نو لاکھ روپے منظور کیے گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے 5 لاکھ روپے اور بعد میں نو لاکھ یہ 14 لاکھ روپے ہوتے ہیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ میں نے پہلے جواب دے دیا ہے شاید میں سمجھا نہیں سکا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس جواب کی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں سوال کا جز الف یہ ہے کہ جلالپور پیروالا لڈن روڈ ھانی وے کے سیکشن لودھراں جلالپور پیروالا روڈ کی 6 میل تعمیر کے لیے برائے سال 75 - 1974ء کتنی رقم مختص کی گئی تھی ۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ نو لاکھ روپے ۔ اب نو لاکھ اور 6 لاکھ ۔ یہ 15 لاکھ روپے ہو جاتے ہیں اور باقی دو میل کے لیے اور کتنے ہوں گے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ سوال بڑا واضح تھا کہ 75 - 1974ء میں کتنے روپے مختص کیے گئے ہیں ۔ میں نے عرض کیا تھا اس وقت سڑک پر 18 لاکھ 66 ہزار روپے خرچ ہو گئے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں وزیر صاحب کے جواب سے مطمئن ہو گیا ہوں ۔

کنور محمد یاسین خان ۔ یہ منصوبہ کب تک پایہ تکمیل تک پہنچے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اگر مطلوبہ رقم فراہم کی جائے جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے تو یہ سڑک بہت جلد تیار ہو سکتی ہے یہ تو فنڈز مہیا کرنے پر ہے ۔

کنور محمد یاسین خان ۔ یہ منصوبہ کس سن میں مکمل ہوگا ؟

وزیر مواصلات ۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جلد از جلد مکمل کر لیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ یہ تین سے چار میل والے گروپ جس کا ٹھیکہ لیا جا چکا ہے کب تک مکمل ہو جائے گا ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ یہ ٹھیکے اسی مالی سال میں لیے گئے ہیں اور اسی مالی سال میں مکمل ہو جائیں گے ۔

ربوہ چنیوٹ کے درمیان پل کی مرمت

*7550 ۔ ملک خالق داد خان بندیال ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ ربوہ و چنیوٹ کے درمیان دریائے چناب پر واقع سڑک کے پل کی حالت بہت خراب اور مخدوش ہے ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت مذکورہ پل کی مرمت کب تک کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوہدری صاحب داد خان) ۔ جی نہیں ۔ ریلوے حکام کے مطابق (جو اس پل کی دیکھ بھال کے ذمہ دار ہیں) پل کی حالت تسلی بخش ہے ۔ 1973ء کے سیلاب کی وجہ سے پل مرمت طلب ہو گیا تھا ۔ اور یہ مرمت ریلوے والوں نے کر دی ہے ۔

مریدکے نارووال سڑک کی تعمیر

*7621 ۔ چوہدری بشیر احمد ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) مریدکے نارووال سڑک کی تعمیر کا کام کب شروع کیا گیا تھا اور آج تک کس قدر کام ہو چکا ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر کا ٹھیکہ محکمہ ہائی وے نے ایم ۔ سی ۔ سی کمپنی کو دیا تھا مگر سڑک کی تعمیر کا کام غیر تسلی بخش ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بریگیڈیر چوہدری صاحب داد خان) ۔ (الف) مارچ 1972ء

1 - مٹی کا کام	—	—	95 فیصد
2 - سب بیس کا کام	—	—	70 سے 75 فیصد
3 - بیس کا کام	—	—	55 سے 60 فیصد
4 - سرفیس ٹریٹمنٹ	—	—	43 فیصد
5 - پلیاں	—	—	99 فیصد
6 - بڑے پل	—	—	98 فیصد

(ب) جی ہاں ۔ اس کے علاوہ کام دوسرے ٹھیکیداروں کو بھی دیا گیا ہے ۔ کام تسلی بخش ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔ اب رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

میاں محمد افضل وٹو

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب میاں محمد افضل وٹو صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ مورخہ 21-11-1975 کو ایک ضروری میٹنگ میں شمولیت کے لیے بہاولپور جانا پڑا ۔ جس کی وجہ سے اجلاس میں میں شامل نہیں ہو سکا ۔ رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور فرمائی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد تقی شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب سید تقی شاہ صاحب صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں بوجہ بیمار ہونے کے مورخہ 17-11-1975 تا 21-11-1975 اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا ۔ لہذا برائے مہربانی 5 یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور فرمائی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

سید کاظم علی شاہ کرمانی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب سید کاظم علی شاہ کرمانی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں مورخہ 20-11-1975 کو بوجہ علالت حاضر اجلاس اسمبلی نہیں ہو سکا ۔ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

خان امیر عبداللہ خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب خان امیر عبداللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

استدعا ہے کہ مورخہ 20 اور 21 نومبر 1975ء بوجہ ضروری کام اسمبلی کی کارروائی میں شمولیت نہیں کر سکا ۔ از راہ کرم دو یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں محمد اسلام

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب میاں محمد اسلام صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں بوجہ بیماری مورخہ 15-11-75 کو اسمبلی کے اجلاس میں شمولیت نہ کر سکا ۔ براہ کرم اس دن کی رخصت عنایت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری محمد حنیف

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب چوھدری محمد حنیف صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں بوجہ طبیعت کی ناسازی مورخہ 17 تا 19 نومبر 1975ء اسمبلی کے اجلاس میں شامل نہ ہو سکا ۔ براہ مہربانی ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

صوفی نذر محمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب صوفی نذر محمد صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ مجھے ایک بہت ضروری کام ہے ۔ مورخہ 21-11-1975 کو اجلاس اسمبلی میں حاضر نہیں ہو سکتا ۔ رخصت کی درخواست ہے منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت فرمائی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

میاں محمد اسلم

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب میاں محمد اسلم صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں سخت بیمار ہوں اور اسمبلی اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہوں ۔ از راہ کرم مجھے مورخہ 21-11-1975 سے آئندہ کے اجلاس کے لیے رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ حسینہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

کل میری طبیعت ناساز تھی ۔ میں حاضر اسمبلی نہ ہو سکی ۔ ایک یوم مورخہ 20 نومبر 1975ء کی رخصت عنایت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری علی محمد خادم

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب چوہدری علی محمد خادم صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں 20 نومبر کو بوجہ علالت اسمبلی کے اجلاس میں شامل نہ ہو سکا ۔ مہربانی فرما کر رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد اکرم اعوان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب ملک محمد اکرم اعوان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

مودبانہ گزارش ہے کہ میں بوجہ طبیعت کی ناسازی مورخہ 20-11-1975 کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ لہذا اس دن کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب راجہ محمد افضل خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

Due to virus illness I will not be able to attend the session from 24th to 28th November, 1975. I will be obliged if leave is granted for this period.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

Mr. Speaker. Now, we go on to the adjournment motion.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ اس روز تحریک التوا نمبر 30 زیر بحث تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اس کا فیصلہ نہیں ہو گیا تھا ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ نہیں ہوا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر متعلقہ نے تو جواب دے دیا تھا ، شاید آپ اس وقت تشریف نہیں رکھتے ہوں ۔ تو اب اس کی کیا پوزیشن ہے ۔ ویسے وزیر متعلقہ کا خیال یہ تھا کہ ان کے بیان کے بعد آپ اس پر زور نہیں دیں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس وقت صورت حال یہی تھی ۔ لیکن میں خود لائلپور گیا اور میں نے دریافت کیا ہے ۔ وہاں مردانہ پولیس سکول کے اندر گئی تھی اور اس کے متعلق میں نے وزیر موصوف سے عرض بھی کی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ تو انہوں نے آپ کی بات سن لی تھی ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ لیکن انہوں نے جواب نہیں دیا تھا اور اپنی عادت کے مطابق الجھاؤ پیدا کر دیا تھا اور یہ مسئلہ ویسے ہی رہ گیا تھا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس روز میں نے جواب دے دیا تھا اور اب یہ عادتوں کی بات بیچ میں لے آئے ہیں ۔ وہاں سکول کے اندر صرف زنانہ پولیس گئی تھی اور مردانہ پولیس نہیں گئی تھی اور ایک عورت کو وہاں چوٹیں بھی آئی تھیں ۔ اب اس ہیڈ مسٹریس کو وہاں بحال کر دیا گیا ہے اور اب وہ بچیاں خوش ہیں اور سکول چل رہا ہے اور ہڑتال بھی ختم ہو چکی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا آپ اس بات کی یقین دہانی کراتے ہیں کہ سکول کے اندر مردانہ پولیس نہیں گئی ؟

وزیر تعلیم ۔ وہاں مردانہ پولیس کا کام ہی نہیں تھا کہ وہ اندر جائے ۔ ہاں اگر کوئی مرد اندر چلا جاتا تو وہ بھی اپنے فرائض انجام دیتا ۔ مردانہ پولیس باہر کھڑی تھی اور سکول کی چار دیواری کے اندر صرف زنانہ پولیس ہی گئی تھی ۔ میں نے خود اس کی تحقیقات کی ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ اگر میں اس کا محرک بنوں تو کیا آپ اس کی تحقیقات کرائیں گے ؟

وزیر تعلیم ۔ وہاں کسی نے کوئی شکایت نہیں ۔ آپ جو بھی چاہے کرا لیں ، میں وہاں جانے کے لیے بھی تیار ہوں ۔

Mr. Speaker. What is the position now ?

اس کے بعد تحریک التوا نمبر 36 ہے ۔ چوھدری امان اللہ لک ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ وہاں پر ہڑتال ہوئی اور ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا نمبر کیا تھا ؟

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ تحریک التوا نمبر 30 کے بعد مجھے کوئی اطلاع نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جس تحریک کا آپ ذکر کر رہے ہیں اس کا نمبر کیا ہے ؟

چوھدری امان اللہ لک ۔ اس کا نمبر 31 ہے ۔

Mr. Speaker. The Minister has denied the allegations contained in the adjournment motion. The mover doesn't press the motion in view of the statement made by the Minister.

چوھدری امان اللہ لک ۔ یہ میرے پاس نہیں پہنچا ۔

مسٹر سپیکر ۔ تو میں چیک کر لوں گا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر ۔ پہلے یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ وہ تحریک التوا

بنتی بھی ہے یا نہیں ۔ انہوں نے 10 نومبر کو لکھا ہے کہ وہ ہڑتال کریں گے تو وہ گذر چکی ہے اور کوئی نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم تحریک التوا نمبر 36 لیتے ہیں ۔

حکومت پنجاب کے مطالبات تسلیم نہ کرنے پر گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کے طلبا کی ہڑتال

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ نوائے وقت کی اشاعت مورخہ 12 نومبر 1975ء کی ایک خبر کے مطابق گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کے طلبہ نے احتجاجاً دو بسیں اغوا کر لیں ۔ چونکہ طلبہ اپنے مطالبات کی حمایت میں گذشتہ پانچ روز سے ہڑتال پر ہیں انتظامیہ نے نہ ہی طلبہ کے مطالبات پر غور کرنے لیے قدم اٹھایا اور نہ ہی طلبہ کو مطمئن کرنے کے لیے کوئی ذمہ دار افسر رابطہ قائم کر سکا ۔ اس طرح انتظامیہ کی ناکامی سے کالج کے حالات خراب ہوتے اور مزید خراب ہوتے جا رہے ہیں ۔ انتظامیہ کی عدم دل چسپی اور نا اہلی پر عوام میں شدید غم و غصہ پیدا ہو چکا ہے ۔ اس واقعہ پر بحث کرنے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ گو میرے پاس یہ تحریک موجود نہیں ۔ پھر بھی مجھے اس کا جواب معلوم ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کہاں ہے ؟!

وزیر تعلیم ۔ یہ تو وہی بتا سکتے کہ کہاں ہے اور شاید انہیں بھی اس کا علم نہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ لاہور میں ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ میرے خیال میں یہ تحریک التوا بنتی نہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ کیا یہ تحریک ان طلبہ کے خلاف ہے جنہوں نے بسیں اغوا کی تھیں یا محکمہ کے خلاف ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو میں بھی ابھی تک نہیں سمجھ سکا ۔ ویسے وہ کہتے ہیں کہ اس تحریک میں کوئی بات ہے ۔ شاید وہ لڑکوں سے ناراض ہیں کہ وہ بسیں کیوں اغوا کر کے لے گئے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب ۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ۔ طلبہ بسوں کو کالج کے اندر لے گئے اور چھتوں پر چڑھ گئے ۔ ہم نے انہیں بلایا اور سمجھایا بعد میں پرنسپل صاحب نے بھی انہیں سمجھا دیا ۔ اس کے بعد تمام پنجاب کے طلبہ کے نمائندے میرے پاس آئے۔ میں نے ان کے تمام مطالبات مان لیے ۔ اب وہ سکول چل رہا ہے اور وہ کام کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker. In view of the statement of the Minister...

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں مختصر طور پر یہ بیان کرتا ہوں کہ پانچ روز تک وہاں بد نظمی پیدا ہوئی اور بد انتظامی کا مظاہرہ کیا گیا ۔ تو میں یہ عرض کروں گا جو افسران اس کے ذمہ دار تھے کیا آپ نے ان کے خلاف کوئی ایکشن لیا ۔ وزیر موصوف نے جو ایکشن لیا تو وہ لیٹ لیا جیسے کہ انہیں عادت ہے ۔ یہ مسئلہ بڑا اہم ہے ۔ وہاں پراپرٹی جلائی گئی ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس تحریک میں تو جلانے کا کوئی ذکر نہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں آپ کی وساطت سے یہ استدعا کروں گا کہ وہ ضروری تحقیقات فرمائیں اور ذمہ دار افسران کے خلاف ایکشن لیا جائے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس میں کوئی افسر ملوث نہیں اور جیسے آج کل طلبا کا رجحان ہے کہ ہم امتحان نہیں دیں گے ، نہیں نہیں دیں گے ، 6 مضامین مکمل نہیں ہوئے اور صرف 9 مضامین کا امتحان لیا جائے ۔ تو وہ بچے تھے ، وہ بھکائے گئے تھے اور غلط راستے پر جا رہے تھے ۔ اب وہ سمجھ گئے ہیں اور خوش ہیں ۔ اب وہ پڑھ رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minisier it is not pressed.

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ اسمبلی کی گیلری میں کوئی صاحب پمفلٹ تقسیم کر رہے ہیں ۔ یہ بات اسمبلی کے تقدس کے خلاف ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے کوئی چیز نوٹ کی ہے ؟

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ سامنے سے نظر آ رہا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ پریس گیلری ہے ۔ جو تحاریک التوا آج پیش ہوئی ہیں ، پریس کے فاضل اراکین میں وہ تقسیم ہو رہی ہیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ وہاں کیسے چلی گئیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ پریس گیلری over flow ہے ۔ (قہقہے)
اب کیا صورت حال ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے جہاں تردید فرمائی ہے ، وہاں یہ بھی فرما دیں کہ ان چھ روز کے ہنگاموں کی ذمہ داری کن افسران پر ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ کسی کی ذمہ داری نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کسی کی ذمہ داری نہیں ہے ؟ وزیر موصوف کی ذمہ داری ہے کہ ہنگامے کرا دیں اور اس بعد مطمئن کر دیں ؟ یہ کیا بات ہوئی ؟

Mr. Speaker. The motion is admitted. Those who want the House to be adjourned may rise in their seats.

(The members rose)

It falls short of the required number. Therefore the, House will not be adjourned.

Now adjournment motion No. 37.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تحریک تو ایڈمٹ ہونے کے بعد رول آوٹ بھی ہو گئی ہے ۔

وزیر قانون ۔ اس سے ایک بات پیدا ہوئی ہے کہ یہ تحریک التوا بنیادی طور پر بالکل غلط ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے تو آپ نے اعتراض نہیں کیا ۔

وزیر قانون ۔ یہ تمام کی تمام تحاریک التوا ٹیکنکلی غلط ہیں ۔ آپ کے رولز میں ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker. It may be pointed out. I shall be grateful if assistance comes from the Minister for Law & Parliamentary Affairs.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ آبجیکشن میں پہلے سے لینا چاہتا تھا لیکن آپ نے اس کو رول آوٹ کر دیا ۔ میرا خیال تھا کہ جو تحریک ہائے التوائے کار اس قسم frivolous اور ٹیکنکلی غلط ہیں ، وہ اس طرح پریس نہیں کرنی چاہیں ۔ اگر حزب اختلاف نے اس طرح ان کو پریس کیا تو ان کے بارے میں ہمارے اعتراض بھی آپ سنیں اور اپنا فیصلہ دیں ۔

Mr. Speaker. That is why I am here.

Mr. Taj Muhammad Khanzada. Point of order. To put the record right, I would submit, the Minister should have objected before the admission of the adjournment motion and not after you had admitted it.

Mr. Speaker : I have already said that.

Mr. Taj Muhammad Khanzada. There is nothing left for the Minister to get up once the motion is admitted.

مسٹر سپیکر ۔ اس کا پس منظر میں آپ کو بتا دوں اور وہ یہ ہے کہ یہاں ایک کنونشن چل رہی ہے کہ کوئی ایسی تحریک التوائے کار جو اصل میں ٹیکنکلی admissible نہیں ہوتی ، وزیر قانون اس لیے اس پر آبجیکشن لیتے کہ وزیر متعلقہ جواب دے دیں ۔

Probably, the mover will be satisfied and he will withdraw the motion. Perhaps this was the indulgence which was being shown by the Minister for Law & Parliamentary Affairs. Since it has not been withdrawn, probably, he would take technincal objection whenever it is available to him.

تحریک التوائے کار نمبر 37 ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں ۔ ۔ ۔

مسٹر عبدالرحمان جامی ۔ جناب والا ۔ نماز کا وقت ہو گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں گناہ گار تو ہوں لیکن ابھی نماز کا وقت نہیں ہوا ۔ اگر آپ سورج ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھنا چاہتے ہیں تو آپ کو اجازت ہے ۔ آپ پڑھ لیں ۔ (قہقہے)

پنجاب کے وزیر تعلیم کا پورے صوبے کے کالجوں میں سٹوڈنٹس یونینوں کے انتخابات اور حلف وفاداری اُٹھانے پر پابندی عائد کرنا

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوائے کار نمبر 37 ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی اشاعت مورخہ 12 نومبر 1975ء کے مطابق پورے پنجاب میں وزیر تعلیم پنجاب نے کالجوں میں سٹوڈنٹس یونینوں کے انتخابات اور حلف وفاداری اٹھانے پر پابندی عاید کر دی ہے ۔ حکومت پنجاب کے اس فیصلے پر طالب علموں میں شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ چکی ہے اور عوام میں شدید نوعیت کا رد عمل شروع ہو چکا ہے کہ طلبہ پر گزشتہ کسی حکومت نے یہ پابندی عاید نہیں کی ۔ اب جمہوری عمل کو مکمل طور پر روک کر حکومت پنجاب نے طلبہ کو جمہوری حق سے محروم کر دیا ہے ۔ واقعہ اہم ہے ۔ اس پر بحث کرنے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ہم نے الیکشن پر کوئی پابندی نہیں لگائی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج بھی اخبار میں کسی کالج کے الیکشن کا ذکر ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ میں نے پندرہ نومبر سے تیس نومبر تک کی تاریخ کا تعین کیا تھا کہ ان پندرہ دنوں کے اندر الیکشن کرائیں تاکہ سارے پنجاب کی یونینوں کے الیکشن ایک وقت میں ہو جائیں ۔ بجائے اس کے کہ مختلف اوقات میں کوتے رہیں ۔ جو میرے دوست نے فرمایا ہے کہ بند کیا ہے ، یہ غلط ہے ۔ بند نہیں کیا ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ نومبر کے آخری ہفتوں میں الیکشن کرائے جائیں ۔ وہ الیکشن ہو رہے ہیں اور آدھے سے زیادہ صوبے میں تو پایہ

تکمیل کو پہنچ چکے ہیں ۔ ایک میں نے اور بات کی تھی کہ آئندہ سے وہاں رسم افتتاح وزیر نہیں کریں گے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا یہاں ذکر نہیں ۔ وزیر موصوف کے اس بیان کے بعد ۔ ۔ ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اسے پریس نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ پریس نہیں کی جا رہی ۔ تحریک التوائے کار نمبر 38 ۔

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ وزیر تعلیم حلف وفاداری کے بارے میں کچھ فرمانا چاہتے تھے ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ تحریک التوا میں اس کا ذکر نہیں ۔ میں اس امر کی نشان دھی کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک التوا میں اس بات کا ذکر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حلف وفاداری اٹھانے پر تو آپ نے پابندی نہیں لگائی ؟

وزیر تعلیم ۔ میں نے پھر سے اجازت دے دی ۔

چوھدری طالب حسین ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ تحریک التوا میں اس بات کا ذکر نہیں ۔ لیکن اس میں اس کا ذکر ہے اگر وہ اس پر کچھ فامانا چاہتے تو آپ فرمانے دیں اگر کسی مسئلے پر کچھ کہنا چاہیں تو اس میں کیا حرج ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ اتنی sensitive بات نہیں ۔ میں تو ایوان میں تمام مسائل کو لایا ہوں ۔

وزیر تعلیم ۔ اگر حزب اختلاف چاہتی ہے تو میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے الیکشن میں اجازت دے دی ہے کہ متعلقہ کالجوں کے پرنسپل ان سے حلف لیں کوئی باہر کا آدمی نہ لے ۔ نہ میں اور نہ کوئی اور یہ کالجوں کا معاملہ ہے اور کوئی اس میں مداخلت نہ کرے ۔ وہ اپنے معاملے کو خود ہی نمٹائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوائے کار نمبر 38 ایسی ہی 57 اور 100 نمبر کی ہیں ۔

صوبائی دارالحکومت کے قومی تحویل میں لیے گئے اٹھارہ پرائمری اور مڈل سکولوں کے اساتذہ کو عرصہ چھ ماہ سے تنخواہ نہ ملنا

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ "اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ " نوائے وقت " کی اشاعت مورخہ 12 نومبر 1975 کی ایک خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں قومی تحویل میں لیے گئے تقریباً اٹھارہ پرائمری اور مڈل سکولوں کے اساتذہ کو عرصہ چھ ماہ سے تنخواہ نہیں ملی ۔ جب کہ لئے مزنگ کے ایک سکول کا سٹاف گزشتہ ڈھائی سال سے تنخواہ سے محروم ہے ۔ محکمہ تعلیم کو بار بار اپیل کرنے کے باوجود ابھی تک کوئی مناسب کارروائی نہیں کی گئی ہے ۔ اس خبر سے عوام میں شدید اضطراب پیدا ہو گیا ہے کہ حکومت پنجاب انتظامی امور میں بالکل ناکام ہو چکی ہے ۔ اس واقعے پر بحث کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ قبل اس کے کہ وزیر موصوف کوئی جواب فرمائیں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صورت حال صرف صوبائی دارالحکومت میں نہیں پورے پنجاب میں ہے ۔ اس کی روشنی میں میں وزیر موصوف سے استدعا کروں گا کہ کم از کم ایسے 66 سکول پنجاب میں واقع ہیں جن کی نوٹیفکیشن تو ہو چکی ہے ، لیکن ابھی تک انہیں حکومت کی تحویل میں نہیں لیا گیا ۔ نہ متعلقہ کمیٹی ان کے اخراجات برداشت کر رہی ہے اور نہ حکومت کا محکمہ تعلیم اس کی ذمہ داری قبول کر رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مگر آپ تو کہہ رہے ہیں کہ قومی تحویل میں لیے گئے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ اس حد تک تو قومی تحویل میں لیے گئے ہیں کہ نوٹیفیکیشن ہو چکی ہے لیکن عملی طور پر نہیں لیے گئے اور یہ پورے پنجاب کی صورت حالات ہے ۔

Mr. Speaker. He must have sought information about the contents of this adjournment motion.

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ جو سکول قومی تحویل میں لیے گئے تھے ، ان کی اسامیوں کی تعداد مقرر کرتے وقت جتنے سکول مورخہ 1-10-1972 کے بعد قومیائے گئے تھے ، فہرست میں ان کے اساتذہ کے کوائف مہیا نہ ہونے کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے ۔ اب ان سکولوں میں مطلوبہ آسامیاں کے کیس حکومت کے زیر غور ہیں جن کا عنقریب فیصلہ ہو جائے گا اور متعلقہ اساتذہ کو تنخواہیں ادا کر دی جائیں گی ۔ اس کے علاوہ اگر وہ پوچھتے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ اساتذہ کی فہرست مقرر کرتے وقت مندرجہ ذیل اقسام کے اساتذہ فہرست میں شامل نہ ہو سکے اور یہ individual omission cases تھے ۔

1 ۔ وہ اساتذہ جن کی خدمات 1-10-1972 کے بعد قومی تحویل میں لے لی گئیں ۔

2 ۔ وہ اساتذہ جن کے تعلیمی ادارے 1-10-1972 کو مکمل کوائف بروقت مہیا نہ ہونے کی وجہ سے قومی تحویل میں نہ لیے جا سکے اور 1-10-1972 کے بعد قومی تحویل میں لیے گئے ۔

ان تمام تعلیمی اداروں کے اساتذہ کی اسامیوں کے کیس محکمہ مالیات پنجاب کے زیر غور ہیں ۔ جس نے اس میں مزید کوائف متعلقہ تعلیمی اداروں سے جمع کیے جا رہے ہیں ۔ اس ماہ کے آخر تک تمام اساتذہ کی اسامیوں کی منظوری محکمہ مالیات سے حاصل کر لی جائے گی اور متعلقہ اساتذہ کو تنخواہیں ادا کر دی جائیں گی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ میری اس تحریک کو کل تک کے لیے ملتوی کر دیا جائے ۔ اس عرصہ میں کچھ ایسے کوائف وزیر موصوف کو دوں گا ۔ جس سے انہیں امداد حاصل ہو سکے گی اور وہ زیادہ مدلل طریقے سے جواب دے سکیں گے ۔ جناب والا ۔ یہ تین ہزار اساتذہ کا مسئلہ ہے ۔ انہیں چار ماہ سے تنخواہ ہی نہیں ملی اور ہزاروں طلبا پر اس کا اثر ہوگا ۔ جناب والا ۔ یہ بڑے اہم واقعات ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر میں اسے dispose of کر دیتا ہوں آپ fresh دے دیں یا پینڈنگ کر دوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے استدعا کی تھی ۔ آپ کی مرضی ہے ۔

Mr. Speaker. Then it will come as a fresh motion.

وزیر تعلیم ۔ dispose of کر دیں اگر کوئی نئی معلومات لانا چاہتے ہیں میرے پاس تشریف لائیں ۔ میں انہیں پوری طرح مطمئن کروں گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ اگر آپ چاہیں تو ملتوی ہوسکتی ہے اور اگر ہم چاہیں تو نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ وزیر تعلیم صاحب سے بات کر لیتے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب یہ کل جو معلومات لائیں گے وہ تحریک التوا کا حصہ کیسے بن سکتی ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون صاحب نہ ہی بولا کریں تو بہتر ہے ۔ ان کا بھرم کھلتا ہے ۔ سارے واقعات اور معاملات پر ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ میرے تو بھرم کیا کھلیں گے ۔ جن کے کھلنے ہیں کھلیں گے ۔ میرے تو بھرم صاف ہیں ۔ شیشے کی طرح ۔ اگر کوئی ہے تو کچھ ان کے پردہ نشینوں کے نام آئیں گے ۔ اپنے ذرا بھرم کی بات کریں پتہ چل جائے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب میں تو آپ کے علم کی بات کر رہا تھا ۔ قانون کے قلمدان کی بات کر رہا تھا ۔ آپ کی ذات کے بارے میں میں سمجھتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ آپ کی ذات میرے لیے قابل احترام ہے ۔ جناب سپیکر میں آپ سے استدعا کر رہا تھا کہ میری موشن کو pending کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر وزیر تعلیم agree کرتے ہیں ۔ تو ٹھیک ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب یہ میرے پاس آئیں تو سہی ۔ میں پوری بات سنوں

گا ۔ اس میں میرا بھی فائدہ ہے ۔ میرے ملک اور میری قوم کا بھی فائدہ ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف کی یقین دھانی کے پیش نظر میں پریس نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker. I will like to see the Minister for Law and Parliamentary Affair .. ...

یہ غالباً 39 نمبر ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ میرے پاس تو نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : I want to see which is the recent occurrence.

وزیر مال ۔ اس میں جناب والا ۔ کوئی recent occurrence نہیں ہے ۔ البتہ دو ایک اعتراض ہیں ۔ جس کا میں انہیں جواب دے دوں گا لیکن ایسی کوئی بات اس میں نہیں ہے کہ اس پر بحث کی جائے ۔

Mr. Speaker : The time for adjournment motion is over. I will take it up tomorrow. There will be tea break or Prayer break for half an hour. We shall re-assemble at quarter to six.

(ایوان کی کارروائی آدھ گھنٹے کے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم قانون سازی شروع کرتے ہیں ۔ سید تابش الوری ۔ نہیں ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب کورم نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ممبران کی گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ (گنتی کی گئی) ۔ کورم نہیں ۔ گھنٹی بجائی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (گھنٹی بجائی گئی) ۔ ۔ ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ (گنتی کی گئی) ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہے مسٹر رؤف طاہر ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ میری باری تھی ۔

Mr. Speaker : I have to arrange the order. This is my prerogative.

مسودہ قانون

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ سیکنڈری اینڈ ایجوکیشن بل 1975ء (بحث جاری)

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کا بل ایوان کے سامنے پیش ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ آرڈر یہ تھا ۔ آپ نے باقاعدہ انفرمیشن دی تھی کہ سید تابش الوری کے بعد میاں منظور احمد موہل تقریر کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ موہل صاحب نے بھی اس وقت یہ کہا تھا کہ چونکہ پہلی تقریر ختم نہیں ہوئی ۔ اس لیے میں تقریر نہیں کرتا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینشن ۔ میں نے اس سلسلے میں قطعاً کوئی بات نہیں کی تھی کہ میں نے تقریر نہیں کرنی ۔

Mr. Speaker : Somebody took the objection that Syed Tabish Alwari was on his legs and has not finished his speech.

میاں منظور احمد موہل ۔ لیکن میں نے یہ قطعاً نہ کہا تھا ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر اس طرح نہیں But still the fact remains. میں نے آپ کو بلایا تھا لیکن کسی وجہ آپ تقریر نہ کر سکے ۔ کیونکہ یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ ابھی سید تابش الوری صاحب نے تقریر ختم نہیں کی ہے۔

میاں منظور احمد موہل ۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔ میں تو پہلے دن سے تیار ہوں ۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ مجھ سے پہلے سید تابش الوری ہیں ۔ آپ نے نذر حسین منصور صاحب کو call کیا تھا ۔ میں نے کہا تھا کہ حاجی سیف اللہ صاحب کے بعد میرا نام ہے ۔ مجھے بلائیے ۔ آپ نے پھر بتایا تھا کہ نذر حسین منصور صاحب، پھر سید تابش الوری صاحب اور ان کے بعد میرا نام تھا ، میں بہاول نگر سے اس تقریر کے لئے آیا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انشاء اللہ آپ کی تقریر ہوگی ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ مسٹر رؤف طاہر ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کا جو بل ایوان کے سامنے پیش ہے ۔ اگر اسے غور سے دیکھیں تو یہ بل انتہائی غیر جمہوری ہے اور اس بل کا حکومتی پارٹی کی طرف سے ایوان میں پیش کرنا ۔ اس بات کی دلیل ہے کہ حکومتی پارٹی جسے پہلے عوام پہ اعتماد نہ تھا ۔ اب اس نے اساتذہ اور محکمہ تعلیم پر بھی اعتماد کرنا چھوڑ دیا ہے ۔ آج ہی اس ایوان

میں وزیر تعلیم نے فرمایا ہے کہ کالجوں کی یونینوں کے افتتاح کے لئے کسی کو جانے کی اجازت نہیں۔ خواہ وہ شخص حزب اقتدار سے تعلق رکھتا ہو یا حزب اختلاف سے ہو۔ جناب سپیکر۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ تعلیمی درسگاہوں کو اس قسم کی ہدایات جاری کرنا اور پھر اس کے بعد اس بل کو ایوان میں پیش کرنا اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ حکومتی پارٹی طلبہ کو اپنا آلہ کار بنانے اور طلبہ کی آزادی کو ختم کرنے کے لئے ایسی ہدایات جاری کر رہی ہے اور اس قسم کے بل ایوان میں پش کر رہی ہے۔ جناب سپیکر۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ تعلیم کا سلسلہ اتنا ہی قدیم ہے۔ جتنی کہ نسل انسانی۔ انسانی نسل اور تعلیم کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے لیکن تاریخ میں کبھی بھی تعلیمی درسگاہوں اور تعلیمی اداروں کو اس طرح سے پابند سلاسل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی جس طرح آج اس ملک میں اس دور میں حکومتی پارٹی کر رہی ہے۔ جناب سپیکر۔ آپ اگر بل پر غور کریں تو یہ بات آپ کو ملے گی کہ پہلی دفعہ برصغیر کی تاریخ میں جو کبھی انگریزوں کے دور میں بھی نہیں ہوا تھا۔ انگریزوں اور غیر ملکی سامراجوں نے تعلیمی ماہرین اور تعلیمی اداروں کو اس طرح پابند سلاسل نہیں کیا تھا۔ جس طرح سے آج آزادی کے 27-28 سال بعد کیا جا رہا ہے۔

جناب والا۔ یہ پارٹی جو عوام کے نام پر منتخب ہو کر آئی تھی۔ اس طریقہ سے لوگوں۔ اساتذہ اور ماہرین تعلیم کو اپنی منشاء کے مطابق ڈھالنا چاہتی ہے۔ جناب سپیکر۔ آپ یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ انگریزوں کے دور یونیورسٹی اور تعلیمی اداروں کو مکمل آزادی دی جاتی تھی لیکن اب اس بل کے ذریعہ سے اس خود مختاری کو بھی ختم کیا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر۔ جہاں تک کنٹرولنگ اتھارٹی کا تعلق ہے۔ آپ یہ دیکھیں گے کہ اتھارٹی بالآخر وزیر تعلیم ہی ہوگا۔ بورڈ میں وزیر تعلیم ہوں گے۔ ان کا فیصلہ بورڈ کے معاملہ میں حتمی ہوگا۔ جناب سپیکر۔ اتھارٹی کا لفظ بذات خود اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ اتھارٹی خواہ سیاسی ہو یا سماجی یا تعلیمی حالات میں ہو۔ اتھارٹی ہمیشہ متشددانہ فیصلے کرتی ہے۔ جناب والا۔ یہ خوف پیدا کرتی ہے اور آپ تاریخ کے اس سبق سے بخوبی طور پر واقف ہوں گے کہ بڑے بڑے ڈکٹیٹروں نے اتھارٹی کو فطری طور پر پاس کیا یا بعض

دوسری قسم کے لوگوں نے اتھارٹی کو قانون کے ذریعہ سے acquire کیا۔ لیکن بنیادی طور پر ان دونوں قسم کی اتھارٹی میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں اس ایوان میں اس بل کو پیش کرنا بھی اس ایوان کی توہین ہے۔ یہ آمریت کے حق میں ایک ووٹ ہے۔ یہ جمہوریت کے خلاف ایک ووٹ ہے۔ ہمیں یہ نہیں کرنا چاہیے کہ کنٹرولنگ اتھارٹی کو کسی ادارے پر مسلط کر دیں۔

جناب والا۔ آپ یہ جانتے ہوں گے، تاریخ میں یہ جتنا بھی علم پرانا ہے اور جہاں تک recorded history کا تعلق ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ تعلیمی اداروں میں تاریخ نے کس طرح سے جنم لیا ہے۔ جناب سپیکر۔ آج سے تقریباً چار ہزار سال پہلے مصر میں جس طرح درسگاہیں شروع ہوئی۔ آپ اس سے بخوبی واقف ہوں گے۔ ان درس گاہوں میں متوسط طبقے امرا اور بادشاہوں کے بچے تعلیم حاصل کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ فرعونوں کا وقت تھا لیکن فرعونوں نے بھی تعلیمی درسگاہوں کی آزادی کا بے حد احترام کیا اور ان کے معاملات میں کبھی دخل نہیں دیا۔ آج جو حکومت عوام کے نام پرسر اقتدار آئی ہے۔ وہ تعلیمی درسگاہوں کو کٹھ پتلی بنانا چاہتی ہے۔ جناب سپیکر۔ آپ دیکھیں کہ تعلیمی آزادی کو یکسر ختم کر دیا گیا ہے اور اس لحاظ سے کہ آج وزیر تعلیم نے کہا ہے کہ ہم نہیں چاہتے کہ باہر کے لوگ وہاں جا کر یونین کی افتتاحی تقریر کر سکیں۔ جناب والا۔ اپنے آپ کو تو وہ تعلیمی ادارے کی کنٹرولنگ اتھارٹی بنا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طریقہ سے نہ صرف وہ تعلیمی درسگاہوں اور تعلیمی اداروں کے معیار کو پستی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ بلکہ یہ سیاسی ہتھکنڈے اس لئے استعمال کئے جا رہے ہیں کہ اس ملک میں علم کی روشنی کو ختم کیا جا سکے۔ کیوں کہ حزب اقتدار سمجھتی ہے کہ اہل علم، دانشور اور دوسرے عالم فاضل لوگ حکومت کے ساتھ نہیں ہیں۔ جناب والا۔ آج وہ ان ہتھکنڈوں سے آگے بڑھ گئی ہے۔ جس طرح ایوب خان نے تعلیمی اداروں کو پابند سلاسل کرنے کی کوشش کی تھی۔ جناب سپیکر۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جب حالات بدلتے ہیں۔ جب قدریں بدلتی ہیں۔ جب طبقاتی رشتے بدلتے ہیں تو ان کے ساتھ ساتھ تعلیمی درس گاہوں کا ڈھانچہ یکسر بدلنا پڑتا ہے۔ پھر یہ عجیب بات ہے کہ جو پارٹی عوام کے نام پر ووٹ لے کر

آئی تھی۔ آج وہی ایسے ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے۔ جناب والا۔ یہ محض اس لئے کیا جا رہا ہے کہ حکومتی پارٹی کے دور اقتدار کو طول دیا جاسکے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ پوائنٹ آف انفارمیشن سر۔ جناب والا۔

میں فاضل رکن سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بل جب بطور آرڈیننس اسی اسمبلی میں بھیجا گیا تھا۔ اس وقت کس شخصیت نے بطور گورنر کے دستخط کئے تھے۔

مسٹر رؤف طاہر۔ جناب سپیکر۔ آپ ان کے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب دے دیں۔ میں اس کی بھی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ ان کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں تھا بلکہ پوائنٹ آف انفارمیشن تھا۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

مسٹر رؤف طاہر۔ جناب سپیکر۔ یہ کوئی بات نہیں ہے یہ صرف defensive لائن ہے۔ ان کے پاس اپنے حق میں کوئی دلیل نہیں ہے اگر وہ کسی دلیل سے بات کرنا چاہیں تو وزیر قانون اور وزیر تعلیم کو بھی اس کا پورا پورا موقع دیا جائے گا۔ اس میں گھبرانے کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ تو میں یہ بات کہہ رہا تھا کہ علم جو ہے وہ سماجی نشوونما اور ارتقائی عمل کے لئے ضروری ہے۔ اگرچہ یہ بات بہت پرانی ہے مگر آپ تاریخ کے اس باب سے بخوبی واقف ہوں گے کہ ہمیشہ علمی لوگوں کو ہی پابند سلاسل کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔ اور ان ہی اہل علم لوگوں نے ان پابندیوں کو ہمیشہ توڑا ہے۔ آپ اس بات کو بخوبی جانتے ہوں گے کہ ان ہی لوگوں نے سب سے پہلے صدائے احتجاج بلند کیا ہے۔ جناب سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ Socretes ایک روح ہے Socretes ایک ادارہ ہے Socretes ایک خیال ہے۔ یہ ایک نظریہ ہے اس بل کے ذریعہ اس کو ختم نہیں کیا جا سکے گا۔ Socretes کا نظریہ اہل علم لوگوں میں باقی رہے گا اور جناب والا۔ یہ لوگ جو کنٹرولنگ اتھارٹی ہوتے ہیں۔ ان کو دوسرے لفظوں میں Rod of Authority کہنا چاہیے۔۔۔۔۔

شیخ عزیز احمد۔ جناب والا۔ یہ relevant کہنا چاہیے۔۔۔۔

Mr. Speaker : I don't take notice of anything which is said by a member while he is sitting.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ اتھارٹی کا جو نقطہ نظر ہے ۔ درحقیقت اسی پالیسی کا نتیجہ ہے ۔ جس کے ذریعہ اس ملک میں شخصی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ جیسا کہ پہلے میں نے عرض کیا ہے کہ تعلیمی درسگاہوں ۔ تعلیم یا تعلیمی اداروں کو ملک کی سماجی ۔ اقتصادی اور معاشی حالت سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا ۔

جناب والا ۔ آپ یہ جانتے ہیں کہ ان یونیورسٹیوں کے باہر کیا حالات ہیں اور کس قسم کے حالات پیدا کیے جا رہے ہیں ۔ وہ حالات ایک عام آدمی کے لیے ناقابل برداشت ہیں ۔ اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ بورڈوں پر بھی ون پارٹی تسلط چاہتے ہیں ۔ جیسا کہ باہر پالیسی اختیار کی جا رہی ہے اور ابھی حال ہی میں جو کچھ اس ایوان میں کہا جاتا رہا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ عوام اور اساتذہ پر عدم اعتماد ہے ۔ اب طلبا پر بھی عدم اعتماد ہے ۔ متشددانہ اور کالے قوانین کے ذریعہ سے عوام کی مرضی کے خلاف حکومت کرنا چاہتے ہیں ۔ جناب سپیکر میں یہ سمجھتا ہوں کہ تعلیم کو ایک فرد واحد کے تجربات اور مشاہدات اور اس کی مصلحتوں کی بھینٹ چڑھانا علم دوستی نہیں بلکہ علم دشمنی ہے اور چونکہ علم کے معاملہ میں پورے سماج کے ہر فرد کو اس کی صلاحیتوں کے مطابق زیادہ سے زیادہ حصہ ملنا چاہیے ۔ میدان علم میں اس قسم کے لوگوں اور اس قسم کے بل کو لانا اس بات کی گواہی ہے کہ علمی درسگاہوں کو زیادہ سے زیادہ کنٹرول کیا جا سکے اور اس سے حکومت ایسے ہتھکنڈوں سے متشددانہ قوتیں استعمال میں لانا چاہتی ہے اور وہ یہ سمجھتی ہے کہ وہ شاید اس طریقہ سے اپنے دور اقتدار کو طول دے سکے گی ۔ انہیں علم نہیں ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو ایوب کا دور اقتدار کبھی ختم نہ ہوتا ۔ اور یحییٰ کا دور اقتدار کبھی ختم نہ ہوتا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے یہ بل لا کر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے بھی دن تھوڑے رہ گئے ہیں اور ان کے جانے کے دن بھی آ گئے ہیں ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ کورم پورا نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کریں ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ جناب کورم پورا ہے ۔ ان کو وقفہ دلانے کے لیے کہا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کورم پورا ہے ۔ مسٹر رؤف طاہر ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ کنٹرولنگ اتھارٹی کی جو شق رکھی گئی ہے ۔ وہ دراصل بل کی اصل شق ہی وہی ہے ۔ باقی تمام دکھاوے کی بات ہے ۔ تو جناب والا ۔ میں حزب اقتدار سے یہ کہوں گا کہ اگر انہیں بورڈوں کے دائرہ اختیار کو اپنے قبضہ میں لینا ہی مقصود تھا تو وہ یہ لے لیں ۔ لیکن یہ ڈھونگ ختم کر دیں ۔ ان بورڈوں کو سرے سے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا حصہ بنائیں ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ لگائیں یہ جو بورڈ کا چیئرمین ہوگا ۔ اس کو ملازمت کی وہ سہولیات نہیں دی گئیں ہیں جو کہ ایجوکیشن کے باقی تمام آفیسران کی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہوں نے ایسا کرنا تھا اور وہ ایسا کر رہے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ کسی سیکرٹری ایجوکیشن یا ڈائریکٹر ایجوکیشن کو نکالنے کا اختیار وزیر اعظم کو نہ ہے ۔ اس لیے انہوں نے بظاہر autonomus body کا ڈھونگ رچایا ہے ۔ یہ بظاہر ایک ڈھونگ ہے ۔ اور ان ہتھکنڈوں کے ذریعہ بورڈوں کو اپنے تسلط میں لانے کی کوشش کی ہے ۔

جناب والا ۔ اس باڈی کے چیئرمین جن کے اختیارات محکمہ تعلیم کے ملازمین سے زیادہ تھے ۔ ان کی شرائط ملازمت زیادہ بہتر ہوتی تھیں ۔ ان کی ملازمت کے سلسلہ میں ایسی قیود لگانا درست نہیں ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ جہاں نیت خراب ہو ۔ جہاں نیت میں فتور ہو ۔ تو اس وقت یہ بات صاف طور پر عیاں ہے کہ حکومتی پارٹی کیا چاہتی ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومتی پارٹی نے یہ بل لا کر یہ ثابت کر دی ہے کہ حکومتی پارٹی کو تعلیمی درسگاہوں اور تعلیمی اداروں سے قطعاً دلچسپی نہیں ہے کہ وہاں علم کو فروغ حاصل ہو ۔ وہاں تعلیم عام ہو اور تعلیمی درسگاہوں اور تعلیمی ادارے بہتر اور احسن طریقہ سے چل سکیں بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ ان تعلیمی اداروں کو اپنے شکنجہ میں لیا جا سکے ۔ جناب سپیکر ۔ اس وقت پورے پنجاب میں طلباء کے ساتھ جو ہو رہا ہے ۔ اسے آپ جانتے ہی ہیں ۔ جناب والا ۔ متشددانہ طریقہ سے ان کی آواز کو دبایا جا رہا ہے ۔ اور اس کے علاوہ جو اساتذہ کے

ساتھ سلوک ہو رہا ہے ۔ وہ اس دور سے بھی مشابہت نہیں رکھتا ہے ۔ جو آج سے 50 100 سال پہلے ہندوستان نے طلباء اور اساتذہ کے ساتھ روا رکھا تھا ۔ جناب سپیکر میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بل دراصل اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ حکومتی پارٹی اس ملک میں ایک پارٹی سسٹم رائج کرنا چاہتی ہے اور وہ اسے اپنانے کے لیے اپنے فسطائی ہتھکنڈوں پر اتر آئی ہے ۔

Mr. Speaker : Probably this has been repeated more than thrice. I hope it will not be repeated.

Mr. Rauf Tahir : Sir, I am not repeating.

Mr. Speaker : But you yourself have stated in your speech as I have already stated.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ میں نے ون پارٹی کا لفظ پہلی دفعہ استعمال کیا ہے ۔

Mr. Speaker : It is not a general debate.

Mr. Rauf Tahir : Sir, I am discussing the word .....

Mr. Speaker : The House is discussing the principles underlying the present Bill. The Hon'ble Member would keep this in his mind.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ کہا ہے کہ ان فسطائی ہتھکنڈوں سے وہ اپنے اقتدار کو طول نہیں دے سکتے ۔ وہ چاہتے ہیں کہ اساتذہ اور ماہرین تعلیم کو دبایا جا سکے اور طلباء کو دبایا جا سکے ۔ لیکن وہ اس طریقہ سے اس ملک میں ون پارٹی نظام رائج نہیں کر سکیں گے ۔ جس طریقہ سے ہٹلر نے جرمنی میں اور مسولینی نے اٹلی میں کیا تھا اس طریقہ سے یہ اس ملک میں بھی وہی نظام جاری کرنا چاہتے ہیں ۔ اس طریقہ سے تو اس پارٹی نے چند ہی ماہ میں اس پاکستان بلکہ پنجاب کا مستقبل تباہ کر کے رکھ دیا ہے ....

Mr. Speaker : I hope that the Hon'ble Member would be relevant on the principles of the Bill. He will keep this in his mind.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ تو میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ یہ کنٹرولنگ اتھارٹی کے الفاظ کس قسم کے ذہن کی عکاسی کرتے ہیں اور اس کو

میں elaborate کرنا چاہتا تھا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بات relevant تھی اگر آپ صبر سے میری بات سنتے .....

مسٹر سپیکر ۔ بہرحال میں سن رہا ہوں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ یہ بات میں نے کنٹرولنگ اتھارٹی کے بارے میں کی تھی ۔ اصل میں تعلیمی درسگاہوں میں یہ dictator in miniature ہے ۔ اور یہ اس پالیسی کا نتیجہ ہے ۔ جس طریقہ سے یہ حکومت اور حکومتی پارٹی اس ملک میں فسطائیت اور ڈکٹیٹرشپ رائج کرنا چاہتی ہے اور ون پارٹی گورنمنٹ سسٹم اس ملک میں رائج کرنا چاہتی ہے ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ایسے کنٹرولنگ اتھارٹی کی شق میں لانے کا مقصد یہی ہے ۔ کیونکہ آپ کسی پارٹی کے اغراض و مقاصد کو ۔ کسی پارٹی کے قوانین کو اس ایوان میں لائے ہوئے بلوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر کے نہیں دیکھ سکتے ۔ اس لیے میں اس کنٹرولنگ اتھارٹی کے الفاظ کو حکومت کی دوسری پالیسیوں کے ساتھ جب connect کرتا ہوں ۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں relevant ہوں ۔

Mr. Speaker : It is still the principles of this legislation that are to be discussed. The principles of policy or the party as such have nothing to do with this debate.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ میں پھر یہ گزارش کروں گا کہ اس شق کو بے مقصد تو نہیں رکھا جا رہا ۔ اس کا کوئی سیاسی پس منظر ضرور ہے ...

چوہدری علی بہادر خان ۔ اس سے پہلے جو بل تھا ۔ اس میں بھی کنٹرولنگ اتھارٹی کی شق ہوتی تھی ۔ یہ شق پہلی دفعہ تو نہیں آ رہی ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ حالانکہ ان قوانین میں وزیر تعلیم کنٹرولنگ اتھارٹی نہیں تھا اور اس کے علاوہ فرق یہ ہے کہ اس میں سراسر نامزدگیاں نہیں ہوتی تھیں ۔ اس میں لوگ منتخب ہو کر بھی آتے تھے اور اگر فاضل رکن میری اس بات پر ذرا غور صبر تحمل اور ہمدردی سے سنیں تو یہ نظریہ پوری سوسائٹی کو اپنے احاطہ اختیار میں لینا چاہتا ہے اور یہی بات میں جناب سپیکر کی وساطت سے آپ سے کہہ رہا ہوں کہ کل کو وزیر تعلیم ملک غلام نبی صاحب نہیں ہوں گے بلکہ کوئی اور وزیر ہوگا کیونکہ کوئی پارٹی یا

کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ پٹہ لکھوا کر لایا ہوا ہے ۔ کہ وہ ہمیشہ اقتدار میں رہے گا ۔ اقتدار آنی جانی چیز ہے لیکن بات اصول کی ہے کہ ایک شخص کو اتنے اختیارات دینا (خواہ وہ وزیر تعلیم ہو) جمہوریت کی نفی ہے اور اس کا مقصد بورڈ کے اندر اور بورڈ کے افسران پر ایک دہشت اور خوف کی فضا جاری کرنا ہے اور اگر جناب فاضل رکن اس بات کو چاہتے ہیں کہ اس قسم کا نظریہ اور اس قسم کی صورت حال کو پوری سوسائٹی اور مختلف شعبوں میں نافذ کر دیا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی اپنی سوچ ہے اور ہم اسی سوچ کے خلاف ہیں ۔ اس نظریے کے خلاف ہیں اور ہم فلاح و بہبود ۔ اجتماعی سوچ ۔ اجتماعی نظریہ اور اجتماعی فیصلوں کے لیے اس ملک میں جدو جہد کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : Let us come to the Bill itself.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اعتراض کیا تھا اور آپ نے یہ بھی نہ کہا کہ یہ اعتراض غلط ہے ۔

Mr. Speaker : I did not take notice of that and I did not convey it to you.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ یہ بتا دیا کریں ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ اس قسم کے بل یا قوانین جو اس ایوان سے منظور کروانے کی کوشش کی جا رہی ہے یہ نہ تو جمہور دوستی ہے نہ اس میں کوئی عوامی بہتری ہے ۔ نہ اس میں کوئی طلباء کی بہتری ہے ۔ نہ ہی اس میں اساتذہ کی بہتری ہے ۔ جناب سپیکر ۔ تاریخ میں تعلیمی درسگاہوں کے متعلق ہمیشہ ان دو نظریات کے مابین جنگ رہی ہے کہ آیا تعلیمی ادارے خود مختار ہونے چاہئیں یا نہیں ہونے چاہئیں ۔ جناب سپیکر ۔ جب میں خود مختاری کی بات کرتا ہوں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ خودمختاری سے مراد یہ ہوتی ہے کہ قانون اور آئین کی حدود کے اندر رہتے ہوئے دیے گئے تمام اختیارات کو آزادانہ طور پر کوئی ادارہ کوئی بورڈ کوئی شعبہ استعمال کر سکے اور بورڈ کا چیئرمین اور اس بورڈ کے دوسرے افسران اس قسم کی خودمختاری کے تحت کام کر سکیں لیکن اس کے برعکس دوسرا نظریہ یہ ہے جس کے تحت تعلیمی اداروں اور تعلیمی درسگاہوں کی آزادی کو ختم کیا جاتا ہے ۔ جناب سپیکر ۔

آپ سے بہتر کون اس بات کو جانتا ہے کہ یہ ان ممالک میں ہو سکتا ہے جہاں پر one party syetem ہے ۔ جہاں پر one party system کنٹرول ہے ۔ ان ملکوں میں ہی یہ نظام چل سکتا ہے ۔ لیکن اس بھونڈے طریقے سے نہیں بلکہ وہ ذرا بہتر طریقے سے ہے ۔ یہ نظام جہاں one party system ہو وہاں چل سکتا ہے ۔ لیکن جو جمہوری ملک ہیں جیسے پاکستان اور یورپ کے دوسرے جمہوری ممالک ہیں ۔ میری مراد یہاں پر پارلیمانی جمہوریت ہے اور جو غیر اشتراکی ممالک ہیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس بل میں one party system کا تعلق کہاں ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ اس قسم کا پولیٹیکل کنٹرول ان ممالک میں چل سکتا ہے جہاں one party system ہو ۔ کنٹرولنگ اتھارٹی جیسی مخلوق بھی ان ممالک میں مل سکتی ہے جہاں one party system ہو لیکن جو ملک جو قیادت جو لیڈرشپ اس بات کا دعویٰ کرتے کہ ان کے ملک میں جمہوریت ہے multi party سسٹم ہے ۔ مختلف جماعتیں بیک وقت قائم ہو سکتی ہیں ۔ قائم کی جا سکتی ہیں تو جناب میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی جمہوری ملک میں کنٹرولنگ اتھارٹی جیسی مخلوق نہیں ملے گی ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس کنٹرولنگ اتھارٹی کی جیسے کہ اس بورڈ کے بل میں دی گئی ہے جمہوری نقطہ نظر سے کسی طور پر بھی ضرورت نہیں ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ ان دو متحارب نظریات کی اس وقت مختلف ملکوں میں کیا حیثیت ہے اور وہ متحارب نظریات کیا ہیں ۔ وہ یہ ہیں کہ آیا تعلیمی درسگاہوں کی خود مختاری ہونی چاہیے یا نہیں ہونی چاہیے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ تعلیمی درسگاہوں یا اداروں کی خود مختاری اس بات کی دلیل ہوا کرتی ہے کہ وہاں علم و فن زیادہ تیزی کے ساتھ ترقی کرتا ہے ۔ وہاں پر طلباء کی اساتذہ کی تخلیقی قوتیں زیادہ اجاگر ہوتی ہیں ۔ وہاں پر سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی زیادہ تیز ہوتی ہے لیکن پاکستان جیسے ملک میں جہاں دعویٰ یہ کیا جائے کہ ملٹی پارٹی سسٹم ہے جمہوریت ہے اگر اس ملک میں ایک پارٹی سیاسی کنٹرول کرنا چاہتی ہے تو میں یہ سمجھتا

ہوں کہ وہ نہ یہ چاہتی ہے کہ یہ ملک علم و فن میں ترقی کرے ۔ وہ نہ یہ چاہتی ہے کہ اساتذہ اور طلباء کے احترام اور عزت میں اضافہ ہو بلکہ اس کی خواہش کوئی اور ہی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اس وقت کنٹرولنگ اتھارٹی کے ذریعے چیئرمین کو وزیر تعلیم کا بالکل ہی پابند کر دیا گیا ہے اور وہ کسی معاملہ میں اپنی کسی رائے کو نہیں چلا سکتا جب تک کنٹرولنگ اتھارٹی یا وزیر تعلیم اس کی اجازت نہ دے ۔ اس بل میں ایک بات ہے کہ بورڈ کے معاملات کی تحقیقات کے انسپکشن کے لیے کنٹرولنگ اتھارٹی کسی شخص یا اشخاص کو متعین کرے گی جو بورڈ کے تمام معاملات کی چھان بین کرے گا ۔ لیکن اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ جو شخص یا اشخاص ہیں وہ کون ہوں گے اور ان کی qualification کیا ہوگی آیا وہ چیئرمین سے زیادہ سینئر قسم کے لوگ ہوں گے ؟ اس بارے میں یہ بل خاموش ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ محکمہ تعلیم جس کے سربراہ وزیر تعلیم ہیں وہ اتنا بڑا ہے کہ اس کے مختلف شعبوں کو کنٹرول کرنا انسانی بس کی بات نہیں ہے اس میں اتنا بہت وقتی کام ہوتا ہے کہ یہ وزیر تعلیم کو مزید ڈیوٹی دینی اصل میں نظام تعلیم میں پورے محکمہ تعلیم میں افراتفری کے مترادف ہے ۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر ۔ نوکر شاہی وزراء کے کاموں کی وجہ سے مصروف ہونے کی وجہ سے اس قسم کے بل اور اس کے قوانین لاتی ہے کہ وہ تمام وزیر تعلیم یا کوئی دوسرا وزیر نہ کر سکے ۔ چونکہ بالآخر یہ اختیارات جو بظاہر کنٹرولنگ اتھارٹی کو دیئے گئے ہیں یہ کسی بیورو کریسی مشینری کے حوالے کئے جائیں گے کیونکہ اس بل میں یہ کہا گیا ہے کہ وزیر تعلیم یا کنٹرولنگ اتھارٹی کسی شخص یا اشخاص کو جب چاہے متعین کرے گی ۔ یہ کسی شخص کو امتحانات کی نگرانی ۔ امتحانی معاملات اور بورڈ کے معاملات کے بارے میں متعین کریں گے اور وہ اس کا معائنہ کر سکے گا اس لیے میری یہ گزارش ہے کہ وزیر تعلیم کو کنٹرولنگ اتھارٹی بنانا وزارت تعلیم کے مابین تضاد ہے ۔ جب کہ آپ جانتے ہیں کہ یونیورسٹی کے مقابلہ میں یہ ایک چھوٹا سا ادارہ ہے اگر یونیورسٹی کی خود مختاری کا اس کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ انگریز کے دور میں یونیورسٹی کو جو خود مختاری حاصل تھی بورڈوں کے مقابلہ میں یونیورسٹی کسی حد تک خود مختار

باڈی تھی ۔ اس لیے میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ کل یہ ہو سکتا ہے یہ سمجھیں کہ میں یونیورسٹی کا ایسے بلوں کے ساتھ مقابلہ کر رہا ہوں ۔

Mr. Speaker : Please, that is not relevant Your apprehensions or what may be the next legislation is not the present legislation. Ler us proceed further.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ کلی طور اختیارات کنٹرولنگ اتھارٹی کو دے دئے جائیں ۔

Mr. Speaker : This has been quite often repeated.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ کورم پورا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کورم پورا ہے جی ۔ مسٹر رؤف طاہر ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کے ذریعے ان سہولتوں اور مراعات کو ختم کیا گیا ہے جو پہلے قوانین میں موجود تھیں جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ چیئرمین کی مدت ملازمت چار سال تھی اب تین سال کر دی گئی ہے اور اس کے علاوہ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ 25 سال کی قید کیوں لگائی گئی ہے جب کہ دوسرے سرکاری محکموں میں ایسی قید نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بورڈ کے ملازمین کی شرائط ملازمت اور ریٹائرمنٹ کی عمر وہی ہونی چاہئے جو حکومت کے دوسرے محکموں میں ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ایسا کیوں نہیں کیا گیا ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومتی پارٹی سیاسی کنٹرول کرنے کے لیے بورڈ کے ملازمین کا مستقبل غیر یقینی بنانے اور یہ باور کروانے کے لیے ہے کہ وہ سیاسی کنٹرول کے تحت بھرتی کئے گئے ہیں ۔ ان کی ملازمت اتنی ضروری نہیں ہے انہیں جب چاہیں نکالا جا سکتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں چیئرمین کو ایسے اختیارات حاصل ہونے چاہیں ۔ ایسا دائرہ اختیارا ہونا چاہئے جیسا کہ محکمہ تعلیم کے دوسرے افسران کے لیے ہے ۔ حکومتی پارٹی تعلیمی اداروں کی خود مختاری کو نہیں مانتی ۔ میرا موقف یہ ہے کہ تعلیمی اداروں اور درسگاہوں کی خود مختاری کو بحال کیا جائے ۔ تاکہ اس ملک میں زیادہ سے زیادہ ترقی ہو سکے ۔

جناب سپیکر ۔ اس بل میں یہ چیز بھی موجود ہے کہ سیکرٹری اور کنٹرولر کی مدت ملازمت کو بڑھایا جا سکتا ہے لیکن چیئرمین کی میعاد کو نہیں بڑھایا جا سکتا ۔ آخر یہ فرق کیوں ہے کہ تقرر کرنے والی اتھارٹی ایک ہے جو افیسرز آف دی بورڈ کا تقرر کرتی ہے ۔ چیئرمین تو صرف تین سال تک رہ سکتا ہے اور اس کی مدت ملازمت بھی نہیں بڑھائی جا سکتی ۔ لیکن سیکرٹری اور دوسرے افسران آف دی بورڈ کی مدت ملازمت کو بڑھایا جا سکتا ہے ۔ ان کے درمیان فرق نہیں ہونا چاہئے ۔ بورڈ کے کسی افسر کے ذہن میں یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ اگر میں حکومت کی منشا کے خلاف کام کروں گا یا آزادانہ کام کروں گا تو اس کو ملازمت سے چھٹی دے جائے گی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تلوار ان کے سروں پر اس بل کی شکل میں ان شرائط ملازمت کی شکل میں لٹکا دی گئی ہے ۔ چونکہ جو آفیسرز ہیں ان کی مدت ملازمت میں یکسانیت ہونی چاہئے ۔ ان کی ریٹائرمنٹ کی میعاد میں بھی یکسانیت پیدا کی جائے ۔ میں یہ کہوں گا کہ اس بل کو اس ایوان میں اس طریقے سے پیش کیا جاتا ۔ لیکن اس سے ملازمین بورڈ خاص طور پر اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے ۔ چونکہ جناب سپیکر ۔ آپ جانتے ہیں ایک لیکچرار بھی بھرتی ہونے کے لیے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Let us discuss the principles.

مسٹر رؤف طاہر ۔ کنٹرولنگ اتھارٹی لیکچرار کو براہ راست بھرتی نہیں کر سکتی لیکن چیئرمین جس کا سینکڑوں ہزاروں لیکچرار سے واسطہ پڑتا ہے اس کو بغیر پبلک سروس کمیشن کے اور بغیر کسی انٹرویو کے نامزد کر سکتی ہے ۔ اس میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ چیئرمین کی قابلیت کیا ہو گی ۔ اگر کسی شخص کو کنٹرولنگ اتھارٹی چاہے اس کو چیئرمین نامزد کر سکتی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میرا مقصد یہ باتیں کہنے کا یہ ہے کہ ایک لیکچرار کو بھرتی کرنے کے لیے مختلف مراحل طے کرنا پڑتے ہیں ۔ اس لیکچرار کی مدت ملازمت اور شرائط ملازمت کی ایسی مراعات ملتی ہیں جو قانونی طور پر اس چیئرمین سے کہیں زیادہ ہیں ۔ جب کہ یہ ڈویژنوں میں بنائے گئے بورڈ جیسے اہم اور باوقار ادارے اور ایسا ادارہ جو تمام مثلاً لاہور ڈویژن کے جو بورڈ بنائے گئے ہیں ان ڈویژنوں کا اپنے اپنے اداروں کا سربراہ اور منتظم اعلیٰ ہو گا اس کے علاوہ وہ عام لیکچرار کی شرائط ملازمت یا مدت ملازت نہیں دی گئی

جناب سپیکر ۔ یہ کیوں کیا گیا ہے ۔ بورڈ کے چیئرمین کا ایک اہم عہدہ ہوتا ہے اور وہ اس اہم عہدے پر فائز ہو گا ۔ اس اہم آسامی کو بھرتی کرنے کے لیے کنٹرولنگ اتھارٹی کو کوئی اختیار نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ یہ تضاد کسی نیک نیتی سے نہیں کیا گیا اس کے سیاسی مقاصد ہیں ۔ چیئرمین کو سیاسی طور پر شکنجے میں جکڑا گیا ہے کہ چیئرمین اگر کسی حکومتی پارٹی کے شکنجے میں آ جائے تو وہ حکومتی پارٹی کے نقطہ نظر کے مطابق تمام تعلیمی اداروں اور درس گاہوں ۔ لیکچرار اور اساتذہ پر کنٹرول کیا جا سکے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طریقے سے چیئرمین کی تقرری غیر جمہوری ہے اور بلکہ میں یہ کہوں گا کہ عام ملازمین کے لیے دوسرے محکموں میں جو شرائط ملازمت ہیں وہی ہونی چاہیں ۔ جناب چیئرمین اگر آپ میری معروضات کو غور سے سنیں تو آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ جس طریقے سے اس بل کے ذریعے اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے درحقیقت یہ تمام اس strategy کا حصہ ہے ۔ جس strategy کے ذریعے اگر اتنے خوفناک قانون کو اس ایوان نے آج منظور کیا تو کل مزدور یونینوں کے بارے میں ایسا قانون لایا جائے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I have already informed that what legislation may be expected or may be apprehended is not relevant to the principles of this Bill.

مسٹر طاہر رؤف ۔ لیکن میری گزارش یہ ہے کہ اگر آپ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : We are not discussing the political situation in this country. We are discussing the principles of this Bill.

مسٹر طاہر رؤف ۔ strategy کے متعلق بالکل صحیح بات ہے ۔

Mr. Speaker : But that has no relevancy.

مسٹر رؤف طاہر ۔ میں ابھی بیٹھ جاتا ہوں ۔ ایسی بات نہیں ۔ میں آپ کی وساطت سے برسراقتدار پارٹی کے ارکان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بل اس strategy کا حصہ نہیں کیونکہ اس بل کی بنیاد ان آمرانہ اور فسطائی نظریات پر رکھی گئی ہے کہ ایک شخص کو پورے اختیارات دے دئے جائیں اور تمام دانشوروں کو یہ بات باور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں ، طلبا کی کوئی حیثیت نہیں ۔

جناب سپیکر ۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بل اس strategy کا حصہ نہیں تو آپ ابھی مجھے فرما دیں تو میں بیٹھ جاؤں گا ۔

Mr. Speaker : You can't put me that questsion. I have already informed you that it has no relevancy to the principles of this Bill.

مسٹر رؤف طاہر ۔ میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بل اس بڑی strategy کا حصہ نہیں ۔

Mr. Speaker : I have been required to determine it.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے سمجھنے سے بات نہیں بنتی ۔

You can only express your opinion and I am not agreeing with that.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب ۔ یہ تو آپ کی مرضی ہے لیکن میں تو یہ بات کر رہا ہوں کہ اس طرح ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I have already informed you that the expected legislation, apprehenhed legislation or the feared legislation is not a matter which is directly relevant to the present discussion.

مسٹر رؤف طاہر ۔ میں نے تو ابھی لفظ خوفناک کہا ہے کہ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے پہلے بھی دو فقرے سنے ہیں کہ یہ اس بڑی strategy کا حصہ ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ تو میں اس بات کو دوسرے طریقہ سے کہتا ہوں کہ یہ اس خوفناک سازش کا حصہ ہے جس ذریعے تعلیمی اداروں کی آزادی اور خود مختاری کو ختم کیا جا رہا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ آپ اس مسئلہ کو غور سے دیکھیں ، ہمیں اس مسئلہ کو الجھانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے ۔ یہ ایک تاریخی بل ہے اس کے ذریعے طلبا اور تعلیمی درسگاہوں کا آئندہ رخ متعین ہو گا کہ کیا یہ ملک آمریت کی طرف جائے گا یا جمہوریت کی طرف جائے گا ۔

اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے اور اگر اس ایوان میں اسی طرح لایا گیا تو کل کو دوسرے بل بھی اسی طرح لائے جائیں گے - یہ اکثریت کے بل بوتے پر آمریت پر مہر لگانے کے مترادف ہے اور اس اسمبلی کو یہ اختیار نہیں کہ یہاں کوئی ایسا بل یا کوئی ایسا قانون پاس کرایا جائے جو ان تعلیمی اداروں میں آمریت کی جڑوں کو مضبوط کرے اور محض اکثریت کے بل بوتے پر اگر یہ بات کی گئی تو اس سے نہ صرف تعلیمی اداروں کا مستقبل تاریک ہو جائے گا بلکہ اس کا اثر ملک کے مستقبل پر بھی پڑے گا اس لیے میں یہ گزارشات آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں کہ یہ کوئی معمولی بل نہیں - - - - -

مسٹر نذر حسین منصور - جناب - کورم نہیں -

مسٹر سپیکر - ممبران کی گنتی کی جائے - - - گنتی کی گئی - - - کورم نہیں - - - گھنٹی بجائی جائے - - - گھنٹی بجائی گئی -

Please count.

(Count was taken.)

As there is no quorum the House is adjourned till 9.00 a.m. to-morrow.

(اسمبلی کا اجلاس 25 نومبر 1975ء بروز منگل نو بجے صبح تک کے ملتوی ہو گیا) -

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا سولھواں اجلاس

منگل ۔ 25 نومبر 1975ء

(سہ شنبہ 20 ذیقعد 1395 ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝

پ ۹ ۔ س ۷ ۔ رکوع ۱۷ و ۱۳ ۔ آیات ۱۸۱ تا ۱۸۵

اور ہماری مخلوقات میں سے ایک وہ لوگ ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں ۔ اور اس کے ساتھ انصاف کرتے ہیں ۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ۔ ان کو ہم بتدریج اس طرح پکڑیں گے ۔ کہ ان کو معلوم بھی نہ ہوگا ۔ اور میں تو ان کو مہلت دیئے جاتا ہوں ۔ بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے ۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا ۔ کہ ان کے صاحب رسالت کو (کسی طرح) کا جنون نہیں ہے ۔ وہ تو کھلم کھلا ڈرانے والے ہیں ۔ کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت میں اور جو چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں ۔ ان پر نظر نہیں کی ۔ اور اس بات پر خیال نہیں کیا ، کہ عجب نہیں ان کا وقت قریب آگیا ہو ۔ تو اس کے بعد وہ اور کس چیز پر ایمان لائیں گے ۔

وما علینا الا البلاغ

مسٹر سپیکر ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔ سردار محمد عاشق ۔

نشان زدہ سوالات اور آن کے جوابات

اسسٹنٹ انجینئر ضلع لاہور کی زیر نگرانی بلڈوزروں کی تعداد

*4919 ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) محکمہ زراعت کے اسسٹنٹ انجینئر ضلع لاہور کی زیر نگرانی کل کتنے بلڈوزر اس وقت کام کر رہے ہیں ۔

(ب) یکم جنوری 1973ء تا 13 دسمبر 1973ء اسسٹنٹ انجینئر مذکورہ نے کل کتنی رقم بلڈوزروں کے کرائے کے طور پر سرکاری خزانہ میں جمع کرائی اور مندرجہ بالا مدت کے دوران ان کی مرمت پر کس قدر رقم خرچ کی گئی نیز مذکورہ مدت کے دوران ان پر تیل موبل آئل اور سپیئر پارٹس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر لاہور کے زیر نگرانی اس وقت 21 بلڈوزر کام کر رہے ہیں ۔

(ب) یکم جنوری 1973ء تا 13 دسمبر 1973ء مبلغ 4,49,636/16 روپے کی رقم بطور کرایہ وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کرائی گئی ۔ اس کے علاوہ مبلغ -/72,860 روپے محکمہ انہار اور محکمہ حیوانات سے واجب الادا ہیں ۔ اس سال کے دوران تیل موبل آئل کا خرچہ 1,30,663/58 روپے ہوا اور 92,651/91 روپے فاضل پرزہ جات کی حصولی پر خرچ کیے گئے ۔

ضلع لاہور میں ٹیوب ویل بورنگ پلانٹ اور بلڈوزروں کا حصول

*4920 ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع لاہور کے زمینداروں نے ٹیوب ویل بورنگ اور بلڈوزر حاصل کرنے کے

لیے یکم جنوری 1972ء تا 31 دسمبر 1973ء کل کتنی رقم بطور پیشگی جمع کرائی اور اس میں سے کتنی رقم محکمہ نے کام نہ کر سکنے کے باعث واپس زمینداروں کو دے دی اور اگر عرصہ مذکورہ میں کچھ رقم واپس کی گئی تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برق قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ ٹیوب ویل بورلگ اور بلڈوزر کے حصول کے لیے یکم جنوری 1972ء تا 31 دسمبر 1973ء زمینداروں نے مندرجہ ذیل رقم پیشگی جمع کرائی ۔

ٹیوب ویل بورلگ	1,52,643/- روپے
بلڈوزروں کے واسطے	8,03,853/- روپے

اس میں سے مبلغ 12,669/- روپے ٹیوب ویل بورلگ نہ کرانے کی وجہ سے اور مبلغ 10,313/- روپے بلڈوزروں سے کام نہ کروانے کے باعث زمینداروں کو واپس کر دی گئی ہے ۔ ٹیوب ویل بورلگ اور بلڈوزروں سے کام باری پر کیا جاتا ہے ۔ جن زمینداروں کو رقم واپس کی گئی انہوں نے حسب ضابطہ درخواست دے کر اپنی ذاتی وجوہات کی بناء پر رقم واپس لی ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ بلڈوزر کے ریٹ ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی والوں کے لیے 50 - 44 روپے ہیں اور اس سے زیادہ اراضی والوں کے لیے 00 - 89 روپے کر دیے گئے ہیں ۔ کیا اس وجہ سے تو زمیندار اپنی جمع شدہ رقوم واپس نہیں لے رہے ؟

وزیر آبپاشی و برق قوت ۔ یہ ضروری نہیں کہ اسی وجہ سے وہ رقوم واپس لے رہے ہیں ۔ اس کی اور وجوہ بھی ہیں ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ میں نے پوچھا ہے کہ کیا ریٹ بڑھا دیے گئے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے یہ نہیں پوچھا ۔ آپ نے تو پوچھا ہے کہ کیا اس کے نتیجے میں لوگوں نے اپنے پیسے واپس لیے ہیں ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ میرا سوال یہ تھا کہ کیا وہ لوگ اس لیے تو واپس نہیں لے رہے کہ ریٹ بڑھا دیے گئے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ تو یہ کہتے ہیں کہ ریٹ بڑھا دیے گئے ہیں اور اس کا یہ نتیجہ ہے کہ لوگ پیسے واپس لے رہے ہیں ، تو انہوں نے کہا ہے کہ یہ وجہ نہیں ۔

صوبہ پنجاب میں مویشیوں کی تعداد

*4928 ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب کے ہر ڈویژن میں مویشیوں کی تعداد کتنی ہے اور شفاخانہ حیوانات کی تعداد کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برق قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔

تعداد مویشیاں

نام ڈویژن	گائے	بھینس	بھیڑ	بکری	تعداد شفاخانہ حیوانات	تعداد ڈسپنسریاں حیوانات	تعداد سنٹر حیوانات
لاہور	643000	1493000	400000	124000	75	42	428
سرگودھا	1689000	1798000	1863000	883000	177	69	118
راولپنڈی	1170000	784000	796000	735000	57	31	221
ملتان	2037000	1504000	2473000	1040000	73	85	332
بہاولپور	960000	641000	857000	493000	49	67	230
میزان	6499000	6222000	6389000	3275000	371	294	1629

چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ ملتان میں پنجاب کے تمام مویشیوں کی تعداد کا ایک تہائی ہے لیکن وہاں مویشیوں کے شفاخانے بہت کم ہیں جب کہ راولپنڈی میں 221 شفاخانے ہیں اور سرگودھا میں 418 ہیں جہاں ملتان کی نسبت کم مویشی ہیں ۔ تو ملتان میں کم مویشی خانے ہونے کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برق قوت ۔ وہاں پر بھی شفاخانوں کی تعداد کافی ہے اگر ضرورت ہوئی اور فاضل ممبر میرے پاس تشریف لا کر مجھے بتائیں تو ہم کوشش کریں گے کہ تعداد زیادہ کر دی جائے ۔ ہمارے پاس جو اعداد و شمار ہیں ۔ ان کے مطابق وہاں شفاخانوں کی تعداد کافی ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ سرگودھا ڈویژن میں 16 لاکھ گائیں ہیں چونکہ ملتان ڈویژن میں 20 لاکھ ہیں تو آپ کیسے کہتے ہیں کہ ملتان میں شفاخانوں کی تعداد کافی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برق قوت ۔ یہ 16 اور 20 لاکھ کا فرق نہیں ، ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ الگے شفاخانے سہولتیں دیں سکتے ہیں کہ نہیں ۔ تو اس سلسلے میں نہ تو آپ نے کوئی شکایت کی اور نہ ہی کوئی بات ہمارے نوٹس میں لائے ہیں اگر آپ یہ بات ہمارے نوٹس میں لائیں تو ہم پوری کوشش کریں گے کہ آپ کو شکایت کا موقع نہ ملے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ دریافت کروں گا کہ مویشیوں کی تعداد جو یہاں درج کی گئی ہے ۔ اس کے لیے مختلف اضلاع میں کونسا محکمہ کام کر رہا ہے اور اس کا طریق کار کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برق قوت ۔ اس کے لیے محکمہ حیوانات ہے ، وہ اعداد و شمار اکٹھے کرتا ہے اور یہ اعداد و شمار اسی محکمہ کے ذریعے اکٹھے کیے گئے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں نے پوچھا ہے کہ اس کا طریق کار کیا ہے اس کا کس طرح سروے کیا جاتا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اس کے لیے کوئی عملی طریقہ کار نہیں ۔ جس سے مویشیوں کی صحیح تعداد معلوم کی جا سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کے لیے سیدھا سوال کریں کہ کونسا طریقہ کار ہے ۔ طریقہ کار تو غالباً یہ ہے کہ وہ گنتی کے ذریعے ہی معلوم کرتے ہوں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ کس طریقے اور کس انداز سے کرتے ہیں ، آپ یہ پتہ کرا لیں کیونکہ یہ بڑا اہم سوال ہے ۔

وزیر آبپاشی و برق قوت ۔ ہم اس کے لیے باقاعدہ سروے کراتے ہیں ۔ ہر ضلع میں مویشیوں کا ایک ہسپتال ہوتا ہے اور یونین کونسل میں ایک اسسٹنٹ ہوتا ہے ۔ اس کے ذریعے ہم یہ اعداد و شمار اکٹھے کراتے ہیں ۔

مسٹر محمد حنیف خان ۔ کیا وزیر موصوف بیان کریں گے کہ آیا حکومت راولپنڈی میں مویشیوں کے شفاخانوں میں اضافہ کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ چونکہ راولپنڈی میں مویشیوں کی تعداد کم ہے اس لیے شفاخانوں کی تعداد بھی کم ہے اگر جانور زیادہ ہوں گے تو شفاخانے بھی زیادہ کر دیے جائیں گے ۔

مسٹر محمد حنیف خان ۔ جناب ۔ سرگودھا میں 418 ہیں اور راولپنڈی میں صرف 221 ہیں ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ جانور ایک ہی قسم کے نہیں ہیں ، ان کی بھی ایک ، دو ، تین ، چار قسمیں ہیں ۔ تو انہیں جمع کرکے ہی یہ تعداد بنتی ہے اور آپ اپنے سوال کو بھی اسی حساب سے کریں جس حساب سے وہاں مویشیوں کی تعداد بنتی ہے ۔ آپ یہ پوچھیں کہ کیا راولپنڈی میں شفاخانوں کی کم تعداد کے پیش نظر آپ ان کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ اگر ضرورت ہوئی تو ضرور اضافہ کر دیا جائے گا ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب ۔ انہوں نے مسٹر محمد حنیف خان کے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ اگر مویشیوں کی تعداد زیادہ ہوئی تو شفاخانوں کی تعداد بڑھا دی جائے گی چونکہ ملتان ڈویژن میں مویشیوں کی تعداد زیادہ ہے اور پورے پنجاب کی تعداد کا ایک تہائی ہے تو وہاں بھی اسی حساب سے شفاخانے ہونے چاہئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اگر مویشیوں کی تعداد زیادہ ہوئی ۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر ضرورت ہوئی ۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ اگر ضرورت ہوئی اور جانوروں کی صحت خراب ہوئی تو اضافہ کر دیا جائے گا ۔

محکمہ ماہی پروری کی آمدن اور خرچ

*4929 ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ ماہی پروری کو سال 73 - 1972ء میں 5 لاکھ 7 ہزار 956 روپے کا خسارہ ترقیاتی سکیموں پر خرچ کی وجہ سے ہوا تھا ۔

(ب) مذکورہ محکمہ کی آمدن اور خرچ کا گوشوارہ از یکم جولائی تا 31 دسمبر 1973ء ایوان کی میز پر رکھا جائے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے معزز ممبر نے جو خسارے کے متعلق اعتراض فرمایا ہے وہ دراصل یوں ہے کہ ترقیاتی سکیموں میں پہلے سال کے دوران عموماً تعمیراتی کام اور متعلقہ سکیموں کا سامان وغیرہ کی خرید ہوتی ہے ۔ جس کو کسی رو سے بھی نقصان کے زمرے میں درج نہیں کیا جا سکتا ۔ چونکہ سال 73 - 1972ء میں پانچ نئی سکیمیں شروع کی گئیں ۔ اس لیے خرچ کا زیادہ ہونا ایک قدرتی امر ہے ۔

(ب) محکمہ ماہی پروری پنجاب کی آمدن اور خرچ کا گوشوارہ از یکم جولائی تا 31 دسمبر 1973ء درج ذیل ہے ۔

اخراجات	...	7,97,730.50 روپے
آمدن	...	15,98,865.70 روپے

چوہدری علی بہادر خان ۔ وزیر موصوف نے جز (الف) کے جواب میں کہا ہے کہ یہ درست نہیں ۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا واقعی یہ خسارہ نہیں ہوا کیونکہ گوشوارہ میں بتایا گیا ہے کہ یہ خسارہ ہے اور آپ کہتے ہیں کہ یہ درست نہیں ۔ تو کونسی بات درست ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا کہنا یہ ہے کہ خرچ کے مقابلے میں آمدن کم ہوئی ہے اور خسارہ اس کو سمجھتے ہیں کہ جو کاروبار میں ہوتا ہے ۔

وزیر آبپاشی برقی و قوت ۔ ابھی تو نے ہم کام شروع کیا ہے اور جو کچھ ہم نے ترقیاتی سکیموں پر خرچ کیا ہے۔ اسے ہم خسارہ نہیں سمجھتے ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ میں یہ توچھنا چاہوں گا کہ تعمیراتی کام پر کتنا خرچ ہوا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ اس کے لئے آپ الگ سوال دیں تو ہم دیکھ لیں گے کہ کہاں کہاں کتنا خرچ ہوا ہے ۔

صوبہ میں مزروعہ اراضی کی تعداد

*5693 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** ۔ کیا وزیر اعلیٰ نشان زدہ سوال نمبر 3017 کے جواب کے حوالہ سے جو مورخہ 15-6-73 کو ایوان میں دیا گیا تھا از راہ کرم فرمائیں گے کہ صوبہ میں غیر ممکن اراضی 73,28,976 ایکڑ اور بنجر اراضی 63,88,344 ایکڑ کو قابل کاشت بنانے کے لئے کیا قدم اٹھایا جا رہا ہے ۔ اگر کوئی قدم نہیں اٹھایا جا رہا تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ صوبہ پنجاب میں غیر ممکن بنجر اور دیگر اقسام کی اراضی کی اصلاح کے لئے شعبہ زرعی انجینئرنگ کے پاس اس وقت 506 بلڈوزر موجود ہیں اور ہر سال ایک لاکھ ایکڑ اراضی کو قابل کاشت بنایا جاتا ہے ۔ موجودہ مشینری سات سال پرانی ہو چکی ہے ۔ اور اس کی کارکردگی میں نمایاں کمی آچکی ہے اور مزید دو تین سال میں تمام مشینری اپنی سروس مکمل کرنے کے بعد ناکارہ ہو جائے گی ۔ الدریں حالات محکمہ ھذا نے ایک سکیم تیار کی ہے ۔ جس کے تحت 600 بلڈوزر عرصہ چار سال میں خرید کئے جانے ہیں ۔

سال رواں میں ان بلڈوزروں کی خرید کے لئے مبلغ 247.50 لاکھ روپے کا قرض حکومت اٹلی سے موصول ہوا ہے اس قرضے کے تحت 100 بلڈوزروں کی خرید کے سلسلے میں ضروری کاروائی کی جا رہی ہے ۔ اس سکیم کا مقصد یہ ہے کہ ہر سال کم از کم ڈیڑھ دو لاکھ ایکڑ اراضی کو قابل کاشت بنایا جائے تاکہ بڑھتی ہوئی آبادی کی غذائی ضروریات کو پورا کیا جا سکے ۔

ملک شاہ محمد محسن ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اب تک کتنی اراضی قابل کاشت بنائی جا چکی ہے۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ اس سلسلے میں اگر میرے معزز بھائی نیا سوال دے دیں تو میں اس کا جواب دے سکوں گا۔

بکریوں کا امتناعی قانون

*5799 ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر اعلیٰ نشان زدہ سوال نمبر 645 کے جواب کے حوالہ سے جو کہ ایوان میں مورخہ 23 جنوری 1973ء کو دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا بکریوں کے امتناعی قانون میں عائد شدہ پابندیوں کو نرم کر دیا گیا ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ بکریوں کا امتناعی قانون مجریہ 1959ء کا اطلاق فی الحال پنجاب کے کسی بھی حصہ میں نہیں ہو رہا۔

جنگلات کی نیلامی

*5802 ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گذشتہ تین سال میں حکومت کو صوبہ کے جنگلات کی نیلامی سے کتنی آمدن ہوئی تھی۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں محکمہ جنگلات نے صوبہ میں کل کتنے درختوں کی فروخت کے لئے منظوری دی تھی۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ عرصہ میں پرانے درختوں کی نیلامی نہیں کی گئی اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) گذشتہ تین سالوں (1972-73ء، 1971-72ء، 1970-71ء) میں حکومت پنجاب کو صوبہ کے جنگلات کی نیلامی سے کل 7,37,45,820 روپے آمدنی ہوئی ہے ۔ تفصیل درج ذیل ہے :-

1970-71ء	2,01,48,306 روپے
1971-72ء	2,67,91,595 روپے
1972-73ء	2,59,05,919 روپے
میزان	7,37,45,820 روپے

کھڑے درختوں کی نیلامی ۔

1970-71ء	79,15,538 روپے
1971-72ء	1,20,97,838 روپے
1972-73ء	1,40,89,345 روپے
میزان	3,41,02,721 روپے

کٹی ہوئی لکڑی اور ایندھن کی فروخت

1970-71ء	1,31,32,768 روپے
1971-72ء	1,46,93,757 روپے
1671-73ء	1,18,16,574 روپے
میزان	3,96,43,099 روپے

(ب) گذشتہ تین سالوں میں محکمہ جنگلات نے کل 466243 کھڑے درخت فروخت کئے ۔

(ج) (1) پہاڑی جنگلات کے پرانے پروگرام کے مطابق فروخت کئے گئے ۔

(2) نہروں اور سڑکوں کے کناروں سے خشک گرے پڑے اور محکمہ کے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے والے درخت فروخت کئے گئے۔

(3) انہار پر واقع سایہ کے لئے مخصوص قطاروں کے درخت کاٹنے پر حکومت پنجاب کی پابندی کے بعد درخت فروخت نہ کئے گئے۔ تاہم حکومت نے یہ پابندی اب ہٹا دی ہے۔ یہ پابندی 21-12-1972 سے 16-5-1974 تک رہی۔

ضلع جہلم میں محکمہ انسداد بے رحمی حیوانات کی کارکردگی

*6156۔ مرزا فضل حق۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع جہلم میں محکمہ انسداد بے رحمی حیوانات نے یکم جنوری 1973ء تا 30 اپریل 1974ء کتنے چالان سپرد عدالت کئے اور ملزمان کو زیادہ سے زیادہ اور کم از کم کیا سزا ہوئی؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک)۔ جنوری 1973ء 40 تا 30 اپریل 1974ء ضلع جہلم میں کل 181 چالان عدالت میں پیش ہوئے اور ملزمان سے ایک کو زیادہ سے زیادہ -/50 روپے اور دوسرے کو کم از کم -/5 روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔

نہروں پر لگائے گئے ٹیوب ویلوں سے زرعی زمین کی خرابی

*6274۔ چودھری لال خان۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نہروں پر لگائے گئے سرکاری ٹیوب ویل بعض علاقہ جات میں زرعی زمین خراب کر رہے ہیں اور خصوصاً تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں ان ٹیوب ویلوں کے پانی سے زمین تقریباً خراب ہو چکی ہے۔

(ب) کیا حکومت اس معاملہ میں کسی خاص عملہ کے ذریعہ چیکنگ کروانے اور جہاں جہاں زمین خراب ہو رہی ہے وہاں ٹیوب ویل بند کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک)۔ (الف) سوال واضح نہیں۔ نہروں پر لگائے گئے ٹیوب ویلوں کا پانی عموماً نہروں میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ نہر کے ساتھ ساتھ کے علاقہ کو سیم و تھور سے بچایا جا سکے تاہم کچھ ٹیوب ویلوں کا پانی جو نہر کے ساتھ ساتھ لگائے گئے ہیں۔ ملحقہ زمینوں کی آبپاشی کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے ان ٹیوب ویلوں کا پانی نہر کے قریب ہونے کی وجہ سے زمینوں کے خراب ہونے کا احتمال نہیں ہے۔

(ب) نہروں پر لگائے گئے بہت سے سرکاری ٹیوب ویل پرانے ہونے اور فلٹر کی خرابی کی وجہ سے بند ہو چکے ہیں اور باقی سالانہ بند ہو رہے ہیں۔ سکیموں کے تحت لگائے گئے ٹیوب ویلوں کی وجہ سے نہروں کے ساتھ ساتھ لگائے گئے ٹیوب ویلوں کی افادیت کم ہو گئی ہے اور انہیں دوبارہ بور نہیں کیا جا رہا ہے اس لئے ان کی چیکنگ کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے تاہم سکیموں کے تحت لگائے گئے ٹیوب ویلوں کی چیکنگ کے لئے واپڈا کا ادارہ بنام "سینٹرل مانیٹورنگ آرگنائزیشن" کام کر رہا ہے۔ جہاں ٹیوب ویلوں کے پانی سے زمین خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے وہاں مذکورہ ادارے کے مشورے سے یا تو ٹیوب ویلوں کو بند کر دیا جاتا ہے یا اس کا پانی نہر کے پانی کی مقدار کو مدنظر رکھتے ہوئے گھٹا دیا جاتا ہے تاکہ نہر کے پانی کے ساتھ مل کر زمین کو نقصان نہ پہنچائے۔

مربوط دیہی ترقیاتی منصوبہ کے مقاصد کی تکمیل

*6379۔ ملک شاہ محمد حسن۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں جنوری 1974ء سے آج تک مربوط دیہی ترقیاتی منصوبہ کے

مقاصد کی تکمیل کے لیے (1) کتنی رقم کے زرعی قرضے جاری کئے گئے (2) یہ کام امداد باہمی کی کتنی انجمنوں نے کیا تھا (3) اس وقت کتنے ماڈل فارم کام کر رہے ہیں (4) کتنے میل لمبے کھال پکے بنائے گئے ہیں (5) گندم کی خرید کے کتنے ڈپو کھولے گئے ہیں (6) کھاد اور بیج مہیا کرنے کے کتنے ڈپو قائم ہوئے ہیں (7) کس قدر رقبہ پر دواؤں کا سپرے کیا گیا ہے اور تجرباتی نمائشی اور مقابلے کے کتنے پلاٹ بنائے گئے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برق قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔

(1) 65,51,279 روپے کے قرضے جاری کئے گئے ۔

(2) امداد باہمی کی کسی بھی انجمن نے مربوط دیہی ترقیاتی پراجیکٹ میں جنوری 1974ء کے بعد کوئی قرضہ فراہم نہیں کیا ۔

(3) 236 ماڈل فارم کام کر رہے ہیں ۔

(4) 1000 فٹ لمبا کھالا مرکز لاڈ میں بنایا گیا ہے ۔

(5) 60 ڈپو کھولے گئے

(6) 10 ڈپو کھولے گئے ۔

(7) 27316 ایکڑ رقبے پر سپرے کیا گیا ۔

(8) 315 پلاٹ بنائے گئے ۔

صوبہ میں غلہ کی پیداوار

*6640 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ اس وقت صوبہ میں مزارعین کے لیے کم سے کم غلہ پیدا کرنے کی حد مقرر کرنے کا فیصلہ حکومت کے زیر غور ہے ؟

وزیر آبپاشی و برق قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ہے ۔

ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایگریکلچر کا تقرر

*6792 ۔ راؤ مراتب علی خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع کی سطح پر زراعت کی ریسرچ کے لیے ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایگریکلچر کا تقرر کیا جاتا ہے جو صرف زراعت کے شعبہ کے ہی کوالیفائڈ ہوتا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ڈیزائننگ ۔ تعمیراتی کام اور ٹوپوگرافک سروے وغیرہ کا تمام کام انجینئرنگ کا ہوتا ہے اور اس عہدہ پر بجائے کسی کوالیفائڈ انجینئر کے ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایگریکلچر تعینات کیا جاتا ہے ۔

(ج) صوبہ میں ایسے کتنے ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایگریکلچر ہیں جو محض زراعت میں کوالیفائڈ ہیں لیکن ان کو انجینئرنگ کے کام پر مامور کیا گیا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برق قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت کا ضلع کی سطح پر زراعت کی ریسرچ کے لیے تقرر نہیں کیا جاتا ۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت ضلع میں زراعت کی توسیع کے لیے تعین کیا جاتا ہے ۔

(ب) کوئی ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائرایکٹر آف ایگریکلچر ڈیزائننگ ۔ ٹوپو گرافک سروے اور تعمیراتی کاموں پر تعینات نہیں ہے ۔

(ج) کوئی بھی نہیں ۔

صوبہ میں کھاد کی تقسیم

*6827 ۔ ملک چاند اعظم ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ میں کاشتکاروں میں کھاد کی تقسیم کا طریق کار تسلی بخش نہیں ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کھاد کی تقسیم کے طریق کار کو بہتر بنانے کے لیے کیا اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برق قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے جب کہ حکومت نے کاشت کاروں کی سہولت کے لیے اور کیمیاوی کھاد و بیج کی تقسیم کا طریقہ کار تسلی بخش بنانے کے لیے پنجاب زرعی ترقیاتی کارپوریشن 1973ء میں قائم کی ۔

(ب) کھاد کی تقسیم کو بہتر بنانے اور دیہی علاقوں میں کھاد کی فراہمی کے واسطے تقریباً 600 ڈپو کھولے گئے ہیں جن پر پنجاب زرعی ترقیاتی کارپوریشن کا عملہ نقد اور پاس بک سسٹم پر کاشت کاروں کو کھاد مہیا کرتا ہے ۔ اس کے علاوہ پنجاب کے حصے کی یوریا کھاد جو داؤد ہرکولیس کیمیکل لمیٹڈ کے کارخانے میں تیار ہوتی ہے اس کا پچاس فیصد حصہ میسرز داؤد ہرکولیس کیمیکل لمیٹڈ خود اپنے ڈیلروں کی وساطت سے کاشتکاروں کو خود مہیا کرتی ہے ۔ حال ہی میں حکومت نے پرائیویٹ لوگوں کو بھی کھاد فروخت کرنے کی اجازت دے دی ہے کارپوریشن کی طرف سے فوراً ایجنسی مل جاتی ہے اس طرح اب ہر جگہ کھاد آسانی سے مل جاتی ۔

تحصیل خوشاب (سرگودھا) میں درختوں کی پیداوار

*6828 ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں یکم جنوری 1974ء سے 30 ستمبر 1974ء تک کتنے لئے اور کون کون سی اقسام کے درخت لگائے گئے تھے نیز حکومت اس تحصیل میں زیادہ درخت لگانے کے لئے آئندہ کیا اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ 1 ۔ کل تعداد درختان جو کہ محکمہ جنگلات نے یکم جنوری 1974ء تا 30 ستمبر 1974ء تک تحصیل خوشاب میں لگائے ہیں درج ذیل ہیں ۔

رقبہ	قسم درختان	تعداد
(الف) سرکاری جنگل	شیشم	266071
	فراش	27000
	پاپلر	57000
	بیر	28750
	کیکر	7900
	توت	38000
	سرس	200
	سیمل	7200
	میزان	432121
(ب) غیر سرکاری رقبہ	شیشم	52157
تعداد درختان جو	جامن	330
لوگوں کو سہم شجر	توت	372
کاری کے دوران دئے	بکائن	3000
گئے ۔	پاپلر	1000
	سیمل	11450
	ارجن	300
	میزان	57609
	کل میزان	48,9730

اگلے سال میں تحصیل خوشاب میں شجرکاری کے لیے منصوبہ خوشاب تحصیل میں 30 ایکڑ پر جو نرسری 74-1973 میں لگائی گئی تھی اس سے چار لاکھ پودے 1975ء کے موسم بہار میں اور پانچ لاکھ پودے موسم برسات میں نکالے جائیں گے۔ ان میں نصف سرکاری جنگلات میں لگائے جائیں گے اور باقی شجر کاری کی مہم کے سلسلے میں لوگوں میں بشمول افواج پاکستان اور نیم سرکاری اداروں کو تقسیم/فروخت کئے جائیں گے۔

محکمہ زراعت کے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن کے کاغذات کی تکمیل میں تاخیر

*7100۔ چوہدری امان اللہ لک۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ زراعت میں یکم جنوری 1974ء سے 31 دسمبر 1974ء تک ریٹائر ہونے والے سرکاری ملازمین کی پنشن کے کاغذات کافی عرصے سے نامکمل پڑے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ملازمین کن کن تواریخ کو ریٹائر ہوئے تھے اور ابھی تک ان کے کاغذات مکمل نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں اور کیا حکومت مذکورہ ملازمین کی پنشن کے کاغذات فی الفور مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک)۔ (الف) یکم جنوری 1974ء سے لے کر 31 دسمبر 1974ء تک محکمہ زراعت کے چار افسر ریٹائر ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک کو پنشن جاری ہو چکی ہے اور بقایا تین افسران کی پنشن سے متعلقہ امور بعض وجوہات کی بناء پر تصفیہ طلب ہیں۔ لیکن اس ضمن میں حکومت کی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہوئی۔

(ب) ریٹائرڈ افسران کی پنشن سے متعلقہ تفصیل گوشوارہ لف ہذا ہے۔

گوشوارہ

نمبر شمار	نام ملازم	تاریخ ریٹائرمنٹ	وجوہ تاخیر
(1)	شیخ افتخار احمد ڈپٹی ڈائریکٹر (ٹریننگ) اے۔ٹی۔آئی۔ سرگودھا	14-7-1974	افسر مذکور نے ابھی تک اپنی پنشن کے کاغذات داخل نہیں کئے۔ لیشنل پے سکیل میں ڈپٹی ڈائریکٹر ٹریننگ کے لیے سپیشل پے کی شق موجود نہیں تھی۔ اس لیے محکمہ مالیات سے رجوع کیا گیا۔ محکمہ مالیات کی منظوری اب آچکی ہے اور افسر مذکور کو اپنے کاغذات فوراً داخل کرنے کی ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔
(2)	چوہدری عبدالرحمن ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت کیمبل پور	31-12-197	افسر مذکور کا ابتدائی سروس ریکارڈ مکمل نہیں۔ جس کی تکمیل کی جا رہی ہے اور بقیہ کارروائی ریکارڈ کی تکمیل پر ہو گی۔
(3)	شاہ محمد شاہ۔ اسسٹنٹ دفتر زرعی انجینئر ملتان	12-7-1974	ملازم مذکور کی پنشن منظوری کے بعد جاری ہو چکی ہے۔
(4)	محمود علی بخاری۔ ڈپٹی ڈائریکٹر سیڈ فارمز محکمہ زراعت لاہور۔	27-10-1974	افسر مذکور نے ابھی تک کاغذات داخل نہیں کئے اس سلسلہ میں انہیں کاغذات داخل کرنے کے لیے یاد دہانی کرائی گئی ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ نشان زدہ سوال کے گوشوارے میں جو معلومات ایوان کی میز پر رکھی جاتی ہیں ، روایت یہ ہے کہ وہ ممبران میں سرکولیٹ کر دی جاتی ہیں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ پیچھے لگی ہوئی ہیں ۔ جواب ایک سے زیادہ صفحے پر ہو تو صفحہ الٹ لینے میں کوئی حرج نہیں ۔ (قہقہے)

جلالپورپیر والا ضلع ملتان میں غلہ منڈی کی تعمیر

*7307 ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جلالپور پیر والا ضلع ملتان میں غلہ منڈی کی تعمیر کے لیے 1970ء میں حکومت نے ایک سکیم منظور کی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی کو مذکورہ منڈی تعمیر کے لیے سرکاری اراضی آج تک منتقل نہیں کی گئی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ منڈی کی تعمیر کے لیے کوئی اقدامات کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جلالپور پیر والہ مارکیٹ کمیٹی کے لیے مناسب جگہ دستیاب نہیں جو جگہیں ملتی ہیں وہ سیلاب کی زد میں آتی ہیں ۔ مناسب جگہ کی فراہمی کے لیے ڈپٹی کمشنر ملتان کوشاں ہیں ۔ ویسے تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ کمشنر نے ایک جگہ فراہم کر لی ہے اس کے لیے بورڈ آف ریونیو سے منظوری مانگی ہے ۔ جگہ مل

چکی ہے ۔ جونہی بورڈ آف ریونیو نے منظوری دے دی وہاں تعمیر شروع ہو جائے گی ۔

مویشیوں کی نسل کشی

*7385 ۔ چوہدری لال خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ برطانوی حکومت کے دور میں ہر ذیل میں ایک سانڈ بیل رکھا جاتا تھا جس سے مویشیوں میں نسل کشی کو ترقی دی جاتی تھی ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا موجودہ حکومت بھی ایسا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر اوقاف و جیل خانہ جات (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) برطانوی دور میں ڈسٹرکٹ کونسل کے بجٹ سے سانڈ برائے نسل کشی علاقہ کی ضرورت کے مطابق مہیا کئے جاتے تھے لیکن اس میں ذیل کی کوئی قید نہ تھی ۔

(ب) موجودہ حکومت نے محکمہ ھذا کی طرف سے ہر ضلع میں مصنوعی نسل کشی کے مراکز قائم کر دئے ہیں ۔ ان مراکز کے قیام کے بعد ہر ذیل میں سانڈ بیل رکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔ پنجاب کے اکثر اضلاع میں ہیر داران کو نسل کشی جانوران سکیم کے تحت نصف مربع اراضی دی گئی ہے ۔ جس پر علاقہ کی ضرورت کے مطابق ایک سانڈ اور 15 بھیڑیں فی گرانٹ رکھائی گئی ہیں ۔

مسٹر محمد حنیف خان ۔ ضمنی سوال ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ راولپنڈی میں انہوں نے مصنوعی نسل کشی کا مراکز قائم کیا ہے ؟

وزیر اوقاف و جیل خانہ جات ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال دے دیں ۔ ہم دیکھ لیں گے کہ وہاں ہے تو کس جگہ ہے کیونکہ آپ نے جگہ بھی پوچھنی ہو گی کہ کون سی جگہ پر ہے ۔

سب ایڈی کی پابندی

*7393 ۔ چوہدری منظور احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سب ایڈی کے تحت جو ٹیوب ویل کاشتکاروں کو دئے گئے ہیں ان کو ایک فرم کی پابندی ہے کہ وہ اسی سے ہی انجن خرید کریں گے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ یہ درست نہیں ہے کہ کاشتکاروں کو ٹیوب ویل لگانے کے لیے جو سب ایڈی دی جاتی ہے اس کے ساتھ یہ پابندی ہے کہ وہ ایک ہی فرم سے انجن خریدیں ۔ اصل صورت یہ ہے کہ صوبہ بھر میں تین صد سے زائد فرمیں ڈیزل انجن تیاری کرنے کے لیے رجسٹر کی گئی ہیں اور سب ایڈی کے الاٹیوں کو کھلی اجازت ہے کہ ان رجسٹر شدہ فرموں میں سے جس فرم سے چاہیں انجن خرید لیں ۔

کھاد کی فراہمی

*7465 (الف) ۔ راؤ مراتب علی خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) حکومت نے 75-1974 میں کسانوں کو رعایتی نرخوں پر کس قدر کھاد فراہم کی ۔

(ب) مذکورہ کھاد کی رعایتی داموں پر فراہمی سے حکومت کو کس قدر خسارہ اٹھانا پڑا ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ 75-1974 میں صوبہ پنجاب میں 1,04,19,000 ایکڑ رقبہ پر گندم کی کاشت کی گئی ۔ سال 74-1973 میں صوبہ پنجاب میں 1,09,04,000 ایکڑ رقبہ پر گندم کی گئی تھی جس سے 55,75,300 ٹن گندم حاصل ہوئی تھی ۔

کپاس کو کیڑوں سے محفوظ کرنے کے لیے ادویات کا چھڑکاؤ

*7511 ۔ میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ملتان ڈویژن میں گذشتہ سال کپاس کو کیڑوں سے محفوظ

رکھنے کے لیے کتنے رقبہ پر ہوائی جہاز سے ادویات کا چھڑکاؤ کیا گیا اور امسال کتنے رقبہ پر چھڑکاؤ کا پروگرام ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ عام کاشتکار مذکورہ کے چھڑکاؤ کے سخت مخالف ہیں کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ فائدہ کے بجائے نقصان دہ ہے۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت کسی ایسے پروگرام پر غور کر رہی ہے جس سے لوگوں کو باور کرایا جا سکے کہ اس چھڑکاؤ سے نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہوتا ہے؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک)۔ (الف) کپاس کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کے لیے گذشتہ سال ملتان ڈویژن میں 4,21,000 ایکڑ پر ہوائی جہاز سے دوا پاشی کی گئی۔ امسال ملتان ڈویژن میں 6,37,000 ایکڑ پر دوا پاشی کی گئی۔

(ب) حکومت کے علم میں یہ بات نہیں کہ عام کاشتکار ہوائی جہاز سے دوا پاشی کے خلاف ہے۔ اس سے کوئی نقصان ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس اکثر لوگ اصرار کرکے اپنے علاقوں میں دوا پاشی کرواتے ہیں۔

(ج) لوگوں کے اصرار پر حکومت سال بہ سال دوا پاشی رقبہ میں اضافہ کر رہی ہے۔ زمینی چھڑکاؤ میں بھی معتدبہ اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے ادویہ کی درآمد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

میاں منظور احمد موہل۔ جناب والا۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ اس سال زہریلی دوا چھڑکنے سے زمینداروں کے اکثر مویشی ہلاک ہو گئے کیونکہ دوا میں زہریلا مادہ تھا۔ کیا اس کے متعلق وزیر موصوف کو کوئی اطلاع پہنچائی گئی ہے؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔فاضل ممبر اس کے لیے ایک علیحدہ سوال دے دیں تو جواب فراہم کر دیا جائے گا یا یہ مجھے بتا دیں تو میں معلوم کروں گا ۔

کپاس کی کاشت

*7512 ۔ **میاں منظور احمد موہل** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ملتان ڈویژن میں کون کون سی قسم کی کپاس کاشت کرنے کی اجازت ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ پچھلے سال ملتان ڈویژن میں صرف منظور شدہ کپاس کی قسموں کی کاشت ہوئی تھی ۔

(ج) مذکورہ ڈویژن میں کاشتکاروں نے منظور شدہ قسموں کے علاوہ دوسری قسموں کی کپاس کاشت کی اور حکومت کی ہدایات کی پابندی نہ کرنے والے کتنے کاشتکاروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف)

ضلع ملتان	اے ۔ سی ۔ 134 اور 149 ۔ ایف (محکمہ کی خاص اجازت سے ایم ۔ ایس ۔ 39)
ضلع مظفر گڑھ	ایضاً
ضلع ڈیرہ غازی خان	ایضاً
ضلع ساہیوال	اے ۔ سی ۔ 134 اور 149 ۔ ایف

(ب) ماسوائے کچھ رقبے کے تمام ڈویژن میں منظور شدہ قسم کی کپاس بوئی گئی ۔ ملتان ڈویژن میں محکمہ کی اجازت سے کپاس کی نئی قسم ڈیلٹا پائن بھی کاشت کی گئی ۔

(ج) صرف ملتان اور ساہیوال کے اضلاع میں منظور شدہ کپاس کی اقسام کے علاوہ غیر منظور شدہ کپاس کاشت کی گئی۔ جس پر محکمہ نے ضلع ملتان کے 117 اور ضلع ساہیوال کے 34 کاشتکاروں کے خلاف کارروائی کی۔

میاں منظور احمد موہل۔ جناب والا۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ملتان ڈویژن کے ضلع ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ کے کسی زمیندار نے اس کی violation نہیں کی؟

وزیر آب پاشی۔ جناب والا۔ ہمارے پاس اس کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ پھر بھی میں حتمی طور پر نہیں کہہ سکتا۔ بہر حال میرے پاس محکمہ کی جو رپورٹ ہے۔ اس کے مطابق وہاں ایسا نہیں ہوا اگر میرے فاضل دوست کو کوئی اطلاع ہو تو بتائیں۔

مری میں گندے بیروزے کی فیکٹری کا قیام

*7587۔ منشی محمد حنیف خان۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گندے بیروزے کی فیکٹری جو جلو ضلع لاہور میں واقع ہے پیداواری مقام یعنی مری سے بہت دور ہے جس کی وجہ سے حکومت کو گندہ بیروزہ حاصل کرنے کے لیے تقریباً ستر لاکھ روپے سالانہ کا نقصان ہو رہا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پیداواری مقام پر گندے بیروزے کی فیکٹری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصراللہ خان دریشک)۔ (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ جلو روزن فیکٹری گندہ بیروزہ پیدا کرنے والے جنگلات سے تقریباً دو سو میل کے فاصلے پر ہے لیکن یہ

درست نہیں کہ ان جنگلات سے گندہ بیروزہ فیکٹری تک لانے میں حکومت کو ہر سال ستر لاکھ روپے نقصان ہو رہا ہے۔ گزشتہ سال یعنی 1974ء پنجاب کے چیڑ کے جنگلات میں باون ہزار من گندہ بیروزہ پیدا ہوا جس کی باربرداری پر کل پینسٹھ ہزار روپے خرچ اٹھا جس رقم میں کرایہ ریلوے گندہ بیروزہ کی ریلوے ویگنوں میں لدوائی اور اتروائی شامل ہے۔

(ب) جی ہاں۔ اس وقت حکومت پنجاب کے زیر غور ایک تجویز ہے۔ جس کے مطابق موجودہ پرانے پلانٹ کو ختم کرکے نیا جدید پلانٹ نصب کیا جائے گا جو متعلقہ جنگلات کے قریب ہوگا۔

مسٹر محمد حنیف خان۔ جناب والا۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ اس سکیم پر کب عمل درآمد ہوگا؟

مسٹر سپیکر۔ ابھی تو وہ کہہ رہے ہیں زیر غور ہے۔ عمل درآمد کا تو وقت ہی نہیں آیا۔

مسٹر محمد حنیف خان۔ جناب والا۔ یہ کتنی زیادتی کی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ جی۔ ابھی تو تجویز زیر غور ہے۔

مسٹر محمد حنیف خان۔ جناب والا۔ جہاں پر خام مال پیدا ہوتا ہے۔ اس سے دو سو میل دور کارخانہ لگایا گیا ہے۔ اس سکیم پر جلد عمل درآمد ہونا چاہیے کیونکہ قومی نقصان ہو رہا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ عمل تو جب ہوگا جب زیر غور کی stage سے نکل جائے گا۔

مسٹر محمد حنیف خان۔ یہی تو میں عرض کر رہا ہوں جلد ہونا چاہیے۔

وزیر آبپاشی۔ جناب والا۔ فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ کارخانہ ہم نے نہیں لگایا بلکہ پچھلی حکومت نے لگایا ہے اور ہم نے ہی یہ تجویز پیش کی ہے کہ نزدیک ہونا چاہیے۔ انشاءاللہ یہ جلد ہو جائے گا۔ عوامی حکومت اس پر پوری توجہ دے رہی ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

نئی اقسام کے بیج کی تقسیم

123 ۔ چوہدری غلام احمد باجوہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع سرگودھا میں 1974ء میں کن کن زمینداروں کو کتنا کتنا گندم کی نئی اقسام کا بیج تقسیم کیا گیا ۔

وزیر اعلیٰ ۔ ربیع 1974-75ء کے لئے گندم کی نئی اقسام کے بیج کی مقدار کم تھی ۔ اس لئے اس بیج کی سپلائی صرف پنجاب زرعی ترقیاتی و سپلائی کارپوریشن کے مندرجہ ذیل رجسٹرڈ کاشتکاروں کو کی گئی ۔

نمبر شمار	نام و پتہ کاشتکار	سائدل	لائلپور 73	پاری 73 پوٹھوار
(1)	ڈاکٹر وزیر آغا سرگودھا	10 من	30 من	10 من
(2)	فیروز خان سائل فارم کوٹ بھائی خان سرگودھا ۔	25 من	۔	20 من
(3)	کرنل طائف الاسلام چک نمبر 29 ۔ ایم ۔ بی سرگودھا ۔	20 من	۔	۔
(4)	ملک محمد اکرم اعوان ایم پی اے چک نمبر39 ایم ۔ بی سرگودھا ۔	4 من	۔	۔
(5)	برگیڈئر صاحب داد خان سرگودھا ۔	۔	60 من	۔
(6)	ملک فتح خان ٹوانہ جوہر آباد ۔		۔	20 من
(7)	میاں محمد شفیع کلیار 119 ۔ این بی سرگودھا ۔	۔	5 من	۔
(8)	ایم اکرم رانجھا وان میانہ ۔	۔	۔	5 من

(9) کوہ نور شوگر کین فارم جہالیاں آباد۔	-	-	25 من
(10) محمود اللہ خان سرگودھا۔	4 من	-	-
(11) سید فیض محمد شاہ 74 ایس پی سرگودھا۔	-	-	7-20 من
میزان	63 من	95 من	87-20 من

اراکین اسمبلی کی رخصت

سید فدا حسین

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست سید فدا حسین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے وصول ہوئی ہے۔

بندہ بوجہ خرابی صحت اجلاس میں حاضر نہیں
ہو سکتا۔ اس لئے بندہ کو 18 نومبر تا 21 نومبر
چار یوم کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی۔)

خان محمد یار خان لاشاری

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست خان محمد یار خان لاشاری صاحب صوبائی اسمبلی کی طرف سے وصول ہوئی ہے۔

کہ میں بوجہ علالت مورخہ 24 نومبر 1975ء
بروز سوموار اسمبلی کے اجلاس میں شامل نہ ہوسکا۔
لہذا رخصت منظور کی جائے۔

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی۔)

چوہدری محمد انور سمہ

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری محمد انور سمہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے وصول ہوئی ہے۔

As I was not feeling well. I could not attend the Assembly Session on 24th November, 1975. My absence may kindly be excused.

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی۔)

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے وصول ہوئی ہے۔

I had to leave for some urgent piece of work for D. G. Khan and as such I could not attend the Assembly Session on 17th, 18th & 19th November, 1975. Leave may kindly be granted.

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی۔)

محترمہ سیدہ عابدہ حسین

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست محترمہ سیدہ عابدہ حسین صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے وصول ہوئی ۔

I would request leave of absence from House for the Sitting of the 18th to 20th and 21st as I was down with fever.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی ۔)

چوہدری محمد یعقوب اعوان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخوست چوہدری محمد یعقوب اعوان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے وصول ہوئی ہے ۔

I am going to see Dr. Ashraf from whom I have got time for today. I am comming back as soon as I am free.

مسٹر سپیکر ۔ پتہ نہیں یہ چھٹی کسی دن کی ہے ۔ اگر وہ آج تشریف نہ لائے ۔ تو یہ درخواست کل پیش کی جائے ۔

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب آپ کی ایک تحریک استحقاق ہے ۔ اس پر میں نے تھوڑا سا غور کرنا ہے ۔ اس کے لیے وقت چاہیے ۔ سید تابش الوری صاحب میرے پاس تشریف لائے تھے اور ان سے بات ہوئی تھی ۔ اس کی روشنی میں بات کرنا چاہتا ہوں ۔ کل تک انشاءاللہ یہ اس مرحلے سے گزر جائے گی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اس stage سے تو گزر گئی ہے ۔ آپ اسے پرولیج کمیٹی کے سپرد کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ کی بھی ایک تحریک استحقاق 43 نمبر ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کس طرح سے بنتی ہے ۔ یہ وزیر قانون صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس کو دیکھ لیں ۔

مسٹر عبدالرحمن جامی ۔ جناب والا ۔ ہمارے خلاف پرچے درج ہو رہے ہیں یہ کس طرح تحریک استحقاق نہیں بنتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک التوائے کار تو بن سکتی ہے کیونکہ اگر کوئی افسر زیادتی کرتا ہے یا ناجائز تنگ کرتا ہے تو اس کے خلاف تحریک التوأ تو آ سکتی ہے کہ یہ سنگین صورت ہے ۔ اس پر بحث کی جائے ۔ تحریک استحقاق نہیں بنتی ۔

مسٹر عبدالرحمن جامی ۔ جناب والا ۔ وہ صاف صاف کہہ رہے ہیں ۔ دھمکیاں دے رہے ہیں کہ آپ مسلم لیگ کو چھوڑیں ۔ ورنہ آپ پر مقدمات بنتے رہیں گے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ اس قسم کی تحاریک پہلے بھی پیش ہوئی ہیں ۔ تمام قسم کی تحاریک استحقاق میں جو کہ ہمارے دوسرے دوستوں نے پیش کی تھیں ۔ آپ نے یہی فرمایا تھا کہ ان تمام کو میں اپنے چیمبر میں دیکھوں گا ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں میں یہ گزارش کروں گا کہ سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ اس میں ہمارے ساتھ کس قسم کا سلوک ہو رہا ہے ۔ پیشتر اس کے کہ آپ ان کو اپنے چیمبر میں ملاحظہ کریں ۔ میں یہ گزارش کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں اس کو اس طرح سے کرتے ہیں کہ

I will hold a meeting

جس میں وزیر قانون صاحب بھی تکلیف کریں گے ۔ آپ سے بھی میں شمولیت کی درخواست کروں گا اور ایڈووکیٹ جنرل کو بھی مدعو کروں گا .....

Let us have a thorough discassion over this.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب سپیکر ۔ شروع دن سے ہی ہم آپ سے اس سلسلہ میں گزارش کرنے آئے ہیں کہ اپوزیشن کے ممبران سے اس قسم کا سلوک ہو رہا ہے ۔ انہیں اس کارروائی میں حصہ لینے سے روکا جا رہا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج تک حکومت کی طرف سے کوئی وضاحت نہیں آئی ہے اور نہ ہی اس قسم کی کوئی یقین دہانی کرائی گئی ہے ۔ اور نہ ہی یہ کہا گیا ہے کہ آئندہ اس قسم کی کوئی کارروائی کسی ممبر کے ساتھ نہیں کی جائے گی ۔ جناب والا ۔ اگر اس پر غور کرنا چاہتے ہیں ۔ تو اس کے لیے دو طریقے

ہو سکتے ہیں ایک طریقہ تو یہ ہے کہ اس کے legal aspects کو آج ہاؤس میں discuss کیا جائے کہ آیا یہ تمام privilege motions بنتی بھی ہیں کہ نہیں۔ اگر جناب مناسب سمجھیں تو اس میں ایڈووکیٹ جنرل کو بھی مدعو کر سکتے ہیں اور اگر آپ اس کو پہلے ہی اپنے چیمبر میں وزیر قانون اور ایڈووکیٹ جنرل کے ساتھ discuss کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ جتنے بھی فاضل دوستوں نے یہاں تحریک استحقاق دی ہوئی ہیں اور انہوں نے ان میں حکومت کے خلاف یہ الزام لگایا ہے کہ ان کو اس کارروائی میں حصہ لینے سے روکا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق کم از کم حکومت کی طرف سے کوئی وضاحت اب تک آ جانی چاہیے تھی۔ یہ تحاریک استحقاق جو کہ اپوزیشن کے ممبران نے آج تک پیش کی ہوئی ہیں کہ ان کے عزیزوں۔ لڑکوں اور رشتہداروں کو ناجائز طریقہ سے اس بنا پر تنگ کیا جا رہا ہے کہ وہ اپوزیشن کی پارٹی کی طرف سے اسمبلی میں حاضر کیوں ہوتے ہیں۔ تو اس معاملہ میں حکومت کی طرف سے کوئی وضاحت نہیں آئی ہے۔ جناب والا۔ یہ بڑی حیرانگی کی بات ہے۔ حالانکہ اس قسم کے سنگین الزامات میں حکومت کی طرف سے فوراً تردید آنی چاہیے اور بتانا چاہیے کہ آیا وہ اس سلسلہ میں کوئی انکوائری کروا رہی ہے یا دیگر کسی ذریعہ سے یقین دہانی کروانا چاہتی ہے۔ یہ گورنمنٹ کی معنی خیز خاموشی صاف ظاہر کرتی ہے کہ گورنمنٹ اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ ان ممبران کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور انہیں اپنی ذمہ داریاں اور فرائض کی ادائیگی سے روکا جا رہا ہے۔

جناب والا۔ اگر آپ اس وقت اس کے قانونی پہلو پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن اس کا مناسب طریقہ کار یہ ہے کہ اس پر ہاؤس میں بحث کی جائے اور اگر آپ اس کو کل تک ملتوی کرنا چاہیں۔ تو بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس پر ہاؤس میں بحث کریں۔ یا اس کو اپنے چیمبر میں موضوع بحث بنائیں۔ یہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ اگر تو حکومت کی طرف سے اس بارے میں کوئی یقین دہانی کرائی جائے اور تمام الزامات کا جو آج تک ممبران کی طرف سے لگائے گئے ہیں اور تحریک استحقاق کی شکل میں جو موشن آئی ہیں۔ وہ ان پر مکمل طور پر جواب دینے کے لیے تیار ہوں۔ تو ہم اس کے لیے تیار ہیں کہ آپ کے چیمبر

میں بھی ایڈووکیٹ جنرل اور وزیر قانون کے ساتھ اس کے قانونی پہلو پر بحث کریں۔ لیکن اگر حکومت اس طرح خاموشی اختیارکرنا چاہتی ہے اور ان سنگین الزامات کے باوجود صرف اس کی technicalities میں پڑنا چاہتی ہے۔ تو اس صورت میں جناب والا ؛ بہتر ہوگا کہ اس ہاؤس میں اس کے قانونی پہلوؤں کو زیر بحث لایا جائے اور اس کے بعد فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہوگا کہ آیا یہ تحریک استحقاق بنتی ہے۔ یا نہیں بنتی۔

Mr. Speaker : I will consider it.

وزیر قانون صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ قائد حزب اختلاف نے اپنی تقریر کے دوران بہت سے الزامات حکومت پر عائد کیے ہیں کہ حکومت اس سلسلہ میں خاموش تماشائی کی حیثیت رکھتی ہے۔ جناب والا۔ جہاں تک تحریک استحقاق میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ کسی ممبر کو روکا گیا ہے۔ اس کو حبس بے جا میں رکھا گیا ہے۔ حکومت نے بغیر کسی اعتراض کے اس کو پریولیج کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے کہ وہاں پر پریولیج کمیٹی اس بات کا جائزہ لے کر اس بات کا فیصلہ کرے کہ آیا ایسی جو allegations لگائی گئی ہیں کہ مقدمات درج ہوئے ہیں یا حکومت ان مقدمات کے سلسلہ میں کیا ... ...

مسٹر سپیکر۔ میں نے بات کی ہے کہ اس observation کی روشنی میں I will consider as to what course I should adopt.

وزیر قانون۔ ٹھیک ہے۔

ایڈہاک لیکچرارز کو ملازمت سے سبکدوشی کے نوٹس۔

مسٹر سپیکر۔ چوہدری امان اللہ لک صاحب آپ کی تحریک نمبر 10 ہے آپ اس سلسلے میں کل بھی میرے چیمبر میں تشریف لائے تھے اور آج بھی آپ نے میرے ساتھ اس سلسلے میں بحث کی ہے۔ میری ابھی تک تسلی نہیں ہوئی ہے کہ اس کو پریولیج موشن کے طور پر پیش کر سکتے ہیں یا نہیں۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ یہ بڑی ضروری ہے ایڈہاک لیکچررز کی تعیناتی کے سلسلے میں ہے۔ وہ دو دو تین تین سال سے سروس

کر رہے ہیں۔ 31 دسمبر 1975ء تک ان کو فراغت کے نوٹس دیئے جا رہے ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ ان کی تعداد تو یہاں 500 لکھی ہوئی ہے مگر اب تو کچھ اور کہہ رہے ہیں ان کی تعداد نہ بڑھائیں؟

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ تین سال کے لئے کہہ رہا ہوں۔ میں نے تعداد نہیں بڑھائی ہے۔ صرف عرصہ ملازمت بتایا ہے اور یہ کہا ہے کہ ان کو 31 دسمبر 1975ء کے بعد فارغ کیا جا رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وزیر تعلیم نے ان پر یہ قدغن لگائی ہے کہ وہ کوئی آواز نہیں اٹھا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی ایسوسی ایشن بنا سکتے ہیں۔ نہ کوئی representation کر سکتے ہیں۔ نہ ہی کسی اخبار میں کوئی بیان دے سکتے ہیں اور نہ ہی اس سلسلے میں کسی کو approach کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بڑی اہم اور سنگین مسئلہ ہے۔

مسٹر سپیکر۔ مگر اس میں تو بیان کی بات ہے۔ ایسوسی ایشن کی بات نہیں ہے۔ اس کو اتنا محدود رکھیں جتنا کہ اس میں ہے اور اس میں recent occurence کیا ہے۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب حال ہی میں وزیر تعلیم نے یہ قدغن لگائی ہے۔ اور ان کو نوٹس دیا گیا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ اگر وہ قدغن اٹھا لیں اور آرڈر جاری رہیں۔ تو پھر۔۔۔

چوہدری امان اللہ لک۔ نہیں جناب والا۔ آرڈر واپس لے لیں۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ اس سلسلہ میں میں یہ گزارش کروں گا کہ ان لیکچررز کی تعیناتی ایڈہاک طریقہ پر ہوئی تھی اور جب یہ مسئلہ پبلک سروس کمیشن کے سامنے پیش ہوا کہ ہمارے طالب علم اور طالبات کو وہاں پبلک سروس کمیشن میں بھیج دیں۔ تاکہ وہ وہاں سے منظوری لے کر لیکچررز کو جو کہ کالجوں میں پڑی نہیں پر کیا جائے۔ تو اسوقت وقت کا تقاضا یہ تھا کہ ہمارے کالجز سر دست بغیر لیکچررز کے نہ چلیں۔ ہم نے ایڈہاک بنیاد پر کچھ طلبا اور طالبات کو موقعہ دیا تھا کہ وہ وہاں جا کر پڑھانا شروع کر دیں۔ یہ بات کچھ برس تک چلتی رہی یہ تمام 500 سے زیادہ

لیکچرار تھے۔ جب ہم نے ان سے کہا کہ آپ کو پبلک سروس کمیشن سے ہو کر آنا ہو گا۔ تو ان میں سے کچھ لوگ تو وہاں سے ہو گئے۔ باقی اب تقریباً 200 کے قریب ہیں۔ جو کہ ایڈہاک بنیاد پر ہیں۔ باقی نے کامیابی حاصل کر لی ہے۔ ہم نے ان کی مختلف کالجز میں کھپت کر دی ہے۔ اب یہ صرف 200 کا معاملہ رہ گیا ہے۔ اس بات کے پیش نظر کہ ان کو مالی مشکلات نہ ہوں۔ ہم نے وزیر اعلیٰ سے ان کی میعاد 31 دسمبر 1975ء تک بڑھانے کی منظوری لے لی ہے اور انہیں یہ کہا ہے کہ اس عرصہ میں آپ بھی پبلک سروس کمیشن سے اپنے آپ کو اس ملازمت کے اہل کرائیں تاکہ آپ کو مستقل طور پر تعینات کیا جا سکے۔ جناب والا۔ پبلک سروس کمیشن تقریباً 1400 کے قریب طلباء اور طالبات کو کامیاب قرار دے چکی ہے۔ جن کو ہم کالجوں میں بھیج رہے ہیں۔ ان کے جانے کے بعد اگر کچھ نشستیں باقی خالی رہ گئیں۔ تو میں چوہدری امان اللہ لک صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ جو لیکچرار ایڈہاک بنیاد پر ہیں۔ ان کو ہم اس وقت تک ان آسامیوں سے نہیں ہٹائیں گے اور ہم ان کو اس وقت تک ملازمت کا موقع دیں گے جتنے تک وہ اپنے آپ کو پبلک سروس کمیشن سے اس سروس کا اہل ثابت نہ کریں گے۔۔۔۔

مسٹر سپیکر۔ اہل یا نا اہل ثابت نہ کریں گے۔

وزیر تعلیم۔ جی جناب والا۔ بہر حال ان کی مستقل تقرری پبلک سروس کمیشن سے اہل ہونے کی صورت میں ہی کی جائے گی۔ یہ 200 کے قریب ہیں۔ ہمیں یہ بھی احساس ہے کہ انہوں نے 2 یا 3 سال سروس کی ہے اور وہ دو دو تین تین سال سے پڑھا رہے ہیں۔ حالات کی سنگینی کے پیش نظر میں چوہدری امان اللہ لک صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ان کا ہم نوا ہوں اور میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ ان کے ساتھ سختی نہ ہو اور اب پبلک سروس کمیشن شاید 6 ماہ کے بعد یا ایک سال کے بعد پھر نئے امیدواروں کو انتخاب کے لئے بلائے یا نئے کالجز کھلیں اور ایسی جگہیں نکل آئیں۔ تو پھر ہم ان کو بھیج دیں گے۔ اس وقت تک میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم انہیں سروسز سے علیحدہ نہیں کریں گے۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister it is not pressed.

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر۔ کل ہم ایک اہم تحریک التوا زیر بحث لا رہے تھے اور اس کے بعد آپ کی تحریک التوا آگئی تھی۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ آپ نے ابھی ابھی عبدالرحمان جامی صاحب کی تحریک استحقاق کے سلسلے میں تحریک التوا کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ تحریک التوا کا matter بنتا ہے۔ اس کا نمبر 32 تھا۔ لہذا آپ اب اس پر نظر ثانی فرمالیں۔

مسٹر سپیکر۔ آپ تشریف لائیں وہ ہم کر لیں گے۔ کل ہم غالباً 39 کر رہے تھے۔

چودھری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ وہ نمبر 32 عبدالرحمان جامی صاحب کی ہے ابھی جناب نے اس سلسلے میں فرمایا تھا۔

مسٹر سپیکر۔ وہ آپ بھی پڑھ لیں اگر آپ کو اس کا کچھ پتہ چل جائے کہ کن کن کا ذکر ہے۔ کس تاریخ اور کس موقع کا ذکر ہے تو مجھے تمام لکھکر بھیج دیں۔ میں اس کو admit کر لوں گا۔ اس میں نہ ان کا ذکر ہے کہ کن کے متعلق یہ بات ہے نہ اس کا ذکر ہے کہ یہ واقعہ کیا ہوا ہے۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ وہ تو نمبر 39 ہے۔

مسٹر سپیکر۔ ہاں۔ 39 ہے۔ تو یہ کس فاضل وزیر سے متعلق تھی۔

وزیر مال (مسٹر شوکت محمود)۔ جناب والا۔ یہ میرے محکمہ سے متعلق ہے۔

مسٹر سپیکر۔ ہاں۔ آپ جواب دینا چاہتے تھے اور میں نے کہا تھا کہ وقت ہو گیا ہے Thirty minutes are over

وزیر مال۔ جناب والا۔ اس پر میرا پہلا اعتراض تو ٹیکنیکل ہے کہ یہ تحریک التوا بنتی ہی نہیں اور اس سلسلے میں میں آپ کی توجہ مبذول کرالوں گا۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker : No recent occurrence is involved. This is your objection.

Minister for Revenue : I will draw your attention to rule 67(b) which lays down :

> The motion shall relate to a single specific matter of recent occurrence.

Neither it contains a single specific matter nor does it relate to a recent occurrence.

مسٹر سپیکر ۔ single specific matter تو ہو جاتا ہے ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک ہی رجسٹری کا وہ ذکر کریں اگر تو وہ ایک رجسٹری کا ذکر کرتے ہیں تو میں وہیں اس کو خارج کر دیتا ہوں۔

An incident or matter may actually be the subject.

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ انہوں نے جو لفظ استعمال کیا ہے کہ " وہ کم مالیت کی رجسٹریاں پیش کر کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

Mr. Speaker : The word plural has been used. Still the word plural relates to a single matter. So far as the second objection is concerned. I have noted that no recent occurrenc is involved.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں ایک نہیں بلکہ hundreds of rulings ہیں ۔ جس وقت ممبر کو کسی چیز کا علم ہو اس تاریخ سے وہ occurrence شمار ہوگی ۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے "روزنامہ نوائے وقت 11 نومبر" ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ آپ اس کو دوبارہ پڑھیں اگر تو کوئی حکومت کا راز ہو اور اس کا کسی کو پتہ چل جائے یا کسی نے کوئی بات concea کی ہو اور وہ پتہ چل جائے پھر تو آپ کی بات ٹھیک ہے

It now made known. مگر ایسی بات کا ایک عوامی معاملے کو ہر وقت پتہ ہونا چاہیے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ہمیں کیسے پتہ چلے کہ گورنمنٹ مشینری میں کیا ہو رہا ہے جب تک کہ ہمیں کوئی بتلائے نہ ۔ جب تک اخبار میں نہ آئے اور ہمیں علم نہ ہو ۔

Mr. Speaker : A member is expected to be more resourceful than the correspondent of a newspaper.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آج کی سب سے بڑی resources جو ہیں وہ اخبارات ہیں اور باقاعدگی سے ہم پڑھتے ہیں اور ان کا حوالہ دے کر تاریخ دے کر آپ کو بتلاتے ہیں کہ فلاں تاریخ کی اخبار میں خبر آئی ہے اور اس کی base پر ہماری اطلاع ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو خبر ہوتی ہے ۔ کل کو کہیں ایکسیڈنٹ ہو گیا تو آپ کو خبر مل جاتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اور کیا resources ہو سکتے ہیں آپ کا خیال ہے کہ ہم ان کے دفاتر میں کوئی سی آئی ڈی چھوڑیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ ایک constituency کو represent کرتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ constituency کو relate نہیں کرتا ۔

It relates to Department of Government which deals with stamp duty. It has been revealed by a newspaper on 11th November. Is 11th November not recent ?

مسٹر سپیکر ۔ اخبار کی خبر میں اگر ڈیٹ وغیرہ ہے تو وہ کوئی occurrence نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ occurrence کس چیز سے بنے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ occurrence تو وہ بنتی ہے ۔ اس کو آپ دوبارہ پڑھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ وہ general ہے specific نہیں ہے کہ فلاں تاریخ کو یہ واقعہ ہوا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں ۔ اس میں یہ ہے کہ ایک خبر کے مطابق اصل قیمت سے کم مالیت کی رجسٹریاں پیش کر کے حکومت کو مالی نقصان پہنچایا جا رہا ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ اس میں کہیں نہیں کہ یہ واقعہ فلاں تاریخ کو ہوا تھا بلکہ اس میں یہ ہے کہ اس وقت بھی یہ واقعہ ہو رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہو رہا ہے والی بات نہیں ۔ ایک بات جو پرانی چلی آ رہی ہو وہ new occurrence نہیں ہو جاتا ۔ recent occurrence نہیں ہو جاتا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اگر اس بات کا علم اس وقت ہو کہ یہ اس قسم کی کارروائی ہو رہی ہے یا رجسٹریاں پیش ہو رہی ہیں تو فوری طور پر اس سے ہیجان پیدا ہو سکتا ہے اور لوگوں میں پریشانی پیدا ہو سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایسا کوئی واقعہ ہو کہ کچھ لوگ یعنی جو transaction کرتے ہیں وہ اس طرح سٹیمپ ڈیوٹی evade کر رہے ہیں ۔ اس سے صاف ظاہر ہے

It is not of recent occurrence. But it may be still offend to the Minister on some day or occasion. He may take the House into confidence.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک التوا legally اس لیے بنتی ہے

That the Minister has raised two objections. One is that it is not a specific matter.

Mr. Speaker : I am not agreeing with that part of the objection.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ recent occurrence میں اگر آپ کسی ایک وقوعے کے متعلق ذکر کریں گے کہ یہ وقوعہ فلاں تاریخ کو ہوا تھا اور اس کو عرصہ دراز گزر چکا ہے ۔ یہ اعتراض کیا جا سکتا تھا ۔ یہ اس قسم کا معاملہ ہے جو کہ اخبار کے ذریعہ سے خبر کی صورت میں عوام تک پہنچتا ہے کہ فلاں محکمہ میں اس طرح رجسٹریاں پیش کی جا رہی ہیں ۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وقت ختم ہو گیا ہے بلکہ اس واقعہ کا علم کسی وقت ہوا اس لیے اس کو یہ کہنا

that it is not a matter of recent occurrence is not correct.

Mr. Speaker : If the news is correct then it should have been widely known.

Chauhdri Talib Hussain : This interpretation cannot made out of this new item.

مسٹر سپیکر ۔ اس طرح تو روز تحریک التوا آ جایا کرے گی کہ ایک continuous occurence ہے کہ فلاں محکمہ inefficient ہے اور فلاں محکمہ میں generally یہ ہوتا رہتا ہے

Something which is happening since a considerable time and is now continuing is not a recent occurrence.

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ اگر کوئی واقعہ بہت عرصے سے ہو رہا ہو اور اس کے متعلق آپ یہ کہیں گے کہ اگر وہ برائی بھی ہے اور چونکہ دیر سے ہو رہی ہے اس لیے اس کے متعلق بحث نہیں ہونی چاہیے ؟

Mr. Speaker : This is what the law is ?

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ This is not the law.

اگر آپ کو اب علم ہوا ہے اور آپ اس پر تحریک التوا لائیں تو کیا وہ recent occurrence نہیں بنتا؟

Mr. Speaker : One is expected to know.

چوھدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس کی interpretation کا تعلق ہے اس کو اگر correctly interpretation کیا جائے تو اس کو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ

It is not a matter of recent occurrence.

Mr. Speaker : I will hear argument in respect of this adjournment motion toworrow.

چوھدری طالب حسین ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس سلسلے میں آپ سے عرض کروں گا کہ اینیمل ہسبینڈری میں کروڑوں روپے کا غبن ہوا تھا اور آپ نے اس طرح کی تحریک التوا کو admit فرمایا تھا ۔ انکوائری کرائی تھی اور جناب نے بڑی خندہ پیشانی سے قانون کے دائرے کے اندر اسے admit فرمایا تھا۔

مسٹر سپیکر ۔ دیکھیئے اگر کسی جگہ غبن ہو جاتا ہے تو غبن کرنے

والا اس کو چھپاتا ہے۔ یہ ایک particular incident ہے۔ اس کا بعد میں پتہ لگ جانا reveal ہو جانا وہ اور بات ہے

When something which is being done on a large scale by a large number of people is involved, one has not a wait for it to be published in a newspaper.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کل پر رکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوا نمبر 124 ۔ میاں منظور احمد موہل ۔

I will hear arguments to-morrow. Now, according to the agreement between the Leader of House and the Leader of Opposition, adjournment motion No. 124 is being taken up.

محمد الدین ڈوگر ایڈووکیٹ کو نزد تھانہ و عدالت چشتیاں لاٹھیاں مار کر ہلاک کرنا

مسٹر سپیکر ۔ میاں منظور احمد موہل صاحب یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 21 نومبر 1975ء کو بعد از دوپہر تھانہ و عدالت چشتیاں کے بالکل پاس محمد الدین ڈوگر ایڈووکیٹ کو لاٹھیوں سے چھ کس ملزمان عارف وغیرہ نے اس قدر مضروب کیا کہ وہ ہسپتال جا کر جان بحق ہو گئے۔ محمد الدین ڈوگر صاحب نے حق شفع کے کیس میں سول جج صاحب کی عدالت میں چشتیاں اسی روز پیش ہونے۔ مخالف پارٹی کے چھ کس ملزمان نے حملہ کر کے جان بحق کر دیا چشتیاں پولیس نے نہایت سستی کا مظاہرہ کیا۔ قاتل واقعہ کے بعد شہر میں کھلے بندوں پھرتے رہے۔ لیکن انہیں گرفتار نہ کیا گیا۔ ابھی تک صرف دو ملزمان کو گرفتار کیا ہے بقیہ ملزمان کی گرفتاری میں پولیس خاطر خواہ کوشش نہیں کر رہی ہے۔ پولیس کے اس رویہ کے خلاف چشتیاں۔ پاکپتن آباد اور بہاولنگر کی بارایسوسی ایشنوں نے قرارداد مذمت پاس کی ہے۔ محمد الدین صاحب کے سوگ میں عدالتوں میں بھی وکلاء نے کوئی حاضری نہ دی۔ بہاولنگر شہر میں وکلاء نے خاموش جلوس بھی نکالا۔ ضلع بھر کی وکلاء کی ایسوسی ایشنوں نے ضلعی انتظامیہ کو 24 گھنٹے کا نوٹس دے رکھا ہے کہ وہ ملزمان کو بغیر کسی

لیت و لعل کے گرفتار کریں ۔ ورنہ وکلاء برادری سنگین قدم اٹھنے پر مجبور ہوگی ۔ محمد الدین ایڈووکیٹ کے قتل سے ضلع بہاولنگر میں بالخصوص وکلاء برادری میں غم و غصہ پایا جاتا ہے حالانکہ جس روز یہ قتل ہوا ۔ اسی روز ملک کے وزیر اعظم بہاولپور تشریف فرما تھے ۔ انتظامیہ کے سربراہ کی موجودگی میں اس قدر غنڈہ گردی لاقانونیت اور وحشیانہ عمل کا مظاہرہ کیا گیا ہے ۔ جس سے انتظامیہ کا لب الٹھی ہے ۔ لہذا اس پر بحث کی جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں فاضل رکن میاں منظور احمد موہل سے وزیر اعلیٰ نے بات کی ہے اور مجھے بھی کہہ گئے ہیں کہ میں انہیں convey کر دوں ۔ میں ایوان کو حکومت کی طرف سے یقین دہانی کراتا ہوں کہ پنجاب پولیس کو وزیر اعلیٰ نے اس سلسلے میں کارروائی کرنے کے لیے کہا ہے اور فاضل رکن کو یقین دہانی کرائی ہے اور وکلاء کو بھی حکومت نے یقین دہانی کرائی ہے کہ حکومت نے پولیس کے بڑے بڑے افسران کو بھی ہدایات دی ہیں اور اس کے انتظامیہ کے بڑے بڑے افسران کو اس سلسلے میں کارروائی کرنے کے لیے کہا ہے اور ان لوگوں کو گرفتار کرنے کے لیے فوری کارروائی کے احکامات صادر کر دیے ہیں ۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ کی طرف سے میں یقین دہانی کراتا ہوں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ اس یقین دہانی کے پیش نظر میں ضروری نہیں سمجھتا ہوں کہ تحریک پر زور دوں لیکن اتنا ضرور عرض کروں گا کہ یہ کہنے کی بات نہ ہو کیونکہ میں کل وہاں موجود تھا اور تمام ضلع میں کافی خوف و ہراس اور کافی اضطراب پایا جاتا ہے ۔ دن دھاڑے عدالت کے سامنے قتل ہوا جب کہ وہ اپنے فرائض منصبی ادا کرکے باہر آ رہے تھے ۔ اسی جماعت کے خلاف وہ پیش ہوئے تھے اور انہیں سرِبازار قتل کر دیا گیا ۔ اس لیے میں یہ التماس کروں گا کہ پولیس کے افسران کو کہا جائے ۔۔۔۔

Mr. Speaker : Not pressed.

Mian Manzoor Ahmad Mohal : In view of the statement of the Minister I will not press my motion.

پولیس کا جناب حنیف رامے کے مکان کا گھیراؤ اور پریس فوٹوگرافر کے ساتھ بدسلوکی کرنا

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے ایوان کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت لاہور کی اشاعت مورخہ 10 نومبر 1975ء کی خبر کے مطابق پولیس نے مورخہ 9 نومبر 1975ء کو جناب حنیف رامے کے مکان کا گھیراؤ کر لیا ۔ اس واقعہ کی اطلاع ملنے پر نوائے وقت کا فوٹو گرافر فاضل بھٹی موقعہ پر پہنچا اور اس نے فوٹو اتاری ۔ تو وہاں موجودہ پولیس نے فاضل بھٹی کے ساتھ سخت بدسلوکی کی اور اس کا سکوٹر پنکچر کر دیا اور کیمرہ چھین لیا ۔ اس واقعہ سے پنجاب کے عوام میں شدید اضطراب پیدا ہو گیا ہے ۔ صحافت اور صحافیوں پر سخت پابندیاں عائد ہو چکی ہیں اب ان کے ساتھ مجرمانہ حد تک سلوک روا رکھا جا رہا ہے اور صحافتی ذمہ داریاں ایک جرم بن چکی ہیں ۔ عوام میں شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ چکی ہے اور اگر اس واقعہ کو فوری طور پر اسمبلی میں زیر بحث لا کر اس کا حل تلاش نہ کیا گیا تو سارے پنجاب میں صحافی اپنی ذمہ داریوں کو چھوڑنے کے لیے تیار ہو چکے ہیں ۔ جس سے شدید بحران ہونے کا اندیشہ ہے ۔ اس لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر کے اس مسئلہ پر بحث کی جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں کیمرے چھیننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ تصاویر تقریباً تمام اخبارات میں شائع ہوئی ہیں اگر کیمرہ چھین لیا جاتا تو تصاویر کیسے شائع ہوتیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ حکومت اس سلسلے میں انکار کرتی ہے کہ کسی صحافی کے سکوٹر کو پنکچر کیا گیا ۔ بات یہ ہے کہ دفعہ 144 لگی ہوئی تھی اور حنیف رامے صاحب اپنی قیام گاہ سے جلوس کی شکل میں جانا چاہتے تھے ۔ نظم و نسق کو maintain کرنے کے لیے وہاں پولیس کو تعین کیا گیا تھا ۔ حکومت کے نظم و نسق کے سلسلے میں وہاں صحافی رکاوٹ بنے رہے ۔ دوسری بات بھی غلط ہے اور خاص طور پر آج کل جو اخبارات میں حکومت پر تنقید ہو رہی ہے ۔ وہ کسی بھی دور میں نہیں ہوئی ۔ کسی خاص وجہ سے حکومت پر الزام لگائے گئے ہیں میں ان سے انکار کرتا ہوں ۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ جناب والا ۔ میں اس واقعہ میں موجود تھا وزیر قانون کو قانون جاننا چاہیے اگر ہم جلوس کی شکل میں باہر نکلتے ہیں تب دفعہ 144 کی خلاف ورزی تھی ۔ وہاں پر پولیس چار گھنٹے قبل آ چکی تھی ۔ اس صحافی کے دو ٹائروں کے علاوہ فالتو ٹائر بھی پنکچر کیا گیا تھا ۔ میں نے اپنی جیپ میں سکوٹر کو بھیجا ۔ جناب اتنی زیادتیاں ہو رہی ہیں ۔ کیمرے چھیننے کی کوشش کی گئی لیکن میں اور چوہدری ظہور الٰہی بیچ میں آ گئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو کہتے ہیں کہ کیمرہ چھین لیا گیا اور آپ کہتے ہیں کہ کوشش کی گئی اور آپ اور چوہدری ظہور الٰہی درمیان میں آ گئے اور کیمرہ چھیننے سے بچ گیا ۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ جناب یہ جرم نہیں ہے کہ سکوٹر پنکچر کر لیا گیا ۔ محاصرہ کیا گیا ۔ آخر یہ کیا ہو رہا ہے کیوں لا اینڈ آرڈر کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں ۔ یہ کیا حکومت ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہرحال حکومت تو ٹھیک ہے ۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ یہ مسلم لیگ کے دفتر کھلنے سے ڈرتے کیوں ہیں ہم مسلم لیگ کا دفتر کھولنے کے لیے جا رہے تھے ۔

وزیر تعلیم ۔ ہمارا بھی مسلم لیگ سے تعلق رہا ہے ۔ ہم ڈرتے نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میرے عزیز دوست کا اعتراض ہے کہ دفعہ 144 میں پولیس کیوں پہنچی ۔ یہ حکومت کا فرض ہے کہ جب معلوم ہو جائے کہ قانون کی violation ہونے والی ہے اور کچھ لوگ اس کو توڑنا چاہتے ہیں تو حکومت کو لا اینڈ آرڈر maintain کرنے کے لیے ایسے اقدامات کرنے پڑتے ہیں اور پولیس نے کسی کے سکوٹر کو کوئی پنکچر نہیں کیا ہے ۔ پولیس لا اینڈ آرڈر کو maintain کرنے کے لیے تعینات کی جاتی ہے ۔

Mr. Speaker : In view of the denial by the Minister for Law and Parliamentary Affairs that either the camera was taken away or the scooter was punctured and that with the intervention of Mr. Khakwani the camera was saved, it is not admitted.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Point of order Sir. There is one difference. There is hear-say and there is an eye-witness.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کے ساتھ آپ نے 48 بھی لی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ 48 کو کل دیکھ لیں گے ۔

All others go with it. No. 1 goes out.

حافظ علی اسد اللہ نہیں ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کونسی جناب ؟ میں نے بھی لکھ دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو ان کی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ سوال ان کا تھا موشن میری تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اچھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ موشن میں نے دی ہے اور میرا نام تک نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : This will come up at 2.00 p.m.

آدھا گھنٹہ بڑھا دیا گیا ہے اب ہاؤس تین بجے تک چلے گا ۔

Hours are up to 2.30 p.m. The House starts at 9.00 p.m. and goes up to 2.30 p.m.

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو فاضل ممبران کے اظہار پر ہے کہ وقت نو بجے کا رکھا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب ۔ یہ ان کے لیے بھی موزوں ہے ۔ ایک گھنٹہ تو عام طور پر ہوتا ہے اور اگر کسی مسئلہ کی اہمیت زیادہ ہو جائے تو پھر یہ ہوتا ہے کہ وقت بڑھا دیا جائے ۔ اس وقت تو کوئی ایسی بات نہیں ۔ آپ اسے ڈیڑھ بجے کے لیے رکھیں اور ہم اڑھائی بجے تک اسے ختم کر لیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جب کوئی فرق نہیں پڑتا تو فی الحال اسے

ڈیڑھ بجے کے لیے رکھ لیں اور اگر کوئی ایمر جنسی ہوئی تو پھر وقت بڑھا لیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ، تو اسے ہم بعد میں لیں گے ۔ وزیر قانون !

ہنگامی قانون

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ہنگامی قانون (ترمیم) ترقیاتی ادارہ لاہور مجریہ 1975ء

وزیر قانون ۔ میں ہنگامی قانون (ترمیم) ترقیاتی ادارہ لاہور مجریہ 1975ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہنگامی قانون (ترمیم) ترقیاتی ادارہ لاہور مجریہ 1975ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

It will be treated as a Bill and is referred to the concerned Standing Committee, the report to come within a week.

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے تحت قائم کردہ پہلی قومی مالیاتی کمشن کی سفارشات کے متعلق یادداشت

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے تحت قائم کردہ پہلی قومی مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر کیے گئے اقدام کے بارے میں وضاحتی یاد داشت ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے تحت قائم کردہ پہلی قومی مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر کیے گئے اقدام کے بارے میں وضاحتی یاد داشت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

مسودات قانون

مسودہ قانون (ترمیم) مزارعت پنجاب مصدرہ 1975ء

وزیر خزانہ ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم) مزارعت پنجاب مصدرہ 1975ء ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم) مزارعت پنجاب مصدرہ 1975ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is reffered to the concerned Standing Committee, the report to come within a week.

مسودہ قانون نفاذ (بین الاقوامی نظام) اوزان و پیمائش پنجاب مصدرہ 1975ء

وزیر قانون ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون نفاذ (بین الاقوامی نظام) اوزان و پیمائش پنجاب مصدرہ 1975ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی :

کہ مسودہ قانون نفاذ (بین الاقوامی نظام) اوزان و پیمائش پنجاب مصدرہ 1975ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے

چوہدری طالب حسین حاجی محمد سیف اللہ خان مسٹر رؤف طاہر مسٹر لئو حسین منصور مخدوم زادہ سید حسن محمود	میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The Law Minister can seek this Order of the Day.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب ۔ وہ کیسے ۔ وہ تو آپ کرتے ہیں ۔

No one else has the power except the Speaker.

Mr. Speaker : To seek and to grant.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اوزان و پیمائش کے متعلق اصل میں وفاقی حکومت قانون بنا چکی ہے اور اسے صوبوں میں نافذ کرنے کے لیے یہ قانون لایا گیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب سپیکر ۔ کیا اس پر غور شروع ہو چکا ہے ۔

Mr. Speaker : He is only introducing.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ کیا تعارف کرا رہے ہیں ۔ جناب ۔ اسے فی الفور زیر غور لانے کی تحریک پیش کی گئی ہے ۔ اس میں کمیٹی کی رپورٹ آئے گی اور اس پر ہماری ترمیمات ہیں ، وہ ابھی تک ایوان میں نہیں آئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بھی آ جائیں گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ تو پھر وزیر متعلقہ اس کے بعد اپنی تقریر شروع کریں یا ہمیں دیں کہ ہم چھٹی کر دیں ۔ آپ ایک نیا طریق کار شروع کر رہے ہیں ، یہ آپ کس قاعدے کے تحت کر رہے ہیں ۔ آج یہاں ہماری سمجھ سے بالا تر باتیں ہو رہی ہیں اگر آپ ہماری موشن کے بعد اسے لے لیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا ۔ پہلے اس پر عوام کی رائے معلوم کرنے کی کلاز آئے گی اگر وہ منظور نہ ہو تو پھر آپ انہیں کہیں گے کہ وہ اس کے متعلق کچھ کہیں ۔

Mr. Speaker : Any Member who moves anything is entitled. He is speaking on it that it should be taken into consideration at once.

انہوں نے یہی تحریک پیش کی ہے کہ اسے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب ۔ پہلے آپ اس پر ہماری ترامیم پیش کریں گے ۔

Mr. Speaker : Any body who moves he has a right. When there is amendment the amendment is to be moved for consideration. Amendment in this motion has been moved for consideration.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Amendment in this motion is that should not be taken into consideration at once but should be circulated for eliciting public opinion thereon.

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے اس کی مخالفت کی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ اور اس پر ہماری ترامیم بھی ریکارڈ موجود ہیں ۔

Mr. Speaker. It may be.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یقین سے بتا رہا ہوں کہ ہماری ترامیم ہیں جو ابھی تک ایوان میں نہیں آئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ صبح آتے ہی جب دوبارہ آپ نے مجھے اس کے متعلق کہا تھا

I made an enquiry.

تو مجھے بتایا گیا تھا کہ کوئی موشن نہیں آئی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب ۔ میں جو کچھ بتا رہا ہوں یہ بالکل درست ہے ۔

Mr. Speaker. It is a little surprising.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ تو آپ یہ بھی ہونا شروع ہو گیا ہے ، اب ہماری تحاریک بھی غائب ہونا شروع ہو گئی ہیں ۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ میں نے اس پر ترمیم کا نوٹس دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تو ہم اس کی تحقیقات کرا لیں گے ۔ وزیر قانون ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ ایک فاضل ممبر یہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے موشن دی ہے لیکن ان کی بات کو غور سے نہیں سنا جا رہا اور اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں دیا جا رہا ۔ یہ پہلا موقع ہے کہ آپ اس طرح کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ نے کس کو لکھ کر دیا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں نے تمام ترمیمات ایک ہی تاریخ کو دی تھیں اور جب ایجنڈا جاری ہوتا ہے تو یہ بھی موجود ہوتی ہیں لیکن آج یہ ایجنڈے کے ساتھ ہمیں نہیں ملیں ۔

I think it was either 13th or 14th.

مسٹر سپیکر ۔ یہ آئیٹم تو ایجنڈے پر نہیں آئی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ تو ایجنڈے پر تھی ۔ اچھا ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ اس کی رپورٹ کب criculate ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ 20 تاریخ کو ہوتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ ہمیں تو نہیں ملی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے ۔ وزیر قانون ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan. Mr. Speaker Sir, we protest on this procedure duly adopted only to pass the Bill without amendment and without giving proper time.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے یہ ہوتا رہا ہے کہ آپ پورا وقت دیتے رہے ہیں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج 25 تاریخ ہو گئی ہے اور یہ رپورٹ 20 تاریخ کو پیش ہوئی تھی ۔

Chaudhari Talib Hussain. Sir, after all we have to see the agenda and prepare ourselves according to that.

مسٹر سپیکر ۔ اس سے تو یہ بات نہیں بنتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ کوئی ایسا واقعہ بتائیں کہ گزشتہ چار سالوں میں کبھی ایسا ہوا ہو ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ ایک بل پہلے سے ایوان میں پیش ہو چکا ہے اور ابھی اس کی پہلی خواندگی بھی ختم نہیں ہوئی اور آپ دوسرا قانون پیش کر رہے ہیں ، یہ کیا بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کل کا ایجنڈا اٹھا کر دیکھ لیں کہ کیا تھا اور آج کا ایجنڈا بھی دیکھیں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ آپ خود ہی ملاحظہ فرمالیں کہ ابھی تو پہلے بل پر بحث ختم نہیں ہوئی ، پہلی خواندگی ہی ختم نہیں ہوئی ، تو یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کل کا بھی orders of the day دیکھ لیں ۔

If the members don't read Orders of the Day, it is not my fault.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کل کے Orders of the Day پر کب عمل ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہوا ہے یا نہیں ۔

It is a a different thing. I am answering only to the point that there was no notice. What is the legal position now ?

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کل کے آرڈر آف دی ڈے پر آپ نے سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کو نہیں رکھا ہوا ، مگر آپ نے کل اس پر بحث کرائی ۔ آرڈر آف دی ڈے دیکھیں ۔ میں وثوق سے کہہ رہا ہوں ۔ آپ کل کا آرڈر آف دی ڈے دیکھیں ۔

وزیر قانون ۔ میں پڑھ کے سناتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آج بہت زیادہ emphatic ہو گئے ہیں ۔ کل کا آپ دیکھ لیں کہ نمبر 6 کیا ہے ۔ وہ ہے " دی پنجاب بورڈز آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بل 1975ء" ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آج تو لکھا ہوا ہے ۔ کل کا آپ دیکھ لیں ۔

وزیر قانون ۔ جو جناب قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے ، وہ بھی درست نہیں ہے ۔ 24 تاریخ کے ایجنڈے میں یہ بات لکھی گئی ہے کہ ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ دی پنجاب ویشن اینڈ میڈرز (انٹرنیشنل سسٹم) انفورسمنٹ بل 1975ء جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت نے ۔ ۔

Mr. Speaker. Leave it. If you want to say anything when introducing the Bill, please do so.

حاجی صاحب ، میں کل کا ایجنڈا بھیج دوں ؟ یہ آئیٹم نمبر 6 ہے ۔ آپ کہنے کہلوانے پر ہی بیان نہ دے دیا کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس کو آپ نے کل ٹیک اپ کر لیا ہے ، آرڈر آف دی ڈے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج پھر آرڈر آف دی ڈے وہی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ نے کل اس کو تبدیل کر دیا ہے ۔ اس سے پہلے ٹیک اپ کر لیا ہے ۔

Mr. Speaker. But about to-day, that will go on.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جو آرڈر آف دی ڈے آپ نے ترتیب دیا ہے اس کے مطابق کارروائی چلے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر قانون و پارلمانی امور ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ میری تقریر تو آپ مکمل ہونے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اللہ نے چاہا تو آپ کی تقریر مکمل ہو جائے گی ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ اس طریقے سے تو اس ایوان کی کارروائی نہیں چلائی جا سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر یہ بات آپ کے اختیار میں ہو تو ممکن ہے ایسا ہی ہو ۔

Fortunately it does not rest with you alone.

مسٹر رؤف طاہر ۔ لیکن حزب اقتدار اس بات کی دعوت دے رہی ہے کہ اس ایوان کی کارروائی کو نہ چلایا جائے ۔

Mr. Speaker. I say it does not rest with you alone.

مسٹر طاہر رؤف ۔ میرے اختیار کی بات تو نہیں لیکن حزب اقتدار کے بھی بس کی بات نہیں کہ وہ اس ایوان کی کارروائی کو جس طرح چاہے ، چلائے اس ایوان میں یہ نہیں ہوگا ۔

Mr. Speaker. There is nothing irregular or anything against the rules. Minister for Law and Parliamentary Affairs please.

مسٹر طاہر رؤف ۔ جناب سپیکر ۔ یہ کارروائی اس طریقے سے نہیں چل سکے گی اور جو کچھ ہوگا اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بالکل رولز کے مطابق چلے گی ۔

I am not going to accept those threats.

مسٹر طاہر رؤف ۔ میں نہیں چلنے دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس طرح اگر ایک آدمی کے اختیار میں یہ بات آ جائے تو باقی پھر سارا would go unrepresented

مسٹر رؤف طاہر ۔ چند افراد کی بات کریں ۔ پنجاب اس میں کہاں آتا ہے

(قطع کلامیاں)

مسٹر رؤف طاہر ۔ آپ یہاں کوئی ڈرامہ کرانا چاہتے ہیں ۔ ایسی کارروائی یہاں نہیں چلے گی ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ جو الفاظ مسٹر رؤف طاہر استعمال کر رہے ہیں ، اس کی بھی کوئی مثال نہیں ملتی ۔ ۔ ۔

مسٹر طاہر رؤف ۔ اور اس کی بھی مثال نہیں ملتی جو آپ کر رہے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ کہ میں چلنے نہیں دوں گا ۔ اس کی بھی کوئی مثال نہیں ملتی ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ اس لیے کہ یہ غیر جمہوری ہے ۔

وزیر قانون ۔ یہ غیر جمہوری نہیں ہے یہ قانون اور ایجنڈے کے مطابق ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ میں اس میں گزارش کروں گا کہ اگر آپ نے کل اس precedence کے مطابق کارروائی شروع کی ہوتی ، تو ہمیں اندازہ ہوتا کہ آپ آج اس بل کو ٹیک اپ کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کل آپ نے ترمیم دی ہوئی تھی اگر کل میں کر دیتا تو where would have been this objection.
یعنی آج وہ اعتراض ہو گیا اور کل وہ اعتراض نہیں ہو سکتا تھا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس سے پہلے روایت یہی رہی ہے کہ جو بل زیر غور ہو جب تک اس پر بحث ختم نہ ہو جائے ، اس وقت تک دوسرا بل آپ حسب معمول ٹیک اپ نہیں کرتے کیونکہ قانون سازی کے بارے میں آپ کا یہ عمومی رویہ رہا ہے ، آج کی اس خلاف معمول کارروائی کی وجہ سے ہمیں دقت پیش آ رہی ہے جب کہ کسی کو بھی خیال نہ

تھا کہ آج آپ اس قانون سازی کو لیں گے اگر آپ نے کل اس طرح ٹیک اپ کر لیا ہوتا تو اس طرح precedence تبدیل ہو جاتا ۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اس کو بعد میں آج کسی وقت یا کل کسی وقت کر لیں ۔ اس کا precendence آپ تبدیل کر سکتے ہیں لیکن جو بل زیر غور ہے ، جس پر ممبر تقریر کر رہے تھے ، ابھی تک انھوں نے ختم نہیں کی اگر ایک دن بعد یہ پاس ہو جائے تو اس میں کیا فرق پڑے گا ۔

Mr. Speaker. In view of the request of the Leader of Opposition I defer it. Today is 25th and I propose that discussion on the principles would close today because it is the fourth day. Then I will reserve two days for consideration of various sections in the second reading. I accept the suggestion of the Leader of Opposition that discussion on this may be deferred.

(interruptions)

It may even come up tomorrow.

چوھدری طالب حسین ۔ یہ جو بل زیر غور ہے ، جس طرح آپ دوسرا بل لینا چاہتے تھے ، اس کو کل لیا جا سکتا ہے ۔ اس بل کو ڈیفر کیا جا سکتا ہے ۔

Mr. Speaker. I have deferred it now in view of your request.

چوھدری طالب حسین ۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں ۔ جناب والا ۔ لیکن بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کا جو بل اس وقت زیر غور ہے ، یہ نہایت اہم بل ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں جانتا ہوں ۔

چوھدری طالب حسین ۔ اس پر ابھی تک جنرل بحث میں اس طرف سے صرف تین یا چار ممبران نے تقریریں کی ہیں ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ جن لوگوں نے نام دئے ہیں ، ان میں سے تو اب غالباً ایک ہی مقرر باقی رہتا ہے اور وہ آپ رہتے ہیں ۔

Chaudhri Talib Hussain. This is not correct. Mr. Hassan Mahmood is yet to speak.

Mr. Speaker. I called him twice but he was not present in the House. On this account I am not going to budge an inch. I can't wait for the members that they should be present in the House according to their own convenience. No, not at all.

چوہدری طالب حسین ۔ مجھے آپ گزارش کرنے کا موقع تو ضرور دیں گے اور اس کے بعد آپ فیصلہ دیں گے کہ آیا آپ کو یہ تجویز منظور ہے یا نہیں ویسے کسی وجہ سے مجبوری کی بنا پر ایک فاضل ممبر اس وقت ایوان میں موجود نہیں ، اس کو آپ دیکھ کر کہ اس وقت بیٹھا ہوا نہیں ہے ، اسے آپ بلا لیں ۔

Mr. Speaker : This is not correct. Mr. Hassan Mahmood made a request on a particular day that he was leaving the House and that he would come on the next day and participate in the debate. He is very much here you can just ask him. I would request the Leader of Opposition not to make a statement which, to my knowledge, is not correct. Mr. Hassan Mahmood is very much here and he will bear me out that on that day he requested that he was leaving the House and that he could not be called on that day.

Chaudhri Talib Hussain : If you think that the honourable member has lost his chance to participate in the debate because he was not present in the House when he was called upon then I request that my time may be given to him and he should be allowed to speak.

Mr. Speaker: Your right is your right. You can't give him your right.

Chaudhri Talib Hussain : I surrender my right in his favour

Mr. Speaker : There is no question of surrendering. Every member has his own right and he can't surrender it to others.

Chaudhri Talib Hussain : There is no occasion for objection if I .....

Mr. Speaker : There is great objection. Probably, the speaches would have been much shorter if ...

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ اس بات سے سوال نہیں کہ تقاریر لمبی ہوں گی یا مختصر ۔ اس کا اختصار تو بل کی اہمیت پر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اہمیت ہی کے پیش نظر تو

It has taken considerable time.

چوہدری طالب حسین ۔ اس اہمیت کے پیش نظر ...

Mr. Speaker : If somebody would have realised the importance, probably, he would not have been away for two or three days. He would have been very much here and would have heard what other members had to say.

چوہدری طالب حسین ۔ لیکن جناب والا ۔ آپ یہ تو ملاحظہ فرمائیں کہ اگر وہ اس وقت موجود نہ تھے، تو وہ وقت ضائع نہیں گیا ۔ ان کی جگہ کوئی اور مقرر ہو چکے ہیں ۔

Mr. Speaker : Even as a principle, if a member who does not hear what others say I don't propose to permit him to inflict his speech on them.

Chaudhri Talib Hussain : This is not given in any rule.

Mr. Speaker : I know that but still it rests with my discretion. I have to run the House.

Chaudhri Talib Hussain : Your discretion .....

Mr. Speaker : It is a principle accepted throughout the world.

Chaudhri Talib Hussain : About what?

Mr. Speaker : Even in the Budget Sessions in many of the Assemblies, having Parliamentary form of Government, throughout the world, members who do not hear others are not permitted to address the House.

Chaudhri Talib Hussain : Sir, it is not within my knowledge.

Mr. Speaker . I can assure you if it is not in your knowledge. I know it and I am making a positive statement.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب سپیکر ۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے لیے اس وقت موجود ہونا ضروری تھا اور وہ ایوان میں اس وقت موجود نہ تھے اس لیے وہ بول نہ سکے ۔ تو میں نے عرض کیا ہے کہ مقرر کا اضافہ تو ہوگا ، کمی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں، اس طرح نہیں ۔ یہ غیر متعلق بات ہے ۔ مجھے سخت افسوس ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ وہ کس طرح ؟ میں نے عرض کیا ہے کہ میں نہیں بولوں گا ، وہ بول لیں ۔ آپ ان کو بھی بولنے کی اجازت نہیں دیں گے؟

مسٹر سپیکر ۔ میں اجازت نہیں دوں گا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ میں حیران ہوں ...

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی حیرانی کا میں کیا کر سکتا ہوں ۔ یہ اس طرح نہیں ہے ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : To my great surprise I feel to be a victim of your wrath today.

Mr. Speaker : It is not a question of wrath.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Unfortunately, my voice was not good enough and I have been hummidifying for the last two days and, in the mean time, I visited your library and took out previous Acts that this Bill is supposed to substitute. I prepared myself hoping that you will be kind enough to permit me to speak but, I don't know on what grounds you have not allowed me. As far as the speeches made on the floor of this House are concerned, I am well aware of those speeches.

Mr. Speaker : I am grteaful .

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : So, I hope you will change your mind.

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بل 1975ء (بحث جاری)

مسٹر سپیکر ۔ اب بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بل 1975 لیا جاتا ہے۔ مسٹر رؤف طاہر ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے کہ وزیر تعلیم کو اس بل کے ذریعہ سے کنٹرولنگ اتھارٹی بنا دیا گیا ہے ۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ وزیر تعلیم ابھی کنٹرولنگ اتھارٹی نہیں رہیں گے ۔ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب گواہ ہیں ... ...

Mr. Speaker : I would request the hon'ble member to restrict himself to the principles of the bill before the House.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ ابھی تو میں نے ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کا نام ہی لیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب کے نام لینے کی بات نہیں ہے you have gone beyond the bill.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ جب ایک ادارے کے آفیسر کا ... ...

Mr Speaker : That has no relevancy to the present Bill. May I remind the hon'ble Member again that a particular incident which took place under some other legislation has no relevancy to the present legislation. Let us discuss the present bill, which is before the House.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ میں تو محض حوالے کے طور پر عرض کر رہا تھا کہ اس تعلیمی بل کے ذریعہ سے تعلیم کی خود مختاری کو ختم کیا جا رہا ہے ۔ خواہ یہ اختیارات قانونی طور پر وزیر تعلیم کے پاس ہی کیوں نہ ہوں ۔ میں نے عمل سے دیکھا ہے کہ پنجاب ... ...

Mr. Speaker : Mr. Rauf Tahir, may I remind you that it is the principle of this bill which is under discussion and nothing else is under discussion.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اس بل کے ذریعہ سے وہ اختیارات جو وزیر تعلیم کو دیے گئے ہیں ۔ مجھے خدشہ ہے کہ ۔۔

Mr. Speaker : Your fears are not relevant to this bill.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ مجھے یقین ہے ۔۔۔

Mr. Speaker : Even your belief is not relevant. What is contained in the Bill is relevant. Your beliefs and fears are not relevant.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ میں وثوق اور یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں اور اگر میرے یقین پر بھی آپ بات نہیں کرنے دیتے ۔

Mr. Speaker : All what you believe may not be relevant to the present bill. Only what is contained in this bill relevant.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ میں یقین کے ساتھ کہہ رہا تھا اس سے آگے بڑھ کر میں کیا کہہ سکتا ہوں ۔ وزیر تعلیم بھی یہ اختیار استعمال نہیں کر سکیں گے اور ایسی روایات قائم کی جا رہی ہیں ۔۔۔

Mr. Speaker : Now I have to request you to resume your seat. You are going beyond the scope of the present bill.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا اور اگر آپ مجھے تھوڑا سا وقت دیں تو ۔۔۔

Mr. Speaker : How can I allow you to be irrelevant. I have been hearing your irrelevant talks for half an hour even yesterday. You cannot inflict your irrelevant talks upon the hon'ble members.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Point of order. Mr. Speaker Sir, the clauses that pertain to the powers of the Minister in regard to the constitution of the Board or the appointment of the Chairman or the organization and execution, all that is there. Do they become irrelevant ?

Mr. Speaker : They are not irrelevant. But he is not saying that. He is saying somebody else to be the controlling authority. The law makes the Education Minister the controlling authority.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ آپ یہ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ تعلیم اور تہذیب و تمدن کا کس طرح سے چولی دامن کا ساتھ ہے ۔

Sheikh Aziz Ahmad : He is repeating Sir.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ اگر یہ حوصلہ رکھیں، تو شائد کوئی نئی بات بھی آ جائے جناب سپیکر ۔ اگر آپ مجھے وقت دیں تو میں انہیں بتا دوں گا کہ وزیر تعلیم صاحب بھی یہ اختیارات استعمال نہیں کر سکیں گے ... ...

Mr. Speaker : How this is relevant, may I ask you? I would like you to know that if a member is presistantly irrelevant, it is an obligation of the Speaker to request him to resume his seat-

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ تعلیم کا تہذیب و تمدن سے گہرا رشتہ ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اگر کوئی تعلیمی ادارہ قوم کی امنگوں کے مطابق نہ اترے تو وہ قوم کے لیے وبال جان بن کر رہ جاتا ہے میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس بل کے ذریعہ سے ان تمام تقاضوں کو ختم کیا جا رہا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ یہ پچھلے 27 سال میں ایسا نہیں ہوا ۔ انہیں چاہیے تھا کہ یہ ایسا بل لاتے جو ان سے اچھا ہوتا جو پچھلے 27 سال میں پیش کیے گئے اور انہیں قوم کی امنگوں کے مطابق بنانا چاہیے تھا ۔ جناب سپیکر ۔ ہمارے قومی تقاضے یہ ہیں کہ ملک کی پیداوار بڑھے اور آپ کو معلوم ہے کہ قومی پیداوار اس وقت بڑھ سکتی ہے ۔ جب ملک میں تعلیم عام ہوگی اور میں یہ بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ اگر خود مختاری کے ساتھ اس ملک میں تعلیم نہیں ہوگی تو اس ملک میں زرعی اور صنعتی پیداوار نہیں بڑھ سکتی ۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ کسی ملک میں پیداوار بڑھانے کے لیے تعلیم کا ہونا بہت ضروری ہے مگر موجودہ حکومت نے تعلیمی اداروں میں ایک انارکی پھیلا رکھی ہے ۔ ایک انتشار ہے ۔ ایک افراتفری ہے ۔ ہر روز اخبارات ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ ملک کی پیداوار بڑھائی جائے ۔ لیکن جناب والا ۔ میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ساری دنیا جانتی ہے کہ تعلیم کے بغیر پیداوار میں اضافہ نا ممکن ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ایک طرف اس بل کے ذریعہ سے اہل علم ۔ دانشور قسم کے لوگوں کو ختم کیا جا رہا ہے اور

دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ پیداوار کو بڑھایا جائے ۔ جناب سپیکر ۔ اس بل کا جو مقصد ہونا چاہیے تھا وہ مقصد فوت ہو کر رہ گیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اس بورڈ کا جو چیئرمین ہوگا وہ ہم سمجھتے ہیں کہ ایک عالم فاضل ہوگا لیکن جب اس کے سر پر ایک تلوار لٹک رہی ہوگی تو وہ خود مختاری کے ساتھ اپنا کام نہیں کر سکے گا ۔ تو جناب والا ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس طرح سے یہ تعلیم عام ہوگی ۔ لوگوں کو اگر علمی درسگاہوں میں دلچسپی پیدا ہوگی تبھی تو وہ تعلیم حاصل کریں گے ۔ موجودہ حکومت جو صنعتی اور زرعی پیداوار کو بڑھانے کے بلند بانگ دعوے کیا کرتی تھی وہ تمام کے تمام باطل ہوں گے اور اگر موجودہ بل کے ذریعہ حکومت واقعی یہ چاہتی ہے کہ یہ ملک ترقی کرے اور اس ملک کی زرعی اور صنعتی پیداوار بڑھے ۔ تو ان کو چاہیے کہ وہ دانشوروں اور اہل علم لوگوں کی حوصلہ افزائی کرے ۔ حکومت کو قانون اور آئین کی حدود میں ان اساتذہ کو اور دانشوروں کو اور اہل علم لوگوں کی سرپرستی کرنی چاہیے ۔ قانون اور آئین کی حدود میں رہ کر ان اداروں کو خود مختاری دینی چاہیے ۔ لیکن جناب والا ۔ جہاں پر پہرے لگا دیے جائیں ۔ اس بل کے ذریعہ سے ایک خوف طاری کیا جائے ۔ اور ایک تلوار سی لٹکا دی جائے اور ان آفیسرز جو کہ اس بورڈ میں بطور آفیسرز کام کر رہے ہیں ان کے لیے مسلسل غیر یقینی سے حالات پیدا کر دیے جائیں ۔ اس صورت حال اور اس غیر یقینی فضا میں اساتذہ یا بورڈ کے دیگر آفیسران کو کام کرنا پڑے ۔ تو ظاہر ہے کہ اس بورڈ کے باقی ماندہ متعلقہ ادارے جو بورڈ کے دائرے میں ہوں گے ۔ ان کی کیا حالت ہوگی ۔ میں نہیں سمجھتا کہ کسی ملک کی تاریخ میں خواہ وہ کتنی ہی پرانی تاریخ کیوں نہ ہو ۔ ان میں ان درسگاہوں اور اداروں پر اس قسم کے پہرے لگائے گئے ہوں ۔ آپ جانتے ہوں گے کہ انیسویں صدی تک چین میں تمام کے تمام بادشاہوں کے وزرائے کرام اہل علم لوگ ہوا کرتے تھے اس کی کیا وجہ تھی ؟ یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ اہل علم لوگوں کی قدر کرتے تھے ۔ اور جناب والا ۔ چین میں کنشاسا کی وفات کے بعد ان تعلیمی اداروں میں ... ...

Mr. Speaker : I hope that the member would become relevant.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ اس وقت ایسے تعلیمی ادارے اور ایسی درسگاہیں معرض وجود میں آئیں جن کے ذریعہ سے ایسی بنیاد بن گئی کہ تمام

عالم لوگ ۔ تمام اہل علم لوگ اور تمام دانشور لوگ بادشاہ کے قریب ہوتے تھے اور اس وقت کے بادشاہ اہل علم لوگوں کی قدر اور سرپرستی کرتے تھے اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے تھے ۔ جناب والا ۔ وہ تو بادشاہوں کا دور تھا ۔ لیکن اب یہ نام نہاد جمہوری حکومت ہے جو کہ بادشاہوں سے بھی زیادہ اختیارات لینا چاہتی ہے اور نام جمہوریت کا لیتی ہے ۔

اس کے علاوہ آپ یہ دیکھیں گے کہ ہندوستان میں تعلیمی اداروں اور درسگاہوں نے تاریخ میں جس طرح سے جنم لیا ۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ہندوستان میں تعلیم کو ایک علیحدہ محکمہ بنا دیا گیا ۔ اس کو سوسائٹی سے الگ کر دیا گیا ۔ جس کی وجہ ہندوستان میں برہمنوں کی حکومت رہی اور ان کے تعلیمی ادارے اور درسگاہیں انہیں کے ماتحت رہیں ۔ یہی ان کے ذمہ دار تھے اور اس وقت صرف برہمن ہی تعلیم حاصل کر سکتے تھے اور باقی لوگ تعلیم نہیں حاصل کر سکتے تھے ۔ اس بل کے ذریعہ سے یہ بات پیدا کی جا رہی ہے کہ صرف خوشامدی اور چاپلوسی کرنے والے لوگ اس کے چیئرمین ہوں گے جناب والا ۔ اس وقت خوشامدیوں اور چاپلوسی کرنے والے لوگوں کی ایک دوڑ ہو گی ۔ جو کہ چیئرمین کے عہدے کے امیدوار ہوں گے چونکہ کوئی باضمیر ۔ کوئی اہل علم اور دانشور آدمی جو کہ اس کے تمام اسرار و رموز کو جانتا ہو گا ۔ وہ بھی اس چیئرمین کے عہدے دار نہیں بن سکے گا ۔ جناب والا ۔ اس وقت چیئرمین کے عہدے کے لیے رسہ کشی اس بنیاد پر ہوگی کہ بہت زیادہ منظور نظر میں سے کس طریقہ سے کوئی بن سکتا ہے ۔ تو اس وقت جناب والا ۔ علم کی بات ۔ تعلیمی اداروں کی بات ۔ تعلیم کی ترقی کی بات ۔ تعلیم کو عام کرنے کی بات اور دوسری باتیں غلط اور باطل ثابت ہوں گی ۔ کیونکہ اس بل میں کہیں بھی چیئرمین کی قابلیت کا ذکر نہیں ہے ۔ صرف آپ کی وساطت سے میں یہ عرض کروں گا کہ چیئرمین کی قابلیت کا معیار صرف یہ ہو گا کہ وہ بہت زیادہ خوشامدی ہو ۔ اگر اس قسم کے ادارے کا چیئرمین خوشامدی ہو گا ۔ تو ظاہر ہے کہ جو اس ادارے کے ماتحت اور اس بورڈ سے متعلق جو ادارے ہوں گے اور ان میں وہ لیکچرار جو ان مختلف اداروں میں پڑھا رہے ہوں گے ۔ جو اس بورڈ سے ملحق ہوں گے جب وہ یہ دیکھیں گے کہ ان کا سربراہ ایک خوشامدی ہے تو پورے ادارے اور اس ڈویژن سے تعلق رکھنے والے کالجز میں اور

سکولوں میں ایسی فضا پیدا ہو گی ۔ جو کہ ہماری قومی غیرت اور تقاضوں کے منافی ہو گی ۔ اس لیے جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ چیئرمین کے اختیارات کو اس طریقہ سے کیا جائے جس پر ایک باضمیر ۔ اہل علم اور دانشور فخر کر سکے کہ وہ اس بورڈ کا چیئرمین ہے ۔

جناب والا ۔ اس بل میں جس طریقہ سے چیئرمین کی نامزدگی کا طریق کار وضع کیا گیا ہے تو جو چیئرمین ہوگا وہ اپنا سر کبھی فخر سے اونچا نہیں کر سکے گا ۔ میں نے یہ اشارتاً عرض کیا ہے کہ یہ جنگ ۔ یہ تضاد ۔ دو نظریات کے درمیان ہے ۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ تعلیمی درسگاہوں کو یکسر سیاسی کنٹرول میں لیا جائے اور دوسرا نظریہ یہ ہے کہ ان درسگاہوں ۔ ان اداروں اور ان بورڈ کے سربراہوں کو اتنے زیادہ اختیارات دئے جائیں کہ وہ آئینی حدود میں رہتے ہوئے ۔ اپنے اپنے اختیارات کو آزادانہ طریقہ سے استعمال نہ کر سکیں اور یہ جھگڑا تو جناب والا ۔ بہت عرصہ کا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت نے یہ موجودہ بل لا کر یہ بات ثابت کر دی ہے کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں ۔ وہ کہتے نہیں ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں وہ کرتے نہیں ہیں ۔ وہ جو یہ کہتے ہیں کہ طاقت کا سر چشمہ عوام ہیں ۔ وہ اس بل کے ذریعہ سے عوام کی ہر بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں اور وہ یہ بات اس لیے ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ دانشور اور اہل علم لوگ اپنی رائے کے ساتھ آزادانہ طور پر اس بورڈ کا نظام چلا سکیں ۔ جناب سپیکر ۔ یہ دانشوروں اور اہل علم لوگوں کو بھی طاقت کا سرچشمہ ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں ۔ طاقت کا سرچشمہ صرف بورڈ کے معاملات ہیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ اس بل پر کافی سے زیادہ بحث ہو چکی ہے اور جہاں تک irrelevancy اور repetition کا تعلق ہے وہ آپ بھی سمجھ رہے ہیں اور آپ کے نوٹس میں بھی آ چکا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو protract کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ۔ اس لیے میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔ کہ اب question کو put کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جی ۔ مسٹر رؤف ظاہر ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, the question may now be put under Rule 181.

Mr. Speaker : I know that I have fixed to-day for the diccussion of general principles.

Sheikh Aziz Ahmad : Discussion on this motion without fixing any time for the members?

مسٹر سپیکر ۔ وہ اگر اپنے اپوزیشن کے کسی ممبر کو وقت نہیں دینا چاہتے It is up to him. اگر وہ آپس میں کوئی arrangement نہیں کر سکتے تو ٹھیک ہے ۔ جی مسٹر رؤف طاہر ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ جہاں تک اس بل کے دوسرے راہنما اصولوں کا تعلق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس لیے زیر بحث نہیں آسکتے کیونکہ

Authority is the capacity acquired for the excercise of ascendancy over a group.

جناب والا ۔ یہ گروپ جو ہے یا یہ بورڈ جو ہے اس کو محض ایک ایسی کمیٹی کی حیثیت ہوگی جو وزیر تعلیم کے اشاروں پر ناچے گی ۔ جناب سپیکر ۔ میں آخر میں یہ سمجھتے ہوئے عرض کروں گا کہ اس بل کو اس ایوان میں پیش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ تعلیمی شعبوں میں برسراقتدار پارٹی اپنی آمریت قائم کرنا چاہتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں منظور احمد موہل ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں پانچ منٹ بولنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب دیکھتے ہیں مگر اب کچھ مشکل لگتا ہے ۔ کیونکہ وزیر تعلیم صاحب نے بھی اس کا جواب دینا ہے ۔ آپ اس کے بعد کسی اور موقع پر ارشاد فرمائیں ۔ میں 12 بجے آدھ گھنٹے کا الٹرول کرنا چاہوں گا اس کے بعد اگر قائد حزب اختلاف بولنا چاہیں تو بولیں ۔

But I would like to give the floor to the Education Minister at about 1-20 p.m.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ اس میں میرا شمار نہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ اگر اس میں پانچ دس منٹ بیچ میں نکل آئے تو دیکھ لیں گے کہ کس طرح adjust ہوتا ہے ۔

This probability is not excluded.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب سپیکر ۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری اجوکیشن گذشتہ ہفتے سے اس ایوان میں زیر بحث ہے اور اس پر سیر حاصل بحث ہو چکی ہے ۔ تاہم میں ضروری باتوں کی طرف اس معزز ایوان کے ممبران کی توجہ آپ کی وساطت سے مبذول کرانے کی کوشش کروں گا ۔

شائد کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

کیونکہ اصل میں آپنے ایک ہفتہ سے بحث سننا شروع کی ہے ۔ میرے خیال میں آپ بھی سیر ہو چکے ہوں گے ۔ تاہم میں التجا کروں گا اور میں زیادہ آپ کی سمع خراشی نہیں کروں گا بلکہ چند ایک باتیں کروں گا تا کہ میرے باقی ساتھی بھی زیادہ سے زیادہ اس میں شرکت کرکے اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں ۔

جناب والا ۔ میں نے یہ کہا تھا ۔

شائد کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

تو جناب والا ۔ بات یہ ہے کہ تعلیم میری سمجھ کے مطابق یہی ہے کہ ہر ملک میں بنی نوع انسان میں ۔ دنیا میں ترقی کا زینہ شمار کی جاتی ہے اگر کسی ملک میں ذریعہ تعلیم اور تعلیم کا طریقہ کار جو ہے اس انداز سے لاگو کیا جائے جو کہ نئی نسل کے لیے موزوں نہ ہو تو میرے خیال میں وہ تمام طاقتیں ۔ حکومت کی تمام توجہ تمام شعبہ زندگی میں جو بھی وہ کام کرنا چاہے بے اثر ثابت ہوتی ہیں اس لیے سب سے مقدم اور سب سے ضروری جو بات ہے وہ تعلیمی پالیسی ہے ۔ کہ ہم نظام تعلیم کو اس ملک میں کس نہج پر چلانا چاہتے ہیں اور اس کو کیسے لاگو کرنا چاہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں نے اس بل کا ابھی مطالعہ کیا ہے جسے ایوب صاحب نے جسے ہم آمر کہتے ہیں 1961ء میں نافذ کیا تھا ۔ میں نے 1968ء کے بل کا بھی مطالعہ کیا ہے جو کہ ملتان اور سرگودھا سیکنڈری بلوں کی شکل میں منظور کیا گیا ۔ میں نے اس بل کو بھی اچھی طرح سے مطالعہ کیا ہے لیکن میں محو حیرت رہا اور میں یہ سوچتا رہا کہ ہماری موجودہ حکومت جو کہ خاص طور پر ایک منشور لے کر جو کہ عوام کا نام لے کر برسراقتدار آئی تھی ۔ اس میں اور اس موجودہ حکومت میں کیا فرق

ہے۔ کیا تفاوت ہے۔ کون سے جھمیلوں میں میرے دوست پڑے ہوئے ہیں۔ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ ہمیں وہ concept بدلنا ہے جو کہ پہلی حکومتوں نے اس ملک میں لاگو کیا تھا۔ لیکن میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ مکھی پر مکھی ماری گئی ہے اور قطعاً کوئی فرق نہیں ہے۔ یہاں تک کہ کسی قومہ اور فل سٹاپ میں بھی کوئی فرق نہیں ہے کمبرلنگ میں بھی کوئی فرق نہیں ہے۔ جناب والا۔ اگر کسی جگہ پر کوئی فرق آیا ہے تو وہ یہ ہے کہ اس نظام تعلیم کو اور زیادہ غیر جمہوری بنایا گیا ہے۔ یعنی یہ دیکھا گیا ہے کہ پہلے کہاں پر کچھ زیادہ جمہوریت تھی۔ وہ پہلے کون سا ایسا لکتہ تھا جس سے ملک میں تعلیم اچھے طریقے پر چل سکتی تھی۔ ہماری موجودہ حکومت نے اس کی بھی پر ممکن کوشش کی ہے کہ کس طرح سے اسے ختم کر کر دیا جائے تا کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

جناب والا۔ میرے خیال میں جب تک تعلیم صحیح معنوں میں نہیں چلے گی یا نہیں چل سکتی اس وقت تک جمہوریت پروان نہیں چڑھ سکتی اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ہماری موجودہ حکومت جمہوریت سے مخلص ہوتی۔ جمہوریت کے ساتھ صحیح ہوتی تو یہ باتیں قطعاً نہیں ہو سکتی تھیں جو کہ ایوب صاحب (جسے ہم آمر کہتے ہیں) کے دور میں اس کے بلوں میں اس کے آرڈیننسوں میں تھیں ان کو بھی آپ نے کس طرح limit کر دیا ہے میں یہاں مثال دینا چاہتا ہوں کہ پہلے جو بورڈ تھا وہ ہر ایک تقرری کر سکتا تھا۔ اس پر قطعاً حکومت کی کوئی restriction نہیں تھی لیکن آپ نے یہاں دیکھا کہ بورڈ جو ہے وہ کچھ با اختیار ادارہ بنے گا لیکن آپ نے تنخواہ کی limitation لگا دی کہ 150 روپے سے جو اوپر تنخواہ دار ہوں گے ان کو اگر ملازم رکھنا ہوگا تو وہ نہیں رکھ سکے گا بلکہ آپ سے منظوری لینی ہو گی اور آج یہ تجربہ بتاتا ہے آپ کا ماضی بتاتا ہے۔ آپ کا چار سال کا دور حکومت بتاتا ہے۔ اس میں میں ان کو بھی رعایت نہیں دینا چاہتا جو پہلے یہاں بیٹھتے تھے اور آج کہیں اور چلے گئے ہیں یا کسی طرح کی کوئی اور بات کرتے ہیں۔ وہ بھی اسی طرح کے ذمہ دار ہیں کیونکہ یہ بات قطعاً لا حاصل ہے کہ چند دن اگر اقتدار میں رہیں۔ حکومت میں رہیں اس وقت تو کچھ نہ کہیں لیکن جب اس طرف آ جائیں تو پھر وہ جمہوریت کے علمبردار بن جائیں۔ میرا قطعاً رویہ

سخن کسی کی طرف نہیں ہے ۔ لیکن میں اصول کی بات کرتا ہوں اور اگر کل کو ہم اس طرف والوں کو پھر موقع ملتا ہے ۔ اس طرف جانے کے لیے تو پھر میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں پھر عقل اور ہوش کام سے لینا چاہیے ۔ اقتدار کے نشے میں آ کر پھر ہم یہ تمام صورتیں فراموش نہ کر جائیں ایسا نہ ہو کہ پھر وہی بیوروکریسی کا چکر ہو اور نوکر شاہی کی لائن ہو اور ہم اپنے mind کو apply نہ کریں اور جو وہ بھیج دیں اس کے مطابق عمل کرتے جائیں اور اس ملک کی گاڑی کو چلانے کی کوشش کریں ۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ گاڑی دھکوں اور دھکیلنے سے نہیں چلے گی ۔ بلکہ اس وقت چلے گی جب اس کا انجن صحیح ہوگا اس میں اپنی ہمت ہوگی ۔ اگر اس طرح گاڑی کو چلانے کی کوشش کریں گے تو یہ صرف چند میل سفر کر سکتی ہے ۔ لیکن یہ لمبی مسافرت طے نہیں کر سکتی ۔ جس طرح یہ ملک معرض وجود میں آیا اور جن کے لیے آپ الیکشن میں منتخب ہو کر اس ایوان میں پہنچے تھے ۔ جناب والا ۔ میں ذکر کر رہا تھا کہ تعلیم ایک ضروری بات ہے ۔ تعلیم کے بغیر جاہل ان پڑھ غیر مہذب اور غیر ترقی یافتہ قومیں کسی طرح بھی اپنی حکومت اور اپنے ملک کو صحیح طور پر نہیں چلا سکتیں اس کے لیے میں عرض کر رہا تھا ۔

Not gold but only men can make the people great and strong.

وہ کون سے لوگ ہوں گے جو اپنی قوم کو مضبوط بنا سکتے ہیں ۔ وہ وہی ہوں گے جو تعلیم یافتہ ہوں گے ۔ جن کی تعلیم صحیح بنیادوں پر عمل ہو گی ۔ اگر ابتدا غلط ہو گی تو وہ آپ کے ملک اور قوم کو مضبوط اور توانا نہیں بنا سکتے ۔ یہ ثانوی تعلیمی بورڈوں کی پرائمری سے میٹرک کی تعلیم کے اور ایف اے کی تعلیم کے لیے نہایت ضروری ہے ۔ جس میں قوم کی نئی نسل بنا کرتی ہے ۔ پرائمری تعلیم بچوں کی تعلیم نہایت ضروری ہے اس وقت بچوں کو پتہ نہیں ہوتا کہ کیا کرنا ہوتا ہے اور کیا نہیں کرنا ہوتا ۔ پرائمری کے بعد ثانوی تعلیم ہے اس میں بچہ شعور حاصل کرتا ہے اس میں وہ دیکھتا ہے کہ اس نے کس طرف جانا ہے اور کون سی لائن اختیار کرنی ہے ۔ کون سا نظام تعلیم پروان چڑھانا ہے ۔ اس حالت میں اس بل کے تابع وہ نشو و نما پائیں گے ۔ میں یہ بلا جھجک کہنا چاہتا ہوں کہ جناب والا ۔ بل میں جو باتیں ہیں وہ کسی مہذب ۔ قوم کو زیب نہیں دیتیں ۔ اس میں جس ہیئت حاکمہ کنٹرولنگ اتھارٹی

کا ذکر کیا گیا ہے میں یہ مانتا ہوں کہ وزیر تعلیم خود ایم۔ اے ہیں یہ اس میں اپنا mind apply کر سکیں گے۔ لیکن کسی وقت بھی کوئی اور وزیر تعلیم آ سکتا ہے اور وہ ان منتخب نمائندوں میں سے ہی آ سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی میٹرک پاس وزیر آ جائے اور جناب والا۔ اس کے پاس اتنے اختیارات کسی طرح بھی زیب نہیں دیں گے اور نہ تو وہ صحیح معنوں میں کام کر سکے گا اور نہ ہی ان اختیارات کو صحیح معنوں میں استعمال کر سکے گا۔ میں نے ابتدا میں ہی کہا تھا کہ تعلیم ہی وہ ذریعہ ہے جس سے قوم بنتی ہے اور صحیح معنوں میں فیصلے کر سکتی ہے اس لیے موجودہ وزیر تعلیم یہ کریں اور میرے خیال میں یہ بھی نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ گزشتہ چار سال کی مثال ہمارے سامنے ہے جب بھی اختیارات ملتے ہیں ان کا استعمال صحیح نہیں کیا جاتا یہ ہمارے ملک کی بدقسمتی اور بد نصیبی ہے۔ جسے بھی اختیارات ملے ہیں جو بھی برسراقتدار آیا ہے اس نے ان اختیارات کو صحیح استعمال نہیں کیا۔ بات یہ ہے کہ اس سے پہلے ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ جو نظام تعلیم ہمارے ملک میں لاگو ہے اس کی حقیقت کیا ہے جناب والا۔ بدیشی حکمران نے جو غیر ملکی تھے جو افرنگی تھے انہوں نے یہاں آ کر سب سے پہلے یہ سوچا کہ ہم اس قوم کے تشخص اور اس کی حمیت کو کس طرح تباہ و برباد کریں۔ لہذا انہوں نے ایسی لائن پر سوچا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ مسلمان قوم خاص طور ہندوستان میں ایک ایسی قوم ہے جو کبھی بھی غیر ملکی حکمرانوں کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ انہوں نے 1857ء کا انقلاب دیکھا اس طرح تمام باتیں ان کے سامنے تھیں۔ وہ چاہتے تھے کہ اس قوم کو کس طرح سے ختم کیا جائے۔ لہذا ان کے دماغ میں یہ بات آئی کہ نظام تعلیم کو اس نہج پر چلایا جائے جس کے ذریعے آنے والی نسل اس طرح سے خراب ہو جائے کہ اس میں صحیح معنوں میں قومی تشخص پیدا نہ کیا جا سکے جس کی کسی قوم کو ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ اصول اپنایا تعلیم کے ماحول کو آپ سے بہتر کوئی شخص نہیں جانتا۔ یہ تمام کاروبار اسی ملک کے عوام کے ہاتھ میں ہوتا ہے حکومت کی سربراہی حکومت کا کنٹرول اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ یہ حکومت عوام کے ساتھ مخلص نہیں۔ چونکہ تعلیم ہی ایک ایسا شعبہ زندگی ہے جس کے متعلق ہر شخص کی خواہش ہے کہ اس کے بچے صحیح معنوں میں تعلیم حاصل کر سکیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صحیح معنوں میں نظام تعلیم کو نہیں چلاتا

چاہتے اس لیے آپ بد یشی حکمرانوں کی طرح جس طرح انہوں نے کیا تھا آپ بھی انہیں لائنوں پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں اس کے بعد انہوں نے سب پہلے 1882 میں کوشش کی کہ قانون کے ذریعے ان کے مزاج کے خلاف تعلیم دیں۔

مسٹر سپیکر۔ اب principles of the bill پر آ جائیے۔

Reference would be very much relevant but the details can not be relevant.

میاں منظور احمد موہل۔ میں کوشش کر رہا ہوں اور میرے بولنے کی رفتار بھی تیز ہے کہ جتنی باتیں میں نے دو گھنٹے میں کہنی ہیں وہ آدھ گھنٹے میں کہہ دوں۔ جناب والا۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ بد یشی حکمرانوں نے کوشش کی کہ اس قوم کے نظریے کو بدلا جائے اور آپ کے مزاج کو بدلا جائے میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ وہ اس بارے کسی حد تک کامیاب بھی ہوئے۔ انہوں نے آپ کے تشخص کو بدلا۔ اس کے بعد جناب والا۔ ہمارا ملک پاکستان معرض وجود میں آیا اور آپ جانتے ہیں کہ اس کے حکمران کون بنے وہی لوگ جو اس بد یشی حکمرانوں کے چیلے جانتے تھے جو جاگیر دار طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور اسی کے سائے تلے پروان چڑھے تھے۔ جناب والا۔ انہوں نے اس نظام تعلیم کو اپنی لائنوں پر چلانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد میں عرض کروں گا کہ ایک فوجی حکومت آئی اور اس نے بھی اسی کو جاری رکھا اور قطعاً تبدیلی نہیں کی۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ ہم تو بہت اچھے پروگرام لے کر آئے ہیں اس حکومت نے لوگوں کو کیا کہا تھا۔ ہم اس ملک میں آ کر پرانی قدریں اور وہ قدریں جو استحصالی قدریں تھیں جس نے عوام کا استحصال کیا تھا ہم نے کہا تھا کہ ہم اس کو جڑوں سے اکھاڑ دیں گے اور ایسی قدریں دیں گے جن میں غریب عوام کو فائدہ ہوگا میں نہایت ادب سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا کبھی آپ نے اس طرف کوشش کی ہے کیا آپ نے اپنے دماغ کو اس طرف apply کیا ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنی میٹنگ میں اس کو زیر بحث لاتے۔ کیا انہوں اس بل کو پڑھا بھی ہے اور باقی وزرا صاحبان جن پر اجتماعی طور پر فرداً فرداً جواب دینے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیا انہوں نے study کی ہے۔ کیا انہوں نے پچھلے بل کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا ہے اور انہوں نے کوئی ایسے بات دیکھی ہے جو عوامی رنگ کی ہو۔ میں یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر تعلیم جب اپنی تقریر کریں تو ہمیں بتائیں کہ یہ

وہی ایوب آرڈیننس 1961 اور 1963 کے نہیں ہیں۔ آپ نے کون سا تیر مارا ہے۔ کون سا تغیر لایا ہے۔ آپ نے صرف یہ کہا ہے کہ ان تمام کو اکٹھا کر دیا ہے۔ وہ پہلے علیحدہ علیحدہ تھے پنجاب بورڈ۔ سرگودھا بورڈ۔ ملتان بورڈ۔ بہاولپور بورڈ۔ راولپنڈی بورڈ۔ آپ نے ان تمام کو اکٹھا کر دیا ہے۔ اس میں آپ نے کون سی جدت پیدا کی ہے۔ آپ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ نظام تعلیم کو نئی لائن پر چلاتے۔ یہ آپ تسلیم کریں گے کہ ہم سے بڑی عمر والے لوگ میرے خیال میں اصلاح کی راہ پر نہیں آ سکتے آپ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ نئی نسل کو نئے طریقوں سے پروان چڑھائیں اور ان کو صحیح طور منظم کریں۔ تا کہ جب وہ جوان ہوں اور عنان حکومت سنبھالیں یا مختلف شعبہ ہائے زندگی میں جائیں تو وہ اس ملک کو صحیح نہج پر چلا سکیں اور صحیح راستے پر قوم کو ڈال سکیں۔

جناب والا۔ میں چاہتا ہوں کہ باقی دوست بھی اس بل کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اب تو یہی بات خیال ہوتی ہے کہ جوں جوں ہم لوگ کہتے ہیں کہ ہم ترقی یافتہ ہو گئے ہیں، ہم تعلیم یافتہ ہو گئے ہیں، تعلیم کا فی صد زیادہ ہو گیا ہے، میں اس بارے میں یہ کہوں گا کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ یعنی یہ مرض بڑھتا جاتا ہے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جوں جوں روشنی ہوتی ہے۔ اور کسی طرح سے چلا جاتا ہے۔ روشنی تو ہے، آپ کے اعلانات تو ہیں کہ کالج کھل گئے ہیں، سکول کھل گئے ہیں، ہم نے تعلیم پر اتنا روپیہ خرچ کر دیا ہے، بجٹ کا سب سے زیادہ حصہ تعلیم کے لئے رکھا گیا ہے لیکن اس کا نتیجہ کیا ہے۔ عوام نتیجہ سے خوش ہوتے ہیں۔ عوام یہ بات سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ موجودہ حکومت نے اس کا کیا نتیجہ نکالا ہے۔ تو میرے خیال میں اس کا نتیجہ صفر ہے۔ آپ نے کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں کیا۔ ہاں۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب ووٹنگ ہو گی تو آپ کی اکثریت ہے، آپ جیت جائیں گے۔ لیکن حقیقی جیت وہ ہے کہ اگر آپ عوام کے دل جیت جائیں۔ میں حقیقت میں کہتا ہوں کہ عوام آپ کے ساتھ نہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ آپ صحیح معنوں میں جن باتوں کے لئے یہاں پہنچے تھے آپ وہ کردار ادا نہیں کر رہے بلکہ۔ وہی بے ڈھنگی چال جو پہلے تھی سو اب بھی ہے۔ جو پہلی حکومتوں

کا دستور تھا۔ اسی طرح آپ چل رہے ہیں۔ اس سے آپ کا نقصان ہوگا۔ میں آپ کے بھلے کی بات کر رہا ہوں اگر آج بھی آپ راہ راست پر آجائیں، آج بھی آپ حقیقت کو تسلیم کر لیں اور جو عوام چاہتے ہیں۔ آپ ان کے سامنے سرتسلیم خم کر لیں تو میرے خیال میں یہ آپ کی حقیقی جیت ہو گی، شکست نہیں ہوگی کیونکہ شکست وہ ہے جب آپ یہاں جیت جائیں لیکن عوام کے دل نہ جیت سکیں اگر آپ یہاں ہار جائیں لیکن عوام کے دل جیت جائیں تو یہ آپ کی حقیقی جیت ہوگی۔۔۔۔

مسٹر نذر حسین منصور۔ جناب سپیکر۔ کورم نہیں۔

مسٹر سپیکر۔ گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی) کورم ہے۔ میاں منظور احمد موہل۔

میاں منظور احمد موہل۔ جناب سپیکر۔ آپ زیادہ دور نہ جائیے۔ آپ اس وقت کو دیکھیں کہ جب آپ سکول جایا کرتے تھے۔۔۔۔

(قہقہہ)

۔۔ میں آپ کو زیادہ دور نہیں لے جانا چاہتا۔ آپ وہ زمانہ یاد کریں کہ اس وقت تعلیم کسطرح تھی اور اساتذہ کیطرح پڑھایا کرتے تھے۔ طلبہ کسطرح تعلیم میں دلچسپی لیا کرتے تھے اور حکومت اس میں کسطرح مخل ہوا کرتی تھی اور آج کا بھی آپ اپنے ذہن میں تصور کریں کہ یہاں آئے روز کیا ہوتا ہے۔ ہماری صوبائی وزارت تعلیم کو آئے روز سرکلر جاری کرنے پڑتے ہیں کہ جلسے میں فلاں حضرات نہ جائیں۔ وہاں پر کون نہ جائے؟ وہاں پر حزب اختلاف والے نہ جائیں لیکن اس کے ساتھ ہی میرے خیال میں وہ بھی رکھنا چاہیے تھا کہ برسر اقتدار جماعت کے لوگ بھی نہ جائیں تو زیادہ بہتر ہوتا۔ تو یہ وہ قدغنیں اور وہ خیالات ہیں۔۔۔۔

مسٹر سپیکر۔ آپ اس بل کی طرف آئیں۔

میاں منظور احمد موہل۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے ترقی معکوس کی ہے، ہم نے قطعاً کوئی ترقی نہیں کی اور یہ بل اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ۔۔۔۔

مسٹر لذر حسین منصور ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ ان کی بات بڑی متعلقہ اور صحیح تھی۔ جناب وزیر تعلیم نے تو اپنا داخلہ بھی درسگاہوں میں بند کر دیا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ بہت بہت شکریہ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب۔ میں کہہ رہا تھا کہ "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"۔ کیونکہ عطار صاحب تو موجود ہیں لیکن میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں جو ان کے کہنے کی ہے۔۔۔۔

مسٹر سپیکر ۔ کم از کم عطار کے مقابلے میں جو دوسرا ہوتا ہے آپ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا۔ انہوں نے عطار کا تو ذکر کیا ہے لیکن عطار کے لونڈے کا ذکر نہیں کیا۔

(قہقہہ)

میاں منظور احمد موہل ۔ میرا خیال ہے کہ ایسی باتیں وزیر تعلیم کو ہی زیب دیتی ہیں۔۔۔۔

(قہقہہ)

وزیر تعلیم ۔ میں نے تو شیخ سعدی کی بات کی ہے اور یہ انہیں اچھی نہیں لگی۔

مسٹر سپیکر ۔ کسی کی بات کی ہے لیکن بہر حال کی تو ہے۔

میاں منظور احمد موہل ۔ یہ باتیں ان کے منہ سے ہی اچھی لگتی ہیں۔۔

(قہقہہ)

۔۔۔۔ تو میں آپ کی توجہ اس بل کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کیونکہ طلبہ ایک ایسی قوت ہیں جن کا اس بل کے ساتھ لازم و ملزوم کا تعلق ہے، وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتے اور یہ ان کے لئے لازمی کیا گیا ہے، یہ بل ان کی تعلیم کو چلانے، ان کی درسگاہوں کو چلانے کے لئے اور ان کے اساتذہ پر کنٹرول کرنے کے لئے لاگو کیا گیا ہے۔ اس لئے وہ اس سے علیحدہ نہیں

کئے جا سکتے لیکن کیا میں یہ پوچھنے میں حق بجانب ہوں کہ آپ نے طلبہ کے لئے اس بل میں کوئی بھی بات کی ہے ، قطعاً کوئی بات نہیں کی حتیٰ کہ انہیں نمائندگی بھی نہیں دی گئی ۔ ان کا کوئی نمائندہ بھی اسمیں نہیں لیا گیا ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ ابھی میاں منظور احمد موہل فرما رہے تھے کہ اس میں طلبہ کو کوئی نمائندگی نہیں دی گئی ۔ پہلے انہیں یہ اعتراض تھا کہ اگر کوئی وزیر تعلیم ان پڑھ آجائے تو وہ اپنے اختیارات نہیں چلا سکے گا ۔ کیا ان کے خیال میں ایک نوبی جماعت کا طالب علم ایڈمنسٹریشن چلا سکے گا ؟ خدا را کچھ تو خیال کیجئے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ طلبہ کے متعلق کہا گیا ہے ، انہیں جو نمائندگی دینی ہے یہ ایڈمنسٹریشن چلانے کے لئے نہیں دینی ۔

وزیر قانون ۔ تو پھر وہ کس بات کی نمائندگی کریں گے ؟

مسٹر نذر حسین منصور ۔ وہ اپنے طبقے کی نمائندگی کریں گے ۔

Mr. Speaker : He is there to answer.

میاں منظور احمد موہل ۔ چونکہ وزیر تعلیم کنٹرولنگ اتھارٹی ہیں تو ہم چاہتے تھے کہ تمام اختیارات ایک ہی اتھارٹی میں مرکوز نہ کر دیئے جائیں اور اس میں طلبہ کو نمائندگی دینے سے ہمارا مقصد یہ تھا کہ انہیں پتہ چلے کہ ان کے کیا مطالبات ہیں ، ان کو کیا تکالیف ہیں اور وہ کیا چاہتے ہیں ۔ بس محض یہی بات ہے ۔ اس لئے اگر ان کے ایک یا دو نمائندے بھی رکھ لئے جاتے تو میرے خیال میں یہ زیادہ بہتر تھا کیونکہ طلباء کے بغیر اور کے ان مفاد کو پیش نظر رکھے بغیر کوئی بھی حکومت صحیح معنوں میں حکومت کہلانے کے مستحق نہیں کیونکہ یہی وہ نسل ہے جس نے آئندہ ان تمام جگہوں کو پر کرنا ہے جہاں آج عمر رسیدہ لوگ ہیں ۔ یہی لوگ آج سے دس سال بعد ہر شعبہ زندگی میں جانے والے ہیں ۔ اس لئے ہم نے انہیں صحیح تربیت دینی ہے کیونکہ تربیت ہی کسی قوم کا آئینہ ہوتا ہے جس میں اس قوم کی صحیح شکل نظر آتی ہے ۔ تو آپ ملاحظہ کیجیے کہ جس ملک میں بھی کوئی تحریک چلی ، آپ ایوب صاحب کا وقت دیکھ لیں ، راولپنڈی کے کے لیکنیکل کالج کو دیکھیں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس طرف نہ جائیں ، آپ اس بل کے اصولوں کی طرف آئیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں آپ کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب ۔ میں کبھی ناراض نہیں ہوتا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ تو ایک بات جو میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اس بل کے ذریعے سے عدالتوں کو کوئی اختیار نہیں دیا گیا کہ اگر کسی ملازم کے ساتھ کوئی ناانصافی ہو ، بورڈ نے کی ہو یا چیئرمین نے کی ہو یا اس ادارے نے کی ہو جہاں وہ ملازم ہے ، تو اس کا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ کسی بھی عدلیہ کا دروازہ کھٹکھٹا سکے ۔ اس بل کے ذریعے اس کو بند کر دیا گیا ہے اور کسی بھی جمہوری ملک کے شایان شان بات نہیں ۔ کیونکہ جب بھی کسی کو کسی سے کوئی تکلیف محسوس ہوگی تو آپ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ وہ کسی ایسے ادارے کے پاس جائے گا جو غیر جانبدار ہو ، جس کا کسی سے قطعاً کوئی تعلق نہ ہو ۔ اس لئے اس اس بل میں یہ جو شق رکھ دی گئی ہے اس سے رہا سہا اعتماد جو ہم سمجھتے تھے ختم کر دیا گیا ہے ۔ اب اس میں یہ رکھ دیا گیا ہے کہ جو کچھ بھی یہ ادارہ آپ کو کہے گا ، آپ کو اس پر آمنا و صدقنا کہنا پڑے گا کیونکہ آپ کی کسی عدالت میں کوئی بھی شنوائی نہ ہوگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اندازاً کتنا وقت لیں گے ؟

میاں منظور احمد موہل ۔ میرے خیال میں بارہ بجے تک ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں مجھے حاجی صاحب کی بات اچھی طرح یاد ہے جو چند روز ہوئے ، اسی ہاؤس میں اسی بل کے متعلق کہی تھی کہ اس میں نہ تو مجالس قائمہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور نہ ہی رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کیا جاتا ہے ۔ مجالس قائمہ میں بھی ہم جانتے ہیں کہ حکمران پارٹی کی اکثریت ہوتی ہے ۔ وہاں اگر حزب اختلاف کے دوست ہوں گے تو وہ dissenting note لکھ سکتے ہیں ۔ لیکن اصل dissenting note عوام کا ہوتا ہے ۔ اگر ساری قوم ہی اس کے خلاف dissentin note لکھ رہی ہو تو میرے خیال میں آپ کو سر تسلیم خم کرنا چاہیے کیونکہ اسی میں شان

ہوتی ہے۔ اس بل میں کوئی ایسی بات نہیں جو کہ عوام کے فائدے کے لئے ہو۔ ملازمین بھی تو عوام کے دائرے میں ہی آتے ہیں۔ ٹھیک ہے، وہ ایک طرح سے ملازم ہیں۔ لیکن جب وہ اپنے فرائض ادا کرکے اپنے دفاتر سے باہر آتے ہیں تو وہ بھی آپ کے ملک کے عوام ہی ہوتے ہیں۔ ان کے خلاف آپ نے اس بل میں جو رکاوٹیں کھڑی کی ہیں وہ آپ کو زیب نہیں دیتی۔

اس بل میں ایک ایسی بات بھی کی گئی ہے جو میرے خیال میں بڑی ناگوار ہے۔ آپ نے بورڈ کو اختیار بھی دیا ہے کہ وہ عطا شدہ ڈپلومے یا ڈگریاں بھی واپس لے سکتا ہے۔ یہ بات آج تک کسی جمہوری ملک میں لاگو نہیں ہوئی۔ آپ کو کم از کم اس بارے میں تو جواب دینا چاہیے کہ کن وجوہات کی بنا پر وہ ڈپلومے یا ڈگریاں جو ایک دفعہ دے دی گئیں، واپس لینے کا اختیار دیا ہے۔ وہ کس لحاظ سے واپس لیں گے؟ کیا اس بات پر کہ وہ آپ سے سیاسی مخالفت رکھتا ہے؟ یا اس کا کوئی رشتہ دار یا بھائی آپ سے سیاسی مخالفت رکھتا ہے؟ میرے خیال میں یہ باتیں آپ کے لئے قابل تحسین نہیں۔ اس سے برا اثر پیدا ہوتا ہے۔ میں مانتا ہوں۔ اگر آپ کہیں کہ ہمارا تہیہ ہے کہ ہم ان کا غلط استعمال نہیں کریں گے تو بھی دودھ کا جلا چاچھ پھونک کر پیتا ہے۔ عوام نے دیکھا ہوا ہے کہ کیا انداز حکمرانی ہے۔ آپ سے پہلے کی حکومتوں نے کس طرح سے نظام کو چلایا ہے؟ کس طرح سے victimization کی ہے۔ جو شخص اپنے ضمیر کے مطابق کام کرتا ہے، چاہے وہ کتنا ہی efficient اور لائق کیوں نہ ہو، اگر وہ آپ کی ناجائز خواہشات کی تکمیل نہ کرے یا آپ کو خوش نہیں کر سکتا تو آپ اس کو ایک منٹ میں ملازمت سے ہٹا دیتے ہیں۔ یہ انصاف کی بات نہیں۔ اگر آپ حقیقت پسندی کا ثبوت دیں تو کوئی قانون قطعاً برا نہیں ہوتا۔ لیکن اس کو apply کرنے کے لئے ایسا ادارہ ایسی ذات چاہیے جو کہ شک و شبہ سے بالا تر ہو جو خواہ مخواہ کسی کو تنگ، یا پریشان نہ کرے یا اس قسم کے حربے استعمال نہ کرے۔ لیکن جناب والا۔ ہمارے ملک کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ یہاں یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس آدمی کا تعلق کس کے ساتھ ہے؟ اس کا بھائی کون ہے یا کہ اس کے کوئی عزیز و اقارب کسی جگہ ہمارے سیاسی مخالف تو نہیں؟ اگر ایسی کوئی بات نوٹس میں

آجائے، تو جس طرح مکھن سے بال نکالا جاتا ہے، بالکل اسی طرح اس کو نکال دیا جاتا ہے۔ اس کی دیانت داری اور کارکردگی کو نہیں دیکھا جاتا۔ اس کے مقابلے میں اگر کوئی شخص بد دیانت ہو، پرلے درجے کا نااہل ہو، کوئی کام نہ جانتا ہو۔ لیکن وہ ہمارے وزرا کی چاپلوسی اور خوشامد کرنے والا اور آگے پیچھے دوڑنے والا ہو، اس کے عزیز و اقارب حزب اقتدار جماعت سے وابستہ ہوں، دل سے چاہے نہ ہوں، کیونکہ میرے خیال میں دل سے کوئی بھی حزب اقتدار کے ساتھ نہیں، دل سے نہ بھی ہوں، صرف اپنے مفادات کی خاطر اگر وہ حزب اقتدار جماعت کے آگے پیچھے رہتے ہوں ان کو ترقی پہ ترقی دی جاتی ہے۔ یہ نہیں سوچا جاتا کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ جناب والا۔ میں نام لئے بغیر بتانا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کا ایک آدمی برسر اقتدار تھا۔ ان کی ایک رشتہ دار خاتون کو جو کہ ایک عام سکول میں لیڈی ٹیچر تھی، ٹیلیویژن کی انسپکٹرس بنا دیا گیا۔ یہ کتنی غلط بات ہے۔ اس کے مقابلے میں ہم نے یہ دیکھا ہے کہ جب کسی نے سیاسی مخالفت کی فوراً اس کا رشتہ دار زیر عتاب آگیا۔ یہ باتیں حکومت کو بدنام کر رہی ہیں۔ کوئی اصول نہیں دیکھا جاتا۔ یہ صرف اپنی انا کی تسکین کے لئے حکم چلاتے ہیں۔ اسی طرح سے تعلیمی میدان میں یہ عرض کروں گا کہ آپ نے ڈسٹرکٹ کمیٹیاں اور ڈسٹرکٹ کونسلیں بنائیں۔ امید ہے آپ مداخلت نہیں کریں گے، کیونکہ میں نے بارہ بجے تک کا وقت لیا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ اپنی بات کو متعلقہ ہی رکھیں۔

میاں منظور احمد وٹو۔ متعلقہ ہی ہے۔ جناب والا۔ میں جو نشان دہی کرنا چاہتا ہوں، یہ ان کے فائدے کی بات ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ ملک صاحب کو بلا کر ان سے ہی یہ فائدے کی بات کہہ دیں۔

میاں منظور احمد وٹو۔ ہماری بات کا اثر نہیں ہوتا۔

وزیر تعلیم۔ یہ تو ان کی وکالت کر رہے ہیں جو جعلی سرٹیفکیٹ لے کر آئے ہیں۔ کہ ان کو بھی نہیں نکال سکتے۔

میاں منظور احمد موہل ۔ آپ نے ضلعی مقامات پر کمیٹیاں بنائیں ، پھر ان کو ختم کر دیا۔ جب کسی آدمی نے جو اس کونسل میں چیرمین تھا سیاست میں مخالفت کی اس کو ہٹا دیا گیا۔ جب اس نے آپ سے اتفاق کیا پھر اس کو لگا دیا۔ پھر جب سیاسی مفادات کے خلاف کام کیا ، پھر اس کو آپ نے ہٹا دیا ۔ میرے خیال میں یہ باتیں درست نہیں۔ آپ پہلے سوچتے اور اس کے بعد فیصلہ کرتے اور اس فیصلے پر ثابت قدم رہتے ۔ اس کی مخالفت کے باوجود آپ کو کام کرنا چاہیے ۔

میرے خیال میں چونکہ ہمارے مخدوم صاحب بہت مشتاق ہیں ۔ میں نہیں چاہتا کہ ان کے راستے میں رکاوٹ بنوں ۔ میں ان کے احترام میں اپنے خیالات کا اظہار ختم کرتا ہوں ۔ میں چاہتا ہوں کہ ملک غلام نبی صاحب اس بل کو واپس ہی لے لیں یا رائے عامہ کے لئے متداول کرا دیں ۔ اس میں آپ ہی کا فائدہ ہو گا۔ اس طرح آپ ایک ایسی بات کو تسلیم کریں گے جو حقیقت پر مبنی ہے ۔

Mr. Speaker : There shall be a tea break and we shall reassemble at 12-15.

(The House then adjourned for tea break.)

(The House met after tea break with Mr. Speaker in the Chair).

Mr. Speaker : Makhdumzada Syed Hassan Mahmood to make his speech. I hope, you will be able to close your speech by five minutes to one.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Mr. Speaker Sir, the fundamental principles behind this legislation ought to be and should be studied by the members from both sides of the House.

Chaudhri Mohammad Hanif : Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count. Members may be in their seats so that we may be able to count them (The count was taken. The House is not in quorum Let the bells be rung. (Bells were rung) the House is now in quorum.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Mr. Speaker, I suggested one of the basic principles of legislation is that members on both the sides of the House must actively participate in the legislative business. They should understand the laws. They should read the laws. There should be greater vigilance because by that participation alone we can do legislative business. I am terribly shocked to see innumerable mistakes of language, legal or of phraseology. It is so poor that one can never be fully proud about this legislation. It is the usual practice in this House. This Bill proposes to replace the West Pakistan Board of Intermediate and Secondary Education Lahore Ordinance, 1961, the West Pakistan Boards of Intermediate and Secondary Education, Multan and Sargodha Ordinance, 1968, and finally the Punjab Boards of Intermediate and Secondary Education Ordinance 1975, suggesting that with the passage of the Bill these shall be repealed. In clause 2 where the enforcement of this law is subjective to the official gazette to be notified by the Government is a discrepancy. You say they stand in the previous legislation. It has been mentioned that this Bill when made an Act shall come into force at once. That would have been done.

As I have very little time at my disposal I will point out one or two things. Mr. Speaker, I don't want to go into the details of the mistakes but I think the Hon'ble Law Minister has moved some amendments. I had requested two days ago and I pointed out about several mistakes in the Bill and I understand that the Government have moved certain amendments which have not been brought to my notice but I hope these rectifications will be done when we go on to the clauses of the Bill. Now, where the word plural has been used e.g in Sub-clause (p) of clause 2 of the Bill it has been metioned :—

Clause 2" (p) 'regulations' and 'rules' means ..... " while they should say only "mean". Similarly Mr. Speaker Sir, there are other mistakes in the Bill which we hope should be rectified when we take up the Bill clause by clause.

Now coming to the basic thing I was wondering whether this Government has brought a new legislation with new aims and objectives. I find that all these Bills and previous Ordin-

ances have been copied out from the original Ordinances and the Acts of 1961. If mistakes are there they have been continuously added to the subsequent laws without rectifications. No rectification has been done. I hope it is the Law Department's business to see that the department's repuirements, when they are to be met by way of legislation, are given due care and the drafting of the Bill is properly scrutinised before it is bronght before the House.

Secondly, Mr. Speaker, as you will kindly appreciate and realise, in every country education serves or is supposed to serve the national requirements and, if need arises, to contribute in the international filed. Our brotherly States in the Persian Gulf and Saudi Arabia, with the new belt that they have got, are eager to develop and they have not got the population to cope up with the task ahead of them. Pakistan being a brotherly country, had it paid atantion to its primary education, to its Secondary education, we would have been in a position to serve this country but, unfortunately, we have not produced a class of people to cope with our own responsibilities, leave alone serving other brotherly States. I understand that there are no fees upto, probably, intermediate classes but this is not good enough. Hundreds and hundreds of students are roaming about without any employment opportunities. Any academic qualification, today, is of no use, worth and value. Had we laid stress and emphasis on technical education at the middle-class level, at the intermediate level, at the matric level and had we produced educated farmers, mechanics and fitters, of which there is a great demand in ovr brotherly States abroad, we could have easily sent our people there who could have been absorbed. Today, the tragedy is that our people who have gone there without any basic knowledge, they are being thrown out and are being replaced by Indian personnel. I would request the Government to pay more attention towards this aspect of our education. It is no use bringing in legislation to apply curbs on various institutions. In fact, we should strengthen and build up these institutions irrespective of what government comes in power from time to time. There must be stability, there must be continutiy of policy, there must be continutiy of

syllabus and there must be an objective, an aim. before the government and the nation as to what we are achieving by these legislative measures.

Mr. Speaker, in the 1961 Act, it was the prerogative of the Governor to appoint the controlling authority. I am not positive to the extent that I should have been before making this statement whether he ever appointed a Minister as the controlling authority because the Constitutional Govenor was only to exercise the powers on the advice of the Minister and I am sure, the Minister Incharge could not have delegated those powers or exercised those powers to nominate himself as the controlling authority. Instead of a few Secondry Education for every Division and in certain cases for even a District. It is too much for a Minister to preside over the diffirent Boards sitting at Lahore or while on tour. He has plenty to do. He is the policy maker. To sit on a Board with juniors is allmost very very undesirabje because the dominating authority of the Minister applies curbs on those officials who probably can't express their views freely in the interest of education. I think, as the speakers before me have emphasized and I agree with them entirely, that the Boards should have been absolutely autonomous and right people should have been selected to be the controlling authority. The qualifications of the Chairman of a Board must have been fixed in advance so that one could rely on the basic qualifications with which the Chairman would be vested and would preside over rest of the members of the Board.

Mr. Speaker, there has been a tendency of centralization. When One Unit was created, the them was de-centralization. Since the breaking up of One Unit the tendency has been to centralise powers. This too minor an affair for a Minister to preside on and I hope that the Minister will re-consider his position in regard to his Board and will bring in necessary amendment to the effect that he should be in a position to nominate a person to be a Chairman of every Board separately and he can have a cordination committee on which he is most welcome to preside for policy matters but to preside on the individual Boards and to be the controlling authority of each

Board with such minor powers of appointment, of dismissal, of leave and then going to the extent that if committees are meetting and if the Board some how or the other, in his absence, passes certain things by way of resolutions and adopts certain policies, the Minister can question them, not only question them but he can nullify the entire proceedings, is almost making the Minister for Education the Board of Secondary Education and various Boards of Secondary Educacation personified. All the Boards will then be the only Minister according to the powers as given under this law.

My own feeling is that the Bill should have been referred to a Select Committee because merely copying out what has been done in 1961 is not progressive enough. Even it has been restricted to the extent that for the committee' functioning, the Secretary will be the Secretary or the convenor of each committee and the agenda will be pre-determined and any issue beyond that agenda could not be discussed before the permission is granted by the Chairman. Now, there can be an urgent matter of immediate inportance but because of the lack of that permission the committee will not be competent to decide that issue unless it has taken permission. The whole thing is contradictory. On one page you see one thing and on the second there is a negation. Instead of positive legislation, Mr. Speaker, negative clauses have been introduced in which the Board has been debarred that it shall not have the powers to do this or that. Instead of saying that the Board will have the following powers and those that are not mentioned can automatically be presumed not to be within the jurisdiction or power of the Board; negative provisions, with greater emphasis, have been provided in the Bill in order to curb its powers.

If I had time, I would have discussed those in detail but as I am hard pressed for it, I think, I will take them up at the appropriate time when that particular clause is put before the House. The Gevernment should either apppoint a committee or should have expert advice as to the statistics of the mumber of people who have already Graduated or finalised their education and that where can they be absorbed because the

most dangerous element in our country is going to be the educated unemployed. He is frustrated. He had certain hopes and aspirations. But because you have imparted education without keeping an eye on your national requirements you have created surpluses, and unless those surpluses are channelised into right direction, their frustration will be a dangerous force for the nation Government should immediately establish technical institutions, absorb these boys as apprentices and in view of our requirements give them technical and manual training in several sectors. If they can be absorbed abroad, greater emphasis should be on that aspect. You don't need to have workshops and new expenditure is not likely to be involved because you can seek the cooperation of the industrialists. Almost every industry have foundries and and workshops. You can create these institutions and divert these technical youngmen into them by offering prospects. You see, every now and then, advertisements from diffirent countries where welders, mechanics, fitters, peasants and required. Now, today artificial agriculture is being introduced in the persian Gulf. Who are being sent? Not the experts. Not Even uneducated experts from our province, from the area where agriculture is prosperous but very backword people with the result that they are giving a bad name to our country. They are begging in streets. They went for labour, agriculatural labour but today they are stranded at the ports. The Senior Minister will bear me out as he has invariably gone on tour abroad that you don't have the right men They went there and did not abide by one contract. They get into other contracts with the result that now there is greater premium now on Indian labour as compared to Pakistani labour. This should be the primary job of the Ministry of Education to see that our people get right education and right technical knowledge so that they can stand on their own feet.

I agree with the preceding speakers also that previously there were one or two clauses of elections on the Boards and even they have been changed and nominations by controlling authorities have beed insersed. Being a democratic Government, instead of being more liberal, instead of allowing the

people to elect the best amongst themselves, why should you deprive them of the right given to them ten years ago and introduce the nomination system in this legislation. I am sure, after the consideration, the Minister for Education will concede to my request and will accept the necessary amendments at the proper time.

Mr. Speaker Sir, there is another important aspect i.e. our counter-part, the female population. We should make every effort to increase the opportunities for them because half of our population is female population. Unless in the socio-economic processes, they do not participate actively along-side with men, you cannot have the same progress as other countries of the world are having. Therefore, I would suggest that in the Boards, even greater representationt should have been given to the women principals. I don't think there could be a Director or Directoress of Education. There is no mention of that in this Bill. I think greater representation should be given to the women to participate in the Intermediate Boards as compared to what has been laid down now. Then there could be socioeconomic institutions where they can take their training, where they can learn something rather than to be only able to read and write. They should be able to contribute materially for the well-being of the nation. I hope the Minister for Education will also take note of this that he will provide for such institutions for the females in our country.

Then, Mr. Speaker Sir, our standards of education have gone so low that whenever I have come across a graduate or a person who claims to have done his M.A. or done his Intermediate, when he is asked to write an application for a job, he cannot write it without a mistake. That is because there are hardly any training institutions where our teachers are imparted training. The standards are gradually deteriorating because of deterioration in the standards of teaching of our teachers Nothing has been mentioned in regard to such institutions in this Bill. The Senior Minister will bear me out that in evey filed the system of education that prevails in our country is producing boys who are far below the standards because of our environmental lack of facilities too. In other

countries, there are huge number of libraries. There are educational films. There are educational seminars and other educational activities which help a student to widen his information. We don't have these facilities and that is why our standards of education are so poor. My feeling is that it is not by this legislation alone, it is by establishment of institutions that you can improve upon the presently deteriorating standards of education.

Now, as a friend of the Minister for education I can say with certainity that I don't think he has gone through every clause of the Bill.

Minister For Education : Sir, just to correct my hon'ble Member, if he had gone through the Bill himself, he would not have developed that argument. He must be conscious of what he is doing. When I will give my reply, then you will be clear.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, the Minister for Education has a right to reply.

Mr. Speaker : Occasionally, there are interruptions.

Mr. Speaker : All the Members are friends.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : I hope that the Minister for Education will proceed not only to improve but to establish institutions for those who teach because it is they who impart knowledge, and if that is defective, the effect will also be defective. Mr. Speaker, Sir, you have been very kind to me and I know that. I thank you.

Mr. Speaker : There are still 15 minutes if you want to avail them. At exact 2.00 p.m. we will start some othet business. Chudhri Talib Hussain.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب سپیکر ۔ میں نہایت مختصر وقت میں اس بل کے متعلق اپنی چند معروضات پیش کرنے کی کوشش کروں گا ۔ مجھے تعلیمی شعبے کی اہمیت کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور نہ ہی یہ ضرورت ہے ۔ کہ بیرونی حاکموں نے

محکوم قوم پر دانستہ طور پر کس قسم کا نظام تعلیم مسلط کیا ہوا ہے ۔ اور وہ اس لیے ہے کہ وہ اپنی حاکمیت کو زیادہ لمبا عرصہ تک قائم رکھ سکیں ۔ آزادی کے بعد ہر قوم نے یہ کوشش کی ہے ۔ کہ وہ اس شعبہ میں بنیادی تبدیلیاں لا کر اس کے جدید دور کے سائنسی تقاضوں اور معاشرتی تقاضوں کو پورا کر سکیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ ہاؤس کورم میں نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کریں ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہے ۔ چوہدری طالب حسین تقریر جاری کریں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ تو جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ اس شعبہ تعلیم پر زیادہ اہمیت دی جاتی رہی ہے ۔ تاکہ جدید دور کے سائنسی اور معاشرتی تقاضوں کو پورا کیا جا سکے ۔ اور ملک میں بڑھتی ہوئی روزگاری اور پسماندگی کا مقابلہ کیا جا سکے ۔ ہمارے ہاں بھی اس شعبے کی اہمیت کو محسوس کیا جاتا رہا ہے ۔ اور بار بار اس کی اہمیت کے پیش نظر اس شعبہ میں انقلابی اور بنیادی تبدیلیاں لانے کا اعادہ بھی ہوتا رہا ہے ۔ لیکن افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ 28 سال گزرنے کے باوجود ہم وہ objectives حاصل نہیں کر سکے اور اس شعبہ میں وہ تبدیلیاں نہ لا سکے ۔ جس سے کہ ہم ملکی اور قومی ضروریات پوری کر سکیں ۔ جناب والا ۔ اس سے قبل بھی بورڈ constitute کیے گئے تھے ۔ گو انہیں اس دور کے تقاضوں کے مطابق ان کو منظم کرنے کی کوشش کی گئی تھی ۔ 1961ء اور 1968ء میں دو آرڈیننس بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کو منظم کرنے کے لیے جاری کیے گئے ۔ وہ یحییٰ خان اور ایوب خان کا دور تھا ۔ اور اس دور میں یہ توقع نہ کی جا سکتی تھی کہ اس دور کو جس کو ہم آمریت کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔ کسی جمہوری بنیادوں پر ایسے بورڈ کی تنظیم کرے گا ۔ جناب والا ۔ مگر موجودہ بل جو اس وقت زیر غور ہے اس کا ان آرڈیننسز سے مقابلہ کریں ۔ تو بہت آسانی سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ بل کے مقابلہ میں اس دور میں اس شعبہ میں زیادہ جمہوری بنیادوں پر کامیابی ہوئی ۔ باوجود یہ کہ اس دور کو آمریت کا دور کہا جاتا ہے ۔ ان حاکموں کو بھی اساتذہ اور دانشوروں پر اس قدر بد اعتمادی نہیں تھی جو کہ اس حکومت کو ہے ۔ چنانچہ اس وقت

قانون سازی میں یہ گنجائش رکھی گئی تھی کہ انٹر کالجز کے پرنسپلز ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریسیں یا ان کے منتخب نمائندے ان بورڈوں کے نمائندے ہوں گے تاکہ علم و فضل اور تجربہ کی بنا پر وہ لوگ جو کہ اپنے شعبہ میں منفرد مقام رکھتے ہیں ۔ اس کی بنا پر منتخب ہو کر اس بورڈ میں آئیں اور وہ بورڈ کی صحیح رہنمائی کر سکیں ۔ نصاب کی تیاری اور امتحانات کا طریق کار متعین کرنے میں بورڈ کی امداد کر سکیں ۔ جناب والا ۔ خیال یہ تھا ۔ کہ موجودہ حکومت جو کہ اس بات کی دعویدار ہے ۔ اور وہ جمہوریت کی دعویدار بن کر ہی برسر اقتدار آئی ہے ۔ ایسے شعبوں کو زیادہ جمہوری بنیاد پر منظم کرتی ۔ تاکہ وہ اساتذہ اور دانشوروں میں زیادہ اعتماد پیدا کر سکے ۔ اور اس کے ساتھ ہی ان جمہوری اداروں کو منظم کر کے اس بات کا ثبوت مہیا کرتی کہ گورنمنٹ واقعی وہ objectives حاصل کرنا چاہتی ہے ۔ جو کہ ہر قوم کے پیش نظر ہوتے ہیں ۔ اور جس کے لیے آج تک اس کی اہمیت کا بار بار ذکر کیا جاتا رہا ہے ۔

جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ بل پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے سامنے وہ objectives نہیں ہیں ۔ موجودہ حکومت یہ نہیں چاہتی ہے کہ ہم تعلیمی شعبہ میں ایسی تبدیلیاں لائیں ۔ جس سے ہم موجودہ اور جدید سائنسی دور کے تقاضوں کو پورا کر سکیں ۔ بیروزگاری کو دور کر سکیں ملک کی پسماندگی کا مقابلہ کر سکیں ۔ اس بل کے پڑھنے کے بعد صرف ایک اور ایک نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ موجودہ حکومت ہرحال میں اس شعبہ میں حکومت کی گرفت کو مضبوط کرنا چاہتی ہے ۔ تاکہ وہ اپنے سیاسی مقاصد ان شعبوں کے ذریعہ سے حاصل کر سکیں ۔ یہ بل پڑھنے کے بعد اس میں قطعاً غلط فہمی نہیں رہی کہ حکومت اس بل کے ذریعہ سے جو تھوڑی بہت جمہوریت ان اداروں میں تھی جو کہ آمریت کے دور میں منظم کیے گئے تھے ۔ اس کو بھی ختم کرنا چاہتی ہے ۔ جناب والا ۔ اس دور میں بھی ان بورڈوں کی تنظیم اس طرح سے کی گئی ہے ۔ گو اس وقت یہ claim نہ تھا کہ یہ Multi-Party Govrrnment یا One party Govet ہے ۔ لیکن اس کے باوجود کنٹرولنگ اتھارٹی ایک ایسے شخص کو یا گورنمنٹ کو رکھا ۔ جس میں دلیل یا reasoning کی گنجائش باقی نہیں رہتی تھی ۔ ایک صورت میں گورنر کو رکھا

گیا ۔ اور گورنر اس وقت all powerful تھا ۔ اور اپنے عہدے کے لحاظ سے اور فیڈرل گورنمنٹ کا نمائندہ ہونے کی صورت میں اس کی ذمہ داریاں زیادہ تھیں اس کے ساتھ اور ذلیل کی گنجائش نہ تھی ۔ مگر موجودہ بل میں یہ اختیارات وزیر تعلیم کو جس کو کنٹرولنگ اتھارٹی کا نام دیا گیا ہے ۔ اس کے سپرد کر دیے گئے ہیں ۔ جیسا کہ وزیر تعلیم کی اپنی کوئی ذاتی پسند یا ناپسند نہیں ہوگی اور وہ تمام غلطیوں سے مبرا ہو ۔ جناب والا ۔ اس بل میں جو اہمیت کنٹرولنگ اتھارٹی کو دی گئی ہے ۔ اس کا تقاضا تو یہ تھا کہ کنٹرولنگ اتھارٹی ایک ایسی چیز ہوتی جس میں دلیل کی گنجائش باقی ہوتی جس میں reason کی گنجائش باقی ہوتی اور اس کے فیصلے میں کم از کم غلطی کا امکان ہوتا ۔ جناب والا ۔ صرف فرد واحد کو عقل کل کا مالک تصور کر لیا گیا ہے ۔ حالانکہ یہ کسی سوسائٹی میں ممکن نہیں ہے اور جو اختیارات اس بل کے ذریعہ کنٹرولنگ اتھارٹی کو تفویض کیے گئے ہیں وہ آج تک کسی بل میں یا قانون میں آمریت کے دور میں بھی پیش نہیں کیے گئے یا جاری نہیں کیے گئے اور نہ ہی ایسے اختیارات کسی آمریت کے دور میں موجود تھے ۔

جناب سپیکر ۔ ہر دور میں جو بھی قانون سازی ہوتی ہے ۔ وہ اس دور کے حکمرانوں کے ذہن کی عکاسی کرتی ہے ۔ ان کی سوچ کی عکاسی کرتی ہے اور یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس وقت ملک میں objective conditions کیا ہیں اور کن objective conditions کے تحت قانون سازی کی گئی ہے ۔ اس قانون سازی میں جو اس وقت اس ایوان میں پیش کی جا رہی ہے حکمران طبقے کے ذہن کی عکاسی بھی ہوتی ہے اور یہ کہ ہر صورت میں حکمران طبقہ ان ایجوکیشن بورڈز کو جمہوری بنیادوں پر منظم نہیں کرنا چاہتا بلکہ اس طبقے سے عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے کہ جن کو ہم اساتذہ کہتے ہیں جن کو ہم دانشور کہتے ہیں ۔ جن کو ہم وہ طبقہ کہتے ہیں کہ جن کے علم و فضل اور تجربے کی بنا پر ہم ایسی پالیسی وضع کر سکتے ہیں ۔ جس سے ہمیں وہ objectives حاصل کرنے میں آسانی ہو ۔ جس بد اعتمادی کا اظہار موجودہ گورنمنٹ نے اس طبقے پر کیا ہے ایسے آج تک کسی گورنمنٹ کو جرأت نہیں ہوئی ۔ جناب والا ۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ بالآخر وہ کونسی وجوہات ہیں جن کی بنا پر یہ ضروری سمجھا گیا کہ جو تھوڑی بہت جمہوریت اور جمہوری

بنیاد اس آئین کی تھی جسے اس سے قبل انہیں بورڈز کی تشکیل اور تنظیم میں پیش نظر رکھا گیا تھا۔ آج اس کو کس لیے ختم کیا جا رہا ہے۔ آج ان پرنسپلز۔ ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریس کے منتخب نمائندوں کی گنجائش کیوں باقی نہیں رہی۔ آج تک وہ objectives ہم اس لیے حاصل نہیں کر سکے کہ ہم کہتے تھے کہ وہ بورڈز جمہوری بنیادوں پر منظم نہیں ہیں۔ یہ درست ہے لیکن اس قانون میں جو اس ہاؤس میں زیر بحث ہے کیا اس چیز کو پیش نظر رکھا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کا سوائے اس کے اور کوئی objective نہیں ہے کہ ہر حال میں سیاسی مقاصد پورے کرنے کے لیے اس شعبے پر اپنی گرفت کو مضبوط کیا جائے۔

جناب سپیکر۔ علاوہ ازیں اس قانون کے ذریعے جس طریقے سے چیئرمین بورڈ اور دوسرے ملازمین کے سر پر مستقل خطرے کی تلوار لٹکا دی گئی ہے اس سے پہلے اس کا کہیں امکان تک نہ تھا۔ پہلے قانون میں بھی یہ گنجائش ضرور رکھی گئی تھی کہ چیئرمین کی میعاد اولاً چار سال ہوگی اور وہ میعاد پوری ہونے کے بعد اگر اس کی کارکردگی کی بنا پر یہ مناسب سمجھا گیا کہ واقعی وہ شخص اس قابل ہے اور اس بورڈ کی خدمت کر سکتا ہے اور اپنی اہلیت۔ قابلیت اور تجربے کی بنا پر مفید ثابت ہو سکتا ہے تو اس میں قطعاً اس کو eligible قرار دیا جائے گا اور اس کی تقرری دوبارہ اسی بورڈ میں ہو سکتی تھی جس کی میعاد چار سال سے زائد نہ ہو۔ جناب والا۔ مگر اس بل میں نہ صرف اس میعاد کو کم کر دیا گیا ہے یعنی چار سال سے کم کر کے تین سال کر دیا گیا ہے بلکہ یہ specifically ذکر کیا گیا ہے کہ وہ تین سال کا عرصہ ہونے کے بعد Chairman will not be eligible for appointment. جناب والا۔ یہ عرصہ اتنا کم ہے کہ اس میں ایک اہل سے اہل شخص بھی اپنی صلاحیت یا قابلیت کے مطابق جس طرح سے اس میں منصوبہ بندی ہوتی ہے اسے احسن طریقے سے پورا نہیں کر سکے گا۔

مسٹر نذر حسین منصور۔ جناب سپیکر۔ پہلے کورم پورا کر لیں۔

Mr. Speaker : There were 51 members present when you took the objection before.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ اب کتنے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنا جائے گا تو پتہ چلے گا ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ پورے کر لیں ۔

Now there are only 29. I object that there is no quorum.

سردار صغیر احمد ۔ جناب سپیکر ۔ یہ روائت باقی نہیں رہی کیونکہ اگر قائد حزب اختلاف بول رہے ہوں تو مداخلت کسی طریقے سے نہیں کی جا سکتی ہم تو اس بات کا احترام کرتے ہیں ۔ انہیں کی طرف سے اس روائت کو توڑا جا رہا ہے لہذا کل کو یہ کسی اور پر اعتراض نہیں کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ایک constitutional objection ہے اور constitutional objections are over and above the rules or the conventions.

گنتی کریں ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ کورم نہیں ہے ۔ گھنٹیاں بجائی جائیں ۔ گھنٹیاں بجائی گئیں ۔ اب 52 ممبر صاحبان ہیں اور ہاؤس کورم میں ہے ۔ ایک بجکر بیس منٹ پر وزیر تعلیم صاحب کی تقریر شروع ہوگی ۔ وزیر تعلیم صاحب آپ اندازاً کتنا وقت لیں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں نے مختصراً عرض کرنا ہے اور کوئی اتنی بڑی باتیں نہیں ہیں ۔ جن کا میں جواب دوں ۔

جناب سپیکر ۔ میں نے حزب اختلاف کے معزز اراکین کی تقاریر کو سنا اور پوری دلجمعی کے ساتھ سنا ۔ مجھے توقع تھی کہ وہ بل کی مخالفت میں کسی نئے انداز اور نئے اسلوب میں اپنے خیالات کو ڈھالیں گے ۔ لیکن میری سب سے بڑی بد قسمتی یہ رہی کہ جو آج سے بیس سال پہلے ان بینچوں پر میں کہا کرتا تھا اسی انداز کو انہیں الفاظ کو اور وہی بندشیں اب میں نے سنیں جو میں خود کبھی استعمال کیا کرتا تھا ۔ میرے علم میں نہ تو کچھ اضافہ ہوا اور نہ میں ان کی بات کو سمجھ سکا ۔ بہرکیف حزب اختلاف کا بھی ایک کردار ہوتا ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اگر ان کے علم میں اضافہ نہیں ہو سکتا تو یہ ہمارا قصور تو نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

مسٹر لذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ وہاں یہ بھی irrelevant تھے اگر ان کی سمجھ میں نہیں آ سکا تو ہم کیا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی تقریر آپ کو بھجوا دیں گے لہذا آپ relevant اور irrelevant دیکھ لیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میرے کچھ فاضل دوستوں نے انگریز کے دور کا بھی ذکر کیا ۔ لارڈ میکالے سے لے کر آج تک جو کچھ ہمارے ساتھ گزر رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کا اس بل سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ ان کی نگاہ نارسا دیکھ سکتی ہے اس انگریزی دور جسکو ہم ناقص کہتے ہیں اور کہتے رہیں گے ۔ اس سے ایک اندازہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم انگریز کے خلاف رہے تھے اور ہم نے انگریز کے خلاف جنگ آزادی لڑی تھی اور ہم نے ایک نیا ملک بنایا تھا ایک مملکت کی تکمیل کی ۔ لیکن بدقسمتی سے جہاں یہ تین مہینے کی آئی وزارت پر احتساب اور تنقید کر رہے ہیں وہاں ان 28 برسوں کا ذکر اس انداز سے کر رہے ہیں گویا ان 28 برسوں کا جواب بھی ہم ہی نے دینا ہے ۔ رولا تو ان کا ہے جو 28 برسوں میں وارث رہے ۔ وراثت ان کی تھی ۔ کام وہ نہیں کرتے تھے جو اب ہم سے لے رہے ہیں ۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے جو کچھ انہوں نے کیا ۔ جو ظلم ان سے سرزد ہوئے میں ان کا جواب دوں گا ۔ شاید ان کا دل بہل جائے ۔ شاید ان کی تسلی ہو جائے ۔

جناب والا ۔ انگریز کے دور میں اس تعلیم نے مولانا محمد علی جوہر کو جنم دیا تھا اسی ملک میں سر محمد اقبال ۔ اور حضرت قائد اعظم نے اپنا سیاسی تشخص قائم کیا ۔ ہندوستان اور انگلستان میں اسی تعلیم کی بدولت وہ اپنا نام پیدا کر گئے ۔ اور انگریز کے بڑے بڑے لارڈز ان کی تقریر سننے کے بعد انگشت بدنداں رہ جاتے تھے ۔ یہ تو کام کرنے والے کا مقصد ہوتا ہے ۔ اس اساتذہ کا میں ادب اور محبت سے نام لوں گا جنہوں نے ایسے شاگردوں کو جنم دیا جنہوں نے سیاسی تشخص اور علمی دنیا میں نام پیدا کیا ۔ ایک نہیں سینکڑوں ایسے انسان تھے ۔ ہندوستان کی محکومی اور غلامی

کے باوجود اس تعلیم کے بل بوتے پر اپنی پوری کاوشوں کے ساتھ یہ ملک معرض وجود میں آیا۔

اب جناب والا۔ ملک کو حاصل کرنے کے بعد جو حکومتیں برسر اقتدار آئیں ان کا کردار ان کی ذاتی رنجشیں آپس میں باہمی عصبیتیں اور سیاسی رکابتیں اس بات پر مجبور کرتی رہیں کہ ان کی وزارتیں تو قائم رہیں اور حکومتیں کرتے رہیں لیکن ان کی قوم اور ملک جو ان کی طرف دیکھ رہا تھا ان کے لئے کچھ نہ کر پائے اور جس کا جواب آج ہم دے رہے ہیں۔ جب ایسی حکومتیں برسر اقتدار آتی ہیں اور سازشوں میں اپنے آپ کو الجھا لیتی ہیں تو پھر ان کے اندر تمام وہ آس جن کی نگاہیں جاہ و حشمت کی طرف لگی رہتی ہے تمام وہ امرا اور سیاسی طالع آزما اس ٹوہ میں رہتے ہیں کب پنجہ استبداد ان کی آزادیوں کو چھین لے۔ اور اس قوم کے سر پر آ کر بیٹھ جائیں۔ اور وہ قوم ان کے سامنے کوئی بات نہ کر سکے۔ یہی حشر ہمارا پچھلے 24 سال میں ہوا ہے۔ پھر ایک انسان ان ساتھیوں کو لے کر پورے عزم کے ساتھ آیا اور اس نے اس قوم کی ہیئت کو بدلنے کی کوشش کی۔ تمام وہ ساتھی جو آج یہاں موجود ہیں میں ان کی عزت کرتا ہوں۔ کچھ ادھر چلے گئے کچھ باقی بگڑے ہوئے ہیں۔ ان کا مطمح نظر سیاست میں اور ہے۔ وہ ان کو مبارک ہو وہ اپنی سیاست کو چمکائیں وہ اپنی سیاست کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں کریں۔ اس انسان نے ایک واضح نصب العین اور ایک واضح نعرہ دیا اور ساری قوم نے لبیک کہا۔ ہم تو اس نعرے کی بدولت اور اس شخصیت کی بدولت ان اسمبلیوں میں آئے ہیں۔

مسٹر نذر حسین منصور۔ جناب والا۔ یہ پندرہ منٹ سے یہ سمع خراشی کر رہے ہیں اس کا اس بل سے کیا تعلق ہے قائد اعظم اور قائد عوام۔۔۔۔

مسٹر سپیکر۔ کیا آپ کی تقریر کا تعلق تھا آپ نے جو اتنی لمبی چوڑی تقریر کی تھی۔

Mr. Nazar Hussain Mansoor : He should be more relevant.

Mr. Speaker : He has to answer the members who have already spoken.

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ان حالات میں ہمارے دوستوں نے جس کردار کا اظہار کیا ہمیں کوئی شکایت نہیں ہے کیونکہ ملک طوائف الملوکی سے گزر رہا ہے جہاں آج یہ مطالبہ بن چکا ہے ہر سیاسی کارکن سوالیہ فقرہ بنا ہوا ہے۔ ہر شخص کا اپنا انداز سیاست ہے اور اس کو اپنے انداز میں ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر میرے یہ دوست کہتے ہیں کہ میں ان کا جواب نہیں دے رہا میں تو یہ کہوں گا کہ کاش انہوں نے اس بل کو پڑھ لیا ہوتا۔ یہ ایک سیدھا سادھا بل ہے۔ آج قومی ضروریات اس انداز سے بڑھ گئی ہیں لئے تقاضوں نے اس طرح سے جنم لیا ہے کہ ہم نے یہ سوچا کہ لین انٹر میڈیٹ بورڈوں کی تخلیق کرنے کی بجائے ہم ایک ایسا بل لے آئیں جس کے ذریعہ ہم بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر اور بڑھتے ہوئے تقاضوں کے پیش نظر اور امنگوں کو پورا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ سیکنڈری بورڈوں کی تشکیل کر سکیں۔ تاکہ ہمارے نوجوان پوری تندہی کے ساتھ پڑھائی کی طرف توجہ دے سکیں۔ آج میرے ملک میں اور یونیورسٹی میں جو بدعنوانیوں کی حالت ہے جس کا میرے دوستوں نے بھی رونا رویا ہے میں ان کے ساتھ ہوں میں ان کا ہمنوا ہوں میں ان سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ میرے ساتھ میدان میں نکل آئیں تاکہ اپنی لئی پود جو میری اور آپ کی دونوں کی مشترکہ ہے جس کو ہم نے اور آپ نے بام عروج پر لانا ہے۔ تعلیم کے زور سے مرصع کر دیں۔ اس کو تعلیم سے لیس کرکے دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے اس لئے نہیں کہ ہم نے ان کو کالجوں سے باہر نکالنا ہے۔ ان سے کہنا ہے کہ بازاروں میں آکر ہڑبونگ مچائیں۔ اپنی بسوں کو توڑیں۔ اپنی یونیورسٹیوں کو بند کریں۔ جس دن سے میں وزیر بنا ہوں میں طلباء اور طالبات کے پاس ان کے کالجوں میں گیا ہوں میں ان کو اپنے بیٹے اور بیٹیوں کی طرح عزیز سمجھتا ہوں۔ میں نے ان سے اپیلیں کی ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ کیا یہ خوشی کی بات نہیں ہے کہ یہ پہلی گورنمنٹ اور پہلا وزیر آیا ہے جس نے ببانگ دہل یونیورسٹیوں میں کہا ہے کہ کوئی بایاں اور کوئی دایاں نہیں ہے۔ No left or right آپ کو کسی کے آلہ کار بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ آج کے طالب علم کل اس ملک کے حکمران ہوں گے۔ اس لئے انہیں تعلیم کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کسی کا آلہ کار بن کر ناچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی بھی انسان کو موقع نہیں دیا جائے

گا۔ کہ وہ باہر بیٹھ کر ان کی تاریں ہلائے۔ اور اپنی مطلب برآری کے لئے ان کو استعمال کرے۔ میں ان طالب علموں کو سلام کرتا ہوں کہ جنہیں گندے ہتھکنڈوں کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ وہ ہنگامے برپا کریں اور کالجوں اور سکولوں میں ہنگامے کریں۔ لیکن انہوں نے بڑے بڑے خانوں کو جواب دے دیا ہے کہ ہم کالج سے باہر نہیں آئیں گے بلکہ ہم اپنی تعلیم کی طرف توجہ دیں گے۔ اور ہم اپنے آپ کو دنیا کی آزاد قوموں کے برابر کھڑا کر دیں گے۔ بجائے اس کے کہ وہ خوش اور تعریف کرتے کہ ان کا ایک ساتھی درد رکھتا ہے جس کی یہ بھی خوشی ہے کہ یہ پڑھیں اور تعلیم کی بدولت سے بہرہ ور ہوں۔ ان سے بگڑنے کی کوئی ضرورت نہیں اور پھر ایسی بات بھی نہ کریں۔ میں خود کہتا ہوں کہ آج یونیورسٹیوں کی ڈگریاں بک رہی ہیں۔ وہ کون بیچ رہا ہے۔ یہ کوئی انگریز آ کر یا ہندو آ کر نہیں بیچ رہا بلکہ وہ ہماری قوم کے افراد ہی بیچ رہے ہیں۔ جو اس ذلیل کاروبار میں مصروف ہیں آپ ہی پیپر باہر سے بھجواتے ہیں۔ میرے دوست نے کہا ہے کہ ان کی ڈگریاں بھی چوری کی ہیں۔ جنہوں نے بد دیانتی کرکے ایسی ڈگریاں فروخت کی ہیں۔ اگر ہم ان سے واپس لیں تو آپ ہمارا ساتھ دیں۔ ہم آپ کے ممنوا ہوں گے۔ ہم ایسے لوگ نہیں چاہتے۔ ہم ایسا معاشرہ نہیں چاہتے جو ہیرا پھیری کرکے قوم کو برباد کرے۔ کیا آپ اس بات سے خوش نہیں ہیں۔ آپ کے تمام وسائل 302 کروڑ روپے میں سے 102 کروڑ روپے تعلیم پر خرچ ہو رہے ہیں۔ بجٹ کا ایک تہائی حصہ تعلیم پر خرچ ہو رہا ہے۔ کیا یہ اس وزارت سے کہہ رہے ہیں؟ میں نے اپنی قوم کے لئے سینہ چیر دیا ہے۔ آؤ۔ نوجوانو پڑھو اور تعلیم حاصل کرو۔ یہ ملک آپ کا ہے۔ آئندہ آپ ہم سے محبت کا اظہار کریں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہمارے بچے پڑھیں۔ منصور کا بیٹا کل کو اس ملک میں ایک نئی حکمران پارٹی میں آئے گا۔ جب اس کا جی چاہے گا وہ چلا جائے گا مجھے تو ہنسی اس پر آتی ہے۔

مسٹر نذر حسین منصور۔ جناب والا۔ پوائنٹ آف انفارمیشن۔ انہوں نے کہا ہے۔۔۔۔۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے کہا تھا کہ ساری طاقت جو ہے وہ وزیر تعلیم نے اپنے ہاتھ میں مرکوز کر دی ہے۔ اس کا وہ جواب دے رہے ہیں۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ انہوں نے کہا ہے کہ فلاں کا بیٹا فلاں کا بیٹا۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ ہی منصور ہیں۔ منصور تو ایک تاریخی شخصیت ہے۔ آپ ہر منصور کا ذکر اپنی طرف کیوں منسوب کر لیتے ہیں۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب۔ میرے فاضل دوست کو خوش ہونا چاہیے تھا کہ جناب وزیر تعلیم نے کیا ہے کہ ان کا بیٹا ان کے نقش قدم پر چلے گا۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ ہمیں اس کو اتنی دور نہیں لے جانا چاہیے۔ جو بات ہو گئی بس وہ ہو گئی۔ یہ بات باقیوں نے بھی سن لی ہے۔
Don't take these things to conclusion.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ آپ ان سے پوچھیں ، وہ میرا جواب سننا چاہتے ہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے پہلے ہی جواب لے لیا ہے۔ اب آپ نے کیا جواب لینا ہے۔ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا۔ میں انہیں کچھ بھی نہیں کہتا ، میں تو یہی کہوں گا کہ :

لو وہ بھی کہتے ہیں کہ یہ بے ننگ و نام ہے
یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو میں

ہم سے یہ کیا توقع کرتے ہیں۔ ہم نے انہیں عزتیں دیں۔ ہم نے انہیں اسمبلی دی ، ہم نے انہیں سیٹیں دیں ، اس کے باوجود یہ ہمارے گلے پڑھ رہے ہیں یہ کیا کمال ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

۔ ۔ ۔ ۔ ہم کہاں تک ان کا رونا روئیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ آپ کا گلہ کر رہے ہیں ، جو آپ نے شکائتیں کی ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ آپ یہ بتائیں کہ ان کو نظام تعلیم کو درہم برہم کرنے کی اجازت کس نے دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر وہ اس کا کوئی جواب دے دیں گے ۔ ایک بات ہوئی اور ختم ہوگئی ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہاں بہت سے سوالات اٹھائے گئے ۔ میں معزز اراکین سے نہایت ادب کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ پنجاب یونیورسٹی کی سیٹیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر محمد اشرف ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ آپ انہیں ہدایت کریں کہ وہ آپ کو مخاطب کریں ، ہمیں نہ مخاطب کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ مجھے ہی مخاطب کر رہے ہیں آپ کو نہیں ۔ جب "آپ" کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو آپ اسے اپنی طرف منسوب کیوں کرتے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ کاش کہ میں چودھری صاحب کو حسن صاحب سے ملا سکوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب ۔ بات یہ ہے کہ جب وہ منصور کا ذکر کرتے ہیں یا آپ کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو آپ یہ کیوں سمجھتے ہیں کہ یہ اشارہ آپ کی طرف ہے ۔

چودھری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ آپ یہ فرما دیں کہ وزیر تعلیم صاحب اگر چاہیں تو غیر متعلقہ بات بھی کر سکتے ہیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے ان پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں جمع کر رہے ہیں تو وہ اس کا جواب دے رہے ہیں کہ ایسا نہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ انہیں ایک ایسا آدمی ملا ہے جسے یہ اختیارات دے رہے ہیں کہ یہ ہر وقت اس کا احتساب کر سکتے ہیں ، اسے پکڑ سکتے ہیں ، اس پر تنقید کر سکتے ہیں اور ایک ایسا گورنر نہیں بٹھا دیا

جہاں تک یہ پہنچ بھی نہ سکیں اور جس کی چار دیواری کو یہ پار بھی نہ کر سکیں۔ میں ان کے سامنے ہوں۔ جب بھی کوئی بد دیانتی ہو یا کوئی اور ایسی بات ہو تو میں ان کے سامنے ہوں۔ یہ میرا دامن پکڑ سکتے ہیں، مجھ سے پوچھ سکتے ہیں کہ یہ بات کیوں ہوئی۔ - - - -

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر محمد اشرف ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر۔ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ سابق وزیر تعلیم جو نہایت دیانتدار اور ایماندار تھے اور آج کل ایوان میں سینئر وزیر ہیں، ان کے متعلق وہ یہ کہیں کہ وہ ان سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر۔ اس ایوان میں یہ کہا گیا ہے، میرے دوست نے یہ کہا ہے، میں ان کا نام نہیں لوں گا، وہ خود ہی سمجھ جائیں گے کہ ہم کیا کر رہے ہیں، سیٹوں کو ہتھیا رہے ہیں، ڈی۔ او کے ذریعے سے اپنے ٹیلیفون کے ذریعے سے۔ میں اس معزز رکن کو - - - یہ میرے معزز ساتھی ہیں۔ ہم ایک ہی ملک کے فرد ہیں۔ میں تو انہیں یہی جواب دوں گا کہ کبھی وہ ادھر اور ہم ادھر اور کبھی ہم ادھر اور وہ ادھر۔ یہ باتیں تو چلتی ہی رہتی ہیں۔ سوال صرف یہ ہے کہ مجھے بحیثیت وزیر 40 سیٹیں ملی ہیں جو پہلے چانسلر کے پاس ہوتی تھیں۔ ابھی میں نے ان میں سے صرف 6 سیٹوں کو پر کیا تھا کہ جمیعت طلباء کے لوگ، جن کی وہاں یونین ہے، میرے پاس آئے اور کہا کہ ہم آپ کے بچے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہاں غنڈہ گردی نہ ہو، نہ ہی ہماری طرف سے اور نہ ہی کسی اور کی طرف سے۔ آپ نے کہا ہے کہ آپ دائیں اور بائیں کی بات نہیں کرنا چاہتے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ آپ ان 40 سیٹوں میں سے کچھ سیٹیں ان لوگوں کو نہ دے دیں جو یہاں پر سر پھٹول کرتے ہیں۔ تو خدائے پاک کی قسم میرے پاس جو باقی سیٹیں تھیں، میں نے گورنر صاحب کو کہا کہ میں ان 6 سیٹوں کے بعد ساتویں سیٹ پر نہیں کروں گا۔ ہم یہ سیٹیں بہترین طلبہ کو دیں گے۔ ہم ان سیٹوں کو لینے کے لیے تیار نہیں - - -

(نعرہ ہائے تحسین)

- - - اور یہ پہلی روایت ہے جو میں نے قائم کی ہے کہ جو ہماری سیٹیں تھیں جن سے ہم اپنے دوستوں کو خوش کر سکتے تھے، میں نے کہا نہیں تمام بچے قوم

کے بچے ہیں ۔ ان میں جو بہتر ہے وہ وہاں پر آئے ۔ ہم اس میں کوئی دخل نہیں دینا چاہتے (نعرہ ہائے تحسین) میڈیکل کالجوں میں سیٹوں کے متعلق ہم نے ان کے زمانے میں بھی کہا تھا آپ نے یہ جو 20 سیٹیں رکھی ہیں یہ غلط ہے ۔ تو کہا گیا کہ یہ ضرورت ہو جاتی ہے اور یہ ہے ، وہ ہے ۔ آج ہم نے بڑی شد و مد کے ساتھ یہ فیصلہ کیا ہے کہ میڈیکل کالجوں میں کوئی سیٹ ہمارے پاس نہیں ہوگی وزیر اعظم سے لے کر مجھ عاجز تک ، جو ہم کسی کو دے سکیں ۔

All the thirty four seats have been surrendered. No Allotment of Medicat College Seats.

تمام طلبہ اپنی قابلیت کی بنا پر وہاں آئیں گے ۔ اسی طرح انجنئرنگ یونیورسٹی

(نعرہ ہائے تحسین)

میں بھی کوئی نامزدگی نہیں ہو گی اور یورسٹیوں میں جتنے شعبے ہیں ۔ ان میں طالب علم اپنی قابلیت کی بنا پر آئیں گے اور ہماری طرف سے کوئی نامزدگی نہیں ہو گی ۔ ان کو پوچھ لینا چاہیے ۔ پوری قوم کو جا کر بتائیں کہ دیکھو آج جو وزارت تعلیم آئی ہے ۔ اس نے کیسے کیسے کارنامے کیے ہیں ۔ ہم 28 برسوں کا رونا رو رہے ہیں جس میں یہ نہیں ہو سکا تھا ۔ یہ پہلی بار اب یہ باتیں ہو رہی جن کا یہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے ۔ جو کچھ ہم نے کیا اگر اس کے لیے بھی ہمیں داد نہ ملے تو پھر یہ رونے کا مقام ہے ۔ پھر ہم کس کے سامنے جا کر روئیں ۔ پھر ہم کس کے سامنے جا کر بین بجائیں گے ۔ یہ تو ہمارے دوست ہیں جن کے سامنے ہم بین بجا رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر نذر حسین منظور ۔ جناب والا ۔ میں ان کی اس بات کا نوٹس لینا چاہتا ہوں کہ انہیں اس قسم کے ذاتی حملے نہیں کرنے چاہیں ۔ وہ صرف یہ بتائیں کہ یہ جو انہوں نے میرٹ و یرٹ کی بات کی ہے کہ یہ انہی کی وجہ سے ہوئی ہے یا ان سے پہلے بھی وزارت تعلیم کے زمانے میں یہ باتیں ہوئی تھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرٹ تو میں سمجھ گیا ہوں لیکن یہ ویرٹ کیا ہے ۔

(قہقہہ)

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں نے جناب حسن محمود کو ٹوکتے ہوئے ایک بات کہی تھی کہ ہم نے 1972ء سے 1980ء تک کے لیے جو تعلیمی پالیسی ملک میں رائج کی ہے اس میں ہم نے اگر ٹیکنیکل تعلیم کو رائج کیا ہے ۔ 74-1973ء میں ہمارے پاس صرف 419 سکول تھے ۔ اب چھٹی سے دسویں تک پانچ سال بنتے ہیں اور دو برس گیارھویں کے بھی اس شامل کر لیں تو یہ کل سات برس بنتے ہیں ۔ آپ دیکھیں گے کہ ان سات برسوں کے بعد جب یہ نوجوان اس اگرولیکنیکل تعلیم سے فارغ ہو کر نکلیں گے تو وہ صنعت و حرفت اور تجارت میں اپنا ثانی نہیں رکھیں گے اور وہ اس شان سے آئیں گے کہ جو طالب علم آج بوجھ بنے ہوئے ہیں کل وہ بوجھ نہیں ہوں گے، وہ کل کے اس ملک کے بہترین شہری ہوں گے جو اپنی روزی خود کما سکیں گے اور کسی پر بوجھ نہیں بنیں گے ۔ تو 74-1973ء میں ہمارے پاس 419 سکول تھے اور 75 ۔ 1974ء میں ہمارے پاس 1200 سکول ہیں اور 76-1975ء میں ہم ان بچوں کے ذہنوں کو دیکھ کر محققانہ انداز میں اس کا تجزیہ کر رہے ہیں کہ انہیں کس بات کی ضرورت ہے اور وہ کس طرح علم حاصل کر سکتے ہیں اور کس طرح وہ اپنی manual labour میں کام کریں گے ۔ کیا انہوں نے مکینک بننا ہے یا کچھ اور بننا ہے ؟ اس کام کے لیے ہمارے پاس 1200 سکول ہیں اور اگر ہمیں فنڈز ملتے رہے اور ہمارے ذرائع اور وسائل نے ہمیں موقع دیں پھر یقین جانیے کہ ہم اس سے بھی بہت آگے جانے کے لیے تیار ہیں اور انشاء اللہ ہم اپنے ملک اور قوم کے لیے اور اپنے بچوں کے لیے اپنی طرف سے قربانی کریں گے کیونکہ ہم ہر شخص پر تعلیم کے دروازے کھولنا چاہتے ہیں ۔ وہ غریب ہو ، وہ جھونپڑی میں رہتا ہو ، خواہ وہ امیر ہو یا درمیانے درجے کا ہو ۔ ان کے بچے تعلیم حاصل کر سکیں کیونکہ جیسے کہ میرے دوستوں نے کہا ہے تعلیم ایک ایسا زیور ہے ۔ جس سے اس ملک کے ہر فرد کو آراستہ و پیراستہ ہو کر میدان میں نکلنا چاہیے تا کہ یہ لوگ سمجھ سکیں کہ یہ ملک اپنی ترقی کے لیے کیا کچھ رہا ہے ۔ اور صرف لڑکوں کے لیے ہی نہیں بلکہ لڑکیوں کے لیے بھی ہم نے ہوم اکنامکس کی کلاسیں کھولی ہیں تا کہ دسویں جماعت پاس کرنے کے بعد جب وہ گیارھویں اور بارھویں میں آئیں جس کے لیے ہم نے اس بل میں ایک جنرل ڈھانچہ پیش کیا ہے تو یہ تعلیم حاصل کر سکیں اور یہ گوجرانوالہ ، بہاولپور یا راولپنڈی میں ہی نہیں ، ہو سکتا ہے کہ ہم تین انٹر میڈیٹ اور سیکنڈری

ایجوکیشن بورڈوں کی بجائے چھ بورڈ کھول دیں تا کہ جو بچے اس ایگروٹیکنیکل تعلیم سے فارغ ہو کر آگے جا رہے ہیں انہیں کالجوں میں بھیجیں تا کہ یہ تمام چیزوں کو حاصل کر سکیں جن کا آج حزب اختلاف مطالبہ کر رہی ہے ، جس کے متعلق وہ کہہ رہے ہیں ۔ میں انہیں یقین دلاتا کہ یہ چند برسوں کی بات ہے ہم ہوں یا نہ ہوں ، ہماری قوم صحیح معنوں میں ان باتوں سے مرصع اور مرقع ہو کر آگے بڑھ سکے اور ہم ان پر ناز کر سکیں کہ ہماری قوم نے وہی وہ چیزیں حاصل کی ہیں جو انہیں حاصل کرنی چاہئیے تھی ۔

حضور والا ۔ آج سب سے زیادہ رونا طالب علم کے بارے میں ہے ۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ۔ میں ہزاروں طالب علموں کو ملا ہوں اور ان کے خیالات کو سنا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ وہ بہترین طالب علم ہیں لیکن تھوڑی سی کمی استادوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے ۔ جو صحیح معنوں میں استاد تو ہیں لیکن مطالبے استاد کو تھوڑا سا مقصدیت سے دور لے جاتے ہیں ۔ طالب علم کی طرف پوری توجہ دینے یا اس کے جوہر نکھارنے میں مدد دینے کے بجائے وہ اپنے مطالبات میں اس قدر گم ہیں کہ بعض اوقات طالب علم سے بے توجہی برتتے ہیں ورنہ کوئی طالب علم اپنی کلاسوں سے باہر نہیں جا سکتا ۔ یہ اسی صورت میں ہوتا ہے جب کہ استاد اس پر صحیح نظر نہ رکھے ہوئے ہو ۔ جب استاد کوتاہی کرے گا ، آنکھیں بند کرے گا ، یا شرارت کرنی چاہے گا تو اس کا طالب علم یقیناً کلاسوں سے باہر آئے گا ۔ لیکن آج میں نے اپنے طالب علم کو اس بات پر مضبوط کر دیا ہے کہ اب وہ کسی کی بات نہیں مانے گا ۔ نہ اپنے استاد کی اور نہ کسی اور عنصر کی ۔ انھوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم آپ کو اپنا باپ سمجھتے ہیں ، اگر آپ ہمیں اپنا بیٹا سمجھتے ہیں تو ۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم کسی سازش اور کسی رکاوٹ کو خاطر میں نہیں لائیں گے جو مختلف طریقوں سے ہمارے راستوں میں پیدا کی جا رہی ہیں ۔ ہمیں بلایا جا رہا ہے ، ہمیں دعوتیں دی جا رہی ہیں اور ہمیں کہا جا رہا ہے کہ ہم یہ دیں گے اور وہ دیں گے ۔ جناب والا ۔ جو کچھ دینا تھا دیا جا چکا ہے ۔ تین مہینوں میں اس وزارت کے پاس تو کچھ نہیں جو کسی کو دے

سکے ۔ سوائے اس کے کہ ان کا رولا ہے یا طعنے ہیں ۔ میں ان سے بھی کیا کہوں :

کیسے گلے رقیب کے اور کیا طعن اقربا
تیرا ہی جی نہ چاہے تو باتیں ہزار ہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

اگر تم ہی نہ مانو تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں ۔ ایسے طعنے دینے اور باتیں کرنے سے بات نہیں چلے گی ۔ ہم پوری ایمانداری اور خلوص نیت کے ساتھ اپنی قوم کو آراستہ و پیراستہ کرنا چاہتے ہیں ۔ ہم صحیح معنوں میں ایک ایسی قوم بنانا چاہتے ہیں جو کسی کے ہاتھوں میں ناچ نہ سکے ۔ جو اس شان سے ابھرے کہ آپ بھی اور میں بھی پر ناز کر سکیں ۔ آپ کا رونا تو یہی ہے کہ آپ کے عوام بک جاتے ہیں ۔ جب آپ صاحب علم لوگ پیدا کریں گے تو آپ کا ووٹ بھی صحیح ہوگا اور آپ کی ساری شان ہو گی ۔ کون ان کو خرید سکے گا ؟ اگر آپ خریدنے کی پالیسیوں کو ترک کر دیں تو یقین جانیے کہ یونیورسٹی میں ، کالجوں اور سکولوں میں ایسی فضا ، ایسا شاندار ماحول ہو گا کہ طالب علم پڑھیں گے اور آپ اس پر خوش ہوں گے ۔ آپ اس وقت یہ سوچیں گے کہ ہمیں فنڈز کس طرح مہیا کرنے ہیں ؟ ہم نے ان بلوں کو کس طرح بروئے کار لانا ہے جن کو کل آپ ایک قانون کی شکل دے رہے ہیں ۔ جن کو آپ اپنی امنگوں کے ساتھ ملا رہے ہیں ۔ جس کی کہ آج آپ کی قوم کو ضرورت ہے ۔ اس قوم نے بڑی مار کھائی ہے ۔ خدا کے لیے اب اس پر رحم کریں ۔ آپ اس قوم کے لیے سوچیں اور اس کو کٹھ پتلی نہ بنائیں ۔ اس کو نچانے کی کوشش نہ کریں ہر تین چھ مہینے بعد یہ کوشش نہ کریں کہ ان کو آپ ایک بکاؤ مال یا ایک کٹی ہوئی پتنگ کی طرح جس طرح چاہیں ، استعمال کریں ۔ ان کو چلتے دیجیے ۔ ایک شخص ہے آپ کا قائد ، آپ کا لیڈر ، جس کے آپ بڑے طمطراق سے نعرے لگاتے تھے ۔ خدا گواہ ہے انٹرنیشنل ورلڈ (بین الاقوامی دنیا) میں اس کا کوئی ساتھی نہیں ۔ جس شان سے وہ قوم کی تمناؤں اور عزموں پر نظر رکھے ہوئے ہے ، آج آپ کے پاس کوئی ایسا لیڈر نہیں جو اس ملک میں یہ کام کر سکے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ میں اس بل پر بہت زیادہ بول سکتا ہوں ۔ مگر بولنے کی ضرورت نہیں ۔ بل مختصر سا تھا ۔ وہ ہم نے پیش کر دیا ہے ۔

جناب والا ۔ کچھ باتیں آج ایسی بھی ہوئیں جن کا مجھے دکھ ہوا اور جو نہیں ہونی چاہیں تھیں ۔ میرے ایک دوست نے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ انھوں نے یا تو وعدوں کی بات کی ہے یا یقین دہانیوں کی ۔ یا اپنی تعریف کی ہے یا کسی لیڈر کی ۔ بل پر انھوں نے کیا بات کی ہے ؟ بورڈ کی تشکیل کے بارے میں انھوں نے کیا کہا ہے ؟ ہمارے کنٹرولنگ اتھارٹی کے بارے میں اعتراضات کا انھوں نے کیا جواب دیا ہے ؟ میں نہایت گستاخی سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ وزیر تعلیم نے اس بل کے بارے میں قطعاً کوئی بات نہیں کی ۔ ان کی بجائے کوئی اور وزیر اس بل پر کمنٹری کریں ۔ میں اس کے لیے سابق وزیر تعلیم سے درخواست کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں بھی استدعا کر سکتا ہوں کہ آپ کو میر کیبنٹ کا وہ سٹیٹس دے دیں تاکہ آپ یہ فیصلہ کر سکیں ۔ آپ نے ان کی شکایتیں کی ہیں کہ وہ یہ اختیار لینا چاہتے ہیں ۔ وہ بتانا چاہتے ہیں کہ میں یہ اختیار نہیں لینا چاہتا ، میں تو خدمت کرنا چاہتا ہوں ۔

وزیر تعلیم ۔ میں اس سے زیادہ کیا کہہ سکتا ہوں کہ اگر میں وزیر ہوں گا تو یہ میرا کوٹ پکڑ سکتے ہیں ، میرا دامن پکڑ ہی سکتے ہیں ، مجھ سے پوچھ سکتے ہیں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹائی تو نہیں پکڑیں گے ؟

وزیر تعلیم ۔ ٹائی بھی پکڑ لیں ۔ میں ان کو اس کی بھی اجازت دے دوں گا ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ انہیں غلط فہمی ہوئی ہے ۔ کنٹرولنگ اتھارٹی پر ہماری طرف سے اعتراضات کیے گئے اور غالباً اس سے مراد یہ لی گئی ہے کہ ملک غلام نبی صاحب یہ اختیار لینا چاہتے ہیں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ منسٹر اس ایوان میں جواب دہ ہوتا ہے ۔ اس سے زیادہ جمہوری قدریں کیا ہو سکتی ہیں ؟

چوہدری طالب حسین ۔ یہ بالکل ٹھیک ہے ۔ لیکن اگر آپ یقین دلا دیں کہ ملک غلام نبی صاحب ہمیشہ وزیر تعلیم رہیں گے ۔ ۔ ۔

وزیر تعلیم ۔ خدا نہ کرے ۔ میں کیوں رہوں ۔ مجھے حکیم نے کہا ہے ؟ میں نے تو اس دن بھی کہا تھا کہ یہ آنا جانا ہے ۔ کل آپ وزیر تھے ، آج نہیں ہیں ۔ آج میں وزیر ہوں ، کل میں نہیں ہوں گا ۔ یہ تو گردان ہے ۔ اپنے اپنے مقام پر کبھی تم نہیں ، کبھی ہم نہیں ۔ اس میں کیا فرق پڑتا ہے ؟ یہ تو باتیں ہوتی ہیں ۔ یہ سیاست میں چلتا ہے ۔ آج کے دوست کل کے دشمن ، آج کے دشمن کل کے دوست ۔ یہ باتیں ہوتی ہیں ۔ کوئی بات نہیں ۔ اس کو ہمیں خندہ پیشانی سے لینا چاہیے ۔

جناب والا ۔ میرے ایک دوست نے آج صبح پارلیمانی انداز فکر سے ہٹ کر ایسی باتیں کی ہیں کہ ہم دیکھیں گے کہ کس طرح اس ایوان میں یہ کارروائی چل سکتی ہے ۔ وہ میرے بھائی ہیں ۔ لیکن میں نے اس وقت جواب دینا مناسب نہیں سمجھا ۔ جناب والا ۔ یہ ایوان threats کا ایوان نہیں ۔ اس کے لیے تو ایوان سے باہر باتیں ہو سکتی ہیں ۔ ایوان کے اندر ایسی باتیں کسی پارلیمانی دوست کو زیب نہیں دیتیں ۔ مجھے ایک واقعہ یاد آیا ۔ 1933ء میں ہندوستان میں سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک تقریر سن رہا تھا ۔ اس میں سر جارج رینی ٹریژری بنچوں کے لیڈر تھے ۔ کانگرس اپنی پوری شان پر تھی ۔ اس وقت کے لیڈر مسٹر پٹیل نے ٹریژری بنچوں کو یہ کہا :

Pack of wild dogs

یہ بڑی گالی تھی ۔ لیا لیا پارا شعور بیدار ہوا تھا ۔ ڈاکٹر حسام الدین کچلو کے ساتھ ہم کارکن تھے ۔ لیکن سرجارج رینی نے اس کا کیا ریکارڈ دیا :

Packs of dogs bark but the carvans go on.

میں حیران تھا کہ انہوں نے حزب اختلاف کو dogs کہہ دیا ہے ۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے ۔

But Sir, it was in the parliamentry adjustments.

تو اس طرح سے اگر ہم اس کو اپنائیں اور اس انداز سے کہیں تو یہ زیادہ

مستحسن ہوگا اور زیادہ بہتر ہوگا ۔ نہ کہ ٹوٹی پھوٹی باتیں کریں ۔ نہ دھونس اور دھاندلی کی باتیں باہر چلتی ہیں ۔ یہاں تو ہم سب ایک برادری کے ممبر ہیں ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Let us come back to the Bill.

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ وہ بڑے واجب الاحترام ہیں ۔ ان کی عزت اسی ہے ۔ کیونکہ جو ایوان میں ہیں ، وہ سب ہمارے لیے صاحب عزت ہیں ۔ لیکن میں نہایت ادب کے ساتھ اپنے ساتھیوں سے درخواست کروں گا کہ آئندہ کے لیے ہمیں اجتناب کرنا چاہیے ۔ اپنی کارروائی کو اپنے انداز میں چلانا چاہیے کبھی چٹکیاں لیں ، کبھی جھلکیوں کے لیے مواد مہیا کریں ۔ یہی ساری باتیں چلتی ہیں ۔ ۔ ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ پوائنٹ آف آرڈر ضروری ہو گیا ہے ۔ انھوں نے معزز رکن رؤف طاہر کا نام لے کر ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ انھوں نے ان کا نام نہیں لیا ۔

وزیر تعلیم ۔ میں نے ان کا نام نہیں لیا ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ یہ understood ہے کہ ان کے متعلق بات ہوئی ہے ۔ تو ان کی طرف سے بات ہو گی ۔ وہ ایکسپلینشن ضرور دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب آپ اسے resume کر رہے ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ جی ہاں ۔ ایک منٹ کے بعد میرا خیال تھا ۔ میں ان طرح تو نہیں کہ کئی گھنٹے لگا رہوں اور اس میں میرا کوئی مقصد نہ ہو ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ ان کے متعلق انھوں نے جو کچھ کہا ہے وہ ریکارڈ پر آ چکا ہے ۔ ۔ ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں صرف ایک بات کہنی چاہتا ہوں کہ خوش قسمتی سے آج میرے دوست منصور صاحب ، رؤف طاہر صاحب اور میرا قائد حزب اختلاف بنچوں پر بیٹھے ہیں جہاں 1954ء کی بڑی گردالیں ہوئی ہیں ۔ 1954ء میں میں خود وہاں بیٹھتا تھا اور اس طرف کے بیٹھنے والوں کو وہی کچھ کہا کرتا تھا جو آج میرے دوستوں نے اس طرف سے کہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو آپ پہلے بھی بتا چکے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ خدا کی قدرت ہے ، ستم ظریفی ہے ، تاریخ کس طرح پلٹا لیتی ہے ۔ جو کل یہاں بیٹھتے تھے وہ وہاں بیٹھے ہیں اور وہ میرے ہی معاملات کو مجھے ہی کہہ رہے ہیں کہ بھائی ، جواب تو آپ نے ہی دینا ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹرائل بنچ پر بیٹھے ہوئے ہیں ، پیچھے تو نہیں بیٹھے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب ۔ وہ مسلم لیگ ۔ جو اس خانقاہ کو یہ لئے مجاور میسر آئے ہیں ۔ ان کی میں تعریف کر رہا ہوں ۔ یہ جو وہاں جا کر بیٹھے ہیں جس مسلم لیگ سے برسوں ہمارا تعلق رہا ۔ وہ ہماری رہی ۔ ہم نے اس کو چھوڑا اس کو کفن پہنانے کے لیے یہ پھر آ گئے ہیں ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : That has nothing to do with the Bill.

وزیر تعلیم ۔ بہت اچھا جناب ۔ جناب والا ۔ ہم نے اس بل کی جو ترامیم ہیں ، جو تحریک ہے اور جو مقاصد ہیں ، وہ ہم نے نہایت ادب کے ساتھ پیش کیے ہیں ۔ ہمارا پاور غصب کرنے کا کوئی مقصد نہیں ۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ اپنی قوم کے نوجوانوں ، بچوں اور بچیوں کو تعلیم سے زیادہ سے زیادہ آراستہ کر سکیں ۔ ہم ان کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دے سکیں ۔ تین نہیں ، اگر ہمیں بارہ ، دس ، چھ کہیں بھی ہمیں بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کھولنے پڑے ، ہم وہاں کھولیں گے ۔ اس کے اندر ایگرو ۔ ٹیکنیکل تعلیم جس کا میں نے ذکر کیا ہے ، وہ دیں گے ۔ چند برسوں کے بعد یہ خود اس سے خوش ہوں گے ۔ یہ جو آج حزب اختلاف میں ہیں ، انشاء اللہ یہ آئندہ ممبر منتخب ہو کر نہیں لوٹیں گے تو اپنے علاقوں میں جا کر کہا کریں گے کہ اس زمانے میں ہم نے اس بل کی مخالفت کی تھی تو ہم نے سخت غلطی کی تھی اس کی بدولت ہم ایم ۔ بی ۔ اے تو نہیں بن سکے لیکن ہمارے بیٹے اچھا مینوئل کام سیکھ کر بڑے اچھے کاریگر بن چکے ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

Mr. Speaker : The question befor the House Is :

That the Punjab Boards of Intermediate and Secondary Education Bill, 1975, be

circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th January, 1976.

(The motion was lost.)

Mr. Speaker : The question before the House is :

That the Punjab Boards of Intermediate and Secondary Education Bill, 1975, be circulted for the purpose of eliciting opinion thereon by 20th December, 1975.

(The motion was lost.)

Mr. Speaker : The question before the House is :

That the Punjab Boards of Intermediate and Secondary Education Bill, 1975, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 10th January, 1976.

(The motion was lost.)

Mr. Speaker : The question before the House is :

That the Boards of Intermediate and Secondary Education Bill, 1975, be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

Mr: Speaker : The motion is adopted, It will come up for immediate consideration of the House, The legislative work will come up tomorrow.

رول نمبر 52 کے تحت حاجی صاحب کی تحریک آئی ہوئی ہے۔ اب اس وقت دو بجنے میں آٹھ منٹ رہتے ہیں۔ اگر ممبران اس سے فارغ ہونا چاہیں تو ان کی مرضی ہے۔

سوال کے جواب سے پیدا ہونے والے اہمیت عامہ کے معاملہ پر بحث

بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر 5883 مستفسرہ 18 نومبر 1975ء

ہیلز ورکس پروگرام کے تحت بہاولپور ڈویژن کے لئے رقوم مختص کرنے کے مسئلہ پر زیر قاعدہ 52 بحث۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب سپیکر۔ مورخہ 18 نومبر 1975ء کو اس معزز ایوان میں ایک معزز رکن کے سوال نمبر 5883 میں یہ پوچھا گیا

تھا "کہ پیپلز ورکس پروگرام کے تحت بہاولپور ڈویژن کو 73-1972ء اور 74-1973ء کے لئے کتنی رقم دی گئی تھی ، ضلع وار تفصیل بتائی جائے۔" تو حکومت کی جانب سے اس کا یہ جواب فراہم کیا گیا تھا کہ پیپلز ورکس پروگرام کے تحت 73-1972ء میں بہاولپور ڈویژن میں ایک کروڑ 76 لاکھ 7 روپے فراہم کئے گئے اور 74-1973ء میں ایک کروڑ 20 لاکھ 53 ہزار 950 روپے فراہم کئے گئے۔ جناب والا۔ قواعد کی رو سے جب بھی کسی سوال کے بارے میں حکومت کی واضح توجہ مبذول کرانا مقصود ہو تو اس کے لئے اس ایوان کے ممبران کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ یہ مطالبہ کر سکتے ہیں کہ اس مخصوص سوال کو ایوان میں زیر بحث لایا جائے اور منگل کا دن بھی ایسے ہی کاموں کے لئے مخصوص ہوا کرتا ہے۔ لہذا میرے نوٹس کے تحت اس سوال کو بھی زیر بحث لایا جا رہا ہے۔

جناب والا۔ اس سوال کو زیر بحث لانے کا اولین مقصد یہ ہے کہ ہم بار بار حکومت کی توجہ مبذول کرواتے ہیں اور ہماری طرف سے یہ مطالبہ ہوتا رہتا ہے کہ بہاولپور ڈویژن کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کیا جائے۔ لیکن اس کے باوجود بہاولپور ڈویژن کے ساتھ امتیازی سلوک برتا جا رہا ہے اور بالخصوص ترقیات کے سلسلہ میں حق تلفی کی جاتی رہی ہے۔ اس ضمن میں حکومت کی جانب سے اعتراف بھی کیا جا چکا ہے اور جناب وزیر اعظم صاحب نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے کہ ماضی میں بہاولپور ڈویژن کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے اور اب اس پارٹی کی ہر حکومت کی جانب سے یہ یقین دہانی کروائی جاتی رہی ہے کہ بہاولپور ڈویژن کو اب نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ ان ناانصافیوں کا ازالہ کیا جائے گا۔ جناب والا۔ اس سوال کے جواب کے سلسلہ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے اور اس انکشاف سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ ماضی میں ناانصافیاں ہوئیں بلکہ ان ناانصافیوں میں اضافہ کرنے کی ایک اور کوشش کی گئی ہے۔ جناب والا۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں یہ جواب دے کر مطمئن کیا جاتا کہ یہ جو کچھ ہوا ہے ہمارے دور میں نہیں ہوا ہے اس زیادتی میں شریک نہیں رہے۔ میں جناب والا آپ کی وساطت سے یہ استدعا کروں گا کہ میرا تعلق کسی ایک فرد واحد سے نہیں ہے۔ آج بھی پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ چار سال میں چار حکومتیں بن چکی ہیں بلکہ ساڑھے

تین سال میں چار حکومتیں بدل چکی ہیں۔ تاہم اس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے۔ البتہ جس حکومت کی پارٹی 1972ء میں برسراقتدار تھی آج بھی اس ایوان میں اسی کی حکومت ہے۔ آج بھی وہی پارٹی برسراقتدار ہے۔

جناب والا۔ میں جناب کی وساطت سے جناب وزیر خزانہ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ 1972ء میں جب آپ کی حکومت نے بجٹ پیش کیا تھا اس وقت ہمیں ایک خوشخبری دی گئی تھی کہ ہم پیپلز ورکس پروگرام شروع کر رہے ہیں۔ اس سے تمام علاقوں کو ترقی نصیب ہوگی۔ جناب والا۔ اس کام کے لئے پہلے سال میں چھ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی تھی۔ جسے بعد میں بڑھا کر 14 کروڑ روپے کر دیا گیا تھا اور ہم فخریہ طور پر کہا گیا تھا کہ یہ پہلی حکومت ہے جس نے ترقیاتی کاموں کے لئے اتنی خطیر رقم مختص کی ہے۔ جناب والا۔ میں بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہوں گا کہ 14 کروڑ روپے میں سے بہاولپور ڈویژن کو ایک کروڑ 76 لاکھ روپے دیا۔ آپ نے بتایا ہے۔ آپ کے توسط سے ہمیں معلوم ہوا ہے۔ ہمارا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے یہ زیادہ بتایا گیا ہو یہ اعداد و شمار آپ کے فراہم کردہ ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم شاید آپ اس میں بھی مبالغہ آمیزی کر رہے ہیں۔ تاہم یہ آپ کے فراہم کردہ ہیں اس لئے میں وثوق کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔ پھر بھی جناب والا۔ جب جواب دیا گیا اس میں ایک کروڑ 76 لاکھ 50 ہزار 7 روپے بہاولپور کا حصہ دکھایا گیا۔ جناب والا۔ لیکن جب ہم نے میزان کیا اس میں سے بھی 50 ہزار کا میزان غائب نکلا۔ فی الحقیقت یہ رقم ایک کروڑ 76 لاکھ 7 روپے تھی۔ یہ رقم 14 کروڑ میں سے بہاولپور کو دی گئی جو پسماندہ علاقہ ہے اور جس کی ترقی کے لئے آپ کئی دفعہ وعدہ بھی فرما چکے ہیں۔

جناب والا۔ میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ بہاولپور پنجاب میں ہونے سے پہلے بہاولپور ون یونٹ میں شامل ہونے سے پہلے اتنا غیر ترقی یافتہ نہیں تھا۔ اسی قسم کی ناانصافیاں نہیں ہوئی تھیں۔ جناب والا۔ جب آپ نے پیپلز ورکس پروگرام کے تحت ایک عملی پالیسی تیار کی اور آپ نے کہا تھا کہ یہ رقم آدھی ہر ڈویژن اور ڈسٹرکٹ میں تقسیم ہو گی اور باقی آدھی آبادی کے حساب سے تقسیم ہو گی۔ آپ موازنہ کر لیں آدھی رقم 14 کروڑ

روپے میں سے 7 کروڑ روپے بنتی ہے اور اس کو اگر پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے تو وہ بھی آدھی کا زیادہ حصہ بنتا ہے اور جو آبادی کی بنیاد پر ملنا تھا اس کو تو آپ ختم ہی کر گئے اس کو تو آپ گول ہی کر گئے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

(اس مرحلے پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ پیپلز پارٹی کے دور میں ہوا ہے۔ مجھے اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے کہ اس وقت کون شخص برسر اقتدار تھا۔ مجھے تو اتنا پتہ ہے کہ اس وقت پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اور آج بھی پیپلز پارٹی کی حکومت ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔ آپ نے مجھے ایڈریس کرنا ہے۔ ممبران کو نہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ کی پاکستان پیپلز پارٹی کے عہد میں ہوا ہے۔ جسمیں جناب والا بھی وزیر تھے۔ میں نے کئی دفعہ عرض کیا ہے کہ میری مراد افراد سے نہیں میری مراد آپ کی حکومت سے ہے۔ آپ کی حکومت کے افراد سے نہیں۔ آپ کی حکومت سے ہے۔ آپ بدلتے رہیں۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں ہے۔ اب حقیقت یہ ہے کہ 1956ء کے پارلیمانی دور میں کہا جاتا تھا کہ کسی وزیر نے اتنے پاجامے نہیں بدلے جتنے کہ پاکستان میں وزیر اعظم بدلے گئے ہیں اور آج آپ پھر وہی مثال دوبارہ دہرا رہے ہیں۔ کوئی ایک حکومت بھی اس طرح سے نہیں بدلتی رہی ہے جتنی آپ کی حکومت بدلتی رہی ہے۔ آپ ایوان کو کس طرح سے مورد الزام بنا سکتے ہیں۔ ہم نے تو حکومت سے ہی پوچھنا ہے۔ حکومت آپ کی ہے۔ آپ بدل رہے ہیں۔ کوئی آئے کوئی جائے۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں ہے۔ ہاں البتہ آپ کی پارٹی کے علاوہ کسی اور کی حکومت ہو اور یہ سوال پیدا ہو۔ تو بات ہے جب دور آپ کا ہے۔ پارٹی اور حکومت آپ کی ہے تو آپ کو یہ ذمہ داریاں قبول کرنا ہوں گی۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں ۔ جناب سپیکر۔ حاجی صاحب جس سوال کا جواب دے رہے ہیں۔ دراصل میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کس عہد میں ہوا تھا۔ کیونکہ کھر صاحب کے عہد میں سیلاب آیا تھا۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ سوال ہمارے ریکارڈ میں نہیں ہے کیونکہ آپ نے وہ سوال بیٹھ کر کیا ہے ۔

That was never a part of the proceedings and on that point I have requested Haji Shaib to address the Chair and not pass any comment straightway.

چوھدری ممتاز احمد کاھلوں ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے حاجی صاحب سے یہ سوال دھرا رہا ہوں کہ 1973ء میں سیلاب آئے تھے ۔ اس وقت واقعی 14 کروڑ اور 7 کروڑ کی رقم جس طرح سے وہ فرما رہے ہیں ۔ اس میں کمی کرنا پڑی تھی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ پہلے یہ سوال پڑھیں ۔ سوال 1972ء کا ہے سیلاب 74-1973ء میں آیا تھا ۔

Mr. Deputy Speaker : I would like to know the point of order.

چوھدری ممتاز احمد کاھلوں ۔ جناب والا ۔ جس وقت یہ 14 کروڑ روپیہ تقسیم کیا گیا تھا اور وہ پانچ اضلاع میں برابر تقسیم کیا جاتا تھا فاضل ممبر نے وقت اور وہ عہد نہیں بتایا ہے کہ کس کا عہد تھا اگر وہ دورکھر صاحب کا تھا ۔ تو واقعی اس وقت اس طرح سے allocation نہ ہوئی تھی ۔ میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ جناب معراج خالد صاحب کا 73-72 کا دور تھا اور یہ بجٹ بھی جناب معراج خالد نے پیش کیا تھا اور یہ اسی دور میں تھا جب کہ کاھلوں صاحب وزیر تھے ۔

Mr. Deputy Speaker : This is all irrelevant so far. As far as the subject under discussion is concerned I wish that the Hon'ble Member would be relevant.

چوھدری ممتاز احمد کاھلوں ۔ جناب والا ۔ یہ سوال relevant ہے ۔ کیونکہ اس وقت قائد حزب اختلاف ایڈوائزر تھے یا منسٹر تھے ۔

Mr. Deputy Speaker : It has no relevancy to all this.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب سپیکر ۔ انہوں نے مجھ پر ذاتی حملہ کیا ۔ مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں وضاحت کروں ۔ کاھلوں صاحب اس کیبینٹ میں وزیر تھے اگر وہ واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی کام اصول کے مطابق نہیں ہو رہا ہے ۔ تو ان کا یہ اخلاقی فرض تھا کہ وہ اس کیبینٹ سے مستعفی ہو جاتے ۔ لیکن وہ آج تک لالچ کو سینے سے لگائے پھرتے ہیں اور اٹھ اٹھ کر اعتراض کرتے ہیں کہ شاید اس طرح سے وہ دوبارہ لے لیے جائیں ۔

چوہدری ممتاز احمد کاھلوں ۔ جناب والا ۔ میری مراد اس سوال سے یہ نہ تھی کہ میں ان پر کوئی ذاتی حملہ کروں ۔ بات صرف اتنی تھی کہ یہ سیلاب کے وقت کا بجٹ تھا ۔ یا دوسرے وقت کا ۔ حاجی صاحب نے بار بار اس بات پر زور دیا کہ کاھلوں صاحب اس وقت وزیر تھے ۔ وہ تو ریکارڈ کی بات ہے ۔ میں نے کب انکار کیا ہے کہ میں وزیر نہ تھا ۔ انہوں نے سمجھا ہے کہ میں نے ان پر کوئی حملہ کیا ہے اور اس لیے وہ دوڑے دوڑے آئے اور انہوں نے جواب دے دیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری مراد وزیر خزانہ کی بالخصوص اورپنجاب کی حکومت کی بالعموم نا انصافیوں کی توجہ مبذول کرانا تھی جو کہ ماضی میں ہوئی ہیں ۔ یا جو کہ مستقبل میں روا رکھی جاتی ہیں ۔ تاکہ وہ اس چیز کا جائزہ لیں ۔ کہ قول و فعل میں کتنا تضاد ہے اور یہ دیکھیں کہ جب ہم بہاولپور کے پلیٹ فارم پر قدم رکھتے ہیں تو وہاں پر ہمیں کچھ کہنا پڑتا ہے ۔ اور جب ہم اس ایوان میں آتے ہیں تو ہمیں کچھ اور عمل کرنا پڑتا ہے ۔ جناب والا ۔ میں انہیں کو یاد دلانا چاہتا ہوں ۔ پورے facts and figurs کے ساتھ کہ ایک طرف تو وہ بہاولپور کو پنجاب کا حصہ کہتے ہیں اور جب بہاولپور کو حق دینے کی بات آتی ہے تو اس وقت اس کو اس کا حق نہیں دیتے اور 14 کروڑ روپے کی خطیر رقم جو کہ پیپلز ورکس پروگرام کے تحت حکومت پنجاب نے رکھی ۔ جس میں ہمیں بتایا گیا کہ اس میں سے آدھی رقم بحصہ برابر تمام اضلاع میں تقسیم ہوگی اور باقی آدھی رقم آبادی کے حساب سے تقسیم ہوگی ۔ جناب والا ۔ اس طرح سے اس ریشو کے حساب سے 14 کروڑ روپے سے کم از کم بہاولپور کو ساڑھے تین کروڑ روپیہ ملنا تھا ۔ جناب والا ۔ ملا کیا ہونے دو کروڑ صرف اور اس کے متعلق بھی

آج تک کچھ نہ کیا گیا ۔ جناب والا ۔ کس کو انکار ہے ۔ کون انکار کرتا ہے ۔ اس امر سے کہ 74 - 1973ء میں سیلاب آئے اور اس کی سب سے زیادہ زد بہاولپور ڈویژن پر پڑی ۔ 74 - 1973ء میں پیلز ورکس پروگرام کے ذریعہ سے 12 کروڑ روپے مختص کیے گئے اور اس سرمایہ سے بہاولپور کو جو حصہ دیا گیا ۔ وہ پہلے سے بھی کم تھا ۔ اور وہ تھا جناب والا ۔ 1,20,53,950.00 روپے ۔ بجائے اس کے کہ اس کی تعداد اور بڑھتی اس کی اوسط اور بڑھتی اور اس کو compensate کیا جاتا ۔ جو حق تلفی اس کی 73 - 1972ء میں ہوئی ۔ اسے 74 - 1973ء میں پورا کیا جاتا ۔ ان دنوں میں جب کہ بہاولپور ڈویژن سیلاب کی زد میں آ گیا تھا ۔ بہاولپور ڈویژن سیلاب کا شکار تھا ۔ اس وقت اسے زیادہ امداد دی جاتی ۔ ملا کیا ؟ جناب والا ۔ 52 لاکھ روپیہ سیلاب کی وجہ سے ملا ۔ کیونکہ جس وقت 12 کروڑ کی رقم رکھی گئی تھی ۔ اس وقت صوبہ میں کوئی سیلاب نہ تھا ۔ سیلاب کے فنڈ کی رقومات مختلف تھیں ۔ مگر اس سیلاب کے فنڈ سے جو کہ حکومت کو سینٹر کی جانب سے ملے تھے ۔ اس میں بھی بہاولپور کو پورا حصہ نہ ملا ۔ اور پیلز ورکس پروگراموں کی رقم جو ترقیاتی کاموں کے لیے سیلاب کے علاوہ دی جاتی تھی اس کو سیلاب کی نذر کر دیا گیا ۔ اس میں 52,45,000.00 روپیہ سیلاب پر خرچ کیا اور ترقیاتی منصوبوں پر خرچ نہ ہوا ۔ اس میں سے اگر 52 لاکھ روپیہ نکال دیا جائے ۔ تو باقی بہاولپور ڈویژن کو 12 کروڑ میں سے 74 - 1973ء میں صرف 70 لاکھ کی رقم ملی ۔ جناب والا ۔ کہ اگر اس طرح سے بہاولپور ڈویژن کی ناکامیوں اور محرومیوں میں اضافہ ہوتا رہا اور اس طریقہ سے بہاولپور ڈویژن نا انصافیوں کا شکار ہوتا رہا ۔ تو آپ یہ یقین رکھیں کہ وہ جذبہ اور وہ روح جو کہ پہلے سے مجروح ہے اور جو پہلی حکومتوں سے بھی سم رسیدگیوں کی وجہ سے دل برداشتہ تھی اور انہیں دل برداشتگیوں کی بنا پر انہوں نے پہلی حکومتوں کے وقت ایک آواز اٹھائی تھی کہ صوبہ سندھ کی طرح ۔ صوبہ بلوچستان کی طرح ۔ صوبہ پنجاب کی طرح ہمیں بھی ایک خود مختار صوبہ قرار دیا جائے ۔ کیونکہ ہماری حیثیت پہلے بھی ایک صوبہ کی سی تھی ۔ ہم وہی صوبہ کی حیثیت آج بھی چاہتے ہیں اور ہم صوبے کی حیثیت اختیار کرنا چاہتے ہیں اور اس وقت اسے کسی نے علیحدگی پسند کا لقب دیا تھا اور کسی نے کوئی لیبل لگایا تھا اور کسی نے کوئی رنگ دیا تھا ۔ کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ اور ۔ اس

وقت اس چیز کو دبا دیا گیا تھا۔ جناب والا۔ اگر وہ اسی طرح آپ کی کارروائیوں کا اور ستم ظریفیوں کا شکار رہا۔ اس قسم کی ناجائز کارروائیوں کا سلسلہ جاری رہا اور اس کی حق تلفی آپ کرتے رہے۔ تو کیا وہاں کے عوام یہ کہنے میں حق بجانب نہ ہوں گے کہ بہاولپور کو ایک کالونی بنا لیا گیا ہے بجائے اس کے کہ بہاولپور کے عوام کو آپ ایک بھائی کی حیثیت دیتے۔ آپ نے انہیں ایک subject کی حیثیت دی اور انہیں ایک غلام کی شکل دے دی گئی ہے۔ slave تصور کر دیا گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر یہ الزام نہ آئے۔ آپ پر یہ label نہ لگے اور آپ بہاولپور کی حق تلفیوں کا ازالہ اس طرح کریں۔ جس طرح آپ نے اس کا اقرار کیا ہوا ہے اور بالخصوص جناب وزیر اعظم صاحب نے جس طرح بہاولپور کے جلسہ عام میں اعتراف کیا اور اس کے ساتھ written ہدایات حکومت پنجاب کو بھیجی ہیں۔ میں یہ نہیں جانتا کہ آپ کا کیا لائحہ عمل ہے اور وزیر اعظم کے لکھے ہوئے پر کس قدر عمل ہوتا ہے یا اس کے سلسلے میں آپ کی mutual understanding کیا ہوتی ہے کہ وہ لکھتے رہیں اور آپ عمل نہ کرتے رہیں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے وعدے درست ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ بہاولپور کے ساتھ حق تلفیاں ہوئی ہیں انہیں فگرز کے مطابق جو فگرز آپ نے ہمیں مہیا کیے ہیں تو پھر میں جناب وزیر خزانہ کے خدمت میں استدعا کروں گا کہ وہ اپنے دور کے چار سالوں 73 - 1972ء۔ 74 - 1973ء۔ 75 - 1974ء اور 76 - 1975ء کی پوری calculation لے کر موازنہ کریں اور بہاولپور کا 1972ء لے کر آج تک جو حصہ بنتا ہے۔ وہ پورا کریں اور اس پیپلز ورکس پروگرام میں اسی طرح شریک کریں جس طرح انہوں نے پنجاب کے دوسرے ڈویژنوں کو شریک کیا ہوا ہے اور اس کا حصہ بھی اسی طرح مختص کریں جس طرح دوسرے ڈویژنوں کا حصہ مختص کیا ہوا ہے۔ تاکہ وہاں کے عوام میں یہ احساس پیدا ہو کہ ہم بھی برابر کے حصہ دار ہیں۔ ہم بھی برابر کا حصہ رکھتے ہیں اور ہم بھی اسی طرح اس صوبے میں حق رکھتے ہیں جس طرح لاہور۔ سرگودھا یا دوسرے ڈویژن رکھتے ہیں۔ میں استدعا کروں گا کہ جناب وزیر خزانہ اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس اس کی یقین دہانی کرائیں گے کہ نہ صرف یہ کہ مستقبل کا خیال رکھیں گے۔ بلکہ ماضی میں بھی جو حق تلفیاں بہاولپور

ڈویژن کے ساتھ ہوئی ہیں ان کا بھی ازالہ کریں گے اور اس کا حق دلائیں گے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وزیر خزانہ ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کا سارا ملک پسماندہ ہے اور اس کے لیے بھی ہم بہت سے لوگوں کو blame کرتے ہیں لیکن سب سے بڑی چیز جس وجہ سے ملک پسماندہ ہے ۔ وہ اس ملک کا صدیوں کا استحصال ہے جو برطانیہ نے اور علامہ اقبال علیہ رحمتہ نے بھی اسی بات کو اپنے الفاظ میں کہا ۔

دل توڑ گئی ان کا دو صدیوں کی غلامی
دارو کوئی سوچ ان کی کوتاہ نظری کا

اور اسی کا جواب دیتے ہوئے سیدنا حضرت علی ابن طالب رضہ نے یہ ارشاد فرمایا ''لوکان الفقر رجل'' کہ اگر غربت اور محرومی ایک کی شکل میں ہوتی تو حضرت علی رضہ جو کہ بہت عقلمند تھے بہت جری اور بہت بہادر تھے ۔ اس کو ایک دم ہی ختم کر دیتے ۔ تو یہ محرومیاں جو دو سو سال سے چلی آ رہی ہیں ۔ ایک دم سے ختم نہیں ہو سکتیں ۔ جناب والا ۔ جیسے میں نے کہا سارا پاکستان پسماندہ ہے ۔ اسی طرح سے پاکستان میں پنجاب بھی سارا پسماندہ علاقہ ہے اور اس میں آپ کوئی بھی perimter. پسماندگی کے لیے لے لیں کہ ہماری خوراک کیا ہے ہماری پوشاک کیا ہے ۔ ہمارے گھر کیسے ہیں ۔ سڑکیں کتنی ہیں acreage کتنی ہے ۔ زراعت کیسی ہوتی ہے تو سب سے آخر میں آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ یہ سارا صوبہ پسماندہ ہے ۔ اب اس صوبہ میں بہت سے علاقے ہیں ۔ ہمارے ملک میں خاص کر پنجاب میں دو اضلاع ایسے ہیں جن کو ہم باقی دس اضلاع کے مقابلے میں پسماندہ ہے لیکن دو اضلاع کو باقی دس اضلاع کے مقابلے میں بھی پسماندہ سمجھیں گے اور یہ باتیں بھی صدیوں کے نشانات ہیں ۔ ایسا کہیں نہیں ہوا کہ پاکستان پیپلزپارٹی کی حکومت جو پچھلے چار سال سے قائم ہے اس نے اس تفاوت کو اس فرق کو مٹانے کی کوشش نہ کی ہو اور خود جہاں پر میرے فاضل رکن حاجی محمد سیف اللہ خان ماضی کے حوالے دے کر یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ سارا ملک پسماندہ ہے یا سارا پنجاب پسماندہ ہے یا اس میں فلاں اضلاع پسماندہ ہیں ۔ لیکن اگر آپ ان پالیسیوں کی طرف دیکھیں جو پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے نافذ کی ہیں اور جن پر

عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ ان میں اس پسماندگی کو دور کرنے کے لیے اقدام کیے گئے ہیں۔ مثلاً فاضل رکن نے خود پہلے reference کی۔ اور میں یہاں یہ بات عرض کرنی چاہتا ہوں کہ آج جو بحث ہو رہی ہے یہ ایپلز ورکس پروگرام کے متعلق ہے نہ کہ جنرل ڈویلپمنٹ کے متعلق۔ پنجاب کا جو annual ڈویلپمنٹ پروگرام ہوتا ہے۔ اس کے متعلق یہ نہیں ہے۔ ویسے میں اس کے متعلق سب سے پہلے عرض کردوں کہ اس حکومت نے چار بجٹ اب تک بنائے ہیں اور ان چاروں میں کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ پنجاب کے جو پسماندہ اضلاع تھے۔ ان میں کسی خاص ضلع کی تخصیص کرتا ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم تمام پسماندہ اضلاع خواہ ان کی ماضی میں کوئی حیثیت رہی ہو۔ ان کی پسماندگی کو دور کررہے ہیں۔ نتیجہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ پچھلے بجٹ میں اس بات پر بڑی تفصیل سے وزیر خزانہ نے یہ کہا تھا کہ آپ دیکھیں کہ کس طرح resources کو بتدریج شہروں سے دیہات کی طرف اور جو ترقی یافتہ علاقے ہیں ان سے پسماندہ علاقوں کی طرف تبدیل کیا جا رہا ہے۔ بلکہ شکایت پیدا ہو گئی ہے یعنی جو نسبتاً ترقی یافتہ اضلاع کے لوگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایپلز ورکس پروگرام میں نہایت ہی کم رقم ملتی ہے اور اس کے مقابلے میں رحیم یار خان کو زیادہ رقم ملتی ہے یا بہاولنگر کو زیادہ رقم ملتی ہے یا بہاولپور کو زیادہ رقم ملتی ہے۔ ہم تو اس کا جواز یہ پیش کرتے ہیں کہ ہمیں ان علاقوں کو کچھ تھوڑا سا edge اور دینا ہوگا اور پھر کہیں جا کر کچھ عرصے کے بعد اگر یہ سمت جاری رہے اور پسماندہ علاقوں کو جن میں وہ علاقے بھی شامل ہیں جن کے متعلق فاضل رکن نے ذکر کیا ہے اگر ان علاقوں کے لیے ہر سال نسبتاً زیادہ سے زیادہ پیسے allocate کیے گئے تو انشاءاللہ کچھ وقت کے بعد باقی جو دس اضلاع ترقی یافتہ ہیں نسبتاً ان کے ساتھ مل جائیں گے۔

جناب والا۔ اس کی گواہی خود فاضل رکن نے فگرز quote کر کے دی ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے مثلاً ایپلز ورکس پروگرام 14 کروڑ کا پروگرام تھا جس میں سے ایک کروڑ 76 لاکھ دیے گئے تو یہ 14 لاکھ روپے سارے تقسیم نہیں ہوتے۔ فاضل رکن نے اس طرح سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جس طرح سے 14 کو 19 پر تقسیم کیا جائے تو بہاولپور سے

زیادتی ہوئی ہے۔ چونکہ مجھے اس سوال کا نوٹس نہیں ملا تھا اور ملک غلام نبی صاحب نے اس کا جواب دیا تھا اور وہ آخر میں میرے سپرد کرکے چلے گئے ہیں۔ بہر حال میں یہ عرض کرتا ہوں کہ 14 کروڑ میں سے کم از کم دو کروڑ ایسٹیبلشمنٹ کے چارجز ہوں گے یعنی جتنا پیپلز ورکس پروگرام کا سارا دفتری عملہ ہے خواہ وہ پنجاب میں واقع ہو یا اس کے کوئی اور جگہ پر دفاتر ہوں تو یہ ایسٹیبلشمنٹ کا خرچ کاٹنے کے بعد پھر اس کی further division ہوگی اور اس کی 73-1972ء میں ڈویژن اس طرح ہوتی تھی کہ پچاس فیصد تو پسماندہ اضلاع کو چلا جاتا تھا اور پچاس فیصد جو جو دس ترقی یافتہ اضلاع تھے ان کو چلا جاتا تھا۔ اس کے بعد جس بات پر میں خاص زور دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ پھر اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ شاید اس میں کافی edge نہیں ہے اور اس لئے پھر یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ سو میں سے پچپن فیصد تو پسماندہ اضلاع کو دیا جائے جن کا کہ آپ آبادی کا حساب لگائیں تو آبادی کے لحاظ سے وہ بہت کم آبادی بنتی ہے کیونکہ جتنے ہمارے پسماندہ اضلاع ہیں ان میں آبادی بہت کم ہے اور جناب والا۔ آپ یہ بھی خیال کر سکتے ہیں کہ جب میں نے کہا کہ سارا پنجاب پسماندہ ہے تو میں نے یہ جان بوجھ کر کہا۔ اس لئے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ لائل پور۔ راولپنڈی اور دوسری جگہ کے لوگ یہ کہیں کہ ہم تو بڑے مطمئن ہیں۔ ہمارے ضلع میں سڑکیں۔ ہسپتال۔ سکول بہت زیادہ ہیں اور اب آپ سارے تو پسماندہ اضلاع میں بنائیں۔ نہیں۔ ایسی بات نہیں اگر ایسی بات ہوتی اور اگر اتنا فرق ہوتا کہ دس اضلاع جو ترقی یافتہ ہیں وہ تو اتنے ترقی یافتہ ہوتے جس طرح سے اور دنیا کے مغربی ممالک ہیں۔ وہ اگر پسماندہ نہ ہوتے تو بہت آسان تھا کیونکہ بجٹ میں بہت زیادہ edge پسماندہ علاقوں کو دیا جاتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ باقی اضلاع جن کو ہم ترقی یافتہ کہتے ہیں وہ ہم نسبتاً استعمال کرتے ہیں ایک comparative term میں۔ ورنہ وہ بھی بہت پسماندہ ہیں اور باقی اضلاع میں بھی اتنی شدت سے ڈیمانڈ کی جاتی ہے مثلاً سڑکوں کی۔ سکولوں کی۔ ہسپتالوں کی یا فلڈ کے لئے بندوں کی اور چیزوں کی جو نہایت ضروری ہیں۔ جن میں تعیش کا کوئی element نہیں پایا جاتا بلکہ بہت ضروری ہیں۔ تو اس لئے جب میں یہ جواب دے رہا ہوں

کہ پسماندہ علاقوں کو neglect نہیں کر رہے تو میں اس وقت یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جو علاقے نسبتاً ترقی یافتہ ہیں وہ علاقے بھی کوئی اتنے ترقی یافتہ نہیں کہ ہم ان کی ترقی یکسر روک کر تمام کے تمام فنڈز پسماندہ علاقوں کو دیں۔ لیکن اگر آپ 14 کروڑ میں سے پیپلز ورکس پروگرام کے 1972-73ء کے ایسٹیبلشمنٹ کے چارجز نکال دیں تو پھر باقی جو ایک کروڑ 76 لاکھ روپے بہاولنگر۔ بہاولپور اور رحیم یار خان کے لئے بچتے ہیں۔ ان کا آپ کسی اور پسماندہ علاقے سے موازنہ کریں۔ تب بھی آپ دیکھیں گے کہ وہ کم نہیں رہیں گے۔ ان کا موازنہ آپ کسی ترقی یافتہ علاقے سے کریں پھر تو آپ کہیں گے کہ بہاولپور۔ رحیم یار خان۔ بہاولنگر کی بہت زیادہ طرفداری کی گئی ہے اور ان کے لئے ضرورت سے زیادہ رقم مختص کی گئی ہے اور کرنی بھی چاہیے۔ لیکن دوسرے علاقے والے یہ محسوس کرتے ہیں کہ پسماندہ علاقوں کو بہت زیادہ ترقی دی جا رہی ہے اور ان کے اضلاع میں جن کو ہم ترقی یافتہ بھی کہتے ہیں ان میں ترقی یافتہ ایک شہر ہوتا ہے جیسے سوائے اسلام آباد کے راولپنڈی کا باقی ضلع بالکل رحیم یار خان بہاولپور اور بہاولنگر سے بھی زیادہ پسماندہ ہے لائل پور کو ہی دیکھ لیجئے کہ جو علاقے دریا کے کنارے واقع ہیں وہ رحیم یار خان بہاولپور اور بہاولنگر سے پسماندہ ہیں اور سڑکیں بالکل ناکافی ہیں بنیادی ضرورتوں کا فقدان ہے۔ میں فاضل رکن سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس حکومت کی پچھلے چار سال سے یہ پالیسی رہی ہے۔ جیسے میں نے کہا ہے جو پسماندہ علاقے ہیں ان کو 50 فیصد بجٹ دیا گیا ہے حالانکہ آبادی کے لحاظ سے 50 فیصد نہیں بنتا۔ آپ ضلعوں کی تعداد ملاحظہ کریں۔ ان کا وہ 50 فیصد نہیں بنتا۔ لیکن ان کو 50 فیصد دیا گیا ہے کیونکہ ان کی یہ خواہش تھی کہ دوسروں کے مقابلہ میں ہمیں زیادہ جائے۔ اگر فاضل رکن کہیں کہ پسماندہ علاقوں کو کم بجٹ دیا گیا ہے جو ان کے لیے ناکافی ہے تو میں خود اس چیز کا اعتراف کرتا ہوں۔ میں خود بھی مطمئن نہیں ہوں اور میں پاکستان کی خوش حالی کے متعلق بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ میں تو کہتا ہوں کہ پورا پاکستان خوش حال ہو۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق ہمیں دیکھنا ہے کہ جتنا کپڑا استعمال کرتے ہیں وہ فی فرد کتنا ہونا چاہیے۔ ہمیں فی کس کتنی پروٹین ملنی چاہیے۔ ہمارے گھر میں آبادی کے لحاظ سے کتنے کمرے ہونے چاہئیں۔

کتنے بیڈز ہونے چاہیں ۔ شہر میں آبادی کے لحاظ سے کتنے سکول ہونے چاہئیں۔ لیکن ایسا نہیں کیونکہ نو ضلع نسبتاً زیادہ پسماندہ تھے اور ہماری متواتر یہ کوشش رہی کہ ان کی ترقی کی طرف توجہ دی جائے ۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہم نے نو ضلعوں کو 50 فیصد دیا جب کہ ہم نے دیکھا کہ نو ضلعوں میں آبادی کی اکثریت تھی اور دس ضلعوں کی آبادی کم ہے ۔ اس کے بعد ہم نے دیکھا جو نسبتاً کم ترقی یافتہ اضلاع ہیں ان کو زیادہ نہیں ملا تو اگلے سال یہ سوچ آئی کہ 55 فیصد حصہ نو پسماندہ اضلاع کو دیا جائے ۔ اب نو اضلاع کو 55 فیصد ملتا ہے اور دس اضلاع کو 45 فیصد ملتا ہے اس لحاظ سے جتنے بھی نو پسماندہ اضلاع ہیں بہاولپور ۔ بہاولنگر ۔ رحیم یار خان ان کو دوسرے اضلاع کی نسبت زیادہ دئے جاتے ہیں ۔ اور پیلز ورکس پروگرام تو کل ترقی کا بہت تھوڑا حصہ ہے ۔ پنجاب کا پہلا بجٹ جو میرے خیال میں تقریباً سو کروڑ کا تھا اس میں سے اے ۔ ڈی ۔ پی کو دیا گیا ۔ اس میں بہاولپور کے ضلع کو بھی ایک حصہ ملا ۔ لیکن اس کے باوجود فاضل رکن نے اس علاقے کو پسماندہ کہا ہے ۔ لیکن 73-1972 کے بجٹ سے لے کر پنجاب کی ترقیاتی سکیمیں اس میں اے ۔ ڈی ۔ پی بھی ہے اس میں ہر علاقے کو اس کا جائز حصہ ملا ہے اس کے ماضی کو دیکھ کر میں اس مطالبے کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں کہ لاہور ۔ لائل پور ۔ شیخوپور اور گوجرانوالہ کی ترقی بالکل روک دی جائے اور پنجاب کے پسماندہ علاقوں کو ترقی دی جائے ۔ یہ بھی نا انصافی ہوگی کہ ایک ہی سمت میں پسماندہ علاقوں کو ترقی دی جائے ۔ میں نے آپ کو اس کا ثبوت دیا ہے کہ 9 اضلاع کو 50 فیصد ملتا تھا دس کے مقابلہ میں جن کی آبادی بہت کم تھی اور اب ان کو 55 فیصد مل رہا ہے اور دس اضلاع کو 45 فیصد مل رہا ہے جس کی آبادی زیادہ ہے ۔ اس سے آپ اندازہ لگائیں ۔ اگر اس عرصے میں یہ تفاوت ختم نہیں ہوا اور یہ پسماندہ اضلاع ترقی یافتہ اضلاع کے برابر نہیں آئے ۔ تو اس کے مالی وسائل پر بھی انحصار ہے اور پھر آپ سب کو معلوم ہے کہ اس پر الٹرنیشنل حالات اثر انداز ہوتے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں تقریر ختم کرتے ہوئے اس بات کی تردید کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے ترقیاتی منصوبوں میں اور پنجاب کے پیلز ورکس پروگرام میں بھی بہاولنگر اور رحیم یار خان کے حقوق غصب کئے گئے ہیں اور ان کو

دوسرے اضلاع کے مقابلے میں کم ہی نہیں دیا گیا ہے ۔ آپ کے 19 اضلاع پسماندہ ہیں لیکن ان میں سے نو اضلاع دوسرے اضلاع کی نسبت پسماندہ ہیں ۔ مگر ہم کسی علاقے کا حق چھین کر کسی دوسرے علاقے کو نہیں دے رہے ہیں ۔ ہر ایک اس کے جائز حقوق دئے جا رہے ہیں ۔ جیساکہ میں نے ابھی بتایا ہے اور اے ڈی پی کی بھی فگرز دی ہیں ۔ میں خود ہر ضلع میں گیا ہوں اور میں نے اے ۔ ڈی ۔ پی کا جائزہ لیا ہے اور خاص طور پر فاضل رکن بھی موجود تھے ۔ کسی جگہ پر بھی ایسی کوئی بات نہیں کہ کوئی یہ کہہ دے کہ ان علاقوں کو ان کا جائز حق نہیں دے رہے ۔ بہاولپور رحیم یار خان کے مقابلہ میں میانوالی ۔ ڈیرہ غازی خان اور کیمبل پور بھی پسماندہ ہیں ۔ وہاں جا کر دیکھیں ۔ بہت سی بنیادی ضروریات موجود نہیں ہیں ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم ان علاقوں کی طرف توجہ دے رہے ہیں ۔ انشاء اللہ مستقبل میں بھی دیں گے ۔ ہمارا پروگرام رہے گا کہ نسبتاً ترقی یافتہ علاقوں کے مقابلہ میں پسماندہ علاقے کی طرف زیادہ توجہ دی جائے ۔ بہاولپور کو 55 فیصد اور باقی کو 45 فیصد مل رہا ہے ۔ اور under developed علاقوں کی favour میں ان کو جاری رکھیں گے ۔ اس لیے فاضل رکن یہ یقین رکھیں کہ کسی بھی ضلع کے ساتھ بے انصافی نہیں ہو رہی ہے ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ میں خود اس سلسلے میں جا کر پتہ کرتا ہوں کہ آیا کسی علاقے کی کوئی حق تلفی تو نہیں ہو رہی ہے ۔ اور ہماری پالیسی ہمیشہ یہ رہی ہے کہ غیر ترقی علاقوں کو ترقی دی جائے ۔ مجھے امید ہے کہ پاکستان کی معیشت میں جب خوشحالی پیدا ہوگی تو پنجاب میں بھی خوشحالی ہو گی اور اس کے پسماندہ حصوں کو زیادہ ملے گا ۔ تب وہ زیادہ ترقی کر سکیں گے اور دوسرے علاقوں کے ساتھ آ ملیں گے ۔ شکریہ

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے یہ . . .

Mr. Deputy Speaker : The point is that there is on right of reply.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے نو اضلاع اور دس اضلاع کے ہیر پھیر میں معاملے کو گول کرنے کی کوشش کی ہے میرا سوال واضح تھا بہاولپور ڈویژن کے

متعلق جو فارمولا بتایا گیا ہے بہتر ہوتا کہ اس ایوان کو مطمئن کرنے کے لیے ہمیں ان اضلاع کی فہرست دے دیتے کہ پہلے سال 14 کروڑ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ۔ اس بعد 12 کروڑ پسماندہ اضلاع کو دی گئی اور پھر آدھی رقم دی گئی ۔ لیکن ان کی فگرز نہیں دی گئی ہیں ۔ اس میں تو اور شکوک و شبہات پیدا ہو جاتے ہیں ۔ بہتر ہوتا کہ ہر ڈویژن کی اور ہر ضلع کی فگرز دے دیتے تا کہ ہمیں پتہ لگتا کہ 12 کروڑ اور چودہ کروڑ روپے کی رقم کا کیا ہوا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker. The House is adjourned for tomorrow to meet sgain at 9.00 a.m.

(اسمبلی کا اجلاس 26 نومبر 1975ء بروز بدھ نو بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا سولھواں اجلاس

بدھ ۔ 26 نومبر 1975ء

(چہار شنبہ 21 ذیقعد 1395 ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝

پ ۹ ۔ س ۷ ۔ رکوع ۱۲ و ۱۳ ۔ آیات ۱۸۱ تا ۱۸۵

اور ہماری مخلوقات میں سے ایک وہ لوگ ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں ۔ اور اس کے ساتھ انصاف کرتے ہیں ۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ۔ ان کو ہم بتدریج اس طرح پکڑیں گے ۔ کہ ان کو معلوم بھی نہ ہوگا ۔ اور میں تو ان کو مہلت دیئے جاتا ہوں ۔ بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے ۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا ۔ کہ ان کے صاحب رسالت کو (کسی طرح) کا جنون نہیں ہے ۔ وہ تو کھلم کھلا ڈرانے والے ہیں ۔ کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت میں اور جو چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں ۔ ان پر نظر نہیں کی ۔ اور اس بات پر (خیال نہیں کیا) کہ عجب نہیں ان کا وقت قریب آگیا ہو ۔ تو اس کے بعد وہ اور کس چیز پر ایمان لائیں گے ۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

مسٹر سپیکر ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔ ملک شاہ محمد محسن ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ کورم نہیں ہے ۔ گھنٹی بجائی جائے ۔ ۔ ۔ گھنٹی بجائی گئی ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہو گیا ہے ۔ ملک شاہ محمد محسن ۔

سکارپ کے کاشتکاروں سے اصلاح اراضی کی فیس کی وصولی

*5697 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ کے سکارپ نمبر 1 ۔ 2 ۔ 3 اور 4 کے کاشتکاروں سے 73 ۔ 1972ء میں کتنی فیس برائے اصلاح اراضی وصول کی گئی اور وصول شدہ رقم میں سے کتنی رقم برائے اصلاح اراضی خرچ کی گئی ؟

وزیر آبپاشی ۔ فیس برائے اصلاح اراضی (ریکلیمیشن فیس) تا حال سکارپ نمبر 1 میں لگائی گئی ہے 73 ۔ 1972ء میں سکارپ مذکورہ میں قابل وصول فیس کی رقم تقریباً اکاون (51) لاکھ تیس (30) ہزار روپے تھی ۔ ریکلیمیشن فیس کی وصولی بذمہ محکمہ مال ہے ۔ متعلقہ سپرنٹنڈنگ انجینئر محکمہ آبپاشی کی رپورٹ کے مطابق وصول شدہ رقم کے بارے میں اعداد و شمار ابھی تک محکمہ مال سے موصول نہیں ہوئے ۔ تاہم سکارپ نمبر 1 کے کاشتکاروں سے بحساب انیس (19) روپے فی ایکڑ قابل کاشت رقبہ پر آٹھ برابر ششماہی اقساط کی بنیاد پر کل تقریباً دو (2) کروڑ روپے کی رقم بطور ریکلیمیشن فیس وصول کی جا رہی ہے جب کہ حکومت اصلاح اراضی کے سلسلے میں سکارپ نمبر 1 کے صرف ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر پہلے ہی تقریباً گیارہ (11) کروڑ روپے کی رقم خرچ کر چکی ہے ۔

ملک شاہ محمد محسن ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ 73 ۔ 1972ء میں جو فیس کی رقم وصول ہوئی اس کے اعداد و شمار ابھی تک موصول نہ

ہونے کی کیا وجوہات ہیں ۔ یہ کب تک معلوم ہو جائیں گے ۔ کیا آپ اس سلسلہ میں کوئی کارروائی کریں گے ؟

وزیر آبپاشی ۔ اس سلسلے میں میں اپنے فاضل دوست کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے محکمہ متعلقہ کی جو طلبی کی ہے اور اس بارے میں مناسب کارروائی کروں گا ۔

نہر کی کھدائی پر اخراجات

*5699 ۔ ملک شاہ محمد حسن ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نہر لاہور برانچ کے کناروں کو سیلابی پانی کے دباؤ سے بچانے کے لیے لھوکر لیاز بیگ تحصیل لاہور کے قریب ایک چھوٹی نہر کھود کر دریائے راوی تک پہنچائی گئی ہے تاکہ اس نہر کے زائد پانی کو دریائے راوی میں ڈال دیا جائے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ گزشتہ سیلاب 1973ء میں اس چھوٹی نہر سے مواضعات کالجرہ ۔ شاہ پور ۔ جولا کھری اور خالپور کی زرعی اراضی برباد ہو گئی تھی ۔

(ج) چھوٹی نہر مذکور کی آخری بار کھدائی کب کی گئی اور اس پر کیا خرچ آیا اور اس کی گہرائی اور چوڑائی کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) ہنگامی حالات میں نہر کے زائد پانی کے اخراج کے لیے لیاز بیگ اسکیپ چینل (Excape Channel) بنائی گئی تھی ۔ سیلابی پانی کے دباؤ سے بچانے کے لیے نہیں ۔

(ب) یہ درست نہیں ۔

(ج) آخری بار کھدائی 1971ء میں ہوئی ۔ 36670 روپے خرچ کیے گئے اس کی منظور شدہ چوڑائی 20 فٹ اور گہرائی 4.1 فٹ ہے ۔

چوہدری محمد انور سمرا ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اسکیپ چینل (ExcapeChannel) کو کھولنے کے لیے کون کون سے ہنگامی حالات ہوتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ ہنگامی حالات یہ ہیں کہ جب یا تو نہر میں پانی اتنا زیادہ ہو جائے ، جس سے یہ خطرہ ہو کہ اس کے کنارے ٹوٹ جائیں گے ۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے ۔ دوسری اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ فرض کریں کہ پانی کا دباؤ اتنا بڑھ گیا ہے کہ پیچھے ہیڈ سے اس پانی کو بند کیا جائے تو اس کا اثر متعلقہ جگہ میں پہنچنے میں تین چار دن تک لگ جاتے ہیں ، اور اس وقت اسکیپ چینل کو فوری طور پر استعمال کیا جاتا ہے ۔

ملک شاہ محمد حسن ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اسکیپ چینل کی کھدائی کے لیے روٹیشن کیا ہے اور کن حالات میں اس کی کھدائی کی جاتی ہے ؟ 1971ء کے بعد اب تک کوئی کھدائی نہیں ہوئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس ضمنی سوال کا اصل سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ آپ نے تو لاہور کے متعلق ایک مخصوص سوال پوچھا ہوا ہے ۔

ملک شاہ محمد حسن ۔ میں نے اسی کے بارے میں پوچھا ہے کہ اس کی کھدائی کی روٹیشن کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ اس کے متعلق وہ نیا سوال دے دیں۔ جواب دے دیا جائے گا ۔

آبیانہ کی شرح

*6102 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت صوبہ میں آبیانہ کی شرح flat rate پر لگانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس امر کا کب فیصلہ ہونے کی توقع ہے ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ جی ہاں ! اس بارے میں تاحال حتمی فیصلہ نہیں ہوا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہم نے تو اخبارات میں پڑھا تھا کہ وزیر اعلیٰ نے جلسہ عام میں اس سلسلے میں کچھ اعلان کیا تھا کہ یہاں ایوان میں جو منظور ہو گیا تھا اس کو واپس لے لیا گیا ہے ۔ یہ فلیٹ ریٹ والی ہی بات ہے ۔ مگر جواب میں لکھا ہوا ہے کہ فلیٹ ریٹ لگانے کی تجویز پر غور کر رہے ہیں ۔ چوہدری صاحب آپ نے سوال کب دیا تھا ؟

چوہدری علی بہادر خان ۔ 1974ء میں دیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے بعد پہلے یہاں اعلان ہوا تھا کہ فلیٹ ریٹ دیا گیا ہے ۔ پھر اعلان ہوا کہ واپس ہو گیا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ واپس نہیں ہوا ۔ اس کے بارے میں پہلے تو یہ تھا کہ فلیٹ ریٹ سسٹم تمام لوگوں پر ...

مسٹر سپیکر ۔ میرا ضمنی سوال ہو گیا ہے جو ہونا نہیں چاہیے تھا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر... ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے جو بات ان سے پوچھی ہے ، پہلے وہ اس کے بارے میں تو بتا دیں ، اس کے بعد آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہو جائے گا ۔

شیخ عزیز احمد ۔ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر ہو سکتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ شاید ہو سکتا ہو ۔ اس میں کیا ہے ۔ فرض کیجئے کہ کوئی غیر متعلقہ سوال کرتا ہے ، میں اس پر غور کرنے لگتا ہوں

Any Member may rise on a point of order or point it out.

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ اس کے بارے میں یہ نہیں ہے کہ فلیٹ ریٹ کا سسٹم قطعی طور پر ختم کر دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ زیر غور ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جی ہاں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ممبران کو جو جواب سرکولیٹ کیا گیا ہے ، وہ آپ نے بھی پڑھ لیا ہوگا ۔ اس میں لکھا

ہوا ہے ، حکومت پنجاب نے ایک کمیٹی تشکیل کی ہے جو ضروری معلومات حاصل کرنے کے بعد دسمبر 1974ء کے آخر تک حکومت کو سفارشات پیش کر دے گی۔

مسٹر سپیکر ۔ جواب وہی ہوتا ہے جو فاضل وزیر ایوان میں پڑھتے ہیں You don't have to take notice of what is written there.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں اس بات کو جانتا ہوں ۔ لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ دسمبر 1974ء کو کمیٹی سفارشات پیش کر دے گی اور 1975ء کے شروع میں فیصلہ کر سکے گی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ معاملہ پہلے کا پیش ہوا ہے ۔

Mr. Speaker : You don't have to take notice of what is written there.

نوٹس آپ نے اسی کا لینا ہے جو وہ یہاں جواب دیتے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ یہ درست ہے ۔ میں یہ بات اچھی طرح سے جانتا ہوں ۔ لیکن میں چاہتا ہوں ... ..

مسٹر سپیکر ۔ میں اس طرح نوٹس ہی نہیں لے سکتا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ لیکن اس طرح ہونا نہیں چاہیے ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ فلیٹ ریٹ پر آبیانہ لگانے سے عوام کی سہولت کے لیے حکومت کو کتنا خسارہ برداشت کرنا پڑے گا ؟

Mr. Speaker : Let that stage come.

وزیر آبپاشی ۔ ابھی تو تجویز زیر غور ہے ۔ نفع نقصان کا تو فائنل سٹیج پر پتا لگے گا ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ جناب کمیٹی بنی ہوئی ہے 1972ء سے کوئی نہ کوئی فیصلہ تو ہو گیا ہوگا ؟

Mr. Speaker : He is not expected to divulge the proceedings of the Committee unless they come before the Cabinet and are approved by them.

میاں خان محمد ۔ کیا وزیر موصوف اس امر سے اتفاق فرمائیں گے کہ جون 1975ء کے بجٹ سیشن میں جو فلیٹ ریٹ لگایا تھا ، وہ فلیٹ ریٹ حقیقتاً تھا ہی نہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ مگر یہاں تو اس کا سوال ہی نہیں ہے ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ اس پر غور کر رہے ہیں ۔ اس سے پہلے اس ایوان میں بجٹ سیشن میں فلیٹ ریٹ لگا دیا گیا اور بعد میں وزیر اعلیٰ نے وزیر اعظم کے حکم پر اس کو واپس لے لیا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف یہ فرماسکیں گے کہ حقیقتاً وہ فلیٹ ریٹ تھا ہی نہیں اور نہ کبھی فلیٹ ریٹ لگا ہی ہے ؟

Mr. Speaker This is actually an excercise of interpretation. Anybody is Welcome to have his own interpretation as to what is meant by flat ratd.

آپ بطور منسٹر اس کو کیا سمجھتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ یہ تو سوال ہی فلیٹ ریٹ کے متعلق ہے ۔ جب فلیٹ ریٹ ہے ہی نہیں تو اس کے متعلق کیا عرض کروں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ بجٹ سیشن میں جس فلیٹ کا اعلان کیا گیا تھا ، اس کی ڈیفینیشن فلیٹ ریٹ پر پوری نہیں اترتی ۔

وزیر آبپاشی ۔ یہ ان کی اپنی توضیح ہے ۔ اس کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

Chuadhri Muhhammad Anwar Samma : What is the definition of flat rate ?

مسٹر سپیکر ۔ اصل میں ابھی یہ سکول کے ماسٹر نہیں لگے ہیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ جب فلیٹ ریٹ لگ جائے گا ، تو میں بتا دوں گا ۔(قہقہہ)

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے وضاحت چاہوں گا کہ 14 اکتوبر کو جناب صادق حسین قریشی وزیر اعلیٰ پنجاب نے حکومت کی طرف سے فلیٹ ریٹ ختم کرنے کا واضح اعلان کیا تھا ۔ کیا یہ صحیح ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ اس کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ تجویز زیر غور ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ نہیں، حتمی فیصلہ ہو گیا تھا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ وزیر اعلیٰ نے حکومت پنجاب کی طرف سے 14 اکتوبر کو لاہور کے جلسہ عام میں یہ وضاحت کرتے ہوئے واضح طور پر یہ کہا تھا کہ فلیٹ ریٹ ختم کر دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس لیے وہ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ تجویز زیر غور ہے ۔ ان کا مطلب یہ ہے 'That there is conflict

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس پبلک میٹنگ میں یہ اعلان فرمایا تھا کہ آپ لوگوں کو ڈیکلریشن فارم نہیں داخل کرنے پڑیں گے اور ان کے داخلے کا فیصلہ واپس لے لیا گیا ہے ۔ اس کو فلیٹ ریٹ کے ساتھ بریکٹ کرنا میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ انکار فرما رہے ہیں وہ فارموں کے متعلق نہیں ۔ آپ واضح طور پر یہ فرما دیں کہ انہوں نے حکومت پنجاب کی طرف سے فلیٹ ریٹ کے بارے میں کوئی اعلان نہیں کیا تھا ۔ فارموں کا مسئلہ تو الگ تھا ۔ وہ واپس ہو گئے ۔ فلیٹ ریٹ کے بارے میں انہوں نے واضح طور پر کہا تھا کہ حکومت پنجاب فلیٹ ریٹ کو ہمیشہ کے لیے ختم کرتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ بجٹ سیشن کے دوران جس فلیٹ ریٹ کا اعلان کیا گیا تھا وہ انہوں نے واپس لینے کا اعلان کیا ہے یا نہیں ؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ اس بجٹ میں فلیٹ ریٹ لگایا گیا تھا ، اس کے نتیجے کے طور پر ڈیکلریشن فارم دیے جاتے تھے ۔ وہ ڈیکلریشن فارم جب نہیں دیے جاتے تو ظاہر ہے کہ وہ سکیم تو اب ختم ہو چکی ہے ۔ اب نئی سکیم حکومت کے زیر غور ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ ایک اور سکیم زیر غور ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کیا یہ درست نہیں کہ 1975-76 ء کے فنانس ایکٹ میں فلیٹ ریٹ نافذ کر دیا گیا تھا ۔ اب یہ کہتے ہیں کہ تجویز زیر غور ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک صاحب کے سوال کے جواب میں اس کی وضاحت ہو چکی ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ جو فنانس ایکٹ ہے ، اس میں وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ فلیٹ ریٹ کا فیصلہ اس ایوان میں نہیں کر دیا گیا تھا ؟

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, you put a right question and that has not been answered. The procedure of submitting forms has been withdrawn. That is one thing but the flat rate imposed has not been answered.

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے ٹھیک ہے ۔ فلیٹ ریٹ پر proposal آیا تھا ۔ That has been with-drawn.

Minister For Irrigatien : That has been with-drawn

حویلی کینال سرکل ملتان میں موگوں سے فصلوں کی کاشت

*6103 ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) حکومت نے سال 1972-73 اور سال 1973-74 میں حویلی کینال سرکل ملتان میں کتنے لوگوں کو ریکلیمیشن سکیم کے تحت لئے موگے لگا کر پانی دینا منظور کیا ہے ۔

(ب) کیا ان اشخاص نے ان لئے موگہ جات سے آبپاشی ہونے والی زمین میں حسب شرائط فصلات کاشت کی تھیں ۔ اگر ایسا ہے تو کتنے ایکڑ رقبہ پر اور اگر حسب شرائط فصلیں کاشت نہیں کی گئیں تو حکومت ان لوگوں کے خلاف کیا کاروائی کرے گی ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ عام طور پر لوگ مذکورہ سکیم کے تحت پانی منظور کرا کر اس پانی کو غلط طور پر استعمال کرتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) سال 73-1972 و سال 74-1973 میں علی الترتیب 1439 و 2626 اشخاص کو نئے موگے لگا کر ریکلیمیشن سہلائی دی گئی ۔

(ب) 73-1972 کے دوران 1387 ایکڑ رقبے میں حسب شرائط ریکلیمیشن فصلات کاشت ہوئیں اور صرف 94 ایکڑ پر ممنوع اجناس کاشت ہوئی 74-1973 کے دوران 4646 ایکڑ رقبہ پر حسب شرائط ریکلیمیشن فصلات کاشت ہوئیں اور 644 ایکڑ پر خلاف شرائط ممنوعہ اجناس کاشت ہوئیں شرائط کی خلاف ورزی کرنے والوں پر حسب قاعدہ محصول خاص (تاوان) عائد کیا گیا ہے ۔

(ج) یہ درست نہیں ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب سپیکر ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ سال 73-1972 کی نسبت سال 74-1973 میں علی الترتیب 1439 و 2626 تعداد تھی تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ خلاف ورزی کرنے والوں کی تعداد بڑھنے کے پیش نظر کیا آپ کوئی مناسب کاروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب اس پر غور کریں گے ۔

منڈی بہاؤ الدین میں کینال ڈویژن کی تقسیم

*6535 ۔ **چوہدری محمد حیات گوندل** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ منڈی بہاؤ الدین کینال ڈویژن کو دو حصوں حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر سال سب ڈویژن کو واٹر ڈسٹری بیوشن ڈویژن سرگودھا سے منسلک کر دیا گیا ہے ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) یہ درست ہے کہ ماہ جون 1974ء میں منڈی بہاؤالدین کینال ڈویژن کو ختم کر دیا گیا تھا ۔ اس ڈویژن کا عملہ ریولیو اور گجرات ڈویژن کا ریولیو سٹاف ختم کرکے ایک نئی ڈسٹری بیوشن ڈویژن سکارپ نمبر 2 منڈی بہاؤالدین میں قائم کر دی گئی تھی ۔ یہ تبدیلی واپڈا کی طرف سے نئے ٹیوب ویل محکمہ آبپاشی کی تحویل میں یکم جولائی 1974ء سے آنے کے پیش نظر کی گئی تھی مگر یکم فروری 1975ء سے سکارپ نمبر 2 کی تینوں ڈسٹری بیوشن ڈویژن بشمول منڈی بہاؤالدین ڈسٹری بیوشن ڈویژن ختم کرکے ان کا کام لوئر جہلم کینال سرکل اور اپر جہلم کینال سرکل کی کینال ڈویژن کے سپرد کر دیا گیا ہے ۔ اور ایک نئی کینال ڈویژن بمقام منڈی بہاؤالدین کھول دی گئی ہے ۔

(ب) یہ درست ہے کہ بوسال سب ڈویژن کو واٹر ڈسٹری بیوشن ڈویژن سرگودھا کے ساتھ منسلک کر دیا گیا تھا ۔ لیکن یکم فروری 1975ء سے نیا منڈی بہاؤالدین کینال ڈویژن قائم ہونے پر بوسال ڈسٹری بیوشن سب ڈویژن ختم کر دی گئی ہے ۔

کاشت کاروں سے دوہرے آبیانے کی وصولی

*6644 ۔ چوہدری محمد حیات گوندل ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سکارپ نمبر 2 کے ٹیوب ویل نمبر 205 ۔ بی ۔ ایس اور نمبر 206 بی ۔ ایس عرصہ تقریباً ایک سال چھ ماہ سے خراب پڑے ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ متذکرہ عرصہ سے ان دونوں ٹیوب ویلوں پر واقع اراضی کے مالکان نہر اور ٹیوب ویل کا دوہرا آبیانہ ادا کر رہے ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو یہ ٹیوب ویل کب تک کام شروع کریں گے نیز یہ بھی بتایا جائے کہ کیا حکومت ان ٹیوب ویلوں کے کاشتکاروں کو دوہرا آبیانہ معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) سکارپ نمبر 2 کے ٹیوب ویل نمبر 205 بی ۔ ایس اور نمبر 206 بی ۔ ایس مورخہ 21 مارچ 1974ء سے بوجہ خرابی ٹرانسفارمر بند ہیں ۔

(ب) ٹیوب ویل خریف 1971ء سے بند پڑے ہیں ۔ اس ششماہی کی کھتولیات تیار نہیں ہوئیں اس لیے دوہرے آبیانہ کے ادا کرنے کا ابھی سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) مذکورہ بالا دونوں ٹیوب ویل بوجہ خرابی ٹرانسفارمر بند ہیں ۔ ٹرانسفارمر کی درستگی محکمہ واپڈا (بجلی) کی ذمہ داری ہے اور اس کے بارے میں متعلقہ عملہ بجلی سے مسلسل رابطہ جاری ہے اور انہیں فوری درستگی کے لیے زور دیا جا رہا جونہی بجلی کا نقص دور ہو گیا اسی وقت دونوں ٹیوب ویل چلا دیئے جائیں گے ۔ جہاں تک دوہرا آبیانہ معاف کرنے کا تعلق ہے جن فصلوں کے دوران مسلسل ٹیوب ویل بند رہیں گے ان فصلوں کے لیے ٹیوب ویل کا زائد آبیانہ معاف کر دیا جائے گا ۔

ملک ثنا اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ دوسرے سکارپ میں بھی فنی خرابی سے جو ٹیوب ویل خراب پڑے ہیں ان کو ٹھیک کیا جائے گا ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو فقط سکارپ نمبر 2 کی بات کر رہے ہیں ۔

ملک ثنا اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایک ہی نوعیت کا سوال ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے تو فقط سکارپ نمبر 2 کی بات کی ۔ آپ ان سے مل کیوں نہیں لیتے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب یہ میرے پاس تشریف لے آئیں میں انہیں مطمئن کروں گا ۔

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ ٹرانسفارمر کو ٹھیک کرنے میں اتنی دیر کیوں لگی ۔ کیا وزیر موصوف اس بارے کچھ بتا سکیں گے ؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ ٹرانسفارمر کی سپلائی واپڈا کرتا ہے اور واپڈا براہ راست ہمارے کنٹرول میں نہیں ہے ۔ تاہم جب کبھی اس قسم کی کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے ہم فوراً ان کے افسران سے رجوع کرتے ہیں اور کوشش کی جاتی ہے کہ جلد از جلد ٹھیک کر دیا جائے ۔ اور جناب والا ۔ میرے فاضل دوست کو اس بارے میں تسلی رکھنی چاہیے ہم ان کی جواب طلبی بھی کرتے ہیں ۔

ڈسٹری بیوشن ایسٹ سکارپ نمبر 1 شیخوپورہ کے دفتر میں مسل کی گمشدگی

*6669 ۔ چوہدری عبدالغنی ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سب ڈویژنل آفیسر سکارپ نمبر 1 ڈسٹری بیوشن ایسٹ سیالکوٹ نے پٹواری حلقہ چک نمبر 75 ر ۔ ب ۔ کے خلاف تفرقات کرکے بذریعہ ڈاک بھی نمبر 970 مورخہ 20 جون 1971ء ڈسٹری بیوشن ایسٹ سکارپ نمبر 1 شیخوپورہ کے دفتر کو ارسال کی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے مذکورہ محکمہ کے عملہ نے پٹواری سے ساز باز کرکے مسل مذکورہ گم کر دی ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پٹواری مذکورہ اور دیگر عملہ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) درست ہے ۔
(ب) غلط ہے ۔

(ج) کیس زیر تحقیقات ہے ۔ جونہی انکوائری مکمل ہوئی اور جرم ثابت ہونے پر پٹواری مذکور کے خلاف باضابطہ کارروائی کی جائے گی ۔ جملہ کارروائی ایک ماہ تک مکمل کر لی جائے ۔

راجباہ کھڑیانوالہ کا کٹاؤ

*6671 ۔ چوہدری عبدالغنی ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ مورخہ 30-9-1974 کو محترمہ نرگس نعیم ممبر قومی اسمبلی نے وزیر موصوف اور سیکرٹری انہار لاہور کو راجباہ کھڑیالوالہ کے کاٹے جانے کے سلسلے میں تار دیا تھا اور سب ڈویژنل آفیسر پکا ڈلہ ضلع شیخوپورہ کے خلاف غفلت برتنے پر انکوائری کا مطالبہ بھی کیا تھا اگر ایسا ہے تو اس پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے ؟

وزیر ابپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ 1 ۔ یہ درست ہے ۔

2 ۔ چونکہ راجباہ کھڑیانوالہ کو کاٹا گیا تھا ۔ اور ایس ۔ ڈی ۔ او نے بر وقت پولیس کو رپورٹ درج کرادی تھی ۔ اور ضابطے کے مطابق مجرمان کے خلاف تاوان کیس بھی تیار کیا جا رہا ہے ۔ لہذا سب ڈویژنل آفیسر کے خلاف غفلت برتنے کا الزام صحیح نہیں ہے اس لیے کسی کارروائی کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

تحصیل پھالیہ میں ٹیوب ویل کی خرابی

*6717 ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ٹیوب ویل نمبر پی ۔ ایچ 195 جو رقبہ موضع ہیگر خورد ۔ رجوعہ اور چھورانوالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کو سیراب کرتا ہے عرصہ زائد از 9/8 ماہ سے فنی خرابی کی وجہ سے بند پڑا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ ٹیوب ویل کی خرابی کی وجہ سے لاکھوں روپے کی فصل تباہ ہو چکی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متاثرہ زمینداروں کو مالیہ اور آبیانہ کی معافی کے علاوہ کوئی دیگر مالی امداد دینے کے لیے تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے۔

(د) کیا حکومت مذکورہ ٹیوب ویل کو فوری طور پر چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر تو اس وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک)۔ (الف) یہ ٹیوب ویل یکم ستمبر 1974ء کو ٹرانسفارمر میں خرابی کی وجہ سے بند ہوا تھا اور یکم دسمبر 1974ء کو ٹرانسفارمر کی درستگی کے بعد چلا دیا گیا ہے۔

(ب) ٹیوب ویل خریف 1974ء کے دوران بند ہوا تھا جب کہ خریف کے دوران رقبہ کو نہر کا پانی مسلسل ملتا رہا ہے تاہم ٹیوب ویل کی بندی کے دوران آبپاشی کے لیے پانی کی کمی ہوئی ہے۔

(ج) مالیہ اور آبیانہ صرف پختہ فصلات پر تشخیص کیا جاتا ہے۔ فصل نہ ہونے یا خرابہ کی صورت میں مالیہ و آبیانہ معاف کر دیا جائے گا۔ اس علاوہ کوئی مالی امداد بوجہ بندی یا کمی پانی نہیں دی جاتی۔

(د) جیسا کہ جزو (الف) بالا میں بیان کیا گیا ہے ٹیوب ویل ٹرانسفارمر میں خرابی کی وجہ بند تھا جو کہ درستگی کے بعد چلا دیا گیا ہے۔

بہاولنگر میں سیم کا تدارک

*6747۔ راؤ مراتب علی خان۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع بہاولنگر کا بیشتر زرعی رقبہ سیم کی

وجہ سے تباہ و برباد ہو چکا ہے جس کی وجہ سے عوام میں شدید مایوسی و اضطراب پایا جاتا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ضلعی عوام وقتاً فوقتاً حکومت کو اس شدید خطرہ سے آگاہ کرتے رہے ہیں۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے ضلع مذکورہ میں زرعی رقبہ کو سیم سے بچانے کے لیے آج تک کیا اقدامات کئے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں اور کب تک ایسے اقدامات کئے جائیں گے؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک)۔ (الف) محکمہ آبپاشی کے لینڈ ریکلیمشن ڈائریکٹوریٹ کے سال 73-1972ء کے سیم و تھور گرداوری کے اعداد و شمار کے مطابق ضلع بہاولنگر کے کل 1611874 ایکڑ سروے شدہ رقبہ میں سے 836 ایکڑ رقبہ سیم کی زد میں آنے کی وجہ سے خارج از کاشت ہو گیا ہے۔ ضلع مذکور کا بیشتر رقبہ فورڈ واہ اور ایسٹرن صادقیہ انہار کے زیر آبپاشی ہے۔ محکمہ کے اکتوبر 1973ء کے زیر زمین پانی کے سروے کے مطابق ان نہروں کے کل تقریباً 16 لاکھ 76 ہزار ایکڑ میں سے تقریباً 3 لاکھ 64 ہزار ایکڑ (22 فیصد) رقبہ میں زیر زمین پانی کی سطح صفر سے پانچ فٹ تک کی گہرائی پر ہے جس سے اس علاقہ میں سیم کا خطرہ مزید بڑھ گیا ہے۔

(ب) حکومت پہلے ہی سیم اور تھور کے خطرہ سے پوری طرح آگاہ ہے۔

(ج) ضلع بہاولنگر کے زرعی رقبہ کو سیم سے بچانے کے لیے محکمہ آبپاشی نے سال 66-1965ء سے کالی بڈھی اور میکلوڈ گنج ڈرینیج سکیموں کے تحت تقریباً 97 میل لمبی سیم نالیاں کھودی ہیں تا کہ علاقہ کو سیم سے بچایا جا سکے۔ علاوہ ازیں حکومت نے سیم اور تھور کے ایک امدادی منصوبہ کے تحت فورڈ واہ اور صادقیہ انہار کے رقبہ کے لیے واپڈا کو فوری طور پر سروے کرنے اور تفصیلی رپورٹ تیار کرنے کے بارے میں ہدایت کی ہے جس پر

ابتدائی کام شروع کیا جا چکا ہے تفصیلی سکیم تیار ہونے پر وفاقی حکومت کی منظوری کے بعد عملی اقدامات شروع کئے جائیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت اب تک ضلع بہاولنگر میں سیم اور تھور ختم کرنے کے لیے جو اقدامات کر چکی ہے اس کے نتیجے میں کتنے ایکڑ رقبہ ٹھیک ہو گیا ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ اس کے لیے میرے فاضل دوست اگر علیحدہ سوال دیں ۔ تو میں جواب دے سکوں گا ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ان اقدامات کے نتیجہ میں ضلع بہاولنگر میں سیم اور تھور پر قابو پانے میں کس حد تک کامیابی ہوئی ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ کافی حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ نہایت سنگین مسئلہ ہے ۔ ضلع بہاولنگر کی پوری زرعی زندگی خطرہ میں ہے ۔ جس کا وزیر موصوف نے اعتراف کیا ہے اور اسے اس قسم کے مبہم جواب کے ذریعہ سے ٹالا نہیں جا سکتا ہے میں آپ کے توسل سے درخواست کروں گا کہ آپ اصرار کریں کہ وزیر موصوف اس سوال کا کوئی مثبت جواب دیں کہ اس سلسلہ میں اب تک حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں ۔ اس نتیجہ میں سیم اور تھور پر قابو پانے میں حکومت کس حد تک کامیاب ہوئی ہے ۔

Mr. Speaker : Will it not be possible for us.

کہ کسی سٹیج پر اس ہاؤس کو اعتماد میں لینے کے لیے سیم اور تھور کے لیے ایک دو گھنٹے ریزرو کر لیں ۔

وزیر خزانہ ۔ اگر آپ وقت مقرر کریں ۔ جناب والا ۔ تو میں حاضر ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ پر منحصر ہے ۔ If you so desire ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ موجودہ حکومت نے ایک 8 سالہ مربوط اور وسیع پروگرام اس کو ختم کرنے کا بنایا ہے اور ہم یہ بتانا چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں پھر لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن سے طے کروں گا ۔

سرکاری ٹیوب ویلوں کی تنصیب

*6777 ۔ شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا بیشتر حصہ بارانی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا اس علاقے کو سیراب کرنے کے سرکاری ٹیوب ویل لگانے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ جی ہاں ۔ یہ درست ہے کہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا بیشتر حصہ بارانی ہے ۔ اس علاقے کو سیراب کرنے کے لیے سرکاری ٹیوب ویل لگانے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے یہ سوال تو 1974ء کا دیا ہوا ہے ۔ کیا اب بھی کوئی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ جی ہاں ۔

چوہدری بشیر احمد ۔ جناب والا ۔ میرا حلقہ بھی بارانی ہے ۔ کیا وزیر موصوف کو علم ہے کہ موجودہ بجٹ میں پسرور میں سیم اور تھور کے ٹربائین لگانے کے لیے 20 لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ پسرور میں ایک شوگر مل لگ رہی ہے اس کے لیے ہم سروے کر رہے ہیں ۔ رقم کے مختص کرنے کے بارے میں میں حتمی طور پر نہیں کہہ سکتا اگر میرے فاضل دوست کے علم میں ہے تو مجھے یقین ہے کہ درست ہو گا ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ ابھی ابھی فاضل وزیر موصوف نے یہ جواب دیا ہے کہ پسرور میں ایک شوگر مل رہی ہے ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے لیے گنا کہاں سے لائیں گے ۔ کون سپلائی کرے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی سپلیمنٹری سوال نہیں بنتا مگر آپ سپلائی کر دیں گے تو کیا حرج ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب ۔ ساہیوال سپلائی کرے گا ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ پھر جناب والا ۔ یہ شوگر مل ہی کیوں نہ ساہیوال میں لگا دیں ۔

سیم و تھور کا تدارک

*6809 ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں ہر سال سیم و تھور سے کتنا رقبہ ناکارہ ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں حکومت کیا اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ سوال واضح نہیں ہے ۔ تاہم محکمہ آبپاشی کا لینڈ ریکلیمیشن ڈائریکٹوریٹ صوبہ کے نہری رقبہ کے لیے سیم اور تھور کے اعداد و شمار اکٹھے کرتا ہے ۔ سال 73-1972ء کے اعداد و شمار کے مطابق صوبہ پنجاب کے کل 2,22,68,326 (دو کروڑ بائیس لاکھ اڑسٹھ ہزار تین صد چھبیس) ایکڑ سروے شدہ رقبہ میں سے 29,72,890 ایکڑ (13.35 فیصد) رقبہ تھور سے متاثر ہے اور 34,967 ایکڑ (0.15) رقبہ سیم زدہ ہے ۔ تاہم سیم و تھور زدہ رقبہ میں سے صرف 11,65,548 ایکڑ رقبہ خارج از کاشت ہے ۔ اس کے علاوہ اکتوبر 1973ء کی رپورٹ کے مطابق 36.87 لاکھ ایکڑ رقبہ میں زیر زمین پانی کی سطح کافی بلند ہو گئی ہے (زیر زمین پانی کی سطح زمین سے 5 فٹ تک کی گہرائی پر ہے جس سے صوبہ میں سیم اور تھور کا مزید خطرہ پیدا ہو گیا ہے ۔ حکومت ہر سال تقریباً 30 ہزار ایکڑ تھور زدہ رقبہ کی اصلاح بذریعہ عارضی ریکلیمیشن سپلائی برائے کاشت چاول کرتی ہے ۔ اس کے علاوہ حکومت نے صوبہ میں سیم اور تھور کے تدارک کے سلسلے میں ایک پروگرام مرتب کیا ہے جس کے تحت تقریباً تمام نہری رقبہ کی اصلاح مقصود ہے ۔ پروگرام پر وفاقی حکومت کی ہدایت کے مطابق واپڈا نے کام شروع کر دیا ہے مختلف سکیموں کے بارے میں سروے اور تفصیلی رپورٹیں تیار کی جا رہی ہیں جن کی روشنی میں عملی اقدامات کئے جا سکیں گے ۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ صوبے میں سیم کا خطرہ ہے ۔ اس کے متعلق پروگرام مرتب کیا جا رہا ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کتنی جلدی اس پروگرام پر عملدرآمد ہو رہا ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پرائم منسٹر کی طرف سے ایک سپیشل ڈائریکٹو جاری ہوا ہے اور pilot project کے تحت ایک accelerated پروگرام ہے ۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ایک سولہ سالہ سکیم ہے جس کے ذریعہ سے 189 لاکھ ایکڑ رقبہ کی اصلاح ہو گی ۔ 17 سکارپ اور دیگر سیم نالیوں کی اصلاح کریں گے ۔ 2 ڈرینیج سکیمیں اور کھارے پانی کے نکاس کی سکیمیں اس میں شامل ہیں ۔ اور جس طرح سے ہمیں فنڈز مہیا ہوتے رہیں گے ۔ ہم انہیں خرچ کرتے رہیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سلسلہ میں ہم وقت reserve کر رہے ہیں ۔ اس دن اس پر بحث ہوگی ۔

سید ثابت الوری ۔ جناب والا ۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے ۔ اس سلسلہ میں حکومت کیا کر رہی ہے لوگوں کو عوام کو اور عوام کے منتخب نمائندوں کو پتا تو ہونا چاہئے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ سوال بھی نامکمل ہے اور اس کا جواب بھی نامکمل طور پر دیا گیا ہے ۔ سوال دہندہ کا مقصود یہ تھا کہ حکومت پنجاب سیم اور تھور کو کنٹرول کرنے کے لیے کون سے ایسے اقدامات کر رہی ہے ۔ اس سلسلے میں کوئی جواب نہیں آیا ۔ اس سوال کو repeat کیا جائے کہ کون کون سی سکیمیں ہیں کہاں کہاں واقع ہیں ۔ اور کب تک ان پر کام شروع ہونا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں آپ اگر کوئی specific بات point out کرتے ہیں کہ یہ غلطی ہے یا یہ موجودہ نہیں ہے یا یہ اس طرح ہے یا آپ ان کی توجہ دلاتے ہیں کہ یہ واقعہ اس طرح ہے تو پھر بات ٹھیک ہے لیکن اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس جواب سے آپ کی تسلی نہیں ہے تو اس کا ایک طریقہ کار ہے ۔ مگر اس طریقہ کار سے ہم آگے بڑھ رہے ہیں

With the agreement of the Leader of the House and Leader of the Odposition.

تحریک ہائے التوائے کار اور وقفہ سوالات کے بعد کسی دن دو گھنٹے ہی ہمارا ورکنگ ہوتا ہے تو وہ اس کے لئے تخصیص کر رہے ہیں۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہے تو آپ اپنے خیالات کا اظہار اس میں کر سکیں گے۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ غلطی نہیں ہے بلکہ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حکومت کیا اقدام کر رہی ہے۔ لیکن وہ اقدامات دیئے نہیں گئے۔ انہوں نے اس کا جواب صحیح نہیں دیا جو اس میں مخصوص تھا کہ وہ کیا کیا سکیمیں ہیں۔ کہاں کہاں واقع ہیں اور پنجاب میں کس مقام پر وہ کام ہوتا ہے؟

مسٹر سپیکر۔ میں نے اس لئے کہا ہے کہ اس دن زیادہ تفصیل کے ساتھ بات ہو جائے گی۔ اگر آپ کو اس جواب سے تسلی نہیں ہے تو پھر یہی ہو سکتا ہے کہ آپ کہیں کہ یہ public importance کا سوال ہے اور کسی دن اس پر بحث کے لئے ایک گھنٹہ مخصوص کر دیا جائے۔ وہ تو اس کلیم سے بھی زیادہ آگے بڑھنے کے لئے تیار ہیں کہ اس موضوع پر کسی دن دو گھنٹے مخصوص کر دیئے جائیں۔

بیگم ریحانہ سرور۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب میں سیم اور تھور کے خاتمے کے لئے آپ نے کون کون سے کیمیکل استعمال کئے ہیں؟

مسٹر سپیکر۔ وزیر آبپاشی صاحب یہ سوال آپ کے محکمہ سے متعلق نہیں لیکن آپ سے سوال پوچھ رہی ہیں۔

(قطع کلامیاں)

بیگم ریحانہ سرور۔ جناب والا۔ یہ بڑا ضروری ضمنی سوال ہے اس کا جواب آنا چاہیے: یہ بڑا informative question ہے۔

مسٹر سپیکر۔ وزیر آبپاشی صاحب۔ سیم تھور کے سلسلے میں کوئی کیمیکل استعمال ہوتے ہیں؟

بیگم ریحانہ سرور۔ جناب وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ایک پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کو پتہ ہوگا کہ یہ کس قسم کا

پروگرام تھا اور کیا کیا کیمیکل استعمال کئے گئے وہ عوام کے علم میں لائے جائیں تا کہ پارے کسان اور کاشتکار بھی ان کیمیکل کو استعمال کر سکیں۔

مسٹر سپیکر۔ میرا خیال ہے کہ یہ بھی سوال اسی جنرل ڈیبیٹ میں آجائے گا۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود۔ جناب والا۔ تھور تو پوداجات ہوتے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر۔ اصل میں سوال یہ ہے کہ آیا اس کا کوئی پھل ہوتا ہے اور یہ پودا زمین کے اندر ہوتا ہے یا زمین کے اوپر ہوتا ہے۔

(قطع کلامیاں)

نوابزادہ محمد خان خاکوانی۔ جناب والا۔ سیم اور تھور میں جو کیمیکل استعمال ہوتے ہیں وہ Gypsum کہلاتے ہیں۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ سیم اور تھور کے تدارک کے لئے گورنمنٹ نے ایک منصوبہ اور پروگرام تیار کیا ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پروگرام پر کتنی رقم صرف ہو گی؟

وزیر آبپاشی۔ جناب والا۔ اس سلسلے میں جس دن بحث ہو گی میں ساری تفصیلات پیش کر دوں گا۔

میاں محمد ریاض۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ جو سکارپ نمبر 2 کے ٹیوب ویل خراب ہو گئے ہیں ان کی جگہ پانی کی سپلائی کا کیا بندوبست کیا ہے؟

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر۔ مگر ہم تو سوال سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ اس وقت تو ہم سوال نمبر 6809 کر رہے ہیں۔ آپ سوال نمبر 6984 کی بات کر رہے ہیں اور وہ ابھی پوچھا نہیں گیا۔

سکارپ ایریا میں دوہرے آبیانے کی معافی

*6984۔ چوہدری منظور احمد موہل۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سکارپ نمبر 2 میں ٹیوب ویلوں کے رقبہ پر مالکان سے دوہرا آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سکارپ میں کتنے ٹیوب ویل ایسے ہیں (1) جو عرصہ سے خراب ہیں (2) جن کے ابھی تک کھال بھی نہیں بنائے گئے مگر ان کے رقبہ پر دوہرا آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے۔

(ج) کیا حکومت جزو (ب) میں مندرج ٹیوب ویلوں کے رقبہ پر دوہرا آبیانہ معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک)۔ (الف) جی ہاں سکارپ نمبر 2 میں ٹیوب ویلوں کے رقبہ جات پر مالکان سے دوہرا آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے۔

(ب) (1) محکمہ آبپاشی کی زیر تحویل سکارپ نمبر 2 کے کل 2066 ٹیوب ویلوں میں سے 96 ٹیوب ویل بوجہ کھاری پانی، خرابی بور یا متنازعہ کھال کی وجہ کافی عرصہ سے مستقل طور پر بند ہیں۔ ان کے علاوہ 211 ٹیوب ویل مختلف بجلی و مشینری نقائص یا کھال کی خرابی کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہیں۔
(2) ایسا کوئی ٹیوب ویل نہیں جس پر ابھی تک کھال نہ بنا ہو اور اس کے رقبہ پر دوہرا آبیانہ وصول کیا جا رہا ہو۔

(ج) حکومت نے پہلے ہی ٹیوب ویلوں پر جو مستقل طور پر بند ہیں ٹیوب ویل کا زائد آبیانہ معاف کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں بیشتر ٹیوب ویلوں کے بارے میں ضروری نوٹیفیکیشن جاری کیا جا چکا ہے اور چند ایک ٹیوب ویلوں کی نوٹیفیکیشن کے اجراء کے لئے ضروری کاروائی کی جا رہی ہے۔

عارضی بند ٹیوب ویلوں میں ہے ایسے ٹیوب ویل جو مختلف نقائص کی وجہ سے کسی فصل کے دوران مسلسل بند رہے ہوں ان کے رقبہ جات پر ان فصلوں کے لئے ٹیوب ویل کا زائد آبیانہ نہیں لیا جائے گا۔ اس سلسلے میں متعلقہ چیف انجینئر کی رپورٹ آنے پر ضروری نوٹیفیکیشن جاری کر دیا جاتا ہے۔ اگر پہلے سے زائد آبیانہ وصول کر لیا گیا ہو تو نوٹیفیکیشن کے بعد اگلی فصلوں کے آبیانہ سے وضع کر لیا جاتا ہے۔

میاں محمد ریاض ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جو سکارپ نمبر 2 کے ٹیوب ویل خراب ہوچکے ہیں ان کی جگہ پانی کی سپلائی کا بندوبست کیا جا رہا ہے؟

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔)

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا۔ جو ٹیوب ویل خراب ہو جاتا ہے اس کے لئے اگر حکومت کے پاس وہاں نہری پانی ہے تو نہری پانی بھی ملتا ہے لیکن جب کوئی ٹیوب ویل خراب ہو جائے تو اس کے لئے ہمارے پاس کوئی سپیشل یا ایلیشنل انتظام نہیں ہے کہ اس کو سپلیمنٹ کیا جا سکے۔ حکومت کوشش کرتی ہے کہ وہ ٹیوب ویل جلد از جلد ٹھیک کرایا جا سکے۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ان کے علم میں یہ بات ہے کہ بہت سارے علاقے جو ٹیل پر واقع ہوتے ہیں بر مثال کے طور راجباہ لیازیک سکیم جو ہے اس ٹیل کے علاقوں میں نہری پانی پہنچتا ہی نہیں اور صرف ٹیوب ویلوں سے کاشت ہو رہی ہے اور وہ کاشت اب ختم ہو گئی ہے کیونکہ ٹیوب ویلوں کے بور بیٹھ گئے ہیں۔ آیا آپ کے پاس کوئی ایسے فنڈز ہیں کہ آپ وہاں نئے بور کرائیں یا آپ ان ٹیوب ویلوں کو چالو کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا۔ اس کے لئے میرے فاضل دوست علیحدہ سوال دیں تو بہتر ہے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا۔ یہ علاقہ سکارپ نمبر 2 میں ہی آتا ہے۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی ایسے فنڈز ہیں اگر نہیں تو آپ مہیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا۔ کوشش کریں گے۔ ویسے فنڈز کے سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا۔ کہ اس سال حکومت نے بورلنگ کے لئے تیس لاکھ روپیہ دیا ہے۔ اگر میرے فاضل دوست یہ کہہ دیں کہ ان کے نوٹس میں ہے کہ بور خراب ہیں تو وہ بور کرانے کا فوراً انتظام کیا جائے گا۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ سے جناب محترم وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ کیا ان کے علم میں یہ ہے کہ جتنے سرکاری ٹیوب ویل تقریباً سارے پنجاب میں قائم کئے گئے ہیں ان کی ٹیکنیکل طور پر حالت ہمیشہ خراب رہتی ہے اور وہ سال بھر میں مشکل سے ایک دو مہینے صحیح کام کرتے ہیں۔ اور کاشتکاروں پر دوہرا آبیانہ بوجھ کے طور پر ڈال دیا جاتا ہے۔ تو کیا حکومت کے پاس کوئی ایسی سکیم زیر غور ہے کہ ان ٹیوب ویلوں کو بجائے خود چلانے کے مقامی طور پر کاشتکاروں کو اقساط پر دے دیں تاکہ وہ ان کی صحیح نگرانی کر سکیں اور ان کو صحیح چلا سکیں؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا۔ اس قسم کی سکیم فی الحال تو زیر غور نہیں ہے۔

راجباہ نمبر ۔ 15 آر کجرات کے بند پر سولنگ لگانا

*6992۔ چوہدری منظور احمد ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ وزیر آبپاشی راجباہ نمبر 15۔ آر ضلع گجرات کے ملاحظہ کے لئے ماہ اکتوبر 1974ء میں موقع پر تشریف لائے تھے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ وزیر موصوف نے آر کیو (RQ) لنک سے لے کر ایل 15۔ آر لنک بند پر سولنگ لگانے کا اعلان کیا تھا تاکہ سیلاب کے ایام میں سیلاب زدگان تک خوراک وغیرہ پہنچ سکے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بند پر سولنگ کب تک لگایا جائے گا؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔

(ب) چوکنالوالی فلڈ بند (آر کیو لنک سے لے کر ٹیل 15۔آر تک) پر سولنگ لگانے کی تجویز وزیر آبپاشی کو پیش کی گئی تھی جس پر وزیر موصوف نے غور کرنے کا وعدہ فرمایا تھا ۔ آر کیو لنک سے ٹیل 15۔آر تک بند پر سولنگ لگانے کی سکیم حال ہی میں منظور کی گئی ہے ۔ اس سکیم پر کام چند ہی دنوں میں شروع ہو جائے گا ۔

محکمہ آبپاشی میں بد دیانتی کے الزام میں برطرف شدہ ملازمین کی تعداد

*7024 ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یکم جنوری 1973ء تا 15 دسمبر 1974ء صوبہ میں محکمہ آبپاشی کے (1) کتنے ملازمین کو بددیانتی کے الزام میں ملازمت سے برطرف کیا گیا اور (2) کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ کاروائی زیر تجویز ہے ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (1) مندرجہ بالا مدت کے دوران برطرف کئے جانے والے ملازمین کی تعداد 18 (اٹھارہ) ہے ۔

(2) جن ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے ان کی تعداد صوبہ بھر میں 437 ہے ۔

محکمہ انہار کے عملہ کو رعایتی نرخوں پر دی گئی لکڑی (برائے ایندھن) کی مقدار

*7035 ۔ میاں خان محمد ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا سال 74 - 1973ء کے دوران نہر لوئر باری دوآب اور نہر لیلی بار (ساہیوال) کے عملہ کو رعایتی نرخوں پر لکڑی برائے

ایندھن دی گئی اور اگر ایسا ہے تو لکڑی کی مقدار کیا تھی اور کل کتنی رقم وصول کی گئی ۔

(ب) جزو (الف) میں مندرج انہار کے عملہ کو سابقہ سالوں میں جتنا ایندھن دیا گیا کیا اس کا مصدقہ ریکارڈ موجود ہے ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) سال 74 - 1973ء کے دوران نہر لوئر باری دوآب نہر لیلی بار (ساہیوال) کے عملہ کو 46966 من لکڑی برائے ایندھن دی گئی اس کی قیمت مبلغ 11,741.50 روپے عملہ نہر نے محکمہ جنگلات کے حساب میں جمع کرائی تھی ۔

(ب) سابقہ سالوں میں جتنا ایندھن عملہ کو مہیا کیا گیا ۔ اس کا مصدقہ ریکارڈ موجود ہے ۔

جلالپور پیروالہ ضلع ملتان کے گرد بند بنانا

*7188 ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر آبپاشی میرے نشان زدہ سوال نمبر 6383 کے جواب کے حوالہ سے جو مورخہ 18 دسمبر 1974ء کو ایوان میں دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت جلالپور پیروالہ ضلع ملتان کے گرد بند بنانے کا کام کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس میں تاخیر کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ سکیم کا موجودہ تخمینہ 5 لاکھ 6 ہزار روپے لگایا گیا تھا اور اس کی منظوری ڈپٹی کمشنر ملتان نے متعلقہ اتھارٹی سے لینی ہے ۔ رقم مطلوبہ مطابق تخمینہ جونہی محکمہ آبپاشی میں جمع کرا دی جائے گی کام فوراً شروع کر دیا جائے گا ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا جناب وزیر متعلقہ بیان فرمائیں گے کہ اس عوامی تکلیف کے بارے میں دسمبر 1974ء میں ایک سوال نمبر 6383 کے ذریعہ توجہ مبذول کرائی گئی تھی ۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر متعلقہ کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ اس قدر عرصہ گزر جانے کے باوجود ابھی تک ڈپٹی کمشنر سے رابطہ قائم نہیں ہو سکا اور فنڈز مہیا نہیں کیے گئے ۔ یہ معاملہ

کب تک حل کیا جائے گا کیونکہ یہ 15 ، 20 ہزار کی آبادی ہے اور سیلاب میں یہ خطرے میں ہوتی ہے ۔ بند کی حالت بہت خستہ ہے ۔ میں ایک سال سے توجہ دلا رہا ہوں مگر حکومت وہاں کے ڈپٹی کمشنر کو پابند نہیں کر سکی کہ وہ بند بنانے کے لیے فنڈز مہیا کرے اور بہت سے اہم بند بنتے تھے وہ ملتان میں بن گئے ہیں لیکن جلالپور پیروالہ اس سے محروم ہے یہ کب تک ہوگا ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس سوال کو لیا گیا تھا لیکن اس کے بعد اس کا جواب آیا So I proceed further.

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ میں جواب چاہتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ بات تو صاف ہو گئی ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ سوال دسمبر میں کیا تھا کیونکہ انہوں نے فنڈز مہیا نہیں کیے اس لیے اس کو التوا میں رکھا جائے ۔ مجھے جواب کی ضرورت ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ اس سلسلے میں حکومت نے کارروائی کی ہے ۔ اس کے لیے چار لاکھ سات سو 92 روپے لگائے گئے ہیں ڈپٹی کمشنر نے جو فنڈز مختص کیے تھے وہ ناکافی تھے ۔ دوبارہ فنڈز کی فراہمی کے لیے کہا گیا کیونکہ یہ ڈپٹی کمشنر کے بس کی بات نہیں ہوتی ۔ یہ معاملہ ہیلپ ورکس پروگرام میں بھی آئے گا ۔ جہاں یہ بھی موجود ہوں گے ۔ میں فاضل رکن کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ ہم اس کا serious notice لیں گے ۔ اس معاملے میں کوئی دقیقہ فرد گزاشت نہیں کریں گے ۔ اور ہیلپ ورکس پروگرام کے آئندہ اجلاس میں اس کے لیے فنڈز مہیا کریں گے ۔

نکاسو نالے کی مرمت

*7202 ۔ میاں خان محمد ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) دریائے راوی سے سدھنائی ہیڈ ورکس کے مقام سے نکلنے والے نالے "نکاسو" کا رقبہ کتنے مربعوں پر مشتمل ہے اور اس کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے ۔

(ب) مذکورہ نالے کی تعمیر پر کل کتنی رقم صرف ہوئی تھی اور اس کی حفاظت اور مرمت پر سالانہ کتنی رقم صرف ہوئی ہے۔

(ج) مذکورہ نالے کی مرمت پر آج تک کتنی رقم صرف ہو چکی ہے اور مذکورہ نالے سے متاثر مالکان اراضی کو کتنا معاوضہ ادا کیا گیا؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان درشک)۔ (الف) دریائے راوی پر واقع سدھنائی ہیڈ ورکس سے کچھ اوپر نکلنے والے نکلمو نالے کا کل رقبہ 74 مربعے اور 2 ایکڑ ہے نالے مذکورہ کی لمبائی 69500 فٹ ہے اور یہ اوسطاً 1160 فٹ چوڑا ہے۔

(ب) نالے مذکورہ کی تعمیر پر مبلغ ایک کروڑ اوسٹھ لاکھ روپیہ خرچ ہوا تھا اور اس کی تعمیر کے بعد سے آج تک اس پر اوسطاً 20,000 روپے سالانہ حفاظت اور مرمت پر خرچ ہوتے ہیں۔

(ج) نالہ مذکورہ کی مرمت پر آج تک 3,20,500 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اور اس نالے کی تعمیر سے متاثرہ مالکان اراضی کو 9,91,418 روپے بطور معاوضہ اراضی ادا کیے جا چکے ہیں۔

میاں خان محمد۔ کیا وزیر موصوف اتفاق فرمائیں گے کہ کیا ہیڈ ورکس بن جانے کے بعد اس نالے کی افادیت ختم ہو چکی ہے۔ کیا حکومت کوئی کمیٹی بنانے کے لیے تیار ہے تاکہ وہ اس اراضی کو قابل کاشت بنایا جا سکے؟

وزیر آبپاشی۔ اس سلسلے میں میرے معزز دوست تجویز پیش کریں۔ اس پر غور کرنے کی کوشش کریں گے۔

پانی کی مقدار بڑھانا

*7312۔ دیوان سید غلام عباس بخاری۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لودھراں سب ڈویژن میں محکمہ انہار کے مائنر جگو والہ کے موگہ جات 59500۔ ایل۔ 6000۔ ایل۔ 63000۔ ایل۔ 65000۔ ایل۔ 66793۔ ایل۔ 7000۔ ایل۔

73500 ۔ ایل ۔ 74189 ۔ ایل ۔ ٹی پر فصل خریف بالکل تباہ ہو چکی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مائنر کا ہیڈ سلٹ اپ ہونے کی وجہ سے اور پانی کی کمی کی وجہ سے علاقہ مذکور کے کسانوں کو نقل مکانی پر مجبور ہونا پڑا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے مذکورہ بالا حالات کے تحت فصل خریف 75 - 1974ء کے آبیانہ میں کمی کے لیے اجتماعی یا انفرادی درخواستوں پر کوئی غور نہیں کیا ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مائنر کے ہیڈ کو صاف کرکے پانی کی مقدار بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) لودھران ڈویژن محکمہ انہار کے مائنر جگو والہ پر مذکورہ موگہ جات میں سے مندرجہ ذیل فاصلہ جات پر کوئی منظور شدہ موگہ نصب نہیں ہے ۔ 6000 ایل ۔ 63000 ایل ۔ 65000 ایل اور 7000 ۔ ایل تاہم یہ درست ہے کہ بقیہ پانی موگہ جات پر خریف 1974ء میں واقعی آبپاشی کی کمی رہی ہے ۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ مائنر کا ہیڈ زیادہ سلٹ لیتا ہے ۔ جہاں تک کسانوں کی نقل مکانی کا تعلق ہے اس کا ریکارڈ محکمہ انہار میں نہیں ہے ۔

(ج) حکومت صرف رقبہ کاشت شدہ پر آبیانہ تشخیص کرتی ہے ۔ آبیانہ میں کمی کے لیے اجتماعی طور پر معافی کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ انفرادی درخواستوں پر حسب ضابطہ کارروائی کی گئی تھی ۔

(د) مذکورہ مائنر کی بھل صفائی خریف 1975ء شروع ہونے سے پہلے کر دی گئی ہے ۔ اور مائنر مذکورہ ہیڈ سے پورا ڈسچارج لے رہا ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جواب کے جز (ب) میں یہ تسلیم کیا ہے کہ مالیئر کا پیڈ زیادہ سلٹ لیتا ہے ۔ اس میں جو ٹیکنیکل نقص ہے اس کو دور کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں ۔ اس مالیئر میں سلٹ ہمیشہ آ جاتی ہے اور اس بنا پر پانی صحیح سپلائی نہیں ہوتا ۔ وہاں بہت سے لوگ شکایت کر چکے ہیں اور کئی کر رہے ہیں ۔ کیا کوئی مستقل انتظام نہیں کیا جائے گا کہ مالیئر کا پیڈ سلٹ اپ نہ ہو اور پانی صحیح سپلائی ہو ؟

وزیر آبپاشی ۔ جو انتظام ہے اس کے متعلق میں نے عرض کر دیا ہے سلٹ کو صاف کرایا ہے ۔ یہی انتظام حکومت کے پاس ہے ۔ اس کے علاوہ اگر کوئی تجویز ان کے پاس ہے وہ بتائیں ہم اس پر غور کرنے کے لیے تیار ہیں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ اس کا پیڈ عموماً سلٹ اپ رہتا ہے اور ہر سال صاف کرانے کی بجائے کیوں نہ اس کی remodelling کی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ انہوں نے یہ بات کی ہے کہ جو انتظام تجویز کیا گیا ہے اگر آپ کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور تجویز ہے وہ دیں اس پر غور کریں گے ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : The solution is remodelling. When it silts up every year, it should be remodelled.

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ اگر اس کی remodelling کرا دی جائے تو ہمیشہ کے لیے صاف ہو جائے گا اور سلٹ نہیں ہو گی ایک دفعہ خرچ ہو جائے گا ۔ اور مالیئر ٹھیک ہو جائے گا ۔

وزیر آبپاشی ۔ میں اس کو معائنہ کرا لوں گا ۔

مالیہ اور آبیانہ کی وصولی

*7348 ۔ حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع گجرات کے کس کس علاقہ میں کتنی قابل کاشت اراضی سیم اور تھور سے متاثر ہو چکی ہے ۔ اور اس کو قابل کاشت بنانے کے لیے کیا اقدام کیے جا رہے ہیں ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سیم اور تھور سے متاثرہ ناقابل کاشت اراضی کے مالکان سے مالیہ اور آبیانہ ابھی تک وصول کیا جا رہا ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ اراضی کو قابل کاشت بنانے تک مالیہ اور آبیانہ کی وصولی بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) تھور گرداوری 73 - 1972ء کے مطابق ضلع سرگودھا اور ضلع گجرات میں بالترتیب 10.59 فیصد اور 5.75 فیصد اراضی تھور سے متاثرہ ہے ۔ جب کہ بالترتیب انہی اضلاع میں سیم سے متاثرہ رقبہ 0.51 فیصد اور 0.01 فیصد ہے ۔ سیم اور تھور زدہ رقبہ کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

نام ضلع	نام تحصیل	کل رقبہ بوئے شدہ	کل رقبہ تھور ایکڑ	فیصدی	کل رقبہ سیم ایکڑ	فیصدی
سرگودھا	خوشاب	447009	4532	1.02	—	—
	شاہ پور	366668	63628	17.35	3260	0.89
	بھلوال	436871	53237	12.18	2943	0.67
	سرگودھا	475130	61439	12.93	2528	0.53
میزان	ضلع سرگودھا	1725778	162836	10.59	8731	0.51
	بھالیہ	505221	22112	4.37	73	0.01
	کھاریاں	53931	6234	11.56	—	—
	گجرات	34443	4729	13.73	—	—
میزان	ضلع گجرات	593595	33075	5.75	73	0.01

سیم اور تھور سے متاثرہ رقبہ کی اصلاح کے لیے حکومت نے ان اضلاع میں سکارپ نمبر 2 کے تحت ٹیوب ویل نصب کیے ہیں

جو نہ صرف زیر زمین پانی کی سطح کو نیچے رکھتے ہیں بلکہ ان کا پانی نہری پانی سے ملا کر متاثرہ زمینوں کی اصلاح کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔ مزید برآں ان اضلاع میں جہاں ٹیوب ویل سہلاتی نہیں ہے ۔ جنرل ریکلیمیشن سکیم کے تحت تھور زدہ رقبہ کو زائد نہری پانی متواتر تین سال دیا جاتا ہے جس سے زمین کی اصلاح کی جاتی ہے ۔

(ب) مالیہ اور آبیانہ صرف پختہ فصلات پر تشخیص کیا جاتا ہے ۔ سیم یا تھور کی وجہ سے اگر کسی رقبہ پر فصل خراب ہو تو اس صورت میں مالیہ یا آبیانہ پورا معاف کر دیا جاتا ہے یا خرابہ رول کے تحت اس میں چھوٹ دے دی جاتی ہے ۔

(ج) جیسا کہ جزو (ب) بالا میں بیان کیا گیا ہے ناقابل کاشت اراضی جس پر فصل کاشت نہ کی گئی ہو اس پر مالیہ یا آبیانہ وصول نہیں کیا جاتا ۔

موضع دھنی کلاں میں سیم نالہ کے گرد پٹڑی کی تعمیر

*7386 ۔ چوہدری لال خان ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ 1973ء کے دوران موضع دھنی کلاں سے پالنو وال پائین اور کوٹلی منانی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات تک ایک سیم نالہ کھودا گیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ نالہ کے دونوں طرف ابھی تک پٹڑی نہیں بنائی گئی جس کی وجہ سے موضع کوٹلی منانی و موضع پالنو وال پائین اور مین رانجھا کے دیہات ایک دوسرے سے منقطع ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ دیہاتوں کے لوگ ایگزیکٹو انجینئر ڈرینیج ڈویژن منڈی بہاؤالدین سے کئی مرتبہ مذکورہ

پٹڑی بنانے کا مطالبہ کر چکے ہیں لیکن ابھی تک اسے نہیں بنایا گیا ۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ پٹڑی نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو نقل و حرکت میں اور اجناس و کتا لے جانے میں بڑی دشواری پیش آ رہی ہے جس کی وجہ سے لوگ بڑے پریشان ہیں ۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فوری طور پر لوگوں کی اس مشکل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک)۔ (الف) جی ہاں ۔ اس سیم نالہ کا نام پالڈو وال ڈرین ہے ۔

(ب) مذکورہ بالا سیم نالہ کے صرف ایک طرف پٹڑی بنائی جاتی ہے ۔ جس پر کام شروع ہو چکا ہے اور امید ہے کہ جون 1975ء کے آخر تک یہ کام مکمل ہو جائے گا ۔ لیکن چونکہ عام طور پر نہر یا ڈرین کی پٹڑی کو گزرگاہ عام کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوتی اس لیے اس کی غیر موجودگی کسی دو دیہات کے منقطع ہونے کا باعث نہیں کہلائی جا سکتی ۔ مذکورہ بالا سیم نالہ پر تمام پل اور پلیاں تعمیر کی جا چکی ہیں اس لیے کوئی دو دیہات اس سیم نالہ کی تعمیر کی وجہ سے ایک دوسرے سے منقطع نہیں ہیں ۔

(ج) اس کا جواب (الف) اور (ب) میں شامل ہے ۔

(د) کیونکہ یہ پٹڑی گزرگاہ عام نہیں ہوگی اس لیے اس کی تعمیر لوگوں کی نقل و حرکت اور اجناس و کتا لے جانے کی دشواری دور کرنے میں کوئی مدد نہ کر سکے گی ۔ اور علاقہ کے لوگوں کو اس مقصد کے لیے صرف موجودہ سہولتوں کو ہی استعمال کرنا ہوگا ۔

(ہ) مذکورہ بالا جوابات کی روشنی میں اس سوال کا جواب وابذا کے اختیار سے باہر ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ میں بقایا سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

مسٹر محمد حنیف خان ۔ جناب والا ۔ صورت حال کو سمجھنے کے لیے اور صحیح حالات معلوم کرنے کے لیے ہم سوالات دیتے ہیں اور ان کے جوابات کئی سالوں تک نہیں آتے اور جب آتے ہیں تو صورت حالات کافی حد تک بدل چکی ہوتی ہے ۔ اس کے لیے کوئی ایسا طریقہ وضع فرمائیں کہ اس سیشن میں یا کم از کم دوسرے سیشن میں ہمارے سوالات کے جوابات آ جایا کریں ورنہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جو جلد ہی کوئی طریقہ کار متعین کر دے گی۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ کمیٹی کب بیٹھے گی ؟

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

نشان زدہ سوالات کے جوابات

جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

نہری پانی کی چوری کے الزام میں مقدمات کی تعداد

*7403 ۔ چوہدری لال خان ۔ کیا وزیر آبپاشی نشان زدہ سوال نمبر 2803 کے جواب کے حوالے سے جو مورخہ 15 جولائی 1973ء کو ایوان میں دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ لاجالز پانی کے چوری کے الزام میں صوبہ میں 73 - 1972ء اور 74 - 1973ء میں کتنے افراد کے خلاف مقدمات درج کیے گئے ۔ کتنے افراد گرفتار ہوئے اور کتنے افراد کے خلاف عدالتوں میں مقدمات زیر سماعت ہیں ۔ ان میں سے کتنے افراد کو سزا یا جرمانہ ہوا ۔ سزا اور جرمانہ کم از کم کتنا ہوا ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ ناجائز پانی کی چوری کے الزام میں صوبہ میں 73 - 1972ء میں 1173 افراد اور 74 - 9173ء میں 2805 افراد کے خلاف مقدمے درج کیے گئے ۔

73 - 1972ء میں 230 اور 74 - 1973ء میں 213 افراد گرفتار ہوئے ۔ 73 - 1972ء میں 271 افراد اور 74 - 1973ء میں 320 افراد کے خلاف عدالتوں میں مقدمات زیر سماعت آئے ۔

73 - 1972ء میں کم از کم سزا ایک ماہ اور جرمانہ 100 روپے اور 74 - 1973ء میں کم از کم سزا دو ماہ اور جرمانہ 50 روپے ہوا ۔

تاوان کی معافی

*7489 ۔ شیخ محمد انور ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت ٹیوب ویل سکیم کے تحت زمینداروں کو قرضے دے کر ٹیوب ویل نصب کرا رہی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو جن اشخاص نے ضلع شیخوپورہ میں اپنی گرہ سے ٹیوب ویل نصب کیے ان کی تعداد کیا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ایکسین (XEN) لسٹری ہیوشن ایسٹ سکارپ نمبر 1 نے ان زمینداروں کو جنہوں نے اپنی گرہ سے ٹیوب ویل نصب کیے تھے تاوان لگایا ۔ اگر ایسا ہے تو ان کی تعداد کیا ہے اور جن کو تاوان معاف کر دیا گیا ان کی تعداد کیا ہے نیز جن زمینداروں کو تاوان نہیں لگایا گیا اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) حکومت پنجاب ٹیوب ویل سکیم کے تحت زمینداروں کو قرضے دے کر ٹیوب ویل نصب نہیں کرا رہی تاہم زمینداروں کو پرائیویٹ ٹیوب ویل نصب کرنے کے لیے ٹیوب ویل سب سڈی سکیم کے تحت امدادی رقم

دیتی ہے ۔ علاوہ ازیں زرعی بنک ٹیوب ویل لگانے کے لیے ملک بھر میں زمینداروں کو قرضہ دیتا ہے جس سے ضلع شیخوپورہ کے زمیندار بھی مستفید ہو رہے ہیں ۔

(ب) ضلع شیخوپورہ میں زمینداروں نے کل 3391 ٹیوب ویل پرائیویٹ طور پر لگائے ہیں ان میں سے 266 ٹیوب ویلوں کو سب سڈی سکیم کے تحت امدادی رقم بھی دی گئی تھی ۔

(ج) سپرنٹنڈنگ انجینئر سکارپ نمبر 1 کی رپورٹ کے مطابق ایکسین ڈسٹری بیوٹری ڈویژن شیخوپورہ نے فصل ربیع 71 - 1970ء سے اب تک 29 مواضعات کے ان زمینداروں کو جنہوں نے مطلوبہ این ۔ او ۔ سی حاصل کیے بغیر پرائیویٹ ٹیوب ویل لگائے تھے تین گنا تاوان لگایا ۔ ان میں سے کسی کو بھی تاوان معاف نہیں کیا گیا ۔ جن زمینداروں نے این ۔ او ۔ سی حاصل کرکے ٹیوب ویل لگائے تھے ان کو تاوان نہیں لگایا گیا ۔

آبیانہ کی جبراً وصولی

*7589 ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ موضع پڈھانہ چک 45 تحصیل چونیاں ضلع لاہور میں تقریباً 150 کسانوں کو جو کہ 500 ایکڑ نہری اراضی کو نہری پانی سے سیراب کرتے تھے گزشتہ 2 ماہ سے نہری پانی سے محروم کر دیا گیا ہے مگر ان سے نہری پانی کا آبیانہ وصول کرنے کی جبراً کوشش کی جا رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس معاملے پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ یہ درست نہیں کہ موضع پڈھانہ میں محکمہ نہر نے 500 ایکڑ رقبہ کو نہری پانی سے محروم کیا ہے ۔

یہ بھی درست نہیں ہے کہ جبراً آبیانہ وصول کرنے کی کوئی کوشش کی جا رہی ہے ۔ نہری پانی کا آبیانہ صرف نہری کاشتہ رقبہ پر وصول کیا جاتا ہے ۔

مندرجہ بالا جوابات کے پیش نظر حکومت کے لیے اس معاملہ پر غور کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے ۔

صادقیہ اور فورڈ واہ کینال کو وافر پانی کی فراہمی

*7596 ۔ میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ہیڈ سلیمانکی ورکس پر پاکپتن صادقیہ اور فورڈ واہ نہروں کو کس نسبت سے پانی تقسیم کیا جاتا ہے ؟

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بہاولپور ڈویژن کے زیادہ علاقہ کا زیر زمین پانی کڑوا ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب صادقیہ اور فورڈ واہ کینال کو زیادہ پانی دینے کی کسی تجویز پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) سلیمانکی ہیڈ ورکس پر پاکپتن صادقیہ اور فورڈ واہ نہروں کو بالترتیب 39 فیصد 36 فیصد اور 25 فیصد کی نسبت سے پانی تقسیم کیا جاتا ہے ۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے ۔

(ج) جی نہیں ۔ فی الحال ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے ۔ صادقیہ اور فورڈ واہ کینال میں زیادہ پانی مہیا کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

محترمہ بیگم بلقیس حبیب اللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست محترمہ بیگم بلقیس حبیب اللہ صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں 21 ، 24 اور 25 نومبر کو پرائم منسٹر کے بہاولپور میں دورہ کی وجہ سے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکی ۔ اس لیے رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں غلام فرید چشتی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں غلام فرید چشتی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں 17 ستمبر 1975ء کو گورنمنٹ انشورنس کمیٹی

کی میٹنگ میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ اور 15 نومبر سے 24 نومبر تک اسمبلی کی کارروائی میں شرکت نہیں کر سکا اس لیے استدعا ہے کہ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ جمیل اللہ خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ جمیل اللہ خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں مسلسل علالت کی بنا پر 26 نومبر سے یکم دسمبر 1975ء تک حاضر نہ ہو سکوں گا ۔ براہ مہربانی میری رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رائے میاں خان کھرل

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رائے میاں خان کھرل صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں بوجہ بیماری مورخہ 20 ۔ 21 اور 25 نومبر 1975ء کو اسمبلی کے اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر رہا ہوں ۔ براہ کرم تین یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری دلاور خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری دلاور خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ بتاریخ 24 نومبر 1975ء کو اسمبلی کے اجلاس میں بوجہ علالت شرکت نہ کر سکا ۔ اس روز کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ کسی فاضل رکن نے سوالات کے متعلق پوچھا تھا ، شاید بابو محمد حنیف خان نے پوچھا تھا ۔ اس کے متعلق پوزیشن یہ ہے کہ جو کمیٹی میں نے بنائی تھی اس میں میں نے ڈپٹی سپیکر کو بھی شامل کر دیا ہے تاکہ اگر کبھی میں موجود نہ ہوں تو وہ میری جگہ پر کام کریں گے ، اس کمیٹی نے ابتدائی حقائق اکٹھے کر لیے ہیں اور ہم کوشش کریں گے کہ انشاء اللہ اسی سیشن میں آپ کی شکایات کا بہت حد تک ازالہ کر دیا جائے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میں نے کل تحریک استحقاق کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرائی تھی ۔ فاضل ممبران کی کچھ تحاریک استحقاق تقریباً دس دنوں سے معرض التوا میں پڑی ہوئی ہیں ۔ کل ایک نئی تحریک آئی تھی جس کے لیے جناب نے فرمایا تھا کہ ایڈووکیٹ جنرل کو دعوت دی گئی ہے ۔ اس تحریک پر نہایت اہم بحث کی جانی ہے ۔ تو آپ نے کب کے لیے ایڈووکیٹ جنرل کو بلایا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے سوال کا جواب دینے سے پہلے میں سینئر وزیر کے نوٹس میں یہ بات لانی چاہتا کہ یہ تحاریک استحقاق آ رہی ہیں ، یہ کوئی اچھا reflection نہیں ۔ اگر یہ واقعات پر مبنی ہیں تو پھر وہ استحقاق بنتا ہے ورنہ نہیں ۔ تو میں یہ توقع کرتا ہوں کہ فاضل ممبران کو اس قسم کی شکایت کا موقع نہیں ملے گا ۔ اس سلسلے میں میں نے آج ایڈوکیٹ جنرل کو ابتدائی گفتگو کے لیے بلایا ہے ۔ اگر وہ آپ کے موقف سے اتفاق کرتے ہیں تو پھر آپ کو تکلیف دینے کی ضرورت نہ ہوگی اور اگر وہ میرے ہم خیال ہوئے تو پھر آپ کو بھی اور وزیر قانون کو بھی تکلیف دوں گا کہ ہم اکٹھے بیٹھ کر اس پر غور کریں اور کوئی فیصلہ کر لیں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ آپ نے درست فرمایا ہے لیکن میں آپ کی توجہ صرف اس طرف دلانی چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ نے منتخب ہونے کے بعد اپنی پہلی تقریر میں فرمایا تھا کہ وہ صوبے میں امن و امان کی صورتحال کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں گے ۔ انہوں نے اس بات کا وعدہ فرمایا تھا اور اس کا اظہار کیا تھا کہ یہ صورت حال غیر تسلی بخش ہے ۔ تو ان دو تین مہینوں میں ، جب سے انہوں نے یہ عہدہ سنبھالا ہے ، صوبے میں امن و امان کی حالت بہت خراب ہو گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ امن و امان کا مسئلہ ہر حکومت کے لیے سب سے زیادہ اہم مسئلہ ہوتا ہے ۔ اس لیے میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جلد ہی کوئی وقت مقرر کر کے اس مسئلہ پر بحث کرے تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ وزیر اعلیٰ نے جو پہلی تقریر میں فرمایا تھا کہ وہ امن و امان کے مسئلہ کی طرف سب سے زیادہ توجہ دیں گے اس میں وہ کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں اور کس حد تک امن و امان کی پوزیشن خراب ہوئی ہے اور کس حد تک ڈاکوؤں کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں ۔

Mr. Speaker : Now we go on to the adjournment motions.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میں نے گزارش کی تھی اور میں توقع رکھتا ہوں کہ حکومت اس طرف توجہ دے گی ۔

Mr. Speaker : Let us see an appropriate time for it.

چوہدری طالب حسین ۔ کیا وہ اس وقت کو بھی apprapriate نہیں سمجھتے ۔ انہیں اس سلسلے میں قطعاً گھبرانا نہیں چاہیے ۔ وہ کم از کم یہ کہہ

سکتے ہیں کہ ہم مشورہ کرنے کے بعد اطلاع دیں گے کہ وہ کون سا وقت دینے کے لیے تیار ہیں۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر۔ تحریک التوائے کار نمبر 46، راجہ جمیل اللہ خان۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ وہ چھٹی پر ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ نمبر 40 کل ہو گئی تھی یہ بھی اس کے ساتھ ہے۔ نمبر 41 ہو گئی تھی۔ نمبر 48,47 اور نمبر 49 بھی اس کے ساتھ ہیں۔ نمبر 51 راجہ جمیل اللہ خان صاحب کی ہے۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میری تحریک التوا نمبر 39 آپ نے ملتوی فرمائی تھی۔ یہ اس زیر بحث تھا کہ آیا یہ تحریک ایک واقعہ (recent occurrence) بنتی ہے؟ آپ نے فرمایا تھا کہ یہ ایک جاری واقعہ (continuous occurrence) ہے۔ وہ تحریک رجسٹریوں کے متعلق تھی۔

مسٹر سپیکر۔ آپ آدھا گھنٹہ اس وقت صرف کرنا چاہتے۔ شام کو کسی وقت آپ، لامنسٹر، لیڈر آف دی اپوزیشن۔ ہم بیٹھ جائیں تاکہ تحاریک التوا کے یہ تیس منٹ ہم بچا سکیں۔ میں اس کے لیے تیار ہوں، مگر بعد میں یہ نہ کہا جائے کہ سپیکر نے داؤ لگا لیا ہے۔ میں یہ تاثر نہیں دینا چاہتا۔

چوہدری امان اللہ لک۔ نہیں جناب والا۔ اس میں داؤ کی کوئی بات نہیں۔ ہماری بے شمار تحاریک التوا اس سے متعلقہ ہیں۔ جیسا کہ آپ نے کل فرمایا تھا، اس پر ہم نے، حاجی سیف اللہ صاحب نے اور قائد حزب اختلاف نے اپنا نقطہ نگاہ واضح کرنے کی کوشش کی تھی۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ اسے recent occurrence تصور فرمایا جائے۔ یہ ایسا واقعہ ہے جس میں حکومت پنجاب کو کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ یہ واقعات تو سال چھ ماہ سے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن جب انکشاف ہوتا ہے، تو وہیں سے واقعہ شروع ہوتا ہے۔ وہیں سے اہمیت عامہ اور عوام الناس سے متعلقہ بنتا ہے۔ جیسا کہ آپ کی سابقہ روایات اور رولنگز بھی ہیں۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ آپ اس کے بارے میں بھی حسب سابق نرم رویہ اختیار کریں۔ جب بھی کسی محکمے

کے متعلق کوئی انکشاف ہوا ، اس وقت جناب نے تحریک التوا ایڈمٹ فرمائی ۔ اس کے بعد الکوائری ہوئی اس سلسلے میں یہ معلوم کیا ہوا کہ وزیر مال نے اپنی حساس طبیعت کے باوجود اسے رد کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے پوزیشن یہ تھی کہ علامہ رحمت اللہ ارشد ایک تحریک التوا کے بارے میں امتیاز کیا کرتے تھے اور اسی پہ رسم یا معاہدے کے مطابق عمل ہو رہا تھا کہ ایک تحریک صرف واقعات کو وزیر متعلقہ کے نوٹس میں لانے کے لیے ہوتی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ وہ اٹینشن موشن ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں ۔ جس کو وہ اٹینشن موشن کہا کرتے تھے ۔ چنانچہ اس قسم کی چیزیں اٹینشن موشن میں تو آجاتی تھیں جو ٹھیک ٹھیک (strictly) حالیہ واقعہ (recent occurence) تو نہ ہوں جنرل لیچر کی ہوں ۔ لیکن وہ حکومت کے نوٹس میں لانے کے لیے پیش کی جاتی تھیں ۔ لیکن اب یہ تجربہ ہوا ہے کہ یہ جو " اٹینشن موشن " کی نوعیت کی چیزیں ہوتی ہیں ، ان پر بھی اصرار کیا جاتا ہے کہ ان کو بھی تحریک التوا سمجھا جائے ۔ تو اب میرے لیے اور کوئی چارہ نہیں رہتا کہ میں اس کو strictly enforce کروں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے جب سے ایوان چل رہا ہے ، آپ کی وہ روایات جو آپ کے ذہن میں محفوظ ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے ذہن میں تو محفوظ ہیں ، مگر آپ کے پاس بھی رہنی چاہیں ۔ میں اکیلا تو نہیں کر سکتا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ اگر اس کی خلاف ورزی ہوئی ہو ، یا تحریک التوا دینے والے ممبران اپنے راستے سے ہٹے ہوں تو آپ فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تو کل ہی ایک تحریک التوا کو ایڈمٹ کر کے I had to put it to vote ۔ میں یہ کر رہا تھا ۔ وزیر صاحب کے توجہ دلانے کے باوجود آپ نے اس کنونشن پر عمل نہیں کیا اور ایڈمٹ کر کے مجھے ممبران سے درخواست کرنی پڑی کہ اگر وہ ایڈجرن کرانا چاہتے ہیں ۔ They may rise in their seats فاضل وزیر قانون پہلے بھی اعتراض کرنا چاہتے تھے ۔ لیکن اس کے بعد وہ میرے نوٹس میں لائے کہ اس کے باوجود You have put it to votes.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اس میں عرض کروں کہ میں نے اس پر دباؤ ڈالا تھا ، بلکہ وہ صرف آپ کے غصے کی نذر ہوئی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ غصہ تو اس میں میرا تھا ہی نہیں ۔ کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کہ شاید آپ یہ محسوس کرتے ہوں کہ میں اونچی آواز سے بولتا ہوں یا ذرا زور سے بات کرتا ہوں ۔ مگر اس وقت بھی ایسی کوئی بات ہی نہیں تھی ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ مجھے اس سلسلے میں کچھ گزارش کرنے کا موقع دیں تو ممکن ہے ، ان کی تشفی ہو سکے ۔ ہمارے نوٹس میں جو بات لائی گئی ہے کہ لوگ اپنی پراپرٹی کم مالیت کی دکھا کر رجسٹری کرواتے ہیں ۔ تو وہ وکیل ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں کہ رجسٹریوں میں مالیت پارٹیاں خود درج کرتی ہیں ۔ اگر اس قسم کے کچھ واقعات ہو رہے ہیں جہاں ایک لاکھ روپے کی پراپرٹی کو کسی نے ستر ہزار یا اسی ہزار مالیت کی ظاہر کیا ہے تو یہ بہت مشکل ہو جائے گا ۔ نہ تو اس میں کوئی مخصوص الزامات ہیں کہ فلاں جگہ کئے گئے یا فلاں افسر اس میں ملوث ہیں ۔ اگر عوام اس طرح اپنی پراپرٹی کو کم پیش کرتے ہیں تو یہ general قسم کی بات ہے ۔ اگر اس طرح کی خرابیاں ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت رجسٹرنگ اتھارٹیز کو کہہ سکتی ہے اس کی زیادہ تفتیش کریں کیونکہ یہ حکومت اور عوام کے مفاد میں ہے ۔ لیکن وہ وکیل ہیں اور اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اصل خرابی یہ ہے کہ پراپرٹی کی قیمت کا تعین خود عوام کرتے ہیں جنہوں نے بیچنی ہوتی ہے یا جو خریدار ہوتے ہیں ۔ اگر تو کوئی خاص باڈی بنی ہوئی ہے جو اس قسم کے کام کر رہی ہے اور حکومت کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے تو بتائیں ۔ لیکن اگر کوئی عام قسم کی بات کریں کہ کوئی رجسٹری ہوئی ، ملتان میں یا کیمبل پور میں ، اس طرح ایک جنرل سا سوال بنا دیا جائے تو میرے خیال میں اس کی جانچ پڑتال کرنا بھی تقریباً تقریباً ناممکن ہو گا کہ کون سی پراپرٹی کو کم کیا گیا ہے ۔ یہ جنرل قسم کا الزام لگایا گیا ہے اور اخبار کی خبر پر انحصار کیا گیا ہے ۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میرے دوست نے کس طرح اس پر تحریک التوا پیش کی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیا آپ نے بحث کے لیے اسے ایڈمٹ کر لیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ، میں تو ابھی اس میں یہ کر رہا ہوں کہ اس کو کس طرح ایڈمٹ کیا جا سکتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اب recent کا مسئلہ زیر بحث ہے یا کوئی اور مسئلہ ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں تو خود یہ معلوم کر رہا ہوں کہ یہ اس کوالیفکیشن پر پوری اترتی ہے یا نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں آپ کی توجہ لیجسلیٹو اسمبلی ڈیبٹ 14 ستمبر 1922ء کے صفحہ 501 و 503 کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ اس میں ہے ۔

Legislative Assembly Debate, 14th September, 1922, Page 503.

Sir, while admitting an adjournment motion sought to be moved by a member on 14th September, 1922, the Chair defined the scope of the word "recent", under 12, paragraph 41 of the Manual of Business and Procedure of the Legislative Assembly, as follows :

I do not wish to give a hard and fast interpretation of the word 'recent' in the rule, but the intention of the rule is that as soon as a matter of this kind is brought to the notice of the Honourable Member and he wishes discussion thereon, he should at the first available opportunity bring it before the Assembly....."

یہ riots (بلووں) کا معاملہ تھا جو 3 اور 4 ستمبر کو ہوئے تھے جب کہ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا ۔ اس سلسلے میں انھوں نے 14 ستمبر کو تحریک التوا پیش کی اور کہا کہ اسے ایڈمٹ کیا جائے ۔ اس پر بھی یہی اعتراض ہوا کہ یہ حالیہ واقعہ نہیں ۔ میں نے contention لی کہ میرے نوٹس میں یہ

واقعات اب آئے ہیں ۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ ہم تو انحصار کر رہے ہیں ایک اخبار پر اور اس انحصار کیا تھا ایک افواہ پر کہ میں نے ایک افواہ سنی اور پھر میں نے ذاتی طور پر اس کی تحقیق کی اور پھر مجھے پتا لگا کہ یہ معاملہ صحیح ہے ۔ اس پر میں یہ تحریک التوا لایا ہوں ' اس لیے یہ حالیہ واقعہ بنتی ہے ۔ اس پر اعتراض ہوا ۔

After all the Chair ruled that occurence means when the matter comes to the notice of the member.

Mr. Speaker : There is a great differente Haji Sahib. While you are arguing this, you are also, arguing with me that it does not fall in any of the categories given there.

Haji Muhammad Shifullah Khan : I am not the least concerned with the adjournment motion.

Mr. Speaker : But I am concerned with the present one.

مہ ، وہی آپ کو بتاتا ہوں ۔ آپ سنیں ۔ میں آپ کو ایک السٹریشن دیتا ہوں ۔ ایک عام شکایت ہے ۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے ، میں یہی شکایت سنتا آیا ہوں کہ دفتروں میں بڑی incfficiency ہے ، جس محکمے میں بھی ہو ، بڑی کرپشن ہے ۔ اگر پرسوں کسی اخبار میں یہ نکل آئے کہ سرکاری دفتروں ، یا کسی کارپوریشن ، یا ایجنسی میں یا کسی جگہ بڑی کرپشن ہے اور اس سے لوگوں کو بڑا نقصان ہوتا ہے اور حکومت کے کام میں بڑی تکلیف ہوتی ہے ۔ اس طرح ایک تحریک التوا آ جاتی ہے ۔ یا اخبار میں بھی اگر آ جاتا ہے ۔

It does not become a recent occurrence.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I fully agree so far as the contents of the adjournment motions are concerned that it does not fall within thh purview of the adjournment motion but so far as the recent occurrence is concerued, it is there

Mr. Spaaker : There I agree.

آپ کو یاد ہوگا کہ ایک جگہ کوئی واقعہ پیش آتا ہے It takes a week to trrvle اس زمانہ میں means of communications زیادہ نہیں تھے ۔ آج کل یہ زیادہ ہیں ۔

If he is not in his constituency or village the matter may come to his notice after five or ten days, and then it would be a recent occurrence.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس طرح تو پھر بچوں کے ناراض ہونے پر بھی ایک تحریک التواء آ سکتی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ حکومت نے تحصیلداروں کو ایک direction دی تھی ۔ جناب والا ۔ اس طرح سے پنجاب گورنمنٹ کو نقصان پہنچ رہا ہے ۔ رجسٹرار اور سب رجسٹرار کو اس کی ایک چٹی بھی گئی تھی

During the pendency of this adjournment motion, it is also alarming situation for the Government and for the public.

مسٹر سپیکر ۔ لک صاحب میں آپ کی تحریک التواء پر کبھی ناراض نہیں ہوا ۔ چاہے یہ معیار پر اترتی ہو یا نہ اترتی ہو ۔

It may be for some purpose.

یا یہ وزیر متعلقہ کے پاس جاتی ہے ۔ ایک پرانا واقعہ بھی اگر آ جاتا ہے ۔

May-be, something is brought to his notice and the department and some relief is given or some action is taken. Therefore. it may be having another effect. But so far as the adjournment motion for discussion in the House is concerned.

مجھے تو رولز کے مطابق ہی کرنا پڑتا ہے جو رولز اسمبلی کے بنے ہوئے ہیں ۔ یہ تحریک التواء نہیں بنتی ہے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ اس بات کی مکمل تحقیقات کی گئی اور یہ الزامات بے بنیاد ثابت ہوئے ۔ جناب والا ۔ یہ جواب بھی یہاں ہاؤس میں دیا جا سکتا تھا ۔ لیکن میں چاہتا تھا کہ اس قسم کی تحریک التواء آئندہ نہ آئے اور غلط روایات قائم نہ ہوں ۔ جناب والا ۔ چونکہ ہم نے اس ہاؤس کو قانون کے مطابق چلانا ہے ۔ اس لیے میرا یہ پوائنٹ اس طرح سے باقی رہے گا کہ یہ تحریک قانون کے تحت یہاں admit نہیں ہو سکتی ۔ جناب والا ۔ حقیقت یہ ہے جیسا کہ وزیر قانون نے بھی کہا ہے کہ اس بارے میں قانون موجود ہے اور اس کا تعین ہم نے خود کرنا ہے ۔ تو میں بھی یہی عرض کروں گا کہ حکومت نے قانون بنایا ہوا ہے جس کے بارے میں ڈی ۔ سی مجاز ہے کہ وہ پراپرٹی کی قیمت خود assess کرے ۔ اس کے بارے میں اگر کوئی خاص شکایت ہو تو

فاضل ممبر مجھے بتا سکتے ہیں یا متعلقہ ڈی۔سی کے علم میں یہ بات لائی جا سکتی ہے کہ قیمت کم assess ہوئی ہے۔

جناب والا۔ اس وقت جو سٹام ایکٹ ہے میں اس کا حوالہ دوں گا۔ دفعہ 2 مجریہ 1899ء ہے۔ جس میں رجسٹریوں کی مالیت کا تعین کیا جاتا ہے اور دیگر کوائف جائداد کا مکمل اندراج بھی کیا جاتا ہے۔ جو شخص قانون کی عمداً خلاف ورزی کرتا ہے۔ یا خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے زیر دفعہ 64 مجریہ 1894ء کے تحت جرمانہ ہو سکتا ہے۔ یہ پانچ ہزار تک ہو سکتا ہے۔ کلکٹر صاحب کو اس کی سزا کا اختیار ہے اور اس کی اطلاع بھی رجسٹرار کو دی جاتی ہے کہ دفعہ 27 کی کس طرح سے خلاف ورزی تو نہیں ہوئی۔

مسٹر سپیکر۔ وہ بھی کہہ رہے ہیں قانون تو ہے مگر اس پر عمل نہیں ہو رہا اس کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔

وزیر مال۔ اگر آپ میری بات ختم ہونے دیں تو میں اس پر بھی عرض کروں گا۔ جناب والا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ دفعہ 27 کے تحت یہ پروویژن ہے کہ اس بات کا پوری طرح سے یقین کر لیا جائے کہ غلط مالیت کا تو اندراج نہیں ہوا۔ اس کے بعد میں آپ کو facts and figures بتاتا ہوں۔ پچھلے سال ہمیں جو آمدنی ہوئی تھی۔ موجودہ سال میں اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ سال 1974ء میں سٹیمپ ڈیوٹی سے جو آمدنی وہ ایک کروڑ 58 لاکھ 17 ہزار 339 روپے ہوئی اور سال 1975ء میں ایک کروڑ 43 لاکھ 26 ہزار 900 روپے ہوئی۔ جناب والا۔ یہ کمی واقع نہیں ہوئی ہے بلکہ یہ اس وقت کے فگر ہیں جب سوال کیا گیا تھا اس وقت اتنی آمدنی ہو چکی تھی جب کہ ابھی سال ختم ہونے میں ڈیڑھ ماہ کا عرصہ باقی رہتا ہے۔ اور یہ پچھلے سال سے تھوڑی بہت آمدنی بڑھ ہی جائے گی۔

جناب والا۔ میں یہ استدعا کروں گا کہ اس کے باوجود اگر ایسا کوئی کیس ان کے علم میں ہے تو فاضل ممبر مجھے بتائیں یا متعلقہ ڈی۔سی سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ اس تحریک کے بارے میں میں تھوڑا سا عرض کروں گا کہ یہ پہلے کبھی ہوا کرتا تھا لیکن جب سے کرایہ دار اور

مزارع کو حق شفع دے دیا ہے۔ اس وقت سے کوئی زمیندار اپنی رقم کم نہیں لکھواتا۔ تاکہ دو چار سو کی لالچ میں اسے زیادہ نقصان نہ اٹھانا پڑے۔ اس لیے جناب والا یہ تحریک پاس ہی نہیں سکتی۔ اور یہ عوام کے مفاد کے منافی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ کرنل راجہ جمیل اللہ صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے ان کی بھی ایک تحریک التوا تھی۔ اب مسٹر رؤف طاہر کی تحریک التوا پیش کی جاتی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں عرصہ دو سال سے آٹھ اعلیٰ افسران بطور کا قائم مقام کے کام کرنا۔

مسٹر سپیکر۔ مسٹر رؤف طاہر یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ نوائے وقت مورخہ 17 ستمبر 1975ء کی اطلاع کے مطابق پنجاب یونیورسٹی میں عرصہ دو سال سے آٹھ اعلیٰ افسر بطور قائم مقام کے کام کر رہے ہیں جب کہ یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق کوئی افسر چھ ماہ سے زیادہ قائم مقام نہیں رہ سکتا۔ ان آسامیوں کے لیے کئی مرتبہ درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ لیکن کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ اس صورت حال سے ملازمین اور دوسرے لوگوں میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا یونیورسٹی قواعد میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ 6 ماہ سے زیادہ کوئی لیکچرر کام نہیں کر سکتا۔

Mr. Speaker : They are Lecturers or Officers on the administrative side.

وزیر تعلیم۔ جناب والا جہاں تک لیکچرز کا سوال ہے جب تک وہ بستیاں نہیں آئیں گی اس وقت تک تو جگہیں خالی ہی رہیں گی۔ اگر تو ہمارے پر کرنے کا سوال ہوتا تو ہم ضرور کر دیتے۔ میں تو ان کے ہاتھ مضبوط کر رہا ہوں۔ جب تک اچھے آدمی نہیں ملتے یہ آسامیاں خالی رہیں گی۔ بہر حال

جناب والا ہم نے عرضیاں مانگ رکھی ہیں جب وہ آئیں گے ان کا انٹرویو لیا جائے گا ۔ اگر وہ قابل لوگ ہوں گے تو ان کو ضرور رکھا جائے گا ۔ میرے خیال میں میرے فاضل دوست اس کو پریس نہیں کریں گے اور اس کا کوئی جواز بھی باقی نہیں رہتا ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ یہ تو آفیسرز کے بارے میں تھی ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ آفیسرز بھی اسی طرح سے چنے جاتے ہیں اگر یہ آفیسرز کا نام لیتے تو میں عرض کر دیتا ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ یونیورسٹی ایک خود مختار ادارہ ہے ۔ حکومت یہ کیسے کر سکتی ہے کہ اپنی مرضی سے کسی افسر کو تعنیات کروا دے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک درست نہیں ہے ۔ اور حکومت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس میں مداخلت کرے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ سابق وزیر قانون اپنا ہی پاس کروایا ہوا قانون فوراً ہی بھول گئے ہیں ۔ انہوں نے تو پرو چانسلر تک کا عہدہ صرف اس لیے کروایا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کے اعتراض کے پیش نظر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسا کوئی ہے کہ کسی کو ملازم رکھیں یا رکھنا چاہیں ۔ یا پرو چانسلر یا چانسلر کسی کو مقرر کر دیں ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں مسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ درخواستیں طلب کی گئیں اور انٹرویو کریں گے ۔ اور ہم غور کر کے تقرریاں کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہم سے مراد تو یونیورسٹی ہے ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ یقیناً یونیورسٹی ایک خود مختار ادارہ ہے ۔ اور مجموعی طور پر یونیورسٹی کے معاملات میں گورنمنٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے ۔ یونیورسٹیوں کے معاملات یہاں پر زیر بحث آتے رہے ہیں ۔ اور ان کا جواب وزیر دیتے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں ہم ایک distinction کرتے رہے ہیں تمام autonomous اداروں کے متعلق ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ وزیر تعلیم صاحب یہ جانتے ہیں کہ یونیورسٹی کے تمام آفیسر گورنمنٹ مقرر کرتی ہے ۔ اور ان کی تقرری میں گورنمنٹ اٹانومی کی کوئی رکاوٹ نہیں پاتی ۔

وزیر تعلیم ۔ ان آفیسرز کو define کریں ۔ آفیسر کو مختص کریں ۔ کون سے آفیسر ہیں ۔ رجسٹرار ہیں ۔ یا دیکھ بھال والے آفیسر ہیں یا کہ سیکیورٹی آفیسر ہیں ۔ کون سا یا کون سے آفیسر ہیں جو وہ چاہتے ہیں ۔ ہر ایک کا احاطہ علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے ۔ کچھ کا تعلق یونیورسٹی سے ہے اور ان کو وائس چانسلر چنتا ہے ۔ باقی ایسے ہیں کہ جن کو گورنمنٹ چنتی ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ وہ آفسران جن کا ایکٹ میں ذکر ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں میری بھی ایک تحریک التوائے کار نمبر 77 ہے ۔ اس میں ان تمام آفیسرز کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ اس میں رجسٹرار ہیں۔ ڈپٹی کنٹرولر ہیں۔ ڈپٹی کنٹرولر امتحانات۔ ڈپٹی رجسٹرار ۔ رجسٹرار ۔ ڈپٹی رجسٹرار ایڈمنسٹریشن ۔ اور ڈپٹی رجسٹرار نمبر 2 ۔ ان تمام خالی آسامیوں کی اس میں باقاعدہ وضاحت کی گئی ہے ۔ اس پر اگر آپ توجہ دیں تو آسانی پیدا ہوگی ۔ یہ عہدے ایسے ہیں جن کو چانسلر یا گورنر مقرر کرتے ہیں ۔ اور پروچانسلر ان کا انچارج ہوتا ہے ۔ اور کچھ کیٹیگریز ایسی ہیں جن کا تعلق وائس چانسلر سے ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ یہی میرا سوال تھا ۔ محرک اس بات کو اگر definite کر لیتے ۔ تو پھر اتنی تکلیف نہ ہوتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے بھی کہا ہے کہ وہ آفیسرز جن کا ایکٹ میں ذکر ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں نے ان کو موقعہ دیا کہ اگر ان کے علاوہ کوئی اور آفیسر بھی وہ چاہتے ہیں تو ان کا بھی نام بتا دیں ۔ اب انہوں نے نام لیا ہے ۔ تو میں اس سلسلہ میں بتانا چاہتا ہوں ۔ کہ یہ آٹھ آسامیاں جو کہ حاجی سیف اللہ صاحب نے بتائی ہیں ۔ یہ تمام آسامیاں اڑھائی تین سال سے خالی پڑی ہوئی تھیں ۔ محکمے میں سے کچھ افسران کو ان آسامیوں پر تعینات کیا گیا ہے ۔ اور جب سے ان کو مقرر کیا ہے ۔ وہ لوگ کام کر رہے ہیں ۔ اس کے

باوجود بھی میں نے وائس چانسلر سے کہا تھا کہ اگر باہر سے اچھے آدمی آپ کو مل جائیں۔ تو ان کو لے لیں۔ انہوں نے ایڈورٹائز کیا ہے۔ مجھے علم نہیں ہے ویسے انہوں نے بتایا ہے کہ۔ انکے پاس درخواستیں آئی ہیں اگر باہر سے کوئی ان کو موزوں آدمی مل جائے گا۔ تو میں محکمہ کے آدمی کو ترجیح نہیں دوں۔ نوآموز کو ترجیح دوں گا۔ آپ تسلی رکھیں سردست کام چل رہا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ ہم اعتراض نہیں کرتے۔ آپ محکمہ کے آدمی سے بے شک پر کریں۔ اگر قابل آدمی محکمہ سے ملتے ہیں تو پہلا حق ان کا ہے ان کو ضرور موقع دیں کیونکہ وہ کام کر رہے ہیں۔ ہمارا یہ اعتراض نہیں ہے کہ محکمہ کے آدمیوں سے آسامیاں پر نہ کی جائیں۔ پہلا حق ان کا بنتا ہے۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ نہ یہ آسامیاں محکمہ کے آدمیوں سے پر کی جا رہی ہیں۔ اور نہ ہی باہر سے کوئی آدمی لے رہے ہیں۔ اور کوئی بھی کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ officiate نہ کریں۔ بلکہ ان کو regular basis پر پر کریں۔ چاہے وہ workjng class اور existing class میں سے لیں۔ چاہے باہر سے لیں۔ مگر ان کو پر کریں۔ ابھی یہ آسامیاں پر نہیں ہوئیں بلکہ یہ لوگ officiate کر رہے ہیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ باہر سے لیں اور ان کو موقع نہ دیں۔

وزیر تعلیم۔ میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ اس مسئلہ میں بہت جلد فیصلہ کر لیا جائے گا۔ یا ہم ان کو لے لیں گے۔ یا نئے لے لیں گے۔ میں دو ہفتہ تک اطلاع دوں گا۔

Mr. Speaker : In view of the assurance of the Minister both the adjournment Motions No. 53 and 771 are disposed of together.

مسودہ قانون

مسودہ قانون بورڈز آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پنجاب

مصدرہ 1975ء

(مسودہ قانون نمبر 43 بابت 1975ء) (بحث جاری)

(کلاز - 3)

Mr. Speaker : Now we come to the legislative business. Clause 3 of the Punjab Boards of Intermediate and Secondary Education Bill is under consideration.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppose it-

Sir, I move :

That Clause 3 of the Bill be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That Clause 3 of the Bill be deleted.

Sheik Aziz Ahmad : I take up all these amendments together.

Mr. Speaker : Now amendment No. 1 of Ist Supplement.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move the amendment.

That for sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, the following be substituted, namely :-

(1) The Government shall reconstitute the Boards of Intermediate and Secondary Education, Lahore, Multan and Sargodha and constitute the Boards of Intermediate and Secondary Education, Gujranwala, Bahawalpur and Rawalpindi.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, tha following be substituted, namely :

(1) The Government shall reconstitute the Boards of Intermediate and Secondary Education, Lahore, Multan and Sargodha and constitute the Boards of Intermediate and Secondary Education, Gujranwala, Bahawalpur and Rawalpindi.

Sheik Aziz Ahmad : Opposed:

Mr. Speaker : Now we take up amendment No. 2 of second supplement.

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move :

That for sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, the following be substituted, namely :-

(1) Government may establish one or more Boards in respect of such institutions or such areas as it may deem necessary :

Provided that as soon as may be, the Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore, reconstituted under the West Pakistan (Boards of Intermediate and Secondary Education, Lahore) Ordinance, 1961 (Ordinance No. XVIII of 1961) and the Boards of Intermediate and Secondary Education (Multan and Sargodha) constituted in accordance with the provisions of the West Pakistan Boards of Intermediate and Secondary Education (Multan and Sargodha) Ordinance, 1968 (Ordinance No. VII of 1968) shall be reconstituted by the Government.

Mr. Speaker : The motion moved is :

> That for sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, the following be substituted, namely :
>
> (1) Government may establish one or more Boards in respect of such institutions or such areas as it may deem necessary :
>
> Provided that as soon as may, be the Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore, re-constituted under West Pakistan (Boards of Intermediate and Secondary Education, Lahore) Ordinance, 1961 (Ordinance No. XVIII of 1961) and the Boards of Intermediate and Secondary Education (Multan and Sargodha) constituted in accordance with the provisions of the W. Pakistan Boards of Intermediate and Secondary Education (Multan and Sargodha) Ordinance, 1968 (Ordinance No. VII of 1968) shall be re-constituted by the Government.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud :
Haji Muhammad Saifullah Khan :
Syed Tabish Alwari : } Opposed.

Mr. Speaker : Mr. Hassan Mahmud's amendment in Supplement No. 3 is the same. Now, Ist supplement, amendment No. 3.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I beg to move :

> That for sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, the following be substituted, namely :
>
> (1) The Government shall re-constitute the Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore, re-constituted

under the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) Ordinance, 1961 (Ordinance No. XVIII of 1961) and the Board of Intermediate and Secondary Education (Multan and Sargodha) constituted in accordance with the provisions of the West Pakistan Boards of Intermediate and Secondary Education (Multan and Sargodha) Ordinance, 1968 and constitute the Boards of Intermediate and Secondary Education, Gujranwala, Bahawalpur and Rawalpindi.

Mr. Speaker : The motion moved is :

That sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, the following be substituted, namely :

(1) The Government shall re-constitute the Board of Intermediate and Secondary Education Lahore, re-constituted under the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) Ordinance, 1961 (Ordinance No. XVIII of 1961) and the Board of Intermediate and Secondary Education (Multan and Sargodha) constituted in accordance with the provisions of the West Pakistan Boards of Intermediate and Secondary Education (Multan and Sargodha) Ordinance, 1968 and constitute the Boards of Intermediate and Secondary Education, Gujranwala, Bahawalpur and Rawalpindi.

Sheikh Aziz Ahmad : I oppose it.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 3 کی تحتی ضمن (1) کی سطر 1 کے الفاظ "جتنا جلد ہو سکے گا" کی بجائے الفاظ "نوے یوم کے اندر" ثبت کئے جائیں ۔

Mr. Speaker : The motion moved is :

> That in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, for the words "As soon as may be" occurring in line 1, the words "Within ninety days" be substituted.

Sheikh Aziz Ahmad : Opposed.

Mr. Speaker : Now, we come to amendment No. 5.

Haji Muhammad Saifullah khan : I beg to move :

> That in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, the words "As soon as may be", occurring in line 1, be substituted by the words "The Government shall re-constitute"; and in this sub-clause as so amended,the words "shall be re-constituted" occurring in line 10 be deleted.

Mr. Speaker : The motion moved is :

> That in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, the words "As soon as may be", occurring in line 1, be substituted by the words "The Government shall re-constitute"; and in this sub-clause as so amended, the words "shall be re-constituted" occurring in line 10, be deleted.

Sheikh Aziz Ahmad : Opposed.

Mr. Speaker : Now, we come to amendment No. 6. Haji Sahib, I have not been able to follow the difference between amendment No 5 and 6.

Haji Muhammad Saifullah Khan : No difference, Sir. I don't move.

Mr. Speaker : The amendment is not moved. Again, Haji Sahib, what is the difference between amendment No, 6 and 7 ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : There is difference of language although meaning is the same.

Mr. Speaker : I think they are one and the same. In English meanings are the same.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Amendment No. 6 is worded like this :

> Within ninety days after the enactment of .....

Where as amendmedt No. 7 says :

> Within ninety days after comming into forces of .....

That is the difference.

Mr. Speaker : I think there is no difference in amendment No. 7 and 8.

Haji Muhammad Saifullah Khan : There is, In one amendment it is "after the enactment of this Act" and in the other it is after coming into force of this Act."

Mr. Speaker : Alright. You move it.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move the amendment :

> That in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, between the words be and the occurring in line 1, the commas and the words, but not later than ninety days after the enactment of this Act, be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, between the words be and the occurring in line 1, the commas and the words, but not later than ninety days after the enactment of this Act, be inserted.

Minister for Law : I opposed it.

Mr. Speaker : Amendment No. 9 is being moved or not

Haji Muhammad Saifullah Khan : Not moved Sir.

Mr. Speaker : Amendment No. 10 by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Allama Rehmatullah Arshad (not present), Raja Jamilullah (not present) and Chaudhary Amanullah Lak (not present).

Syed Tabish Alwari : Sir, I move the amendment :

> That in sub clause of lacusc 3 of the Bill commas, words' brackets and figures "reconstituted under the West Pakistan (Board of Intermediat and Secondary Education, Lahore) Ordinance, 1961 (Ordinance No. XVIII of 1961)" occurring in lines 2-5, be deleted; and in this sub-clause so amended, the words, brackets, comma and the figures consitituted in accordance with the provisions of the West Pakistan Boards of Intermediate and Secondary Education (Multan and Sargodha) Ordinance, 1968 (Ordinance No. VII of 1968) occurring in line 6-10, be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in sub clause (i) of Clause 3 of the Bill, commas, words, brackets and figures "reconstituted under the West Pakistan (Board of Intermediate & Secondary Education, Lahore) Ordinance, 1961 (Ordinance No. XVIII of 1961)" occurring in lines 2-5, be deleted; and in this sub-clause so amended, the words, brackets, comma and the figures constituted in accordance with the provinsions of the West Pakistan Boards of Intermediate and Secondary Education (Multan and Sargodha) Ordinance, 1968 (Ordinance No. VII of 1968) occurring, in lines 6-10, be deleted.

Minister For Law : Opposed Sir.

Mr. Speaker : Amendment No. 11 by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tablib Alwari, Allama Behmatullah Arshad (not present) Raja Jamilullah Khau (not present) Chudhri Amanullah Lak, Mr. Nazar Hussain Mansoor and Miam Manzoor Ahmad Mohal.

Mr. Nazar Hussain Mansoor : Sir, I move the amendment :

> That in sub-clause (1) of Clause 3 of Bill, the brackets, words and figures "(Ordinance No. XVIII of 1961)" occurring in lines 4-5, be deleted; and in this sub-clause as so amended, the brackets, words and figures "(Ordinance No. VII of 1968)" be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, the brackets, words and figures "(Ordinance No. XVIII of 1961)" occurring in lines 4-5, be deleted; and in this sub-clause as so amended, the brackets, words and figures "(Ordinance No. VII of 1968)" be deleted.

Minister For Education : Opposed,

Mr. Speaker : Amendment No. 12 by the same movers.

Mian Manzoor Ahmad Mohal : Sir, I move the amendment .

> That in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, for the words "in accordance with the Provisions of " occurring in lines 6-7, the word "under" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, for the words "in accordance with the provisions of" occurring in

lines 6-7, the word "under" be substituted.

Minister For Law : Opposed.

Mr. Speaker : Amendment No. 13 by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Allma Rehmatullah Arshad (not present) Raja Jamil Ullah Khan (not present), Chudhari Amanullah Lak, Mian Manzoor Ahmad Mohal and Mr. Nazar Hussian Mansoor.

Chaudahri Amanullah Lak : Sir, I move the amendment :

> That in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, between the words "consititued" and "each" occurring in line 11, the words "the following Boards" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, between the words "constituted" and "each" occurring in line 11, the words "the following Boards" be inserted.

Sheikh Aziz Ahmad : Opposed Sir.

Mr. Speaker : Amendment No. 14 of the Ist Supplement by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Allama Rehmatullah Arshad (not present) Raja Jamilullah Khan (not present), Mian Manzoor Ahmad Mohal and Mr. Nazar Hussain Mansoor.

Syeda Tabish Alwari : Sir, I move the amendment :

> That in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, for the word, colon and dash "each :-" occuring in line 11, the words, and the full-stop "the Boards of Intermediate and Secondary Education Gujranwala, Bahawalpur and Sargodha each at Gujranwala, Bahawalpur and Sargodha respectively." be substituted; and in this sub-clause as so amended,

the paras (a), (b) and (c), be deleted.

Mr. Speaker : The Amendment moved is :

That is sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, for the words, colon and dash "each :-" occurring in line 11, the words, and the full-stop "the Boards of Intermediate and Secondary Education Gunjranwald, Behawalpur and Sargodha each at Gujranwala, Bahawalpur and Sargodha respectively." be substituted: and in this sub-clause as so amended, the paras (a), (b) and (c), be deleted.

Sheikh Aziz Ahmad : Opposed.

Mr. Speaker : Is amendment No. 15 being moved ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, it is not being moved.

Mr. Speaker : All amendments will be taken up together.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب سپیکر اس وقت بل کی کلاز 3 زیر بحث ہے ۔ چونکہ کلاز میں یہ کہا گیا تھا کہ گوجرانوالہ ۔ سرگودھا ۔ راولپنڈی اور بہاولپور میں یہ بورڈ قائم کیے جا رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ میری ترمیم یہ بھی ہے کہ جب یہ بل نافذالعمل ہو اسی وقت گوجرانوالہ ، بہاولپور اور راولپنڈی میں بھی یہ بورڈ کام کرنا شروع کر دیں ۔ ایسا نہ ہو کہ یہ رہ جائے ۔ جہاں پر باقی بورڈ کام کر رہے ہیں یعنی سرگودھا ملتان اور لاہور میں ، قانون کے تحت جب ان کو consolidate کیا گیا ہے اس کے تحت یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ چونکہ یہ بھی ایک ضرورت لاحق ہوئی ہے کہ گوجرانوالہ، بہاولپور اور راولپنڈی میں بھی یہ بورڈ بنائے جائیں ۔ تو اگر اس سلسلے میں تاخیر سے کام لیا گیا تو آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ بہاولپور ایک ایسا ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہے جو اس سے قبل ایک آزاد ریاست تھا ۔ وہاں کے حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ اس قسم کے اداروں کا قیام وہاں ضروری ہے ۔ یہ میں اس لیے بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بل کی بڑی اہمیت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ جو چیزیں ہیں یہ بہاولپور

میں کم از کم ضرور ہونی چاہیے ۔ راولپنڈی بھی ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور گوجرانوالہ بھی چونکہ لاہور کے نزدیک ہے اور لاہور کی آبادی بہت زیادہ ہو گئی ہے ۔ اس لیے اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ۔ تو وقت کی ضرورت کا یہ تقاضا ہے کہ یہ وہاں بھی اس وقت نافذالعمل کیا جائے ۔

Mr. Speaker : Mr. Law Minister, I seek your indulgence. Let there be a'ter break,

موہل صاحب آپ کچھ وقت لیں گے یا جلد ختم کر دیں گے ؟

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب ۔ وقت تو لگ جائے گا ۔

Minister For Law : Whichever is convenient for the House.

Mr. Speaker : Let it be for half an hour. The House is adjourned. We shall reassemble at 12.30 pm.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کاروائی آدھ گھنٹہ تک کے لیے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب ، جو امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ آئی ہے ، اس کے بعد کیا پوزیشن ہے ؟

Is there agreement in regard io the amendments moved sofar?

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Yes, Sir.

Mr. Speaker : Supposing the House acccpts this amendment, thcn this will be amendment to the amendment already moved by Sheikh Aziz Ahmad.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : I move this amendment to amendment No. 2 of 2nd Supplement moved by Sheikh Aziz Ahmad.

I beg to moved -

> That in Clause 3, after the proposed sub-clause (1), the following proviso shall be added :—
>
> (i) Provided that Boards of Intermediate and Secondry Education, Bahwalpur, Gujranwala and Rawalpiudi shall be constituted; and

(ii) In the proposed proviso after sub-clause(1), in between the words "Provided and the word "that" further be added.

Mr. Speaker : The motion moved is :—

That in Clause 3, after the proposed sub-clause (1), the following proviso shall be added.

(i) Provided that Boards of Intermediate and Secondry Education, Bahawalpur, Gujranwala and Rawalpindi shall be constituted; and

(ii) In the proposed proviso a ter sub-clause(1), in between the words Provided and the word "that" the word "further" be added.

This is by Makhdumzada Syed Hassan Mahmud, Mian Manzur Ahmad Mohal, Chaudhri Amanullah Lak, Haji Muhammad Saifullah Khan and Chaudhri Talib Hussain.

This is agreed by both the sides.

Voices : yes

Mr. Speaker : After this amendment is carried, then what will be the position ?

Minister for Law : This will be the first proviso and the proposed proviso will be the second one. It will become "Provided further".

Mr. Speaker : Alright. Would any member like to express his views or should I put it to the House.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, I would only point out that for the purpose of comprehensive legislation Sheikh Aziz Ahmad and Begum Rehana Sarwar moved an amendment generalising the clause and making it possible for the Government to establish and constitute Boards of Secondry Education where-ever and whenever they required and totally eliminating the subsequent sub-clauses where the Boards are to be constituted at Bahawalpur, Gujranwala and Rawal-

pindi. Our amendment merely incorporates those Boards in the existing clause and vests the power in the Government for the constitution of additional Boards in future.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جہاں تک موجودہ ترمیم ، اور ترمیم در ترمیم کا تعلق ہے ، یہ درست ہے کہ اس میں اب ہمیں کوئی اختلاف نہیں رہا ۔ کیونکہ پہلے حکومت اس موجودہ ترمیم کے تحت یہ اختیار لینا چاہتی تھی کہ وہ جتنے بورڈ چاہے بنا دے اور جہاں مناسب سمجھے بنا دے ۔ specification نہیں تھا ۔ اس خطرہ کو دور کرتے ہوئے میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت کی نظر کسی علاقہ پر جا سکتی ہے اور کسی پر نہیں ۔ ہم نے التجاء کی کہ specify کر دیا جائے ۔ جس طرح پہلے تھا کہ آپ بہاولپور ، گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں لازمی طور پر بورڈ قائم کریں گے ۔ اسی لیے ہم نے یہ اختیار دیا ہے کہ جہاں چاہیں بنا دیں ۔ مگر یہاں ان علاقوں میں لازمی طور پر بنائیں ۔ چونکہ یہ مطالبہ آپ نے مان لیا ہے ۔ اب ایک چھوٹا سا خدشہ اور ہے ۔ جس کی میں وزیر تعلیم صاحب سے زبانی وضاحت چاہتا ہوں ۔ زیادہ بد اعتمادی بھی اچھی نہیں ہوتی ۔ میری ترمیم بھی موجود ہے ۔ انہوں نے الفاظ لکھے ہیں as soon as may be تو جناب اس کی میں تھوڑی سی وضاحت چاہوں گا ۔ as soon as بڑا vast لفظ ہے ۔ اور یہ ہم نے مئی 1975ء میں سنا تھا اور نومبر 1975ء تک تو عمل نہیں ہوا ۔ 7 مہینے کا عرصہ تو as soon as میں گزر گیا ۔ میں صرف اتنا پوچھنا چاہوں گا کہ اس بل کے پاس ہو جانے کے بعد اس ایکٹ کے بن جانے کے بعد ، as soon as کی interpretation وہ نہیں کی جائے گی جو آرڈیننس کے وقت کی گئی تھی ۔ بلکہ فوراً بعد بے شک وہ میعاد بھی نہ بتائیں ، صرف تسلی کروا دیں ، ہو سکتا ہے یہ موقع ہی نہ آئے ۔ یاد دہانی کی ضرورت ہی باقی نہ رہے ۔ صرف اتنا کہہ دیں تو پھر کوئی اعتراض نہیں رہے گا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ تو اس بات پر منحصر ہے کہ اب جو نئی اسمبلی آتی ہے ہم اس میں رہیں یا نہ رہیں ، میں وزیر رہوں یا نہ رہوں ، زندگی وفا کرے گی یا نہیں ۔ بہرحال جو آج کا مسئلہ ہے میرے پاس اگر پیسہ ہو تو جو کچھ یہ فرما رہے ہیں ۔ میں اس وقت کر دوں ۔ کل بھی آپ نے اپنی پسماندگی کا رونا رویا تھا ۔ اور میں سمجھتا ہوں ۔ ہماری بھی یہی پالیسی ہے کہ

پسماندہ علاقوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دی جائیں انہیں ابھارا جائے۔ جناب والا ۔ میں حاجی صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر حکومت رہی ، ہم رہے ، تو اپنی پہلی فرصت میں ۔ جلد از جلد کریں گے ۔ آپ اس کی توقع رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ یہ ترامیم جو پہلے بل میں رکھی گئی ہیں دراصل وجوہات یہ تھیں کہ اپوزیشن کے دوستوں کی طرف سے اس بات کے خدشہ کا اظہار کیا گیا کہ قانون سازی ایسی ہو کہ تمام وقت میں comprehensive ہو اور ایسی ہو جو وقت کے ساتھ ساتھ منطبق ہوتی چلی جائے ۔ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ترامیم کی گئیں تھیں ۔ جیسے 1963ء میں ایک قانون بنا 1968ء میں ایک قانون بنا اور پھر اب 1975ء میں ایک آرڈیننس نافذ کیا گیا ۔ ہم چاہتے ہیں کیوں نہ قانون سازی جامع قسم کی ہو ۔ اور پھر ایجوکیشن پالیسی جو جناب وزیر اعظم صاحب بہت پہلے دے چکے ہیں ۔ اور اس کے تحت یہ لازمی ہے اور حکومت پر یہ پابندی ہے کیونکہ ہم نے وزیر اعظم صاحب کی جو واضح ایجوکیشن پالیسی ہے اس کو implement کرنا ہے ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ قانون ایسا جامع ہونا چاہیے جو حالات کے مطابق جس طرح بورڈوں کی ضرورت محسوس ہو ۔ اس کا انطباق کیا جائے۔

Mr. Speaker : The questions before the House is :—

> That in Clause 3, after the proposed sub-clause (1) the followiug proviso shall be added.
>
> (i) Provided that Boards of Intermediate and Sscondry Education, Bahawalpur, Gujranwala and Rawalpindi shall be constituted; and
>
> (ii) In the proposed proviso after sub-clause (1), in between the word 'Provided' and the word 'that' the word 'further' be added".
>
> (The motion was carried)

Mr. Speaker : Now amendment No. 2, 2nd Supplement as amended will be taken up by the House.

The question, before the House is :—

> That for sub-clause (1) of clause 3 of the Bill, the following be substituted, namely :-

(1) Government may establish one or more Boards in respect of such institutions or such areas as it may deem necessaey ; Provided that Boards of Intermediate and Secondry Education, Bahawalpur, Gujranwala and Rawalpindi shall be constituted :-

Provided further that as soon as may be, the Boards of Intermediate and Secondry Education, Lahore, reconstituted under the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondry Education Lahore) Ordinance, 1961 (Ordinance No. XVIII of 1961) and the Boards of Intermediate and Secondry Education (Multan and Sargodha) constituted in accordance with the provisions of the West Pakistan Boards of Intermediate and Secondry Education (Multan and Sargodha) Ordinance, 1968 (Oordinance No. VII of 1968) shall be re-constituted by the Government.

(The motion was carried).

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, there is another amendment for the marginal note that instead of "reconstitution of the Boards" it should be "constitution and re-constitution" of the Boards".

Haji Muhammad Saifullah Khan : This can be done by the office.

Mr. Speaker : I think this should be put to the House. What do you say, Haji sahib ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I have no objection.

Mr Speaker : Amendment moved, the question before the House is :—

That in the marginal note of Clause 3 of the Bill, the words "reconstitution of

the Boards" be substituted by the words "constitution and reconstitution of the Boards.

(The motion was carried unanimously)

Mr. Speaker Now the question before the House is :—

That Clause 3 as amended do stand part of the Bill.

(The motion was carried unanimously)

مسٹر سپیکر ۔ اس سٹیج پر میں وزیر قانون صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ weight and measuer بل کے متعلق ایک proposal یہ بھی ہے کہ جمعہ کے روز یہ consider کیا جائے ۔

but Monday will be a full day and a preferable day.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ سوموار ٹھیک ہے ۔

Mr. Speaker : It will then come up on Monday and Tuesday will be reserved for this Bill.

(کلاز - 4)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اب ترمیم نمبر 16 تو نہیں آ سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس طرح تھرڈ سپلیمنٹ کی ترمیم نمبر 4 بھی نہیں آ سکتی ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir I move :

Ttat for Clause 4 of the Bill, the following be substituted, man namely :-

4. The Boards re-constituted and constituted, as the case may be, under this Act shall exercise the powers conferred on it by or under this Act in respect of the institutions within the area as may be specified by the Government.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for Clause 4 of the Bill, the following be substituted, namely :-

> 4. The Boards re-constituted and constituted, as the case may, under this Act small exercise the powers conferred on it by or under this Act in respect of the institutions within the area as may be specified by the Government.

Sheikh Aziz Ahmad : I oppose it.

> Sir, if amendment No. 3 of 2nd Supplement, is
>
> 4. A Board shall exercise its powers in respect of such institutions and within such area as may be determined by the Government from time to time.

is taken instead of the above amendment moved by Haji Muhammad Saifullah Khan it would be much better. There is no difference.

Mr Speaker : Amendment No. 18 of Ist Supplement, becomes infructuous.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Yes Sir.

Mr. Speaker : Amendment No. 19 also becomes infructuous.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Yes Sir.

Mr Speaker : I think the House agrees to take up Amendment No. 3 of Second Supplement given notice of by Begum Rehana Sarwar and Sheikh Aziz Ahmad instead of Amendment No. 3 of Ist Supplement.

Voices. Yes Sir.

Sheik Aziz Ahmad : Sir, I move :

> That for Clause 4 of the Bill, the following be substituted, namely :-
>
> 4. A Board shall exercise its powers in respect of such institutions and within such area as may be determined by the Government from time to time.

Mr Speaker : The amendment moved is :

That for Clause 4 of the Bill, the following be substituted, namely :-

4. A Board shall exercise its powers in respect of such institutions and within such area as may be determined by the Government from time to time.

Now the question is :

That for Clause 4 of the Bill, the following be substituted, namely :-

4. A Board shall exercise its powers in respect of such institutions and within such area as may be determined by the Government from time to time.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Now, the question before the House is :

That Clause 4 of the Bill, as amended do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز 5)

Mr. Speaker : Clause 5 of the Bill is under consideration

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppose it Sir.

Mr. Speaker : Amendment No. 6 of 3rd Supplement. Yes Makhdumzada Syed Hasan Mahmud. (not present) It goes out.

Now comes up amendment No. 4 of 2nd Supplement.

Mr. Abdur Rehman Jami : Point of order Sir, the House is not in quorum.

Mr. Speaker : Let there be a Count.....the Count was taken There are 51 members sitting in the House. The House is in quorum.

Clause 5 is deferred. It will be taken up tomarrow

(کلاز 6)

Mr. Speaker : Now, we come to clause 6.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppose it.

Syed Tabish Alwari : opposed.

Mr. Speaker : Amendment No. 22, IInd Supplement. Haji Muhammad Saifullrh Khan, Syed Tabish Alwari, Allama Rehmatullah Arshad (Not present), Raja Jamil Ullah Khan (Not present), Ch. Amanullah Lak (not present), Mr Nazra Hhussain Mansoor and Mian Manzur Ahmad Mohal (not present).

Haji Muhammad Saifullah Khan : I beg to move.

> That for Clause 6 of the Bill, the following be substituted, namely :-
>
> 6. A member other than *ex-officio* member: may resign his membership by a letter addressed to the Chairman and it shall be deemed to have been accepted.

Mr. Speaker : The motion moved is.

> That for clause 6 of the Bill, the following be substituted, namely :-
>
> "6. A member, other them *ex-officio* member, may resign his membership by a letter addressed to the Chairman and it shall be deemed to have been accepted.

Mr. Nazar Hussain Mansoor : There is no quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count ..The count was taken ... The House is not in quorum. Let the bell be rung .. ...

The bells were rung there are more than 50 members. in this House the House is in quorum.

Mr. Speaker : Amendment No. 23, by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwair, Allama Rehmatullah Arshad (not present), Raja Jamil Ullah Khan (not present),Ch. Amanullah Lak, Mr. Nazar Hussain Mansoor and Mian Manzoor Ahmad Mohal.

Syed Tabish Alwari : Sir, I move the amendment :-

> That in Clause 6 of the Bill, between the words "member" and "may" occurring in line 1 the words "other than ex-offici-

member "be inserted ; and in this Clause as so amended, for the semi-colon and the words" ; provided that the resignation shall not have effect until it is accepted by the Controlling Authority occuring in liues 2-4, the words "and he shall cease to be a member soon after the receipt of the resignation by the Chairman" be substituted.

Mr. Speaker : The amendmeet moved is :-

That in Clause 6 of the Bill, between the words "member and "may" occurring in line 1, the words " other than ex-officio member be inserted; and in this Clause as so amended, for the semi-colon and the words "; provided that the resignation shall not have effect until it is accepted by the Controlling Authority occuring in lines 2-4, the words "and he shall cease to be a member soon after the receipt of the resignation by the Chairman be substituted.

Sheikh Aziz Ahmad opposed

Mr. Speaker : Amendment No. 24 of the 2nd Supplement by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Allama Rehmatullah Arshad (not present) Raja Jamil Ullah Khan (not present) Ch. Aman Ullah Lak, Mr. Nazar Hussain Mansoor and Mian Mazoor Ahmad Mohal.

Syed Tabish Alwari : Sir, I move the amendment :-

That in Clause 6 of the Bill, between the words "member" and "may" occurrining line 1, the words and commas " other than ev-officio member," be inserted; and in this Clause as so amended, for the words "Controlling Authority" "occurring in line 4, the words "Chairman" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :-

> That in Clause 6 of the Bill, between the words "member" and "may" occurring in line 1, the words and commas " other than ex-officio member," be inserted; and in this Clause as so amended, for the words "Controlling Authority" occurring in line 4, the words "Chairman" be substituted.

Sheikh Aziz Ahmad : opposed.

Mr. Speaker : No. 25 of the 2nd Supplement by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Allama Rehmatullah Arshad (not present), Raja Jamil Ullah Khan (not present) Ch. Amanullah Lak, Mr. Nazar Hussain Mansoor and Mian Manzoor Ahmad Mohal.

Mr. Nazar Hussain Manzoor : Sir, I move the amendment :-

> That in Clause 6 of the Bill, the semi-colon and the words ; "provided that the resignation shall not have effect until it is accepted by the Controlling Authority occurring in lines 2-4, be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in Clause 6 of the Bill, the semi-colon and the words; "provided that the resignation shall not have effect until it is accepted by the Controlling Authority occurring in lines 2-4, deleted.

Minister For Law : We will accept this amendment.

Mr. Speaker : When he has accepted this amendment No. 25, then this goes as an agreed amendment. All other amendments become infructuous.

Haji Muhammad Saisullah Khan : Yes Sir, however, if the others are put to vote, that makes no difference.

Mr. Speaker : Alright. I put No. 25 before the House.

The question before the House is :

That in Clause 6 of the Bill, the semi-colon and the words "; provided that the resignation shall not have effect until it is accepted by the Controlling Authority occurring in lines 2-4, be deleted.

(The motion was carried unanimously).

Mr. Sbeaker : Now the questiont before the House is :

"That Clause 6 as amended, to stand part of the Bill.

(The motion was carried unanimously).

(کلاز 7)

Mr. Speaker : Clause 7 is under consideration.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I opbose it.

Mr. Speaker : Amendment No. 28 of the 2nd Supplement by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Allama Rehmatullah Arshad (not present)Raja-Jamil Ullah Khan (not present), Ch. Amanhllah Lak, Mr. Nazar Hussain Mansoor, and Mian Manzoor Ahmad Mohal

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move the amendment :

That Clause 7 of the Bill, be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That Clause 7 of the Bill, be deleted.

Sheikh Aziz Ahmad : opposed.

Syed Tabish Alwari - Sir, I move :-

That in sub-clause (1) of Clause 7 of the Bill, for the words "Controlling Authority" occurring in line 2, the word "Board" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in sub-clause (1) of Clause 7 of the

Bill, for the words "Controlling Authority" occurring in line 2, the word "Board" be substituted.

Sheikh Aziz Ahmad : Opposed.

Mr. Nazar Hussain Mansoor : Sir, I move :

That in sub-clause (1) of Clause 7 of the Bill, for the words "Controlling Authority" occurring in line 2, the words "Government" be substituted.

Ma. Speaker : The amendment moved is :

Tha in sub-clause (1) of Clause 7 of the Bill, for the words "Controlling Authority": occurring in line 2, the word Goverument" be substituted.

Sheikh Aziz Ahmad : Opposed.

Haji Muhammad Saifullah Khaa : Sir, I move :-

That sub-clause (2) of Clause 7 of the Bill, be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That sub-clause (27) of Clause 7 of the Bill, be deleted.

Sheikh Aziz Ahmad : Opposed.

Mr. Nazar Aussain Mansoor : Sir, I move :-

That in sub-clause (2) of Clause 7 of the Bill, for the words "shall be final and shall not be questioned by or before any Court or other authority": occurring in lines 3-4, thr words" shall not be final and can be questioned by or before any Court or authority" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :-

That in sub-clause (2) of Clause 7 of the Bill, for the words "shall be final and

shall not be questioned by or before any Court or other authority" occurring in lines 3-4, the words" shall not be final and can be questioned by or before any Court or authority" be substituted.

Mr. Speaker : Mr Nazar Mansoor do you want to speak or your amendment are self explanatory.

Syed Tahir Ahmad Shah : Point of order Sir.

The House is not in quorum.

Mr. Speaker : The House is adjourned till 9.00 a. m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس 27 نومبر 1975ء بروز جمعرات 9 بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا سولھواں اجلاس

جمعرات ۔ 27 نومبر 1975ء
(پنجشنبہ 22 ذیقعد 1395 ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۖ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

پ ۳ ــ رکوع ۱۱ ــ آیات ۲۵ تا ۲۷

پس اُس وقت لوگوں کا کیا حال ہوگا جب ہم اُن کو اس دن جمع کریں گے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں اور ہر نفس اپنے کاموں کا پورا بدلہ پائے گا اور ان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا ۔

تم کہو کہ اے بادشاہت کے مالک اللہ تو جس کو چاہے بادشاہت بخش دے ، اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے ۔

تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے ۔ تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے ۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات شروع کرنے سے قبل میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ کل جمعہ کو حسب معمول اجلاس ہوگا اور اس کے بعد پیر کو ساڑھے تین بجے ہوگا ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, the Rawalpindi Division MPAs are to be in Rawalpindi from 1st December to 3rd of December to meet the Prime Minister. Can you give any idea as to how long the session will last or we can ask for leave till the 3td of next month ?

Mr: Speaker : It is going to last about 22nd or 23rd of December. May be, longer.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : God help us.

Mr. Speaker : May be even longer because the Chief Minister wants that the session should be held for a considerable time during the year. He was of the view that for about six months in the year we should sit.

مسٹر سپیکر ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جعلی سوسائٹیوں کو جاری کئے گئے قرضہ جات

*5300 ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سنٹرل کوآپریٹیو بنکوں کی نگہداشت اور ان سے لیے گئے قرضوں کی وصولی کے لیے ایک علیحدہ محکمہ قائم کیا ہوا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے سنٹرل کوآپریٹیو بنک لاہور کے لیے دو اسسٹنٹ رجسٹرار ۔ ایک ڈپٹی رجسٹرار چھ انسپکٹر اور تقریباً 35/30 سب انسپکٹر بھرتی کر رکھے ہیں جن کی مدد کے لیے دیگر عملہ بھی موجود ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو یکم جنوری 1973 تا 31 دسمبر 1973ء متعلقہ محکمہ کے عملہ نے کل کتنی تنخواہیں اور دیگر رقوم بطور سفر خرچ یومیہ بھتہ حکومت سے وصول کیا ۔

(د) یکم جنوری 1973ء تا 30 دسمبر 1973ء اسسٹنٹ رجسٹرار اور دیگر عملہ نے سروس سوسائیٹیوں اور دیگر باقی اداروں سے کل کتنی رقوم اور سود وصول کرکے سنٹرل بنک لاہور میں جمع کروایا ۔

(ہ) مذکورہ مدت میں اسسٹنٹ رجسٹرار اور ان کے ماتحت عملہ نے کل کتنی امداد باہمی کی انجمنوں کی تشکیل نو کا کام کیا اور ان کے نام کتنا قرضہ سنٹرل بنک لاہور سے جاری کروایا ۔

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیشتر سوسائیٹیز کے نام بہت زیادہ قرضہ اور سود قابل وصول ہے مگر ان سوسائیٹیز کا کوئی وجود ہی نہیں جن سے روپیہ وصول کیا جا سکے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) یہ درست نہیں کہ مذکورہ سٹاف صرف سنٹرل کوآپریٹو بنک لاہور کے قرضہ جات کی وصولی کے لیے بھرتی کیا گیا ہے ۔ ضلع لاہور میں 1583 انجمن ہائے بشمول سنٹرل کوآپریٹو بنک کام کر رہی ہیں جن کا مجموعی سرمایہ -/19,02,74,800 روپے ہے اور یہ عملہ ان انجمن ہائے کی تنظیم و نگرانی و پڑتال حساب پر مامور ہے ۔ ڈپٹی رجسٹرار پورے لاہور ڈویژن میں نگہداشت کرتے ہیں ۔

(ج) جزو (ب) کی روشنی میں خرچ متعلقہ عملہ برائے سنٹرل کوآپریٹو بنک کا تعین نہیں ہو سکتا ۔

(د) 1-1-1973 تا 31-12-1973

(1) شخصی

اصل	سود	میزان
111011 روپے	5403 روپے	116414 روپے

(2) انجمن ہائے

204803 روپے	169220 روپے	374023 روپے

(ہ) مذکورہ مدت میں کل 52 نئی انجمن ہائے امداد باہمی کی تشکیل تو عمل میں آئی ان کے نام سنٹرل بنک لاہور سے کوئی قرضہ جاری نہیں ہوا۔

(و) بشتر انجمن ہائے کے ذمہ قرضہ اصل اور سود واجب الوصول ہے لیکن یہ درست نہیں ہے کہ ان انجمن ہائے کا وجود نہیں ہے۔

گندم کی قیمت خرید مقرر کرنا

*5847۔ میاں خورشید انور۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے خوراک کی پالیسی پر مشورہ کے لیے ایک ایڈوائزری کمیٹی قائم کی ہوئی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندم کی قیمت خرید مقرر کرنے اور خرید کے طریق کار کو طے کرنے کے لیے اس کمیٹی سے کبھی مشورہ نہیں کیا گیا۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجہ بیان کی جائے؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد)۔ (الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

تحصیل وہاڑی میں امداد باہمی کے مقروض

*5851 ۔ میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) امداد باہمی کے اداروں نے تحصیل وہاڑی ضلع ملتان میں کل کتنی رقم بطور قرضہ جاری کر رکھی ہے ۔

(ب) وہاڑی سب تحصیل کے ان قرض داروں کے نام کیا ہیں جن سے ابھی تک مذکورہ قرضوں کی وصولی نہیں ہو سکی ۔ نیز ان میں سے ہر ایک سے کتنی رقم قابل وصول ہے اور اس کی وصولی کے لیے حکومت کیا طریقہ اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔ (الف) 18.36 لاکھ روپے ۔

(ب) وہاڑی سب تحصیل میں مقروضان دو قسم کے ہیں ۔

(1) ایسے مقروضان جن کا لین دین انجمن ہائے امداد باہمی سے بمطابق معاہدہ کمسک درست ہے ۔

(2) ایسے مقروضان جو پرانے نادہند ہیں ۔ اور جن سے قرضہ جات کی وصولی قانونی چارہ جوئی کے بغیر ناممکن ہے ۔ نادہند مقروضان کی تفصیلی فہرست منسلک ہے ۔

وصولی کے لیے کارروائی ثالثی زیر دفعہ 54 کوآپریٹو سوسائیٹیز ایکٹ 1925 مارشل لاء آرڈر نمبر 241 مروجہ کے تحت زیر عمل ہے ۔ علاوہ ازیں ناقابل اصلاح انجمن ہائے کو زیر تنسیخ (under liquidation) لا کر قرضہ جات کی وصولی کے لئے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے ۔

نمبر شمار	نام ادارہ/ انجمن امداد باہمی	نام ذمہ دار مقروض	رقم قرضہ بقایا معہ سود	کیفیت
1 ۔	انجمن ڈویلپمنٹ چک نمبر 61/1-L	مشتاق احمد خان ولد احمد یار خان قوم پٹھان ۔	1,00,617	ہر دو انجمن ہائے توڑ دی گئی ہیں ۔ کارروائی زیر مارشل لاء آرڈر نمبر 241 زیر عمل ہے 48 ایکڑ زرعی جائداد

نمبر شمار	نام ادارہ/ انجمن امداد باہمی	نام ذمہ دار مقروض	رقم قرضہ بقایا سمیت سود	کیفیت
2	انجمن قرضہ چک نمبر 61/WB چاہ وگن والہ۔	ایضاً	18,604 ——— 1,19,221	قرض شدہ ہے جس کی نیلامی مقروض کے اثر کی وجہ سے موثر نہیں ہو سکی۔ پولیس کے پاس کیس رجسٹر کرایا گیا لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا حال ہی میں انتظامیہ سنٹرل کوآپریٹو بنک خانیوال نے قرق شدہ جائیداد خریدنے کی منظوری دی ہے نیلامی کی تاریخ مقرر کی جا رہی ہے۔
3	انجمن قرضہ چک 32/SR	محمد اسماعیل خان ولد غلام محمد خان قوم ڈاھا ساکن چک 32/WB	8060	جملہ انجمن ہائے نمبر 3 تا نمبر 9 توڑ دی گئی ہیں۔ قرضہ جات بے نامی ہیں۔ قرضہ جات کی رقم محمد اسماعیل خان مذکور نے استعمال کر رکھی ہے۔
4	انجمن قرضہ چک 34/SR	ایضاً	31535	انجمن نمبر شمار 3 و نمبر 4 کی رقومات محمد اسماعیل خان کے خلاف فیصلہ شدہ تھے۔
5	انجمن قرضہ چک 34/WB بنی ڈھان	ایضاً	29327	جس سے مبلغ 62711 روپے زیر کارروائی مارشل لاء آرڈر نمبر 241 وصول ہو چکے ہیں۔ دیگر انجمن ہائے کے

نمبر شمار	نام ادارہ/ انجمن امداد باہمی	نام ذمہ دار مقروض	رقم قرضہ بقایا معہ سود	کیفیت
6	انجمن قرضہ چک 40/RS	سلطان خان ولد مکھو خان قوم مراتھ (ضامن محمد اسماعیل خان مذکور)	46280	فیصلہ جات حال ہی میں عمل میں لائے گئے ہیں ۔ جاری فصل ربیع 74-1973 و آئندہ خریف 1975 تک سالم قرضہ ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہے ۔ مقروض نے کارروائی وصولی کو غیر موثر کرنے
7	انجمن قرضہ چک 232/EB	انتظامیہ انجمن ہائے بذریعہ محمد اسماعیل خان مذکور ۔	27119	کے لیے عدالت عالیہ پنجاب لاہور میں رٹ دائر کی تھی جو کہ ختم ہو چکی ہے ۔ دو سربمہر کے قریب زرعی ارضی مکفول شدہ ہے ۔
8	انجمن قرضہ چک 24/WB	ایضاً	21910	
9	انجمن قرضہ چک 204/EB	ایضاً	21969	
10	انجمن قرضہ چک نمبر 22/BW	عبدالرشید ولد محمد ابراہیم قوم ارائیں ساکن حال وھاڑی	19,438	انجمن توڑ دی گئی ہے کارروائی زیر مارشل لاء آرڈر نمبر 241 جاری ہے ۔ مبلغ 30,6000 روپے وصولی ہو چکی ہے ۔ بذریعہ رٹ پٹیشن نمبر 513/70 حکم امتناعی کی وجہ سے کارروائی وصولی معرض التوء میں ہے

نمبر شمار	نام ادارہ/ انجمن امداد باہمی	نام ذمہ دار مقروض	رقم قرضہ بقایا معہ سود	کیفیت
11	انجمن قرضہ بستی رام سواھن	ملک محمد نواز ولد حسن بخش قوم بھارہ	61,696	تینوں انجمن ہائے توڑ دی گئی ہیں ۔ ملک محمد نواز بھارہ کے ذمہ مزید 2 انجمن ہائے کا قرضہ ابھی تھا ۔
12	انجمن قرضہ چک نمبر 58/WP	ساکن حال وھاڑی ایضاً ایضاً	10,323	کارروائی زیر مارشل لاء آرڈر نمبر 241 زیر عمل لانے سے 10700 روپے وصول ہو چکے ہیں ۔ موجودہ قرضہ کے عوض اس کے لڑکے کے نام متعلقہ جائیداد بعوض مبلغ 12750 روپے نیلام ہو چکی ہے ۔ زر چہارم مبلغ 3/785 روپے بھی جمع کر دی ہے عدالت عالیہ پنجاب لاہور کی طرف سے رٹ پٹیشن 1040/72 میں حکم امتناعی جاری ہونے سے کارروائی وصولی معرض التواء میں ہے ۔
13	انجمن قرضہ طاہر آباد	ایضاً ایضاً	38,303	
14	انجمن قرضہ 83/WB	شیخ محمد اسحاق وغیرہ ساکن وھاڑی	10,807	انجمن توڑ دی گئی ہے کارروائی زیر مارشل لاء آرڈر نمبر 241 زیر عمل لانے سے مبلغ 5000 روپے وصول ہو چکے ہیں ۔ باقیہ احکام چندہ کی رو سے ذمہ دار افراد کی جائیداد قرق کر لی گئی

نمبر شمار	نام ادارہ/ انجمن امداد باہمی	نام ذمہ دار مقروض	رقم قرضہ بقایا معہ سود	کیفیت
				ہے۔ جو کہ نیلام کرکے رقم وصول ہو جائے گی۔
15۔	انجمن قرضہ سی بلاک وہاڑی	شیخ ممتاز علی ولد شیخ تاجدین	53,604	کارروائی زیر مارشل لاء آرڈر 241 جاری ہے۔ مبلغ 75200 روپے وصول ہوچکے ہیں۔ انجمن توڑ دی گئی ہے باقیہ احکام چندہ ذمہ دار افراد کے خلاف پاس کرکے کارروائی وصولی زیر عمل ہے۔
16۔	انجمن قرضہ چک نمبر 226/EB	خان محمد ولد شاہرہ قوم سیال	8,446	کارروائی زیر مارشل لاء آرڈر نمبر 241 زیر عمل لانے سے مبلغ -/10,101 روپے وصول ہو چکے ہیں۔ انجمن توڑ دی گئی ہے۔ لیکوئیڈیشن احکام پاس کرکے کارروائی وصولی زیر عمل ہے۔
17۔	انجمن قرضہ چک نمبر 37/WB	اللہ دتہ خان پٹھان	16,110	انجمن توڑ دی گئی ہے۔ مبلغ 8,000 روپے وصولی ہو چکی ہے۔ لیکوئیڈیشن آرڈر پاس کرکے کارروائی زیر مارشل لاء آرڈر نمبر 241 زیر عمل ہے۔
18۔	انجمن قرضہ ماڑی سرفراز	احمد یار خان سراز خان قوم پٹھان	15,183	انجمن (زیر تنسیخ) توڑ دی گئی ہے۔ مبلغ -/5,000 روپے وصول ہو گئے ہیں۔

نمبر شمار	نام ادارہ/ امداد باہمی	انجمن	نام ذمہ دار مقروض	رقم قرضہ بقایا معہ سود	کیفیت
					لیکوئیڈیشن آرڈر پاس کر کے دیگر وصولی کے لیے کارروائی زیر عمل ہے۔
19	انجمن قرضہ چک نمبر 44/BW بستی اعجاز		ملک محمد نواز ولد حاجی پہلوان قوم بھارہ	29,203	انجمن توڑ دی گئی ہے۔ (زیر تنسیخ لائی جا چکی ہے) کارروائی زیر مارشل لاء آرڈر نمبر 241 زیر عمل لانے سے مبلغ -/10,5000 روپے وصول ہو چکے ہیں۔ عدالت عالیہ پنجاب لاہور کی طرف سے حکم امتناعی رٹ نمبر 16-H/72 کی وجہ سے کارروائی وصولی معرض التواء رہی ہے۔
20	انجمن قرضہ چاہ مولوی والا للن		احمد بخش ولد بلندہ قوم قصاب ساکن للن	23,233	انجمن زیر تنسیخ لائی جا چکی ہے۔ فوجداری کیس میں سپیشل جج انٹی کرپشن نے مقروض کو قید و جرمانے کی سزا دی ہے۔ جس کی اپیل عدالت عالیہ لاہور میں ہے۔ کارروائی زیر مارشل لاء آرڈر نمبر 241 جاری ہے۔
21	انجمن قرضہ چک نمبر 55/KB		گل محمد ولد موہری وغیرہ اقوام چدھڑ	26,521	انجمن زیر تنسیخ لائی جا چکی ہے۔ عدالت سپیشل جج انٹی کرپشن ملتان نے مقروض کو قید و جرمانے

نمبر شمار	نام ادارہ/ امداد باہمی	انجمن مقروض	نام ذمہ دار	رقم قرضہ بقایا معہ سود	کیفیت
					کی سزا دی ہے - جس کی اپیل عدالت عالیہ میں دائر ہے - کارروائی زیر مارشل لاء آرڈر نمبر 241 زیر عمل ہے - ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی قرق شدہ ہے -
22	انجمن قرضہ چک نمبر 8/WB		احمد نواز وغیرہ	12,307	سول عدالت میں کیس جاری ہے -
23	انجمن قرضہ رتہ ٹبہ		فدا حسین ولد محمد بخش وغیرہ حال وھاڑی	16,343	عدالت سپیشل جج انٹی کرپشن ملتان سے کیس کا حال ہی میں فیصلہ ہوا ہے انجمن کو زیر تنسیخ لا کر وصولی کی جا رہی ہے -
24	انجمن قرضہ موضع علی الدین		التظامیہ انجمن	17,031	انکوائری زیر دفعہ نمبر 43 کوآپریٹو سوسائیٹیز ایکٹ 1925 کراکر انجمن کو زیر تنسیخ لا کر وصولی کا راستہ ہموار کیا جا رہا ہے -
25	انجمن قرضہ سٹاف مسلم بس وھاڑی		چوھدری امام دین وغیرہ	24,289	ایک بس قرق شدہ ہے جو نیلام کی جا رہی ہے - انکوائری زیر دفعہ نمبر 43
26	انجمن قرضہ موضع غلام شاہ		غلام حیدر شاہ وغیرہ	33,927	کوآپریٹو سوسائیٹیز ایکٹ نمبر 1925 کرا لی گئی ہے انجمن کو زیر تنسیخ لا کر وصولی کی جائے گی -

نمبر شمار	نام ادارہ/ امداد باہمی	نام ذمہ دار مقروض	رقم قرضہ بقایا سمیت سود	کیفیت
27	انجمن قرضہ چک 3/WB	دین محمد ولد بھاگ دین وغیرہ	33,428	کارروائی زیر مارشل لاء آرڈر نمبر 241 زرعی جائیداد مقروض بعوض 35000 روپے کے قریب نیلام شدہ ہے۔ عدالت عالیہ پنجاب لاہور کی طرف سے حکم امتناعی کی وجہ سے رقم منتقل قرضہ نہیں ہوسکی۔
28	انجمن قرضہ چک نمبر 46/W/B	راجہ محمد سلیم ولد راجہ عبدالحمید وغیرہ ساکن وھاڑی	33,626	دونوں انجمنیں زیر تنسیخ لائی جا چکی ہیں۔ مقروض کا رقبہ ٹیوب ویل کے حقوق سے فرق شدہ زیر کارروائی مارشل لاء آرڈر نمبر 241 ہیں۔ رقبہ غیر آباد و پانی ٹیوب ویل زرعی مقاصد کے لیے ناقابل استعمال ہونے کی وجہ سے نیلام نہیں ہو رہا ہے۔
29	انجمن قرضہ چک نمبر 95/9-L پتی عباسیہ	ایضاً	46,864	
30	انجمن قرضہ چک نمبر 19/8-L	محمد شریف ولد ابراہیم قوم اوائیں خاں ساکن وہاڑی۔	28,622 9,620 24,399	پرسہ انجمن کی الکوائری بسلسلہ ذمہ داری عائد کرنے جاری ہے۔
31	انجمن قرضہ چک چاہ لاہلہ	ایضاً		
32	انجمن قرضہ چک حاجی واہ	ایضاً		

نمبر شمار	نام ادارہ/ امداد باہمی	نام ذمہ دار مقروض	رقم قرضہ بقایا معہ سود	کیفیت
33۔	انجمن قرضہ چک 62/KB	خدا بخش ولد برخوردار ولد اللہ بخش قوم بلوچ	22,123	انجمن زیر تنسیخ لائی جا چکی ہے - کارروائی زیر مارشل لاء آرڈر نمبر 241 زیر عمل لا کر زرعی جائیداد مقروضان نیلام کی گئی - عدالت عالیہ پنجاب لاہور کی طرف سے حکم امتناعی کی وجہ سے معرض التواء میں ہے -
34۔	انجمن قرضہ چک دولت آباد	اللہ جوایا ولد محمد بخش قوم تکوکارہ	11,138	انجمن کو زیر تنسیخ لایا جا چکا ہے - لیکوئیڈیشن آرڈر پاس کرکے ذمہ دار افراد کی جائیداد میں زیر کارروائی مارشل لاء آرڈر نمبر 241 فرق کرلی گئی ہے - مبلغ /4500 روپے وصول ہو چکے ہیں - فرق شدہ جائیداد بغرض وصولی قرضہ نیلام کی جا رہی ہے -

(اس مرحلہ پر میاں خورشید انور کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔)

شجاع آباد میں ڈپوؤں کی کمی

*5970 ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شجاع آباد شہر کی آبادی تقریباً 50 ہزار

افراد پر مشتمل ہے۔ لیکن وہاں صرف 7 ڈپو ہولڈر ہیں جس کی وجہ سے راشن حاصل کرنے کے لئے ڈپوؤں پر لوگوں کی قطاریں لگی رہتی ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حلقہ کے ممبران قومی و صوبائی اسمبلی نے ڈی۔ایف۔سی ملتان کو کچھ عرصہ قبل یہاں ڈپوؤں کی تعداد بڑھانے کا مشورہ دیا تھا لیکن افسر مذکور نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تھا اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجہ تھی؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔ (الف) راشن کارڈوں کے اندراجات کے کے مطابق شجاع آباد کی آبادی تقریباً 36408 ہے۔ مذکورہ قصبہ میں سات راشن ڈپو کام کر رہے تھے۔ مزید چار راشن ڈپو کھولے جا چکے ہیں اور اس وقت گیارہ راشن ڈپو قصبہ شجاع آباد میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) جی نہیں۔ ڈی۔ایف۔سی ملتان کو ممبران قومی و صوبائی اسمبلی کی طرف سے کوئی مشورہ نہیں دیا گیا۔ البتہ راشن ڈپوؤں کی تعداد میں اضافہ کیا جا چکا ہے۔

کاشتکاروں کو گنے کی قیمت کی عطائیگی

*6016 ۔ چوہدری لال خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ منڈی بہاؤالدین شاہ تاج شوگر مل کے مالکان حکومت کی واضح ہدایات کے باوجود کاشتکاروں کو گنے کی قیمت ادا نہیں کرتے۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت ان کے خلاف مناسب کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔ جی نہیں۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ گنے کی قیمت ساڑھے چار روپے فی من مقرر کی ہوئی ہے اور ملوں سے جو اس میں سے کھوٹ نکالتا ہے وہ نو روپے من دیتے ہیں۔ لیکن کاشتکار کو ساڑھے چار روپے ملتے ہیں۔ کیا یہ بے انصافی ختم کی جائے گی۔ کیا کاشتکار کو زیادہ رقم دینے پر غور کریں گے؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال کریں ۔ مجھے وقفہ دیا جائے تاکہ جواب دے سکوں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ مجھے وقفہ دیتے ہوئے چار سال کا عرصہ گزر چکا ہے ۔ میں نے کہا تھا کہ چوہرجی کے چار برجوں میں سے صرف تین برج رہ گئے ہیں ۔ اس کا چوتھا برج بھی بنایا جائے ۔ اس طرح بارہ دری کا مسئلہ ہے ۔ یہ کامران کی بارہ دری ہے اگر اسی طرح ہوتا رہا تو ایسا نہ ہو کہ سیلاب کی نذر ہو جائے ۔ اس لئے اس پر پشتے لگائے جائیں یہ ہمارے پاس ایک نایاب چیز ہے ۔ اب آپ کے پاس صرف شالیمار ہی رہ گیا ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ کرنل صاحب ۔ یہ آثار قدیمہ کا محکمہ تو مرکز کے پاس ہے ۔ بہر صورت آپ تھوڑا سا وقفہ دیں تو وہ ضرور جواب دیں گے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ میں بھی ایک آثار قدیمہ ہوں ۔ اس لئے یہ آثار قدیمہ کا محکمہ مجھے دلا دیا جائے ۔ پھر یہ کام بھی جلد ہو جائے گا ۔

(قہقہہ)

گندم کو بارشوں سے محفوظ رکھنا

*6017 ۔ چوہدری لال خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے سال حکومت کا خرید کیا ہوا گندم کا ذخیرہ بارشوں کی وجہ سے خراب ہو گیا تھا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت آئندہ سال خریدی ہوئی گندم کو بارشوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کیا انتظام کر رہی ہے ؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) جزو (الف) کے جواب کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

چینی کے کوٹے کی منسوخی

*6651 ۔ شیخ محمد انور ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں بیکریوں ۔ ہوٹلوں اور مٹھائی کی دکانوں کو چینی محکمہ کی طرف سے جاری کردہ پرمٹوں پر دی جاتی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ انوار چوک واہ کینٹ کے ایک دکاندار اکبر دین کو بیکری کے لئے ۔ ٹھ من چینی کا کوٹہ جاری کیا گیا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس غیر معمولی کوٹہ کی منسوخی کے بارے میں متعدد بار متعلقہ محکمہ کی توجہ دلائی گئی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس سلسلہ میں اب تک کیا اقدام کیا گیا ہے ؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔ اصل صورت یہ تھی کہ چینی کا 30 من ماہوار کا کوٹہ مسٹر محمد اقبال ولد حاجی الٰہی بخش مالک براڈ وے سویٹ شاپ واہ کینٹ اور 30 من ماہوار کوٹہ مسٹر مسعود اکبر ولد اکبر دین مالک براڈ وے بیکری واہ کینٹ کے لئے مقرر ہوا تھا ۔

(ج) یہ درست ہے کہ کوٹہ کی منسوخی کے بارے میں شکایت موصول ہوئی جس پر نومبر 1974ء میں براڈ وے سویٹ شاپ کا کوٹہ 30 من سے کم کرکے 5 من اور براڈ وے بیکری کا کوٹہ 30 من کی بجائے 2 من ماہوار کر دیا گیا ہے ۔ اور کوٹہ اسی مقدار کے مطابق جاری ہو رہا ہے ۔

کواپریٹو بنکوں کے بقایاجات کی وصولی

*6751 ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں کواپریٹو بنکوں کا کتنا روپیہ کس کس شخص کے

ذمہ کتنے عرصہ سے واجب الادا ہے۔ تفصیل 50 ہزار یا اس سے زائد رقم کی بتائی جائے۔

(ب) حکومت نے بقایا جات کی وصولی کا کیا انتظام کیا ہے اور اب تک وصولی نہ ہونے کی کیا وجوہ ہیں؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔ (الف) تفصیل منسلک ہے۔

(ب) حکومت نے قرضہ جات کی وصولی کے لئے تمام وہ اختیارات جو ایسے کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925ء و ویسٹ پاکستان کوآپریٹو بنکس (ری پے منٹ آف لون) آرڈیننس 1966ء مارشل لاء آرڈر 241 کی رو سے حاصل ہیں۔ کو بروئے کار لا کر وصولی کے اقدامات کئے ہیں جو یہ ہیں۔

1 - منقولہ و غیر منقولہ جائیداد مقروض کی قرق کردہ نیلام کی گئی۔

2 - وصولی کے نوٹس جاری کیے گئے۔

3 - ڈگری کی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

4 - مقروض کو قید کی سزا دلائی گئی۔

ان قرضہ جات کے اب تک وصولی نہ ہونے کی مندرجہ ذیل بڑی بڑی وجوہ ہیں :-

1 - منقولہ جائیداد تمام کی تمام نیلام ہو کر جس قدر بھی وصولی ممکن تھی وہ ہو چکی ہے۔ اب مقروض کی کوئی ایسی جائیداد بقایا نہیں ہے جس کے متعلق کوئی کارروائی کی جا سکے۔

2 - بعض مقروضان نے محکمے کی کارروائی کے خلاف عدالتوں میں اپیلیں دائر کر رکھی ہیں اور ان کے فیصلہ تک کوئی مزید کارروائی ممکن نہیں ہے۔

3 - بیشتر صورتوں میں مقروضان نے ہائی کورٹ سے احکام امتناعی حاصل کر رکھے ہیں۔

4 - بعض صورتوں میں مقروضان کے خلاف کارروائی ثالثی زیر دفعہ 54 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ جاری ہے اس کی تکمیل پر وصولی ممکن ہوگی۔

5 - بعض صورتوں میں ڈگری حاصل شدہ کے خلاف اسسٹنٹ رجسٹرار صاحبان کی عدالتوں میں اپیلیں دائر ہو چکی ہیں ۔ اپیلوں کے فیصلہ تک وصولی ممکن نہیں ہے ۔

نام ڈویژن	مقروض	رقم روپے	تاریخ آخری ادائیگی
لاہور 1 ۔	شاہدرہ انڈسٹریل کارپوریشن سیالکوٹ	309758/40	9-5-72
2 ۔	ملک محمد شفیع اینڈ برادرز سیالکوٹ	182920/17	6-4-72
3 ۔	میسرز گرین ٹریڈرز سیالکوٹ	291263/39	30-6-72
4 ۔	چوہدری عبدالقادر اینڈ کو سیالکوٹ	135744/05	24-6-72
5 ۔	خواجہ محمد حفیظ محمد جمیل سیالکوٹ	507450/19	5-4-72
6 ۔	منظور احمد مولا بخش رائس ڈیلر حافظ آباد ۔	75532/00	11-6-69
7 ۔	چوہدری ولی محمد ولد جاجوں خان رائس ڈیلر نوشہرہ کلاں ضلع گوجرانوالہ	68396/-	25-5-70
8 ۔	چوہدری محمد اسلم رائس ڈیلر نوشہرہ کلاں ۔	68717/-	25-5-70
9 ۔	میسرز بشیر احمد ظفر اللہ خان فوڈ گرین ڈیلر گوجرانوالہ ۔	104344/-	20-4-72
10 ۔	میسرز ایم ۔ ایس ۔ پرویز اینڈ کو فوڈ گرین ڈیلر گوجرانوالہ	163011/-	2-5-72
11 ۔	منظور اینڈ کو رائس ڈیلر حافظ آباد	79862/-	2-9-70
12 ۔	سیال سنز رائس ڈیلرز کاموںکے ضلع گوجرانوالہ	62533/-	18-10-71
13 ۔	کار کمپنی دی مال لاہور	117063/61	21-7-62
14 ۔	ایسٹرن ٹریڈرز پنجاب کلاتھ مارکیٹ لاہور	109307/95	29-2-64
15 ۔	انٹرنیشنل ٹریڈنگ کارپوریشن دی مال لاہور	538257/04	3-7-71

نام ڈویژن	مقروض	رقم روپے	تاریخ آخری ادائیگی
لاہور			
16 ۔	ایم۔اے۔ملک اینڈ برادرز وارث روڈ لاہور	66704/60	20-4-72
17 ۔	سرتاج انجینئرنگ کمپنی لاہور	986086/80	8-5-72
18 ۔	ٹرائیل فرینڈز کمپنی ماڈل ٹاؤن لاہور	676448/05	1-5-68
19 ۔	پاکستان کمرشل کارپوریشن دی مال لاہور	575220/75	29-8-70
20 ۔	عنایت اینڈ کو بھارت نگر لاہور	107946/86	1-4-72
21 ۔	ریاض اینڈ برادرز بیڈن روڈ لاہور	4,93,870/-	19-4-72
22 ۔	میاں خضر حیات کمیشن ایجنٹ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ	89710/-	10-2-70
23 ۔	چوہدری شہباز خان رائس ڈیلرز منڈی سنگھ ضلع شیخوپورہ ۔	86399/77	24-6-69
24 ۔	چوہدری محمد شفیع رائس ڈیلر منڈی ڈھابان سنگھ ۔	74520/35	20-7-67
25 ۔	چوہدری نذر حسین متوفی گرین ملرکوٹ شیخوپورہ ۔	168521/25	8-5-68
26 ۔	میسرز سردار خان اینڈ کو منڈی چوہڑکانہ ۔	59194/58	21-9-66
27 ۔	میسرز عبدالحق محمد صادق منڈی چوہڑکانہ	58230/59	9-9-64
28 ۔	مغل ٹمبر سٹور شیخوپورہ	56348/39	12-9-68
29 ۔	چوہدری مقبول احمد خان سیڑھال	104611/15	24-6-70
30 ۔	ملک احمد نواز خان سیالکوٹ	56328/-	29-6-74
31 ۔	چوہدری مقبول احمد خان سیالکوٹ	54197/-	17-10-74
32 ۔	خواجہ محمد جمیل مرحوم سیالکوٹ	51573/-	15-4-75

نام ڈویژن	مقروض	رقم روپے	تاریخ آخری ادائیگی
لاہور			
33 ۔	میسرز سلطان رائس ملز سیالکوٹ	326387/-	26-10-74
34 ۔	میسرز مرچنٹس اینڈ کو سیالکوٹ	59947/-	2-7-72
35 ۔	ماسٹر محمد دین سیالکوٹ	67365/-	29-10-74
36 ۔	چوہدری محمد جمیل اینڈ کو سیالکوٹ	151647/-	30-10-74
37 ۔	خواجہ محمد حفیظ محمد جمیل سیالکوٹ	61593/-	10-5-72
38 ۔	اقبال پرنٹنگ پریس سیالکوٹ	65945/-	8-10-74
39 ۔	پینکل سپورٹ کمپنی سیالکوٹ	61589/-	15-8-74
40 ۔	خواجہ محمد اقبال سیالکوٹ	55361/-	4-3-74
41 ۔	میسرز مرچنٹ اینڈ کو سیالکوٹ	104422/-	22-1-72
42 ۔	چوہدری اللہ دتہ سیالکوٹ	65522/-	19-10-71
43 ۔	محمد عبداللہ سیالکوٹ	65553/-	18-10-71
44 ۔	یونیورسل سرجیکل کمپنی سیالکوٹ	61383/-	16-9-74
54 ۔	چوہدری محمد بشیر سیالکوٹ	106857/-	14-10-74
46 ۔	کوٹلی انڈسٹریل کارپوریشن سیالکوٹ	57281/-	9-5-74
47 ۔	ڈیوک سپورٹس کارپوریشن	179562/-	16-6-71
48 ۔	خواجہ محمد جمیل سیالکوٹ	460457/-	17-3-72
49 ۔	خواجہ محمد حفیظ سیالکوٹ	43788/-	24-11-72
50 ۔	نذیر حسین سیالکوٹ	54722/-	24-11-72
51 ۔	سہوان اوورسیز سیالکوٹ	83430/-	7-10-74
52 ۔	المشرف انڈسٹریز سیالکوٹ	66351/-	7-10-74
53 ۔	سہوان اوورسیز سیالکوٹ	192302/-	7-10-74
54 ۔	میسرز ہوپ اینڈ ہل سیالکوٹ	293000/-	13-3-72
راولپنڈی			
55 ۔	کوہسار کارپوریشن راولپنڈی	82638/96	30-12-70
56 ۔	عزیزالرحمن اکرام الحق راولپنڈی	77539/59	25-6-74

نام ڈویژن	قروض	رقم روپے	تاریخ آخری ادائیگی
راولپنڈی			
57 ۔	فدا حسین شاہ ٹیکسلا	53173/16	6-8-71
58 ۔	لیاقت حسین شاہ راولپنڈی	123067/32	20-9-67
59 ۔	سید جبار حسین محمد سرور راولپنڈی	70700/94	19-8-74
60 ۔	ناولٹی سینما راولپنڈی	274981/11	31-10-74
61 ۔	محمد افضل ڈھوک کیزل راولپنڈی	73803/98	27-1-74
62 ۔	راجہ محمد اشرف راولپنڈی	58516/86	12-3-74
63 ۔	نیاز محمد معین پور تحصیل راولپنڈی	113459/04	9-9-74
64 ۔	نور حسین مندرہ تحصیل گوجر خان	67794/02	17-1-72
65 ۔	خالق داد خان گولڑہ شریف	101184/88	6-7-74
66 ۔	خان خدا بخش خان گولڑہ شریف	68717/65	18-5-74
67 ۔	محمد اسلم خان اینڈ کو واہ کینٹ	51832/93	28-8-74
68 ۔	میسرز زمیندارہ کمیشن شاپ منکوال		
	غربی پروپرائٹر امجد حسین ولد غلام فرید	94030/-	25-4-72
96 ۔	میسرز پاک جاپان انڈسٹریل کارپوریشن منڈی بہاؤالدین چوہدری منظور الہیٰ شیخ عنایت حسین وغیرہ	577987/-	11-4-61
70 ۔	میسرز غلام فرید محمد لطیف منڈی بہاؤالدین	379787/-	اگست 73
71 ۔	سردار محمد اشرف خان ولد محمد سلطان چکوال	54844/14	2-3-71
72 ۔	محمد اقبال تلہ گنگ ضلع کیمبل پور	74703/-	15-5-72
73 ۔	محمد داؤد حضرو ضلع کیمبل پور	543000/-	31-10-69
74 ۔	محمد یونس مڑارہ " "	64189/-	20-4-67

نام ڈویژن	مقروض	رقم روپے	تاریخ آخری ادائیگی
راولپنڈی			
75 ۔	محمد اکبر حضرو ضلع کیمبلپور	98759/-	24-4-67
76 ۔	فضل کریم حضرو ،، ،،	71939/-	27-4-67
77 ۔	محمد یعقوب حضرو ،، ،،	94011/-	27-4-67
78 ۔	فیض احمد حضرو ،، ،،	94279/-	20-4-67
79 ۔	محمد حسین قادری حضرو کیمبل پور	127137/-	12-7-67
80 ۔	محمد فاروق سلطان لودھی خان سابق ملازمین اٹک سنٹرل کوآپریٹو بنک کیمبل پور	411111/-	30-11-67
81 ۔	ایم اعجاز حسین اینڈ برادرز ڈلوال تحصیل پنڈ دادن خان	76551/00	12-2-71
82 ۔	فتح بس سروس ۔ ایم مختار احمد پنڈ دادن خان	285785/-	9-10-74
83 ۔	ایس شوکت حسین شاہ برانچ مینجر کوآپریٹو بنک پنڈ دادن خان	70025/- صرف سود	30-6-74
84 ۔	محمد شریف ممبر انڈسٹریل اینڈ ارین کوآپریٹو بنک گوجر خان	57731/84	12-6-74
85 ۔	شیخ محبوب الرحمن ممبر انڈسٹریل اینڈ ارین کوآپریٹو بنک گوجر خان	50661/08	8-10-73
86 ۔	راجہ رب نواز خان ممبر انڈسٹریل اینڈ ارین کوآپریٹو بنک گوجر خان	60590/39	27-7-74
87 ۔	محمد اشتیاق سیٹھی ممبر انڈسٹریل اینڈ ارین کوآپریٹو بنک گوجر خان	57206/11	2-10-74
88 ۔	قائم الدین ممبر انڈسٹریل اینڈ ارین کوآپریٹو بنک گوجر خان	61241/44	18-5-74

نام ڈویژن	مقروض	رقم روپے	تاریخ آخری ادائیگی
راولپنڈی			
89 ۔	محمد یوسف سابق مینجر پریمیئر کوآپریٹو بنک کیمبل پور	70546/-	یہ قرضہ تھی
90 ۔	محمد گلزار راولپنڈی	57730/-	7-3-74
91 ۔	سائیں پلاسٹک ورکس راولپنڈی	237420/-	4-11-74
92 ۔	بشیر حسین پراچہ راولپنڈی	50775/-	4-11-74
93 ۔	چوہدری محمد عباس ایم ارشد راولپنڈی	62124/-	... ...
94 ۔	ارشد فلور ملز راولپنڈی	54491/65	4-11-74
95 ۔	لائیل انڈسٹریز اینڈ رولنگ مل لاہور	291291/65	7-10-74
96 ۔	چوہدری نور محمد موضع ٹھوکر لاہور	109323/20	7-10-74
97 ۔	مون بیمر مارٹ لاہور	67480/-	7-11-74
ملتان			
98 ۔	مرزا شمس الدین اینڈ سنز خانیوال	57442/64	9-6-65
99 ۔	میسرز مولا بخش کالن فیکٹری محمد عمر محمد عثمان کراچی	104874/02	14-2-70
100 ۔	لیو پاکستان ٹرانسپورٹ کمپنی ملتان	68372/-	5-1-72
101 ۔	زمیندارہ شاہین بس سروس رحیم یار خان	75163/96	23-6-69
102 ۔	بوریوالہ انڈسٹریل کمپنی حافظ اینڈ کو بوریوالہ	79709/-	29-6-74
103 ۔	کوثر برادرز چوک شاہ عباس ملتان شہر	143028/-	6-11-74
104 ۔	محمد افضل محمد اکبر خوئی برج ملتان	65290/-	4-4-72
105 ۔	حیدر سنز ملتان بیھاٹی	51154/-	7-8-73
106 ۔	شہزادہ سلطان کشور پروپرائٹر ٹیرس انڈسٹریز کارپوریشن لاہور	149583/22	21-5-68

نام ڈویژن	مقروض	رقم روپے	تاریخ آخری ادائیگی
بہاولپور			
107 ۔	کوآپریٹو کارخانہ آلات زرعی بہاولپور	316061/12	28-10-74
108 ۔	خورشید احمد خان ولد نذیر احمد خان کلور کوٹ ضلع میانوالی	136057/10	29-5-61
109 ۔	محمد اقبال خان ولد محمد کلورکوٹ اسماعیل خان ضلع میانوالی	102323/08	18-5-71
110 ۔	میسرز محمد حیات اینڈ کو پھلروان ضلع سرگودھا	16896/01	13-11-73
111 ۔	عبدالجبار خان ولد اللہ بخش پھلروان ضلع سرگودھا	58023/72	2-3-73
112 ۔	میسرز ایم اے شاہ اینڈ کو جھنگ	361671/-	31-5-73
113 ۔	محمد شریف ولد شادی جھنگ	104372/-	27-10 55
114 ۔	پاکستان ٹیکسٹائل مالک محمد شفیع منصور جھنگ	64852/-	16-5-74
115 ۔	میسرز وزیر چناب جنرو لائلپور	879114/11	19-4-72
116 ۔	میسرز عزیز کاٹن کمپنی کالیہ	135412/48	25-9-55
117 ۔	میسرز رشید اینڈ کو چک جھمرہ	260069/69	25-4-73
118 ۔	میسرز چوہدری ٹیکسٹائل ملز لاہور	57805/26	22-6-74
119 ۔	حاجی تاج الدین جڑانوالہ	92497/52	31-5-72
120 ۔	شاہ محمد ولد تاج دین جڑانوالہ	65148/81	31-5-72
121 ۔	ایم محمد دراز خان ولد سرفراز خان سرگودھا	193416/15	19-7-72
122 ۔	عبدالکریم اینڈ کو سرگودھا	124197/-	29-12-72
123 ۔	رحمانیہ ٹریڈنگ کمپنی سرگودھا	108843/-	17-8-69
124 ۔	محمد حنیف محمد عمر غلہ منڈی میانوالی ضلع سرگودھا	60755/-	22-4-72

نام ڈویژن	مقروض	رقم روپے	تاریخ آخری ادائیگی
125 -	میسرز غلام محمد اینڈ کمپنی سلانوالی ضلع سرگودھا	137210/-	20-1-73
126 -	ملک کاٹن کمپنی سرگودھا	335659/51	13-5-72
127 -	حاجی مولا بخش کاٹن جنرز فیکٹری ایریا سرگودھا	127762/-	15-4-72
128 -	انصاف کاٹن کمپنی سرگودھا	484583/-	19-7-74
129 -	علی کاٹن جنرز غلہ منڈی سلانوالی ضلع سرگودھا	284333/-	27-6-59
130 -	شاہین ٹریڈنگ کمپنی غلہ منڈی سلانوالی	350540/-	26-3-72
131 -	غلام مجید خان محمد کاٹن فیکٹری سلانوالی	230923/-	23-1-73
132 -	محمد حسین کاٹن جنرز پھلروان ضلع سرگودھا	556337/-	30-3-71
133 -	محمد ممتاز محمد اقبال غلہ منڈی سلانوالی	51173/-	2-11-67
134 -	شفیق مختار اینڈ کمپنی سرگودھا	244065/-	19-6-74
135 -	صدیق اینڈ کمپنی سرگودھا پروپرائٹر صدیق حسن زیدی سرگودھا مقبول احمد خان الارکلی لاہور	119151/83	6-2-53
136 -	چالد آئل ملز سرگودھا	103758/75	31-12-70
137 -	دیہی کریانہ سٹور سرگودھا	65589/55	27-5-72
138 -	سید سردار علی شاہ موضع فضل آباد داخلی ضلع گجرات	62447/07	19-11-57
139 -	محمد شفیع اینڈ کو سرگودھا	56317/08	27-8-73
140 -	ملک برادرز سرگودھا	59281/91	19-11-69
141 -	پرویز وڈن انڈسٹریز خوشاب ضلع سرگودھا	54065/66	23-5-72
142 -	ساہیوال ٹریڈرز سرگودھا	52017/90	25-1-711
143 -	راجہ غلام عباس	55091/22	18-3-74
144 -	ملک منان محمد مسلم بازار سرگودھا	55900/11	1-10-74

چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ یہ روپیہ جو اربوں تک بنتا ہے اس کا میزان حکومت نے جان بوجھ کر نہیں دیا۔ تو اربوں روپیہ کی وصولی کے متعلق یہ کہہ دینا کہ یہ معمولی بات ہے ۔ یہ درست نہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان کی تمام منقولہ جائداد نیلام ہو چکی ہے اور اب کوئی وصولی نہیں ہو سکتی ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر منقولہ جائداد نہیں تو غیر منقولہ جائداد سے وصولی ہو سکتی ہے ۔ یہ تمام کھاتہ دار ہیں یا بڑے بڑے لوگ ہیں اگر اسی طرح سے کو آپریٹو بنکوں کا اربوں روپیہ ضائع ہو جائے تو یہ بہت بڑی زیادتی ہوگی ۔ وزیر موصوف نے جیسے فرمایا ہے کہ ان کی منقولہ جائداد نہیں تو غیر منقولہ جائداد سے وصولی کیوں نہیں کی جاتی یا مارشل لاء کے ضابطہ کے تحت کیوں کاروائی نہیں کی جاتی جب کہ آئین میں یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے ۔

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ مارشل لاء کے ضابطہ 241 سے پہلے لوگوں نے تقریباً چھ کڑوڑ روپیہ دینا تھا لیکن اس آرڈیننس کے بعد تقریباً تین کڑوڑ روپیہ واپس لے لیا گیا ہے اور اسی طریقے سے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کہ کہ باقیوں سے بھی رقوم وصول کر لی جائیں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ وہ کون کون سی ترامیم ہیں جن کی تجاویز آپ نے کوآپریٹو سو سائیٹز ایکٹ 1925ء میں پیش کی ہیں تاکہ اس ایکٹ کو زیادہ موثر بنایا جا سکے اور جو تین کڑوڑ روپیہ باقی ہے وہ بھی جلد وصول کیا جا سکے ؟

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ یہ ایک الگ سوال ہے ، اس کے لیے مجھے نوٹس کی ضرورت ہے اور میں چاہوں گا کہ اس کے لیے مجھے وقت دیا جائے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب ۔ میں جس وزیر سے بھی سوال پوچھتی ہوں ۔ مجھے یہ جواب ملتا ہے کہ نیا سوال دیا جائے اور میرے سوال کا جواب نہیں دیا جاتا ۔

مسٹر چیئرمین ۔ آپ نئے سوالات پوچھا کریں ، پرانے پوچھا ہی نہ کریں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ میں نے دو سوالات دیے ہیں وہ اس ایوان میں نہیں آتے ، اس کا کیا علاج کیا جائے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ آپ ایوان میں آتی ہیں تو جوابات بھی آ جائیں گے ۔

راجہ منور احمد جناب سپیکر ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جو روپیہ مختلف بنکوں میں ضائع ہوا ہے ، مثال کے طور پر کچھ ملازمین ہیں جنہوں نے بنکوں کا روپیہ ہضم کر لیا ہے ۔ یہ روپیہ لوگوں کا تھا ، ان لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے جن کا روپیہ ان بنکوں میں جمع تھا ۔ کیا حکومت کا ان لوگوں کو کچھ دینے کا پروگرام ہے یا کسی طریقے سے انہیں مطمئن کیا جائے گا ؟

وزیر صنعت ۔ جناب ۔ مجھے پھر ایک بار یہ کہنا پڑے گا کہ یہ ایک الگ سوال ہے اور میں چاہوں گا کہ اس کا نوٹس دیا جائے ۔

راجہ منور احمد ۔ جناب سپیکر ۔ اس میں 80 نمبر پر محمد فاروق کا نام درج ہے ۔ یہ کیمبل پور کا رہنے والا ہے اور بنک کا ملازم ہے ۔ اس نے تقریباً پانچ لاکھ روپیہ کھا لیا ہے اور ابھی تک اس سے وصولی نہیں ہوئی ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ روپیہ نہ حکومت کا تھا اور نہ ہی بنکوں کا تھا ، یہ تو ان لوگوں کا تھا جو اس علاقے کے رہنے والے تھے اور جنہوں نے یہ جمع کیا تھا ۔ میں پوچھتا ہوں کہ ان کے لیے کیا متبادل تو انتظام کیا ہے اور انہیں کیسے مطمئن کیا جائے گا ؟

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ اگر کوئی خاص واقعہ ان کی نظر میں ہے تو اس کے متعلق پوری طرح تحقیقات کرائی جائے گی اور اگر کسی شخص کے خلاف ایسی بات ثابت ہو گئی تو اس کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی (ریٹائرڈ) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں مودبانہ عرض کروں گا کہ چوہدری علی بہادر صاحب کا ایک سوال تھا اگر آپ اس کو ملاحظہ فرمائیں تو اس کا جواب 9 صفحات میں ہے ۔ تو میں اس طریق کار میں رد و بدل چاہتا ہوں کہ یہ سوال جس میں 9 صفحات کا جواب ہے اور 19 اضلاع کے اس میں اعداد و شمار اکٹھے کیے گئے ہیں اور حکومت

کی تمام مشینری پٹواریوں سے لے کر اوپر تک ہل گئی ہے ۔ تو جناب والا ۔ یہاں مقصود کیا ہے .....

مسٹر چیئرمین ۔ کرنل صاحب ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے یا کچھ اور ہے ؟

کرنل محمد اسلم خان نیازی (ریٹائرڈ) ۔ یہ تو آپ کی مرضی ہے ۔ کیونکہ یہاں ہر ایک کی بات بگولے کی طرح اڑ جاتی ہے اور شعلے کی طرح بھڑک کر بجھ جاتی ہے ۔ یہاں اس اسمبلی میں کوئی باوقار بات یا کام کی بات کسی کو نہیں کرنے دی گئی ... میں آپ کو بتا دوں (قطع کلامیاں) آپ گلے نہ پڑتے ہیں ، اب جناب آپ ہیں ، اور ہمارے بڑے سپیکر صاحب ہیں، میں نے شروع میں کہہ دیا تھا کہ جناب ، آپ ہمارے اسکول ماسٹر نہیں اور نہ ہم آپ کے شاگرد ہیں ۔ "آپ بیٹھیں ، سٹ ڈاؤن ' سٹینڈ اپ ، سٹ ڈاؤن سٹینڈ اپ" ۔ یہ کاروائی کیا ہے ؟ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ڈیموکریٹک دنیا میں ہم شاگرد ہیں ان ڈیموکریٹک لوگوں کے جن کا روئے زمین پر سورج غروب نہ ہوتا تھا ۔ انہوں نے سوالات کا وقفہ رکھ دیا تھا ۔ اب سوالات کے معنی بلاواسطہ طور پر "شکایات" ہیں ۔ وقفہ سوالات کے معنی بلاواسطہ طور پر شکایات کا وقفہ ہے ' تو آپ براہ راست شکایات پر کیوں نہیں جاتے ۔ حزب اختلاف نے سوال کر دیا اور اس سے محض حکومت کے پنجوں اور حکومت کی مشینری پر کیچڑ اچھالا ۔ اس کا مقصد یہ نکلا کہ اگر ہم نے ایک سوال مشینری کو باوقار بنانے کے لیے یا اسے صحیح لائن پر لانے کے لیے کیا تو اس کا جواب موصول نہیں ہوا کہ صاحب "یہ تو لیا سوال ہے ۔ ماشاءاللہ 1980ء میں پیش ہوگا ۔" جناب والا ۔ ' کل بھی یہی چیز پیش ہوئی کہ ایک سال ہوا ۔ اس سے پہلے کے میرے سوال نہیں آتے ' چار سال ہوئے (قطع کلامیاں) جناب سپیکر ۔ میں یہ آپ کے اور اس ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں جو کہ اپنے کام میں دلچسپی نہیں رکھتا ۔ ...

مسٹر چیئرمین ۔ کرنل صاحب ۔ اب آپ کی بات کافی ہو چکی ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی (ریٹائرڈ) ۔ مختصر عرض ہے (قطع کلامیاں) شٹ اپ ۔ یہ پیچھے سے چیں چیں ہو رہی ہے ۔ ۔ تو گزارش یہ ہے جناب سپیکر ۔ میں آپ کی خدمت میں مودبانہ عرض کرتا ہوں یہ جتنا عمل ہو رہا ہے ،

یہ غلط ہو رہا ہے ۔ یہ سوالات نہیں، شکایات ہیں ۔ اور ان کو یہاں ٹال دیا جاتا ہے تو میری یہ عرض ہے کہ ان کو آپ شکایات کا موقع دیا کریں ۔ الکوالریاں کروائی جایا کریں ۔ جتنے سال گزرے ہیں اور یہاں کوئی سوال کیا گیا ہے ، میرے شیخ صاحب .....

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب ۔ کس بات پر آپ ناراض ہو گئے ؟

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ منور صاحب کہہ رہے ہیں کہ ایک کوآپریٹو سوسائٹی کا آدمی پانچ لاکھ روپیہ کھا گیا ہے ۔ میں کہتا ہوں ، اس کے خلاف الکوائری کا حکم جاری کیا جائے ۔ اتنا اہم معاملہ ہے ۔ ...

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب ۔ مجھے بھی تو بتائیے کہ سوال کون سا ہے ؟

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر کچھ زیادہ لمبا ہو گیا ہے ۔

(قطع کلامیاں ——— شور)

مہربانی سے ایک وقت میں صرف ایک ممبر ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ وہ تو میں نے شروع میں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ لوگ گلہ گھونٹتے ہیں ۔ آج تک ہم اپنے دل کی بات ، صحیح بات ، گورنمنٹ اور عوام کے مفاد کی بات نہیں کر سکے ۔ "یہ کیا ہے ، یہ کیا سوال ہے ، یہ کوئی سوال نہیں ، کیا سوال پوچھ کریں ۔" یہ کوئی کام کی بات نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب ۔ سوال تو بتائیے کہ کیا ہے ؟

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ میں جناب والا ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دیکھیے کرنل صاحب ، آپ شاعر بھی ہیں اور شاعر نواز بھی ۔ قدرتی بات ہے ، کہ شاعر بڑا حساس ہوتا ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔

گیا وہ وقت جب تیری وفاؤں کی تمنا تھی
ستم گر ، ہم نے انداز طبیعت ہی بدل ڈالا

(قہقہے)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں ۔ کل بھی یہ نکتہ اٹھایا گیا اور آج بھی فاضل رکن ، میرے بزرگ دوست جناب کرنل صاحب نے یہ نکتہ اٹھایا ہے اور اس قسم کا تاثر دینے کی کوشش کی ہے ۔ جیسے حکومت سوالوں کا جواب دینے سے بھاگتی ہے ، یا کتراتی ہے ۔ ایسی بات قطعاً نہیں ۔ جناب والا ۔ اور یہ سارا ایوان اس امر کا گواہ ہے کہ اس سے پہلے طریق کار یہ تھا کہ جتنے سوال اس وزیر کے یا اس محکمے کے ہوتے تھے ، وہ سب لکھ دیے جاتے تھے اور سب چھپ جاتے تھے ۔ ساٹھ ، پینسٹھ یا سو ، جتنے بھی ہوتے تھے ، لیکن دس پندرہ سوال پڑھنے کا وقت آتا تھا ۔ پھر کچھ فاضل اراکین نے یہ محسوس کیا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہی سوال آئیں ، جن کے متعلق ہم سپلیمنٹری سوال بھی کر سکیں ۔ چنانچہ ایک کمیٹی بنی ۔ جناب والا ۔ میں یہ اس لئے عرض کر رہا تھا کہ یک طرفہ تاثر کو میں زائل کرنا چاہتا ہوں ۔ اس کمیٹی میں جناب میاں خورشید انور صاحب تھے ، جو اس وقت حزب اختلاف میں تھے ، جناب تابش الوری اور حاجی سیف اللہ صاحب بھی تھے ۔ انہوں نے یہ مقرر کیا کہ آئندہ سے کسی محکمے کے متعلق صرف پچیس سوال آیا کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اور کسی فاضل رکن کے ایک دن میں دو سے زیادہ سوال نہیں ہو سکتے ۔

وزیر خزانہ ۔ جی جناب والا ۔ میں اس تاثر کو زائل کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا حکومت کی وجہ سے ، اس کی سستی ، تردد یا کاہلی کی وجہ سے ہے ۔ سوال کے جواب سے بچنا غرض نہیں ، بلکہ جو کمیٹی حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی متفقہ طور پر بنائی گئی تھی ، اس کا یہ فیصلہ تھا کہ صرف اتنے سوال آئیں ۔

اس پر میں ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب کرنل صاحب نے اور پارلیمنٹوں کا حوالہ دیا ہے ۔ میں پارلیمنٹوں کی ماں ، "مدر پارلیمنٹ" ، برطانیہ کا

حوالہ دیتا ہوں۔ جہاں میں نے سالوں بیٹھکر اس کی کارروائی سنی ہے۔ اس کا ایک گزٹ چھپتا ہے: "Hansard" کسی بھی محکمے کے متعلق جتنے سوال فاضل اراکین پوچھنا چاہتے ہیں۔ ان کے جواب خود بخود "ہینسارڈ" میگزین میں چھپ جاتے ہیں اور وہ فاضل اراکین کو ڈاک کے ذریعے ہاوس آف کامنز میں مل جاتے ہیں۔ یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ اس کے علاوہ اگر وہ سمجھیں کہ کسی سوال کے متعلق انہوں نے سپلیمنٹری کرنا ہے، یا کوئی اور مواد انہیں چاہیے تو اس کے لئے وہ وزیر کو پہلے سے نوٹس دیتے ہیں اور وزیر اعلیٰ سے لے کر تمام وزیر اس کا جواب دیتے ہیں۔ اگر فاضل اراکین چاہتے ہیں کہ ان کے تمام سوالوں کے جواب مل جائیں، تو یہاں پر بھی "نشان زد" اور "غیر نشان زد" سوالوں کی ایک ڈویژن موجود ہے۔ میں یہ کل سے سن رہا ہوں، اس لئے میں وضاحت دے رہا ہوں۔ چنانچہ اگر کوئی فاضل رکن چاہتے ہیں کہ ان کے ہر سوال کا فوراً جواب ملے تو یاد رکھیں کہ ان کے جتنے غیر نشان زد سوال ہوں گے، ان کے جوات ان کو مل جائیں گے، کیوں کہ وہ ایوان کی میز پر رکھے جاتے ہیں لیکن اگر کسی ایک یا دو سوالوں کے متعلق ان کی خواہش ہے کہ وہ وزیر صاحب سے براہ راست جواب سننا چاہتے ہیں تو وہ پھر چوائس کریں کہ تھوڑے سوال "نشان زد" کریں، اور زیادہ سوال "غیر نشان زد" کریں اگر فاضل اراکین اپنے سوالوں جواب کے چاہیں تو یہ ایک صورت ہے۔

باقی جہاں تک کرنل صاحب نے کہا ہے کہ سوالوں پر کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا، میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ کوئی چیز بھی ہمارے نوٹس میں لے آئیں۔ میرے پاس جب بھی کوئی سوال آتا ہے، میں فوراً اس کا نوٹس لیتا ہوں۔ یہ نہیں کہ میں اسمبلی میں جواب دے رہا ہوں۔ پہلے نوٹس لیتا ہوں۔ ہم سب وزیروں نے یہ طے کر رکھا ہے، کابینہ کا فیصلہ ہے کہ جب کسی محکمے کے متعلق سوال آئے گا، اگر اس میں فاضل رکن کوئی تصحیح، ترمیم چاہتے ہیں، یا کسی افسر کے خلاف شکایت ہے تو اس کے لئے اسی وقت اقدام کیا جائے۔ جناب والا۔ میں یہ تاثر زائل کرنا چاہتا ہوں۔ حکومت کی طرف سے قطعاً ایسی بات نہیں کہ ہم کسی سوال کا جواب نہیں دینا چاہتے۔ کوئی فاضل رکن بشمول جناب بزرگ دوست کرنل صاحب

کسی خاص نکتے پر بات کرنا چاہتے ہیں ، یا کسی افسر کے خلاف شکایت کرنا چاہتے ہیں ، یا کسی محکمے میں قاعدے قانون کے مطابق کوئی تبدیلی یا ترمیم کرانا چاہتے ہیں تو ہم ہر وقت حاضر ہیں اور ضروری نہیں ، کہ اس کے لئے وہ اسمبلی کے فلور کو ہی استعمال کریں۔ اسمبلی کے باہر بھی ، چلے وہ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ میں اپنے تمام ساتھیوں اور حکومت کی طرف سے ان کو یقین دلاتا ہوں کہ نہ تو ان کے سوال سے کوئی برہمی ہو گی بلکہ ہم تو ان کے سوالوں اور ان کے شعروں دونوں سے دلچسپی حاصل کرتے ہیں اور ایوان میں بہت محظوظ ہوتے ہیں۔

تو جناب والا۔ میں یہ تاثر زائل کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے کوئی ہچکچاہٹ یا تردد نہیں کہ ان کے سوالوں کے جواب نہ دیے جائیں۔ یہ طریق کار اور ضابطے کی وجہ سے ہے۔ جناب والا نے ایک کمیٹی مقرر فرمائی ہے۔ وہ جو فیصلہ کر دے ، ہم اس کے لئے جناب والا کے فیصلے کے مطابق اور اس ایوان کے فیصلے کے مطابق سوالوں کا جواب اور اس پر فوراً کوئی کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ایک فاضل رکن ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ ذرا میری بات بھی سن لیں۔ اس کے بعد جتنے پوائنٹ آف آرڈر آپ کا جی چاہے ، جو بھی مناسب ہوں ، آپ اٹھا سکتے ہیں۔ میں کرنل محمد اسلم خان نیازی صاحب کا بہت مشکور ہوں کہ ایک ہم سوال کے متعلق اپنے شدت جذبات کا اظہار کیا ہے۔ یہ مسئلہ پہلے بھی ایوان میں آیا تھا۔ پہلے بھی یہ صورت ہوئی تھی کہ ممبران نے ضابطہ میں تبدیلی کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی فاضل اراکین مطمئن نہیں ہیں۔ بہت سے سوالات اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ کمیٹی کی میٹنگ سے پہلے میں کچھ facts and figures collect کر رہا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے ممکن ہو گا کہ اسی سیشن میں تمام سوالات کا جواب دے دیا جائے۔ کیوں کہ کچھ محکمہ جات ایسے ہیں۔ جن کے سوالات بہت زیادہ ہیں۔ مثلاً آب کاری اور محصولات کے متعلق بہت کم سوالات ہوتے ہیں۔ اوقاف کے بہت کم سوالات ہوتے ہیں۔ جیل خانہ جات کے بھی بہت کم سوالات ہوتے ہیں ،

منصوبہ بندی و ترقیات کے بھی بہت کم سوالات ہوتے ہیں ، خزانہ کیمتعلق بھی کم سوالات ہوتے ہیں ۔ اشتمال اراضی کے متعلق بھی بہت کم سوالات ہوتے ہیں ۔ محنت اور نوآبادیات کے متعلق بھی بہت کم سوالات ہوتے ہیں ۔ اب ہم ایک ایکسر سائز کر رہے ہیں کہ جس دن اس محکمے کے کم سوال ہوں ۔ اسی دن کسی اور محکمہ کا کام بھی رکھ لیا جائے ۔ جس کے سوالات زیادہ ہوں ۔ We a.e very much alive to this problem میٹنگ اسلئے جلدی نہیں کی کہ اگر datafatts and figures کو اکٹھا کرنے کی ایکسر سائز پہلے نہ ہوتی تو کمیٹی کے کاموں کا نتیجہ نہیں نکلتا ۔ جس کے لئے کمیٹی تشکیل کی گئی ہے ۔ ایک آدھ دن میں کمیٹی کی میٹنگ کر رہے ہیں ۔ ہم نے اس کے لئے facts and figures اکٹھے کئے ہیں کہ بلدیات ۔ داخلہ ۔ آب پاشی اور زراعت یہ ایسے محکمہ جات ہیں جن کے سوالات سینکڑوں سے بھی زیادہ ہیں ۔ یہ کوشش کریں گے کہ باقی کے مقابلہ میں ان کی باری جلدی آ جائے ۔ جس دن کسی اور محکمہ کی باری ہو تو باقی سوال ان محکموں کے آ جائیں ۔ میرا اپنا خیال ہے کہ ہم اس طرح سے ان محکموں کا کام بھی نپٹا لیں گے جن کا زیادہ ہوتا ہے ۔ میں کرنل صاحب کا اس سلسلہ میں ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ پوائنٹ آف ارڈر سر ۔ جناب سپیکر موبائلہ گزارش ہے کہ جیسا کہ آپ نے خود فرمایا ہے کہ سینکڑوں سوالات باقی ہیں ۔ it is very criticlal point اور اس قسم کو ہم نے حل کرنا ہے ۔ میں ڈاکٹر صاحب کا بہت مشکور ہوں کہ ان کی جنرل نالج اور لٹریری نالج بہت ہے ۔ برطانیہ جن کا کبھی سورج غروب نہیں ہوتا تھا She is the mother of democracy اس میں میرا مطلب یہ تھا کہ ان لوگوں نے سوالات بنائے لیکن کتنا اچھا انہوں نے حل سوچا اس پر وزیر خزانہ نے روشنی ڈالی ہے ۔ لوگوں کو خود بخود جواب مل جاتے ہیں اور ہمارے ہاں سوالات ہیں کہ چل رہے ہیں اور ایسے ہیں کہ فلاں چپڑاسی کی بات ہے ۔ فلاں باری کی بات ہے ۔ معاف کرنا ہمیں ان کی بات ضرور کرنی چاہیے مگر ہم نے وقت کو بھی دیکھنا ہے ۔ کوآپریٹر سوسائٹی کی کروڑوں روپے کی سکیم میں نے پیش کی ہے ۔ لیکن یہ کسی کے بقایا جات کی بات کر رہے ہیں ، کہ وہ شخص سود نہیں دے رہا اس کو حوالات میں دے دو ۔ ایسی فضول چیزیں یہاں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ بات یہ ہے کہ کرنل صاحب میں نے دفتر سے تصدیق کی تھی تین سوال آپ نے دیے تھے ۔ دو کا جواب آ چکا ہے ۔ ایک سوال کا جواب رہتا ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی ۔ مہربانی ۔ مہربانی ۔ جناب کروڑوں روپے کا ایک ہیڈ بنا ہوا ہے ۔ میں نے سوال کیا کہ اس کے لیفٹ بنک پر ایک نہر ہے ۔ رائٹ بنک پر بھی ایک نہر نکل سکتی ہے ۔ کروڑوں روپے کا ہیڈ پہلے سے موجود ہے ۔ مجھے جواب ملا کہ وہاں کوئی سروے نہیں ہو رہا ۔ ابھی ہم کوئی نہیں بنا رہے ۔ جناب والا ۔ یہ نہر بہت معمولی سی چیز ہے ۔ آپ کو بھی پیش کی گئی تھی ۔ جناب انور سمہ صاحب سے بھی کہا گیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر کافی بحث ہو گئی ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی ۔ جناب والا ۔ کروڑوں روپے کا بند بنا ہوا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ تو یہاں اپنی کاروں اور پرمٹوں کا ذکر کرتے ہیں ۔ پلاٹوں کا ذکر کرتے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ کرنل صاحب آپ کے کس عمر خان میں بن رہی ہے ۔ بیس لاکھ روپے 1975-76ء میں ماڈل بھی بن گیا ہے ۔ لندی پور میں ریسرچ ہو رہی ہے ۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی ۔ یہ جو سکھر کا Lloyds بیراج ہے اس سے سات نہریں کھلی ہوئی ہیں ہم کیوں نہیں کر سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کافی ہو گیا ہے ۔ اب کسی اور کو بھی موقع دیں ۔

مسٹر محمد منور خان ۔ جناب والا ۔ میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں جو مزید کوآپریٹیو سوسائٹیز کے متعلق ہے ۔ ہمارے کیمبل پور میں دو بنک ہیں ۔ بہت سے لوگ ہیں جن کا اس میں روپیہ ہے تنخواہ بھی دی گئی ہے ۔ ان کا اس بنک میں پیسہ ضیاع ہو رہا ہے ۔ نقصان ہو رہا ہے ۔ کچھ ملازمین بھی اس میں سے کھا چکے ہیں ۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ رقم وصول کرکے ان لوگوں کی دی جائے ۔ جن کی یہ رقم ہے ۔ جیسا کہ ہمارے فاضل

وزیر صاحب نے فرمایا ہے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے فاضل رکن بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جن کی رقم اس میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس طرح ہمارے کیمبل پور میں بہت سے لوگ ہیں جن کا ضیاع ہو رہا ہے۔ ہم چاہتے کہ اس کو وصول کرکے ان لوگوں کو دیا جائے۔ حکومت اس کا کوئی بندوبست کرے۔

وزیر صنعت ۔ جناب والا۔ میں فاضل ممبر کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ اس کے بارے میں انکوائری کروائی جائے گی اور اسے واپس کروایا جائے گا جنہوں نے یہ رقم کھائی ہے جس کا انہوں نے تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا۔ وزیر موصوف صاحب نے کہا ہے کہ انکوائری ہو چکی ہے سوال میں جواب آ چکا ہے۔ پوچھنا یہ تھا کہ گورنمنٹ compensate کر رہی ہے یا نہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اس جواب آپ کو دے سکیں۔

وزیر صنعت ۔ جی ہاں۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا۔ انہوں نے اس کا جواب تو دیا نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ انکوائری کراؤں گا۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا۔ آپ میرا سوال سمجھنے کی کوشش کریں انکوائری ہوئی۔ کافی رقم کا ضیاع ہوا ہے۔ اب ان کا کیا کریں گے جن کی رقم کا ضیاع ہوا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کو compensate کیا جائے گا یا نہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ کہاں ہے یہ سوال۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ تو جنرل سٹیٹمنٹ ہے۔

وزیر صنعت ۔ جناب والا۔ stay orders ہوئے ہیں۔ حکومت اس میں کچھ نہیں کر سکتی۔ بہر حال جو بھی فیصلہ ہوا اس پر سخت کارروائی کی جائے گی۔

ملک محمد علی خان ۔ جناب والا ۔ لاہور ڈویژن میں آئٹم نمبر 5 سے 2 تک مختلف کارپوریشنوں اور سٹیٹ کارپوریشنوں کو قرضہ جات دیے گئے ہیں اور اس وقت کی ممبر باڈی اور کمرشل باڈی کے ایماء پر embazzlement ہوئی تھی ۔ اگر صحیح ہے تو کیا وزیر موصوف اس پر کارروائی کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر صنعت ۔ انشاءاللہ ضرور کریں گے ۔ لیکن اس کے لیے وقت چاہیے ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال کر دیں ۔ ضرور کیا جائے گا ۔

ملک محمد مظفر خان ۔ سپلیمنٹری سر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ کوآپریٹو سوسائیٹوں میں غبن کے کئی کیسز ہیں ۔ مثلاً کیمبل پور میں ایک خاص کیس ہے ۔ اس میں میری 16,000 روپے کی رقم غبن کر لی گئی اور غبن کرنے والا آدمی دو سال ہوئے سزا بھی پا چکا ہے اور اس سے رقم کی وصولی نہیں ہو سکی ہے ۔ لیکن گورنمنٹ نے وعدہ کیا تھا کہ ہم رقم ادا کریں گے ۔ ڈیڑھ سال ہو گیا ہے ۔ آیا اس سلسلہ میں سٹیٹ بنک سے رقم مانگی گئی ہے ۔ یا ہمیں گورنمنٹ خود compensate کرے گی ۔

وزیر صنعت ۔ انشاءاللہ میں کیس دیکھ کر فاضل ممبر کو compensate کرانے کی کوشش کروں گا ۔

حلقہ پٹوار چوہڑ منڈہ تحصیل پسرور کے لیے چینی کا کوٹہ

*6773 ۔ شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ از ارہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر پسرور نے اکتوبر 1972ء میں ڈپو چینی بابت حلقہ پٹوار چوہڑ منڈہ تلونڈی عنایت خان اور ٹھٹہ باجوہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ایک شخص عبدالمجید نامی ساکن پسرور کو باوجود اس کے انکار کرنے کے الاٹ کر دیا اور یہ شرط عائد کر دی کہ چینی کا کوٹہ بابا محمد شفیع سکنہ کلاسوالہ اور مولوی محمد یعقوب سکنہ پسرور کی ذاتی نگرانی میں تقسیم ہو ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ستمبر 1972ء میں جب مذکورہ حلقہ کا سابقہ ڈپو منسوخ ہوا تو اس وقت ماہوار کوٹہ قریباً 18 من چینی تھا لیکن نئے ڈپو ہولڈر کو بغیر منظوری ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر 27 من چینی ماہوار کا کوٹہ فوڈ انسپکٹر پسرور نے جاری کر دیا ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئے ڈپو ہولڈر کو 6024 افراد کا چینی کا کوٹہ دینے کے بجائے 8927 افراد کا کوٹہ دیا گیا اور اسی طرح بابا محمد شفیع اور مولوی محمد یعقوب مذکورہ چینی اپنی ذاتی نگرانی میں تقسیم کرتے وقت 2960 افراد کا کوٹہ بلیک کرتے رہے ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سوال کنندہ نے متعدد بار ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کو تحریری اور زبانی طور پر شکایات کیں کہ متذکرہ ڈپو ہولڈر اور نگرانی کرنے والے اشخاص کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے ۔ اگر ایسا ہے تو اس سلسلہ میں کیا کارروائی کی گئی نیز یہ بھی بتایا جائے کہ موجودہ ڈپو ہولڈر کو زائد کوٹہ دینے کی کیا وجہ تھی ؟

وزیر صنعت ۔ (الف) یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر پسرور نے 1 اکتوبر 1972ء میں حلقہ پٹوار چوہڑ منڈہ تلونڈی عنایت خاں اور ٹھٹھہ باجوہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے سابقہ ڈپو ہولڈر رحمت علی ولد عزیزالدین کے خلاف شکایات موصول ہونے پر عبدالحمید لاسی ڈپو ہولڈر پسرور کو اس حلقہ میں چینی کی تقسیم کا کام اضافی طور پر سپرد کیا ۔ اولاً عبدالحمید نے انکار کیا ۔ لیکن اسسٹنٹ کمشنر کے اصرار پر وہ ڈپو کا کام چلانے کے لیے تیار ہو گیا ۔ چینی کی تقسیم کی نگرانی کے لیے دو اشخاص بابا محمد شفیع ساکن کلاسوالہ اور مولوی محمد یعقوب سکنہ پسرور کو مقرر کر دیا ۔

(ب) یہ درست ہے کہ ماہ ستمبر 1972ء میں مذکورہ حلقہ کے ڈپو ہولڈر کو 18 من 30 سیر چینی ماہوار کے حساب سے جاری ہوئی

اور نئے ڈپو ہولڈر کو 27 من 20 سیر ماہوار کے حساب سے چینی جاری کی گئی - جو کہ دراصل نائب تحصیلدار پسرور اور ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل سب ڈویژن پسرور کی تصدیق کردہ آبادی کے مطابق تھی -

(ج) نئے ڈپو ہولڈر کو نائب تحصیلدار پسرور اور ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل سب ڈویژن پسرور کی تصدیق شدہ آبادی کے مطابق 8927 افراد کا کوٹہ جاری کیا گیا -

(د) یہ درست ہے کہ معزز رکن اسمبلی نے ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر سے شکایات کیں کہ ڈپو ہولڈر اور نگرانی کرنے والے اشخاص کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کی تحقیقات پر یہ ثابت ہوا - کہ آبادی کی تصدیق نائب تحصیلدار پسرور اور ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل پسرور نے غلط طور پر کی تھی - نائب تحصیلدار اور ایڈمنسٹریٹر پسرور کے خلاف اے - سی پسرور تحقیقات کر رہے ہیں - سابقہ اور موجودہ ڈپو ہولڈروں کے خلاف بھی زائد کوٹہ چینی حاصل کر کے خرد برد کرنے کے الزام میں کیس رجسٹر کرائے جا چکے ہیں جو زیر تفتیش ہیں -

شیخ عزیز احمد - سپلیمنٹری سر - جناب والا - میرے سوال کے حصہ (ب) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ چینی کا کوٹہ 18 من 30 سیر کی بجائے 27 من 20 سیر کر دیا گیا - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ اس میں ایزادگی کیوں کی گئی - دراصل پرانے ڈپو ہولڈر کو بھی 27 من 20 سیر ماہوار چینی ملتی تھی - بعد میں یہ ستمبر 1972 میں 18 من 30 سیر کرائی گئی تھی - لیکن انہوں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ ایزادگی کر دی گئی ہے - میں یہی دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کن وجوہات کی بنا پر ایزادگی کی گئی -

مسٹر سپیکر - مسٹر غلام قادر - کیا آپ باہر چلے گئے تھے -؟

مسٹر غلام قادر - جناب والا - اس سوال کا جواب دراصل انہوں نے اپنے ضلع کے لیے پوچھا تھا - یہ صرف ان کے ضلع تک محدود نہیں ہے - یہ سوال کواپریٹو بنکوں کے متعلق ہے جس میں کہ کروڑوں روپیہ ضائع ہوا ہے

اور اس میں یہ نہیں بتایا گیا ہے ۔ کہ کیا انکوائری ہو رہی ہے اور اس سلسلہ میں کیا ایکشن لیا جا رہا ہے ۔ دوسرا جناب والا ۔ جب جواب آتا ہے اور اس میں اگر دھاندلی کی گئی ہو ۔ تو اس کی انکوائری کا آرڈر بھی ساتھ آنا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں یہ تجویز کر رہا ہوں اور آپ کو یاد ہوگا ۔ شاید گزشتہ سنگل کو یہ بات زیر بحث آئی تھی کہ اگر ممبران اتنی شدت سے محسوس کرتے ہیں اور جس طرح سے ایوان کی ہر جانب سے سپلیمنٹری سوالات پوچھے جا رہے ہیں ۔ تو اس provision کو آپ avail کریں دونوں طرف سے جو صحیح طریق کار ہے وہ یہی ہے کہ آپ سوالات پوچھ سکتے ہیں اور متعلقہ وزیر اس کا جواب دے سکتے ہیں لیکن اس میں آپ اپنے جذبات کا اظہار نہیں کر سکتے ہیں اس کے لیے قاعدہ 54 والا provision بنایا گیا ہے کہ ممبر اپنے جذبات کا اظہار کر کے اپنے خیالات وزارہ تک پہنچا سکتے ہیں اور مسئلہ کے حل کے متعلق تجاویز دے سکتے ہیں اور اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس provision کا استعمال کر لیا جائے ۔ تو پھر شاید جو کچھ آپ چاہتے ہیں ۔ وہ بات ہو سکتی ہے ۔

اچھا جی شیخ عزیز احمد صاحب ضمنی سوال کر رہے تھے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ ڈپو ہولڈر کا ماہوار کوٹہ بغیر ڈی ایف سی ۔ کے منظوری کے انسپکٹر نے 18 من 30 سیر سے بڑھا کر 27 من 20 سیر کر دیا ہے اس کی جواب طلبی کے بجائے وہ نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کو بیچ میں لے آئے ہیں اور ان کو involve کر دیا گیا ہے ۔ ان کا جواب میرے سوال کے مطابق نہیں ہے ۔

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں معزز رکن کو اگر کوئی شکایت ہے تو وہ میرے پاس آئیں اور میں ڈی ایف سی اور انسپکٹر دونوں کی انکوائری کراؤں گا اور جس طریقہ سے وہ مطمئن ہوں گے ۔ ان کو مطمئن کیا جائے گا ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ یہ 1972ء کا کیس ہے اور اب 1975ء جا رہا ہے ۔ آپ اندازہ کریں ۔ 1974ء میں میں نے سوال دیا تھا اور اب تک اس کی انکوائری نہیں ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دو سال کے بعد آپ نے سوال دیا ہے ۔ وہ کیا کر سکتے ہیں ۔ یعنی ان سے تو ایک سوال کا گلہ ہے اور آپ نے دو سال کے بعد سوال دیا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے دریافت کروں گا ۔ کیا وہ یہ فرمائیں گے کہ انکوائری کب initiate ہوئی ہے ؟ میں صرف تاریخ چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ انکوائری کریں گے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ انہوں نے کہا ہے کہ انکوائری ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ڈسٹرکٹ لیول پر ہو رہی ہے ۔

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ فاضل ممبر نے ڈی ۔ ایف ۔ سی اور اے ۔ ایف ۔ سی کے متعلق حکم دیا ہے ۔ میں نے انہیں یقین دہانی کرائی ہے کہ اس کی انکوائری ضرور ہوگی ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ صفحہ 26 پر تیسری لائن میں آپ ملاحظہ کریں ۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ نائب تحصیلدار اور ایڈمنسٹریٹر پسرور کے خلاف اب ۔ سی پسرور تحقیقات کر رہے ہیں ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ تحقیقات کب سے شروع ہے ۔ I want actual date.

وزیر صنعت ۔ میں exact date تو نہیں بتا سکتا ۔ انکوائری زیر تفتیش ہے اب تک پتہ نہیں چل سکتا ۔ ختم ہوگی تو پھر پتہ چلے گا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میرا مقصد تو یہ تھا کہ جب جواب آتا ہے ۔ تو اس وقت تمام کی تمام متعلقہ وزیر متعلقہ کے پاس آتی ہے ۔ ان کو سب پتہ ہونا چاہیے ۔ ان سوالات کے بارے میں ان کو study کر کے آنا چاہیے تاکہ وہ اس ہاؤس میں واضح طور پر بیان کر سکیں ۔ میرے خیال میں ان کو فرصت نہیں ملی کیوں کہ یہی ظاہر ہوتا ہے ۔

Mr. Speaker : It may not be a fair comment. Next Mr. Aziz Ahmad.

ڈپو ہولڈر ٹاؤن کمیٹی کلاسوالہ (پسرور) کے خلاف بوگس راشن حاصل کرنے کا الزام

*6774۔ شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیس سٹیشن پسرور ضلع سیالکوٹ میں بحوالہ ابتدائی رپورٹ نمبر 664 مورخہ 14-10-1975 کو محمود احمد ولد صدر دین اور شوکت علی ولد محمد شفیع ڈپو ہولڈرز ٹاؤن کمیٹی کلاسوالہ تحصیل پسرور کے خلاف جنوری 1972ء تا ستمبر 1972ء آبادی کی بوگس لسٹ تیار کرا کر 5366 افراد کا زائد راشن حاصل کرنے کی بناء پر مقدمہ درج ہوا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ مقدمہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر سیالکوٹ نے پنجاب فوڈ انفورسمنٹ سٹاف کی تحقیقات پر مبنی رپورٹ پر درج کرایا اور اس رپورٹ میں محکمہ خوراک کے 6 افسران کو ملوث قرار دیا ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو متعلقہ محکمہ کے مذکورہ چھ افسران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ۔ اگر کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شوکت علی مذکور جزو (الف) کا ڈپو ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر نے منسوخ کر دیا لیکن محمود احمد کا ڈپو بدستور بحال ہے ۔ اگر ایسا ہے تو محمود احمد کا ڈپو منسوخ نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں ۔

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے پر ڈپو ہولڈرز آبادی کی تعداد بڑھوا کر زائد کوٹا حاصل کرتے رہے اور راشن کی تقسیم کے صحیح ہونے کی تصدیق مرزا بابا محمد شفیع کرتے رہے اور ہر پندرھواڑہ پر بابا محمد شفیع کے سرٹیفکیٹ پر دوسرے پندرھواڑہ کا کوٹا چینی فوڈ انسپکٹر جاری کرتا تھا ۔

(و) اگر جزو (ہ) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا سرٹیفیکیٹ جاری کرنے والے اشخاص کے خلاف کارروائی کی گئی اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔ محمود احمد کے خلاف 236 افراد کی زائدآبادی اور شوکت علی کے خلاف 5366 زائد آبادی کے اندراج کے سلسلہ میں مقدمات ہوئے ۔

(ب) و (ج) جی ہاں ۔ البتہ اس سلسلہ میں محکمہ خوراک کے چھ کی بجائے سات اہلکار ملوث تھے ۔ ان اہلکاروں کو چارج شیٹ کیا گیا اور ان کے خلاف محکمانہ کارروائی جاری ہے ۔

(د) شوکت علی کا ڈپو 3-8-1972 کی انکوائری رپورٹ پر منسوخ ہوا ۔ البتہ محمود احمد اور شوکت علی کے خلاف مورخہ 31-7-1973 کی انکوائری رپورٹ کی بنا پر مقدمات درج کئے گئے پولیس محمود احمد کے خلاف کیس عدالت ریڈنٹ مجسٹریٹ پسرور بھیج چکی ہے محمود احمد کے ڈپو کی تنسیخ کے سلسلہ میں محکمانہ کارروائی کی جا رہی ہے ۔

(ہ) ، (و) بابا محمد شفیع کے خلاف بھی مقامی پولیس کے پاس کیس رجسٹر کیا گیا جو زیر تفتیش ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر محمد حنیف لارو کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے)

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے دریافت کروں گا کہ یہ کیس کب درج ہوا اور کس کے پاس زیر تفتیش ہے ؟

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ یہ کیس پولیس کے پاس ہے ۔

It has nothing to do with the Food Department. It is with Police Department. How can he expect me to know what is happening in the Police Department ? I am talking acout the Food Department.

چوہدری امان اللہ الک ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف کس طرح جواب دے رہے ہیں کہ پولیس کے پاس ہے ۔ یہ ایسا جواب کیوں دے رہے ہیں ۔

یہ تو مجھے بھی علم ہے کہ کیس پولیس کے پاس رجسٹر ہوتے ہیں اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے اس کا تعلق نہیں ہوتا ۔

وزیر صنعت ۔ حضور والا ۔ کیس رجسٹر ہو چکا ہے ۔ اس کے بعد پولیس تفتیش کرے گی ۔ اس میں محکمہ فوڈ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اب میں وہاں جا کر دیکھوں ۔ میں آپ کو صحیح تاریخ تو نہیں بتا سکتا مگر یہ بات ضرور کہہ سکتا ہوں کہ کیس زیر تفتیش ہے اور جب وہ انکوائری مکمل ہو جائے گی تو اس کے بعد پتہ چلے گا ۔

مسٹر چیئرمین ۔ آپ تفتیش کرنے والے افسران کا نام تو نہیں جان سکتے ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف نے میرا سوال سمجھا ہی نہیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ آپ نے صحیح کہا ہے لیکن کیس کس کے پاس زیر تفتیش ہے ۔ اس کا جواب آ چکا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں سوال کیا پوچھنا چاہتا ہوں اور اس کا جواب وہ کیا دے رہے ہیں اور کس انداز سے دے رہے ہیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ آپ نے پوچھا تھا کہ کیس کس کے پاس زیر تفتیش ہے اور انہوں نے ایجنسی نام بتا دیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے ایجنسی کا نام نہیں پوچھا تھا بلکہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ کیس کس پولیس سٹیشن کے پاس ہے اور کون سا انسپکٹر تفتیش کر رہا ہے ۔ کون سا محکمہ کر رہا ہے ۔ کب یہ کیس رجسٹر ہوا تھا ۔ یا وہ یہ فرما دیں کہ مجھے علم نہیں ہے ۔ اس کی بجائے وہ مجھے حوالہ دے رہے ہیں کہ پولیس کے پاس ہوتا ہے ۔ اس کے بعد فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہوتا ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ انہوں نے بتا دیا ہے ۔

میاں منظور احمد سوہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ضمنی سوال میں یہ بات کہنا کہ کیس پولیس کے پاس ہے حالانکہ وہ جواب کے جز (ھ ، و)

میں واضح طور کہہ چکے ہیں ۔ بابا محمد شفیع کے خلاف بھی مقامی پولیس کے پاس کیس رجسٹر کیا گیا جو زیر تفتیش ہے اور ضمنی سوال کے جواب میں بھی وہ یہی جواب دے رہے ہیں تو فاضل ممبر کا مقصد یہ تھا جب فائل آتی ہے تو اس کے بارے میں تمام چیزوں پر وزیر متعلقہ کو عبور حاصل کرنا چاہئے اور وہ ہر ایک کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ مجھے تاریخ کا پتہ نہیں ۔ سوال پورا نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ یہ طریقہ کار درست نہیں ہے ۔ ممبران یہاں معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کب رجسٹر ہوا کتنا وقت ہو گیا ہے کیوں investigation مکمل نہیں ہوئی راستے میں کون سی رکاوٹیں ہیں جن کی وجہ سے وہ تفتیش آج تک مکمل نہیں ہوئی ؟ وزیر موصوف سے ہم ادب سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان کو offend نہیں ہونا چاہیے بلکہ وہ اپنی کارکردگی پر خود اپنے گریبان میں جھانکیں کہ وہ تیار ہو کر نہیں آئے اور فاضل ممبران سے وہ اس طرح پیش آ رہے ہیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ ملک صاحب ۔ آپ ان کے سوال کا جواب دے سکیں گے ۔ اگر آپ کہیں تو دوبارہ ان سے سوال پوچھ لیتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں پھر سوال دھراتا ہوں اور وزیر موصوف سے بڑے ادب سے دریافت کرتا ہوں کہ وہ جو کیس درج ہوا ہے اس کا ایف ۔ آئی ۔ نمبر کیا ہے ۔ کس پولیس سٹیشن پر وہ درج ہے اور کب سے یہ تفتیش جاری ہے ؟

چوہدری غلام قادر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اصل سوال کچھ ہے اور وہ ضمنی سوال پولیس کیس کے متعلق پوچھ رہے ہیں ۔ یہاں سوال فوڈ کے متعلق ہے کہ اس ڈپوہولڈر اور اوورسیئر کے خلاف کیا بنا ؟ اس کا جواب تو صاف آ چکا ہے ۔

مسٹر میئر مین ۔ ضمنی سوال relevant ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ پولیس کیوں تفتیش نہیں کر رہی ۔ کیا بات ہے ۔ کیا کوئی ایسی ویسی بات یا ہینکی پینکی تو نہیں ہے ؟

Mr. Chairman : Let him see the file. (Interruptions) Let us hear the Minister.

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ میرے بھائیوں کو اگر تاریخ کے متعلق خدشہ ہو گیا ہے تو میں ان کو بعد میں بتا سکتا ہوں ۔ میرے پاس اس وقت تاریخ موجود نہیں ہے ۔ آپ بعد میں تشریف لے آئیں انشاء اللہ آپ کی پوری طرح مطمئن کیا جائے گا ۔

مسٹر چیئرمین ۔ ملک صاحب ۔ آپ سوالات کے اگلے دن یا ہفتے میں جواب دے دیں گے ؟

وزیر صنعت ۔ جی ہفتے میں جواب دے دوں گا ۔

مسٹر چیئرمین ۔ ٹھیک ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ پولیس سٹیشن کا بھی پتہ نہیں ہے اور تاریخ کا بھی پتہ نہیں ہے ۔

Mr. Chairman : Every thing will be told to you.

چوہدری غلام قادر ۔ جناب والا ۔ آپ نے اس کا رولنگ تو دے دیا ہے کہ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا پھر آپ کی رولنگ کے بعد ان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ بولیں ۔

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ پولیس سٹیشن پسرور ہے اور ضلع سیالکوٹ ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ وہ ایف ۔ آئی ۔ آر نمبر اور تاریخ وغیرہ پوچھنا چاہتے ہیں ۔ میرے خیال میں آپ کے سوالات کا جو اگلا دن ہو گا اس میں آپ بتا دیں ۔

وزیر صنعت ۔ بہت اچھا ۔

مسٹر چیئرمین ۔ شکریہ ۔ لک صاحب ۔ آپ اگلے سوال تیار کر دیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس کو repeat کر دیا جائے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اسی کو repeat فرما دیں کیونکہ یہ ضمنی سوال ہے اس کو علیحدہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

ضلع بہاول نگر میں چاول کی نقل و حمل پر عائد کردہ پابندی ختم کرنا

*6797 ۔ راؤ مراتب علی خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے کچھ عرصہ قبل ضلع بہاول نگر میں پیدا ہونے والے چاول کو غیر معیاری قرار دے دیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع مذکور میں پیدا شدہ چاول کی بین الاضلاعی نقل و حمل پر پابندی عائد ہونے کی وجہ سے ہزاروں من چاول سٹاک میں پڑا ہوا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع مذکور میں چاول کی نقل و حمل پر عائد کردہ پابندی ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ انہوں نے جو جز (ب) میں کہا ہے " جی نہیں " اگر میں یہ کہوں کہ 1974ء میں ضلع بہاولنگر میں چاول کی بین اضلاعی نقل و حمل پر پابندی عائد تھی تو وہ اس بارے میں مزید کچھ کہیں گے یا اپنے اس جواب پر stick کریں گے ؟

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو جواب لکھا ہوا ہے وہ ٹھیک ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں نے 1974ء کہہ دیا ہے کیونکہ اس میں واضح نہیں ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ 1974ء میں ضلع بہاولنگر کی حدود کے اندر باقی اضلاع میں چاول لے جانے پر پابندی تھی ۔

مسٹر چیئرمین ۔ موہل صاحب ۔ پہلے سوال میں 1974ء کا ذکر نہیں ہے انہوں نے کہا ہے کہ کچھ عرصہ قبل ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ اب میں نے اسی لیے 1974ء کے متعلق خاص طور پر پوچھا ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ تو پھر آپ یہ علیحدہ سوال کرکے پتہ کریں ۔ اس میں تو facts and figures کی بات آئے گی ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ یہ سوال بھی 1974ء میں کیا گیا تھا اور یہ ریکارڈ پر ہوگا ۔

مسٹر چیئرمین ۔ ہوگا ۔ لیکن جو سوال کی فارم ہے وہ اس سے واضح ہے کہ اس میں کوئی specific date اور specific سال نہیں ہے تو اس کے بغیر وہ کس طرح بتا سکیں گے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب سپیکر ۔ راؤ مراتب علی خان نے لکھا ہے کہ ''کچھ عرصہ قبل '' ۔

Mr. Chairman : May be one week. May be one month but not a year.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب یہ سوال کیا گیا اس سے پہلے کبھی بہاولنگر میں پابندی نہیں لگی ؟

مسٹر چیئرمین ۔ یہ تو الگ سوال کی نوعیت ہے کیونکہ 1970ء ۔ 1971ء ۔ 1972ء ۔ 1973ء اور 1974ء یہ تمام سال آپ اپنے سوال میں count کر رہے ہیں ۔ آپ کا سوال جنرل ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ جب میں نے کہا ہے کہ راؤ صاحب نے پوچھا ہے ,, حکومت نے کچھ عرصہ قبل '' ۔ تو کچھ عرصہ قبل ماضی قریب ہوتی ہے یعنی ایک مہینہ ۔ دو مہینے ۔ تین مہینے اور میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ جب یہ سوال کیا گیا اس سے دو مہینے پہلے کیا پابندی عائد تھی ؟

مسٹر چیئرمین ۔ پھر تو ان کا جواب صحیح ہے ۔ انہوں نے کہا ہے ,, جی نہیں '' ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ جواب ہاؤس میں دیں تا کہ ہم اس کو چیلنج کریں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ الگ سوال کر لیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ نہیں جناب ۔ الگ سوال کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ پھر اسی طرح ہوگا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کیا آپ وزیر موصوف سے دریافت کر کے بتائیں گے کہ سوال کا جواب جو انہوں نے دیا ہے اس میں specific ٹائم نہیں دیا گیا کہ 1974ء کا یا کس عرصے کا ہے ۔ تو یہ جواب تاحال تصور ہوگا ۔ اب تک وہاں موجودہ صورت حال ہوگی یا خاص عرصے کے متعلق انہوں نے جواب فرمایا ہے ۔ آپ خود ان کو سوال کر دیں کہ اب تک صورت حال کا جواب ہے یا کسی خاص ٹائم کے متعلق انہوں نے جواب دیا ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ میرا خیال یہ ہے کہ جب یہ سوال کیا گیا ہے اس تاریخ سے کچھ عرصہ قبل کی بات انہوں نے پوچھی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں کہ میں واضح طور پر کہہ رہا ہوں اس جواب سے ان کا مطلب کیا ہے یعنی ان کے علم یا جواب کے مطابق یہ پندی کب سے ہے ؟

مسٹر چیئرمین ۔ near past کے متعلق ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ ان سے پوچھ لیں ۔

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ یہ چاہتے ہیں کہ پچھلے چار سال کی تمام فائلیں اٹھا کر لے آؤں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ ان کا سوال یہ ہے کہ جب یہ سوال آیا تھا اس سے کچھ عرصہ قبل کب تک آپ نے یہ جواب دیا ہے ۔ اس میں specific تاریخ نہیں ہے یا یہ سوال ہی ambiguous ہے یہ صاف نہیں ہے ۔

وزیر صنعت ۔ اس میں کوئی تاریخ کا تعین نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے واضح کیا ہے کہ یہ کس عرصے کا جواب دیا ہے اور یہ کس عرصے سے متعلق ہے ۔

چوہدری منظور حسین جنجوعہ ۔ جس سوال کا جواب دیا گیا ہے اور جس وقت دیا جاتا ہے ۔ اس کی conditions کے لحاظ سے دیا جاتا ہے جس تاریخ کے لیے دیا گیا ہے اس کا جواب پڑھ دیا گیا ہے جواب موجود ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ جواب کے موجود ہونے کی بات نہیں ہے ۔

سردار محمد عاشق ۔ یہ جو سوال کیا گیا ہے وہ کس عرصے کے کیا گیا ہے یہ تو سوال کنندہ کو چاہئے تھا کہ اس نے کس عرصے کے لیے کیا ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کون کون سے علاقوں میں سیاری چاول پیدا ہوتے ہیں ۔ پنجاب میں وہ کون سے علاقے ہیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ آپ کے سوال کی نوعیت الگ ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب ان کو بتانا چاہیے ۔ یہ چاولوں کی بات ہے وہ بتانا بھی چاہتے ہیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ اس کا تمام پنجاب سے تعلق ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ شیخ رفیق احمد صاحب کی فارغ البالی کے اعتبار سے بھی صحیح جانشین ہیں اور آپ کے نام کے ساتھ بھی نار کا لفظ ہے نار کا مطلب آگ ہے تو جب محترمہ ریحانہ سرور نے سوال کیا تو اتنے غصے کے ساتھ ان کے سوال کو کیوں رد کر دیا ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ یہ علیحدہ سوال دیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب انہوں نے کس عرصے کے لیے جواب دیا ہے ۔ اس سے کتنا عرصہ کا مقصد ہے اور کون سا عرصہ مطلوب ہے ؟

مسٹر چیئرمین ۔ دو چار مہینے قبل ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ تو ان کو فرمانا ہے ۔ آپ ان کی ترجمانی نہ کریں ۔

سید تابش الوری ۔ یہ ہمیں معلوم ہے کہ آپ کو وزارت کی ذمہ داریاں تفویض ہونے والی ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ بقیہ سوالات میز کی ایوان پر رکھ دئے گئے ہیں ؟

وزیر صنعت ۔ بقیہ سوالات کے جوابات میں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

جڑانوالہ سنٹرل کوآپریٹو بنک کے سروس رولز کا اجراء

*6830 ۔ ملک غلام قادر ۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ درست ہے کہ کیا جڑانوالہ سنٹرل کوآپریٹو بنک کی انتظامیہ نے اس بنک کے ملازمین کے لیے ابھی تک سروس رولز نہیں بنائے اگر ایسا ہے یہ رولز کب تک بنا دئے جائیں گے ؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ بنک نے گورنمنٹ ملازمین کے رولز باقاعدہ اپنے ملازمین کے لیے اختیار کر رکھے ہیں ۔

محکمہ امداد باہمی کی جانب سے فصلوں پر قرضوں کا اجراء

* 6831 ۔ ملک غلام قادر ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ امداد باہمی ہر فصل کے آخر پر کوآپریٹو سوسائیٹیوں کو سپیشل قرضہ جات جاری کرتا ہے جب کہ اس وقت تک دوسرے بنکوں سے قرضہ جات لئے جاچکے ہوتے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو کوآپیٹو بنکوں کی طرف سے یہ قرضے ہر فصل کے آخر میں دینے کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر صنعت ۔ جی درست نہیں ۔ البتہ فصل خریف 1974 پر قرضہ کے اجراء میں کچھ تاخیر ہوئی ہے ۔ کیونکہ سٹیٹ بنک آف پاکستان سے ہی قرضہ

دیر سے جاری ہوا ۔ سٹیٹ بنک کی طرف سے یہ شرط تھی کہ اس وقت تک قرضہ جاری نہیں کر سکتا جب تک صوبائی و وفاقی حکومتیں باقاعدہ طور پر گارنٹیاں نہ دیں یہ گارنٹیاں دونوں حکومتوں نے بالترتیب 12 جولائی 1974 اور 22 جولائی 1974 کو دیں اور 29 جولائی کو منظوری کی باقاعدہ اطلاع رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی پنجاب کو ارسال ہوئی ۔ اس طرح جولائی کے آخر تک سٹیٹ بنک آف پاکستان سے ہی کوئی قرضہ حاصل نہیں ہوا تھا ۔ چنانچہ اطلاع ملتے ہی پنجاب پروونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ نے 16 اگست 1974 تک یعنی 16 دن کے قلیل عرصہ میں صوبہ کے تمام بنکوں کو ضابطہ کی تمام کارروائیاں مکمل کرنے کے بعد قرضہ جاری کیا ۔

کوآپریٹو فارم سروس سنٹر جڑانوالہ کی بلڈنگ کے لیے کرایہ کی وصولی

* 6941 ۔ چوہدری عبدالغنی ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوآپریٹو فارم سروس سنٹر جڑانوالہ کی بلڈنگ میں مورخہ 29-11-1973 سے بھاری کیمپ بنایا گیا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بھاری کیمپ بننے سے پہلے مذکورہ سنٹر کی بلڈنگ کا مبلغ 12,00 روپے ماہوار کرایہ مختلف اداروں سے وصول ہوتا تھا ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامیہ نے مورخہ 19-11-1973 سے بحساب 11,00 روپے ماہوار کرایہ ڈپٹی کمشنر لائل پور سے طلب کیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا یہ کرایہ ادا کیا جائے گا ۔ اگر جواب نفی میں ہے تو کیا اس ادارہ کو جو ایک انجمن کے تحت چل رہا ہے اور جس میں مختلف چھوٹی چھوٹی انجمنوں کے حصص ہیں مالی نقصان نہیں ہوگا ؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔

کیمپ بننے سے پہلے سنٹر کو دو گوداموں اور دو کمروں کا 800 روپے ماہوار کرایہ وصول ہو رہا تھا۔

(ج) یہ درست ہے کہ انتظامیہ سنٹر نے مورخہ 29-12-73 سے بحساب 12,00 روپے ماہوار کرایہ ڈپٹی کمشنر لائلپور سے طلب کیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے فنڈز مہیا کرنے کے لیے حکومت کو تحریک کر دی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ کرایہ وصول ہو جائے گا۔

ڈپو ہولڈر کی جعل سازی

* 6983 ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حاجی محمد انور ڈپو ہولڈر وارڈ نمبر 7291 واقع رام گڑھ مجاہد آباد لاہور نے 74-1973 کے دوران جعل سازی سے چینی کا دو گنا کوٹا حاصل کر لیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ خوراک نے مذکورہ جعل سازی کے متعلق علم ہونے کے باوجود ڈپو ہولڈر مذکور کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہیں کیا۔ اگر ایسا ہے تو کیوں ؟

وزیر صنعت ۔ (ملک محمد خالد) (الف) جی نہیں ۔ 11 مارچ 1973 کو جب کہ ڈپو ہولڈر بسلسلہ حج بیت اللہ گیا ہوا تھا۔ اس کے لڑکے مسمی فیاض احمد نے غلطی سے دوسرے ڈپو ہولڈر کا چینی کا کوٹہ اٹھا لیا لیکن جونہی اسے اصل حقائق کا علم ہوا۔ اس نے از خود وہ چینی اصل مالک کو بذریعہ ڈپو ہولڈر ایسوسی ایشن واپس کر دی۔

(ب) ڈپو ہولڈر مذکورہ کی باقاعدہ جواب طلبی کی گئی ۔ لیکن چونکہ اس کے بیٹے سے یہ غلطی سہواً ہوئی لہذا اسے تنبیہ کر دی گئی ۔

دیہاتوں میں راشن کارڈ سسٹم رائج کرنا

* 6985 چوہدری منظور احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیہات میں چینی حاصل کرنے کے لیے راشن کارڈ سسٹم موجود نہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دیہاتوں میں راشن کارڈ سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے ڈپو ہولڈر چند چند آدمیوں کو چینی دے کر باقی چینی بلیک مارکیٹ فروخت کر دیتے ہیں اور اسی طرح دیہات کے غریب عوام چینی حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں ؟

وزیر صنعت ۔ (ملک محمد خالد)

(الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔

دیہاتی علاقوں کو آبادی کے مطابق چینی کے کوٹے کی فراہمی

* 6986 ۔ چوہدری منظور احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ دیہاتی علاقہ کے راشن ڈپوؤں کو ابھی تک 1961 کی آبادی کے مطابق چینی کا کوٹہ دیا جاتا ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت دیہاتی علاقوں کو 1972 کی آبادی کے مطابق چینی کا کوٹہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔ دیہاتی علاقوں کو چینی کا کوٹہ 1972 کی مردم شماری میں لین فی صد سالانہ اضافہ کے ساتھ جاری کرنے کے احکامات جاری کیے جا چکے ہیں ۔

صوبہ میں راشن ڈپوؤں کے خلاف بد دیانتی کے الزام میں کارروائی

*7009 ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں یکم جنوری 1974ء تا 30 نومبر 1974ء کل کتنے راشن ڈپو ہولڈروں کے خلاف بد دیانتی کے الزام میں کارروائی کی گئی ؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔ عرصہ مذکور میں 1504 راشن ڈپوؤں کے خلاف کارروائی کی گئی۔

تحصیل خوشاب (سرگودھا) میں گندم کی پیداوار

*7010 ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں گندم کی پیداوار ضلع مذکور کی باقی تحصیلوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہے ۔

(ب) مذکورہ تحصیل کو یکم اکتوبر 1974ء تا 15 دسمبر 1974ء کتنی گندم محکمہ خوراک کی طرف سے وہاں خوراک کی کمی دور کرنے کے لئے فراہم کی گئی ہے ؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد)۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) عرصہ مذکور میں حکومت کی طرف سے تحصیل خوشاب میں 13,138 من آٹا بذریعہ راشن ڈپو عوام کو مہیا کیا گیا تھا۔

دھان کی فصل کی ضلع وار پابندی کو ختم کرنا

*7013 ۔ چوہدری محمد حیات گوندل ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں دریائے چناب کے شمالی کنارے پر گجرات سرگودھا روڈ کے جنوبی علاقہ سے سال 58-1957ء میں دھان کی فصل ضلع گوجرانوالہ میں لے جانے پر کوئی پابندی نہیں تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ پابندی اس لئے اٹھائی گئی تھی کہ ضلع گوجرانوالہ کی دھان منڈیاں اس علاقہ کے قریب ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ضلع وار پابندی عائد ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت کسانوں کی سہولت کے لئے ضلع وار پابندی ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔

(الف) سال 58-1957ء میں کوئی سکیم برائے سرکاری خرید چاول پنجاب میں رائج نہیں تھی۔ لہذا کسی قسم کی پابندی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(ب) جزو (الف) کے جواب کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) جی ہاں۔ کسانوں کی جائز سہولت کے مد نظر حکومت نے کنٹرول شدہ علاقہ میں مونجی کی نقل و حمل۔

(1) بذریعہ ریل سے پابندی اٹھا لی ہے اور

(2) بذریعہ ٹریکٹر ٹرالی بھی اس کی اجازت مقامی طور پر حاصل کردہ پرمٹوں پر دے دی ہے۔

مصطفیٰ آباد (مغلپورہ) لاہور کے ڈپو ہولڈر کے خلاف تحقیقات کرانا

*7031 ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مصطفیٰ آباد (مغلپورہ) میں راشن ڈپو نمبر 1063 کا ڈپو ہولڈر گاہکوں کو پورا راشن نہیں دیتا اور گاہکوں کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آتا ہے جس سے گاہکوں کو بہت پریشانی ہوتی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈپو ہولڈر کے غلط رویہ کے خلاف لوگوں نے متعلقہ حکام کو کئی درخواستیں دی ہیں۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ ڈپو ہولڈر کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔

(الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

پنجاب کوآپریٹو یونین کی مجلس منتظمہ کے انتظامات

*7058 ۔ میاں احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ 1974ء کے دوران پنجاب کوآپریٹو یونین کی مجلس منتظمہ کے انتخاب کے لئے تاریخ مقرر کی گئی تھی اور کاغذات نامزدگی بھی طلب کر لئے گئے تھے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ متذکرۃالصدر انتخابات ملتوی کر دیے گئے تھے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ یونین کا انتخاب ملتوی کیوں کیا گیا اور حکومت کب تک انتخابات کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔

(الف) جی ہاں ۔ کونسل (جنرل میٹنگ) کے اجلاس کی تاریخ مقرر ہوئی تھی ۔ جس میں دیگر امور کے علاوہ انتظامیہ کمیٹی کے انتخاب کا ایک ضمن بھی شامل تھا ۔ کاغذات نامزدگی طلب نہیں کئے گئے تھے ۔

(ب) درست ہے ۔ حقیقت میں میٹنگ ملتوی کر دی گئی تھی ۔

(ج) یونین کی کونسل کا اجلاس اس لئے 1974ء میں ملتوی کیا گیا تھا کہ یونین کے پریذیڈنٹ صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ ان پیچیدہ امور کا جو کونسل کے اجلاس میں زیر غور آنے تھے قانونی نقطہ نظر سے جائزہ لیا جائے ۔ پیشتر اس کے کہ وہ

اجلاس میں پیش کئے جائیں۔ چنانچہ اجلاس ملتوی کر دیا گیا تھا۔ نہ صرف یہ کہ انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب ملتوی کیا گیا۔ یونین اپنے ملحقہ اداروں کا ایک امداد باہمی ادارہ ہے۔ یونین کی انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب حکومت نہیں کرتی۔ بلکہ اس کی کونسل کرتی ہے۔ یونین کا اجلاس عام مورخہ 19 فروری 1975ء کو منعقد ہوا اور انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

لاہور میں آٹا پیسنے والی ملوں کی تعداد

*744۔ چوہدری امان اللہ لک۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے۔

(الف) لاہور میں گندم پیسنے والی آٹے کی ملوں کی کیا تعداد ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں مذکورہ ملوں کی تعداد ضرورت کے مطابق کم ہے۔ اگر ایسا ہے تو حکومت اس بارے میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد)۔

(الف) رولر فلور ملز۔ 26

ماڈرن گرائینڈنگ پلانٹ۔ 6

کل تعداد 32

(ب) لاہور میں فلور ملوں کی تعداد کافی ہے۔

گندم کے کاشتکاروں کی مشکلات کا ازالہ

*7513۔ میاں منظور احمد وٹو۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گندم کی موجودہ سرکاری خرید کے طریق کار سے کاشتکاروں کو چنداں فائدہ نہیں ہوا۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کاشتکار مئی اور جون کے مہینوں میں از حد مصروفیت کی بناء پر گندم کو خود محکمہ خوراک کے ڈپو پر لے جانے سے قاصر ہوتے ہیں۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دیہاتی اوقات کار بھی کاشتکاروں کے آڑے آتے ہیں۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ خوراک کے خریداری کے سنٹروں میں کاشتکاروں کو بیل گاڑیاں کھڑی کرنے کے لئے جگہ نہ ہونے کی وجہ سے دشواری پیش آتی ہے۔

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ صاف نہ ہونے کی وجہ سے کاشتکاروں کی گندم کا ڈیر سے وزن کیا جاتا ہے۔ نیز اسی وجہ سے کاشتکاروں کو رقم کی ادائیگی دیر سے ہوتی ہے اور بل کی ادائیگی بعض اوقات بینک بند ہو جانے کی صورت میں اگلے دن پر ملتوی ہو جاتی ہے۔

(و) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کاشتکاروں کی ان تمام مشکلات کو کون سے طریق کار سے حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد)۔

(الف) یہ درست نہیں ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔

(د) ہر جگہ پر ایسی صورت نہیں لیکن جہاں کہیں ایسی دشواری پیش آئے تو امر کا حل کیا جاتا ہے۔

(ہ) جی نہیں۔ گندم کی تولائی، پیمائش اور ادائیگی قیمت حتی الامکان فوری طور پر کی جاتی ہے۔

(و) جزو (الف) تا (ہ) کے جوابات کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا۔

موہڑا اعوان میں ڈپو کی منسوخی

*7615 ۔ مرزا فضل حق ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ موہڑہ اعوان ڈاکخانہ بادشاہان تحصیل چکوال کے راشن ڈپو کا الاٹی محمد نواز ولد قادر خان اپنا چینی کوٹہ دوسرے گاؤں میں بلیک میں فروخت کر دیتا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ علاقے کی آبادی تقریباً گیارہ سو نفوس پر مشتمل ہے لیکن مذکورہ الاٹی صرف تین سو افراد کو پندرھواڑے میں راشن تقسیم کرتا ہے اور باقی ماندہ مکینوں کا راشن بلیک میں فروخت کر دیتا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ڈپو ہولڈر کی الاٹمنٹ منسوخ کرکے اس کے خلاف کارروائی کا کوئی ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر صنعت (ملک محمد خالد) ۔

(الف) یہ درست نہیں ہے۔

(ب) موضع مذکورہ کی آبادی تقریباً 1,335 نفوس ہے یہ درست نہیں ہے کہ ڈپو ہولڈر چینی بلیک میں فروخت کر دیتا ہے۔

(ج) جزو (الف) و (ب) کے جواب کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جناب سینئر منسٹر صاحب غور فرمائیں اور دوسرے وزرا صاحبان بھی کہ جہاں تک سوالات کے جوابات کا تعلق ہے۔ اس میں اتنی تاخیر ہونا ٹھیک نہیں ہے۔ یہ روایت رہی ہے کہ 15 دن کے اندر اندر یا زیادہ سے زیادہ 20 دن کے اندر جوابات آ جاتے تھے۔ سوالات کے لئے کیفیت یہ ہے کہ پانچ پانچ چھ چھ مہینے ہو جاتے ہیں۔ جوابات نہیں آتے اگر آتے ہیں تو وہ بھی نا مکمل۔ حالانکہ یہ اپنے مالیات محکمہ سے لیتا چاہوں

تو لے سکتے ہیں۔ اس کے لئے تاخیر کا جواز پیدا نہیں ہوتا کیوں کہ ان کو تمام سہولتیں میسر ہیں۔ ان کے پاس وافر وقت ہے۔ ٹیلیفون ہیں۔ وہ جوابات مہیا کر سکتے ہیں۔ یہ معمول کے مطابق ہو رہی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ جہاں تک تاخیر کا تعلق ہے۔ ہم نے اپنی ایک کمیٹی بنائی تھی اس کی تجویز پر یہ کام کیا گیا۔ تمام فاضل اراکین یہ جانتے تھے کہ کچھ سوالات کے جوابات دینے کی بجائے کوئی ایسا طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ جو سوالات پیش ہوتے ہیں ان کے جوابات لیے جائیں تاکہ ان کے ضمنی سوالات ہو سکیں۔ اس لیے سوالات کی تعداد 25 کر دی گئی۔ اس کے ساتھ یہ بھی کرنا پڑا کہ کسی ایک دن ایک رکن دوسرے زائد سوال نہ کرے۔ مشکل یہ ہو گئی ہے کہ 25 سے زائد سوالات نہیں ہوتے اور فاضل رکن کے دوسرے زائد سوال نہیں آتے۔ اس لیے سوالات جمع ہونا شروع ہو گئے یہ مطالبہ بہت حد تک حق بجانب ہے۔ جہاں تک زبانی ہو سکے ضمنی سوالات پوچھے جائیں۔ چار روز ہوئے ہیں ایک کمیٹی مقرر کی ہے وہ دیکھے گی کہ کن کن محکموں سے زیادہ سوالات آتے ہیں اور کن محکموں سے کم۔ اس قسم کی تجویز ہمارے زیر غور ہے کہ جن محکموں کے جوابات کم ہوں وہ ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ کم ہیں۔ اس دن ایسے محکمے رکھ لیے جائیں گے۔ جن کے سوالات زیادہ ہوں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ جن محکموں کے سوالات زیادہ ہوتے ہیں۔ ان کے سوالات زیادہ آیا کریں گے اور ان کے لیے زیادہ وقت ہوا کرے گا اور جن محکموں کے سوالات کم ہوں گے ان کو کم وقت دیا جائے گا۔ اس طرح کی تجویز زیر غور ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسی سیشن میں ہو جائے گا اور اس طرح مجھے اندازہ ہے کہ اسی سیشن میں تمام سوالات نمٹانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اس بات کا ازالہ ہو جائے گا۔

اب رخصتوں کی درخواستیں پیش کی جائیں گی۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر تاج محمد خانزادہ

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خانزادہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

I shall be away on account of unavoid-

able circumstances from Monday 1st December. I shall be gratfull if leave is granted to me upto 5th December.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ بیگم بلقیس حبیب اللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست محترمہ بیگم بلقیس حبیب اللہ صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں 20 نومبر کو اجلاس میں ضروری کام کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکی ۔ رخصت عنایت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید احمد نواز گردیزی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید احمد نواز گردیزی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I request for leave of absence from 15th of November, to 25th of November, 1975, which may kindly be allowed.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر محمد صادق ملہی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر محمد صادق ملہی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

Respectfully I request that I am sick

and admitted in Mayo Hospital, I could not attend this Session commencing from 15.11.1975. Kindly grant me leave from 15.11.75 uptill to-day.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کرنل محمد اسلم خان لیازی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست کرنل محمد اسلم خان لیازی صاحب عضو صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I was suffering from Alergy and Articaria on Monday Tuesday dated 24th and 25th instant. Kindly grant leave and oblige.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ راجہ جمیل اللہ خان ..... نہیں آئے ہوئے .....

مسٹر لذر حسین منصور ۔ نکتہ استحقاق ۔ جناب والا ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے .....

مسٹر سپیکر ۔ پہلے مجھے بتائیں کہ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں اور اس کی ریجز کیا ہے ۔ یہ کام اس طرح تو نہیں ہوتا ۔

مسٹر لذر حسین منصور ۔ جناب ۔ میں ریجز بتانے والا ہوں ! .....

مسٹر سپیکر ۔ تو اسے پڑھنے کی بجائے آپ مجھے لکھ کر بھجوا دیں ۔

مسٹر لذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ بات یہ ہے کہ آپ نے کل بھی صوبائی حکومت کو یہ کہا تھا کہ مہنگائی کے ساتھ زیادتیاں بند کی جائیں ۔ یہ

آپ نے گیارہ بارہ بجے کہا اور تین بجے میرے چچا جو غلہ منڈی چیچہ وطنی میں دکان کرتے ہیں ۔ انہیں پولیس نے حراست میں لے کر تھانے میں بند کر دیا ہے اور رات کے وقت پولیس میرے گاؤں کے سب مویشی بھی لے گئی ہے اور مجھے ابھی ٹیلیفون پر اطلاع ملی ہے اور آدمی بھی صبح پہنچ گیا ہے ۔۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ prima facie تو کوئی استحقاق نہیں بنتا

but before giving my consent I will request the Hon'ble Member to send this to me in writing.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ نہیں جناب ۔ عرض یہ ہے کہ یہ استحقاق بنتی ہے یا نہیں بنتی ۔ آپ اس پر اپنی رولنگ دے دیں کیونکہ اس وقت اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے ۔ تو میں یہ اس ایوان میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ اس طرح نہیں ہو سکتا ۔

You can't do it without my consent and permission.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ تو آپ consent دے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں کیسے دے دوں ۔

I am not sitting in a cinema House or in some other place. am sitting in the Assembly and presiding over the meeting here.

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ لیکن حضور والا ۔ آپ نے یہ کل خود کہا تھا ۔۔۔

Mr. Speaker : I brought it to their notice but that is a different thing.

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ کہ ایسی بات نہ کریں ، ممبران کو پریشان نہ کیا جائے ۔ اس کے بعد روزانہ یہ بات ہو رہی ہے ۔۔۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ٹھیک ہے ۔

All the same it doesn't become a privilege motion.

مسٹر عبدالرحمن جامی ۔ جناب ۔ میری بھی ایک تحریک استحقاق تھی آپ نے اس کے متعلق کچھ نہیں فرمایا ۔ آپ کم از کم اسے ایوان میں پڑھ کر ہی سنا دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں کسی سکول کا طالبعلم نہیں کہ آپ کے سامنے کتاب پڑھتا رہوں ۔

I have to perform my duties.

مسٹر عبدالرحمان جامی ۔ تو میں اسے خود پڑھ دیتا ہوں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ایسے نہیں ہوتا کہ آپ پڑھنے لگے ہیں ۔

مسٹر عبدالرحمان جامی ۔ جب آپ ایوان میں بتاتے ہی نہیں کہ بات کیا ہے ۔ آپ نے کہا ہے کہ آپ ایڈووکیٹ جنرل کو طلب کر رہے ہیں تو یہ ہمارا استحقاق ہے اور یہ ہر وقت پیش کیا جا سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ایسے بات بنتی ہو تو بات کریں ۔

مسٹر عبدالرحمان جامی ۔ آپ کبھی غیر جانبدار بھی ہو جایا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ہمیشہ ان مسائل کے متعلق غیر جانبدار ہوتا ہوں اور جو بھی مسئلہ ایوان میں پیش ہوتا ہے ۔ میں اس کے بارے میں غیر جانبدار رہتا ہوں ۔

مسٹر عبدالرحمان جامی ۔ جناب ۔ یہ تو وقت کی بات ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے ۔

مسٹر عبدالرحمان جامی ۔ جب آپ کے ساتھ یہ ہوگا تو بھی آپ ایسا کریں گے ۔

Mr. Speaker : Do you want them to be ruled out. If so, I don't mind it.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ جیسے کہ آپ کو اچھی طرح علم ہے کہ جس روز موجودہ سیشن شروع ہوا تھا ۔ اسی روز سے حزب اختلاف کے ممبران کی طرف سے آپ کے پاس تحاریک استحقاق آنی شروع ہو گئیں ۔ جن میں کہا گیا تھا کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور ان کے عزیزوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے تاکہ وہ اپنی آئینی ذمہ داریاں اس ایوان میں پوری نہ کر سکیں ۔ جس پر آپ نے کچھ معزز ممبران کو تحریری طور پر یہ اطلاع دی کہ وہ آپ کے چیمبر میں آ کر ان کے متعلق بحث کر لیں ۔ اس کے بعد بھی victimisation

کی وہ کارروائی بند نہ ہوئی حالانکہ یہ سب باتیں حکومت کے علم میں آ چکی ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ اجلاس 15 تاریخ سے شروع ہے اور حزب اختلاف کی جانب سے ہر روز مسلسل استحقاق کی تحاریک آ رہی ہیں ۔ بعد ازاں جب یہ بات جناب کے نوٹس میں لائی گئی کہ یہ متشددانہ کارروائی حزب اختلاف کے ممبران کے خلاف بند نہیں ہوئی اور یہ اس لیے کی جا رہی ہے کہ وہ اپنے آئینی فرائض اس ایوان میں ادا نہ کر سکیں ، تو آپ نے اس تحریک استحقاق کے قانونی پہلو پر بحث کرنے کے لیے فرمایا تھا کہ ایڈووکیٹ جنرل کو دعوت دیں گے تاکہ وہ اس سلسلے میں اپنی قانونی رائے دے سکیں ۔ یہ وعدہ آپ نے پرسوں فرمایا تھا کل پھر جناب کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی تو جناب نے پھر وعدہ فرمایا کہ آپ ایڈووکیٹ جنرل کو طلب کریں گے اور اس سلسلے میں اس ایوان میں ان سے قانونی رائے لی جائے گی ۔ اب جبکہ یہ تمام کارروائی حزب اختلاف کے ممبران کے ساتھ ہو رہی ہے تو میرے پاس اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ کل میں یہاں یہ مطالبہ کرتا کہ صوبے میں امن و امان کی صورتحال پر بحث کرنے کے لیے اسی ہفتے میں کوئی وقت مقرر کیا جائے ۔

جناب والا ۔ جیسے کہ آپ کو معلوم ہے کہ نہ صرف ان تحاریک استحقاق کے متعلق حکومت کی طرف سے مکمل خاموشی برتی گئی بلکہ اس کی کوئی وضاحت بھی نہیں کی گئی ۔ اس خاموشی کے ساتھ ساتھ جب میں نے کل یہ مطالبہ کیا کہ امن و امان کے متعلق اسی ہفتے میں بحث کے لیے کوئی وقت مقرر کیا جائے تو اس پر بھی میرے اس مطالبے کے باوجود حکومت کی طرف سے ہاں یا نہ کسی صورت میں کوئی جواب نہ آیا ۔ یہ خاموشی اس بات کی بین دلیل ہے کہ یہ کارروائی حکومت دانستہ طور کر رہی ہے تاکہ حزب اختلاف کے ممبران اپنے فرائض منصبی ادا نہ کر سکیں ۔ آج تک چونکہ ان تحاریک استحقاق پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی ۔ اس لیے حکومت یہ سمجھتی ہے کہ وہ اسی طرح اپنی متشددانہ کارروائی جاری رکھ کر حزب اختلاف کے ممبران کو اپنے فرائض آئینی ادا کرنے سے روک سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے کل بھی حکومت کو نشان دہی کی تھی کہ اجلاس کے دوران حزب اختلاف کے ممبران کی طرف سے تحاریک استحقاق بند ہونی چاہیں ۔ ان تحاریک میں حکومت کے متعلق بھی سنگین الزامات لگائے گئے تھے کہ

انہیں ان کے فرائض منصبی ادا کرنے سے روکا جا رہا ہے۔ تو یہ حکومت کے متعلق کوئی اچھی reflection نہیں۔ توقع یہ تھی کہ حکومت اس کا سنجیدگی سے نوٹس لے گی اور یہ متشددانہ کارروائی حزب اختلاف کے ممبران کے خلاف بند کر دے گی، مگر آپ کے فرمانے کے باوجود کل ایک اور فاضل رکن کے خلاف اسی قسم کی کارروائی کی گئی۔ اس سے قبل بھی حزب اختلاف کی تحاریک استحقاق موجود ہیں اور اب کون سا ممبر رہ گیا ہے۔ جس کے خلاف متشددانہ کارروائی نہ کی گئی ہو۔ جناب والا۔ یہ کیا کرنا چاہتے ہیں اور کب تک ایسے ہوتا رہے گا؟ اگر یہ ایک پارٹی کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں تو مجیب کی طرح سیدھے سیدھے آئین میں تبدیلی کر لیں۔ لیکن اس طرح عملی طور پر جو اقدام کیے جا رہے ہیں اور حزب اختلاف کے ممبران کو اپنے قانونی فرائض ادا کرنے سے روکا جا رہا ہے اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہے کہ حکومت نہیں چاہتی کہ یہاں کوئی حزب اختلاف ہو یا کوئی جمہوریت ہو۔ یا ممبران اسمبلی اپنے آئینی فرائض ادا کر سکیں۔

جناب والا۔ یہ معمولی نوعیت کا مسئلہ نہیں۔ آپ اس ایوان کے شروع ہی سے سپیکر ہیں اور آپ کے نوٹس میں بھی یہ باتیں آتی رہی ہیں۔ اس سے قبل بھی جب کبھی اس اسمبلی میں کوئی تحریک استحقاق پیش کی گئی تو اس کو سب سے زیادہ فوقیت دی گئی۔ قانون سازی اپنی جگہ پر لیکن تحریک استحقاق کو سب سے زیادہ ترجیح دی جاتی رہی ہے اور اس سلسلے میں ایوان میں بیٹھنے والے دونوں اطراف کے فاضل ممبران اتفاق کرتے رہے ہیں کہ ممبران کو اس قسم کی متشددانہ کارروائی کا نشانہ بنایا جائے۔ جناب والا۔ یہ اجلاس پندرہ تاریخ سے شروع ہے۔ حکومت کی طرف سے مکمل خاموشی ہے اور اسی قسم کے متشددانہ اقدامات کی آج تک حکومت کی طرف سے کوئی وضاحت نہیں آئی اور وہ سمجھتی ہے کہ خاموشی سے اسی طرح اس ایوان کی کارروائی کو چلایا جا سکتا ہے۔ جناب والا۔ میں آپ سے درخواست کروں گا.....

مسٹر سپیکر۔ اس سلسلے میں میں ایک بات کہنی چاہتا ہوں کہ میرے پاس وزیر اعلیٰ صاحب بھی اور سینئر وزیر بھی تشریف لائے تھے اور انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک عجیب طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ انہوں نے شکایت

کی کہ آپ حزب اختلاف کو موقع دے دیتے ہیں ، بغیر کسی تحریک استحقاق کو منظور کیے یا فیصلہ کیے اور حزب اختلاف کے ممبران نے جو باتیں تحاریک میں لکھی ہوتی ہیں چاہے وہ غلط ہوں یا صحیح آپ انہیں بات کرنے کا موقع دے دیتے ہیں ۔ چونکہ کوئی باقاعدہ تحاریک نہیں ہوتیں اور آپ ہمیں اس طرح سے گھورتے ہیں کہ ہم ان کا جواب دینے سے اکثر محروم رہ جاتے ہیں ۔ تو یہ اصل میں ان کی مجھ سے شکایت ہے اور میں حیران تھا کہ فاضل اراکین بھی مجھ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ میں اس معاملے میں غیر جانب دار نہیں ہوں ۔ آپ کو یہ اندازہ نہیں کہ ان کو مجھ سے کتنی شکایات ہیں ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ممکن ہے کہ جیسا کہ آج کل ان کی ذہنی سوچ ہے ، اس کے مطابق لازمی طور پر انہوں نے آپ سے شکایت کی ہوگی کہ آپ ہمیں اتنی سی بات کرنے کی اجازت کیوں دیتے ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ نے جب تحریک استحقاق کے متعلق یہ فرمایا تھا کہ میں ایڈووکیٹ جنرل کو اس قانونی نکتے پر مشورے کے لیے بلاؤں گا اور اس کے ساتھ ہی کچھ فاضل اراکین سے کہا تھا کہ آپ میرے چیمبر میں آکر اس کے قانونی نکات پر بحث کر لیں ، تو اس وقت ہم اس چیز پر اصرار کر سکتے تھے کہ یہ تحاریک استحقاق ایوان میں پڑھی جائیں ۔ آخر جب ایڈووکیٹ جنرل نے اس کے قانونی نکات پر کوئی رائے زنی کرنی ہے اور اس ایوان کے معزز اراکین نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ آیا قانونی لحاظ سے یہ تحاریک استحقاق بنتی ہیں یا نہیں ۔ تو کم از کم انہیں یہ علم ضرور ہونا چاہیے کہ ان تحاریک استحقاق میں کیا کہا گیا ہے اور کس طرح فاضل معزز ممبر کا استحقاق مجروح ہوتا ہے ۔ اس لیے ضروری ہے کہ وہ تمام تحاریک استحقاق ایوان میں پڑھی جائیں اور اس کے بعد قانونی نکات زیر بحث آئے اور ایڈووکیٹ جنرل اپنی رائے زنی کرتے اور اس کے بعد جناب اپنا فیصلہ فرماتے ۔ اس روز آپ نے یہ فرمایا تھا کہ ایڈووکیٹ جنرل کو بلائیں گے اور اس پر بحث کریں گے تو میں نے اصرار نہ کیا کہ پہلے ان تحاریک استحقاق کو اس ایوان میں پڑھا جائے تاکہ معزز اراکین اسمبلی کو اس بات کا علم ہو کہ ان میں کیا الزامات لگائے گئے ہیں اور آیا قانونی اور آئینی لحاظ سے یہ تحاریک استحقاق بنتی ہیں یا نہیں ۔ صرف اس لیے کہ ممکن ہے کہ حکومت کی جانب سے کوئی مناسب اقدامات کیے گئے ہوں ۔ لیکن یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے اس کا غلط

مفہوم لیا ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اسی طرح یہ بات دب جائے گی اور وہ اپنی کارروائیاں جاری رکھ سکیں گے۔ جناب والا، میں اس لیے اس بات پر بار بار آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ یہ معمولی معاملہ نہیں۔ اس کی بڑی اہمیت ہے اور یہ ایک بنیادی چیز ہے اگر ممبران اسمبلی اپنے فرائض منصبی سکون قلب سے ادا نہ کر سکیں جو کہ ان کا آئینی حق ہے تو آپ کیسے توقع رکھ سکتے ہیں کہ اس ملک میں جمہوریت چل سکے گی۔ آپ ان کا یہ دعویٰ کیسے مان سکتے ہیں کہ یہاں جو جمہوریت چل رہی ہے وہ درست ہے۔ اس لیے یہ حکومت کے لیے بڑی ضروری تھا کہ جب یہ تحاریک استحقاق پیش ہوئی تھیں اور ان کے نوٹس میں آئی تھیں۔ تو اس کے بارے میں انکوائری کرتی اور ایوان میں جواب دیتی کہ ان پر یہ الزام غلط ہے۔ کیا فاضل ممبر کے بیٹوں اور بھائیوں کو گرفتار کیا گیا ہے یا نہیں؟ کیا ان پر چوری کے اور ...

مسٹر سپیکر۔ آپ اس کو restrict کریں۔

چوہدری طالب حسین۔ میں restrict کرتا ہوں کہ اس کا جواب دینا ان کے لیے ضروری تھا۔

Mr. Speaker : I hope you will not refer to the contents.

چوہدری طالب حسین۔ جناب والا۔ ان کی آج تک کی یہ خاموشی اس کی بین دلیل ہے کہ وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ ان کے خلاف متشددانہ کاروائی کر رہے ہیں۔ اس لیے میں آپ سے مودبانہ درخواست کروں گا کہ ان تحاریک استحقاق کو اس ایوان میں پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ تب ہی اس معزز ایوان کے ارکان کو اس بات کا علم ہوگا کہ کیا آئینی اور قانونی طور پر یہ تحریک ہائے استحقاق بنتی ہیں یا نہیں۔ اس کے بعد اگر آپ مناسب سمجھیں تو ایڈووکیٹ جنرل کی رائے لیں اور بعد میں فیصلہ فرمائیں، ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ فوری طور پر ہمارے حق میں فیصلہ کر دیں۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ جناب فاضل قائد حزب اختلاف نے دو نکات اٹھائے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تحریک ہائے استحقاق پر غور کیوں نہیں کیا جاتا یا وہ یہاں پڑھی کیوں نہیں جاتیں۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت

کہ حکومت کے راستے میں کوئی وجہ حائل نہیں ۔ بلکہ خود جناب والا نے کسی ضابطے ' یا قانونی یا آئینی پابندی کی وجہ سے ان کو روکا ہے ۔ اور جناب والا نے اس پر مزید قانونی رائے لینے کے لیے ایڈووکیٹ جنرل سے بات چیت کرنی ہے ۔ اس سے یہ مسئلہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ تحریک ہائے استحقاق یہاں پر ڈسکس کیوں نہیں ہوئیں یا پڑھی کیوں نہیں گئیں یا پیش کیوں نہیں ہوئیں ۔ حکومت کی طرف سے اس میں کوئی تردد یا کوئی ہچکچاہٹ نہیں ۔

دوسرا نکتہ جو جناب قائد حزب اختلاف نے اٹھایا ہے ' اس پر انہوں نے کل بھی بات کی تھی ۔ لیکن چونکہ اس وقت تک میں قائد حزب اقتدار جناب چیف منسٹر سے بات نہ کر سکا تھا اور میں نے ان سے یہ بات کی ہے لیکن میں جناب قائد حزب اختلاف کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کا ، اور ویسے بھی معروف پارلیمانی دستور ہے کہ جب بھی کسی مسئلے پر بحث کرنی ہو یا کوئی قرارداد پیش کرنی ہو تو اس کے لیے اس ایوان میں نہیں ' بلکہ اس ایوان سے باہر لیڈر آف دی اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس ، سپیکر کی موجودگی میں یا الگ سے مل کر ایک متفقہ رائے اختیار کرتے ہیں اور پھر سپیکر صاحب کو پیش کرتے ہیں کہ ہم اس چیز پر بحث کرنا چاہتے ہیں ۔ جناب علامہ رحمت اللہ ارشد ' سابق قائد حزب اختلاف اس بات کے گواہ ہیں کہ جب بھی انہوں نے اس ایوان سے باہر قائد حزب اقتدار سے کسی مسئلے پر بحث کے لیے بات کی ، مثلاً ہم نے یہاں مہنگائی کے مسئلے پر لا اینڈ آرڈر کے مسئلے پر اور کتنے ہی مسئلوں پر بحث کی ہے ۔ تو میں حکومت کی طرف سے وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کسی تردد یا ہچکچاہٹ کے شکار نہیں ، بلکہ ہم لاء اینڈ آرڈر پر بحث کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ لیکن اس کے لیے ایک طریق کار ہے اور میں نے وزیر اعلیٰ سے بات کی ہے ۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ قائد حزب اختلاف میرے ساتھ بات کریں ۔ پھر ہم اس کے لیے جو طریق کار ہوگا وہ اختیار کریں گے ۔ اس لیے میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری طرف سے کوئی ہچکچاہٹ یا تردد نہیں بلکہ یہ کہ اس کے لیے ایک طریق کار ہے جو جناب قائد حزب اختلاف کو اختیار کرنا چاہیے تو پھر یہاں پر چیز پر بحث ہو سکے گی ۔ بہت شکریہ جناب والا ۔

نواب زادہ محمد خان خاکوانی ۔ حضور والا ۔ ہم سینئر وزیر کی وضاحت

مالیں یا وزیر اعلیٰ کی ۔؟ آپ نے خود فرمایا ہے کہ وزیراعلیٰ نے آپ کو کہا ہے کہ یہ تحریک استحقاق کیوں اس ایوان میں آپ پڑھتے ہیں ۔ تو حکومت تو رکاوٹ ڈال رہی ہے ۔

Mr. Speaker : Don't quote the words which I never uttered. Please don,t do it.

میں آپ سے اور فاضل قائم حزب اختلاف سے استدعا کروں گا کہ کم از کم میرے الفاظ جس طرح میں اس ایوان میں بیان کرتا ہوں یا جو بیان دیتا ہوں ' اس کو ملحوظ کے خاطر رکھا جائے اور ان بیانات کو اپنے خیالات کی روشنی میں پیش نہ کیا جائے ۔ جس طرح میں پیش کرتا ہوں وہ اسی طرح پیش کریں ۔ میں نے قطعاً یہ نہیں کہا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ کیوں تحاریک استحقاق کا جھگڑا تو چل رہا ہے ۔ انہیں تو یہ شکایت ہے کہ میں انہیں جواب دینے کا موقع نہیں دیتا ۔ اور اپوزیشن اس سلسلے میں جو بھی کہنا چاہتی ہے ، جس فاضل رکن کا جو جی چاہتا ہے کھڑے ہو کر وہ بات کہہ دیتا ہے ۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا ۔ ہم آپ سے بار بار استدعا کرتے رہے ہیں کہ حکومت کو ان باتوں کا جواب دینا چاہیے ۔ ہم نے خود اس بات کی دعوت دی ہے اور کل بھی میں نے یہی عرض کیا تھا کہ حکومت خاموش کیوں ہے ۔ رہا اس بات کا سوال کہ وہ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور ان کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ' لیکن شرط یہ ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن پہلے لیڈر آف دی ہاؤس سے بات کریں ۔ جناب والا ۔ اگر وہ واقعی چاہتے ہیں کہ اس وقت صوبے میں جو نظم نسق کی صورت حال ہے ' اس پر بحث کی جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ قانونی یا روایتی طور پر لیڈر آف دی ہاؤس سے بات کرنا ضروری ہوگا ۔ وہ خود رضا کارانہ طور پر کہہ سکتے تھے کہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لیے وہ فلاں تاریخ کو تیار ہیں ۔ یہ شرط جو ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے لگائی ہے، میں نہیں سمجھتا کہ اس کی کوئی پابندی ہے یا روایتی طور پر یہ ضروری ہے ۔ اگر انہوں نے یہ بات کر لی ہے تو انہیں رضاکارانہ طور پر کہنا چاہیے تھا کہ فلاں تاریخ ' فلاں دن ' اور فلاں وقت وہ بحث کرنے کو تیار ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے ابھی جناب عبدالرحمان جامی کی تحریک پر جو الفاظ فرمائے تھے ، میں استدعا کروں گا کہ وہ حذف فرما دیے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ شدت جذبات میں ، احساسات کی گرمی میں ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں ۔

I don't take serious notice of it.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں ریکارڈ کو درست کرنے کے لیے عرض کر رہا ہوں ۔ جناب نے فرمایا تھا کہ

I am not sitting in a Cinema House.

سینما ہاؤس میں نہ تو سپیکر ہوتا ہے ، نہ تحریک التوا اور نہ ہی تحریک پیش استحقاق ہوتی ہیں ۔ وہ صرف آپ شدت جذبات میں کہہ گئے تھے کہ

I am not sitting in a Cinema House to allow this privilege motion.

میں سمجھتا ہوں کہ وہ الفاظ حذف ہو جانے چاہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ allow کا تو میں نے نہیں کہا ۔ انہوں نے کہا کہ میں پڑھوں گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ انہوں نے کہا کہ اجازت فرما دیں ۔ آپ نے کہا I am not sitting in a Cinema House. سینما ہاؤس کی بات تو relevancy نہیں بنتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ

"I don't permit it because it is not a Cinema House."

چوہدری امان اللہ لک ۔ سینما ہاؤس میں تو پرولیج موشن نہیں ہوتی اس لئے میں کہتا ہوں کہ وہ حذف فرما دیں ۔

وزیر قانون ۔ اگر یہ بات سپیکر نے کہی ہے ، وہ کہتے ہیں کہ حذف فرما دیں تو کیا یہ واقعی سینما ہاؤس ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ۔

I take full responsibility and I said it consciously.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ

اپوزیشن کے ممبران پر تشدد کرنے کے بعد جو hostility پیدا کرنا چاہتے تھے ، آپ کی ذات گرامی کی وجہ سے یہ پرسکون ماحول چل رہا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس کے لئے آپ کا شکر گزار ہوں۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جیسا کہ وہ الگیشن کرتے رہے ہیں تو آپ کی وجہ سے یہاں پرسکون ماحول رہا ہے۔ ورنہ جس انداز سے وہ چلانا چاہتے تھے ، اس سے تو ایک روز بھی ایوان نہیں چل سکتا تھا۔ اظہار جذبات کرنے کا جو آپ ہمیں موقع دیتے ہیں تو اس کی وجہ سے ventilation ہوتی رہی ہے اگر حکومت آپ سے نالاں ہے تو . . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ نالاں نہیں ہے جس طرح آپ کا اپنا grievance بنتا ہے۔ اس طرح ان کا بھی grievance ہوتا ہے۔ وہ ذرا اس بات کی احتیاط کرتے ہیں اور اس ایوان میں grievance کا اظہار نہیں کرتے۔ آپ اس ایوان میں اظہار کر لیتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ان کو آپ کا ممنون ہونا چاہیے۔ یہ آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے ورنہ ایسا تماشہ بنتا کہ قومی اسمبلی سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ جب ہم آپ کو دیکھتے ہیں تو بے شمار مجبوریوں کا احساس ہوتا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے یہ بات کی ۔ بہر حال آپ کی بہت مہربانی۔ اب ہم تحریک التواء کی طرف آتے ہیں۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ جو بات ڈاکٹر صاحب نے کی ہے اصل موضوع کے بارے میں میرے خیال میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔

مسٹر سپیکر ۔ میں فاضل لیڈر آف اپوزیشن سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہی ہوتا رہا کرے گا کہ لیڈر آف اپوزیشن جو جواب دیے دیا کریں گے۔ اس کے بعد اپوزیشن کے دوسرے ارکان اس میں add کیا کریں گے۔ کیا آپ اس پریکٹس کو رواج دینا چاہیں گے ؟

چودھری طالب حسین ۔ جناب والا ۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے میرے سے اس سوال کے بارے میں پوچھا۔ جناب والا ، اس سلسلہ

میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک التواء کے بارے میں جب آپ قانونی نکات کی بحث کے لئے ایڈووکیٹ جنرل کو بلا رہے ہیں تو اس ایوان کے معزز ارکان کو بھی علم ہونا چاہیے۔ کہ کیا تحریک استحقاق ہیں۔ تاکہ وہ بھی اس پر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔ جناب والا۔ کی طرف سے اس پر۔۔۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں میں اس کا جواب دوں گا۔

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا۔ چونکہ بات تشنہ تھی اس لئے مسٹر رؤف طاہر۔۔۔۔

Mr. Speaker : But it has nothing to do with that.

چوہدری طالب حسین ۔ جناب والا۔ اس لئے انہیں پوائنٹ آؤٹ کرنا پڑا۔ میں جناب کا مشکور ہوں آپ نے مجھ سے یہ سوال کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں جو رولز کا۔۔۔

Mr. Speaker :

> Rule 53. A member may, with the consent of the Speaker rise a question involving a breach of privilege either of a member or of the Assembly or of a Comittee.

اور اس کے لئے consent دینے کے لئے ضروری ہے کہ میں conclusion پر پہنچوں

whether it involves the breach of the privilege either of a member or of the House, I have not come to that conclusion. My conclusion is to the contrary. I would like to change my views on it and to widen the scope but the legal phraseology and the construction and the language of the Constitution and the various laws and the rules made there-under have not enabled me to overcome that difficulty. That is why I am seeking the assistance of the Advoacte-General and in consultation with the Leader of Opposition and the Law Minister, I shall do as much as possible to come to a conclusion despite the language of the Constitution and the laws and the rules.

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ جناب والا۔ یہ تو آپ کی interpretation کہ "with the consent of the Speaker" کا مطلب یہ ہے کہ اگر تو

privilege نہیں بنتی۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ جب ہم آپ کو ایڈریس کرتے ہیں خواہ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہی کیوں نہ ہو۔ ہم آپ کی consent لیتے ہیں۔ کسی بھی چیز پر۔ یہ تو procedural ہے۔

چوہدری غلام قادر۔ جناب والا۔ میں معزز رکن سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کس پوائنٹ پر بول رہے ہیں۔ ان کو بتانا چاہیے۔ اس طرح اٹھ کر تو نہیں بولنا شروع کر دیں۔ اگر یہ ہمارے لیڈر کے بعد بولتے ہیں تو پھر ہم بھی بولیں گے۔

مسٹر سپیکر۔ لیڈر کے بعد بولنے والی بات تو نہیں ہے۔ پوزیشن یہ ہے کہ

I have to come to a prima facie conclusion whether a question involving a breach of privilege is involve. I have to come to that conclusion.

چوہدری طالب حسین۔ جناب والا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thereafter, I can give my consent.

وہ میں کرتا ہوں کہ ہفتے والے دن ایڈووکیٹ جنرل کو بلائیں۔

چوہدری طالب حسین۔ جناب والا۔ اس اہم معاملہ کے پیش نظر اس کی interpretation کرنی ہے۔ اس ہاؤس کے معزز ارکان بھی ایڈووکیٹ ہیں وہ بھی اس پر رائے دینا چاہتے ہیں اور یہ once for all establish ہو گا کہ کن حالات میں کسی کا استحقاق بنتا ہے یا نہیں۔ جب کہ اس کی کچھ politicel back-ground ہو۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس تحریک استحقاق پر تمام معزز ارکان اسمبلی کو اپنی رائے دینے کا موقع دیا جائے۔ اس کے بعد once for all فیصلہ کر دیں گے۔

مسٹر سپیکر۔ رولز کے تحت یہ مشکل ہے پیش تب ہو سکے گی جب

If I give my consent and I can give my consent only when I come to the conclusion that the matter raises a question involving a breach of privilege.

پہلی بات اس میں یہ ہے

I should come to the conclusion that the matter relates

to a matter involving a point of privilege. Then I can give my consent.

اس لئے اگر میں یہاں پڑھوں گا

The matter would be raised. It cannot be read. Mr. Khakwani was the Member who raised this objection and that is why this came to our view. He was probably the first Member who said that no privilege motion can be read in House unless the Speaker comes to the conclusion that it involves the breach of privilege.

Nawabzada Muhammad Khan Khakwani : I never said that.

Mr. Speaker : May be, I am wrong.

Nawabzada Muhammad Khan Khakwani : You can see the record; my view is to the contrary.

Mr. Speaker : May be I am wrong. That was later on many months after that. But I am certain that it was probably Mr. Khakwani who said that "how this can be read in this House."

Nawabzada Muhammad Khan Khakwani : No Sir.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ محترم مینئر منسٹر صاحب نے کہا اور میرے حوالے سے یہاں دو باتیں کہی ہیں ۔ پہلی بات یہ ہے کہ جب بھی کسی مسئلہ پر ایوان میں کوئی موضوع زیر بحث بنا ہے ۔ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف آپس میں بات کر لیتے تھے ۔ پھر موضوع سخن بنتا تھا ۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے ۔ سیلاب یا پھر مہنگائی law and order اور کتنے موضوع پر اس طرح سے بات کرتے رہے ہیں اور وقت ملتا رہا ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے ۔ آپ کو بھی باور کروانا چاہتا ہوں کہ ان کے اور اپوزیشن کے درمیان ایک یہ معاہدہ ہوا تھا کہ آپ کسی تحریک التواء کو چیمبر میں kill نہیں کریں گے ۔ بلکہ اس کو یہاں پڑھ کر سنائیں گے اور سنانے کے بعد اپنا فیصلہ صادر فرمائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو تحاریک التواء کے متعلق تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ تحاریک التواء اور تحاریک استحقاق دونوں کے بارے میں تھا جتنی بھی ساری چیزیں included تھیں ۔ یہ

غلط ہے تحاریک استحقاق کے متعلق نہیں تھا۔ تحاریک استحقاق اور تحریک التواء دونوں کے متعلق ایک جنٹلمین ایگریمنٹ ہوا تھا کہ آپ تمام تحاریک ایوان میں پڑھیں گے اور پڑھنے کے بعد اس پر فیصلہ صادر فرمائیں گے۔ آپ کی رولنگ پر نہ کوئی بحث کی جائے گی اور نہ کوئی تنقید کی جا سکے گی۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ نذر حسین منصور صاحب کی جو تحریک استحقاق ہے وہ تحریری شکل میں آپ کے پاس پہنچ چکی ہے میں صرف مختصراً عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

چوہدری غلام قادر ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب والا۔ یہ کس پوائنٹ پر بول رہے ہیں۔

Mr. Speaker : He is very alert.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر۔ ایک بات یہ ہے کہ تحریک التواء کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔ رولز کے مطابق دو مہینے تین مہینے چھ مہینے کے بعد ایوان میں آئے لیکن ممبران کے استحقاق کا جہاں تک تعلق ہے فوری نوعیت کا ہوتا ہے اس کے علاوہ تحریک استحقاق جو ہے اس کو دیوانی مقدمہ کی طرح نہیں رکھا جا سکتا۔ کیونکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہوتا ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے ہفتہ کو ایٹوکیٹ جنرل کو بلایا جا رہا ہے۔ بات یہ ہے کہ فوری طور پر کارروائی کریں۔ حزب اقتدار کی جو معنی خیز خاموشی ہے۔۔۔۔۔ کیا کوئی گارنٹی دے سکتے ہیں کہ اس وقت تک تشددانہ کارروائی نہیں ہو گی۔

مسٹر سپیکر ۔ دیکھئے ایک فیصلہ میں کر چکا ہوں اس پر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے فیصلے کو reverse کر دوں۔ جو آپ چاہتے ہیں

I should act very promptly. That I have done, Now you want that decision to be reversed.

چوہدری طالب حسین ۔ تو پھر اس کو کل پر رکھ دیں۔ کیونکہ

I will not be available day after to-morrow.

Mr. Speaker : To-morrow I am not in Lahore after 12.00 Noon. While the session is going on, we can meet at about 11.00 or 11.30 A.M.

یہ ہو سکتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

گلبرگ پولیس کے تشدد سے زیر حراست ملزم عباس کی ہلاکت

اچھا جی مسٹر رؤف طاہر ۔ تحریک نمبر 55

مسٹر رؤف طاہر ۔ آپ پڑھ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر رؤف طاہر یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے روزنامہ نوائے وقت مورخہ 23 ستمبر 1975ء کے مطابق گلبرگ پولیس نے ایک زیر حراست ملزم عباس پر شدید تشدد کرکے ہلاک کر دیا ہے ۔ جب اس کے ورثا کو عباس کی ہلاکت کی خبر ملی تو وہ احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے ۔ سابق گورنر پنجاب جناب مصطفیٰ کھر کی کوٹھی کے باہر پہنچے ۔ تو پولیس نے بغیر کوئی وارننگ مظاہرین پر لاٹھی چارج کر دیا ۔ جس سے کئی آدمی زخمی ہو گئے ۔ پولیس کی اس دیدہ دلیری اور درندگی سے عوام میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں مقدمہ نمبر 403 مورخہ 23 ستمبر 1975ء زیر دفعہ 374 ت ۔ پ تھانہ گلبرگ لاہور میں درج کیا گیا ہے ۔ اور اس کی باقاعدہ تفتیش ہو رہی ہے ۔ واقعات اس طرح ہیں جناب والا کہ ایک عیسائی عباس مسیح کے وارثان ایک جلوس کی شکل میں ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب کی کوٹھی پر گئے ۔ ان کا خیال تھا کہ موصوف سابق گورنر ہونے کی حیثیت سے متوفی کے وارثین کے مطالبات حکومت تک پہنچانے میں ان کی کچھ امداد کر سکیں گے ۔ کافی رات گئے تک یہ جلوس وہاں رہا ۔ اس کے بعد ناکامی کی صورت میں دوسرے دن یہ مظاہرین وزیر اعلیٰ صاحب کی کوٹھی پر گئے اور وہاں پر اپنے مطالبات پیش کیئے ۔ ان مطالبات کے پیش نظر انہوں نے ایک جوڈیشل انکوائری کا حکم دے دیا اور وہ مطمئن ہو کر چلے گئے ۔ باقاعدہ ایک کیس درج ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ شکایت یہ نہیں ہے ۔ انہوں نے لاٹھی چارج کی شکایت کی ہے ۔

وزیر قانون ۔ اس سلسلہ میں کوئی صداقت نہیں ہے ۔ ہم اس کو deny کرتے ہیں۔ اس میں کوئی صداقت نہیں ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف مکمل معلومات حاصل نہیں کر سکے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں ہے ۔ وہاں لاٹھی چارج ہوا ہے اور لوگ زخمی ہوئے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا میں اس کو حکومت پنجاب کی طرف سے completely deny کرتا ہوں کہ لاٹھی چارج ہوا ہے ۔

Mr. Speaker : In view of the empheticdenial of the Minister, it cannot be admitted.

چوہدری طالب حسین ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ باقی جو list دی گئی ہے ۔ کافی دیر کے بعد اس کا نمبر آئے گا ۔ I have given notice to the Minister کہ اب یہ اس آرڈر میں لئے جائیں گے ۔ ویسے آج یہ سابقہ آرڈر کے مطابق علیحدہ علیحدہ ان کو لیتا ہوں ۔ lists کے مطابق کل لیں گے ۔

لاہور شہر کا خوب صورت بننے کی بجائے گندگی کا شہر بننا

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التواء 56 ۔ مسٹر رؤف طاہر یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک ہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ نوائے وقت مورخہ 24 ستمبر 1975ء کے ایڈیٹوریل نوٹ کے مطابق لاہور شہر خوب صورت تر یا صاف تر بننے کی بجائے غلاظت ۔ کوڑا کرکٹ ۔ کیچڑ ۔ گندگی اور گندے جوہڑوں کا شہر بن کر رہ گیا ہے ۔ قدیم لاہور ۔ گوالمنڈی ۔ ریلوے روڈ ۔ قلعہ گوجر سنگھ ۔ بھاٹی دروازہ ۔ موزنگ ۔ مصری شاہ کرشن نگر اور دیگر کئی آبادیاں لاہور کارپوریشن کے عملہ کی غفلت کی نذر ہو گئی ہیں ۔ شہریان لاہور اس صورت حال سے پریشان ہیں اور ان میں اضطراب پایا جاتا ہے ۔

یہ کوئی تحریک التواء بنتی نہیں ہے کیونکہ اس میں کوئی recent occurrence نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس میں recent occurrence یہ ہے کہ شہر میں غلاظت اور گندگی اتنی ہو گئی ہے کہ وہ ناقابل برداشت ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ مگر اس میں ایسا کہیں نہیں لکھا ہوا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ تحریک التواء کے بارے میں ابھی ابھی آپ نے فرمایا ہے کہ نوٹس آج موصول ہوا ہے ۔ وزراء کو وقت دیں ۔ تا کہ وہ جواب دے سکیں ۔ میں اس سلسلہ میں میں گزارش کروں گا یہ آج کی تحاریک نہیں ہیں ۔ ہم نے آج نہیں دی ہیں ۔ کافی دیر پہلے کی دی ہوئی ہیں ۔ ویسے precedent اور طریق کار کی رو سے تحریک التوائے کار ایک گھنٹہ قبل دینی پڑتی ہے اور اس کو انتہائی اہمیت حاصل ہوتی ہے اور ہر دور میں حکومت کا یہ فرض رہا ہے کہ وہ اس کے لیے ایک important cell قائم کرتے ہیں اور اصولی طور پر آج کی تحریک التوائے کار کا جواب آج ہی دینا پڑتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا باقی withdraw ہو گئی ہیں ؟ اگر تو یہ صورت حال ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ میری بات نہیں سمجھ رہے ہیں ۔ میں تحریک التوائے کار کی اہمیت بتا رہا ہوں کہ اصولی طور پر جو تحریک التوائے کار ایک فاضل ممبر آج دے رہا ہے ۔ اس کا جواب آج ہی متوقع ہے ۔ یہ اور بات ہے کہ وہ بہت سی ہوں ۔ تو وہ باری باری آتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں اگر سیشن شروع ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے آ جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کئی دنوں پہلے کی آئی ہوئی ہیں ۔ قواعد کی رو سے ہم متوقع ہیں کہ جتنی تحریک التوائے کار حکومت کے پاس آ چکی ہیں ۔ ان کے جوابات موجود ہوں ۔ تا کہ کسی وقت کسی کا call notice آ جائے تو جواب دے سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس لیے پوچھا ہے کہ باقی withdraw ہو گئی ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ان کی طرف سے کوئی معذوری آئے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ کی موشن کا تاثر بھی ویسا ہو ۔ جیسا کہ سوالات کے متعلق فاضل رکن کہتے ہیں ۔ ممکن ہے کسی فاضل منسٹر نے یہ expect کرتے ہوئے کہ آخر میں میرا نمبر ہے وہ ممکن ہے تشریف ہی نہ لائے ہوں کہ یہ کل آئے گی یا 4 دن کے بعد expect کرے ۔ کیونکہ اگر ایک آدمی پڑھنا بھی شروع کرے تو چار دن کی reading ہے ۔ اس لیے یہ اس سے پہلے نہیں آ سکے گی ۔ تو اس لیے It stands to reason اس بنیاد پر میں ان کو concession نہیں دے رہا ہوں ۔ وہ تو ایک گھنٹہ پہلے میرے پاس تحریک التواء آ جائے اور اس سے پہلے میرے پاس کوئی تحریک التوا نہ ہو under the rules or the law, the Minister is expected to take the House into confidence.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے ان کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے قانونی نکتہ اعتراض اٹھایا ہے کہ وزراء کو اس بات کا علم ہونا چاہیے ۔ ویسے میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ایک رول واضح طور پر ہے ۔ آپ ان کی ایک بھی تحریک التواء دیکھ لیں کہ کیا اس رول پر پوری اترتی ہے یا نہیں ؟ وہ رول 66 ہے ۔

> Notice of a motion under rule 65, shall be given in writing in triplicate to the Secretary not less than one hour before the commencement of the sitting in which it is proposed to moved.....

اب آپ بتائیے کہ جب کسی بھی تحریک التواء میں یہ بات درج نہ ہو کہ میں فلاں sitting میں اسے move کرنا چاہتا ہوں ۔ تو کیا یہ رول 66 میں آئے گا ؟

مسٹر سپیکر ۔ proposed to be moved کیا ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ proposed to be moved کیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ کہاں لکھا ہوا ہے ۔
In that very sitting.

Mr. Speaker : How can he claim.

وہ تو آپ نے آدھا گھنٹہ رکھا ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ مثلاً آج سے یا پہلے دن جس دن اسمبلی ابھی شروع نہیں ہوئی تھی اس سے پہلے کوئی ساٹھ ستر adjournment motions دی گئی تھیں اور یہ کسی میں درج نہیں تھا کہ میں فلاں sitting میں move کرنا چاہتا ہوں اور اس کے بعد consistently دی گئی ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ درج نہیں کرنا پڑتا۔ اس میں تو یہ ہے کہ sitting سے ایک گھنٹہ پہلے دی جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ اس میں آپ کو لکھنا پڑے گا کہ ہم اس سیشن میں move کرنا چاہتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں نہیں ۔ آپ ذرا پھر تسلی سے پڑھیں ۔

Minister for Law : Notice of a motion under rule 65, shall be given in writing in triplicate to the Secretary not less than one hour before the commencement of the sitting in which it is propsed to be moved.

Sir, it is "sitting in which it is broposed to moved."

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ No. no. اس کو آگے پڑھیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ حاجی صاحب آپ پڑھ لیں میں تو پڑھ رہا ہوں ۔

Mr. Speaker : If it is given an hour before the sitting it is deemed that it is proposed to be moved in that sitting.

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ یہ presumption کی بات ہے ۔

Mr. Speaker : It is not required to be done like that

جس sitting میں وہ move کرنا چاہتے ہیں ۔ اس سے ایک گھنٹہ پہلے دے دیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ کیجئے کہ بہت ساری privilege motion 15 نومبر سے پہلے کی ہیں ۔ ان میں کسی میں یہ درج نہیں ہے کہ میں کس sitting میں move کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : First sitting after that.

اس کے بعد تو ہو ہی نہیں سکتی ۔

When the matter comes to the notice of the member. That is why the question of recent occurrence becomes relevant.

جو موشن 13 تاریخ کی صبح کو دی جا سکے ۔

If it is not moved on that day and it is moved on the 14th, then I don't entertain that. It is proposed for the first sitting.

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد جتنی آ رہی ہیں ان میں یہ نہیں ہو سکے گا ۔

Mr. Speaker : If they are of recent occurrence.

کوئی واقعہ 15 تاریخ کو ہوتا ہے ۔

If it does not come to the knowledge of the Member on the 15th it must be moved on the next day, and if it is not moved, then it ceases to be of recent occurrence.

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ آپ ان کی خاطر کچھ زیادہ بات کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ ان کی خاطر کی بات نہیں ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ یہ نہیں ۔ اگر اس نے triplicate نوٹس دینا ہے تو میں یہ move کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کسی اور میں یہ move ہی نہیں ہو سکتی ۔

That is the only sitting in which it is to be moved.

Minister for Law : Notice for the purpose that I want to move it in a particular sitting.

مسٹر سپیکر ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو یہ حق ہے کہ وہ کہیں کہ سات دن کے بعد اس کو consider کیا جائے ۔

This does not vest in them.

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ انہوں نے یہ کہنا ہے کہ میں فلاں دن move کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس طرح نہیں ۔

I can't give them that privilege. Don't give them that privilege.
ورنہ وہ ہر ایک وزیر کو یہاں قید کرکے رکھ دیں گے کہ میں فلاں دن یہ move کرنا چاہتا ہوں ۔ تو اس طرح ہر وزیر صاحب کی دن میں ایک ایک آ جائے گی ۔

It can't be interpretted like that.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ویسے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker : I knew that.

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر قانون صاحب نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ "آپ ان کے لیے کر رہے ہیں"۔ جناب والا ۔ بات یہ ہے کہ یہ کرسی بڑی respectable ہے اگر لاممنسٹر صاحب direct اعتراض کریں اور ایسے الفاظ استعمال کریں تو میرے خیال میں یہ بہت زیادتی ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ یہ الفاظ واپس لیں ۔

Mr. Speaker : He never said that in that sense.
ان کا مطلب تو یہ ہے کہ آپ اپوزیشن کا بڑا خیال رکھتے ہیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ ویسے ان کا یہ مطلب بالکل نہیں تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر قانون صاحب ۔ اس کے علاوہ بھی آپ کا کوئی مقصد تھا ؟

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ یا پھر وزیر قانون صاحب اس کی وضاحت کر دیں ۔

Mr. Speaker : I can understand that.
میں نے اس کا مطلب یہ سمجھا ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ میں اپوزیشن کا بھی بڑا خیال رکھتا ہوں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میرے خیال میں انہوں نے یہ بات خوامخواہ کر دی ہے ۔ فاضل ممبر یہ نہیں جانتے کہ میرے اور جناب شیخ رفیق احمد صاحب کے بہت پرانے تعلقات ہیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ یہاں تعلقات کا سوال نہیں ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن کو یہ معلوم نہیں کہ جو عزت و احترام ان کا میرے دل میں ہیں اور یہ مقصد قطعاً نہیں ہے جو معزز ممبر لے رہے ہیں ۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ انہوں نے ایسا سمجھ لیا ہے حالانکہ میرے الفاظ سے وہ بات قطعاً نہیں نکلتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں وہ نہیں نکلتی ۔ لیکن آپ ذرا زیادہ حساس ہیں ۔ مسٹر نذر حسین منصور ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ وزیر قانون صاحب کی اتنی علمی باختگی سے بہتر ہوگا کہ ان کی جگہ سابق وزیر قانون ملک مختار احمد اعوان صاحب فرائض سرانجام دیں کیونکہ جس دن سے یہ ہاؤس شروع ہوا ہے ان کی لاء کی جتنی interpretation ہے ان سے اس ایوان کا بے جا وقت صرف ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کہیں کلاس فیلو تو نہیں ؟ کیونکہ ایسی rivalries کلاس فیلوز میں ہوتی ہیں ۔ مگر دو کیلوں کے درمیان یہ rivalries نہیں ہوتیں (قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ کیا ملک مختار احمد اعوان صاحب کوئی اور فرائض سر انجام دینے کے لیے تیار ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ اگر وہ راضی ہو جائیں تو پھر آپ کیا کریں گے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ اگر ملک صاحب یہ سلوک کروانا چاہتے ہیں تو راضی ہوں ۔ (قہقہہ) (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ لڑائی سننے والوں کی طرح آپ serious ہو گئے ہیں ۔ جیسے کہیں دو لڑ رہی تھیں اور تیسرا آدمی نیچے کھڑا تھا ۔ (قہقہہ)

ملک مختار احمد اعوان ۔ جناب والا ۔ میں جناب علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کا بڑا احترام کرتا ہوں ۔ نذر حسین منصور صاحب تو خیر ہمارے ساتھی ہیں ان کے لیے تو محبت ہے لیکن جناب علامہ صاحب عمر کے لحاظ سے اور تجربے کی بنیاد پر ایک ایسی قابل احترام ہستی ہیں .....

ملک سرفراز احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو خود پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں ۔

ملک سرفراز احمد ۔ جناب والا ۔ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں ہیں ۔

ملک مختار احمد اعوان ۔ جناب والا ۔ میں of personal explanation point پر بول رہا ہوں ۔

جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جناب علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب عمر اور تجربے کی بنیاد پر ایک ایسی قابل احترام ہستی ہیں کہ جنہوں اپنی کرسی کسی دوسرے کے لیے چھوڑ دی اور اگر ان کی جگہ پر بیٹھنے والے ان سے زیادہ اہمیت کا ثبوت دے سکتے ہیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ جناب علامہ صاحب نے sacrifice کیا ہے تو میں بھی کئی قربانیاں کر سکتا ہوں ۔ (قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوا نمبر 70 ۔

There is a limited time for this .

ملک سرفراز احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ابھی معزز رکن ملک مختار احمد اعوان صاحب نے ایک پیارے مقتدر ممبر کا نام پکارا ہے "لڈر منصور" ۔ تو اس معزز ایوان کی کچھ روایات ہیں .....

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ ان کو address نہیں کیا ۔

ملک سرفراز احمد ۔ جناب والا ۔ اس معزز ایوان میں یا تو Honouracle ممبر کہیں گے یا معزز ممبر کہیں گے ۔ اگر یہ روایت چل نکلی تو پھر میرے خیال میں کوئی بھی اس روایت سے بچ نہیں سکے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔ جب بھی کسی فاضل ممبر کا نام لیا جائے تو اس نام سے پہلے فاضل ممبر کہنا زیادہ مناسب ہے ۔

ملک سرفراز احمد ۔ جناب والا ۔ فاضل ممبر یا معزز ممبر کہنا چاہیے اور اس روایت کو برقرار رکھنا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔

ملک سرفراز احمد ۔ شکریہ ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ معزز رکن نذر حسین منصور صاحب ان کے کلاس فیلو ہیں اور غالباً فاضل رکن ملک مختار احمد اعوان صاحب کلاس فیلو ہیں اس لیے انہیں یہ liberty لینی چاہیے ۔

گورنمنٹ ہائی سکول ترنڈہ محمد پناہ کی عمارت تعمیر نہ کرنا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول ترنڈہ محمد پناہ میں تا حال ہائی سکول کی عمارت تعمیر نہیں کی گئی اور اس وقت یہ سکول سابق مڈل سکول کے صرف چار کمروں میں کام کر رہا ہے اور طلباء کو بارش اور سردی میں باہر بیٹھنا پڑتا ہے ۔ اس وقت تک حکومت کی جانب سے کوئی مناسب انتظام کی کارروائی نہیں کی گئی ۔ اس صورت حال سے عوام میں اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

فاضل رکن حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب سے میں یہ سوال پوچھ سکتا ہوں جو کہ بڑا پرسنل سوال ہے کہ تحریک التوا آپ کی ڈرافٹ کی ہوئی نہیں لگتی ۔ کیونکہ اس میں پہلا حصہ جو باقی تحریک التوا میں غائب ہے اس میں بھی وہ غائب ہے جو آگے ہمیشہ ہوا کرتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ معلوم ہوتا ہے آپ نے کسی کو لکھوا دی ہے اور اس کے بعد آپ نے بغیر پڑھے اس پر دستخط کر دیے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنے سٹینو کو dictation دی تھی ۔ جناب اس میں سے کون سی چیز غائب ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ویسے تو 33/32 ہو گئی ہیں ۔

This will come up to-morrow.

وزیر قانون ۔ ویسے تو میرے پاس جواب موجود ہے جو میں دے سکتا ہوں ۔

مسودات قانون

(جو ایوان میں پیش کیے گئے)

مسودہ قانون (تعزیر) ادائی ٹیکس سے پہلو تہی ،مصدرہ 1975ء

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

مسودہ قانون (تعزیر) ادائی ٹیکس سے پہلو تہی
مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اس مرحلے پر مسٹر محمد حنیف نارو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر چیئرمین ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ مسودہ قانون (تعزیر) ادائی ٹیکس سے پہلو تہی
مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا میں مسودہ قانون (تعزیر) ادائی ٹیکس سے پہلو تہی مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ مسودہ قانون (تعزیر) ادائی ٹیکس سے پہلو تہی مصدرہ 1973ء پیش کر دیا گیا ہے اور یہ متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے ۔ اس کی رپورٹ تین مہینے میں پیش کی جائے ۔

مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع پنجاب مصدرہ 1975ء

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع پنجاب مصدرہ
1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر چیئرمین ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع پنجاب مصدرہ
1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع مصدرہ 1975ء پیش کر دیا گیا ہے اور یہ متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اس کی رپورٹ تین مہینے میں پیش کی جائے ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

قرار داد

(مفاد عامہ سے متعلق)

تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا کو پسماندہ قرار دینا (جاری)

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء پیش کر دیا گیا ہے اور اسی کی رپورٹ تین مہینے میں پیش کی جائے گی ۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ میں اس پر تقریر کر چکا ہوں اور دیگر معزز ممبر صاحبان نے بھی تقاریر کر لی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جناب سینئر وزیر اس سلسلے میں فرمانا چاہتے ہیں وہ پہلے فرمائیں اس کے بعد میں کچھ عرض کروں گا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں پچھلے دنوں میں بھی قاعدہ نمبر 56 کے تحت اسی قسم کی قرارداد کے متعلق عرض کر چکا ہوں کہ سارا پاکستان

پسماندہ ہے اور پاکستان میں پنجاب بھی ہے وہ بھی پسماندہ ہے لیکن اس پسماندگی کا وجہ صدیوں کی ایک تاریخ ہے کہ یعنی جنگیں ۔ فوج کشی ۔ سرحدیں اور اس کے علاوہ بہت سے اثرات ہیں جن کی وجہ سے اس کے مقابلے میں دوسرے علاقوں میں زیادہ ترقی ہوئی جہاں انگریز تھا جہاں چھاؤنیاں تھیں جہاں انگریزوں کی فوج رہتی تھی جہاں فوج کی نقل و حرکت کرنا ہوتی تھی جہاں فوج کو لے جانے میں مشکل پیش آتی تھی وہاں ہی ترقی ہوئی ہے وہاں سڑکیں بنا دی جاتی تھیں ۔ جہاں دریائی کشتیاں چلتی تھیں ان کے کناروں پر پورے پورے شہر آباد ہو جاتے تھے ۔ جناب والا ۔ بہت سی باتیں ہیں اور جس علاقے میں دارلخلافہ ہوتا تھا وہاں بہت سے بڑے بڑے شہر آباد کیے گئے ہیں ۔ اس قسم کی تبدیلیاں صدیوں سے ہوتی آئی ہیں ۔ اس کی وجہ سے ان شہروں نے ترقی کی ہے ۔ اور کچھ علاقے نسبتاً پیچھے رہ گئے ہیں ۔ معاشیات کا خود طالب علم ہونے کی وجہ سے مجھے اس کا پتہ ہے ۔ اس کے پیچھے ایک تاریخ ہے ۔ ہم لوگ جو پاکستان پیپلز پارٹی کے ممبران ہیں اور جس فاضل ممبر ملک محمد اعظم صاحب نے یہ تحریک پیش کی ہے انہیں عوام کی تائید حاصل ہے اور وہ عوام کے ووٹ پر منتخب ہو کر آئے ہیں اور انہوں نے وہاں کے مسائل کو دور کرنے اور انہیں حل کرنے کے لیے اس ہاؤس میں یہ تحریک پیش کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ملک محمد اعظم صاحب اپنے علاقے کے عوام کی مشکلات مسائل اور تکالیف کو دور کرنا چاہتے ہیں ۔ اور ہم ان کے اس نظریے کی تعریف کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ہر فاضل ممبر یہ نکتہ اٹھانے اور اپنے علاقے کے مسائل کو یہاں پیش کرے ۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر ہم تحصیلوں کو پسماند قرار لینا شروع کر دیں تو ایسا کرنے سے کچھ نہیں ان جاتا جب تک کوئی عمل نہ کیا جائے پسماندہ قرار دینے سے وہ چیز حاصل نہیں ہو سکے گی ۔ یہاں سالانہ ڈیولپمنٹ پروگرام ہیں ہیں یہاں پیپلز ورکس پروگرام بھی جاری کیے گئے ہیں ۔ بہت سے ان کے لوگ خلاف ہیں لیکن اسے ڈی پی جاری رہے گا جب تک اس پروگرام کو اس حساب سے تشخیص نہیں کریں گے اور اس وقت تک ہر تحصیل کو پسماندہ قرار دینا ٹھیک نہیں ہے ۔ ہاں ، جہاں تک ان کو فائدہ پہنچ سکتا ہے ، اس کے بعد بھی ایک قرارداد آ رہی ہے ، اس حد تک تو فائدہ پہنچ گیا ہے کہ پنجاب میں سوائے نو تحصیلوں کے جو کہ لاہور ، لائلپور ، فیروزوالہ ، راولپنڈی

ملتان ' گوجرانوالہ ' سیالکوٹ وغیرہ ہیں ' ان کے علاوہ باقی تمام تحصیلوں کو کو درآمدی مشینری کے سلسلے دس فی صد درآمدی ڈیوٹی میں رعایت ملے گی جناب ملک محمد اعظم صاحب کو تو خوش ہونا چاہیے کہ پہلے ہی ہماری تحریک پر مرکزی حکومت نے اس بات سے اتفاق کر لیا ہے اور میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آج سے صرف دو سال پہلے تک سالانہ ترقیاتی پروگرام کو ضلع وار بھی تقسیم نہیں کیا جا سکتا تھا اور وہ تمام صوبے کی بنیاد پر بنایا جاتا تھا اور جناب کو معلوم ہے کہ اس سال سے میں نے خاص اہتمام کیا ہے کہ اس پروگرام کو ضلع وار تقسیم کیا جائے ور اس کی تکمیل کے تمام مراحل کا جائزہ ضلع وار لیا جائے۔ اس کے بعد جب ہم اور ترقی کریں گے اور آگے بڑھیں گے اور انشاءاللہ ہمیں اس کی ضرور امید رکھنی چاہیے۔ تو پھر ایسے بھی ہو سکتا ہے کہ تحصیلیں ایک پلاننگ یونٹ بن جائیں۔ ویسے میری اپنی یہ ذاتی خواہش ہے کہ administrative decentralisation جس حد تک ہو سکے اتنی ہونی چاہیے اور جناب کو معلوم ہے اور فاضل رکن کو بھی معلوم ہے کہ اس ایوان میں اکثر اصحاب کی یہ خواہش ہے کہ فلاں جگہ کو ضلع بنا دیا جائے کیونکہ ان کو یہ علم ہے کہ جب وہ ضلع بن جائے گا۔ تو اسے زیادہ اہمیت ملے گی لیکن اگر عملی کام ہو تو ضلع بنانے کا فائدہ ہے ' ورنہ نہیں۔ تو میں فاضل رکن کو یہاں تک تسلی دلاتا ہوں ان کے خیالات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ان کے علاقے کے جو مسائل ہیں جو مصائب ہیں وہ اس کا احساس رکھتے ہیں۔ یہ بھی قابل قدر چیز ہے اور میں اسے بھی تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس وقت اس تحصیل کو باقی ضلع سے الگ کر کے

مسٹر رؤف طاہر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کورم نہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس ایوان میں ہمیشہ یہ طریق کار رہا ہے کہ تحاریک ہائے التوا و استحقاق کے دوران کورم کا اعتراض نہیں کیا جاتا کیونکہ یہ مختلف لوگوں کے مسائل کے متعلق ہوتی ہیں جن کے لیے دیگر مواقع مہیا نہیں ہوتے جو ان تحاریک کی صورت میں یہاں میسر آجاتے ہیں۔ اس لیے میں فاضل رکن سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے ان بھائیوں کا خیال کریں گے کہ جو اپنے علاقے کے مسائل پیش کرنا چاہتے ہیں۔

مسٹر چیئرمین ۔ گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی) کورم نہیں ہے۔

The House is adjourned for tomarrow to meet at 9 am.

(اسمبلی کا اجلاس 28 نومبر 1975ء بروز جمعہ نو بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا)۔